احادیثِ مبارکہ کا مستند مجموعہ

فقہ حنفی، احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

شرح معانی الآثار

اردو ترجمہ

طحاوی شریف

تصنیف

محدّثِ جلیل امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ وتلخیص

علّامہ محمد صدیق ہزاروی

فرید بک سٹال

۳۸۔ اردو بازار لاہور

احادیثِ مبارکہ کا مستند مجموعہ

فقہ حنفی، احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

شرح معانی الآثار

المعروف

طحاوی شریف (عربی، اردو)

مع خلاصۂ مضامین

تصنیف، محدّثِ جلیل امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۲۹ھ ——— ۳۲۱ھ

۸۵۳ء ——— ۹۳۳ء

ترجمہ وتلخیص: علامہ محمد صدیق ہزاروی مترجم ترمذی شریف و ریاض الصالحین

تقدیم: علامہ غلام رسول سعیدی، شارح مسلم شریف

حامد اینڈ کمپنی ○ ۳۸۔ اردو بازار لاہور

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : شرح معانی الآثار (اُردو ترجمہ...... طحاوی شریف) جلد سوئم

شارح : محدثِ جلیل امام ابوجعفر احمد بن الطحاوی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وحواشی : علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی

تقدیم : علامہ مفتی غلام رسول سعیدی

تصحیح : مولانا خادم حسین رضوی (جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

کتابت : محمد یعقوب کیلانی

مطبع : ہاشم اینڈ حماد پرنٹرز، لاہور

الطبع الاوّل : ----- / مئی ۱۹۹۷ء

الطبع الثانی : ربیع الاوّل ۱۴۲۳ھ / مئی ۲۰۰۲ء

ہدیہ : -/625 روپے

ناشر

حامد اینڈ کمپنی مدینہ منزل ۳۸، اردو بازار لاہور

تقسیم کار

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اُردو بازار لاہور

فون نمبر 042-7312173 ، فیکس نمبر 092-042-7224899

ای۔میل نمبر Email:info@faridbookstall.com

ویب سائٹ Visit us at : www.faridbookstall.com

فہرست مضامین طحاوی شریف جلد سوم

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
	کتاب النکاح	۷
۱	کسی (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا کرنے اور اس کے پیغامِ نکاح پر پیغام دینے کی ممانعت	۷
۲	عصبہ ولی کے بغیر نکاح	۱۴
۳	جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اسے دیکھنا جائز ہے یا نہ؟	۲۶
۴	قرآن پاک کی کسی سورت کے بدلے نکاح کرنا	۳۱
۵	مہر کے بدلے میں لونڈی کو آزاد کرنا	۳۷
۶	نکاحِ متعہ	۴۴
۷	ثیبہ اور باکرہ کے پاس مرد کتنے دن رہے۔	۵۱
۸	عزل	۵۵
۹	حائضہ سے خاوند کے لیے کیا کچھ جائز ہے۔	۶۶
۱۰	عورتوں سے غیر فطری فعل کرنا	۷۳
۱۱	حاملہ عورتوں سے وطی کرنا	۸۴
۱۲	نکاح کے موقع پر جو کچھ نچھاور کیا جاتا ہے اسے لوٹنا	۸۹
	کتاب الطلاق	۹۴
۱۳	حائضہ عورت کو طلاق دینا اور پھر سنت طلاق دینے کا ارادہ کرنا۔	״
۱۴	بیک وقت تین طلاقیں دینا	۱۰۰
۱۵	لفظ "اَقْرَاء" کی تحقیق	۱۰۹
۱۶	مطلقہ بائنہ کی عدت کے دوران اس کے خاوند پر کیا لازم ہے۔	۱۱۸
۱۷	بیوہ کا عدت کے دوران سفر کرنا اور مطلقہ کا عدت کے دوران بناؤ سنگھار کرنا۔	۱۲۶
۱۸	جس لونڈی کو آزاد کیا گیا اور اس کا خاوند بھی آزاد ہے تو کیا اسے نکاح توڑنے کا اختیار ہے یا نہ؟	۱۵۱
۱۹	جب بیوی کو کہے تجھے لیلۃ القدر میں طلاق ہے تو کب واقع ہوگی۔	۱۵۵
۲۰	جبراً طلاق لینے کا حکم	۱۶۶
۲۱	کسی شخص کا اپنی بیوی کے حمل کا خود سے نفی کرنا۔	۱۸۳
۲۲	بچے کی ولادت کے بعد خاوند اس کی نفی کرے تو لعان ہوگا یا نہیں۔	۱۹۱
	کتاب العتاق	۱۹۴
۲۳	دو آدمیوں کے درمیان مشترک غلام کو ایک کا آزاد کرنا۔	״

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۲۴	کوئی شخص اپنے قریبی رشتہ دار کا مالک ہو جائے تو وہ (مملوک) آزاد ہو جائے گا یا نہ ؟	۲۰۱
۲۵	مکاتب کب آزاد ہوتا ہے ۔	۲۰۴
۲۶	مولیٰ نے اپنی لونڈی سے جماع کیا۔ اور اس کی زندگی میں اولاد پیدا ہو گئی تو کیا وہ اس کی اولاد اور لونڈی ام ولد کہلائے گی ۔	۲۰۹
	کتاب الایمان والنذور	۲۱۷
۲۷	کفارہ میں ایک مسکین کو دیتے جانے والے کھانے کی مقدار	〃
۲۸	کسی سے مہینہ بھر کلام نہ کرنے کی قسم کھانا ۔	۲۲۴
۲۹	کسی معین جگہ میں نماز پڑھنے کی نذر مان کر دوسری جگہ نماز پڑھنے کا حکم	۲۲۹
۳۰	کسی شخص کا بیت اللہ شریف کی طرف پیدل جانے کی نذر ماننا ۔	۲۳۶
۳۱	مشرک کا نذر ماننے کے بعد مسلمان ہو جانا۔	۲۴۴
	کتاب الحدود	۲۴۸
۳۲	کنوارے زانی کی سزا	〃
۳۳	شادی شدہ زانی کی سزا	۲۵۵
۳۴	جس اعتراف زنا کے ساتھ حد واجب ہوتی ہے ۔	۲۶۲
۳۵	بیوی کی لونڈی سے زنا کرنا	۲۶۸
۳۶	باپ کی بیوی یا محرم عورت سے نکاح کر کے جماع کرنا۔	۲۷۶

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۳۷	شراب نوشی کی سزا	۲۸۴
۳۸	جسے چار بار نشہ آئے اس کی سزا	۲۹۷
۳۹	کتنے مال کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے۔	۳۰۳
۴۰	چوری کا اقرار جس سے ہاتھ کاٹنا واجب ہوتا ہے ۔	۳۱۴
۴۱	ادھار لئے ہوئے زیورات واپس نہ کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہیں ۔	۳۱۹
۴۲	پھل اور شگوفہ کی چوری	۳۲۲
	کتاب الجنایات	۳۲۶
۴۳	جان بوجھ کر قتل یا زخمی کرنے کی سزا	〃
۴۴	کوئی شخص کسی کو قتل کرے تو اسے کیسے قتل کیا جائے ؟	〃
۴۵	شبہ عمد جس میں قصاص نہیں	۳۴۸
۴۶	کیا نفس سے کم میں بھی شبہ عمد ہوتا ہے ؟	۳۵۱
۴۷	جو شخص مرتے وقت کہے کہ اگر میں مر گیا تو فلاں نے مجھے قتل کیا ہے ۔	۳۵۷
۴۸	کوئی مومن کسی کافر کو جان بوجھ کر قتل کرے	۳۶۰
۴۹	جس گھر میں مقتول پایا گیا اس میں رہنے والے کو قسم دی جائے یا اس کے مالک کو ؟	۳۷۰
۵۰	قسم کیسے لی جائے ؟	۳۷۶
۵۱	رات اور دن میں جانوروں کا کھیتوں کو کھا جانا	۳۸۰
۵۲	جنین کے بدلے میں لازم کیا گیا غلام کس کا ہوگا۔	۳۸۲

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
	کتاب السیر	۳۸۷
۵۳	مسلم حکمران، حربی کفار سے لڑنا چاہے تو کیا پہلے انہیں اسلام کی دعوت دینا لازمی ہے۔	〃
۵۴	انسان کس بات کے ساتھ مسلمان ہوتا ہے۔	۳۹۹
۵۵	احتلام کے بغیر بچے کا بالغ ہونا کہ وہ دوسروں کے برابر دو حصے لے سکے اور حربی ہونے کی صورت میں دارالحرب میں اس کو قتل کیا جا سکے۔	۴۰۶
۵۶	دارالحرب میں عورتوں اور بچوں کے قتل سے ممانعت	۴۱۴
۵۷	بہت بوڑھے شخص کو دارالحرب میں قتل کر سکتے ہیں یا نہ؟	۴۲۴
۵۸	جو شخص دارالحرب میں کسی کو قتل کرے تو مقتول کا سامان اس کو ملے گا یا نہیں؟	۴۲۵
۵۹	قرابت داروں کا حصہ	۴۲۹
۶۰	دشمن کے ساتھ لڑائی سے فراغت اور مال غنیمت جمع کرنے کے بعد غنیمت لینے کا حکم	۴۵۳
۶۱	اختتامِ جنگ کے بعد لشکر کی واپسی سے پہلے مدد کے لیے آنے والوں کو غنیمت سے حصہ ملے گا یا نہیں	۴۶۲

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۶۲	مفتوحہ زمین میں امام کیا طریق کار اختیار کرے۔	۴۶۷
۶۳	مجبوراً غنیمت کے جانور پر سوار ہو کر لڑنا	۴۷۷
۶۴	جو شخص دارالحرب میں اسلام لائے اور اس کے پاس چار بیویاں ہوں۔	۴۷۹
۶۵	کوئی حربیہ عورت دارالحرب میں اسلام لانے کے بعد دارالاسلام میں آجائے پھر اس کا خاوند مسلمان ہو کر آئے۔	۴۸۷
۶۶	فدیہ دینے کا بیان	۴۹۵
۶۷	مشرکین نے مسلمانوں کے جس مال پر قبضہ کیا کیا وہ ان کی ملکیت بن جاتا ہے۔	۴۹۹
۶۸	مرتد کی وراثت کس کو ملے گی	۵۰۶
۶۹	غیر آباد زمین کو آباد کرنا	۵۱۱
۷۰	گھوڑی کو گدھے سے جفتی کرانا	۵۱۶
۷۱	فی اور غنیمتوں کے خُمس کی اقسام کا بیان	۵۲۸
۷۲	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کو بطور غلبہ فتح فرمایا۔	۶۰۶
	کتاب البیوع	۶۲۸
۷۳	گندم کے بدلے جو کمی زیادتی کے ساتھ بیچنا	〃
۷۴	چھوہاروں کے بدلے کھجور کی بیع	۶۵۳
۷۵	باہر جا کر سوداگروں سے ملنا	۶۵۵
۷۶	جدا ہونے سے پہلے بائع اور مشتری کا خیار۔	۶۶۴
۷۷	تھنوں میں دودھ روکے ہوئے جانور کی بیع	۶۷۳

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۷۸	ظہورِ صلاحیت سے پہلے پھلوں کی بیع	۶۸۱		**کتاب الصرف**	۷۵۶
۷۹	عرایا کا بیان	۶۹۲	۸۶	سود کا بیان	؍؍
۸۰	خریدے ہوئے پھل پر قبضہ کے بعد آفت آجائے۔	۷۰۲	۸۷	سونے کے بدلے ایسا ہار بیچنا جس میں سونا اور موتی ہوں۔	۷۷۱
۸۱	قبضہ کرنے سے پہلے کسی چیز کو بیچنا	۷۰۷			
۸۲	سودے میں ایسی شرط لگانا جس کا سودے سے کوئی تعلق نہیں۔	۷۱۵		**کتاب الھبۃ والصدقۃ**	۷۸۱
			۸۸	ہبہ واپس لینا	؍؍
۸۳	مکہ مکرمہ کی زمین کو بیچنا اور کرایہ پر دینا۔	۷۲۹	۸۹	باپ کا کسی بیٹے کو عطیہ دینا اور کسی کو نہ دینا۔	۷۹۴
۸۴	کتے کی قیمت	۷۳۴	۹۰	تلخیص الابواب	۸۰۴
۸۵	جانور کو قرض کے طور پر لینا	۷۴۷			

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ النِّكَاحِ

نکاح کے بیان میں

بَابُ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنْ سَوْمِ الرَّجُلِ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَخِطْبَتِهِ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ

کسی (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا کرنے اور اس کے پیغامِ نکاح پر پیغام دینے کی ممانعت

۱- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ ہی اپنے (مسلمان) بھائی کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام دے۔

۲- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت مالک، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳- حَدَّثَنَا يُونُسُ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ

حضرت عبد الرحمٰن بن شماسہ مہری فرماتے ہیں انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن، مومن کا بھائی ہے اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے یہاں تک کہ وہ (پہلا) اسے چھوڑ دے اور اپنے بھائی

marfat.com

أخو المؤمن لا يحل له أن يبتاع على بيع أخيه حتى يذر ولا يخطب على خطبة أخيه حتى يذر.

کے پیغامِ نکاح کی موجودگی میں پیغامِ نکاح بھی نہ دے حتیٰ کہ وہ اسے چھوڑ دے۔

۴- حدثنا يونس قال أخبرنا ابن وهب قال أخبرني ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب فذكر بإسناده مثله.

حضرت ابن لہیعہ نے حضرت یزید بن ابو حبیب سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵- حدثنا علي بن عبد الرحمن قال ثنا علي بن الجعد قال أخبرنا صخر بن جويرية عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم لا يبيع بعضكم على بيع بعض ولا يخطب أحدكم على خطبة أخيه حتى يترك الخاطب أو يأذن له فيخطب.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بعض، بعض کے سودے پر سودا نہ کریں اور نہ ہی تم میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کے پیغامِ نکاح کی موجودگی میں نکاح کا پیغام دے یہاں تک کہ منگنی کا پیغام دینے والا (پہلا) شخص اسے چھوڑ دے یا اسے اجازت دے تو اب وہ پیغامِ نکاح دے سکتا ہے۔

۶- حدثنا أحمد بن داود قال ثنا يعقوب بن حميد قال ثنا عبد العزيز بن محمد عن داود بن صالح بن دينار عن أبيه عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يسوم الرجل على سوم أخيه.

حضرت داؤد بن صالح بن دینار اپنے والد سے اور وہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے

۷- حدثنا يونس قال أخبرنا ابن وهب قال أخبرني يونس هو ابن يزيد عن ابن شهاب قال ثني سعيد بن المسيب عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله يعني أنه قال لا يخطب أحدكم على خطبة أخيه حتى ينكح أو يترك.

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں یعنی تم میں سے کوئی، اپنے (مسلمان) بھائی کے پیغامِ نکاح پر منگنی کا پیغام نہ دے حتیٰ کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ دے۔

۸- حدثنا علي بن معبد قال ثنا عبد الله بن بكير قال ثنا هشام بن حسان عن محمد عن أبي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام نہ دے اور نہ ہی اپنے (مسلمان)

اَنَّہٗ قَالَ لَا یَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَۃِ اَخِیْہِ وَلَا یَسُوْمُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْہِ۔

بھائی کے سودے پر سودا کرے۔

۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت علاء بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سُھَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَہٗ۔

حضرت سہیل بن ابوصالح اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَۃِ اَخِیْہِ حَتّٰی یَنْکِحَ اَوْ یَتْرُکَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی، اپنے (مسلمان) بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام نہ دے۔ یہاں تک کہ وہ نکاح کرلے یا چھوڑ دے۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَۃِ اَخِیْہِ۔

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی، اپنے (مسلمان) بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام نہ دے۔

۱۳۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ حِبَّانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت یحییٰ بن حبان، حضرت اعرج سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَکْرٍ قَالَ ثَنِی الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَسْتَامُ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْہِ

حضرت اوزاعی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ ہی اس

marfat.com

حَتّٰی یَشْتَرِیَ اَوْ یَتْرُكَ وَلَا یَخْطِبُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ حَتّٰی یَنْكِحَ اَوْ یَتْرُكَ۔

کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام دے حتیٰ کہ وہ نکاح کر لے یا چھوڑ دے۔

۱۵۔ **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نَافِعٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ قَیْسٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ مَوْلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَیْزٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبِیْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَلَا یَخْطِبُ بَعْضُكُمْ عَلٰی خِطْبَةِ بَعْضٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ ہی تم میں سے کوئی، کسی کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام دے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذَا وَقَالُوْا لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یَسُوْمَ بِشَیْءٍ قَدْ یُسَاوِمُ بِهٖ غَیْرُهٗ حَتّٰی یَتْرُكَهُ الَّذِیْ قَدْ سَاوَمَ بِهٖ فَكَذٰلِكَ لَا یَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ یَخْطِبَ امْرَاَةً قَدْ خَطَبَهَا غَیْرُهٗ حَتّٰی یَتْرُكَهَا الْخَاطِبُ لَهَا وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنْ كَانَ الْمُسَاوِمُ اَوِ الْخَاطِبُ قَدْ رَكَنَ اِلَیْهِ فَلَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یَسُوْمَ عَلٰی سَوْمِهٖ وَلَا یَخْطِبُ عَلٰی خِطْبَتِهٖ حَتّٰی یَتْرُكَ قَالُوْا وَهٰذَا السَّوْمُ وَالْخِطْبَةُ الْمَذْكُوْرَانِ فِی الْاٰثَارِ الْاُوَلِ الْمَنْهِیُّ عَنْهُمَا اِنَّمَا النَّهْیُ فِیْهِمَا عَمَّا ذَكَرْنَاهُ فَاَمَّا مَنْ سَاوَمَ رَجُلًا بِشَیْءٍ اَوْ خَطَبَ اِلَیْهِ امْرَاَةً هُوَ وَلِیُّهَا فَلَمْ یَرْكَنْ اِلَیْهِ فَمُبَاحٌ لِغَیْرِهٖ مِنَ النَّاسِ اَنْ یَسُوْمَ بِمَا سَاوَمَ بِهٖ وَیَخْطِبَ بِمَا خَطَبَ۔

اختلافِ ائمہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کا یہی موقف ہے وہ فرماتے جس چیز کی کسی نے بولی لگا دی ہو تو دوسرے شخص کیلئے جائز نہیں کہ وہ اسکی قیمت لگائے یہاں تک کہ پہلے لگانے والا اسے چھوڑ دے اسی طرح جب کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح کا پیغام دیا ہو تو دوسرے شخص کیلئے پیغامِ نکاح دینا جائز نہیں حتیٰ کہ منگنی کرنیوالا (پہلا شخص اسکو چھوڑ دے) ان حضرات نے ان (مندرجہ بالا) احادیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر بولی لگانے والا یا منگنی کا پیغام دینے والا اس کی طرف مائل ہو گیا ہے تو کسی (دوسرے) کیلئے جائز نہیں کہ اسکی بولی پر اپنی بولی لگائے یا اسکی منگنی پر اپنی منگنی کا پیغام دے یہاں تک کہ وہ (پہلا) اسے چھوڑ دے۔ وہ فرماتے ہیں کہ مندرجہ بالا روایات میں جس بولی اور پیغامِ نکاح سے منع کیا گیا ہے اس سے وہی مراد ہے جس کا ہم نے ذکر کیا اور اگر کوئی شخص کسی چیز کی بولی دے یا کسی ایسی عورت کے نکاح کا پیغام دے جس کا وہ شخص ولی ہے پھر وہ شخص (جس کو بولی دی گئی یا منگنی کا پیغام دیا گیا) اس کی طرف مائل نہ ہوا تو دوسرے آدمی کے لیے اس چیز کی بولی لگانا یا اس عورت کیلئے منگنی کا پیغام دینا جائز ہے۔

۱۶۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا یَزِیْدُ ابْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِیٍّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِی الْجَهْمِ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَیْسٍ تَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِذَا

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت ابوبکر بن ابوجہم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب تمہاری عدت ختم ہو جائے تو مجھے مطلع کر دینا فرماتی ہیں (اس دوران) مجھے کچھ حضرات نے نکاح کا

انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَآذِنِيْنِيْ قَالَتْ فَخَطَبَنِيْ خُطَّابٌ فِيْهِمْ مُعَاوِيَةُ وَاَبُو الْجَهْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُعَاوِيَةَ خَفِيْفُ الْحَالِ وَاَبُو الْجَهْمِ يَضْرِبُ النِّسَآءَ اَوْ فِيْهِ شِدَّةٌ عَلَى النِّسَآءِ وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ۔

پیغام بھیجا ان میں حضرت امیر معاویہ اور حضرت ابو جہم رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مالی حالت اچھی نہیں اور حضرت ابو جہم رضی اللہ عنہ عورتوں کو مارتے ہیں یا (فرمایا) وہ عورتوں پر زیادہ سختی کرتے ہیں تم، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اختیار کرو۔

۱۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِي الْجَهْمِ عَنْ فَاطِمَةَ نَحْوَهٗ۔

حضرت شعبہ، حضرت ابو بکر بن ابو جہم رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حضرت محمد بن عمرو، حضرت ابو سلمہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اِنْقَضَتْ عِدَّتُهَا خَطَبَهَا اَبُو الْجَهْمِ وَمُعَاوِيَةُ كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيْنَ اَنْتِ مِنْ اُسَامَةَ۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب ان کی عدت ختم ہو گئی تو حضرت ابو جہم اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما نے ان کو پیغام نکاح بھیجا تو رسول اکرم صلی اللہ وسلم ان میں سے ہر ایک سے فرماتے کہ تمہارا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کیا مقابلہ؟

۲۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ لَمَّا حَلَلْتُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهٗ اَنَّ مُعَاوِيَةَ ابْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ وَاَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب (میری عدت ختم ہونے پر) مجھ سے نکاح جائز ہو گیا تو میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت معاویہ اور حضرت ابو جہم رضی اللہ عنہما کے بارے میں بتایا کہ ان دونوں نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابو جہم اپنے کاندھے سے لاٹھی نہیں اتارتے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نادار ہیں ان کے پاس

marfat.com

أَمَّا أَبُوْ جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ مِنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهُ وَلٰكِنْ إِنْكِحِيْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَتْ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ انْكِحِيْ أُسَامَةَ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا وَاغْتُبِطْتُ بِهِ۔

۲۱۔ **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ لَمَّا حَلَلْتُ خَطَبَنِيْ مُعَاوِيَةُ وَرَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكِحِيْ أُسَامَةَ فَكَرِهْتُهُ فَقَالَ انْكِحِيْهِ فَنَكَحْتُهُ۔

۲۲۔ **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ ثَنَا الْمُجَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ خَطَبَهَا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا أُزَوِّجُكِ رَجُلًا أُحِبُّهُ فَقَالَتْ بَلٰى فَزَوَّجَهَا أُسَامَةَ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلٰى أُسَامَةَ بَعْدَ عِلْمِهِ بِخِطْبَةِ مُعَاوِيَةَ وَأَبِي الْجَهْمِ إِيَّاهَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّ تِلْكَ الْحَالَ يَجُوْزُ لِلنَّاسِ أَنْ يَّخْطُبُوْا فِيْهَا وَثَبَتَ أَنَّ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ بِالْآثَارِ الْأُوَلِ خِلَافُ ذٰلِكَ فَيَكُوْنُ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مَا فِيْهِ الرُّكُوْنُ إِلَى الْخَاطِبِ وَمَا ذَكَرْنَا بَعْدَ ذٰلِكَ مَا لَيْسَ فِيْهِ رُكُوْنٌ إِلَى الْخَاطِبِ إِلٰى حَتّٰى تَصِحَّ هٰذِهِ الْآثَارُ فَتَتَّفِقُ مَعَانِيْهَا وَلَا تَتَضَادُّ۔

مال نہیں تم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے نکاح کرلو، حضرت فاطمہ فرماتی ہیں میں نے انہیں ناپسند کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا حضرت اسامہ سے نکاح کرو چنانچہ میں نے نکاح کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں بہتری پیدا کی اور مجھ پر رشک کیا جانے لگا۔

حضرت ابوسلمہ اور محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں (عدت ختم ہونے کے بعد) جب مجھ سے نکاح جائز ہو گیا تو حضرت معاویہ اور ایک دوسرے قریشی نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کرو میں نے انہیں ناپسند کیا تو آپ نے فرمایا ان سے نکاح کرو چنانچہ میں نے ان سے نکاح کر لیا۔

حضرت مجالد بن سعید رضی اللہ عنہ حضرت عامر سے اور وہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک قریشی (صحابی) نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا تو وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ نے فرمایا کیا میں تمہارا نکاح ایسے شخص سے نہ کروں جس سے مجھے محبت ہے انہوں نے عرض کیا "ہاں" تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے ان کا نکاح کر دیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے لیے حضرت فاطمہ بنت قیس کو پیغام دیا حالانکہ آپ کو حضرت معاویہ اور حضرت ابو جہم رضی اللہ عنہما کے پیغام نکاح کا علم ہو چکا تھا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس حالت میں لوگوں کے لیے پیغام نکاح دینا جائز ہے اور یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ پہلی روایات میں جس بات کی ممانعت ہے وہ اس کے خلاف ہے تو جو کچھ اس باب کے شروع میں گزرا وہ اس صورت میں ہے جب پیغام نکاح دینے والے کی طرف میلان ہو اور جو کچھ ہم نے بعد میں ذکر کیا وہ اس حالت میں ہے جب پیغام دینے والے کی طرف میلان نہ ہو تاکہ تمام روایات صحیح قرار پائیں ان کے معانی متفق ہوں اور ان کے درمیان تضاد نہ ہے۔

marfat.com

وَكَذٰلِكَ الْمُسَاوَمَةُ هِيَ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى اَيْضًا.

۲۳۔ قَدْ بُيِّنَ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَخْضَرُ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا اِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ جِئْتُ مِنْ عِنْدِ اَهْلِ بَيْتٍ مَا اَرٰى اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْهِمْ حَتّٰى يَمُوْتَ بَعْضُهُمْ جُوْعًا فَقَالَ انْطَلِقْ هَلْ تَجِدُ مِنْ شَيْءٍ فَانْطَلَقَ فَجَاءَ بِحِلْسٍ وَقَدَحٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْحِلْسُ كَانُوْا يَفْتَرِشُوْنَ بَعْضَهٗ وَيَلْتَحِفُوْنَ بِبَعْضِهٖ وَهٰذَا الْقَدَحُ كَانُوْا يَشْرَبُوْنَ فِيْهِ فَقَالَ مَنْ يَاْخُذُهُمَا مِنِّيْ بِدِرْهَمٍ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا فَقَالَ مَنْ يَزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ قَالَ هُمَا لَكَ فَدَعَا بِالرَّجُلِ فَقَالَ اشْتَرِ بِدِرْهَمٍ طَعَامًا لِاَهْلِكَ وَبِدِرْهَمٍ فَاْسًا ثُمَّ ائْتِنِيْ فَفَعَلَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ انْطَلِقْ اِلٰى هٰذَا الْوَادِيْ فَلَا تَدَعَنَّ فِيْهِ شَوْكًا وَلَا حَطَبًا وَلَا تَاْتِنِيْ اِلَّا بَعْدَ عَشْرٍ فَفَعَلَ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ بُوْرِكَ فِيْمَا اَمَرْتَنِيْ بِهٖ قَالَ هٰذَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَاْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ وَجْهِكَ نُكَتٌ مِنَ الْمَسْاَلَةِ اَوْ خُمُوْشٌ مِنَ الْمَسْاَلَةِ اَلشَّكُّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَحْرٍ فَلَمَّا اَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْمُزَايَدَةَ وَفِيْ ذٰلِكَ سَوْمٌ بَعْدَ سَوْمٍ اِلَّا اَنَّ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذٰلِكَ السَّوْمِ سَوْمٌ لَا رُكُوْنَ مَعَهٗ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَيْضًا اَنَّ مَا نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(بھاؤ پر) بھاؤ لگانے کا مفہوم بھی یہی ہے۔

اس روایت میں بھی یہی بات بیان کی گئی ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک انصاری نے بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر فاقہ کی شکایت کی پھر وہ دوبارہ آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایسے گھر والوں کے پاس سے آیا ہوں کہ میرا خیال ہے جب میں ان کے پاس لوٹوں گا تو ان میں سے بعض بھوک سے مر چکے ہوں گے آپ نے فرمایا "جا کر دیکھو کیا ان کے پاس کوئی چیز ہے"؟ چنانچہ وہ چلے گئے پھر ایک ٹاٹ اور ایک پیالہ لے کر حاضر ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ٹاٹ ہے جس کا کچھ حصہ وہ نیچے بچھاتے اور کچھ حصہ اوپر لیتے تھے اور یہ پیالہ ہے جس میں وہ (پانی وغیرہ) پیتے تھے۔ آپ نے فرمایا کون شخص مجھ سے یہ دو چیزیں ایک درہم کے بدلے خریدتا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا "میں" (خریدتا ہوں) آپ نے فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دے گا ایک صحابی نے عرض کیا میں دو درہموں کے بدلے لیتا ہوں آپ نے فرمایا یہ دونوں چیزیں تمہاری ہوئیں، پھر آپ نے اس شخص کو بلا کر فرمایا ایک درہم کا اپنے گھر والوں کے لیے کھانا خرید دو اور ایک درہم کی کلہاڑی لو، پھر میرے پاس آنا، اس نے ایسا ہی کیا پھر حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اس وادی میں جاؤ اور کسی کانٹے اور لکڑی کو نہ چھوڑو، دس دن کے بعد میرے پاس آنا اس نے ایسا ہی کیا پھر حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ نے جس بات کا حکم دیا تھا اس میں برکت پیدا ہوئی ہے، آپ نے فرمایا یہ تمہارے لیے اس بات سے بہتر ہے کہ تم قیامت میں یوں آؤ کہ مانگنے کی وجہ سے تمہارے چہرے پر کوئی نشان یا خراشیں ہوں (محمد بن بحر راوی کو شک ہے کہ کون سا لفظ فرمایا) تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں زیادہ قیمت لگانے کی اجازت دی اور اس میں بھاؤ پر بھاؤ لگایا ہے تو معلوم ہوا کہ جس بھاؤ کا پہلے ذکر ہوا اس سے وہ بھاؤ مراد ہے کہ (جب بیچنے والے کا) کسی کی طرف میلان نہ ہو تو یہ بھی اس بات پر دلالت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بھاؤ پر بھاؤ لگانے سے منع فرمایا وہ اس کے خلاف ہے لہٰذا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

مِنْ سَوْمِ الرَّجُلِ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَبَانَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ مَعْنٰی مَا نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ مِنْ سَوْمِ الرَّجُلِ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ وَبِحَدِیْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ مَا نَهٰی عَنْهُ مِنْ خِطْبَةِ الرَّجُلِ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ وَهٰذَا الْمَعْنَی الَّذِیْ صَحَّحْنَا عَلَیْهِ هٰذِهِ الْاٰثَارَ فِیْمَا اَبَحْنَا فِیْهِ مِنَ السَّوْمِ وَالْخِطْبَةِ وَفِیْمَا مَنَعْنَا فِیْهِ مِنَ السَّوْمِ وَالْخِطْبَةِ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ۔

نے جس بھاؤ پر بھاؤ لگانے سے منع فرمایا، اس حدیث سے اس کا مفہوم واضح ہوگیا اور حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا والی روایت سے پیغام نکاح پر پیغام دینے کی ممانعت کا مفہوم بھی ظاہر ہوگیا۔

بھاؤ پر بھاؤ لگانے یا پیغامِ نکاح پر پیغام دینے کے جواز اور مخالفت کے بارے میں (مروی) روایات کی تصحیح کے سلسلے میں ہم نے جو معنیٰ بیان کیا ہے یہ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

وَقَدْ رُوِیَ فِیْ اِجَارَةِ بَیْعِ مَنْ یَزِیْدُ عَمَّنْ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْضًا۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والے حضرات سے بھی زیادہ قیمت دینے والے کیلئے بیع کے جواز پر احادیث مروی ہیں۔

۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ اَدْرَكْتُ النَّاسَ یَبِیْعُوْنَ الْغَنَائِمَ فِیْمَنْ یَزِیْدُ۔

حضرت لیث بن سعد، حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے لوگوں کو مالِ غنیمت نیلام کرتے ہوئے پایا۔

۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا یُوْسُفُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ لَا بَاْسَ اَنْ یَّسُوْمَ عَلٰی سَوْمِ الرَّجُلِ اِذَا كَانَ فِیْ صَحْنِ السُّوْقِ یَسُوْمُ هٰذَا وَهٰذَا فَاَمَّا اِذَا خَلَا بِهٖ رَجُلٌ فَلَا یَسُوْمُ عَلَیْهِ۔

حضرت ابن ابونجیح، حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کسی شخص کی بولی دینے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ بازار کے درمیان ہو یہ بھی بھاؤ لگائے اور وہ بھی، لیکن جب تنہا ایک شخص سودا کر رہا ہو تو بولی لگانا جائز نہیں۔

بَابُ [۱۲] النِّكَاحِ بِغَیْرِ وَلِیِّ عَصَبَةٍ

عصبہ ولی کے بغیر نکاح کرنا

۲۶۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ مُوْسٰی عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا امْرَاَةٍ نُكِحَتْ بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّهَا فَنِكَاحُهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے، پھر اگر اس شخص نے اس (عورت) سے جماع کیا تو اس

باطل فإن أصابها فلها مهرها بما استحل من فرجها فإن اشتجروا فالسلطان ولي من لا ولي له.

(عورت) کے لئے مہر ہوگا کیونکہ مرد نے اس کی شرمگاہ کو حلال کیا اور اگر ان کے درمیان اختلاف ہو جائے تو حکمران اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہیں۔

۲۷- حدثنا فهد قال حدثنا أحمد بن يونس قال حدثنا زهير بن معاوية قال حدثنا يحيى بن سعيد عن ابن جريج فذكر بإسناده مثله.

حضرت یحیی بن سعید نے حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۸- حدثنا أبو بشر الرقي قال حدثنا المعتمر بن سليمان الرقي عن الحجاج بن أرطاة عن الزهري فذكر بإسناده مثله.

حضرت حجاج بن ارطاۃ نے حضرت زہری سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۹- حدثنا ربيع المؤذن قال حدثنا أسد قال حدثنا ابن لهيعة قال حدثنا جعفر بن ربيعة عن ابن شهاب فذكر بإسناده مثله.

حضرت جعفر بن ربیعہ نے حضرت ابن شہاب سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۰- حدثنا ربيع الجيزي قال حدثنا أبو الأسود قال أخبرنا ابن لهيعة عن عبيد الله بن أبي جعفر عن ابن شهاب فذكر بإسناده مثله.

حضرت عبیداللہ بن ابوجعفر نے حضرت ابن شہاب سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قال أبو جعفر فذهب إلى هذا قوم فقالوا لا يجوز تزويج المرأة نفسها إلا بإذن وليها وممن قال ذلك أبو يوسف ومحمد بن الحسن رحمة الله عليهما واحتجوا في ذلك بهذه الآثار.

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں کہ کسی عورت کے لیے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح کرنا جائز نہیں اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابویوسف اور حضرت امام محمد بن حسن رحمہما اللہ بھی شامل ہیں، ان حضرات نے ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے

وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا للمرأة أن تزوج نفسها ممن شاءت وليس لوليها أن يعترض عليها في ذلك إذا وضعت نفسها حيث كان ينبغي لها أن تضعها وكان من الحجة لهم في ذلك أن حديث ابن جريج الذي ذكرناه عن سليمان بن موسى قد ذكر ابن جريج أنه سأل عنه ابن شهاب

لیکن دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ عورت جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے اور ولی کو اس سلسلے میں اعتراض کا حق نہیں جب کہ وہ اپنے نفس کو ایسی جگہ پیش کرے (نکاح کرے) جہاں اس کا پیش کرنا مناسب ہو۔

اس سلسلے میں ان حضرات کی دلیل کہ ابن جریج کی وہ روایت جسے ہم نے بروایت سلیمان بن موسی ذکر کیا اس کے بارے میں ابن جریج فرماتے ہیں کہ انہوں نے اس سے متعلق ابن شہاب زہری سے

marfat.com

فَلَمْ يَعْرِفْهُ.

۳۱- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِذٰلِكَ.

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَهُمْ يُسْقِطُوْنَ الْحَدِيْثَ بِاَقَلَّ مِنْ هٰذَا وَحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ فَلَا يُثْبِتُوْنَ لَهُ سَمَاعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدِيْثُهُ عَنْهُ عِنْدَهُمْ مُرْسَلٌ وَهُمْ لَا يَحْتَجُّوْنَ بِالْمُرْسَلِ وَابْنُ لَهِيْعَةَ فَهُمْ يُنْكِرُوْنَ عَلٰى خَصْمِهِمُ الْاِحْتِجَاجَ عَلَيْهِمْ بِحَدِيْثِهِ فَكَيْفَ يَحْتَجُّوْنَ بِهِ عَلَيْهِ فِيْ مِثْلِ هٰذَا ثُمَّ لَوْ ثَبَتَ مَا رَوَوْا مِنْ ذٰلِكَ عَنِ الزُّهْرِيِّ لَكَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ.

۳۲- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا زَوَّجَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُنْذِرَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ غَائِبٌ بِالشَّامِ فَلَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَمِثْلِيْ يُصْنَعُ بِهِ هٰذَا وَيُفْتَاتُ عَلَيْهِ فَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ عَنِ الْمُنْذِرِ فَقَالَ الْمُنْذِرُ اِنَّ ذٰلِكَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَا كُنْتُ اَرُدُّ اَمْرًا قَضَيْتِيْهِ فَقَرَّتْ حَفْصَةُ عِنْدَهُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ طَلَاقًا.

۳۳- وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۳۴- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ

پوچھا تو (یہ روایت) ان کے علم میں نہیں تھی۔

حضرت ابن ابو عمر فرماتے ہیں ہمیں یحییٰ بن معین نے ابن علیہ سے نقل کرتے ہوئے ابن جریج سے اس بات کی خبر دی ہے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ (محدثین) اس سے کم بات پر حدیث کو چھوڑ دیتے ہیں اور حجاج بن ارطاۃ کے لیے زہری سے سماع ثابت نہیں کرتے ان کے نزدیک حجاج کی روایت مرسل ہے اور وہ (محدثین) مرسل روایت سے استدلال نہیں کرتے اسی طرح وہ ابن لہیعہ کی روایت سے استدلال کو دوسروں سے قبول نہیں کرتے تو خود اس قسم کے مسئلہ میں اس سے کیسے استدلال کرتے ہیں اور اگر حضرت زہری سے مروی روایت ثابت بھی ہو جائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت اس کے خلاف ہو گی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی (بھتیجی) حضرت حفصہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت منذر بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا اس وقت حضرت عبدالرحمن موجود نہ تھے بلکہ وہ شام میں تھے حضرت عبدالرحمن تشریف لائے تو فرمایا کیا میرے جیسے آدمی کے ساتھ ایسا معاملہ کیا جاتا ہے کہ میری رائے کے بغیر یہ کام کیا جائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت منذر کی طرف سے گفتگو کی حضرت منذر نے فرمایا حضرت عبدالرحمن کو اختیار ہے انہوں (حضرت عبدالرحمن) نے فرمایا میں ایسے کام کو رد نہیں کروں گا جس کا آپ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ) نے فیصلہ فرمایا چنانچہ حضرت حفصہ ان (حضرت منذر) کے پاس رہیں اور حضرت عبدالرحمن کا) یہ قول طلاق نہ ہوا (یعنی نکاح برقرار رہا)

حضرت لیث، حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں مجھے حضرت حنظلہ اور

وَهْبٌ قَالَ أَخْبَرَنِي فِي حَنْظَلَةَ وَأَفْلَحَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فِي حَفْصَةَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ۔

فَلَمَّا كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَدْ رَأَتْ أَنَّ تَزْوِيْجَهَا بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِغَيْرِهٖ جَائِزٌ وَرَأَتْ ذٰلِكَ الْعَقْدَ مُسْتَقِيْمًا حَتّٰى أَجَازَتْ فِيْهِ التَّمْلِيْكَ الَّذِيْ لَا يَكُوْنُ إِلَّا عَنْ صِحَّةِ النِّكَاحِ وَثُبُوْتِهٖ اسْتَحَالَ عِنْدَنَا أَنْ تَكُوْنَ تَرٰى ذٰلِكَ وَقَدْ عَلِمَتْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ فَسَادُ مَا رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ ذٰلِكَ۔

۳۵۔ وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَيْضًا لِقَوْلِهِمْ بِمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلٰى أَصْلِهِمْ أَيْضًا لَا يَقُوْمُ بِهٖ حُجَّةٌ وَذٰلِكَ أَنَّ مَنْ هُوَ أَثْبَتُ مِنْ إِسْرَائِيْلَ وَأَحْفَظُ مِنْهُ مِثْلُ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَدْ رَوَاهُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ مُنْقَطِعًا۔

۳۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ۔

۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ

افلح نے حضرت قاسم بن محمد سے روایت کرتے ہوئے حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہم) کے بارے میں اس کی مثل خبر دی۔

پس جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی عدم موجودگی میں ان کی صاحبزادی کا نکاح جائز سمجھا اور اس عقد کو صحیح خیال کیا یہاں تک کہ اس تملیک کو جائز قرار دیا جو ہمارے نزدیک صحت نکاح اور اس کے ثبوت کے بغیر نہیں ہوسکتی تو محال ہے کہ انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات جانتے ہوئے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوسکتا، اس کو جائز قرار دیا ہو لہذا اس سے حضرت زہری کی روایت کا فساد ثابت ہو گیا۔

پہلے قول والوں نے بواسطہ اسرائیل، حضرت اسحق کی روایت سے بھی استدلال کیا ہے وہ حضرت ابوبردہ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

تو اس سلسلے میں ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ ان کے ضابطے کے مطابق اس حدیث سے بھی استدلال صحیح نہیں کیونکہ جو لوگ اسرائیل سے زیادہ مضبوط اور زیادہ یاد رکھنے والے ہیں مثلاً حضرت سفیان اور حضرت شعبہ وہ اس حدیث کو ابواسحق سے منقطع روایت کرتے ہیں۔

حضرت شعبہ، حضرت ابواسحق سے وہ حضرت ابوبردہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

حضرت سفیان ثوری، حضرت ابواسحق سے

marfat.com

عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

فَصَارَ أَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِوَايَةِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ وَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عِنْدَهُمْ حُجَّةٌ عَلٰى إِسْرَائِيْلَ فَكَيْفَ إِذَا اجْتَمَعَا جَمِيْعًا۔

۳۸- فَإِنْ قَالُوْا فَإِنَّ أَبَا عَوَانَةَ قَدْ رَوَاهُ مَرْفُوْعًا كَمَا رَوَاهُ إِسْرَائِيْلُ وَذَكَرُوْا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ وَأَبُوْ عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ قِيْلَ لَهُمْ قَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ هٰذَا كَمَا ذَكَرْتُمْ وَلٰكِنَّا نَظَرْنَا فِي أَصْلِ ذٰلِكَ فَإِذَا هُوَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ فَرَجَعَ حَدِيْثُ أَبِي عَوَانَةَ أَيْضًا عَلٰى حَدِيْثِ إِسْرَائِيْلَ۔

۳۹- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلّٰى بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّازِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ فَانْتَفٰى بِذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ عِنْدَ أَبِي عَوَانَةَ فِي هٰذَا عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ شَيْءٌ۔

۴۰- فَإِنْ قَالُوْا فَإِنَّهُ قَدْ رَوَاهُ

وہ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو اصلاً یہ حدیث بواسطہ حضرت ابو بردہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور یہ (روایت) حضرت شعبہ اور حضرت سفیان کی روایت سے مروی ہے اور ان میں سے ہر ایک (مخالفین) کے نزدیک اسرائیل پر حجت ہے تو دونوں کے جمع ہونے کی صورت میں کیسا ہوگا (یعنی بدرجہ اولیٰ حجت ہوں گے)

اگر وہ کہیں کہ حضرت ابو عوانہ نے اس حدیث کو اسرائیل کی طرح مرفوع روایت کیا

حضرت ابو عوانہ، حضرت اسحٰق سے وہ حضرت ابو بردہ سے وہ حضرت ابو موسیٰ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا

تو ان کو کہا جائے گا کہ یہ حدیث ابو عوانہ سے اسی طرح مروی ہے جس طرح تم نے کہا لیکن ہم نے اس کی اصل کو دیکھا تو وہ بواسطہ ابو عوانہ، اسرائیل سے اور وہ حضرت ابو اسحٰق سے روایت کرتے ہیں تو ابو عوانہ کی روایت بھی اسرائیل کی طرف لوٹ گئی۔

حضرت معلی بن منصور رازی فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابو عوانہ نے بیان کیا انہوں نے بواسطہ اسرائیل، حضرت ابو اسحٰق سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو اس سے اس بات کی نفی ہوگئی کہ اس سلسلے میں ابو عوانہ کے پاس ابو اسحٰق سے مروی کوئی بات ہو۔

اگر وہ کہیں کہ اس حدیث کو حضرت قیس بن ربیع نے

قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ اَيْضًا كَمَا رَوَاهُ اِسْرَائِيْلُ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ الْكُوْفِيُّ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَا ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ قِيْلَ لَهُمْ صَدَقْتُمْ قَدْ رَوَاهُ قَيْسٌ كَمَا ذَكَرْتُمْ وَقَيْسٌ عِنْدَهُمْ دُوْنَ اِسْرَائِيْلَ فَاِذَا انْتَفٰى اَنْ يَكُوْنَ اِسْرَائِيْلُ مُضَادًّا لِسُفْيَانَ وَلِشُعْبَةَ كَانَ قَيْسٌ اَحْرٰى اَنْ لَا يَكُوْنَ مُضَادًّا لَهُمَا.

فَاِنْ قَالُوْا فَاِنَّ بَعْضَ اَصْحَابِ سُفْيَانَ قَدْ رَوَاهُ عَنْ سُفْيَانَ مَرْفُوْعًا كَمَا رَوَاهُ اِسْرَائِيْلُ وَقَيْسٌ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ قِيْلَ لَهُمْ قَدْ صَدَقْتُمْ قَدْ رَوٰى هٰذَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ كَمَا ذَكَرْتُمْ وَلٰكِنَّكُمْ لَا تَرْضَوْنَ مِنْ خَصْمِكُمْ بِمِثْلِ هٰذَا اِنِ احْتَجَّ عَلَيْكُمْ بِمَا رَوَاهُ اَصْحَابُ سُفْيَانَ اَوْ اَكْثَرُهُمْ عَنْهُ عَلٰى مَعْنًى وَيَحْتَجُّ هُوَ عَلَيْكُمْ بِمَا رَوَاهُ بِشْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ بِمَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ الْمَعْنٰى وَتَعُدُّوْنَ الْمُحْتَجَّ عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ هٰذَا جَاهِلًا بِالْحَدِيْثِ فَكَيْفَ تُسَوِّغُوْنَ اَنْفُسَكُمْ عَلٰى مُخَالِفِكُمْ مَا لَا تُسَوِّغُوْنَهٗ عَلَيْكُمْ اِنَّ هٰذَا لَجَوْرٌ بَيِّنٌ.

حضرت ابواسحٰق سے اسی طرح روایت کیا جس طرح اسے اسرائیل نے روایت کیا اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کریں۔

حضرت قیس بن ربیع، حضرت ابواسحٰق سے وہ حضرت ابوبردہ سے اور وہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا" تو انہیں (جواباً) کہا جائے گا کہ تم نے سچ کہا اس حدیث کو حضرت قیس نے اسی طرح روایت کیا جس طرح تم نے ذکر کیا لیکن قیس ان (محدثین) کے نزدیک اسرائیل سے بھی کم درجہ میں ہیں پس جب سفیان اور شعبہ کے مقابل، اسرائیل نہیں ہو سکتے تو قیس بدرجۂ اولیٰ ان کے مقابل نہیں ہو سکتے۔

اگر وہ کہیں کہ ابوسفیان کے بعض شاگردوں نے ان سے اسی طرح مرفوعاً روایت کیا جس طرح اسرائیل اور قیس نے روایت کیا اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کریں

بشر بن منصور، سفیان سے وہ ابواسحٰق سے وہ ابوبردہ سے وہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا "ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"۔

تو انہیں (جواباً) کہا جائے گا تم نے صحیح کہا یقیناً اسے بشر بن منصور نے حضرت سفیان سے اسی طرح روایت کیا جیسے تم نے ذکر کیا لیکن تم اپنے مخالف سے اس قسم کی روایت قبول نہیں کرتے اگر وہ کسی معنیٰ پر ابوسفیان کے بعض یا اکثر شاگردوں کی ان (ابوسفیان) سے روایت سے استدلال کریں اور وہ (تمہاری مخالف) بشر بن منصور کے واسطہ سے ابوسفیان کی اس معنیٰ کے خلاف روایت سے تمہارے خلاف استدلال کرے (تو تم اسے قبول نہیں کرتے) اور اپنے خلاف اس قسم کی (سند سے مروی) روایت سے استدلال کرنے والے کو حدیث سے جاہل شمار کرتے ہو تو تم اپنے مخالف پر وہ حکم کیوں جاری کرتے ہو جو اپنے اوپر جاری نہیں کرتے یہ تو واضح زیادتی ہے۔

marfat.com

وَمَا كَلَامِي فِي هٰذَا إِرَادَةً مِنِّي الِازْدِرَاءَ عَلَى أَحَدٍ مِمَّنْ ذَكَرْتُ وَلَا أَعُدُّ مِثْلَ هٰذَا طَعْنًا وَلٰكِنِّي أَرَدْتُ بَيَانَ ظُلْمِ هٰذَا الْمُحْتَجِّ وَإِلْزَامَهُ مِنْ حُجَّةِ نَفْسِهِ مَا ذَكَرْتُ وَلٰكِنِّي أَقُولُ إِنَّهُ لَوْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ لَمْ يَكُنْ فِيهِ حُجَّةٌ لِمَا قَالَ الَّذِينَ احْتَجُّوا بِهِ لِقَوْلِهِمْ فِي هٰذَا الْبَابِ لِأَنَّهُ قَدْ يَحْتَمِلُ مَعَانِيَ **فَيَحْتَمِلُ** مَا قَالَ هٰذَا الْمُخَالِفُ لَنَا إِنَّ ذٰلِكَ الْوَلِيَّ هُوَ أَقْرَبُ الْعَصَبَةِ إِلَى الْمَرْأَةِ **وَيَحْتَمِلُ** أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الْوَلِيُّ مَنْ تَوْلِيَةُ الْمَرْأَةِ مِنَ الرِّجَالِ قَرِيبًا كَانَ مِنْهَا أَوْ بَعِيدًا وَهٰذَا الْمَذْهَبُ يَصِحُّ بِهِ قَوْلُ مَنْ يَقُولُ لَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَتَوَلّٰى عَقْدَ نِكَاحِ نَفْسِهَا وَإِنْ أَمَرَهَا وَلِيُّهَا بِذٰلِكَ وَلَا عَقْدَ نِكَاحِ غَيْرِهَا وَلَا يَجُوزُ أَنْ يَتَوَلّٰى ذٰلِكَ إِلَّا الرِّجَالُ۔

میرے اس کلام کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ جن لوگوں کا میں نے ذکر کیا ہے ان پر عیب لگاؤں اور نہ ہی میں اس قسم کی بات کو طعن شمار کرتا ہوں بلکہ میرا ارادہ اس مستدل کی زیادتی کو بیان کرنا اور یہ بتانا ہے کہ جو کچھ ہم نے بیان کیا وہ خود اس کے اپنے بیان سے اس پر لازم آتا ہے

اور میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت بھی ہو جائے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا تو جن لوگوں نے اس باب میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے ان کے لیے اس میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ اس میں کئی معانی کا احتمال ہے جو کچھ ہمارے اس مخالف نے کہا اس کا بھی احتمال ہے کہ ولی سے قریب تر عصبہ مراد ہو اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ عورت کا ولی صرف مرد ہو سکتا ہے چاہے وہ قریبی رشتہ دار ہو یا دور کا اس احتمال کی بنیاد پر اس شخص کا قول صحیح ہو سکتا ہے جس کے نزدیک عورت خود اپنا نکاح نہیں کر سکتی اگرچہ ولی اسے اس بات کی اجازت بھی دے اور نہ ہی وہ کسی دوسرے کا نکاح کر سکتی ہے (کیونکہ) ولایتِ نکاح تو صرف مردوں کو حاصل ہے۔

۴۲- **وَقَدْ رُوِيَ** عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مِثْلُ ذٰلِكَ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَنْكَحَتْ رَجُلًا مِنْ بَنِي أَخِيهَا جَارِيَةً مِنْ بَنِي أَخِيهَا فَضَرَبَتْ بَيْنَهُمَا بِسِتْرٍ ثُمَّ تَكَلَّمَتْ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا النِّكَاحُ أَمَرَتْ رَجُلًا فَأَنْكَحَ ثُمَّ قَالَتْ لَيْسَ إِلَى النِّسَاءِ النِّكَاحُ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے کسی بھتیجے اور بھتیجی کا باہم نکاح کیا تو انہوں نے ان دونوں کے درمیان پردہ ڈال کر گفتگو کی یہاں تک کہ جب نکاح کے سوا کوئی بات نہ رہی تو ایک مرد کو حکم دیا چنانچہ اس نے نکاح کر دیا پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ عورتوں کو نکاح کر کے دینے کا کوئی اختیار نہیں۔

وَيَحْتَمِلُ أَيْضًا قَوْلُهُ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ أَنْ يَكُونَ الْوَلِيُّ هُوَ الَّذِي إِلَيْهِ وِلَايَةُ

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "ولی کے بغیر نکاح نہیں" میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ (نکاح کا)

الْبُضْعِ مِنْ وَالِدِ الصَّغِيْرَةِ أَوْ مَوْلَى الْأَمَةِ أَوْ بَالِغَةٍ حُرَّةٍ لِنَفْسِهَا فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَّعْقِدَ نِكَاحًا عَلٰى بُضْعٍ إِلَّا وَلِيُّ ذٰلِكَ الْبُضْعِ وَهٰذَا جَائِزٌ فِي اللُّغَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ فَقَالَ قَوْمٌ وَلِيُّ الْحَقِّ هُوَ الَّذِيْ لَهُ الْحَقُّ فَإِذَا كَانَ مَنْ لَّهُ الْحَقُّ يُسَمّٰى وَلِيًّا كَانَ مَنْ لَّهُ الْبُضْعُ أَيْضًا يُسَمّٰى وَلِيًّا لَهٗ فَلَمَّا احْتَمَلَ مَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ هٰذِهِ التَّأْوِيْلَاتِ انْتَفٰى أَنْ يُّصْرَفَ إِلٰى بَعْضِهَا دُوْنَ بَعْضٍ إِلَّا بِدَلَالَةٍ تَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ إِمَّا مِنْ كِتَابٍ وَإِمَّا مِنْ سُنَّةٍ وَإِمَّا مِنْ إِجْمَاعٍ۔

۴۳۔ وَاحْتَجَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ أَخِيْ مَعْقِلٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أُخْتَهٗ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُّرَاجِعَهَا فَأَبٰى عَلَيْهِ مَعْقِلٌ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ أَنْ يَّنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ قَالُوْا فَلَمَّا أَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلِيَّهَا بِتَرْكِ عَضْلِهَا دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ إِلَيْهِ عَقْدَ نِكَاحِهَا وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا قَدْ يَحْتَمِلُ مَا قَالُوْا وَيَحْتَمِلُ غَيْرَ ذٰلِكَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَّكُوْنَ عَضْلُ مَعْقِلٍ كَانَ تَزْهِيْدَهٗ لِأُخْتِهٖ فِي الْمُرَاجَعَةِ فَتَقِفُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَأُمِرَ بِتَرْكِ ذٰلِكَ۔

اختیار اسی کو ہے جسے ولایتِ بُضع حاصل ہو نابالغہ کا باپ ہو، لونڈی کا مالک ہو یا آزاد بالغہ عورت خود ہو، تو اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ کسی بُضع کا نکاح وہی کرسکتا ہے جسے اس کی ولایت حاصل ہو اور لغوی اعتبار سے یہ معنی جائز ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "پس چاہیے کہ اس کا ولی انصاف سے لکھائے" تو ایک جماعت کہتی ہے ولی حق وہ ہے جس کا حق ہے تو اگر صاحبِ حق کو ولی کہا جاسکتا ہے تو جس کو بضع کی ملکیت حاصل ہو اسے ولی کیوں نہیں کہا جاسکتا؟ لہٰذا جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی "ولی کے بغیر نکاح نہیں" میں ان تمام معانی کا احتمال ہے تو کسی ایک معنیٰ کو چھوڑ کر دوسرا معنیٰ (اس وقت تک) نہیں لے سکتے جب تک قرآنِ پاک، سنّت یا اجماع سے اس پر دلیل نہ ہو۔

جو لوگ ولی کے بغیر نکاح کو جائز نہیں سمجھتے انہوں نے اس حدیث سے بھی استدلال کیا حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی بہن ایک شخص کے نکاح میں تھیں اس نے ان کو طلاق دے دی پھر رجوع کا ارادہ کیا تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے انکار کردیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "پس ان کو ان کے (پہلے) خاوندوں کے ساتھ نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ وہ معروف طریقے سے باہم رضامند ہوں۔" یہ حضرات فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے اس کے ولی کو روکنے سے منع فرمایا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ عقدِ نکاح بھی وہی کرے گا۔ ہمارے نزدیک اس (آیت) میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو انہوں نے کہی اور اس کے علاوہ (مفہوم) کا بھی ہوسکتا ہے حضرت معقل رضی اللہ عنہ کے روکنے کا مطلب یہ ہو کہ انہوں نے اپنی بہن کو (رجوع کی) ترغیب دی اور وہ اس طرح ٹھہری رہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس بات (ترغیب نہ دینے) کو چھوڑنے کا حکم دیا۔

marfat.com

فلما لم يكن في هذه الآثار دليل على ما ذهب إليه أهل المقالة الأولى نظرنا فيما سواها هل نجد فيه شيئا يدل على الحكم في هذا الباب كيف هو فإذا يونس قد حدثنا قال أخبرنا ابن وهب أن مالكا حدثنا عن عبد الله بن الفضل عن نافع ابن جبير بن مطعم عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الأيم أحق بنفسها من وليها والبكر تستأذن في نفسها وإذنها صماتها.

تو جب ان روایات میں پہلے قول والوں کے موقف پر کوئی دلیل نہیں تو ہم نے ان کے علاوہ روایات کو دیکھا کہ کیا ہم اس سلسلے میں کوئی بات پاتے ہیں جو اس حکم پر دلالت کرے کہ وہ کیسا ہے؟ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ عورت اپنے ولی کی نسبت اپنے نفس کا زیادہ حق رکھتی ہے اور باکرہ عورت سے اس بارے میں اجازت لی جائے اور اس کی خاموشی اجازت ہے۔

۴۴۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا القعنبي قال ثنا مالك فذكر بإسناده مثله.

حضرت قعنبی فرماتے ہیں ہم سے حضرت مالک نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۵۔ حدثنا حسين بن نصر قال ثنا يوسف بن عدي قال ثنا حفص بن غياث عن عبد الله بن عبد الله بن موهب عن نافع ابن جبير فذكر بإسناده مثله فبين رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا الحديث بقوله الأيم أحق بنفسها من وليها أن أمرها في تزويج نفسها إليها لا إلى وليها وقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم في هذا الباب ما يدل على هذا المعنى أيضا.

حضرت موھب، حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا تو سرکار دو عالم نے اس حدیث میں بیان کئے گئے الفاظ کے ذریعے بیوہ عورت کو اس کے نفس کا ولی کی نسبت زیادہ حقدار قرار دیا اور بتایا کہ اسے اپنا نکاح کرنے کا خود اختیار ہے (اس کے) ولی کو نہیں اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیگر روایات بھی مروی ہیں جو اسی معنیٰ پر دلالت کرتی ہیں۔

۴۶۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هارون قال أخبرنا حماد بن سلمة ح وحدثنا ابن أبي داود قال ثنا أبو سلمة موسى بن إسماعيل قال ثنا حماد بن سلمة ح وحدثنا ابن أبي داود أيضا قال ثنا آدم بن أبي إياس قال ثنا سليمان ابن

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضرت ابوسلمہ کی وفات کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لاتے تو آپ نے مجھے اپنے ساتھ نکاح کی دعوت دی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (اس وقت)

اَلْمُغِيرَةِ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاةِ اَبِیْ سَلَمَةَ فَخَطَبَنِیْ اِلٰى نَفْسِیْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَوْلِيَآئِیْ شَاهِدًا فَقَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْهُمْ شَاهِدٌ وَّلَا غَائِبٌ يَكْرَهُ ذٰلِكَ قَالَتْ قُمْ يَا عُمَرُ فَزَوِّجِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَوَّجَهَا۔

فَكَانَ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَطَبَهَا اِلٰى نَفْسِهَا فَفِیْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّ الْاَمْرَ فِی التَّزْوِيْجِ اِلَيْهَا دُوْنَ اَوْلِيَآئِهَا فَلَمَّا قَالَتْ لَهٗ اِنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَوْلِيَآئِیْ شَاهِدًا قَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْهُمْ شَاهِدٌ وَّلَا غَائِبٌ يَكْرَهُ ذٰلِكَ فَقَالَتْ قُمْ يَا عُمَرُ فَزَوِّجِ النَّبِیَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعُمَرُ هٰذَا ابْنُهَا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ طِفْلٌ صَغِيْرٌ غَيْرُ بَالِغٍ لِاَنَّهَا قَدْ قَالَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنِّیْ امْرَاَةٌ ذَاتُ اَيْتَامٍ يَعْنِیْ عُمَرَ ابْنَهَا وَزَيْنَبَ بِنْتَهَا وَالطِّفْلُ لَا وِلَايَةَ لَهٗ فَوَلَّتْهُ هِیَ اَنْ يَّعْقِدَ النِّكَاحَ عَلَيْهَا فَفَعَلَ فَرَاٰهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ جَائِزًا وَكَانَ عُمَرُ بِتِلْكَ الْوَكَالَةِ قَامَ مَقَامَ مَنْ وَّكَّلَهٗ فَصَارَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا كَاَنَّهَا هِیَ عَقَدَتِ النِّكَاحَ عَلٰى نَفْسِهَا لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمَّا لَمْ يَنْتَظِرِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُضُوْرَ اَوْلِيَآئِهَا دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ بُضْعَهَا اِلَيْهَا دُوْنَهُمْ وَلَوْ كَانَ لَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ حَقٌّ اَوْ اَمْرٌ لَمَا اَقْدَمَ النَّبِیُّ صَلَّى

میرا کوئی ولی موجود نہیں آپ نے فرمایا اُن میں سے حاضر یا غائب کوئی بھی اس بات کو ناپسند نہیں کرے گا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے سے فرمایا اے عمر! رضی اللہ عنہ اٹھو اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا نکاح کر دو چنانچہ انہوں نے ان کا نکاح کر دیا۔

اس حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ذاتی طور پر نکاح کا پیغام دیا، تو یہ اس بات پر دلیل ہے کہ نکاح کا معاملہ عورت سے متعلق ہوتا ہے اس کے ولیوں سے نہیں (چنانچہ جب) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میرے اولیاء میں سے کوئی بھی موجود نہیں تو آپ نے فرمایا ان میں سے کوئی حاضر یا غائب اس (نکاح) کو ناپسند نہیں کرے گا۔ (اس کے بعد) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے عمر! اٹھو اور حضور علیہ السلام کے ساتھ میرا نکاح کر دو اور یہ عمر رضی اللہ عنہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے اور وہ ان دنوں بچے بالغ نہیں تھے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں ایسی عورت ہوں جسکے یتیم بچے ہیں یعنی حضرت عمر اور حضرت زینب اور بچے کو ولایت حاصل نہیں ہوتی لیکن (اس کے باوجود) انہوں نے ان (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کو نکاح کر کے دینے کا اختیار دیا چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جائز قرار دیا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس نکاح میں وکیل کے قائم مقام ہوئے تو گویا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضور علیہ السلام سے اپنا نکاح خود کیا اور آپ کا ان کے کسی ولی کا انتظار نہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ اپنی بُضع کی خود مالک تھیں ان کے ولی نہیں، اور اگر اس سلسلے میں ان (اولیاء) کا کوئی حق یا

marfat.com

الله عليه وسلم على حق هو لهم قبل إباحتهم ذلك له. **فإن قال** قائل إن النبي صلى الله عليه وسلم كان أولى بكل مؤمن من نفسه قيل له صدقت هو أولى به من نفسه يطيعه في أكثر مما يطيع فيه نفسه فأما أن يكون هو أولى من نفسه في أن يعقد عليه عقدا بغير أمره من بيع أو نكاح أو غير ذلك فلا وإنما كان سبيله في ذلك صلى الله عليه وسلم كسبيل الحكام من بعده ولو كان ذلك كذلك لكانت وكالة عمر إنما تكون من قبل النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم لا من قبل أم سلمة لأنه هو وليها فلما لم يكن ذلك كذلك وكانت الوكالة إنما كانت من قبل أم سلمة فعقد بها النكاح فقبله رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم دل ذلك أن النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم إنما كان ملك ذلك البضع بتمليك أم سلمة إياه لا بحق ولاية كانت له في بضعها **أولا ترى** أنها قد قالت له إنه ليس أحد من أوليائي شاهدا فقال لها النبي صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم إنه ليس أحد منهم شاهد ولا غائب يكره ذلك ولو كان هو أولى بها منهم لم يقل لها ذلك ولقال لها أنا وليك دونهم ولكنه لم ينكر ما قالت وقال لها إنهم لا يكرهون ذلك فهذا وجه هذا الباب من طريق تصحيح معاني الآثار.

ولما ثبت أن عقد أم سلمة رضي الله عنها النكاح على بضعها كان جائزا

اختیار ہوتا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اجازت سے پہلے ان کے حق کی طرف نہ بڑھتے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر مومن پر اس کے نفس سے زیادہ ولایت حق رکھتے ہیں تو اسے کہا جائے گا آپ نے سچ کہا واقعی آپ اس کے نفس سے زیادہ حق رکھتے ہیں اور مومن اپنی بات کی نسبت آپ کی بات کو زیادہ مانتا ہے لیکن آپ کے اولیٰ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ آپ اس کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح یا خرید و فروخت کر سکتے ہیں اس سلسلے میں آپ کا معاملہ وہی ہے جو آپ کے بعد والے حکام کا ہے۔ اور اگر یہ بات اس طرح ہوتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وکالت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہوتی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے نہ ہوتی کیونکہ آپ ہی ان (ام سلمہ) کے ولی ہوتے تو جب بات اس طرح نہیں اور یہ وکالت حضرت ام سلمہ کی طرف سے تھی تو انہوں نے ان کا نکاح کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول فرمایا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضور علیہ السلام کو ان کی ملکیت بُضع ان کے مالک بنانے سے حاصل ہوئی اس وجہ سے نہیں کہ آپ کو حقِ ولایت حاصل تھا کیا تم نہیں دیکھتے کہ انہوں نے عرض کیا میرا کوئی ولی موجود نہیں تو آپ نے ان سے فرمایا کہ ان میں سے کوئی بھی حاضر و غائب اس (نکاح) کو ناپسند نہیں کرے گا تو اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان (اولیاء) سے زیادہ ولایت رکھتے تو یہ بات نہ فرماتے بلکہ یوں فرماتے کہ تمہارا ولی میں ہوں وہ نہیں ہیں لیکن آپ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بات کا انکار نہیں فرمایا اور ان سے صرف یہ فرمایا کہ وہ اس کو پسند نہیں کریں گے معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس بات کا بیان یہ ہے۔

تو جب ثابت ہوا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح اولیاء کے بغیر جائز تھا تو واجب ہے کہ جن روایات

دُوْنَ اَوْلِيَآئِهَا وَجَبَ اِنْ يُّحْمَلَ مَعَانِي الْاٰثَارِ الَّتِيْ قَدْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى اَيْضًا حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ شَيْءٌ مِّنْهَا وَلَا يَتَنَافٰى وَلَا يَخْتَلِفَ وَاَمَّا النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا الْمَرْاَةَ قَبْلَ بُلُوْغِهَا يَجُوْزُ اَمْرُ وَالِدِهَا عَلَيْهَا فِيْ بُضْعِهَا وَمَالِهَا فَيَكُوْنُ الْعَقْدُ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ اِلَيْهِ لَا اِلَيْهَا وَحُكْمُهٗ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ حُكْمٌ وَاحِدٌ غَيْرُ مُخْتَلِفٍ فَاِذَا بَلَغَتْ فَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّ وِلَايَتَهٗ عَلٰى مَالِهَا قَدِ ارْتَفَعَتْ وَاَنَّ مَا كَانَ اِلَيْهِ مِنَ الْعَقْدِ عَلَيْهَا فِيْ مَالِهَا فِيْ صِغَرِهَا قَدْ عَادَ اِلَيْهَا فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ الْعَقْدُ عَلٰى بُضْعِهَا يُخْرِجُ ذٰلِكَ مِنْ يَّدِ اَبِيْهَا بِبُلُوْغِهَا فَيَكُوْنُ مَا كَانَ اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ قَبْلَ بُلُوْغِهَا قَدْ عَادَ اِلَيْهَا وَيَسْتَوِيْ حُكْمُهَا فِيْ مَالِهَا وَفِيْ بُضْعِهَا بَعْدَ بُلُوْغِهَا فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ اِلَيْهَا دُوْنَ اَبِيْهَا وَيَكُوْنُ حُكْمُهَا مُسْتَوِيًا بَعْدَ بُلُوْغِهَا كَمَا كَانَ مُسْتَوِيًا قَبْلَ بُلُوْغِهَا۔

فَهٰذَا حُكْمُ النَّظَرِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَيْضًا اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِنْ زَوَّجَتِ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا مِنْ غَيْرِ كُفْءٍ فَلِوَلِيِّهَا فَسْخُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا وَكَذٰلِكَ اِنْ قَصَّرَتْ فِيْ مَهْرِهَا فَتَزَوَّجَتْ بِدُوْنِ مَهْرِ مِثْلِهَا فَلِوَلِيِّهَا اَنْ يُّخَاصِمَ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى يَلْحَقَ بِمَهْرِ مِثْلِ نِسَائِهَا وَقَدْ كَانَ اَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهِ عَلَيْهِ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ بُضْعَ الْمَرْاَةِ اِلَيْهَا الْوِلَايَةُ فِيْ عَقْدِ النِّكَاحِ عَلَيْهِ لِنَفْسِهَا

کو ہم نے پہلے ذکر کیا ان کے معانی کو بھی اس پر محمول کیا جائے تاکہ ان روایات کے درمیان تضاد اور اختلاف و منافات نہ ہو۔ جہاں تک اس مسئلے میں غور و فکر (اور قیاس) کا تعلق ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ عورت کے بالغ ہونے سے پہلے اس کی بُضع اور مال میں اس کے والد کو ولایت حاصل ہوتی ہے اور اس وقت عقد کا اختیار مکمل طور پر باپ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں نہیں اس سلسلے میں ان تمام امور کا حکم ایک ہی ہوتا ہے اس میں اختلاف نہیں ہوتا پھر جب وہ بالغ ہو جاتی ہے تو اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس کے مال سے باپ کی ولایت اٹھ جاتی ہے اور اس کے مال کا عقد جو بچپن کی وجہ سے باپ کے اختیار میں تھا اب اس کی طرف لوٹ آتا ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ عقد بُضع بھی اسی طرح ہو کہ اس کے بالغ ہونے سے باپ کے ہاتھ سے نکل جائے اور بلوغت سے پہلے جو اختیار باپ کو حاصل تھا اب اس (لڑکی) کی طرف لوٹ جائے اور بالغ ہونے کے بعد اس کے مال اور بُضع کے سلسلے میں اس کا حکم ایک جیسا ہو پس یہ اختیار خود اسے حاصل ہوگا باپ کو نہیں اور جس طرح بلوغت سے پہلے اس کا حکم (مال و بُضع میں) ایک جیسا تھا، بالغ ہونے کے بعد بھی برابر ہو۔

اس باب میں قیاس کا یہی حکم ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے البتہ وہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت غیر کفو میں خود اپنا نکاح کرے تو ولی کو اسے فسخ کرنے کا حق ہے اسی طرح اگر مہر کم رکھے اور مہر مثل سے کم پر نکاح کرے تو ولی اس سلسلے میں جھگڑا کر سکتا ہے حتی کہ وہ اس جیسی دوسری لڑکیوں کے مہر جتنا (پورا) کر دے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ عورت کے نکاح کے سلسلے میں بُضع کی ولایت خود اسے حاصل ہوگی ولی کو نہیں اور اگر وہ مہر مثل سے کم پر نکاح کرے تو ولی کو اعتراض کا حق نہیں اس کے بعد انہوں نے

marfat.com

دُوْنَ دَلِيْلِهَا يَقُوْلُ إِنَّهُ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ أَنْ يَعْتَرِضَ عَلَيْهَا فِيْ نُقْصَانِ مَا تَزَوَّجَتْ عَلَيْهِ عَنْ مَهْرِ مِثْلِهَا ثُمَّ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ هٰذَا كُلِّهِ إِلَى قَوْلِ مَنْ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَقَوْلُهُ الثَّانِيْ هٰذَا قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاللهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ.

ان لوگوں کے قول کی طرف رجوع کیا جو کہتے ہیں کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ کا قول بھی (امام ابو یوسف) کے اس دوسرے قول کی طرح ہے۔

بَابُ ١٧٣ الرَّجُلُ يُرِيْدُ تَزَوُّجَ الْمَرْأَةِ هَلْ يَحِلُّ لَهُ النَّظَرُ إِلَيْهَا أَمْ لَا

جس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اسے دیکھنا جائز ہے یا نہ؟

٤٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ أَبُوْ شِهَابٍ الْحَنَّاطُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ عَنْ عَمِّهِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ يُطَارِدُ ثُبَيْتَةَ بِنْتَ الضَّحَّاكِ فَوْقَ إِجَّارٍ لَهَا بِبَصْرَةَ طَرْدًا شَدِيْدًا فَقُلْتُ أَتَفْعَلُ هٰذَا وَأَنْتَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا أُلْقِيَ فِيْ قَلْبِ امْرِئٍ خِطْبَةُ امْرَأَةٍ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا.

حضرت سلیمان بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ بصرہ میں ایک کھلی چھت پر سے ثبتیہ بنت ضحاک کو بہت زیادہ تاک جھانک کر رہے تھے میں نے کہا آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو کر ایسا کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جب کسی شخص کے دل میں کسی عورت سے منگنی کا خیال ڈال دیا جائے تو اسے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

٤٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ نَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عِيْسٰى عَنْ مُوْسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ وَكَانَ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا إِذَا كَانَ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا لِلْخِطْبَةِ وَإِنْ كَانَتْ

حضرت موسیٰ بن عبداللہ بن یزید، حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو اس کی طرف دیکھنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ تو اس کی طرف منگنی کے لیے دیکھ رہا ہے اگرچہ اس عورت کو

لَا تَعْلَمُ ۔

(اس بات کا) علم نہ ہو۔

۴۹- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَیْنِ عَنْ وَاقِدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اَحَدُكُمُ الْمَرْاَةَ فَقَدَرَ عَلٰی اَنْ یَّرٰی مِنْهَا مَا یُعْجِبُهٗ فَلْیَفْعَلْ قَالَ جَابِرٌ فَلَقَدْ خَطَبْتُ امْرَاَةً مِّنْ بَنِیْ سَلِمَةَ فَكُنْتُ اَتَخَبَّاُ فِیْ اُصُوْلِ النَّخْلِ حَتّٰی رَاَیْتُ مِنْهَا بَعْضَ مَا یُعْجِبُنِیْ فَخَطَبْتُهَا فَتَزَوَّجْتُهَا ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو پیغام نکاح دے اور اس سے وہ بات دیکھنے پر قادر ہو جسے وہ پسند کرتا ہے تو ایسا کرے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بنو سلمہ کی ایک عورت کو پیغامِ نکاح دیا تو میں کھجور کی جڑوں میں چھپ جاتا حتی کہ میں نے اس سے بعض پسندیدہ چیزیں دیکھیں پھر منگنی کی اور اس کے بعد شادی کرلی۔

۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِیُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ كَیْسَانَ الْیَشْكُرِیُّ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَرَادَ اَنْ یَّتَزَوَّجَ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَاءِ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرْ اِلَیْهَا فَاِنَّ فِیْ اَعْیُنِ نِسَاءِ الْاَنْصَارِ شَیْئًا یَعْنِی الصِّغَرَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ایک انصاری عورت سے نکاح کا ارادہ کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اسے دیکھ لو کیونکہ انصاری عورتوں کی آنکھوں میں کچھ (نقص) ہوتا ہے یعنی چھوٹی ہوتی ہیں۔

۵۱- حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِیِّ اَنَّ الْمُغِیْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ اَرَادَ اَنْ یَّتَزَوَّجَ امْرَاَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرْ اِلَیْهَا فَاِنَّهٗ اَحْرٰی اَنْ یُّؤْدَمَ بَیْنَكُمَا ۔

حضرت بکر بن عبداللہ مزنی سے مروی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے نکاح کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اسے دیکھ لو یہ (دیکھنا) تمہارے درمیان دائمی تعلقات کے لیے زیادہ مناسب ہے۔

۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے ایک عورت کو منگنی کا پیغام دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ

marfat.com

خطبت امرأة فقال لي النبي صلى الله عليه وسلم هل نظرت إليها فقلت لا فقال فانظر إليها فإنه أحرى أن يؤدم بينكما۔

قال أبو جعفر ففي هذه الآثار إباحة النظر إلى وجه المرأة لمن أراد نكاحها فذهب إلى ذلك قوم وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا لا يجوز ذلك لمن أراد نكاح المرأة ولا لغيره من أراد نكاحها إلا أن يكون زوجا لها أو ذا رحم محرم منها۔

۵۳- واحتجوا في ذلك بما حدثنا إبراهيم بن مرزوق قال ثنا عثمان بن مسلم قال ثنا حماد بن سلمة عن محمد بن إسحاق عن محمد بن إبراهيم عن سلمة بن أبي الطفيل عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال له يا علي إن لك كنزا في الجنة وإنك ذو قرنيها فلا تتبع النظرة فإنما لك الأولى وليست لك الآخرة۔

۵۴- حدثنا أبو العوام محمد بن عبد الله بن عبد الجبار المرادي قال ثنا يحيى بن حسان قال ثنا وهيب بن خالد وأبو شهاب عن يونس بن عبيد عن عمرو بن سعيد عن أبي زرعة بن عمرو بن جرير عن جرير قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نظرة الفجاءة قال اصرف بصرك۔

۵۵- حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا الخصيب بن ناصح قال ثنا وهيب عن يونس فذكر بإسناده مثله۔

وسلم نے فرمایا کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا اسے دیکھ لو کیونکہ یہ تمہارے دائمی تعلقات کے لیے زیادہ مناسب ہے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ جس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اس کی طرف دیکھنا جائز ہے ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بات کسی کے لیے جائز نہیں اس سے نکاح کا ارادہ کرنے والا ہو یا کوئی دوسرا، البتہ خاوند یا ذورحم محرم کے لیے (دیکھنا) جائز ہے۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے علی! تمہارے لیے جنت میں خزانہ ہے اور تم اس کے دو کناروں کے مالک ہو، پس ایک نظر کے بعد نہ دیکھو بے شک پہلی (نظر) تمہارے لیے ہے (یعنی پہلی بار اچانک دیکھنا جائز ہے) اور دوسری تمہارے لیے (جائز) نہیں ہے۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک (کسی پر) نظر پڑنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اپنی نظر پھیر لو (یعنی دوبارہ نہ دیکھو)

حضرت وہب، حضرت یونس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يُونُسَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت اسماعیل بن علیۃ حضرت یونس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ الْإِيَادِيِّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ مِثْلَهُ يَعْنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّمَا لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الثَّانِيَةُ۔

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے مرفوع روایت نقل کرتے ہیں یعنی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا (اچانک) ایک بار نظر پڑنے کے بعد دوبارہ نہ دیکھو بلاشبہ پہلی تمہارے لیے (جائز) ہے اور دوسری تمہارے لیے (جائز) نہیں ہے۔

۵۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّظْرَةُ الْأُولَى لَكَ وَالْآخِرَةُ عَلَيْكَ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا، پہلی نظر تمہارے لیے (جائز) ہے اور دوسری نظر تمہارے لیے (جائز) نہیں۔

قَالُوا فَلَمَّا حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ النَّظْرَةَ الثَّانِيَةَ لِأَنَّهَا تَكُونُ بِاخْتِيَارِ النَّاظِرِ وَخَالَفَ بَيْنَ حُكْمِهَا وَبَيْنَ حُكْمِ مَا قَبْلَهَا إِذَا كَانَتْ بِغَيْرِ اخْتِيَارٍ مِنَ النَّاظِرِ دَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى وَجْهِ الْمَرْأَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا مِنَ النِّكَاحِ أَوِ الْحُرْمَةِ مَا لَا يَحْرُمُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهَا فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّ الَّذِي أَبَاحَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ هُوَ النَّظَرُ لِلْخِطْبَةِ لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَذٰلِكَ نَظَرٌ بِسَبَبٍ هُوَ حَلَالٌ أَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ نَظَرَ إِلَى وَجْهِ امْرَأَةٍ لَا نِكَاحَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا لِيَشْهَدَ عَلَيْهَا وَلِيَشْهَدَ لَهَا أَنَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ فَكَذٰلِكَ إِذَا نَظَرَ إِلَى

یہ (دوسرے قول کے قائلین) حضرات فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری نظر کو حرام قرار دیا کیونکہ وہ دیکھنے والے کے اختیار سے ہوتی ہے اور اس کے اور پہلی نظر کے حکم میں فرق کیا جب کہ پہلی نظر دیکھنے والے کے اختیار سے نہ ہو تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جب تک کسی مرد اور عورت کے درمیان نکاح یا ایسی حرمت کا رشتہ نہ ہو جس کی وجہ سے اسے دیکھنا حرام نہیں تو اس کی طرف دیکھنا جائز نہیں ان کے خلاف پہلے قول کے قائلین کی دلیل یہ ہے کہ پہلے ذکر کی گئی روایات میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات کو جائز قرار دیا وہ منگنی کے سلسلے میں دیکھنا ہے اس کے علاوہ نہیں پس یہ حلال سبب سے دیکھنا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص کسی ایسی عورت کو جو اس کے نکاح میں نہیں اس کے خلاف یا اس کے حق میں گواہی دینے کے لیے دیکھے تو یہ جائز

marfat.com

وَجْهِهَا لِيَخْطُبَهَا كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا لَهُ أَيْضًا فَمَا الْمَنْهِيُّ عَنْهُ فِي حَدِيْثِ عَلِيٍّ وَجَرِيْرٍ وَبُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَذٰلِكَ لِغَيْرِ الْخِطْبَةِ وَلِغَيْرِ مَا هُوَ حَلَالٌ فَذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ مُحَرَّمٌ.

وَقَدْ رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِي نَظَرِ الرَّجُلِ إِلٰى صَدْرِ الْمَرْأَةِ الْأَمَةِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهَا أَنَّ ذٰلِكَ لَهُ جَائِزٌ حَلَالٌ لِأَنَّهُ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلٰى ذٰلِكَ مِنْهَا لِيَبْتَاعَهَا لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ وَلَوْ نَظَرَ إِلٰى ذٰلِكَ مِنْهَا لَا لِيَبْتَاعَهَا وَلٰكِنْ لِغَيْرِ ذٰلِكَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَرَامًا فَكَذٰلِكَ نَظَرُهُ إِلٰى وَجْهِ الْمَرْأَةِ إِنْ كَانَ فَعَلَ ذٰلِكَ لِمَعْنًى هُوَ حَلَالٌ فَذٰلِكَ غَيْرُ مَكْرُوْهٍ لَهُ وَإِنْ كَانَ فَعَلَهُ لِمَعْنًى هُوَ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ لَهُ وَإِذَا ثَبَتَ أَنَّ النَّظَرَ إِلٰى وَجْهِ الْمَرْأَةِ لِيَخْطُبَهَا حَلَالٌ خَرَجَ بِذٰلِكَ حُكْمُهُ مِنْ حُكْمِ الْعَوْرَةِ وَلِأَنَّا رَأَيْنَا مَا هُوَ عَوْرَةٌ لَا يُبَاحُ لِمَنْ أَرَادَ نِكَاحَهَا النَّظَرُ إِلَيْهَا أَلَا تَرٰى أَنَّ مَنْ أَرَادَ نِكَاحَ امْرَأَةٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهِ النَّظَرُ إِلٰى شَعْرِهَا وَإِلٰى صَدْرِهَا وَإِلٰى مَا هُوَ أَسْفَلُ مِنْ ذٰلِكَ فِي بَدَنِهَا كَمَا يَحْرُمُ ذٰلِكَ مِنْهَا عَلٰى مَنْ لَمْ يُرِدْ نِكَاحَهَا.

فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ النَّظَرَ إِلٰى وَجْهِهَا حَلَالٌ لِمَنْ أَرَادَ نِكَاحَهَا ثَبَتَ أَنَّهُ حَلَالٌ أَيْضًا لِمَنْ لَمْ يُرِدْ نِكَاحَهَا إِذَا كَانَ لَا يَقْصِدُ بِنَظَرِهِ ذٰلِكَ لِمَعْنًى هُوَ عَلَيْهِ حَرَامٌ وَقَدْ قِيْلَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ أَنَّ ذٰلِكَ الْمُسْتَثْنٰى هُوَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ فَوَافَقَ مَا ذَكَرْنَا

ہے تو اسی طرح اگر وہ اسے منگنی کرنے کی نیت سے دیکھے تو یہ بھی جائز ہوگا حضرت علی المرتضیٰ، حضرت جریر اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں جس دیکھنے سے منع کیا گیا ہے وہ منگنی اور کسی (دوسرے) حلال کام کے علاوہ دیکھنا ہے یہ مکروہ اور حرام ہے۔

اور ہم نے دیکھا کہ فقہاء کرام مرد کے لیے ایسی لونڈی کے سینے کو دیکھنا جائز قرار دیتے ہیں جس کو وہ خریدنا چاہتا ہے کیونکہ وہ اسے صرف خریدنے کی خاطر دیکھتا ہے کسی اور مقصد کے لیے نہیں اور اگر وہ اسے خریدنے کے علاوہ دیکھے تو یہ دیکھنا حرام ہے۔ اسی طرح اگر کسی جائز کام کے لیے کسی عورت کے چہرے کو دیکھے تو یہ اس کے لیے مکروہ نہیں ہوگا اور اگر حرام مقصد کے تحت دیکھے تو یہ مکروہ (حرام) ہوگا تو جب ثابت ہوا کہ عورت سے منگنی کی خاطر اس کی طرف دیکھنا جائز ہے تو اس سے وہ (اس کا چہرہ) حکم ستر سے نکل گیا نیز ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص نکاح کا ارادہ کرے وہ بھی عورت کے ستر کی طرف نہیں دیکھ سکتا کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو آدمی کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو اس پر اس عورت کے بالوں، اس کے سینے اور اس سے نیچے بدن کی طرف دیکھنا حرام ہے جیسا کہ یہ اس شخص کے لیے حرام ہے جو نکاح کا ارادہ نہیں رکھتا۔

پس جب ثابت ہو گیا کہ نکاح کا ارادہ کرنے والے کے لیے عورت کے چہرے کی طرف دیکھنا حلال ہے تو ثابت ہوا کہ اس شخص کے لیے بھی (دیکھنا) حلال ہے جو نکاح کا ارادہ نہیں رکھتا البتہ اس کا مقصد کوئی حرام کام بھی نہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی میں فرمایا گیا اور وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں البتہ جو (پہلے سے) ظاہر ہو تو یہاں چہرہ اور ہتھیلیاں مستثنیٰ ہیں تو جو کچھ ہم نے حدیث سے ذکر کیا

مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا التَّاوِيْلَ وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذَا التَّاوِيْلِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ كَمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ بِذٰلِكَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

بَابُ[۱۷۴] التَّزْوِيْجِ عَلٰى سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ

۵۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيْلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا اِيَّاهُ فَقَالَ مَا عِنْدِيْ اِلَّا اِزَارِيْ هٰذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَعْطَيْتَهَا اِيَّاهُ جَلَسْتَ لَا اِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا فَقَالَ لَا اَجِدُ شَيْئًا قَالَ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ قَالَ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ فَقَالَ نَعَمْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ

ہے وہ اس تاویل کے موافق ہو گیا حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ بھی اسی تاویل کے قائل ہیں جیسا کہ ہم نے حضرت سلیمان بن شعیب سے روایت کیا انہوں نے بواسطہ اپنے والد حضرت امام محمد رحمہ اللہ سے نقل کیا یہی حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کا مسلک ہے۔

قرآن پاک کی کسی سورت کے بدلے نکاح کرنا

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنا نفس آپ کو ہبہ کیا وہ کافی دیر کھڑی رہی تو ایک شخص نے اٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں تو اسے میرے نکاح میں دیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اسے مہر میں دینے کے لیے تیرے پاس کچھ ہے اس نے عرض کیا میرے پاس صرف یہ تہبند ہے آپ نے فرمایا اگر تو یہ (ازار) اسے دے دے گا تو تہبند کے بغیر بیٹھ جائے گا (لہذا) کچھ تلاش کرو اس نے عرض کیا مجھے کچھ بھی نہیں مل رہا آپ نے فرمایا تلاش کرو اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی ہو راوی فرماتے ہیں اس نے تلاش کیا لیکن کچھ بھی نہ ملا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کیا تجھے قرآن پاک سے کچھ یاد ہے اس نے عرض کیا جی ہاں فلاں فلاں سورت یاد ہے اس نے نام بتائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ قرآن پاک سے تجھے یاد ہے میں نے اس کے بدلے اس کے ساتھ تیرا نکاح کر دیا۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ (اس روایت کے مطابق)

marfat.com

من [illegible] عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله [illegible] قال [illegible] فقد ملكتكها بما معك من القرآن.

٦١ - حَدَّثَنَا محمد بن [illegible] بن هشام الرعيني قال ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال حدثني هشام بن سعد عن أبي حازم عن سهل بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله [illegible] لرسول الله صلى الله عليه وسلم أن يزوج بالقرآن.

قَالَ أبو جعفر فذهب قوم إلى أن [illegible] على سورة من القرآن [illegible] جائز [illegible] على أن يعلمها [illegible] وخالفهم في ذلك آخرون [illegible] منهما إن دخل بها أو مات أو ماتت [illegible] وإن طلقها قبل أن يدخل بها فلها [illegible] وكان من الحجة لهم من أهل المقالة [illegible] في حديث سهل [illegible] لرسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم [illegible] على ما معك من القرآن [illegible] فقد [illegible] من الإسلام.

٦٢ - حَدَّثَنَا ابن أبي داود قال ثنا [illegible] بن عثمان [illegible] قال أخبرنا [illegible] عن [illegible]

آپ نے فرمایا قرآن پاک سے جو کچھ تیرے پاس ہے میں نے اس کے بدلے اس کے ساتھ تیرا نکاح کیا۔

حضرت ابو حازم، حضرت سہل سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ حضرت بعض فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قرآن پاک کے بدلے نکاح کرنا جائز نہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ قرآن پاک کی کسی سورت کے بدلے نکاح جائز ہے [illegible]

[illegible]

أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ تَزَوَّجَ أُمَّ سُلَيْمٍ عَلَى إِسْلَامِهِ وَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَسَّنَهُ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ الْإِسْلَامُ مَهْرًا فِي الْحَقِيقَةِ وَإِنَّمَا مَعْنَى تَزَوَّجَهَا عَلَى إِسْلَامِهِ أَيْ تَزَوَّجَهَا لِإِسْلَامِهِ وَقَدْ زَادَ بَعْضُهُمْ فِي حَدِيثِ أَنَسٍ هٰذَا قَالَ أَنَسٌ وَاللهِ مَا كَانَ لَهَا مَهْرٌ غَيْرُهُ فَمَعْنَى ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللهُ أَعْلَمُ أَيْ مَا أَرَادَتْ مِنْهُ مَهْرًا غَيْرَهُ فَكَذٰلِكَ مَعْنَى حَدِيثِ سَهْلٍ فِي الْمَرْأَةِ الَّتِي ذَكَرْنَا وَمِنَ الْحُجَّةِ لِأَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى أَنْ يُؤْكَلَ بِالْقُرْآنِ وَيُتَعَوَّضَ بِهِ شَيْءٌ مِنْ أُمُورِ الدُّنْيَا۔

۶۳ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ عُبَادَةَ قَالَ كُنْتُ أُعَلِّمُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ الْقُرْآنَ فَأَهْدَى إِلَيَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا عَلَى أَنْ أَقْبَلَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ أَرَدْتَ أَنْ يُطَوِّقَكَ اللهُ بِهَا طَوْقًا مِنَ النَّارِ فَاقْبَلْهَا۔

۶۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ سَلَّامٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے اس کی تحسین فرمائی یہ اسلام حقیقت میں مہر نہیں تھا اور اسلام پر نکاح کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے مسلمان ہونے کی وجہ سے ان سے نکاح کیا بعض محدثین نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں یہ اضافہ کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! ان (حضرت ام سلیم) کے لیے اس کے علاوہ کوئی مہر نہ تھا تو ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے، کہ انہوں (ام سلیم) نے اس کے علاوہ مہر کا ارادہ ہی نہیں کیا تو جس عورت کا ہم نے ذکر کیا اس کے بارے میں حضرت سہل رضی اللہ عنہ کی روایت کا مطلب بھی یہی ہے۔ پہلے قول والوں کے خلاف ان (دوسرے قول والوں) کی دلیل یہ بھی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک کے بدلے کھانے اور اس کے عوض کوئی دنیوی مفاد حاصل کرنے سے منع فرمایا۔

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کچھ اصحاب صُفہ کو قرآن پاک سکھایا کرتا تھا تو ان میں سے ایک شخص نے مجھے ایک قوس (کمان) تحفہ دیا کہ میں اسے اللہ کے راستے میں قبول کروں میں نے یہ بات سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کا طوق ڈالے تو اسے قبول کرلو۔

حضرت عبدالرحمن بن شبل انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن پاک پڑھو لیکن نہ تو اس میں زیادتی کرو، نہ اس سے دور رہو نہ اسے کھانے کا ذریعہ بناؤ اور نہ

marfat.com

يَقُوْلُ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ وَلَا تَغْلُوْا فِيْهِ وَلَا تَجْفُوْا عَنْهُ وَلَا تَاْكُلُوْا بِهٖ وَلَا تَسْتَكْثِرُوْا بِهٖ۔

اس کے ذریعے مال بڑھاؤ۔

۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى قَالَ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ زَيْدٍ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا زَيْدٌ ثُمَّ اجْتَمَعَا جَمِيْعًا فَقَالَا عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ عَنْ اَبِيْ رَاشِدِ الْحِبْرَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ لَا تَغْلُوْا فِيْهِ وَلَا تَاْكُلُوْا بِهٖ فَحَظَرَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَعَوَّضُوْا بِالْقُرْاٰنِ شَيْئًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا۔

حضرت ابن خزیمہ اپنی روایت میں حضرت زید سے روایت کرتے ہیں اور حضرت ابن ابو داؤد فرماتے ہیں ہم سے حضرت زید نے بیان کیا پھر وہ دونوں بواسطہ ابوراشد حبرانی، حضرت عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے قرآن پاک پڑھو لیکن نہ تو اس میں زیادتی کرو اور نہ اسے کھانے کا ذریعہ بناؤ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس بات سے منع فرما دیا کہ وہ قرآن پاک کے بدلے دنیا کی کوئی چیز حاصل کریں۔

فَعَارَضَ ذٰلِكَ مَا حَمَلَ عَلَيْهِ الْمُخَالِفُ مَعْنَى الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ لَوْ ثَبَتَ اَنَّ مَعْنَاهُ كَذٰلِكَ وَلَمْ يَثْبُتْ ذٰلِكَ اِذْ كَانَ يَحْتَمِلُ تَاْوِيْلُهٗ مَا وَصَفْنَا وَقَدْ يَحْتَمِلُ اَيْضًا مَعْنًى اٰخَرَ وَهُوَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَبَاحَ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِلْكَ الْبُضْعِ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَلَمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ غَيْرِهٖ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ كَانَ مِمَّا خَصَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ اَنْ يُّمَلِّكَ غَيْرَهٗ مَا كَانَ لَهٗ تَمْلِيْكُهٗ بِغَيْرِ صَدَاقٍ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ خَاصًّا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

پس یہ حدیث اس بات کے خلاف ہے جس پر مخالف نے پہلی حدیث کو محمول کیا اگر وہ معنیٰ ثابت ہو جاتے لیکن وہ ثابت نہیں کیونکہ اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو ہم نے بیان کی اور دوسرے معنیٰ کا احتمال بھی ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ملک بضع کو مہر کے بغیر جائز قرار دیا اور آپ کے علاوہ کسی کے لیے ایسا نہیں کیا ارشاد خداوندی ہے "اگر کوئی عورت اپنا نفس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کرے اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نکاح کا ارادہ کریں تو یہ حکم خاص آپ کیلئے ہے عام مومنوں کے لیے نہیں ہے"۔ لہٰذا اس بات کا احتمال ہے کہ اس کا تعلق اس چیز سے ہو جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ خاص کیا لیکن کوئی دوسرا شخص مہر کے بغیر مالک نہیں ہو سکتا تو یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ اللَّيْثُ.
وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ اَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ فَقَامَ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ اِنْ لَّمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيْهَا فَكَانَ هٰذَا مَا ذُكِرَ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ وَلَمْ يُذْكَرْ فِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَهَا فِيْ نَفْسِهَا وَلَا اَنَّهَا قَالَتْ لَهُ زَوِّجْنِيْ مِنْهُ فَدَلَّ ذٰلِكَ اِذْ كَانَ تَزْوِيْجُهُ اِيَّاهَا مِنْهُ لَا بِقَوْلٍ تَأْتِيْ بِهِ بَعْدَ قَوْلِهَا قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ وَاِنَّمَا هُوَ بِقَوْلِهَا الْاَوَّلِ وَلَمْ تَكُ قَالَتْ لَهُ قَدْ جَعَلْتُ لَكَ اَنْ تَهَبَنِيْ لِمَنْ شِئْتَ بِالْهِبَةِ الَّتِيْ لَا تُوْجِبُ مَهْرًا جَازَ النِّكَاحُ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْهِبَةَ خَالِصَةٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا ذَكَرْنَا مِنْ اِخْلَاصِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِيَّاهُ بِهَا دُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرَ اَنَّ قَوْمًا قَالُوْا خَالِصَةً لَّكَ اَيْ بِلَا مَهْرٍ وَجَعَلُوا الْهِبَةَ نِكَاحًا لِغَيْرِهٖ يُوْجِبُ الْمَهْرَ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ خَالِصَةً لَّكَ اَيْ اَنَّ الْهِبَةَ تَكُوْنُ لَكَ نِكَاحًا وَلَا تَكُوْنُ نِكَاحًا لِغَيْرِكَ.

فَلَمَّا كَانَتِ الْمَرْاَةُ الْمَذْكُوْرُ اَمْرُهَا فِيْ حَدِيْثِ سَهْلٍ مَنْكُوْحَةً بِهِبَتِهَا نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا ثَبَتَ اَنَّ ذٰلِكَ النِّكَاحَ خَاصٌّ كَمَا قَالَ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى ذٰلِكَ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ مَعَ مَا ذَكَرْنَا فِي الْحَدِيْثِ سُؤَالٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَهَا اَنْ يُزَوِّجَهَا مِنْهُ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ يُنْقَلْ

کے ساتھ خاص ہوگا جیسا کہ حضرت لیث نے فرمایا۔

اور اس بات پر دلالت کرنے والی باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے اپنا نفس آپ کو ہبہ کر دیا تو وہ شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں تو اس کے ساتھ میرا نکاح کر دیں اس حدیث میں یہ بات مذکور ہے اور یہ بات مذکور نہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے اس کے نفس کے بارے میں مشورہ کیا اور نہ یہ کہ اس نے خود عرض کیا کہ اس سے میرا نکاح کر دیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جب آپ نے اس عورت کا اس شخص سے نکاح کیا تو اس کی پہلی بات یعنی میں نے اپنے نفس کو آپ کے لیے ہبہ کیا کی بنیاد پر کیا اس کے بعد اس نے کوئی نئی بات نہیں کہی کہ میں نے آپ کو اختیار دیا آپ جس کے لیے چاہیں مجھے مہر کے بغیر ہبہ کر دیں تو اس سے وہ نکاح جائز ہو گیا۔ اور اس بات پر اتفاق ہے کہ ہبہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے ساتھ خاص کیا کسی دوسرے مومن کے لیے نہیں ہے البتہ بعض حضرات نے فرمایا کہ "آپ کے لیے خالص ہے" کا مطلب یہ ہے کہ مہر کے بغیر ہے اور دوسروں کے لیے ہبہ کو نکاح قرار دیا جس سے مہر واجب ہوگا اور کچھ دیگر حضرات نے "خالص آپ کے لیے ہے" کا معنی یہ کیا ہے کہ ہبہ آپ کے لیے نکاح ہے اور دوسروں کے لیے نکاح نہیں۔

پس جب وہ عورت جس کا حضرت سہل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر ہے حضور علیہ السلام کی خدمت میں اپنے نفس کو ھبہ کرنے سے منکوحہ ہو گئی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تو ثابت ہوا کہ یہ نکاح خاص ہے جیسا کہ اس بات کے قائلین نے فرمایا اگر کوئی شخص کہے کہ ہماری اس مذکورہ گفتگو کے باوجود ہو سکتا ہے اس شخص نے حضور علیہ السلام سے سوال کیا ہو کہ آپ اس عورت کا اس سے نکاح کر دیں اگرچہ یہ بات اس حدیث میں منقول ہو کر ہم تک نہیں پہنچی۔ تو اس

marfat.com

إِلَيْنَا فِي ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ قِيْلَ لَهُ وَكَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا غَيْرَ السُّوْرَةِ وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ يُنْقَلْ إِلَيْنَا فِي الْحَدِيْثِ فَإِنْ حَمَلْتَ الْحَدِيْثَ عَلٰى ظَاهِرِهٖ عَلٰى مَا تَذْهَبُ إِلَيْهِ أَنْتَ لَزِمَكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ أَنَّ ذٰلِكَ النِّكَاحَ كَانَ بِالْهِبَةِ الَّتِيْ وَصَفْنَا وَإِنْ حَمَلْتَ ذٰلِكَ عَلَى التَّاوِيْلِ عَلٰى مَا وَصَفْتَ فَلِغَيْرِكَ أَنْ يَحْمِلَهُ أَيْضًا مِنَ التَّاوِيْلِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا ثُمَّ لَا تَكُوْنُ أَنْتَ بِتَاوِيْلِكَ أَوْلٰى مِنْهُ بِتَاوِيْلِهٖ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ

شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ اس بات کا بھی احتمال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے سورت کے علاوہ مہر مقرر کیا ہو اگرچہ یہ بات حدیث میں منقول ہو کر ہم تک نہیں پہنچی اور اگر تم اس حدیث کو ظاہر پر محمول کرو جیسا کہ تمہارا مذہب ہے تو تم پر وہ بات لازم آئے گی جس کا ہم نے ذکر کیا کہ یہ نکاح ہبہ کی صورت میں تھا جسے ہم نے بیان کیا اور اگر تم اسے اس تاویل پر محمول کرو جو تم نے بیان کی تو تمہارا غیر اس تاویل پر محمول کر سکتا ہے جو ہم نے بیان کی ہے پھر اس کی تاویل کے مقابلے میں تمہاری بیان کردہ تاویل اولیٰ نہ ہو گی۔ معانی روایات کی تصحیح کے طور پر اس باب کا یہ (مندرجہ بالا) بیان ہے۔

وَأَمَّا وَجْهُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ

فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا النِّكَاحَ إِذَا وَقَعَ عَلٰى مَهْرٍ مَجْهُوْلٍ لَمْ يَثْبُتِ الْمَهْرُ وَرُدَّ حُكْمُ الْمَرْأَةِ إِلٰى حُكْمِ مَنْ لَمْ يُسَمِّ لَهَا مَهْرًا فَاحْتِيْجَ إِلٰى أَنْ يَكُوْنَ الْمَهْرُ مَعْلُوْمًا كَمَا تَكُوْنُ الْأَثْمَانُ فِي الْبِيَاعَاتِ مَعْلُوْمَةً وَكَمَا تَكُوْنُ الْأُجْرَةُ فِي الْإِجَارَاتِ مَعْلُوْمَةً وَكَانَ الْأَصْلُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ أَنَّ رَجُلًا لَوِ اسْتَاجَرَ رَجُلًا عَلٰى أَنْ يُعَلِّمَهٗ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْاٰنِ سَمَّاهَا بِدَرَاهِمَ لَا يَجُوْزُ وَكَذٰلِكَ لَوِ اسْتَاجَرَهٗ عَلٰى أَنْ يُعَلِّمَهٗ شِعْرًا بِعَيْنِهٖ بِدَرَاهِمَ كَانَ ذٰلِكَ غَيْرَ جَائِزٍ أَيْضًا لِأَنَّ الْإِجَارَاتِ لَا تَجُوْزُ إِلَّا عَلٰى أَحَدِ مَعْنَيَيْنِ إِمَّا عَلٰى عَمَلٍ بِعَيْنِهٖ مِثْلُ غَسْلِ ثَوْبٍ بِعَيْنِهٖ أَوْ عَلٰى خِيَاطَتِهٖ أَوْ عَلٰى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ لَا بُدَّ فِيْهَا مِنْ أَنْ يَكُوْنَ الْوَقْتُ مَعْلُوْمًا أَوْ

اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یوں ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جب نکاح مہر مجہول کے ساتھ واقع ہو تو مہر ثابت نہیں ہوتا اور اس عورت کا حکم اس کے حکم کی طرف لوٹایا جاتا ہے جس کے لیے مہر مقرر نہیں ہوتا لہٰذا ضروری ہے کہ مہر معلوم ہو جیسے خرید و فروخت میں قیمت معلوم ہوتی ہے اور جیسے اجارات میں اجرت معلوم ہوتی ہے اور متفق علیہ ضابطہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کے ساتھ یوں اجارہ کرے کہ وہ اسے چند مقررہ درہموں کے بدلے قرآن پاک سکھا دے تو یہ جائز نہیں اور اسی طرح اگر چند مقررہ درہموں کے بدلے شعر سکھانے کا اجارہ کرے تو یہ بھی جائز نہیں کیونکہ اجارے دو صورتوں میں سے ایک کے ساتھ جائز ہوتے ہیں یا تو کام مقرر (وقت) ہو جیسے چند متعین کپڑے دھونا یا انکی سلائی کرنا یا معلوم وقت کے لیے ہو یعنی وقت کا معلوم ہونا ضروری ہے یا کام معلوم ہو اور جب وہ سورت قرآن سکھانے پر اجارہ کرے گا تو یہ معلوم وقت کے لیے نہیں یہ اجارہ تو محض اس (سورت) کے سکھانے کے لیے ہے اور انسان کبھی کم تعلیم حاصل

الْعَمَلُ مَعْلُومًا وَكَانَ إِذَا اسْتَأْجَرَهُ عَلَى تَعْلِيمِهِ سُوْرَةً فَتِلْكَ إِجَارَةٌ لَا عَلَى وَقْتٍ مَعْلُومٍ وَلَا عَمَلٍ مَعْلُومٍ إِنَّمَا اسْتَأْجَرَهُ عَلَى أَنْ يُعَلِّمَهُ ذٰلِكَ وَقَدْ يَتَعَلَّمُ بِقَلِيْلِ التَّعْلِيْمِ وَبِكَثِيْرِهِ وَفِي قَلِيْلِ الْأَوْقَاتِ وَكَثِيْرِهَا وَكَذٰلِكَ لَوْ بَاعَهُ دَارَهُ عَلَى أَنْ يُعَلِّمَهُ سُوْرَةً مِّنَ الْقُرْآنِ لَمْ يَجُزْ ذٰلِكَ لِلْمَعَانِي الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِي الْإِجَارَاتِ

فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فِي الْإِجَارَاتِ وَالْبِيَاعَاتِ وَقَدْ وَصَفْنَا أَنَّ الْمَهْرَ لَا يَجُوْزُ عَلَى أَمْوَالٍ وَلَا عَلَى مَنَافِعَ إِلَّا عَلَى مَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ الْبَيْعُ وَالْإِجَارَةُ وَغَيْرُ ذٰلِكَ وَكَانَ التَّعْلِيْمُ لَا تُمَلَّكُ بِهِ الْمَنَافِعُ وَلَا أَعْيَانُ الْأَمْوَالِ ثَبَتَ بِالنَّظَرِ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ لَا يُمَلَّكَ بِهِ الْأَبْضَاعُ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ

بَابُ ۱۷۵ الرَّجُلُ تَعْتِقُ أَمَتَهُ عَلَى أَنَّ عِتْقَهَا صَدَاقُهَا

۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا أَبَانُ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَعْتَقَ أَمَتَهُ عَلَى أَنَّ عِتْقَهَا صَدَاقُهَا جَازَ ذٰلِكَ فَإِنْ تَزَوَّجَهَا فَلَا مَهْرَ لَهَا غَيْرُ الْعَتَاقِ وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا

کرتا ہے اور کبھی زیادہ اسی طرح کبھی تھوڑے وقت میں سیکھ لیتا ہے اور کبھی زیادہ وقت میں۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اپنا مکان بیچ کر وہ (خریدنے والا) اسے قرآن پاک کی ایک سورت سکھا دے تو ان شرائط کی بنیاد پر جو ہم نے اجاروں کے سلسلے میں ذکر کی ہیں، یہ اجارہ بھی جائز نہیں۔

توجب یہ (عقد نکاح) اجاروں اور سودے کی طرح ہے اور ہم نے بیان کیا کہ مہر، صرف اسی مال یا منافع کی صورت میں جائز ہے جو خرید و فروخت اور اجارے کی صورت میں جائز ہوتا ہے اور تعلیم کے ذریعے نہ تو منافع کی ملکیت حاصل ہوتی ہے اور نہ ہی کسی چیز کی تو اس پر قیاس کرنے سے ثابت ہوا کہ اس (تعلیم قرآن) سے بضع (عورت کی شرمگاہ) کی ملکیت بھی ثابت نہیں ہوتی، یہی قیاس ہے اور یہی حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

مہر کے بدلے میں لونڈی کو آزاد کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور اس آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔ حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص اپنی لونڈی کو اس شرط پر آزاد کرے کہ اس کی آزادی ہی اس کا مہر ہوگی تو یہ جائز ہے پھر اگر وہ اس سے نکاح کرے تو اس آزادی کے علاوہ مہر نہیں ہوگا اس بات کے قائلین میں حضرت سفیان ثوری اور حضرت امام ابو یوسف رحمہما اللہ بھی شامل ہیں۔

marfat.com

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ لِاَحَدٍ غَيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يَّفْعَلَ هٰذَا فَيَتِمَّ لَهُ النِّكَاحُ بِغَيْرِ صِدَاقٍ سِوَى الْعِتَاقِ وَاِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَاصًّا لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ لَهٗ اَنْ يَّتَزَوَّجَ بِغَيْرِ صِدَاقٍ وَلَمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرِهٖ قَالَ عَزَّوَجَلَّ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا اَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ اَنْ يَّتَزَوَّجَ بِغَيْرِ صِدَاقٍ كَانَ لَهٗ اَنْ يَّتَزَوَّجَ عَلَى الْعِتَاقِ الَّذِيْ لَيْسَ بِصِدَاقٍ وَمَنْ لَّمْ يُبِحِ اللّٰهُ لَهٗ اَنْ يَّتَزَوَّجَ عَلٰى غَيْرِ صِدَاقٍ لَمْ يَكُنْ لَهٗ اَنْ يَّتَزَوَّجَ عَلَى الْعِتَاقِ الَّذِيْ لَيْسَ بِصِدَاقٍ وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَزُفَرُ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ۔

۶۷۔ وَمِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ رَوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ فَعَلَ فِيْ جُوَيْرِيَّةَ ذٰلِكَ مِثْلَ مَا رَوٰى عَنْهُ اَنَسٌ اَنَّهٗ فَعَلَهٗ فِيْ صَفِيَّةَ **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ نَافِعٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ جُوَيْرِيَّةَ فِيْ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَاَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صِدَاقَهَا اَخْبَرَنِيْ بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْجَيْشِ فَقَدْ رَوٰى هٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ

لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں تو (اس صورت میں) اس کا نکاح مہر کے بغیر مکمل ہو جائے گا اور آزادی مہر نہیں ہو گی یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے مہر کے بغیر بھی نکاح کرنا جائز قرار دیا اور آپ کے علاوہ کسی مومن کے لیے اسے جائز قرار نہیں دیا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ” اگر کوئی مومن عورت اپنے نفس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کر دے اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نکاح کا ارادہ کریں تو یہ آپ کیلئے خاص ہے عام مومنوں کیلئے نہیں ہے تو جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ وہ مہر کے بغیر نکاح کریں تو آپ کیلئے یہ بھی جائز ہے کہ آزادی کے سبب نکاح کریں جو مہر نہیں ہے اور جس شخص کیلئے اللہ تعالیٰ نے مہر کے بغیر نکاح جائز قرار نہیں دیا تو اس کے لیے آزادی کے بدلے نکاح کرنا جائز نہیں کیونکہ وہ مہر نہیں ہے اس قول کے قائلین میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور امام زفر امام محمد رحہم اللہ بھی شامل ہیں۔

ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے سلسلے میں وہی عمل کیا جو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں آپ کا فعل حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عون سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت نافع نے مجھے لکھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جویریہ کو غزوہ بنو مصطلق میں حاصل کیا تو آپ نے انہیں آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا اور ان کی آزادی کو ہی ان کا مہر قرار دیا فرماتے ہیں مجھے یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتائی اور وہ اس لشکر میں تھے تو یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جیسا کہ ہم نے

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا ذَکَرْنَا ثُمَّ قَالَ ھُوَ مِنْ بَعْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ مِثْلِ ھٰذَا اَنَّہٗ یُجَدِّدُ لَھَا صِدَاقًا۔

۶۸ - حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ ذٰلِکَ فَھٰذَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَدْ ذَھَبَ اِلٰی اَنَّ الْحُکْمَ فِیْ ذٰلِکَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَلٰی غَیْرِ مَا کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَیَحْتَمِلُ اَنْ یَکُوْنَ ذٰلِکَ سَمَاعًا سَمِعَہٗ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَکُوْنَ دَلَّہٗ عَلٰی ذٰلِکَ الْمَعْنَی الَّذِیْ اِسْتَدَلَّ لَنَا بِہٖ نَحْنُ عَلٰی خُصُوْصِیَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِکَ بِمَا وَصَفْنَا دُوْنَ النَّاسِ۔

ثُمَّ نَظَرْنَا فِیْ عِتَاقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جُوَیْرِیَۃَ الَّتِیْ تَزَوَّجَھَا عَلَیْہِ وَجَعَلَہٗ صِدَاقَھَا کَیْفَ کَانَ فَاِذَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ زَکَرِیَّا ھُوَ ابْنُ اَبِیْ زَائِدَۃَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ ثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ ابْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا اَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَبَایَا بَنِی الْمُصْطَلِقِ وَقَعَتْ جُوَیْرِیَۃُ بِنْتُ الْحَارِثِ فِیْ سَھْمٍ لِثَابِتِ ابْنِ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ اَوْ لِابْنِ عَمٍّ لَہٗ فَکَاتَبَتْ عَلٰی نَفْسِھَا قَالَتْ وَکَانَتْ امْرَاَۃً حُلْوَۃً

ذکر کیا۔ پھر انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسی قسم کے معاملے میں فرمایا کہ اسے مہر جدید دیا جائے (یعنی آزادی مہر نہیں بن سکتی)

حضرت عبید اللہ، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی قسم روایت کرتے ہیں۔ تو یہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جو اس بات کی طرف گئے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ حکم نہیں ہوگا جو آپ کے لیے تھا پس اس میں احتمال ہے کہ آپ نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس بات پر اس معنی سے راہنمائی حاصل ہوتی ہو جس سے ہم نے استدلال کیا کہ یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے دوسرے لوگوں کے لیے یہ حکم نہیں۔

پھر ہم نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت جویریہ کو آزاد کرنا جسے آپ نے مہر قرار دے کر ان سے نکاح کیا، کیسا تھا تو حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں جب بنو مصطلق کے قیدی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ لگے تو حضرت جویریہ بنت حارث، ثابت بن قیس بن شماس یا ان کے بھتیجے کے حصے میں آئیں انہوں نے اپنے لیے کتابت کرلی (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں وہ نہایت شیریں کلام خاتون تھیں اور انہیں جو بھی دیکھتا وہ ان کی گرفت میں آجاتا (متاثر ہوجاتا) وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اپنی کتابت پر مدد مانگنے لگیں پس اللہ کی قسم! میں نے ان کو دروازے پر کھڑے دیکھا تو میں انہیں ناپسند کیا اور مجھے معلوم ہوگیا کہ عنقریب آپ

marfat.com

لا يكاد يراها احد الا اخذت بنفسه فاتت رسول الله صلى الله عليه وسلم تستعينه في كتابتها فوالله ما هو الا ان رأيتها على باب الحجرة فكرهتها وعرفت انه سيرى منها مثل ما رأيت فقالت يا رسول الله انا جويرية بنت الحارث بن ابي ضرار سيد قومه وقد اصابني من الامر ما لم يخف فوقعت في سهم ثابت بن قيس بن شماس او لابن عم له فكاتبته فجئت رسول الله استعينه على كتابتي قال فهل لك في خير من ذلك قالت وما هو يا رسول الله قال اقضي عنك كتابتك واتزوجك قالت نعم قال فقد فعلت وخرج الخبر الى الناس ان رسول الله صلى الله عليه وعلى اله وسلم تزوج جويرية بنت الحارث فقالوا اصهار رسول الله صلى الله عليه وسلم فارسلوا ما في ايديهم قالت فلقد اعتق بتزويجه اياها مائة اهل بيت من بني المصطلق فلا نعلم امرأة كانت اعظم بركة على على قومها منها۔

فبينت عائشة رضي الله تعالى عنها العتاق الذي ذكره عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما ان النبي صلى الله عليه و اله وسلم تزوجها عليه وجعله مهرها كيف هو وانه انما هو اداؤه عنها مكاتبتها الى الذي كان كاتبها لتعتق بذلك الاداء ثم كان ذلك العتاق الذي وجب باداء رسول الله صلى الله عليه وسلم المكاتبة الى الذي كان كاتبها مهرا لها

اس سے وہ کچھ دیکھیں گے جو میں نے دیکھا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں قوم کے سردار حارث بن ابوضرار کی بیٹی جویریہ ہوں اور میں ایسی مصیبت میں پھنسی ہوں جو پوشیدہ نہیں میں ثابت بن قیس بن شماس یا ان کے بھتیجے کے حصہ میں دی گئی ہوں میں نے ان سے کتابت کر لی ہے تو میں اپنی کتابت پر مدد حاصل کرنے کے لیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ آپ نے فرمایا کیا تمہیں اس سے بہتر میں رغبت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا میں تیری کتابت کی رقم ادا کر کے تجھ سے شادی کر لوں انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا "میں نے ایسا کیا" جب لوگوں کو خبر پہنچی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا ہے تو انہوں نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سسرالی قرابت قائم ہو گئی چنانچہ انہوں نے اپنے قیدی چھوڑ دیئے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ کے ان کے ساتھ نکاح کرنے کی وجہ سے بنو مصطلق کے ایک سو گھر والے آزاد ہو گئے پس ہم ان (حضرت جویریہ) سے بڑھ کر کسی عورت کو اپنی قوم کے لیے باعث برکت نہیں جانتے۔

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس آزادی کو واضح طور پر بیان کیا جس کا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا نے ذکر کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بدلے نکاح کیا اور اسے مہر قرار دیا کہ اس کی کیا صورت تھی وہ آپ کی طرف سے بدل کتابت کا اس شخص کو ادا کرنا تھا جس نے ان سے کتابت کی تھی تاکہ اس ادائیگی کے بدلے وہ آزاد ہو جائیں پھر یہ آزادی جو سرکار دو عالم صلی اللہ وسلم کی طرف سے بدل کتابت ادا کرنے کی وجہ سے

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَيْسَ هٰذَا لِاَحَدٍ غَيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَدْفَعَ عَنْ مُكَاتَبَةٍ مُكَاتَبَتَهَا اِلٰى مَوْلَاهَا عَلٰى اَنْ تُعْتِقَ بِاَدَائِهٖ ذٰلِكَ عَنْهَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ الْعِتَاقُ مَهْرًا لَهَا مِنْ قِبَلِ الَّذِيْ اَدّٰى عَنْهَا مُكَاتَبَتَهَا وَ تَكُوْنَ بِذٰلِكَ زَوْجَةً لَهٗ۔

فَلَمَّا كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَجْعَلَ هٰذَا مَهْرًا عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ خَاصٌّ لَهٗ دُوْنَ اُمَّتِهٖ كَانَ لَهٗ اَنْ يَجْعَلَ الْعِتَاقَ الَّذِيْ تَوَلَّاهُ هُوَ اَيْضًا مَهْرًا لِمَنْ اَعْتَقَهٗ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ خَاصٌّ لَهٗ دُوْنَ اُمَّتِهٖ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ وَاَمَّا وَجْهُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّ اَبَا يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ النَّظَرُ عِنْدِيْ فِيْ هٰذَا اَنْ يَكُوْنَ الْعِتَاقُ مَهْرًا لِلْمُعْتَقَةِ عَلَيْهِ لَيْسَ لَهَا مَعَهٗ غَيْرُهٗ وَذٰلِكَ لِاَنَّا رَاَيْنَاهَا اِذَا وَقَعَ الْعِتَاقُ عَلٰى اَنْ تَزَوَّجَهٗ نَفْسَهَا ثُمَّ اَبَتِ التَّزْوِيْجَ اَنَّ عَلَيْهَا اَنْ تَسْعٰى فِيْ قِيْمَتِهَا قَالَ فَمَا كَانَ يَجِبُ عَلَيْهَا اَنْ تَسْعٰى فِيْهِ اِذَا اَبَتِ التَّزْوِيْجَ يَكُوْنُ مَهْرًا لَهَا اِذَا اَجَابَتْ اِلَى التَّزْوِيْجِ قَالَ وَاِنْ طَلَّقَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ كَانَ عَلَيْهَا اَنْ تَسْعٰى فِيْ نِصْفِ قِيْمَتِهَا وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا اَيْضًا عَنِ الْحَسَنِ۔

۶۹۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ فِيْ رَجُلٍ اَعْتَقَ اَمَتَهٗ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صِدَاقَهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ عَلَيْهَا اَنْ تَسْعٰى فِيْ نِصْفِ قِيْمَتِهَا

ہوئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مہر قرار پائی جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کو اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ کسی مکاتب کا بدل کتابت مکاتب کو ادا کرے کہ وہ اسے آزاد کر دے اور یہ آزادی، بدل کتابت ادا کرنے والے کی طرف سے مہر قرار پائے اور وہ اس کی بیوی بن جائے۔

تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اسے مہر قرار دینا آپ کی خصوصیت سے ہے امت کے لیے جائز نہیں تو جس آزادی کی آپ کو ولایت حاصل ہوئی اسے مہر قرار دینا ہی آپ کے ساتھ خاص تھا امت کے لیے نہیں۔ روایات کے طریقے پر اس بات کا بیان ہے غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یوں ہے کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سلسلے میں میرے نزدیک قیاس یہ ہے کہ جس عورت کو اس شرط پر آزاد کیا گیا اس کی آزادی ہی مہر ہو اس کے ساتھ کچھ اور نہ ہو ہم دیکھتے ہیں کہ جب آزادی اس شرط پر واقع ہو کہ وہ (عورت) اس (آزاد کرنے والے) سے نکاح کرے گی پھر وہ نکاح سے انکار کر دے تو اس پر لازم ہے کہ اپنی قیمت (کی ادائیگی) کے لیے محنت مشقت کرے وہ فرماتے ہیں کہ نکاح سے انکار کی صورت میں جس چیز کے لیے اس پر محنت مشقت واجب ہوئی ہے یہی چیز اس کے لیے مہر قرار پائی اگر وہ نکاح سے انکار نہ کرتی وہ فرماتے ہیں اگر وہ اسے اس کے بعد جماع سے پہلے طلاق دے تو اس پر نصف قیمت کے لیے مال کمانا ضروری ہوگا۔ یہ بات حضرت حسن رحمہ اللہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت اشعث، حضرت حسن سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے اپنی لونڈی کو آزاد کیا اور اس کی آزادی کو اس کا مہر قرار دیا پھر جماع سے پہلے اسے طلاق دے دی تو اس عورت پر لازم ہے کہ نصف قیمت (کی ادائیگی) کے لیے محنت مشقت کرے اس سلسلے میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ

marfat.com

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ فِي هٰذَا عَلَى أَبِي يُوسُفَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ أَنَّ مَا ذَكَرَهُ مِنْ وُجُوبِ السِّعَايَةِ عَلَيْهَا إِذَا أَبَتْ فِي قِيمَتِهَا قَدْ قَالَ هُوَ أَبُو حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللهِ فَمَا لَزِمَهُمَا مِنْ ذٰلِكَ فِي قَوْلِهِمَا إِذَا أَجَابَتْ إِلَى التَّزْوِيجِ فَهُوَ لَازِمٌ لَهُمَا

وَأَمَّا زُفَرُ فَكَانَ يَقُولُ لَا سِعَايَةَ عَلَيْهَا إِذَا أَبَتْ لِأَنَّهُ وَإِنْ كَانَ شَرَطَ عَلَيْهَا النِّكَاحَ فِي أَصْلِ الْعِتَاقِ فَإِنَّمَا شَرَطَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا بِبَدَلٍ شَرَطَهُ لَهَا عَلَى نَفْسِهِ هُوَ الصَّدَاقُ الَّذِي يَجِبُ لَهَا فِي قَوْلِهِ إِذَا أَجَابَتْ فَكَانَ الْعِتَاقُ وَاقِعًا عَلَيْهَا لَا بِبَدَلٍ وَالنِّكَاحُ الْمَشْرُوطُ عَلَيْهَا لَهُ بَدَلٌ غَيْرُ الْعِتَاقِ فَصَارَ ذٰلِكَ كَرَجُلٍ أَعْتَقَ عَبْدَهُ عَلَى أَنْ يَخْدِمَهُ سَنَةً بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَقَبِلَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ ثُمَّ أَبَى أَنْ يَخْدِمَهُ فَلَا شَيْءَ لَهُ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ لَوْ خَدَمَهُ لَكَانَ يَسْتَحِقُّ عَلَيْهِ بِاسْتِخْدَامِهِ إِيَّاهُ أَجْرًا بَدَلًا مِنَ الْخِدْمَةِ فَكَذٰلِكَ إِذَا كَانَ مِنْ قَوْلِ زُفَرَ فِي الْأَمَةِ الْمُعْتَقَةِ عَلَى التَّزْوِيجِ أَنَّهَا إِذَا أَجَابَتْ إِلَى التَّزْوِيجِ وَجَبَ لَهَا مَهْرٌ بَدَلٌ مِنْ بُضْعِهَا فَإِذَا أَبَتْ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهَا بَدَلٌ مِنْ رَقَبَتِهَا لِأَنَّ رَقَبَتَهَا عُتِقَتْ لَا بِبَدَلٍ وَاشْتُرِطَ عَلَيْهَا نِكَاحٌ بِبَدَلٍ وَلَا يَثْبُتُ الْبَدَلُ مِنَ النِّكَاحِ إِلَّا بِثُبُوتِ النِّكَاحِ كَمَا لَا يَثْبُتُ الْبَدَلُ عَلَى الْخِدْمَةِ إِلَّا بِثُبُوتِ الْخِدْمَةِ فَلَيْسَ بُطْلَانُهُمَا وَلَا بُطْلَانُ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِمُوجِبٍ فِي الْعِتَاقِ الَّذِي وَقَعَ عَلَى غَيْرِ شَيْءٍ

اللہ علیہ کے خلاف حجت یہ ہے کہ انہوں نے جو ذکر فرمایا کہ عورت جب نکاح سے انکار کر دے تو اپنی قیمت کی ادائیگی کے لیے محنت کرے تو یہی بات حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ نے بھی فرمائی تو نکاح کو قبول کرنے کی صورت میں جو کچھ حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ پر لازم ہوتا ہے وہی ان (امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ) پر بھی لازم ہوگا۔

لیکن حضرت امام زفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب وہ انکار کرے تو اس پر سعی (محنت مشقت) واجب نہیں کیونکہ اگرچہ آزادی کے سلسلے میں اس پر نکاح کی شرط رکھی گئی ہے لیکن یہ اس شرط کے بدلے میں ہے جو اس عورت کی طرف سے مرد پر لازم آتی ہے یعنی وہ مہر جو قبولیت نکاح کی صورت میں عورت کے لیے (مرد پر) واجب ہوتا ہے تو گویا عورت کو آزادی کسی عوض کے بغیر حاصل ہو گئی۔ اور مرد نے جس نکاح کی شرط رکھی ہے اس کے لیے آزادی کے علاوہ بدل ہے۔ اور یہ اس شخص کی طرح ہو گیا جس نے اپنے غلام کو اس شرط پر آزاد کیا کہ وہ ایک ہزار درہم کے بدلے ایک سال آپ اس کی خدمت کرے غلام نے اسے قبول کر لیا پھر خدمت کرنے سے انکار کر دیا تو اس کے لیے مالک کے ذمہ کچھ نہ ہوگا کیونکہ اگر وہ اس کی خدمت کرتا ہے تو اس کے بدلے میں اجرت کا مستحق ہوتا جو خدمت کا بدل قرار پاتا تو نکاح کی شرط پر آزاد کی گئی لونڈی کے بارے میں حضرت امام زفر رحمہ اللہ کا قول بھی اسی طرح ہے کہ جب وہ عورت نکاح کو قبول کرے تو اس کی بضع کے بدلے میں مہر واجب ہوگا اور اگر انکار کرے تو آزادی کی وجہ سے اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا کیونکہ اسے کسی عوض کے بغیر آزاد کیا گیا اور نکاح کی شرط بدل کے ساتھ رکھی گئی اور نکاح کا بدل تب ثابت ہوگا جب نکاح ثابت ہوگا جس طرح خدمت کا بدل، خدمت کی صورت میں ثابت ہوتا ہے تو ان دونوں (ثبوت نکاح وثبوت خدمت) کا بطلان یا ایک کا بطلان آزادی کے سلسلے میں کسی چیز کو واجب نہیں کرتا کیونکہ وہ بدل سے واقع ہوتی ہے۔ اس باب میں قیاس اسی طرح ہے جس طرح امام زفر رحمہ اللہ نے فرمایا

بَدَلًا فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ كَمَا قَالَ زُفَرُ كَمَا قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

وَقَدْ كَانَ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ يَذْهَبُ فِيْ تَزْوِيْجِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ عَلٰى عِتْقِهَا اِلٰى مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَزُفَرُ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَيْضًا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَعْتَقَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ اُمَّ وَلَدٍ لَهٗ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَيُّوْبَ فَقَالَ لَوْ كَانَ اَبَتْ عِتْقَهَا فَقُلْتُ اَلَيْسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا فَقَالَ لَوْ اَنَّ امْرَاَةً وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ذٰلِكَ لَهٗ فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ هِشَامًا فَاَبَتْ عِتْقَهَا وَتَزَوَّجَهَا وَاَصْدَقَهَا اَرْبَعَ مِائَةٍ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ قَدْ رَاَيْتُ الرَّجُلَ يُعْتِقُ اَمَتَهٗ عَلٰى مَالٍ وَتَقْبَلُ ذٰلِكَ مِنْهُ فَتَكُوْنُ حُرَّةً وَيَجِبُ لَهٗ عَلَيْهَا ذٰلِكَ الْمَالُ فَمَا تُنْكِرُ اَنْ يَكُوْنَ اِذَا اَعْتَقَهَا عَلٰى اَنَّ عِتْقَهَا صَدَاقُهَا فَقَبِلَتْ ذٰلِكَ مِنْهُ اَنْ تَكُوْنَ حُرَّةً وَيَجِبُ لَهٗ ذٰلِكَ الْمَالُ عَلَيْهَا قِيْلَ لَهٗ اِذَا اَعْتَقَهَا عَلٰى مَالٍ فَقَبِلَتْ ذٰلِكَ مِنْهُ وَجَبَ لَهَا عَلَيْهِ الْعِتَاقُ وَوَجَبَ لَهٗ عَلَيْهَا الْمَالُ فَوَجَبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِذٰلِكَ الْعَقْدِ الَّذِيْ تَعَاقَدَا بَيْنَهُمَا شَيْءٌ اَوْجَبَهٗ لَهٗ ذٰلِكَ الْعَقْدُ لَمْ يَكُنْ مَالِكًا لَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ وَاِذَا اَعْتَقَهَا عَلٰى اَنَّ عِتْقَهَا صَدَاقُهَا فَقَدْ مَلَّكَهَا

اس طرح نہیں جس طرح حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ نے فرمایا۔

حضرت ایوب سختیانی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے سلسلے میں امام ابوحنیفہ، امام زفر اور امام محمد رحمہم اللہ کا موقف اختیار کیا ہے حضرت حماد فرماتے ہیں حضرت ہشام بن حسان نے اپنی ام ولد کو آزاد کیا اور اس کی آزادی کو مہر قرار دیا (فرماتے ہیں) میں نے یہ بات حضرت ایوب سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا اگر وہ اپنی آزادی سے انکار کر دے تو (کیا ہوگا)؟ میں نے عرض کیا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد کر کے انکی آزادی کو مہر قرار نہیں دیا تھا؟ انہوں نے فرمایا اگر کوئی عورت اپنے آپ کو بارگاہ نبوی میں پیش کر دے تو کر سکتی ہے میں نے یہ بات حضرت ہشام کو بتائی تو لونڈی نے آزادی سے انکار کر دیا تو انہوں نے اس کو چار سو درہم دے کر اس سے نکاح کر لیا۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں نے دیکھا ایک شخص اپنی لونڈی کو مال کے بدلے میں آزاد کرتا ہے اور وہ اس (شرط) کو قبول کرکے آزاد ہو جاتی ہے اور اس شخص کے لیے اس (لونڈی) کے ذمہ مال واجب ہو جاتا ہے تو جب وہ اسے یوں آزاد کرے کہ اس کی آزادی کو اس کا مہر قرار دے اور وہ اسے قبول بھی کر لے تو وہ آزاد ہو جاتی ہے اور اس پر مالک کے لیے مال واجب ہو جاتا ہے تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ جب وہ اسے مال کے بدلے آزاد کرتا ہے اور وہ لونڈی اس شرط کو قبول کر لیتی ہے تو مالک کا اس کو آزاد کرنا اور لونڈی پر اسے (مالک کو) مال دینا واجب ہو جاتا ہے تو اس عقد سے دونوں کے لیے ایک دوسرے پر وہ چیز واجب ہو جاتی ہے جس کے پہلے وہ مالک نہ تھے اور جب وہ اسے اس شرط پر آزاد کرتا ہے کہ اس کی آزادی مہر قرار پائے گی تو اس نے اسے (لونڈی) کو اس شرط پر اس کی گردن کا مالک بنایا کہ وہ اسے اپنی بضع (شرمگاہ) کا مالک بنائے پس وہ لونڈی کو اس کی

marfat.com

رَقَبَتَهَا عَلَى اَنَّ مَلَّكَتْهُ بُضْعَهَا فَمَلَّكَهَا رَقَبَةً هُوَ لَهَا مَالِكٌ وَلَمْ تَكُنْ هِيَ مَالِكَةً لَهَا قَبْلَ ذٰلِكَ عَلَى اَنَّ مَلَّكَتْهُ بُضْعَهَا هُوَ لَهُ مَالِكٌ قَبْلَ ذٰلِكَ فَلَمْ تُمَلِّكْهُ بِذٰلِكَ الْعِتَاقِ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ مَالِكًا لَهُ قَبْلَهُ اِنَّمَا مَلَّكَتْهُ بَعْضَ مَا قَدْ كَانَ لَهُ فَكَذٰلِكَ لَمْ يَجِبْ لَهُ عَلَيْهَا بِذٰلِكَ الْعِتَاقِ شَيْءٌ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ الْعِتَاقُ لَهَا صِدَاقًا فَهٰذِهٖ حُجَّةٌ عَلَى مَنْ يَقُوْلُ تَكُوْنُ زَوْجَةً لَهُ بِالْعِتَاقِ الَّذِيْ هُوَ لَهَا صِدَاقٌ۔

فَاَمَّا مَنْ يَقُوْلُ لَا تَكُوْنُ زَوْجَتَهُ اِلَّا بِنِكَاحٍ مُسْتَانِفٍ بَعْدَ الْعِتَاقِ وَالصِّدَاقُ لَهُ وَاجِبٌ عَلَيْهَا بِالْعِتَاقِ وَيَتَزَوَّجُهَا عَلَيْهِ مَتٰى اَحَبَّ فَاِنَّ الْحُجَّةَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ اَنْ يُقَالَ لَهُ فَلِمُعْتِقِهَا اَنْ يَاْخُذَهَا بِغُرْمِ ذٰلِكَ الصِّدَاقِ الَّذِيْ قَدْ وَجَبَ لَهُ عَلَيْهَا بِالْعِتَاقِ فَاِنْ قَالَ لَهُ اَنْ يَاْخُذَهَا بِهٖ خَرَجَ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ اَهْلِ الْعِلْمِ جَمِيْعًا وَاِنْ قَالَ لَيْسَ لَهُ اَنْ يَاْخُذَهَا بِهٖ قِيْلَ لَهُ فَمَا الصِّدَاقُ الَّذِيْ اَوْجَبَ لَهُ عَلَيْهَا الْعِتَاقُ اَمَالٌ هُوَ اَمْ غَيْرُ مَالٍ فَاِنْ كَانَ مَالًا فَلَهُ اَنْ يَاْخُذَهَا بِمَا لَهُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَالِ اَحَبَّتْ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ مَالٍ فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا عَلَى غَيْرِ مَالٍ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا فَسَادُ هٰذَا الْقَوْلِ اَيْضًا وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

گردن کا اس شرط پر مالک بناتا ہے کہ وہ اسے اپنی شرمگاہ کی مالک بنائے حالانکہ وہ پہلے اپنی گردن کی مالک نہ تھی جب کہ یہ پہلے بھی اس کی شرمگاہ کا مالک تھا لہذا لونڈی اس آزادی کے ذریعے اس کو کسی ایسی چیز کا مالک نہیں بناتی جس کا وہ پہلے مالک نہ ہو وہ اسے اس بعض چیز کا مالک بناتی ہے جس کا وہ پہلے بھی مالک تھا تو اسی طرح اس آزادی کے بدلے مرد کے لیے اس عورت پر کچھ بھی واجب نہ ہوگا اور نہ ہی یہ آزادی اس کا مہر بنے گی۔

یہ اس شخص کے خلاف حجت ہے جو کہتا ہے کہ لونڈی اس آزادی کے بدلے جو مہر قرار پائی اسکی بیوی بن جائیگی لیکن جو حضرات کہتے ہیں کہ جب تک آزاد کرنے کے بعد نیا نکاح نہ کرے وہ اسکی بیوی نہیں بنتی اور آزادی کی وجہ سے مرد کے لیے عورت پر مہر واجب ہوگیا لہذا جب چاہے اس سے نکاح کرے تو اس سلسلے میں ان لوگوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ اس سے کہا جائے کہ کیا آزاد کرنے والے کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ اس مہر کے بدلے جو آزادی کی وجہ سے اس پر واجب ہوا بطور تاوان اس لونڈی کو پکڑ سکے پس اگر وہ کہے کہ وہ اسکو پکڑ سکتا ہے تو وہ تمام اہل علم کے قول سے باہر ہوگیا اور اگر کہے کہ وہ اس وجہ سے اسکو حاصل نہیں کرسکتا تو اسے کہا جائے گا کہ وہ مہر جو آزادی کی وجہ سے مرد کیلئے عورت پر واجب ہوا وہ کیا مال ہے یا کوئی دوسری چیز اگر وہ مال ہے تو مالک کو حق ہے کہ اپنے اس مال کی وجہ سے جو اس عورت پر واجب ہے جب چاہے اسے پکڑے اور اگر مال نہیں ہے تو غیر مال پر اس سے نکاح نہیں کر سکتا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے اس قول کا فساد بھی واضح ہو گیا اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ ۱۷۶ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ

نکاح متعہ

۷۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں شریک

ابْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَسْتَخْصِیْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ وَرَخَّصَ لَنَا اَنْ نَنْكِحَ بِالثَّوْبِ اِلٰی اَجَلٍ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ.

۷۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ وَهُوَ يُعَرِّضُ بِابْنِ عَبَّاسٍ يَعِيْبُ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ فِی الْمُتْعَةِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْاَلُ اُمَّهٗ اِنْ كَانَ صَادِقًا فَسَاَلَهَا فَقَالَتْ صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ وُلِدُوْا فِيْهَا.

۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُمْ فَاَذِنَ لَهُمْ فِی الْمُتْعَةِ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ اَنْ يَّسْتَمْتِعَ الرَّجُلُ مِنَ الْمَرْاَةِ اَيَّامًا مَعْلُوْمَةً بِشَیْءٍ مَعْلُوْمٍ فَلَمَّا مَضَتْ تِلْكَ الْاَيَّامُ حَرُمَتْ عَلَيْهِ لَا بِطَلَاقٍ وَلٰكِنْ بِانْقِضَاءِ الْمُدَّةِ الَّتِیْ كَانَا تَعَاقَدَا عَلٰی

ہوتے تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں نہیں تھیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اپنی شہوت کو ختم کرنے کے لیے خصی نہ ہو جائیں تو آپ نے ہمیں اس سے منع فرمایا اور ہمیں ایک کپڑے کے بدلے ایک خاص مدت تک نکاح کرنے کی اجازت دی پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) جو پاکیزہ چیزیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں انہیں حرام نہ ٹھہراؤ اور حد سے نہ بڑھو بے شک اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو سنا وہ خطبہ دیتے ہوئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر تعریض (چوٹ) کر رہے تھے اور متعہ کے بارے میں ان کے قول کی وجہ سے ان کا عیب بیان کر رہے تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر وہ (ابن زبیر) سچے ہیں تو اپنی والدہ سے پوچھ لیں تو انہوں نے (حضرت زبیر کی والدہ نے) فرمایا حضرت ابن عباس سچ فرماتے ہیں یہ حکم تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر میں چاہوں تو قریش کے ان چند افراد کے نام بتا دوں جن کی ولادت اس (متعہ کی) صورت میں ہوئی۔

حضرت جابر بن عبداللہ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو انہیں نکاح متعہ کی اجازت دی۔ حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں کہ کسی عورت سے چند معلوم دنوں کے لیے معلوم شرائط کے ساتھ متعہ میں کوئی حرج نہیں جب یہ دن گزر جائیں تو وہ عورت اس پر حرام ہو جائے گی لیکن (یہ حرمت) طلاق کی وجہ سے نہیں بلکہ اس مدت کے ختم ہونے کی وجہ سے ہے جس میں انہوں نے متعہ کا عقد کیا تھا اور ان حضرات کے نزدیک وہ ایک دوسرے کے وارث بھی نہیں ہوں گے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت

marfat.com

الْمُتْعَةِ فِيهَا وَلَا يَتَوَارَثَانِ بِذٰلِكَ فِي قَوْلِهِمْ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَجُوزُ هٰذَا النِّكَاحُ وَاحْتَجُّوا بِأَنَّ الْآثَارَ الَّتِي احْتَجَّ بِهَا عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى قَدْ كَانَتْ ثُمَّ نُسِخَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ ۔

کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ نکاح جائز نہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ جن روایات سے، پہلے قول والوں نے استدلال کیا ہے ان روایات پر عمل تھا لیکن اس کے بعد وہ منسوخ ہوگئیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ سے منع فرما دیا۔

وَذَكَرُوا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَهْيِهِ عَنْهَا مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ فِيهَا النَّسْخُ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَاهُ أَنَّ أَبَاهُمَا أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّكَ رَجُلٌ تَائِهٌ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ ۔

انہوں نے اس سلسلے میں ان روایات کا ذکر کیا جن میں حضور علیہ السلام نے (متعہ سے) منع فرمایا اور ان کے منسوخ ہونے کا (کہیں) ذکر نہیں حضرت زہری فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن علی بن ابوطالب اور محمد بن علی (رضی اللہ عنہم) نے ان کو خبر دی کہ ان کے والد نے ان کو بتایا کہ انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سُنا آپ حضرت ابن عباس سے فرماتے تھے تم بھٹکے ہوئے مرد ہو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے متعہ سے منع فرمایا ہے۔

۷۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَأُسَامَةُ وَمَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ إِنَّكَ رَجُلٌ تَائِهٌ ۔

حضرت یونس، اسامہ اور مالک رحمہم اللہ نے حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے "تم بھٹکے ہوئے مرد ہو" کے الفاظ ذکر نہیں کئے۔

حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا مَرَّ بِابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ يُفْتِي بِالْمُتْعَةِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهَا فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ قَدْ نَهٰى عَنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

حضرت عبداللہ اور حضرت حسن اپنے والد حضرت محمد بن حنیفہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے اور وہ عورتوں سے متعہ کے بارے میں فتویٰ دے رہے تھے کہ اس میں کوئی حرج نہیں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے ان سے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے دن اس (متعہ) سے اور گھریلو گدھوں

يَوْمَ خَيْبَرَ۔

۴۷ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ فُلَانًا يَقُولُ فِيهَا قَالَ وَاللهِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَمَا كُنَّا مُسَافِحِينَ۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ النَّهْيُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ مَا ذَكَرْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِذْنِ فِيهَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ قَبْلَ النَّهْيِ ثُمَّ نَهَى عَنْهَا فَكَانَ ذٰلِكَ النَّهْيُ نَاسِخًا لِمَا كَانَ مِنَ الْإِبَاحَةِ قَبْلَ ذٰلِكَ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَإِذَا يُونُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَذِنَ لَنَا فِي الْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي إِلَى امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ كَأَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا أَنْفُسَنَا فَقَالَتْ مَا تُعْطِينِي فَقُلْتُ رِدَائِي وَقَالَ صَاحِبِي رِدَائِي وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِي أَجْوَدَ مِنْ رِدَائِي وَكُنْتُ أَشَبَّ مِنْهُ فَإِذَا نَظَرَتْ إِلَى رِدَاءِ صَاحِبِي أَعْجَبَهَا وَإِذَا نَظَرَتْ إِلَيَّ أَعْجَبْتُهَا فَقَالَتْ أَنْتَ وَرِدَاؤُكَ يَكْفِينِي فَمَكَثْتُ مَعَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

کے گوشت سے منع فرمایا۔

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے متعہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا "حرام ہے" انہوں نے عرض کیا کہ فلاں شخص اس کے (جواز کے) بارے میں قول کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم اسے معلوم ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فتح خیبر کے دن حرام قرار دیا اور ہم زناکار نہیں ہیں۔

تو ان روایات میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے متعہ سے منع فرمایا تو اس بات کا احتمال ہے کہ جو کچھ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اجازت کے بارے میں ذکر کیا ہے وہ آپ کے منع کرنے سے پہلے کا ہے پھر آپ نے منع فرمایا تو یہ نہی پہلے پائے جانے والے جواز کے لیے ناسخ ہے۔ (چنانچہ) جب ہم نے اس سلسلے میں دیکھا تو حضرت ربیع بن سبرہ جہنی رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ مکرمہ کی طرف نکلے تو آپ نے ہمیں متعہ کی اجازت مرحمت فرمائی چنانچہ میں اور میرا ساتھی بنو عامر کی ایک عورت کے پاس گئے گویا کہ وہ جوان موٹی ہے ہم نے اپنے آپ کو اس کے سامنے پیش کیا تو اس نے کہا مجھے کیا دو گے؟ میں نے کہا میں اپنی چادر دوں گا اور میرے دوست نے کہا دو چادریں دوں گا اور میرے ساتھی کی چادر، میری چادر سے عمدہ تھی اور میں اس کے مقابلے میں زیادہ جوان تھا جب اس عورت نے میرے ساتھی کی چادروں کو دیکھا تو اسے پسند کیا اور جب مجھے دیکھا تو میں اسے پسند کرتا تھا اس نے کہا تو اور تیری چادر مجھے کافی ہے چنانچہ میں اس کے ساتھ تین دن ٹھہرا

marfat.com

مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ شَيْءٌ مِنْ هٰذِهِ النِّسَآءِ اللَّاتِي يَتَمَتَّعُ بِهِنَّ فَلْيُخَلِّ سَبِيْلَهَا ۔

۷۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ ابْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَهٗ ۔

۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهٗ فَقَالَ ثَنِيْ رَجُلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَزَعَمَ مَعْمَرٌ اَنَّهُ الرَّبِيْعُ بْنُ سَبْرَةَ ۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الرَّبِيْعِ ابْنِ سَبْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْمُتْعَةِ فَتَزَوَّجَ رَجُلٌ امْرَاَةً فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا هُوَ يُحَرِّمُهَا اَشَدَّ التَّحْرِيْمِ وَيَقُوْلُ فِيْهَا اَشَدَّ الْقَوْلِ ۔

۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَيْسٍ عَنْ اِيَاسِ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَذِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا ۔

۷۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَنَزَلَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی کے پاس متعہ والی عورتیں ہوں وہ ان کا راستہ چھوڑ دے۔

حضرت لیث، حضرت ربیع بن سبرہ جہنی سے اور وہ اپنے والد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ایوب، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ سے منع فرمایا (حضرت ایوب فرماتے ہیں) میں نے پوچھا آپ نے کس سے سنا ہے انہوں نے فرمایا مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا جو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس تھا حضرت معمر کا خیال ہے کہ وہ حضرت ربیع بن سبرہ ہیں۔

حضرت عبدالعزیز بن عمر نے حضرت ربیع بن سبرہ سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کی اجازت دی تو ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اس کے بعد آپ نے اسے سختی کے ساتھ حرام کر دیا اور آپ اس کے بارے میں سخت بات کرتے تھے۔

حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے متعہ کی اجازت دی پھر اس سے منع فرما دیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تبوک کے لیے نکلے تو آپ ثنیۃ الوداع میں اترے آپ نے کچھ چراغ دیکھے اور کچھ عورتوں کو دیکھا جو رو رہی تھیں آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ تو

فَرَأَى مَصَابِيحَ وَنِسَاءً يَبْكِينَ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقِيلَ نِسَاءٌ تَمَتَّعَ بِهِنَّ أَزْوَاجُهُنَّ وَفَارَقُوهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ أَوْ هَدَمَ الْمُتْعَةَ بِالطَّلَاقِ وَالنِّكَاحِ وَالْعِدَّةِ وَالْمِيرَاثِ۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ تَحْرِيمُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتْعَةَ بَعْدَ إِذْنِهِ فِيهَا وَإِبَاحَتِهِ إِيَّاهَا فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا نَسْخُ مَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمُ النَّهْيُ عَنْهَا أَيْضًا۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ إِلَّا رَحْمَةً رَحِمَ اللّٰهُ بِهَا هٰذِهِ الْأُمَّةَ وَلَوْلَا نَهْيُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْهَا مَا زَنَى إِلَّا شَقِيٌّ قَالَ عَطَاءٌ كَأَنِّي أَسْمَعُهَا مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا شَقِيٌّ۔

۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ ابْنُ الْوَلِيدِ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّمَا كَانَتْ مُتْعَةُ النِّسَاءِ لَنَا خَاصَّةً۔

۸۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُمْ كَانُوا يَتَمَتَّعُونَ مِنَ النِّسَاءِ حَتّٰى نَهَاهُمْ عُمَرُ۔

بتایا گیا کہ ان عورتوں سے ان کے خاوندوں نے متعہ کیا اور پھر چھوڑ دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے متعہ کو طلاق، نکاح، عدت اور وراثت کے ساتھ حرام یا (فرمایا) باطل کر دیا ہے۔

تو ان روایات کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کی اجازت دینے اور اسے جائز قرار دینے کے بعد حرام قرار دیا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کے شروع میں مذکورہ روایات کا منسوخ ہونا ثابت ہوگیا۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی ممانعت ثابت ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں متعہ، اللہ تعالیٰ کی ایک رحمت تھی جس کے ذریعے اس نے امت پر رحم فرمایا اور اگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس سے منع نہ فرماتے تو کوئی بدبخت ہی زنا کا مرتکب ہوتا حضرت عطاء فرماتے ہیں گویا میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے شقیؒ کے الفاظ سن رہا ہوں۔

حضرت عبدالرحمٰن، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ عورتوں سے متعہ ہمارے ساتھ خاص تھا۔

حضرت عطاء، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (صحابہ کرام) عورتوں سے متعہ کیا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے منع فرما دیا۔

marfat.com

۸۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَقَالَ مَوْلًی لَهٗ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِی الْغَزْوِ وَالنِّسَاءُ قَلِیْلٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَدَقْتَ۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَهٰذَا عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ قَدْ نَهٰی عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَیْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ وَفِیْ هٰذَا دَلِیْلٌ عَلٰی مُتَابَعَتِهِمْ لَهٗ عَلٰی مَا نَهٰی عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ وَفِیْ اِجْمَاعِهِمْ عَلَی النَّهْیِ فِیْ ذٰلِكَ عَنْهَا دَلِیْلٌ عَلٰی نَسْخِهَا وَحُجَّةٌ ثُمَّ هٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ اِنَّمَا اُبِیْحَتْ وَالنِّسَاءُ قَلِیْلٌ اَیْ فَلَمَّا كَثُرْنَ ارْتَفَعَ الْمَعْنَی الَّذِیْ مِنْ اَجْلِهٖ اُبِیْحَتْ وَقَالَ اَبُوْذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّمَا كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً فَقَدْ یَحْتَمِلُ اَنْ یَكُوْنَ كَانَتْ لَهُمْ لِلْمَعْنَی الَّذِیْ ذَكَرَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ اَنَّهَا اُبِیْحَتْ مِنْ اَجْلِهٖ۔

وَاَمَّا قَوْلُ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كُنَّا نَتَمَتَّعُ حَتّٰی نَهَانَا عُمَرُ فَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَكُوْنَ لَمْ یَعْلَمْ بِتَحْرِیْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیَّاهَا حَتّٰی عَلِمَهٗ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ وَفِیْ تَرْكِهِمْ مَا قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَبَاحَهٗ لَهُمْ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ الْحُجَّةَ قَدْ قَامَتْ عِنْدَهُمْ عَلٰی نَسْخِ ذٰلِكَ وَتَحْرِیْمِهٖ فَوَجَبَ بِمَا ذَكَرْنَا نَسْخُ مَا رَوَیْنَا فِیْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مِنْ اِبَاحَةِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ۔

وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ النِّكَاحَ اِذَا عُقِدَ عَلٰی مُتْعَةِ اَیَّامٍ فَهُوَ جَائِزٌ

حضرت ابوجمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عورتوں سے متعہ کے بارے میں پوچھا تو ان کے ایک آزاد کردہ غلام نے کہا یہ جہاد کے موقعہ پر ہوتا تھا جب کہ عورتیں تھوڑی ہوتی تھیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تو نے سچ کہا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں عورتوں کے متعہ سے منع فرمایا لیکن ان میں سے کسی نے بھی ان کی اس بات کی مخالفت نہیں کی پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس ممانعت کے سلسلے میں انہوں نے آپ کی اتباع کی اور اس (متعہ) سے نہی پر اتفاق کیا نیز یہ اس (متعہ) کے منسوخ ہونے کی دلیل اور حجت ہے پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ (اس وقت) جائز کیا گیا جب عورتیں کم تھیں یعنی جب وہ زیادہ ہوگئیں تو وہ وجہ ختم ہوگئی جس کے باعث اسے جائز کیا گیا تھا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ ہمارے (صحابہ کرام) کے ساتھ خاص تھا تو اس میں اس بات کا احتمال ہے جس کا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ذکر کیا کہ اس وجہ سے یہ جائز قرار دیا گیا۔

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ ہم متعہ کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس سے منع فرمایا تو ہو سکتا ہے انہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے منع کرنے کا علم نہ ہوا ہو حتیٰ کہ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول سے اسے جانا اور ان کا اس کام کو چھوڑ دینا جسے سرکار دو عالم نے ان کے لیے جائز قرار دیا، اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک اس کے منسوخ اور حرام ہونے پر دلیل قائم ہو چکی تھی پس جو کچھ ہم نے باب کے شروع میں متعہ کے جواز کے سلسلے میں روایت کیا ہماری اس مذکورہ گفتگو سے اس کا نسخ واجب ہو گیا۔

بعض اہل علم نے فرمایا کہ جب چند دنوں کے متعہ پر نکاح کیا جائے تو وہ نکاح ہمیشہ کے لیے جائز ہو جائے گا اور شرط باطل

عَلَى الْأَبَدِ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ فَبَيْنَ الْحُجَّةِ عَلَى هٰذَا الْقَوْلِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَهَاهُمْ عَنِ الْمُتْعَةِ قَالَ لَهُمْ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ اللَّاتِي يُتَمَتَّعُ بِهِنَّ شَيْءٌ فَلْيُفَارِقْهُنَّ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ الْعَقْدَ الْمُتَقَدِّمَ لَا يُوجِبُ دَوَامَ الْعَقْدِ لِلْأَبَدِ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ يُوجِبُ دَوَامَ الْعَقْدِ لِلْأَبَدِ لَكَانَ يَفْسَخُ الشَّرْطُ الَّذِي كَانَا تَعَاقَدَا بَيْنَهُمَا وَلَا يَفْسَخُ النِّكَاحُ إِذَا كَانَ قَدْ ثَبَتَ عَلَى صِحَّةٍ وَجَوَازٍ قَبْلَ النَّهْيِ فَفِي أَمْرِهِ إِيَّاهُمْ بِالْمُفَارَقَةِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ الْعَقْدِ لَا يَجِبُ بِهِ مِلْكُ بُضْعٍ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ۔

ہو جائے گی اس قول کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ سے منع فرما دیا اور ان (صحابہ کرام) سے فرمایا کہ جس شخص کے پاس ان عورتوں میں سے جن سے متعہ کیا جاتا ہے کوئی عورت ہو تو وہ اسے جدا کر دے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ پہلے ہونے والا یہ عقد (متعہ) دائمی عقد کو واجب نہیں کرتا کیونکہ اگر وہ اس عقد کو ہمیشہ کے لیے واجب کرتا تو وہ شرط جس پر ان دونوں نے عقد کیا، باطل ہو جاتی اور نکاح فسخ نہ ہوتا اور جب نہی سے پہلے اس کی صحت اور جواز ثابت ہو گیا تو ان عورتوں کو جدا کرنے کے سلسلے میں صحابہ کرام کو آپ کا حکم اس بات کی دلیل ہے کہ اس قسم کے عقد سے ملک بُضع حاصل نہیں ہوتی یہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ مِقْدَارِ مَا يُقِيمُ الرَّجُلُ عِنْدَ الثَّيِّبِ أَوِ الْبِكْرِ إِذَا تَزَوَّجَهَا

۸۴- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ۔

۸۵- حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ثُمَّ قَسَمَ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا قَالَ خَالِدٌ فِي حَدِيثِهِ وَلَوْ قُلْتُ إِنَّهُ قَدْ رَفَعَ الْحَدِيثَ لَصَدَقْتُ وَلٰكِنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ كَذٰلِكَ۔

۸۶- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قِلَابَةَ يُحَدِّثُ

ثیبہ اور باکرہ کے پاس مرد کتنے دن رہے

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا باکرہ عورت کے لیے سات اور ثیبہ کے لیے تین دن ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ثیبہ کے بعد باکرہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات دن ٹھہرے پھر باری مقرر کرے اور جب ثیبہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن ٹھہرے حضرت خالد اپنی روایت میں فرماتے ہیں اگر میں کہوں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اسے مرفوعاً روایت کیا تو سچ کہوں گا لیکن انہوں نے فرمایا کہ سنت اسی طرح ہے۔

حضرت خالد حذاء سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا

marfat.com

عن انس قال السنة اذا تزوج البكر اقام عندها سبعا واذا تزوج الثيب اقام عندها ثلاثا۔

سنّت یہ ہے کہ جب (کوئی شخص) باکرہ عورت سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات دن ٹھہرے اور جب ثیبہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن ٹھہرے۔

۸۷۔ **حدثنا** ابو امية قال ثنا ابو نعيم قال ثنا سفيان عن ايوب عن ابي قلابة عن انس مثله۔

حضرت ایوب، حضرت ابوقلابہ سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۸۔ **حدثنا** صالح بن عبد الرحمن قال ثنا عبد الله بن سلمة القعنبي قال ثنا مالك عن حميد الطويل عن انس قال البكر سبع وللثيب ثلاث۔

حضرت حمید الطویل، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا باکرہ کے لیے سات اور ثیبہ کے لیے تین دن ہیں۔

۸۹۔ **حدثنا** يونس قال اخبرنا ابن وهب ان مالكا اخبره فذكر باسناده مثله
حدثنا ابن ابي داود قال ثنا ابو عمر الحوضي قال ثنا خالد بن عبد الله عن حميد عن انس قال سنة البكر سبع والثيب ثلاث۔

حضرت خالد بن عبد اللہ، حضرت حمید سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا باکرہ کے لیے سات دن اور ثیبہ کے لیے تین دن، سنّت ہے۔

۹۰۔ **حدثنا** فهد قال ثنا ابو غسان قال ثنا زهير قال ثنا حميد عن انس قال اذا تزوج الرجل البكر وعنده غيرها فلها سبع ثم يقسم واذا تزوج الثيب فثلاث ثم يقسم۔

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب کوئی شخص کسی باکرہ عورت سے نکاح کرے اور اس کے پاس کوئی دوسری عورت ہو تو اس کے لیے سات دن ہیں پھر باری مقرر کرے اور جب ثیبہ سے نکاح کرے تو (اس کے لیے) تین دن ہیں پھر باری مقرر کرے۔

۹۱۔ **حدثنا** صالح قال ثنا سعيد قال ثنا هشام قال اخبرنا حميد قال سمعت انسا يقول مثل ذلك وزاد انه قال ولو قلت انه قد رفع الحديث لصدقت ولكنه قال السنة كذلك۔

حضرت ہشام سے مروی ہے حضرت حمید فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے اس کی مثل فرمایا انہوں (حضرت ہشام) نے یہ اضافہ کیا کہ انہوں (حضرت حمید) نے فرمایا اگر میں کہوں کہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ) نے اس حدیث کو مرفوعًا بیان کیا تو میں سچ کہوں گا لیکن انہوں نے فرمایا "سنّت اسی طرح ہے"۔

۹۲۔ **حدثنا** صالح قال ثنا سعيد قال ثنا هشام قال اخبرنا حميد قال ثنا انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ بنت حیی کو پایا اور انہیں

لَمَّا أَصَابَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ وَاتَّخَذَهَا أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَنَّهُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ سَبَّعَ لَهَا وَسَبَّعَ لِسَائِرِ نِسَائِهِ وَإِنْ شَاءَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَدَارَ عَلَى بَقِيَّةِ نِسَائِهِ يَوْمًا يَوْمًا أَوْ لَيْلَةً لَيْلَةً وَاحْتَجُّوْا فِيْمَا ذَكَرُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَبِحَدِيْثِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَمَّا بَنٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ لَهَا لَيْسَ بِكِ عَلٰى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَإِلَّا فَثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ۔

۹۳ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ لَيْسَ بِكِ عَلٰى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ وَإِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ قَالَتْ ثَلِّثْ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ ثَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِيْ بَكْرِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حاصل کیا تو ان کے پاس تین دن ٹھہرے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص ثیبہ عورت سے نکاح کرے تو اسے اختیار ہے اگر چاہے تو اس کے لیے سات دن مقرر کرے اور باقی بیویوں کے لیے بھی سات دن مقرر کرے اور اگر چاہے تو اس کے پاس تین دن قیام کرے اور باقی بیویوں کے پاس ایک ایک دن اور ایک ایک رات چکر لگائے انہوں نے اس مندرجہ بالا روایت سے اور حضرت ام سلمی رضی اللہ عنہا کی (درج ذیل) روایت سے استدلال کیا ہے حضرت عبدالملک بن ابو بکر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شب زفاف حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے ان سے فرمایا تمہاری وجہ سے تمہارے خاندان کو کچھ سبکی نہ ہو گی اگر چاہو تو میں تمہارے پاس سات دن رہوں ورنہ تین دن (قیام کروں) پھر (دوسری ازواج کی طرف) چکر لگاؤں۔

حضرت ابو بکر بن عبدالرحمٰن (یعنی حارث بن عبدالرحمٰن) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو صبح کے وقت ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا تمہاری وجہ سے تمہارے خاندان کو کوئی رسوائی نہ ہو گی اور اگر چاہو تو میں تمہارے پاس سات دن رہوں اور ان (دوسری ازواج مطہرات) کے پاس بھی سات دن رہوں اور اگر چاہو تو تین دن قیام کروں پھر چکر لگاؤں انہوں نے عرض کیا تین دن قیام فرمائیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شادی کے موقعہ پر فرمایا تمہاری وجہ سے تمہارے خاندان کو کچھ سبکی نہ ہو گی اگر چاہو تو تمہارے پاس سات دن ٹھہروں اور اگر تمہارے پاس سات دن ٹھہروں گا تو پھر باقی ازواج کے

marfat.com

وسلم قال لام سلمة حين تزوجها ما بك على اهلك هوان ان شئت سبعت لك وان سبعت لك سبعت لنسائي ۔

قالوا فلما قال رسول الله صلى الله عليه وعلى اله وسلم ان شئت سبعت لك والا فثلثت ثم ادور دل ذلك على ان الثلاث حق لها دون سائر النساء وخالفهم في ذلك اخرون فقالوا ان ثلث لها ثلث لسائر نسائه وان سبع لها سبع لسائر نسائه واحتجوا في ذلك بحديث ام سلمة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وعلى اله وسلم قال لها ان سبعت عندك سبعت عندهن ۔

۹۴۔ **حدثنا** علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هارون قال اخبرنا حماد بن سلمة ح وحدثنا ابن ابي داود قال ثنا ابو سلمة موسى بن اسمعيل المنقري قال ثنا حماد بن سلمة عن ثابت ح وحدثنا ابن ابي داود قال ثنا ادم بن ابي اياس قال ثنا سليمن بن المغيرة عن ثابت عن عمر ابن ابي سلمة عن ام سلمة رضي الله تعالى عنها ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قال لها كما بنى بها واصبحت عنده ان شئت سبعت لك وان سبعت لك سبعت لنسائي ۔

۹۵۔ **حدثنا** روح بن الفرج قال ثنا احمد بن صالح قال ثنا عبد الرزاق قال اخبرنا ابن جريج قال اخبرني حبيب بن ابي ثابت ان عبد الحميد بن عبد الله بن ابي

کے پاس بھی سات سات دن رہوں گا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اگر تم چاہو تو تمہارے لیے سات دن مقرر کروں ورنہ تین دن پھر (سب کے پاس) چکر لگاؤں" تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ تین دن ان کا حق تھا باقی ازواج کا نہیں لیکن دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر اس عورت کے لیے تین دن مقرر کرے تو تمام عورتوں کے لیے تین دن مقرر کرے اور اگر اس کے لیے سات دن مقرر کرے تو باقی عورتوں کیلئے بھی سات سات دن مقرر کرے انہوں نے اس سلسلے میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اگر میں تمہارے پاس سات دن رہوں گا تو ان (باقی ازواج مطہرات) کے پاس (بھی سات سات دن رہوں گا)۔

حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتی ہیں) جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (شب زفاف) ان کے پاس تشریف لائے اور حقوق زوجیت ادا کیے اور انہوں نے آپ کے پاس صبح کی تو آپ فرمایا اگر چاہو تو تمہارے پاس سات دن ٹھہروں اور اگر تمہارے پاس سات دن رہوں گا تو باقی تمام ازواج کے پاس بھی سات سات دن ٹھہروں گا۔

حضرت ابو بکر بن عبدالرحمن بن حارث سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے خبر دیتے ہیں کہ

عَمْرٍو وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ يُخْبِرُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ فَذَكَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل نقل کیا۔

قَالُوْا فَلَمَّا قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِيْ أَيْ أَعْدِلُ بَيْنَكِ وَبَيْنَهُنَّ فَأَجْعَلُ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعًا كَمَا أَقَمْتُ عِنْدَكِ سَبْعًا كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا إِذَا جَعَلَ لَهَا ثَلَاثًا جَعَلَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ كَذٰلِكَ أَيْضًا وَقَالَ أَصْحَابُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى فَمَا مَعْنٰى قَوْلِهٖ ثُمَّ أَدُوْرُ قِيْلَ لَهُمْ يَحْتَمِلُ ثُمَّ أَدُوْرُ بِالثَّلَاثِ عَلَيْهِنَّ جَمِيْعًا لِأَنَّهٗ لَوْ كَانَتِ الثَّلَاثُ حَقًّا لَهَا دُوْنَ سَائِرِ النِّسَاءِ لَكَانَ إِذَا أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا كَانَتْ ثَلَاثٌ مِنْهُنَّ غَيْرَ مَحْسُوْبَةٍ عَلَيْهَا وَلَوَجَبَ أَنْ يَكُوْنَ لِسَائِرِ النِّسَاءِ أَرْبَعٌ أَرْبَعٌ فَلَمَّا كَانَ الَّذِيْ لِلنِّسَاءِ إِذَا أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا سَبْعًا لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ كَانَ كَذٰلِكَ إِذَا أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ ثَلَاثٌ هٰذَا هُوَ النَّظَرُ الصَّحِيْحُ مَعَ اسْتِقَامَةِ تَأْوِيْلِ هٰذِهِ الْآثَارِ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اگر میں تمہارے لیے سات دن مقرر کردوں تو باقی ازواج کے لیے بھی سات سات دن مقرر کردوں گا یعنی تمہارے اور ان کے درمیان عدل قائم کروں گا پس میں ان میں سے ہر ایک کے لیے سات دن مقرر کروں گا جیسا کہ تمہارے پاس سات دن ٹھہروں گا تو اسی طرح اگر آپ ان کے لیے تین دن مقرر فرماتے تو دیگر ازواج مطہرات کے لیے بھی تین تین دن مقرر فرماتے پہلے قول والے فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول "پھر چکر لگاؤں گا" کا کیا مطلب ہے؟ ان کو کہا جائے گا اس بات کا احتمال ہے کہ "پھر میں ان تمام کے پاس تین تین دن کے ساتھ چکر لگاؤں گا"۔ کیونکہ اگر تین دن صرف ان (ام سلمہ) کا حق ہوتا باقی ازواج کا حق نہ ہوتا تو باقی ازواج کے پاس سات دن ٹھہر لے کی صورت میں ان کے تین دن حضرت ام سلمہ کی باری سے شمار نہ ہوتے اور لازم آتا کہ ہر ایک کے لیے چار چار دن ہوں تو جب حضرت ام سلمہ کے پاس سات دن ٹھہرنے کی صورت میں ہر ایک کے لیے سات سات دن ہوتے تو اسی طرح ان (ام سلمہ) کے پاس تین دن ٹھہرنے سے ان میں سے ہر ایک کے لیے تین تین دن مقرر ہوتے۔

ان روایات کے معانی کو قائم رکھتے ہوئے صحیح قیاس یہی ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول بھی یہی ہے۔

بَابُ الْعَزْلِ [۱۷۸]

عزل

۹۶- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں مجھ سے حضرت جدامہ نے بیان کیا

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَدَّثَتْنِيْ جُدَامَةُ قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْعَزْلُ فَقَالَ ذٰلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ۔

وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل[1] کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ پوشیدہ طور پر بچے کو زندہ درگور کرنا ہے۔

۹۷- **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ ثَنَا عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْاَسَدِيَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عروہ حضرت عائشہ سے اور وہ حضرت جدامہ بنت وھب اسدیہ (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۹۸- **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَرِهَ قَوْمٌ الْعَزْلَ بِهٰذَا الْاَثَرِ الْمَرْوِيِّ فِيْ كَرَاهَةِ ذٰلِكَ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِهٖ بَأْسًا اِذَا اَذِنَتِ الْحُرَّةُ لِزَوْجِهَا فِيْهِ فَاِنْ مَنَعَتْهُ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يَسَعْهُ اَنْ يَعْزِلَ عَنْهَا۔

وَقَدْ خَالَفَهُمْ فِيْ هٰذَا قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَهٗ اَنْ يَعْزِلَ عَنْهَا اِنْ شَاءَتْ وَاَبَتْ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ فِيْ هٰذَا عِنْدَنَا اَصَحُّ الْقَوْلَيْنِ وَذٰلِكَ اِنَّا رَاَيْنَا الزَّوْجَ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ الْمَرْاَةَ بِاَنْ يُّجَامِعَهَا وَاِنْ كَرِهَتْ ذٰلِكَ وَلَهٗ اَنْ يَّاْخُذَهَا بِاَنْ يُّفْضِيَ اِلَيْهَا وَلَا يَعْزِلُ عَنْهَا فَكَانَ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَهَا بِاَنْ تُفْضِيَ اِلَيْهَا فِيْ جِمَاعِهٖ اِيَّاهَا كَمَا يَاْخُذُهَا بِاَنْ يُّجَامِعَهَا وَكَانَ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَاْخُذَ زَوْجَهَا بِاَنْ يُّجَامِعَهَا

ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے حضرت جدامہ رضی اللہ عنہا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔ حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت مذکورہ بالا روایت کی روشنی میں عزل کو مکروہ خیال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے جب کہ عورت اپنے خاوند کو اس کی اجازت دے اور اگر وہ اسے روکے تو اسکے لیے عزل کی کوئی گنجائش نہیں

ایک اور جماعت نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ عورت چاہے یا نہ، خاوند عزل کر سکتا ہے۔ (امام طحاوی فرماتے ہیں) ہمارے نزدیک ان دونوں میں سے پہلا قول زیادہ صحیح ہے یہ اس لیے کہ ہم دیکھتے ہیں خاوند عورت کو جماع کے لیے پکڑ سکتا ہے (زبردستی کر سکتا) اگرچہ عورت اس بات کو ناپسند کرے اور اسے یہ بھی اختیار ہے کہ اسے انزال کے لیے پکڑے (جبر کرے) اور اس سے (بوقت انزال) الگ نہ ہو تو گویا خاوند کو جماع کی صورت میں انزال کے سبب جبر کا حق ہے جس طرح وہ جماع کے سلسلے میں عورت کو پکڑ سکتا ہے۔ اور

[1] مرد کا انزال کے وقت عورت سے الگ ہو جانا تاکہ حمل نہ ٹھہرے عزل کہلاتا ہے ۱۲ ہزاروی

فَكَانَ لَهَا اَنْ تَأْخُذَهُ بِاَنْ يُفْضِيَ اِلَيْهَا كَمَا لَهُ اَنْ يَأْخُذَهَا بِاَنْ يُجَامِعَهَا وَاَنْ يُفْضِيَ اِلَيْهَا وَكَانَ حَقُّ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى صَاحِبِهِ سَوَاءً وَكَانَ مِنْ حَقِّهِ اَنْ يُفْضِيَ اِلَيْهَا فِيْ جِمَاعِهَا اِنْ اَحَبَّتْ وَاِنْ كَرِهَتْ هِيَ ذٰلِكَ فَالنَّظْرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ مِنْ حَقِّهَا هِيَ اَيْضًا عَلَيْهِ اَنْ يُفْضِيَ اِلَيْهَا فِيْ جِمَاعِهِ اِيَّاهَا اِنْ اَحَبَّ ذٰلِكَ وَاِنْ كَرِهَ وَهٰذَا هُوَ النَّظْرُ فِيْ هٰذَا فَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ۔

عورت بھی جماع کے لیے اپنے خاوند کو (زبردستی) پکڑ سکتی ہے تو اسے یہ بھی اختیار ہے کہ خاوند کو (اپنے اندر) انزال پر مجبور کرے جیسے اس کو جماع پر مجبور کر سکتی ہے اس لیے دونوں کا حق ایک دوسرے پر برابر ہے خاوند کا حق کہ وہ جماع کی صورت میں عورت تک پہنچے چاہے عورت پسند کرے یا ناپسند۔ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ عورت کا بھی اسی طرح حق ہے کہ خاوند جماع کرتے ہوئے اس تک پہنچے (انزال ہو) مرد پسند کرے یا نہ اس سلسلے میں قیاس یہی ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

وَلِلْمَوْلٰى فِيْ قَوْلِهِمْ جَمِيْعًا عِنْدَ مَنْ كَرِهَ الْعَزْلَ اَصْلًا اَنْ يُجَامِعَ اَمَتَهُ وَيَعْزِلَ عَنْهَا فِيْ جِمَاعِهِ وَلَا يَسْتَاْذِنَهَا فِيْ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَتْ لِرَجُلٍ زَوْجَةٌ مَمْلُوْكَةٌ فَاَرَادَ اَنْ يَعْزِلَ عَنْهَا فَاِنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ وَاَبَا يُوْسُفَ وَمُحَمَّدًا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ فِيْمَا حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَنَّ الْاِذْنَ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى مَوْلَى الْاَمَةِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ خِلَافُ هٰذَا الْقَوْلِ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ قَالَ الْاِذْنُ فِيْ ذٰلِكَ اِلَى الْاَمَةِ لَا اِلٰى مَوْلَاهَا۔

اور مولیٰ (لونڈی کے مالک) کے سلسلے میں تمام کا قول ہے حتیٰ کہ ان کے نزدیک بھی جو عزل کو بالکل مکروہ جانتے ہیں کہ مولیٰ اپنی لونڈی سے جماع کرتے وقت عزل کر سکتا ہے اور اس سلسلے میں اسے لونڈی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر کسی شخص کی بیوی (کسی دوسرے کی) مملوکہ ہو اور وہ (خاوند) اس سے عزل کرنا چاہتا ہو تو اس سلسلے میں حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد کا قول علی بن معبد، حضرت امام محمد بن حسن سے وہ حضرت امام ابویوسف سے اور امام ابوحنیفہ (رحمہم اللہ) سے نقل کرتے ہیں کہ اس سلسلے میں لونڈی کے مالک سے اجازت لینا ہوگی۔ حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ سے اس کے خلاف قول بھی مروی ہے حضرت حسن بن زیاد حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ اس سلسلے میں اجازت کا حق لونڈی کو ہے اس کے مالک کو نہیں۔

قَالَ ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ هٰذَا هُوَ النَّظْرُ عَلٰى اُصُوْلِ مَا بُنِيَ عَلَيْهِ هٰذَا الْبَابُ لِاَنَّهَا لَوْ اَبَاحَتْ زَوْجَهَا تَرْكَ جِمَاعِهَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ فِيْ سَعَةٍ وَلَمْ يَكُنْ لِمَوْلَاهَا اَنْ يَاْخُذَ زَوْجَهَا

حضرت ابن ابوعمران فرماتے ہیں کہ جس ضابطے پر اس بات کی بنیاد ہے اس پر قیاس کا تقاضا یہی ہے کیونکہ اگر وہ اپنے خاوند کو جماع چھوڑنے کی اجازت دے تو اسے یہ گنجائش حاصل ہوگی اور مولیٰ اس

marfat.com

بِاَنْ يُجَامِعَهَا فَلَمَّا كَانَ الْجِمَاعُ الْوَاجِبُ عَلٰى زَوْجِهَا اِلَيْهَا اَخَذَ زَوْجُهَا بِهٖ لَا اِلٰى مَوْلَاهَا كَانَ ذٰلِكَ الْاِفْضَاءُ فِيْ ذٰلِكَ الْجِمَاعِ الْاٰخَذُ بِهٖ اِلَيْهَا لَا اِلٰى مَوْلَاهَا فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا وَاَنْكَرَ هٰؤُلَاءِ جَمِيْعًا الَّذِيْنَ اَبَاحُوا الْعَزْلَ مَا فِيْ حَدِيْثِ جُدَامَةَ مِمَّا رَوَتْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ فِيْهِ اَنَّهُ الْوَادُ الْخَفِيُّ وَرَوَوْا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْكَارَ ذٰلِكَ الْقَوْلِ عَلٰى مَنْ قَالَهُ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاوُدَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدِيْ جَارِيَةً وَاَنَا اَعْزِلُ عَنْهَا وَاَنَا اَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ وَاَشْتَهِيْ مَا يَشْتَهِي الرِّجَالُ وَاِنَّ الْيَهُوْدَ يَقُوْلُوْنَ هِيَ الْمَوْءُوْدَةُ الصُّغْرٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَتْ يَهُوْدُ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ اَرَادَ اَنْ يَّخْلُقَهُ لَمْ تَسْتَطِعْ اَنْ تَصْرِفَهُ.

(خاوند) کو عورت سے جماع پر مجبور نہیں کر سکتا تو جب جماع جو اس کے خاوند پر واجب ہے کی اجازت عورت (لونڈی) کو حاصل ہے کہ وہ خاوند کو اس سلسلے میں پکڑ سکتی ہے (مجبور کر سکتی) مالک کو یہ اختیار حاصل نہیں تو اسی جماع کے سلسلے میں انزال پر مجبور کرنے کا اختیار بھی لونڈی کو حاصل ہوگا اس کے مالک کو نہیں، اس سلسلے میں قیاس یہی ہے۔ ان تمام حضرات نے جنہوں نے عزل کو جائز قرار دیا حضرت جدامہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی اس قول کا انکار کیا ہے کہ "یہ خفیہ طور پر زندہ درگور کرنا ہے"۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قول کی روایت کا انکار کیا ہے۔ وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرتے ہیں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس ایک لونڈی ہے اور میں اس سے عزل کرتا ہوں (کیونکہ) مجھے اس کا حاملہ ہونا پسند نہیں اور میں وہ جو کچھ چاہتا ہوں جو دوسرے مرد چاہتے ہیں اور یہودی کہتے ہیں کہ یہ چھوٹے قسم کا زندہ درگور کرنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں نے جھوٹ کہا ہے اگر اللہ تعالیٰ کسی (بچے) کو پیدا کرنا چاہے تو تم اس کو روک نہیں سکتے۔

١٠٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ مُطِيْعِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ابو مطیع بن رفاعہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

١٠١ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَيَّاشُ بْنُ عُقْبَةَ الْحَضْرَمِيُّ

حضرت موسیٰ بن وردان، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے

عَنْ مُوْسَى بْنِ وَرْدَانَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْيَهُوْدَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الْعَزْلَ هِيَ الْمَوْءُوْدَةُ الصُّغْرٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَتْ يَهُوْدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَفْضَيْتَ لَمْ يَكُنْ اِلَّا بِقَدَرٍ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی کہ یہودی کہتے ہیں عزل چھوٹا زندہ درگور کرنا ہے تو آپ نے فرمایا یہودی جھوٹ کہتے ہیں اور آپ نے (مزید) فرمایا اگر تم (عورت تک) پہنچ بھی جاؤ تو وہی ہو گا جو تقدیر میں ہے۔

۱۰۲- **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشُ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَقَمْتُ جَارِيَةً لِيْ بِسُوْقِ بَنُوْ قَيْنُقَاعَ فَمَرَّ بِيْ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الْجَارِيَةُ لِيْ قَالَ اَكُنْتَ تُصِيْبُهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَعَلَّ فِيْ بَطْنِهَا مِنْكَ سَخْلَةً قَالَ قُلْتُ اِنِّيْ كُنْتُ اَعْزِلُ عَنْهَا قَالَ تِلْكَ الْمَوْءُوْدَةُ الصُّغْرٰى فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ كَذَبَتْ يَهُوْدُ كَذَبَتْ يَهُوْدُ۔

حضرت ابو امامہ بن سہل، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں بنو قینقاع کے بازار میں اپنی لونڈی کے ساتھ مقیم تھا تو میرے پاس سے ایک یہودی گزرا اس نے کہا یہ لونڈی کون ہے؟ میں نے کہا یہ میری لونڈی ہے اس نے کہا کیا تم نے اس سے جماع کیا میں نے کہا "ہاں"، اس نے کہا شاید اس کے پیٹ میں تمہارا بچہ ہو گا (وہ فرماتے ہیں) میں نے کہا میں اس سے عزل کرتا تھا اس (یہودی) نے کہا یہ تو چھوٹے قسم کا زندہ درگور کرنا ہے (فرماتے ہیں) پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی خدمت میں یہ بات پیش کی آپ نے فرمایا یہودی نے جھوٹ کہا یہودی نے جھوٹ کہا۔

فَهٰذَا اَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ حَكٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذِبَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْعَزْلَ مَوْءُوْدَةٌ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَفْعُ ذٰلِكَ وَالتَّنْبِيْهُ عَلٰى فَسَادِهٖ بِمَعْنًى لَطِيْفٍ حَسَنٍ۔

تو یہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ہیں جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کا جھوٹا ہونا نقل کرتے ہیں جو عزل کو "زندہ درگور کرنا" خیال کرتا ہے پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس بات کا رفع اور اس کے فساد پر نہایت اور عمدہ تنبیہ مروی ہے۔

۱۰۳- **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنِيْ مَعْمَرُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ تَذَاكَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ عُمَرَ الْعَزْلَ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَقَالَ عُمَرُ قَدِ اخْتَلَفْتُمْ وَاَنْتُمْ اَهْلُ بَدْرٍ الْاَخْيَارِ فَكَيْفَ بِالنَّاسِ بَعْدَكُمْ اِذْ

حضرت عبد اللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں صحابہ کرام نے عزل پر باہم گفتگو کی تو ان کے درمیان اختلاف ہو گیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اختلاف کرتے ہو حالانکہ تم اہل بدر اور بہترین لوگ ہو تمہارے بعد لوگوں کا کیا حال ہو گا اس دوران دو آدمی آپس میں سرگوشی کرنے لگے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ سرگوشی کیا ہے؟ کسی نے کہا یہودیوں کا خیال ہے کہ یہ

تَنَاجَى رَجُلَانِ فَقَالَ عُمَرُ مَا هٰذِهِ الْمُنَاجَاةُ
قَالَ إِنَّ الْيَهُوْدَ تَزْعَمُ أَنَّهَا الْمَوْؤُدَةُ الصُّغْرٰى
فَقَالَ عَلِيٌّ إِنَّهَا لَا تَكُوْنُ مَوْؤُدَةً حَتّٰى تَمُرَّ
بِالتَّارَاتِ السَّبْعِ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ
سُلَالَةٍ مِّنْ طِيْنٍ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ ۔

چھوٹے قسم کا زندہ درگور کرنا ہے ۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ زندہ درگور کرنا نہیں ہو گا حتیٰ کہ تم سات اگوں سے گزر جاؤ اور آپ نے پڑھا اور بے شک ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا ۔

---

١٠٤ ۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا
ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ
حَبِيْبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ
عُبَيْدَ بْنَ رِفَاعَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ تَذَاكَرَ أَصْحَابُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَزْلَ ثُمَّ
ذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ فَتَعَجَّبَ عُمَرُ مِنْ قَوْلِهٖ وَ
قَالَ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَأَخْبَرَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ أَنَّهُ لَا مَوْؤُدَةَ إِلَّا مَا قَدْ نُفِخَ فِيْهِ الرُّوْحُ
قَبْلَ ذٰلِكَ وَأَمَّا مَا لَمْ يُنْفَخْ فِيْهِ الرُّوْحُ
فَإِنَّمَا هُوَ مَوَاتٌ غَيْرُ مَوْؤُدَةٍ وَقَدْ رُوِيَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا نَظِيْرُ
مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

حضرت معمر بن ابو حبیبہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبید بن رفاعہ انصاری سے سنا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے عزل کے بارے میں مذاکرہ کیا، پھر انہوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ان (حضرت علی المرتضیٰ) کی بات پسند آئی چنانچہ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزاء عطا کرے ۔

تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ زندہ درگور کرنا وہاں ہوتا ہے جہاں پہلے سے رُوح پھونکی جاچکی ہو اور جس میں رُوح نہ پھونکی گئی ہو وہ بے جان ہے زندہ درگور نہیں ہے ۔ جو کچھ ہم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اس کی مثل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے ۔

١٠٥ ۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُؤَمَّلٌ
قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي
الْوَدَّاكِ أَنَّ قَوْمًا سَأَلُوا ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْعَزْلِ
فَذَكَرَ مِثْلَ كَلَامِ عَلِيٍّ سَوَاءً فَهٰذَا عَلِيٌّ وَ
ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَدِ اجْتَمَعَا فِيْ
هٰذَا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَتَابَعَ عَلِيًّا عَلٰى مَا قَالَ
مِنْ ذٰلِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَمَنْ كَانَ
بِحَضْرَتِهِمَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ ۔

حضرت اعمش ، حضرت ابو وداک سے روایت کرتے ہیں کہ ایک گروہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عزل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے کلام کی مثل ذکر کیا تو یہ حضرت علی اور ابن عباس (رضی اللہ عنہم) ہیں ۔ جو اس مسئلے میں اس بات پر متفق ہیں جو ہم نے ذکر کی اور اس سلسلے میں جو کچھ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت عمر فاروق اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جو وہاں موجود تھے ان کی اتباع کی ۔

فَفِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْعَزْلَ غَيْرُ مَكْرُوْهٍ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَةِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَزْلِ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَسْبَاطٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ اَصَبْنَا نِسَاءً فَكُنَّا نَطَاُهُنَّ فَنَعْزِلُ عَنْهُنَّ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ اَتَفْعَلُوْنَ هٰذَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَنْبِكُمْ لَا تَسْاَلُوْنَهُ قَالَ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَيْسَ مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُوْنُ الْوَلَدُ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ فَلَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَعْزِلُوْا۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس اعتبار سے عزل مکروہ نہیں ہے عزل کے بارے میں سرکار دو عالم سے مزید روایات مروی ہیں ۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا تو ہمیں کچھ عورتیں (قیدی) حاصل ہوئیں ہم ان سے وطی کرتے ہوئے عزل کرتے ہم نے ایک دوسرے سے کہا کہ تم ایسا کرتے ہو حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس موجود ہیں آپ سے نہیں پوچھتے فرماتے ہیں انہوں نے آپ سے اس سلسلے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا ہر پانی (نطفہ) سے بچہ پیدا نہیں ہوتا بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی لہٰذا اگر تم عزل نہ کرو تو بھی مضائقہ نہیں۔

١٠٦- حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ اَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ اَنَّ بَعْضَ النَّاسِ كَلَّمُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَاْنِ الْعَزْلِ وَذٰلِكَ لِشَاْنِ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَاَصَابُوْا سَبَايَا وَكَرِهُوْا اَنْ يَلِدْنَ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَعْزِلُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَدَّرَ مَا هُوَ خَالِقٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

ابن محیریز فرماتے ہیں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ بعض صحابہ کرام نے عزل کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی اور غزوہ بنو مصطلق کی وجہ سے اس کی ضرورت پڑی کیونکہ ان کو قیدی عورتیں حاصل ہوئیں اور انہوں نے ان عورتوں سے اتصال (رحم بستہ ہونا) ناپسند کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم عزل نہ کرو تو بھی کوئی حرج نہیں بے شک اللہ تعالیٰ نے قیامت تک جسے پیدا کرنا اسے مقدر فرما دیا ہے۔

١٠٧- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنِي ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ حَبَّانَ اَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ اَخْبَرَهُمْ

محمد بن یحییٰ بن حبان فرماتے ہیں کہ ابن محیریز نے ان سے بیان کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی پھر انہوں نے اس کی مثل

marfat.com

ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ ـ

ذکر کیا۔

۱۰۸- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ ـ

حضرت ربیعہ بن عبدالرحمان ، محمد بن یحیی بن حبان سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۹- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ الْمُحَيْرِيزِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُمْ اَصَابُوا سَبَايَا يَوْمَ اَوْطَاسٍ فَاَرَادُوْا اَنْ يَسْتَمْتِعُوْا مِنْهُنَّ وَلَا تَحْمِلْنَ فَسَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ اِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ـ

حضرت موسی بن عقبہ، محمد بن یحیی بن حبان سے وہ ابن محیریز سے اور وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ (جنگ) اوطاس کے دن انہیں کچھ قیدی عورتیں حاصل ہوئیں انہوں نے ارادہ کیا کہ ان سے جماع کریں لیکن حمل نہ ٹھہرے چنانچہ انہوں نے اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو (عزل نہ کرو) تو بھی کوئی حرج نہیں اللہ تعالیٰ نے قیامت تک جسے پیدا کرنا ہے اسے لکھ دیا ہے۔

۱۱۰- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَيْرِيزٍ الْجُمَحِيُّ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُصِيبُ سَبْيًا وَنُحِبُّ الْاَثْمَانَ فَكَيْفَ تَرٰى فِى الْعَزْلِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَ اِنَّكُمْ لَتَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ لَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا ذٰلِكُمْ فَاِنَّهَا لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللّٰهُ اَنْ تَخْرُجَ اِلَّا هِيَ خَارِجَةٌ ـ

حضرت زہری فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن محیریز جمحی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہوئے مجھے بتایا فرماتے ہیں کہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انصار میں سے ایک شخص آیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں قیدی حاصل ہوئے ہیں اور ہمیں (ان کی) قیمتیں پسند ہیں (یعنی بیچنا چاہتے ہیں) تو عزل کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم ایسا کرتے ہو اگر تم نہ بھی کرو تو کوئی حرج نہیں کیونکہ جس جان کا ظاہر (پیدا) ہونا اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے وہ ظاہر ہوگی۔

۱۱۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ مَعْبَدَ بْنَ سِيْرِيْنَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْنَا

حضرت معبد بن سیرین، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اگر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن العزل فقال لا علیکم الا تفعلوہ فانما ھو القدر۔

ایسا نہ کرو تو بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ تو تقدیر کی بات ہے۔

۱۱۲ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابوداؤد عن شعبۃ عن ابی اسحاق السبیعی قال سمعت ابا الوداک یحدث عن ابی سعید الخدری قال لما اصبنا سبی خیبر سالنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن العزل فقال لیس من کل الماء یکون الولد فاذا اراد اللہ ان یخلق شیئا لم یمنعہ شیء۔

حضرت ابوالوداک، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں جب ہمیں خیبر کے قیدی حاصل ہوئے تو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا ہر پانی (نطفہ) سے بچہ پیدا نہیں ہوتا جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔

۱۱۳ - حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا مؤمل قال ثنا سفیان عن ابی اسحاق عن ابی الوداک عن ابی سعید قال اصبنا سبایا یوم خیبر نعزل عنھن نرید الفداء فقلنا لو سالنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ذکر مثلہ۔

ایک دوسری روایت میں ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں خیبر کے قیدی ملے اور ہم ان (قیدی عورتوں) سے عزل کرتے تھے اور ہم فدیہ دینے کا ارادہ کرتے تھے ہم نے کہا کہ (کیا اچھا ہو اگر) ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیں اس کے بعد اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۴ - حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ابو ظفر قال ثنا جریر بن حازم عن محمد بن سیرین عن ابی العالیۃ عن ابی سعید قال تذاکرنا العزل فخرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا علیکم الا تفعلوا فانما ھو القدر۔

حضرت ابوالعالیہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم عزل کے بارے میں باہم گفتگو کر رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ نے فرمایا عزل نہ بھی کرو تو کوئی ڈر نہیں کیونکہ تقدیر کی بات ہے (یعنی وہی ہوگا جو لکھا گیا)

۱۱۵ - حدثنا ابو بکرۃ وابن مرزوق قالا ثنا ابو داؤد قال ثنا شعبۃ عن ابی الفیض قال سمعت عبد اللہ بن مرۃ عن ابی سعید الزرقی ان رجلا من اشجع سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن العزل فقال ما یقدر اللہ فی الرحم یکن۔

حضرت عبداللہ بن مرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اشجع قبیلے کے ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا جو کچھ اللہ تعالیٰ نے رحم میں مقدر کیا ہے وہ ہوکر رہے گا۔

۱۱۶ - حدثنا فھد قال ثنا ابو غسان قال ثنا جعفر بن ابی المغیرۃ عن عبد اللہ بن ابی الھذیل عن جریر رضی اللہ عنہ قال

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہمیں مشرکین

marfat.com

أتى النبي صلى الله عليه وسلم رجل فقال ما وصلت إليك من المشركين إلا بغنية لي أو بقينة أعزل عنها أريد بها السوق فقال جاءها ما قدر.

قال أبو جعفر ففي هذه الآثار أيضا ما يدل على أن العزل غير مكروه لأن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما أخبروه أنهم يفعلونه لم ينكر ذلك عليهم ولم ينههم عنه وقال لا عليكم أن لا تفعلوه فإنما هو القدر أي فإن الله إذا كان قد قدر يكون ذلك كان ذلك الولد ولم يمنعه عزل ولا غيره لأنه قد يكون مع العزل إفضاء بقليل الماء الذي قد قدر الله عز وجل أن يكون منه ولد فيكون منه ولد ويكون ما بقي من الماء الذي قد يمتنعون من الإفضاء به بالعزل فضلا وقد يكون الله عز وجل قد قدر أن لا يكون من ماء ولد فيكون الإفضاء بذلك الماء والعزل سواء في أن لا يكون منه ولد فكان الإفضاء بالماء لا يكون منه ولد إلا بأن تكون في تقدير الله عز وجل أن لا يكون من ذلك الماء ولد فيكون كما قدر وكان العزل إذا كان قد تقدم في تقدير الله عز وجل أن يكون من ذلك الماء الذي يعزل ولدا وصل الله إلى الرحم منه الولد فأعلمهم رسول الله صلى الله عليه وسلم أن الإفضاء لا يكون به ولد إلا أن يكون قد سبق ذلك في تقدير الله عز وجل وأن العزل لا يمنع أن يكون ولد إذا كان قد سبق في علم الله أنه كائن ولم ينههم في جملة ذلك عن العزل

سے آپ تک اس لیے پہنچا ہوں کہ میری ایک لونڈی ہے جس سے میں عزل کرتا ہوں کیونکہ میں اسے بازار لے جانا (بیچنا) چاہتا ہوں آپ نے فرمایا وہ اسے ہی لائے گی جو تقدیر میں لکھا گیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں بھی اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ عزل مکروہ نہیں ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب صحابہ کرام نے بتایا کہ وہ عزل کرتے ہیں تو آپ نے اس کا رد نہیں فرمایا اور نہ ہی ان کو روکا البتہ فرمایا کہ اگر تم نہ بھی کرو تو کوئی ڈر نہیں کیونکہ یہ تو تقدیر کی بات ہے یعنی اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو مقدر فرما دیا ہے کہ ہوگا تو وہ بچہ پیدا ہوگا اور اسے عزل وغیرہ نہیں روک سکیں گے کیونکہ بعض اوقات عزل کے باوجود تھوڑا سا مادہ منویہ اندر چلا جاتا ہے جس سے بچے کی پیدائش اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمائی ہے پس اس سے بچہ پیدا ہو جاتا ہے اور باقی پانی (مادہ منویہ) جسے وہ عزل کے ذریعے آگے جانے سے روکتے ہیں زائد ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں لکھا ہوتا ہے اس پانی سے بچہ پیدا نہیں ہوگا پس اس سلسلے میں اس پانی کا اندر جانا اور عزل برابر ہیں کہ بچہ پیدا نہیں ہوگا تو پانی کے اندر جانے سے بچہ اسی صورت میں پیدا ہوگا جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تقدیر میں ہوگا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں ہو کہ جس پانی کا عزل کیا گیا ہے اس سے بچہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس میں سے کچھ رحم میں پہنچا دے گا۔ اگرچہ تھوڑا ہی ہو پس اس سے بچہ پیدا ہو جائے گا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (صحابہ کرام) کو بتایا کہ محض انزال سے بچہ پیدا نہیں ہوتا جب تک پہلے سے تقدیر میں نہ لکھا ہو اور عزل بچے کی پیدائش کو نہیں روکتا جب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہو کہ وہ پیدا ہوگا تو خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے عزل سے منع نہیں فرمایا۔

۱۱۷- ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ إِبَاحَتِهِ أَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِيْ جَارِيَةً تَسِيْرُ تَسْتَقِيْ عَلَى نَاضِحِيْ وَأَنَا أُصِيْبُ مِنْهَا أَفَأَعْزِلُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَاعْزِلْ فَلَمْ يَلْبَثِ الرَّجُلُ أَنْ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَزَلْتُ عَنْهَا فَحَمَلَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدَّرَ اللّٰهُ لِنَفْسٍ أَنْ يَخْلُقَهَا إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ۔

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے جواز کے بارے میں بھی احادیث مروی ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک انصاری نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میری ایک لونڈی ہے جو اونٹ پر پانی لانے جایا کرتی ہے اس سے جماع بھی کرتا ہوں تو کیا میں عزل کر دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا "ہاں" پس اس نے عزل کیا پھر زیادہ عرصہ نہ گزرا کہ اس شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اس سے عزل کیا لیکن وہ حاملہ ہو گئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نفس کا پیدا کرنا اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔

۱۱۸- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا جَابِرٌ قَدْ حَكَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظِيْرَ مَا حَكَى عَنْهُ أَبُوْ سَعِيْدٍ وَمَنْ ذَكَرْنَا مَعَهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا أَنَّهُ قَدْ أَذِنَ مَعَ ذٰلِكَ فِي الْعَزْلِ۔

حضرت منصور، سالم بن جعد سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل نقل کرتے ہیں جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان راویوں نے نقل کیا جن کا ہم نے اس سے پہلے باب کے شروع میں ذکر کیا کہ آپ نے اس کے باوجود عزل کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۱۱۹- ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرٍ فِيْ إِبَاحَةِ الْعَزْلِ أَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ فِي الْعَزْلِ۔

پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی عزل کے جواز کے بارے میں مروی ہے حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عزل کی اجازت دی۔

۱۲۰- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ۔

حضرت عطاء، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم دورِ رسالت میں عزل کرتے تھے اور قرآن پاک نازل ہو رہا تھا۔

marfat.com

١٢١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِعَمْرٍو أَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ جَابِرٍ فَقَالَ لَا۔

١٢٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَنْهَانَا عَنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا انْتَفَى الْمَعْنَى الَّذِي بِهِ كُرِهَ الْعَزْلُ وَمَا ذُكِرَ مِنْ ذِكْرٍ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ مِنَ الْمَوْؤُدَةِ وَثَبَتَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ مِنْ إِبَاحَتِهِ ثَبَتَ أَنْ لَا بَأْسَ بِالْعَزْلِ لِمَنْ أَرَادَ عَلَى الشَّرَائِطِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا وَفَصَّلْنَاهَا فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ،

بَابُ ١٧٩ الْحَائِضِ مَا يَحِلُّ لِزَوْجِهَا مِنْهَا

١٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ إِحْدَانَا أَنْ تَتَّزِرَ وَهِيَ حَائِضٌ ثُمَّ يُضَاجِعُهَا قَالَ شُعْبَةُ وَقَالَ مَرَّةً يُبَاشِرُهَا۔

١٢٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا حُرَيْثُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا بَاشَرَنِي النَّبِيُّ وَأَنَا حَائِضٌ فَوْقَ الْإِزَارِ۔

١٢٥ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ أَخْبَرَنَا

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم عزل کرتے تھے اور قرآن مجید نازل ہو رہا تھا حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمرو سے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ بات حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے خود سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا ''نہیں''۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عزل کرتے تھے، تو آپ ہمیں اس سے منع نہیں فرماتے تھے۔ تو جب اس بات کی نفی ہو گئی جس کی وجہ سے عزل مکروہ ہے اور اس سلسلے میں جن لوگوں نے ذکر کیا انہوں نے اسے زندہ درگور کرنا قرار دیا (اور اس کی نفی ہو گئی) اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اباحت بھی ثابت ہو گئی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تو ثابت ہوا کہ جو شخص ہماری مذکورہ شرائط کے مطابق عزل کرنا چاہے اس کیلئے کوئی حرج نہیں اور وہ شرائط ہم نے باب کے شروع میں تفصیل سے بیان کی ہیں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

حائضہ عورت سے خاوند کیلئے کیا کچھ جائز ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ایک کو (یعنی کسی بھی زوجہ مطہرہ کو) حکم فرماتے کہ وہ چادر باندھ لے اور وہ حائضہ ہوتیں پھر ان کے ساتھ لیٹ جاتے حضرت شعبہ فرماتے ہیں ایک بار انہوں نے (حضرت منصور راوی نے) فرمایا کہ حضور علیہ السلام ان (ازواج) سے مباشرت فرماتے (یعنی اپنے جسم کو ان کے جسم سے ملاتے)۔

حضرت مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے تہبند کے اوپر مباشرت فرماتے جب کہ میں حائضہ ہوتی۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرکار دو عالم

اسد قال ثنا اسباط ح وحدثنا محمد بن
عمرو بن یونس قال ثنا اسباط عن ابی اسحاق
الشیبانی عن عبد الله بن شداد عن میمونة
قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
یباشر نساءه فوق الازار وهن حیض.

١٢٦ - حدثنا یونس قال اخبرنا ابن
وهب قال اخبرنی یونس واللیث عن ابن شهاب
عن حبیب مولی عروة ابن الزبیر عن ندبة
قال ابن وهب ان اللیث یقول بدیة مولاة
میمونة عن میمونة زوج النبی صلی الله
علیه وعلی اله وسلم قالت کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم یباشر المرأة من
نسائه وهی حائض اذا کان علیها ازار یبلغ
انصاف الفخذین او الرکبتین وفی حدیث
اللیث محتجزة به.

١٢٧ - حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد
قال ثنا اللیث فذکر مثل ما ذکره ابن وهب
عن اللیث سواء قال ابو جعفر فذهب
قوم الی ان الحائض لا ینبغی لزوجها ان
یجامعها الا کذلك ولا یطلع منها علی
عورة واحتجوا فی ذلك بفعل رسول الله صلی
الله علیه وسلم الذی ذکرنا وممن قال به
ابو حنیفة رحمة الله علیه.

١٢٨ - واحتجوا فی ذلك ایضا بما روی
من قول رسول الله صلی الله علیه وسلم
فانه حدثنا ابراهیم بن ابی داود قال ثنا
علی بن الجعد قال اخبرنا زهیر بن معاویة
عن ابی اسحاق عن عاصم بن عمرو الشامی
عن احد النفر الذین اتوا عمر بن الخطاب

کی ازواج مطہرات حیض کی حالت میں ہوتیں تو آپ ان
کے ساتھ تہبند کے اوپر مباشرت فرماتے۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی ندبہ
(یا بدیہ) ان سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی
ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات
میں سے کوئی حیض کی حالت میں ہوتیں تو
ان سے اس صورت میں ہم بستر ہوتے کہ انہوں
نے تہبند باندھا ہوتا جو رانوں کے نصف یا
گھٹنوں تک پہنچتا حضرت لیث کی روایت میں
ہے کہ انہوں نے ازار سے ستر ڈھانپا ہوتا۔

حضرت اسد فرماتے ہیں ہم سے حضرت لیث نے بیان کیا
پھر انہوں نے اسی طرح ذکر کیا جس طرح ابن وہب نے حضرت
لیث سے روایت کیا۔ حضرت امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں ایک
جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ حائضہ عورت کے خاوند کے لیے
اس طریقے کے علاوہ جماع جائز نہیں اور نہ ہی وہ اس کی شرمگاہ کی طرف
دیکھے، انہوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل سے
استدلال کیا جسے ہم نے ذکر کیا ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ
اللہ بھی اس بات کے قائلین میں شامل ہیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں مروی رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کے ارشاد گرامی سے بھی استدلال کیا ہے حضرت عاصم
بن عمرو شامی اس گروہ میں سے ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں جو
حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ تین آدمی
تھے انہوں نے آپ سے پوچھا کہ اگر کسی شخص کی بیوی کو حدث ہو جائے
یعنی حیض آجائے تو اس (مرد) کے لیے کیا جائز ہے حضرت عمر

marfat.com

وَكَانُوا ثَلَاثَةً فَسَأَلُوهُ مَا لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ إِذَا أَحْدَثَتْ يَعْنُونَ الْحَيْضَ فَقَالَ سَأَلْتُمُونِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مِنْهَا مَا فَوْقَ الْإِزَارِ مِنَ التَّقْبِيلِ وَالضَّمِّ وَلَا يَطَّلِعُ عَلَى مَا تَحْتَهُ۔

فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے مجھ سے ایسی بات کا سوال کیا کہ جب سے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا کسی نے مجھ سے اس کے متعلق نہیں پوچھا آپ نے فرمایا اس مرد کے لیے تہبند سے اوپر اوپر جائز ہے یعنی بوسہ لے سکتا ہے اس کو اپنے ساتھ لٹا سکتا ہے لیکن اس کے نیچے نہیں جھانک سکتا۔

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو الْبَجَلِيِّ أَنَّ قَوْمًا أَتَوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَسَأَلُوهُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عاصم بن عمرو بجلی فرماتے ہیں ایک جماعت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور انہوں نے آپ سے پوچھا، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ أَنَّ قَوْمًا أَتَوْا عُمَرَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

ایک دوسرے روایت میں بھی حضرت عاصم بن عمرو بجلی فرماتے ہیں کہ ایک جماعت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى لِعُمَرَ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عاصم بن عمرو، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے غلام عمیر سے اور وہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِمَا فَوْقَ الْإِزَارِ مِنْهَا وَمَا تَحْتَ الْإِزَارِ إِذَا اجْتَنَبَ مَوَاضِعَ الدَّمِ وَقَالُوا أَمَّا مَا ذَكَرْتُمْ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ فِي ذٰلِكَ لِأَنَّا نَحْنُ لَا نُنْكِرُ أَنَّ لِزَوْجِ الْحَائِضِ مِنْهَا مَا فَوْقَ الْإِزَارِ فَيَكُونُ هٰذَا الْحَدِيثُ حُجَّةً عَلَيْنَا بَلْ نَحْنُ نَقُولُ لَهُ مِنْهَا مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَمَا تَحْتَهُ إِذَا اجْتَنَبَ مَوَاضِعَ الدَّمِ كَمَا لَهُ أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ قَبْلَ حُدُوثِ الْمَحِيضِ إِنَّمَا ذٰلِكَ الْحَدِيثُ حُجَّةٌ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ أَنَّ لِزَوْجِ

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ تہبند سے اوپر ہو یا نیچے دونوں طرح کوئی حرج نہیں بشرطیکہ خون کی جگہ سے بچے انہوں نے فرمایا کہ جو کچھ تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں ذکر کیا ہے اس میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ حائضہ کے خاوند کو تہبند کے اوپر کا حق ہے کہ اس طرح یہ حدیث ہمارے خلاف حجت ہوتی بلکہ ہم کہتے ہیں کہ اسے تہبند کے اوپر اور نیچے دونوں طرح حق ہے جب کہ خون کی جگہوں سے بچے (جماع نہ کرے) جیسا کہ اسے حیض سے پہلے یہ حق حاصل ہوتا ہے یہ حدیث تو ان لوگوں کے خلاف حجت ہے جو تہبند کے اوپر بھی خاوند کے حق کا انکار

الحائض منها ما فوق الإزار فقالوا من أباح ذلك له فإن هذا الحديث ليس بحجة عليه وعليكم البرهان بعد لقولكم إنه ليس له منها إلا ذلك فقد روي عن عائشة في هذا عن النبي صلى الله عليه وسلم ما يوافق ما ذهبنا إليه نحن ويخالف ما ذهبتم أنتم إليه وهي أحد من ثم ويتم عنها مما كان يفعل رسول الله صلى الله عليه وسلم بنسائه إذا حضن ما ذكرتم من ذلك.

١٣٢ - **حدثنا** فهد قال ثنا أحمد بن يونس قال ثنا زهير قال ثنا أبو إسحاق عن أبي ميسرة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يباشرني في شعار واحد وأنا حائض ولكنه كان أملككم لإربه أو أملك لإربه.

فهذا على أنه كان يباشرها في إزار واحد ففي ذلك إباحة ما تحت الإزار فلما جاء هذا عنها وقد جاء عنها أنه كان يأمرها أن تتزر ثم يباشرها كان هذا عندنا على أنه كان يفعل هكذا مرة وهكذا مرة وفي ذلك إباحة للمعنيين جميعا وقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أيضا من غير هذا الوجه ما يوافق هذا القول الذي صححنا عليه حديثي عائشة اللذين ذكرنا.

١٣٣ - **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا أبو الوليد الطيالسي قال ثنا حماد بن سلمة عن ثابت عن أنس أن اليهود كانوا لا يأكلون ولا يشربون ولا يقعدون

کرتے ہیں لیکن جو حضرات اسے جائز سمجھتے ہیں ان کے خلاف حجت نہیں اب جب کہ تم صرف اسی بات (تہبند کے اوپر مباشرت) کو جائز سمجھتے ہو تو اس پر دلیل پیش کرو (کیونکہ) اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے جو کچھ بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مروی ہے وہ ہمارے مذہب کے موافق ہے اور تمہارے موقف کے خلاف ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ازواج مطہرات سے ان کی حالت حیض میں کیا جانے والا فعل جو تم نے روایت کیا وہ صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے کپڑے کے اوپر سے ہمبستر ہوتے جب میں حالت حیض میں ہوتی لیکن آپ، تم سب سے زیادہ اپنی خواہش پر کنٹرول رکھنے والے تھے راوی کو شک ہے کہ "املککم" فرمایا یا صرف "املک" فرمایا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ان سے ایک تہبند میں مباشرت فرماتے پس اس سے تہبند کے نیچے کا جواز (ثابت ہوتا) ہے تو جب یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور ان ہی سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ آپ ان کو تہبند باندھنے کا حکم دیتے پھر ان کے ساتھ لیٹتے تو ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ کبھی آپ اس طرح کرتے اور کبھی اس طرح تو اس سے دونوں باتوں کا جواز ثابت ہوا۔ ایک دوسرے طریقے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس قسم کی بات مروی ہے جو ہماری اس بات کے موافق ہے جسے ہم نے ام المومنین سے مروی دونوں حدیثوں کے ضمن میں صحیح قرار دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہودی حیض والی عورتوں کے ساتھ نہ کھاتے، نہ پیتے اور نہ ہی ان کے ساتھ بیٹھتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ بات عرض کی گئی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل

marfat.com

مَعَ الْحَيْضِ فِيْ بَيْتٍ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْجِمَاعَ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُمْ كَانُوْا قَدْ اُبِيْحُوْا مِنَ الْحَائِضِ كُلَّ شَيْءٍ مِنْهَا غَيْرَ جِمَاعِهَا خَاصَّةً وَذٰلِكَ عَلٰى جِمَاعِ الْفَرْجِ دُوْنَ مَا سِوَاهُ۔

نازل، (ترجمہ) "آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے وہ ناپاکی ہے پس حیض کے دنوں میں عورتوں سے دور رہو" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماع کے علاوہ سب کچھ کر سکتے ہو۔ تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ وہ (صحابہ کرام) حیض والی عورتوں سے جماع کے علاوہ سب کچھ جائز سمجھتے تھے اور اس جماع سے مراد شرمگاہ کا جماع ہے اس کے علاوہ نہیں۔

۱۳۴۔ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْقَوْلُ بِعَيْنِهٖ عَنْ عَائِشَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَعَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَائِشَةَ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهٖ اِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَقَالَتْ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا فَرْجَهَا۔

بعینہ یہ قول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا جب کوئی عورت حائضہ ہو تو اس کے خاوند کے لیے اس سے کیا کچھ جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا شرمگاہ کے علاوہ سب کچھ جائز ہے۔

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

حضرت ابراہیم، حضرت مسروق سے اور وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ عِقَالٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ مَا يَحْرُمُ عَلَيَّ مِنِ امْرَاَتِيْ اِذَا حَاضَتْ قَالَتْ فَرْجُهَا فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ۔

حضرت ابو مرہ (حضرت عقیل کے آزاد کردہ غلام) حضرت حکیم بن عقال سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ جب میری عورت حائضہ ہو تو اس سے میرے لیے کیا حرام ہے انہوں نے فرمایا اس کی شرمگاہ۔ معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس بات کا یہ بیان ہے۔

وَاَمَّا وَجْهُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَيْنَا الْمَرْاَةَ قَبْلَ اَنْ تَحِيْضَ لِزَوْجِهَا اَنْ يُّجَامِعَهَا فِيْ فَرْجِهَا وَلَهٗ مِنْهَا مَا فَوْقَ الْاِزَارِ وَمَا تَحْتَ الْاِزَارِ اَيْضًا ثُمَّ اِذَا حَاضَتْ حَرُمَ

اور قیاس کے طور پر اس کی توجیہ یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں حیض کے علاوہ عورت کا خاوند اس سے جماع کر سکتا ہے اور وہ تہبند کے اوپر اور نیچے دونوں طرح اس کے لیے جائز ہے پھر جب اسے حیض آ جائے تو اس کی شرمگاہ میں جماع ناجائز ہے

عَلَيْهِ الْجِمَاعُ فِيْ فَرْجِهَا وَحَلَّ لَهٗ مِنْهَا مَا فَوْقَ الْإِزَارِ بِاتِّفَاقِهِمْ وَاخْتَلَفُوْا فِيْمَا تَحْتَ الْإِزَارِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فَأَبَاحَهٗ بَعْضُهُمْ فَجَعَلَ حُكْمَهٗ حُكْمَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَمَنَعَ مِنْهُ بَعْضُهُمْ فَجَعَلَ حُكْمَهٗ حُكْمَ الْجِمَاعِ فِي الْفَرْجِ.

فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ وَجَبَ النَّظَرُ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْوَجْهَيْنِ هُوَ أَشْبَهُ بِهٖ فَيُحْكَمُ لَهٗ بِحُكْمِهٖ فَرَأَيْنَا الْجِمَاعَ فِي الْفَرْجِ يُوْجِبُ الْحَدَّ وَالْمَهْرَ وَالْغُسْلَ وَرَأَيْنَا الْجِمَاعَ فِيْمَا سِوَى الْفَرْجِ لَا يُوْجِبُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَيَسْتَوِيْ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمُ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ حُكْمَ مَا تَحْتَ الْإِزَارِ أَشْبَهُ بِمَا فَوْقَ الْإِزَارِ مِنْهُ بِالْجِمَاعِ فِي الْفَرْجِ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ هُوَ فِيْ حُكْمِ الْحَائِضِ فَيَكُوْنُ حُكْمُهٗ حُكْمَ الْجِمَاعِ فَوْقَ الْإِزَارِ لَا حُكْمَ الْجِمَاعِ فِي الْفَرْجِ وَهٰذَا قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَبِهٖ نَأْخُذُ.

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ ثُمَّ نَظَرْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَفِيْ تَصْحِيْحِ الْآثَارِ فِيْهِ فَإِذَا هِيَ تَدُلُّ عَلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ لَا عَلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مُحَمَّدٌ وَذٰلِكَ أَنَّا وَجَدْنَاهَا عَلٰى ثَلَاثَةِ أَنْوَاعٍ فَنَوْعٌ مِنْهَا مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ يُبَاشِرُ نِسَاءَهٗ وَهُنَّ حُيَّضٌ فَوْقَ الْإِزَارِ فَلَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى مَنْعِ الْحَيْضِ مِنَ الْمُبَاشَرَةِ تَحْتَ الْإِزَارِ لِمَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ مَوْضِعِهٖ مِنْ هٰذَا الْبَابِ وَنَوْعٌ آخَرُ مِنْهَا وَهُوَ مَا رَوٰى عُمَيْرٌ مَوْلٰى عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ

اور تہبند کے اوپر (نفع اٹھانا) جائز ہے یہ بات متفق علیہ ہے البتہ تہبند کے نیچے سے فائدہ اٹھانے میں اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا بعض نے اسے جائز قرار دیا اور اس کا حکم تہبند کے اوپر والے حکم جیسا قرار دیا لیکن بعض حضرات نے اس سے منع کیا انہوں نے اس کا وہی حکم بیان کیا جو شرمگاہ میں جماع کا ہے۔

تو جب ان کا اس بات میں اختلاف ہے تو غور وفکر کرنا ضروری ہے تاکہ معلوم ہو کہ دونوں میں سے کونسی صورت اس کے زیادہ مشابہ ہے تاکہ اس پر بھی وہی حکم لگایا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ شرمگاہ میں جماع سے حد، مہر اور غسل لازم ہوتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ شرمگاہ کے علاوہ جماع کی صورت میں ان میں سے کچھ بھی لازم نہیں ہوتا اس سلسلے میں تہبند کے اوپر اور نیچے کا حکم برابر ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ تہبند کے نیچے کا حکم شرمگاہ میں جماع کی نسبت تہبند کے اوپر والے حکم کے زیادہ مشابہ ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ حائضہ کے سلسلے میں بھی حکم اسی طرح ہو لہذا اس کا حکم تہبند کے اوپر جماع کے حکم جیسا ہوگا شرمگاہ میں جماع کے حکم جیسا نہیں ہوگا حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ علیہ کا یہی قول ہے اور ہم (امام طحاوی رحمہ اللہ) بھی اس کو ہی اختیار کرتے ہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں پھر میں نے اس باب میں غور کیا اور روایات کی تصحیح کو دیکھا تو وہ جو حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب پر دلالت کرتی ہے حضرت امام محمد رحمہ اللہ کے مذہب کی تائید نہیں کرتی۔ اور وہ اس طرح کہ ہم ان احادیث کو تین اقسام میں دیکھتے ہیں ان میں سے ایک قسم وہ ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ لیٹ جاتے اور وہ حائضہ ہوتیں اور انہوں نے کپڑا باندھا ہوتا۔ اس قسم کی احادیث میں حائضہ عورت سے تہبند کے نیچے مباشرت (شرمگاہ کے علاوہ) پر کوئی دلیل نہیں جیسا کہ ہم نے اس باب میں اپنے مقام پر اسے ذکر کیا ہے دوسری قسم کی حدیث وہ ہے جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے ان سے اور انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ جیسا کہ ہم

marfat.com

فِي مَوْضِعِهِ فَكَانَ فِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ مَنْعٍ مِنْ جِمَاعِ الْحُيَّضِ تَحْتَ الْإِزَارِ لِأَنَّ مَا فِيهِ مِنْ كَلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ وَ ذِكْرِهِ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ فَإِنَّمَا هُوَ جَوَابٌ لِسُؤَالِ عُمَرَ إِيَّاهُ مَا لِلرَّجُلِ مِنْ إِمْرَأَتِهِ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَقَالَ لَهُ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ فَكَانَ ذٰلِكَ جَوَابَ سُؤَالِهِ لَا نُقْصَانَ فِيهِ وَلَا تَقْصِيرَ.

نے اسے اپنے مقام پر ذکر کیا اس میں حائضہ عورت سے چادر کے نیچے جماع سے منع کیا گیا ہے کیونکہ اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام مبارک چادر سے اوپر کے بارے میں ہے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سوال کا جواب ہے انہوں نے حضور علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی عورت حائضہ ہو تو اس کے خاوند کے لیے کیا جائز ہے؟ تو آپ نے فرمایا چادر کے اوپر، تو یہ سوال کا بلا کم وکاست جواب ہے۔

وَنَوْعٌ آخَرُ مَا هُوَ مَا رُوِيَ عَنْ أَنَسٍ عَلَى مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فَذٰلِكَ مُبِيحٌ لِإِتْيَانِ الْحُيَّضِ دُونَ الْفَرْجِ وَإِنْ كَانَ تَحْتَ الْإِزَارِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ أَيُّ هٰذَيْنِ النَّوْعَيْنِ تَأَخَّرَ عَنْ صَاحِبِهِ فَنَجْعَلَهُ نَاسِخًا لَهُ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَإِذَا حَدِيثُ أَنَسٍ فِيهِ إِخْبَارٌ عَمَّا كَانَتِ الْيَهُودُ عَلَيْهِ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِخِلَافِهِمْ قَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي كِتَابِ الْجَنَائِزِ وَكَذٰلِكَ أَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالَى فِي قَوْلِهِ أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ فَكَانَ عَلَيْهِ اتِّبَاعُ مَنْ تَقَدَّمَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ حَتَّى يُحْدِثَ لَهُ شَرِيعَةً تَنْسَخُ شَرِيعَتَهُ.

فَكَانَ الَّذِي نَسَخَ مَا كَانَتِ الْيَهُودُ عَلَيْهِ مِنْ اجْتِنَابِ كَلَامِ الْحَائِضِ وَمُؤَاكَلَتِهَا وَالْاِجْتِمَاعِ مَعَهَا فِي بَيْتٍ هُوَ مَا هُوَ فِي حَدِيثِ أَنَسٍ لَا وَاسِطَةَ بَيْنَهُمَا فَفِي حَدِيثِ أَنَسٍ هٰذَا إِبَاحَةُ جِمَاعِهَا فِيمَا دُونَ الْفَرْجِ وَكَانَ الَّذِي فِي حَدِيثِ عُمَرَ الْإِبَاحَةُ لِمَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَالْمَنْعُ مِمَّا تَحْتَ الْإِزَارِ

ایک اور قسم ہے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا یہ حدیث، حائضہ عورت کے پاس شرمگاہ کے علاوہ جانے کو جائز قرار دیتی ہے اگرچہ چادر کے نیچے ہو۔ تو ہم نے چاہا کہ دیکھیں ان پہلی دو روایتوں میں مؤخر کونسی ہے تاکہ اسے دوسری کے لیے ناسخ قرار دیں ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہودیوں کے طرز عمل کا ذکر ہے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ان امور میں اہل کتاب کی موافقت کو پسند کرتے تھے جن کے بارے میں انکی مخالفت کا حکم نہ دیا گیا ہو۔ یہ بات ہم نے کتاب الجنائز میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے نقل کی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ارشاد میں بھی اسی بات کا حکم دیا "یہ وہ لوگ ہیں (سابقہ انبیاء کرام) اللہ تعالیٰ نے جن کی راہنمائی فرمائی پس آپ ان کے طریقے کی پیروی کریں تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت میں سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی پیروی لازم تھی جب تک آپ کے لیے ایسی شریعت نہ آئے جو ان کی شریعت کو منسوخ کر دے۔"

تو یہودیوں کے عمل یعنی حائضہ عورتوں سے کلام، ان کے ساتھ کھانے پینے اور ان کے ساتھ اکٹھے رہنے سے اجتناب کو جس چیز نے منسوخ کیا وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس روایت کا مضمون ہے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ان کے ساتھ شرمگاہ کے علاوہ جماع ثابت ہوتا ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت میں چادر سے اوپر کا جواز اور چادر کے نیچے کی مخالفت مذکور ہے پس اگر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کو

فاستحال ان يكون ذلك متقدما لحديث انس اذا كان حديث انس هو الناسخ لاجتناب الاجتماع مع الحائض ومواكلتها ومشاربتها فثبت انه متأخر عنه وناسخ لبعض الذي ابيح فيه فثبت بذلك ما ذهب اليه ابو حنيفة رحمة الله عليه من هذا بتصحيح الآثار وانتفى ما ذهب اليه محمد رحمة الله عليه۔

یہودیوں کے حائضہ عورتوں کے ساتھ اجتماع، کھانے اور پینے سے اجتناب والے عمل کے لیے ناسخ قرار دیا جائے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت اس سے مقدم نہ ہوگی پس ثابت ہوا کہ یہ بعد کی روایت ہے اور اس بعض کے لیے بھی ناسخ ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں جائز قرار دیا گیا لہٰذا روایات کی تصحیح سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب ثابت ہو گیا اور امام محمد رحمہم اللہ کے مسلک کی نفی ہوگئی۔

باب ۱۸ وطی النساء فی ادبارهن

عورتوں سے غیر فطری فعل کرنا

۱۳۷ - حدثنا احمد بن داود قال اخبرنا يعقوب بن حميد قال ثنا عبد الله بن نافع عن هشام بن سعد عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد ان رجلا اصاب امرأته في دبرها فانكر الناس ذلك عليه وقالوا اثفرتها فانزل الله عز وجل نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم انى شئتم قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان وطي المرأة في دبرها جائز واحتجوا في ذلك بهذا الحديث وتاولوا هذه الآية على اباحة ذلك وخالفهم في ذلك آخرون فكرهوا وطي النساء في ادبارهن ومنعوا من ذلك وتاولوا هذه الآية على غير هذا التاويل۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے اپنی بیوی سے غیر فطری فعل کیا تو لوگوں نے اسکی مذمت کی اور کہا کیا تو اسے ایسی عورت بنانا چاہتا ہے جس کا خاوند نہ ہو اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی (ترجمہ) تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں پس اپنی کھیتیوں میں جیسے چاہو آؤ (یعنی جماع کا مقام ایک ہی ہے البتہ طریقہ کوئی بھی اختیار کیا جا سکتا ہے)

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ عورتوں سے غیر فطری فعل جائز ہے انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا اور اس آیت سے اس کا جواز مراد لیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے عورتوں کے ساتھ غیر فطری فعل کو ناپسند کیا اور اس سے منع کیا انہوں نے اس آیت کا کچھ اور مفہوم بیان کیا ہے۔

---

۱۳۸ - فحدثنا يونس قال اخبرنا سفيان عن محمد بن المنكدر عن جابر ان اليهود قالوا من اتى امرأته في فرجها من دبرها خرج ولدها احول فانزل الله عز وجل نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم انى شئتم۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہودیوں نے کہا جو شخص اپنی عورت کے ساتھ دُبر کی طرف سے شرمگاہ میں جماع کرے اس کا بچہ بھینگا ہو گا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ "تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں پس اپنی کھیتیوں میں جیسے چاہو آؤ۔"

۱۳۹ - حدثنا يونس قال اخبرنا ابن وهب قال ثنا سفيان الثوري ان محمد بن

حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں حضرت محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے

marfat.com

الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهُ.

ان سے اس کی مثل بیان کیا۔

۱۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا أَبُو شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت فریابی کہتے ہیں ہم سے حضرت سفیان ثوری نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتِ الْيَهُودُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ أَهْلَهُ بَارِكَةً جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ قَالُوا فَإِنَّمَا كَانَ مِنْ قَوْلِ الْيَهُودِ مَا ذَكَرْنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ دَفْعًا لِقَوْلِهِمْ وَإِبَاحَةً لِلْوَطْيِ فِي الْفَرْجِ مِنَ الدُّبُرِ وَمِنَ الْقُبُلِ جَمِيعًا وَقَدْ رَوَى آخَرُونَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَزَادُوا فِيهِ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ فِي الْفَرْجِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں یہودیوں نے کہا جو شخص اپنی بیوی کو اونٹ کی طرح بٹھا کر ہمبستری کرے اس کا بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی، پھر انہوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔ یہ حضرات فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ یہودیوں کا قول تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بات کو رد کرنے کے لیے یہ آیت نازل فرمائی اور دُبر کی طرف سے یا اگلی جانب سے ہو کر دونوں طرح شرمگاہ میں وطی کو جائز قرار دیا۔ کچھ دوسرے حضرات نے اس حدیث کو حضرت محمد بن منکدر سے اسی طرح روایت کیا جس طرح ہم نے ذکر کیا لیکن اس میں یہ اضافہ کیا کہ جب شرمگاہ میں ہو۔

۱۴۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ يَهُودِيًّا قَالَ إِذَا نَكَحَ الرَّجُلُ امْرَأَةً مُجَبِّيَةً خَرَجَ وَلَدُهَا أَحْوَلَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ مُجَبِّيَةً وَإِنْ شِئْتُمْ غَيْرَ مُجَبِّيَةٍ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ فِي صِمَامٍ وَاحِدٍ.

حضرت محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے کہا جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اوندھا لٹا کر اس سے جماع کرے تو اس کا بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں پس اپنی کھیتیوں میں جیسے چاہو آؤ" اگر چاہو تو اوندھا کر کے کر سکتے ہو اگر دوسری طرح چاہو تو اس طرح کر لو جب کہ یہ ایک ہی سوراخ (شرمگاہ) میں ہو۔

۱۴۳ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِلْمُسْلِمِينَ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ وَهِيَ مُدْبِرَةٌ جَاءَ وَلَدُهَا أَحْوَلَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَاؤُكُمْ

حضرت جابر بن عبد اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں یہودیوں نے مسلمانوں سے کہا جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ دُبر کی طرف سے جائے اس کے ہاں بھینگا بچہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے آیت (مذکورہ بالا) نازل فرمائی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جیسے چاہو یعنی) آگے کی طرف سے یا پیچھے کی طرف سے لیکن وہ

حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلَةً وَّمُدْبِرَةً
مَا كَانَ فِي الْفَرْجِ فَفِيْ تَوْقِيْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ فِيْ ذٰلِكَ عَلَى الْفَرْجِ إِعْلَامٌ
مِنْهُ إِيَّاهُمْ أَنَّ الدُّبُرَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ وَقَدْ قِيْلَ
فِيْ تَأْوِيْلِ هٰذِهِ الْآيَةِ أَيْضًا غَيْرُ هٰذَا التَّأْوِيْلِ۔

۱۴۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا
مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ
عَنْ زَائِدَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْعَزْلِ
فَقَالَ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ إِنْ شِئْتَ فَاعْزِلْ
وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَعْزِلْ وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ أَهْلِ الْمَقَالَةِ
الْأُوْلٰى أَيْضًا لِقَوْلِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ مِنْ إِبَاحَةِ ذٰلِكَ كَمَا حَدَّثَنَا
أَبُوْ قُرَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ الرُّعَيْنِيُّ
قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ وَأَبُوْ زَيْدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
ابْنُ أَبِي الْغَمْرِ قَالَا قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ وَحَدَّثَنِيْ
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ ثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
عَنْ أَبِي الْحُبَابِ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ
عُمَرَ عَنْهُ يَعْنِيْ وَطْيَ النِّسَاءِ فِيْ أَدْبَارِهِنَّ فَقَالَ
لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ قَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنِ ابْنِ
عُمَرَ كَمَا ذَكَرْتُمْ وَرُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

۱۴۵ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ
فِيْ حَدِيْثِهِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوْبَ وَقَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي الْحَارِثُ بْنُ يَعْقُوْبَ
عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي الْحُبَابِ قُلْتُ لِابْنِ
عُمَرَ مَا تَقُوْلُ فِي الْجَوَارِيْ أَلْحِمْضُ بِهِنَّ قَالَ
وَمَا التَّحْمِيْضُ فَذَكَرْتُ الدُّبُرَ فَقَالَ وَهَلْ يَفْعَلُ

جو شرمگاہ میں ہو تو جب حضور علیہ السلام نے انہیں شرمگاہ کے بارے میں بتایا تو یہ آپ کی طرف سے انہیں بتانا ہے کہ دُبر (کا حکم) اس کے خلاف ہے اس آیت کا دوسرا مفہوم بھی بیان کیا گیا ہے۔

حضرت زائدہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عزل کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں اگر چاہو تو عزل کرو اور اگر چاہو تو عزل نہ کرو۔ پہلے قول والوں نے اپنے موقف پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت سے بھی استدلال کیا جس سے اس کا جواز ثابت ہوتا ہے حضرت ابوالحباب سعید بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عورتوں کے ساتھ غیر فطری فعل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ حضرت امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس طرح بھی مروی ہے جو کچھ تم نے ذکر کیا لیکن اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

حضرت ابوالحباب سعید بن یسار فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ آپ لونڈیوں سے تحمیض کے بارے میں کیا کہتے ہیں انہوں نے فرمایا تحمیض کیا ہوتا ہے؟ فرماتے ہیں میں نے دُبر کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کیا کوئی مسلمان ایسا بھی کرتا ہے تو یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت کے خلاف ہے جسے پہلے قول والوں نے ان سے

marfat.com

ذٰلِكَ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَدْ ضَادَّ هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا قَدْ رَوَاهُ عَنْهُ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ ذٰلِكَ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا اِنْكَارُ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ اَبِيْهِ.

۱۴۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا عِطَافُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ اَنَّ اَبَاهُ سَاَلَ سَالِمَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَنْ يُّحَدِّثَهٗ بِحَدِيْثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا بِاِتْيَانِ النِّسَاۗءِ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ فَقَالَ سَالِمٌ كَذَبَ الْعَبْدُ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا قَالَ لَا بَاْسَ اَنْ يُّؤْتَيْنَ فِيْ فُرُوْجِهِنَّ مِنْ اَدْبَارِهِنَّ وَلَقَدْ قَالَ مَيْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ اَنَّ نَافِعًا اِنَّمَا قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا كَبِرَ وَذَهَبَ عَقْلُهٗ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ فَقَدْ يُضَعَّفُ مَا هُوَ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا بِاَقَلَّ مِنْ قَوْلِ مَيْمُوْنٍ وَلَقَدْ اَنْكَرَهٗ نَافِعٌ اِبْتِدَاۗءً عَلٰى مَنْ رَوَاهُ عَنْهُ اَيْضًا.

۱۴۷ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى كَاتِبُ الْعُمَرِيِّ قَالَ ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِي النَّضْرِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ لِنَافِعٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَدْ اَكْثَرَ عَلَيْكَ الْقَوْلُ اِنَّكَ تَقُوْلُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَفْتٰى اَنْ تُؤْتَى النِّسَاۗءُ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ قَالَ نَافِعٌ كَذَبُوْا عَلَيَّ وَلٰكِنْ سَاُخْبِرُكَ كَيْفَ الْاَمْرُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَرَضَ الْمُصْحَفَ يَوْمًا وَاَنَا عِنْدَهٗ حَتّٰى بَلَغَ نِسَاۗؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ فَقَالَ يَا نَافِعُ هَلْ تَعْلَمُ مِنْ اَمْرِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ قُلْتُ

نقل کیا۔ اس حدیث کی صحت پر دلیل حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا اس بات سے انکار کرنا ہے کہ وہ حدیث ان کے والد سے مروی ہے۔

حضرت موسیٰ بن عبداللہ بن سالم رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا کی وہ حدیث بیان کریں جو حضرت نافع نے ان سے روایت کی ہے کہ وہ عورتوں سے غیر فطری فعل میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے حضرت سالم نے فرمایا غلام (حضرت نافع) نے جھوٹ کہا یا اس سے غلطی ہوئی انہوں نے تو یہ فرمایا تھا کہ ان (عورتوں) سے دُبر کی طرف سے شرمگاہ میں جماع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت میمون بن مہران فرماتے ہیں حضرت نافع نے یہ بات اس وقت فرمائی جب وہ بوڑھے ہو گئے اور انکی عقل جاتی رہی یہ بات ہم (امام طحاوی رحمہ اللہ) سے حضرت فہد نے بیان کی وہ فرماتے ہیں ہم سے علی بن معبد نے عبداللہ اور ان سے حضرت میمون بن مہران نے بیان کی اور میمون بن مہران کے تھوڑے سے قول کے ساتھ اس حدیث کا اکثر حصہ ضعیف ہو جائے گا اور حضرت نافع نے تو شروع سے ہی ان لوگوں کا رد کیا جنہوں نے ان سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

حضرت کعب بن علقمہ، حضرت ابوالنضر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ان کو بتایا کہ انہوں نے (ابوالنضر نے) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے (آزاد کردہ) غلام حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ کے بارے میں اکثر کہا جاتا ہے کہ آپ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہا کے بارے میں فرماتے ہیں کہ انہوں نے عورتوں سے غیر فطری فعل کا فتویٰ دیا ہے حضرت نافع نے فرمایا کہ ان لوگوں نے مجھ پر جھوٹ باندھا ہے میں عنقریب آپ کو بتاؤں گا کہ معاملہ کیا تھا۔ ایک دن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے قرآن مجید کھولا جب وہ اس آیت پر پہنچے (ترجمہ) "تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں پس اپنی کھیتیوں میں جیسے چاہو آؤ" انہوں نے فرمایا اے نافع! کیا تمہیں اس آیت کا معاملہ (پس منظر) معلوم ہے؟ میں نے

لا قَالَ إِنَّا كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نُجَبِّي النِّسَاءَ فَلَمَّا دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ وَنَكَحْنَا نِسَاءَ الْأَنْصَارِ أَرَدْنَا مِنْهُنَّ مِثْلَ مَا كُنَّا نُرِيدُ فَإِذَا هُنَّ قَدْ كَرِهْنَ ذٰلِكَ وَأَعْظَمْنَهُ وَكَانَتْ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ قَدْ أَخَذْنَ بِحَالِ الْيَهُودِ إِنَّمَا يُؤْتَيْنَ عَلَى جُنُوبِهِنَّ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ إِنْكَارُ نَافِعٍ لِمَا قَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ إِبَاحَةِ وَطْيِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ وَإِخْبَارٌ مِنْهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ تَأْوِيلَ قَوْلِهِ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ لَيْسَ عَلَى مَا تَأَوَّلَهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى وَلٰكِنْ عَلَى إِبَاحَةِ وَطْيِ النِّسَاءِ بَارِكَاتٍ فِي فُرُوجِهِنَّ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَيْضًا نَحْوٌ مِنْ ذٰلِكَ۔

۱۲۸ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ أَبُو سَلَمَةَ التَّبُوذَكِيُّ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ قَالَ أَتَيْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لَهَا إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكِ عَنْ شَيْءٍ وَأَنَا أَسْتَحْيِي مِنْكِ فَقَالَتْ سَلْ يَا ابْنَ أَخِي عَمَّا بَدَا لَكَ قُلْتُ عَنْ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا لَا يُجَبُّونَ وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يُجَبُّونَ وَكَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ مَنْ جَبّٰى خَرَجَ وَلَدُهُ أَحْوَلَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ نَكَحُوا نِسَاءَ الْأَنْصَارِ فَنَكَحَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَجَبَّاهَا فَأَبَتْ وَأَتَتْ أُمَّ سَلَمَةَ فَذَكَرَتْ لَهَا ذٰلِكَ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ

عرض کیا نہیں، انہوں نے فرمایا ہم قریش لوگ (جماع کے وقت) عورتوں کو اوندھا کر دیتے تھے جب ہم مدینہ طیبہ پہنچے اور انصار کی عورتوں سے نکاح کیا تو ہم نے اس بات کا ارادہ کیا جس کا قصد کیا کرتے تھے تو انہوں نے اسے ناپسند کیا اور اسے بہت بڑی بات خیال کیا انصار کی عورتوں نے یہودیوں کا طریقہ اختیار کیا اور ان سے پہلو کے بل (لٹا کر) جماع کیا جاتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "نساءکم حرث لکم" (آخر تک)

تو اس حدیث کے مطابق حضرت نافع نے اس بات کا انکار کیا ہے جو ان کے واسطے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عورتوں سے غیر فطری فعل جائز ہے اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس بات کی خبر دی ہے کہ آیت مذکورہ بالا کا مطلب وہ نہیں جو پہلے قول والوں نے بیان کیا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو گھٹنوں کے بل بٹھا کر شرمگاہ میں وطی کرنا جائز ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن سابط فرماتے ہیں میں حضرت حفصہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان سے عرض کیا کہ میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں لیکن مجھے آپ سے شرم آتی ہے انہوں نے فرمایا بھتیجے جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھو، میں نے کہا عورتوں سے دبر میں وطی کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں انہوں نے فرمایا "حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ انصار عورتوں کو اوندھا لٹا کر وطی نہیں کرتے تھے جب کہ مہاجرین انہیں اوندھا لٹا کر وطی کرتے تھے اور یہودی کہتے تھے کہ جو شخص الٹا لٹا کر وطی کرے گا اس کا بچہ بھینگا پیدا ہوگا جب مہاجرین مدینہ طیبہ آئے اور انہوں نے انصاری عورتوں سے نکاح کیا تو ایک مہاجر نے انصاری عورت سے نکاح کیا انہوں نے اسے الٹا لٹا کر جماع کرنا چاہا تو اس نے انکار کر دیا وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں ان سے یہ واقع بیان کیا جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے عرض کیا انصاری عورت حیا کی وجہ سے باہر چلی گئی نبی اکرم صلی اللہ

لَهُ اُمُّ سَلَمَةَ فَاسْتَحْيَتِ الْاَنْصَارِيَّةُ وَخَرَجَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ اُدْعِيْهَا فَدَعَتْهَا فَقَالَ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ صِمَامًا وَّاحِدًا۔

فَقَدْ اَخْبَرَتْ اُمُّ سَلَمَةَ بِتَاوِيْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اَيْضًا بِتَوْقِيْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ بِقَوْلِهٖ صِمَامًا وَّاحِدًا فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّ حُكْمَ صِنْفَيْ ذٰلِكَ الصِّمَامِ بِخِلَافِ حُكْمِ ذٰلِكَ الصِّمَامِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا كَانَ لِقَوْلِهٖ صِمَامًا وَّاحِدًا مَعْنًى۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ تَاوِيْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ مَا يَرْجِعُ مَعْنَاهُ اِلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى اَيْضًا۔

۱۴۹۔ **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ عَامِرَ بْنَ يَحْيَى الْمَعَافِرِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّ حَنَشَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّيْبَانِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ حِمْيَرَ اَتَوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَسْاَلُوْنَهُ عَنِ النِّسَاءِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتِهَا مُقْبِلَةً وَّمُدْبِرَةً اِذَا كَانَ ذٰلِكَ فِي الْفَرْجِ۔

ثُمَّ جَاءَتِ الْاٰثَارُ مُتَوَاتِرَةً بِالنَّهْيِ عَنْ اِتْيَانِ النِّسَاءِ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ۔

۱۵۰۔ **فَمِنْ** ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا

علیہ وسلم نے فرمایا اسے بلاؤ ام المومنین نے اسے بلایا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نساؤکم حرث لکم" (آخر تک) تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں پس اپنی کھیتوں میں جیسے چاہو آؤ لیکن ایک ہی سوراخ سے آؤ۔

توحضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس آیت کے معنی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتانے سے کہ ایک ہی سوراخ میں ہو، خبر دی تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس ایک سوراخ (شرمگاہ) کے (دُبر) کا حکم اس کے حکم کے خلاف ہے اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کے ارشاد گرامی "ایک سوراخ" کا کوئی مطلب نہ ہوتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس آیت کا معنی مروی ہے جو اسی مفہوم کی طرف لوٹتا ہے۔

حضرت حنش بن عبد اللہ شیبانی فرماتے ہیں انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سُنا کہ حمیر کے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عورتوں کے بارے میں پوچھنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے آیت "نساء کم حرث لکم" (آخر تک) نازل فرمائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس طرح بھی ہو آگے کی طرف سے یا پیچھے کی طرف سے جب کہ شرمگاہ میں ہو۔

پھر متواتر روایات آئی ہیں جن میں عورتوں کے ساتھ غیر فطری فعل سے منع کیا گیا۔

ان میں سے حضرت یونس کی روایت ہے۔ حضرت عمارہ بن خزیمہ بن ثابت اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حق بات (کے بیان) سے حیا نہیں فرماتا عورتوں

يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَآءَ فِيْ أَدْبَارِهِنَّ.

۱۵۱ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى
ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ
قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُمَرُ مَوْلٰى عَفْرَةَ بِنْتِ رَبَاحٍ أُخْتِ بِلَالٍ
مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ عَنْ
عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرَمِيٍّ
الْخَطْمِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۱۵۲ - حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ
مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ قَالَ ثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ
كُنْتُ مَعَ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ
فَقَالَ يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا تَرٰى فِيْ إِتْيَانِ النِّسَآءِ
فِيْ أَدْبَارِهِنَّ فَأَعْرَضَ أَوْ سَكَتَ فَقَالَ هٰذَا
شَيْخٌ قُرَشِيٌّ فَسَلْهُ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَلِيِّ
بْنِ السَّائِبِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ قَذَرًا وَلَوْ
كَانَ حَلَالًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَمْ يَكُنْ سَمِعَ فِيْ ذٰلِكَ
شَيْئًا قَالَ ثُمَّ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّهُ لَقِيَ
عَمْرَو بْنَ أَبِيْ أُحَيْحَةَ بْنِ الْجُلَاحِ فَسَأَلَهُ عَنْ
ذٰلِكَ فَقَالَ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ
الَّذِيْ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ يَقُوْلُ
أَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَاٰتِي امْرَأَتِيْ مِنْ دُبُرِهَا فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ
نَعَمْ كَأَنَّهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ ثُمَّ فَطِنَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
فَقَالَ فِيْ أَيِّ الْخُرْبَتَيْنِ أَوْ فِيْ أَيِّ الْخُرْزَتَيْنِ
أَمَّا مِنْ دُبُرِهَا فِيْ قُبُلِهَا فَنَعَمْ وَأَمَّا فِيْ دُبُرِهَا

کے ساتھ ان کے دبروں میں جماع نہ کرو۔

حضرت عبد اللہ بن حرمی خطمی، حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت محمد بن علی فرماتے ہیں میں حضرت محمد بن کعب قرظی کے پاس تھا کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا اے ابو حمزہ! عورتوں کے ساتھ دبر میں جماع کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے تو انہوں نے منہ پھیر لیا یا خاموش ہو گئے پھر حضرت عبد اللہ بن علی بن سائب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ قریش کے بزرگ ہیں ان سے پوچھو۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا اے اللہ! یہ حلال بھی ہوتا تب بھی ناپاکی ہے محمد کہتے ہیں انہوں نے اس سلسلے میں کچھ بھی نہیں سنا تھا فرماتے ہیں پھر حضرت عبد اللہ بن علی نے مجھے بتایا کہ انہوں نے حضرت عمرو بن ابواحیحہ بن جلاح سے ملاقات کی تو ان سے اس بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان کی شہادت کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں عورت کے پاس دبر کی طرف سے جا سکتا ہوں آپ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا "ہاں" وہ فرماتے ہیں پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے ارشاد فرمایا دو سوراخوں میں سے کس کی بات کرتے ہو۔ دبر کی طرف سے شرمگاہ میں جماع مراد ہے تو ٹھیک ہے کر سکتے ہو اور اگر دبر میں جماع

marfat.com

فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی نَهٰکُمْ اَنْ تَاْتُوا النِّسَآءَ فِیْ اَدْبَارِهِنَّ۔

مراد ہے تو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے ساتھ دبر میں (جماع سے) منع فرمایا ہے[1]۔

۱۵۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ ثَنِی اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحُسَیْنِ الْاَنْصَارِیُّ ثُمَّ الْوَائِلِیُّ عَنْ حَرَمِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَائِلِیِّ عَنْ خُزَیْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَاْتُوا النِّسَآءَ فِیْ اَدْبَارِهِنَّ۔

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا عورتوں سے غیر فطری فعل نہ کرو۔

۱۵۴- حَدَّثَنَا بَکْرُ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا حَیْوَةُ بْنُ لَهِیْعَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا حُسَیْنٌ مَوْلٰی مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ حَرَمِیِّ ابْنِ عَلِیِّ الْخَطْمِیِّ عَنْ خُزَیْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت حرمی بن علی خطمی، حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۵- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت صالح بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبدالرحمٰن نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۶- حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَیْوَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا حَسَّانُ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوزرعہ فرماتے ہیں ہیں حضرت حیوہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت حسان نے بتایا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۷- حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ اَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ حَسَّانٍ مَوْلٰی سَهْلِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ سَعِیْدٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سہل بن عبدالعزیز کے (آزاد کردہ) غلام حضرت حسان، حضرت سعید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۸- حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا الْخُصَیْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هِیَ اللُّوْطِیَّةُ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ چھوٹی لواطت ہے یعنی عورتوں سے دبر میں

---

[1] چونکہ یہاں عورتوں کی بات ہو رہی ہے اس لیے ان کا ذکر فرمایا ورنہ مرد و عورت دونوں سے حرام ہے۔ ۱۲ ہزاروی

الصُّغْرٰی یَعْنِیْ وَطْیَ النِّسَآءِ فِیْ اَدْبَارِھِنَّ ۔

وطی کرنا ۔

۱۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَخْلَدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَاْتُوا النِّسَآءَ فِیْ اَدْبَارِهِنَّ ۔

حضرت حارث بن مخلد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں سے ان کے دُبروں میں جماع نہ کرو ۔

۱۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ مَخْلَدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی رَجُلٍ وَطِئَ اِمْرَاَةً فِیْ دُبُرِهَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا جو کسی عورت سے غیر فطری عمل کرتا ہے ۔

۱۶۱ - حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالَ اَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ اَنَا حَیْوَةُ بْنُ شُرَیْحٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یَزِیْدُ بْنُ الْهَادِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِمْرَاَتَهٗ ۔

حیوۃ بن شریح فرماتے ہیں مجھے حضرت یزید بن ہاد نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا جو اپنی بیوی سے (غیر فطری عمل کرتا ہے)

۱۶۲ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سُهَیْلٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

حضرت ابن الہاد، حضرت سہیل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا ۔

۱۶۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ سُهَیْلٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَخْلَدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتٰی حَائِضًا اَوِ امْرَاَةً فِیْ دُبُرِهَا اَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حائضہ عورت سے یا کسی عورت سے دبر میں جماع کرے یا کاہن کے پاس جائے اس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی چیز (دین اسلام یا قرآن) کا انکار کیا [1]

۱۶۴ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَكِیْمٍ الْاَثْرَمِ عَنْ اَبِیْ

حضرت ابو تیمیہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ

---

[1] کاہن نجومی کو کہتے ہیں جو غیب کی خبریں بتانے کا دعویٰ کرتے تھے اور جھوٹ بولتے تھے ۱۲ ہزاروی

تَبِيمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتٰى حَائِضًا اَوِ امْرَاَةً فِي دُبُرِهَا اَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ۔

نے فرمایا جو شخص حائضہ عورت سے جماع کرے یا کسی عورت سے غیر فطری فعل کرے یا کاھن کے پاس جاتا تھا اس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اُترنے والے دین کا انکار کیا۔

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ لَا تَاْتُوا النِّسَآءَ فِي مَحَاشِّهِنَّ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا (یعنی رُکتا نہیں) عورتوں کے پاس ان کے دُبروں میں نہ جاؤ۔

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ اَبِي صَالِحٍ وَعُمَرَ مَوْلٰى عَفْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ لَا يَحِلُّ اِتْيَانُ النِّسَآءِ فِي حُشُوشِهِنَّ ۔

حضرت محمد بن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بیان حق سے حیا نہیں فرماتا عورتوں کے پاس ان کے دُبروں میں نہ جاؤ۔

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُونُسَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ لَا تَاْتُوا النِّسَآءَ فِي اَعْجَازِهِنَّ ۔

حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ حق بات بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا عورتوں کے پاس ان کی پچھلی طرف نہ جاؤ۔

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلّٰى ابْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ ۔ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ۔

حضرت اسماعیل بن زکریا نے حضرت عاصم احول سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اسکی مثل ذکر کیا۔

وَقَدِ احْتَجَّ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَيْضًا لِقَوْلِهِمْ ۔

پہلے قول والوں نے اپنے موقف پر اس طرح بھی استدلال کیا ہے۔

۱۶۹۔ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا

حضرت محمد بن کعب قرظی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ

ابن ابی مریم قال اخبرنا ابن لهیعة عن محمد بن یزید بن المهاجر عن محمد بن کعب القرظی انه کان لا یری باسا باتیان النساء فی ادبارهن ویحتج فی ذلک بقوله عز وجل اتاتون الذکران من العالمین وتذرون ما خلق لکم ربکم من ازواجکم بل انتم قوم عادون ای من ازواجکم مثل ذلک ان کنتم تشتهون۔

وہ عورتوں کے پاس پچھلی طرف جانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ اور وہ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کرتے ہیں "کیا تم دنیا والوں کے مردوں کے پاس جاتے ہو اور جو عورتیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے پیدا کی ہیں انہیں چھوڑتے ہو بلکہ تم حد سے بڑھنے والی قوم ہو" یعنی اگر تمہیں خواہش ہے تو تمہاری عورتوں کے پاس بھی اس کی مثل ہے۔

قیل لهم ومن یوافق محمد بن کعب علی هذا التاویل قد قال مخالفوه وتذرون ما خلق لکم ربکم من ازواجکم مما قد احل لکم من جماعهن فی فروجهن وهذا التاویل عندنا اولی من التاویل الاول لموافقته لما جاء عن النبی صلی الله علیه وسلم مما قد ذکرنا ولئن وجب ان نقلد فی هذا القول محمد بن کعب فان تقلید سعید ابن المسیب اولی۔

ان حضرات کو اور ان لوگوں کو جو (اس آیت کا) یہ مفہوم لینے میں محمد بن کعب بن علی کی موافقت کرتے ہیں، کہا جائے گا کہ ان کے مخالفین نے اس کا معنی یوں بیان کیا ہے کہ تم اس چیز کو چھوڑتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے پیدا کی یعنی تمہاری عورتوں سے شرمگاہوں میں جماع جائز قرار دیا اور ہمارے نزدیک یہ تاویل، پہلی تاویل سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ بالا روایات کے موافق ہے اور اگر اس قول میں محمد بن کعب کی تقلید ضروری ہے تو حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی تقلید اس سے اولیٰ ہے۔

۱۷۰۔ حدثنا یونس قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال کان سعید بن المسیب وابو بکر بن عبد الرحمن او ابو سلمة بن عبد الرحمن واکثر ظنی انه ابو بکر ینهیان ان توتی المراة فی دبرها اشد النهی وکیف وقد قال بذلک من هو اجل منهما۔

حضرت ابن شہاب زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سعید بن میسب اور ابو بکر بن عبد الرحمٰن (ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن اور میرا (امام طحاوی کا) زیادہ خیال یہ ہے کہ وہ ابو بکر بن عبد الرحمٰن ہیں، عورتوں کے ساتھ دبر میں جماع کرنے کو بہت منع کرتے تھے اور کس طرح منع نہ کرتے جب کہ ان دونوں سے زیادہ جلیل القدر شخصیت نے یہ بات فرمائی ہے۔

۱۷۱۔ حدثنا ابو بشر الرقی قال ثنا ابو معاویة الضریر عن الحجاج عن ابی القعقاع الجرمی عن عبد الله بن مسعود قال محاش النساء حرام۔

حضرت ابو القعقاع جرمی، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا عورتوں سے غیر فطری فعل حرام ہے۔

۱۷۲۔ حدثنا یزید بن سنان قال ثنا

حضرت ایوب، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ فِي الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا قَالَ اللُّوطِيَّةُ الصُّغْرَى.

سے روایت کرتے ہیں انہوں نے عورت کے ساتھ دُبر میں جماع کرنے والے کو چھوٹی لواطت کا مرتکب قرار دیا۔

وَمَا فِي هٰذَا الْبَابِ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ عَنْهُمْ وَتَابِعِيهِمْ فِي مُوَافَقَةِ هٰذَا الْمَعْنَى إِلَى هُنَا فَأَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُسْتَقْصَى وَلٰكِنَّا حَذَفْنَا ذٰلِكَ مِنْ كِتَابِنَا لِكَثْرَتِهِ وَطُولِهِ.

اس سلسلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ سے اس مفہوم کی موافقت میں جو کچھ مروی ہے وہ شمار سے باہر ہے اس سے ہم نے اس کی کثرت وطوالت کے باعث اسے اپنی کتاب سے حذف کر دیا۔

فَلَمَّا تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ عَنْ وَطْيِ الْمَرْأَةِ فِي دُبُرِهَا ثُمَّ جَاءَ عَنْ أَصْحَابِهِ وَعَنْ تَابِعِيهِمْ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ وَجَبَ الْقَوْلُ بِهِ وَتَرْكُ مَا يُخَالِفُهُ وَهٰذَا أَيْضًا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَاللهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ.

تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عورت کے ساتھ غیر فطری عمل کی ممانعت میں روایات تواتر کے ساتھ مروی ہیں پھر اس کی موافقت میں صحابہ کرام اور تابعین کے اقوال بھی آئے ہیں تو اس بات کو اپنانا اور اس کے خلاف کو چھوڑنا واجب ہے امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۸۱ وَطْيِ الْحَبَالٰى

حاملہ عورتوں سے وطی کرنا

۱۷۳۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَإِنَّ قَتْلَ الْغَيْلِ يُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيُدَعْثِرُهُ عَنْ ظَهْرِ فَرَسِهِ.

حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اپنی اولاد کو پوشیدہ طور پر (غیر شعوری طور پر) قتل نہ کرو بے شک حالت حمل میں جماع کا قتل بہادر نوجوان کو گھوڑے کی پیٹھ سے گرا دیتا ہے [1]

۱۷۴۔ **حَدَّثَنَا** رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ ابْنِ السَّكَنِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

ایک دوسری طریق سے بھی حضرت اسماء سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا اپنی اولاد کو غیر شعوری طور پر قتل نہ کرو کیونکہ حالت حمل میں جماع کا

---

[1] مطلب یہ ہے کہ حمل کی حالت میں جماع کرنے سے بچہ کمزور رہ جاتا ہے گویا اسے غیر شعوری طور پر ہلاک کیا جا رہا ہے۔ ۱۲۔ ہزاروی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَاِنَّ قَتْلَ الْغَيْلِ يُدْرِكُ الْفَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ فَرَسِهٖ فَيُدَعْثِرُهٗ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَكَرِهُوْا وَطْىَ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ اَوْ جَارِيَتَهٗ اِذَا كَانَتْ حُبْلٰى وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ۔

۱۷۵ - **وَاحْتَجُّوْا** فِىْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى ابْنُ اَيُّوْبَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُو النَّضْرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَ وَالِدَهٗ سَعْدَ ابْنَ اَبِىْ وَقَّاصٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّىْ اَعْزِلُ عَنِ امْرَاَتِىْ قَالَ لِمَ قَالَ شَفَقًا عَلَى الْوَلَدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَلَا مَا كَانَ لِيَضُرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ۔

فَفِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِبَاحَةُ وَطْىِ الْحُبَالٰى وَاِخْبَارٌ مِّنَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ لَا يَضُرُّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ غَيْرَهُمْ فَخَالَفَ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَدِيْثَ اَسْمَاءَ۔

۱۷۶ - **فَاَرَدْنَا** اَنْ نَّنْظُرَ اَيُّهُمَا النَّاسِخُ لِلْاٰخَرِ فَنَظَرْنَا فِىْ ذٰلِكَ۔

۱۷۷ - **فَوَجَدْنَا** يُوْنُسَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ۔

۱۷۷ - **وَوَجَدْنَا** مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ قَدْ

قتل نوجوان کو گھوڑے کی پیٹھ پر نا پاتا ہے تو اسے گرا دیتا ہے۔

حاملہ سے جماع

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ کوئی شخص اپنی حاملہ بیوی یا لونڈی سے جماع کرے انہوں نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ان کے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ ایک شخص، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں آپ نے فرمایا کیوں؟ اس نے کہا (پیٹ میں موجود) بچے کے بارے میں ڈرتے ہوئے آپ نے فرمایا اگر یہ بات ہے تو عزل نہ کرو۔ وہ ایرانیوں اور رومیوں کو نقصان نہیں دیتا۔ (یعنی وہ حاملہ عورت سے جماع کرتے ہیں لیکن بچے کو نقصان نہیں پہنچتا)۔

تو اس حدیث سے حاملہ عورت کے ساتھ وطی کا جواز ثابت ہوتا ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ جب یہ عمل رومیوں اور ایرانیوں کو نقصان نہیں پہنچاتا تو ان کے علاوہ کو بھی نقصان نہیں پہنچاتا تو یہ حدیث حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت کے خلاف ہے۔

تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں ان میں سے کونسی حدیث دوسری کے لیے ناسخ ہے چنانچہ ہم نے اس میں غور کیا تو یوں پایا کہ ابن وھب، ابو مسہر اور ابراہیم بن وزیر سے الگ الگ سندوں سے مروی ہے وہ تینوں حضرت مالک بن انس سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت محمد بن

حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ.

عبدالرحمن بن نوفل سے وہ

۱۷۸ - ح وحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ حَتّٰى ذُكِرْتُ اَنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ يَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ.

حضرت عروہ . حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ جدامہ بنت وھب رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ حالت حمل سے منع کروں حتی کہ میرے سامنے ذکر کیا گیا کہ ایرانی اور رومی ایسا کرتے ہیں لیکن ان کی اولاد کو نقصان نہیں ہوتا۔

۱۷۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ ثَنِيْ اَبُو الْاَسْوَدِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ ثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْاَسْدِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ هَمَّ اَنْ يَنْهٰى عَنِ الْغِيْلِ قَالَ فَنَظَرْتُ فَاِذَا فَارِسُ وَالرُّوْمُ يُغِيْلُوْنَ فَلَا يَضُرُّ ذٰلِكَ اَوْلَادَهُمْ.

حضرت عروہ بن زبیر، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت جدامہ بنت وھب اسدیہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے حالت حمل میں جماع کرنے سے منع فرمانے کا ارادہ کیا آپ فرماتے ہیں پھر میں نے غور کیا تو ایرانی اور رومی حالت حمل میں جماع کرتے ہیں لیکن ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

۱۸۰ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِئُ يَعْنِيْ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ حَدَّثَتْنِيْ جُدَامَةُ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ.

حضرت ابوالاسود، حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت جدامہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۸۱ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنْ جُدَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

ایک دوسری سند سے بھی حضرت عائشہ، حضرت جدامہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

تو اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَمَّ بِالنَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ حَتّٰى بَلَغَهٗ اَوْ حَتّٰى ذُكِرَ اَنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ يَفْعَلُوْنَهٗ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ۔

فَفِيْ ذٰلِكَ اِبَاحَةُ مَا قَدْ حَظَرَهُ الْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ اَحَدُ الْاَمْرَيْنِ نَاسِخًا لِلْاٰخَرِ۔

نے اس سے روکنے کا ارادہ فرمایا حتیٰ کہ آپ تک یہ بات پہنچی یا آپ کے سامنے ذکر کیا گیا کہ ایرانی اور رومی ایسا کرتے ہیں لیکن ان کی اولاد کو نقصان نہیں ہوتا۔

تو اس میں اس بات کا جواز ہے جس سے پہلی روایت میں منع فرمایا لہٰذا اس بات کا احتمال ہے کہ دو باتوں میں سے ایک دوسری کے لیے ناسخ ہے۔

۱۸۲- فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْاِغْتِيَالِ ثُمَّ قَالَ لَوْ ضَرَّ اَحَدًا لَضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ۔

پس ہم نے اس میں غور کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت حمل میں جماع سے منع فرماتے تھے پھر فرمایا اگر یہ عمل کسی (بچے) کو نقصان پہنچاتا تو ایران اور روم والوں کو پہنچاتا۔

فَثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ الْاِبَاحَةُ بَعْدَ النَّهْيِ فَهٰذَا اَوْلٰى مِنْ غَيْرِهٖ وَجَاءَ نَهْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ كَانَ مِنْ جِهَةِ خَوْفِهِ الضَّرَرَ وَمِنْ اَجْلِهٖ ثُمَّ اِبَاحَةُ لَمَّا تَحَقَّقَ عِنْدَهٗ اَنَّهٗ لَا يَضُرُّ وَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ مَنَعَ مِنْهُ فِيْ وَقْتِ مَا مَنَعَ مِنْهُ مِنْ طَرِيْقِ الْوَحْيِ وَلَا مِنْ طَرِيْقِ مَا يَحِلُّ وَيَحْرُمُ وَلٰكِنَّهٗ عَلٰى طَرِيْقِ مَا وَقَعَ فِيْ قَلْبِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَيْءٌ فَاَمَرَ بِهٖ عَلَى الشَّفَقَةِ مِنْهُ عَلٰى اُمَّتِهٖ لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ كَمَا قَدْ كَانَ اَمَرَ فِيْ تَرْكِ تَاْبِيْرِ النَّخْلِ۔

تو اس حدیث سے نہی کے بعد جواز ثابت ہوا لہٰذا یہ (حدیث) دوسری روایات سے اولیٰ ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل سے اس لیے منع فرمایا کہ اس کی وجہ سے (بچے کے کمزور رہ جانے کا) ڈر تھا پھر جب آپ کے نزدیک ثابت ہو گیا کہ اس سے نقصان نہیں ہوتا تو اسے جائز قرار دیا۔ اس بات کی دلیل یہ ہے کہ جب آپ نے اس سے روکا تھا تو وحی کے طریقے پر یا حرام وحلال کے طریقے پر نہیں روکا تھا بلکہ اس خیال کی بنیاد پر روکا جو آپ کے دل میں پیدا ہوا لہٰذا آپ نے اپنی امت پر اس کا خوف محسوس کرتے ہوئے (ایسا نہ کرنے کا) حکم فرمایا جیسا کہ آپ نے کھجور کی پیوندکاری چھوڑنے کا حکم دیا۔

۱۸۳- فَاِنَّهٗ قَدْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا سِمَاكٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَخْلِ الْمَدِيْنَةِ فَاِذَا اُنَاسٌ فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ يُلَقِّحُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ طیبہ کے باغات سے گزرا تو دیکھا کہ کچھ لوگ کھجوروں کے اوپر پیوندکاری کر رہے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ کیا کر رہے ہیں عرض کیا گیا نر کو مادہ سے ملاتے ہیں آپ نے فرمایا میرے خیال میں یہ بات ان کو کچھ فائدہ نہ دے گی ان لوگوں

marfat.com

فَقِيلَ يَأْخُذُونَ مِنَ الذَّكَرِ فَيَجْعَلُونَهُ فِي الْأُنْثَى فَقَالَ مَا أَظُنُّ ذٰلِكَ يُغْنِي شَيْئًا فَبَلَغَهُمْ فَتَرَكُوهُ وَنَزَعُوا عَنْهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ ظَنٌّ ظَنَنْتُهُ إِنْ كَانَ يُغْنِي شَيْئًا فَلْيَصْنَعُوهُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَإِنَّمَا هُوَ ظَنٌّ ظَنَنْتُهُ وَالظَّنُّ يُخْطِئُ وَيُصِيبُ وَلٰكِنْ مَا قُلْتُ لَكُمْ قَالَ اللّٰهُ فَلَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ۔

۱۸۴۔ **حَدَّثَنَا** يَزِيدُ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ جُمَيْعٍ قَالَ ثَنَا سِمَاكٌ أَنَّهُ سَمِعَ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۱۸۵۔ **حَدَّثَنَا** يَزِيدُ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَيَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَا ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَ مِثْلَهُ۔

۱۸۶۔ **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ مَا قَالَهُ مِنْ جِهَةِ الظَّنِّ فَهُوَ فِيهِ كَسَائِرِ النَّاسِ فِي ظُنُونِهِمْ وَأَنَّ الَّذِي يَقُولُهُ مِمَّا لَا يَكُونُ عَلَى خِلَافِ مَا يَقُولُهُ هُوَ مَا يَقُولُهُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمَّا كَانَ نَهْيُهُ عَنِ الْغِيلَةِ لِمَا كَانَ خَافَ مِنْهَا عَلَى أَوْلَادِ الْحَوَامِلِ ثُمَّ أَبَاحَهَا لِمَا عَلِمَ أَنَّهَا لَا تَضُرُّهُمْ دَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ مَا كَانَ نَهَى عَنْهُ لَمْ يَكُنْ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَّهُ لَوْ كَانَ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَكَانَ يَقِفُ بِهِ عَلَى حَقِيقَةِ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُ مِنْ

کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے ایسا کرنا چھوڑ دیا اور اسے اتار لیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا وہ تو میرا ایک خیال تھا اگر اس کا کچھ فائدہ ہے تو انہیں کرنا چاہیے میں بھی (بظاہر) تمہاری طرح ایک انسان ہوں میں نے ایک خیال کیا اور خیال غلط بھی ہوتا ہے اور ٹھیک بھی، لیکن میں نے یہ تو نہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے میں ہرگز اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں بولوں گا۔

حضرت سماک فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت موسیٰ بن طلحہ سے سُنا وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اس کی مثل

حضرت سماک بن حرب، حضرت موسیٰ بن طلحہ سے وہ اپنی والدہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

حضرت ابوعوانہ، حضرت سماک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔ تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بتایا کہ آپ نے جو کچھ فرمایا وہ ایک گمان کے طور پر تھا اور اس سلسلے میں آپ کا حکم دوسرے لوگوں کے گمان کی طرح ہے اور آپ جو بات یوں فرماتے ہیں کہ اس کے خلاف نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرماتے ہیں تو جب آپ کا حالتِ حمل میں جماع سے روکنا ان بچوں پر خوف کی وجہ سے تھا جو حاملہ عورتوں کے پیٹ میں ہیں، پھر جب آپ کو معلوم ہوا کہ اس سے نقصان نہیں ہوتا تو آپ نے اُسے جائز قرار دیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کا منع کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ تھا اگر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا تو آپ اس کی حقیقت سے واقف ہوتے بلکہ وہ آپ کا خیال تھا جس کے بارے میں بعد میں پتہ چلا کہ درحقیقت یہ ان امور میں سے نہیں جس

قِبَلِ طِيْبِهِ الَّذِيْ قَدْ وَقَفْتُ بَعْدَهُ عَلٰى اَنَّ مَا فِي الْحَقِيْقَةِ مِمَّا نَهٰى عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ اَجْلِهِ بِخِلَافِ مَا وَقَعَ فِيْ قَلْبِهِ مِنْ ذٰلِكَ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَاهُ اَنَّ وَطْىَ الرَّجُلِ امْرَاَتَهُ اَوْ اَمَتَهُ حَامِلًا حَلَالٌ لَمْ يُحَرَّمْ عَلَيْهِ قَطُّ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ۔

کی بنا پر آپ نے روکا تھا اور آپ کے دل میں جو خیال ہوا ہو وہ حقیقت کے خلاف ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ مرد کا عورت سے اس کی حالت حمل وطی کرنا جائز ہے اس کی بیوی ہو یا لونڈی، اور یہ بالکل حرام نہیں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۸۲ انْتِهَابِ مَا يُنْثَرُ عَلَى الْقَوْمِ مِمَّا يَفْعَلُهُ النَّاسُ فِي النِّكَاحِ

نکاح کے موقعہ پر جو کچھ نچھاور کیا جاتا ہے اسے لوٹنا

۱۸۷ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْ لَا نَنْتَهِبَ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی کہ لوٹ مار نہیں کریں گے۔

۱۸۸ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں۔

۱۸۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبَةِ وَقَالَ مَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ مار سے منع فرمایا اور فرمایا جس نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۹۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ مَوْلٰى لِجُهَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخُلْسَةِ وَالنُّهْبَةِ۔

حضرت عبدالرحمن بن زید بن خالد جہنی نے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُچک لینے اور لوٹ مار کرنے سے منع فرمایا۔

۱۹۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ

حضرت سماک بن حرب فرماتے ہیں مجھے

marfat.com

قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ أَنْبَأَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ الْحَكَمِ أَخُو بَنِي لَيْثٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقُدُورٍ فِيهَا لَحْمُ غَنَمٍ انْتَهَبُوهُ فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ فَقَالَ إِنَّ النُّهْبَةَ لَا تَحِلُّ.

بنولیث کے بھائی ثعلبہ بن حکم نے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کچھ ایسی ہنڈیوں کے پاس سے گزرے جن میں لوٹ مار کی بکری کا گوشت تھا تو آپ کے حکم سے ان (ہنڈیوں) کو الٹ دیا گیا آپ نے فرمایا لوٹ مار جائز نہیں۔

۱۹۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ ابْنِ الْحَكَمِ قَالَ أَصَابَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا فَانْتَهَبُوهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْلُحُ النُّهْبَةُ ثُمَّ أَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ.

حضرت ثعلبہ بن حکم فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایک بکری ملی تو اسے لوٹ لیا نبی اکرم صلی اللہ نے فرمایا لوٹنا اچھا نہیں پھر آپ نے حکم فرمایا تو ہنڈیوں کو الٹ دیا گیا۔

۱۹۳- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ ثَنَا سِمَاكٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت اسرائیل فرماتے ہیں ہم سے حضرت سماک نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۹۴- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ ثَنَا أَبِي وَغَيْرُهُ عَنْ سِمَاكٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت یحیی بن ابوزائدہ فرماتے ہیں ہم سے میرے والد اور دوسرے حضرات نے حضرت سماک سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا نَثَرَ عَلَى قَوْمٍ شَيْئًا فَأَبَاحَهُمْ أَخْذَهُ أَنَّ أَخْذَهُ مَكْرُوهٌ لَهُمْ وَحَرَامٌ عَلَيْهِمْ وَذَهَبُوا فِي ذٰلِكَ إِلَى أَنَّهُ مِنَ النُّهْبَةِ الَّتِي نَهَى عَنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ.

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص لوگوں پر کچھ نچھاور کرے اور ان کے لیے اس کا لینا جائز قرار دے تب بھی ان کے لیے لینا مکروہ اور حرام ہے انہوں نے اس سلسلے میں یہ دلیل دی کہ سرکار دوعالم صلی اللہ نے ان (مندرجہ بالا) روایات میں جس لوٹ مار سے منع فرمایا یہ بھی اس میں شامل ہے

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا النُّهْبَةُ الَّتِي نَهَى عَنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ هِيَ نُهْبَةٌ مَا لَمْ يُؤْذَنْ فِي انْتِهَابِهِ فَأَمَّا مَا نَثَرَهُ رَجُلٌ عَلَى قَوْمٍ وَأَبَاحَهُمْ انْتِهَابَهُ وَ

لیکن دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ان روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کی لوٹ مار سے منع فرمایا اس سے مراد وہ لوٹ مار ہے جس کی اجازت نہ دی گئی ہو لیکن اگر کوئی شخص لوگوں پر کچھ نچھاور کرے اور ان کے لیے اس کا لینا

أَخَذَهُ فَلَيْسَ كَذٰلِكَ لِأَنَّهُ مَأْذُوْنٌ فِيْهِ وَالْأَوَّلُ مَمْنُوْعٌ مِنْهُ.

وَقَدْ وَجَدْنَا مِثْلَ ذٰلِكَ قَدْ أَبَاحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ.

١٩٥- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لُحَيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْأَيَّامِ إِلَى اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ عَرَفَةَ فَقُرِّبَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٌ خَمْسًا أَوْ سِتًّا فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ إِلَيْهِ بِأَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا قَالَ كَلِمَةً خَفِيْفَةً لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ لِلَّذِيْ كَانَ إِلٰى جَنْبِيْ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ.

فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ وَأَبَاحَ ذٰلِكَ دَلَّ هٰذَا أَنَّ مَا أَبَاحَهُ رَبُّهُ لِلنَّاسِ مِنْ طَعَامٍ أَوْ غَيْرِهٖ فَلَهُمْ أَنْ يَأْخُذُوْا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا خِلَافُ النُّهْبَةِ الَّتِيْ نَهٰى عَنْهَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ النُّهْبَةَ الَّتِيْ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ هِيَ نُهْبَةُ مَا لَمْ يُؤْذَنْ فِيْهِ وَأَنَّ مَا أُبِيْحَ مِنْ ذٰلِكَ وَأُذِنَ فِيْهِ فَعَلٰى مَا فِيْ هٰذَا الْأَثَرِ الثَّانِيْ.

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ مُنْقَطِعٌ قَدْ فَسَّرَ حُكْمَ النُّهْبَةِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا وَالنُّهْبَةِ الْمُبَاحَةِ وَإِنَّمَا أَرَدْنَا بِذِكْرِهٖ هٰهُنَا تَفْسِيْرَهُ لِمَعْنٰى هٰذَا الْمُتَّصِلِ.

جائز قرار دے تو اس کا حکم یہ نہیں کیونکہ اس کی اجازت ہے پہلی قسم ممنوع ہے۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جیسی لوٹ مار کی اجازت دی ہے۔

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین دن قربانی کا دن ہے پھر یوم عرفہ ہے (اس کے بعد) پانچ یا چھ اونٹ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کیے گئے تو ان میں سے ہر ایک آپ کے قریب ہونے لگا کہ آپ کس سے ابتداء کریں جب وہ پہلوؤں کے بل گر گئے (ذبح ہو گئے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہلکا سا کلمہ فرمایا جسے میں سمجھ نہ سکا میں نے اپنے قریب والے ساتھی سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ آپ نے فرمایا جو چاہے کاٹ کر لے جائے۔

تو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں فرمایا جو چاہے کاٹ کر لے جائے اور اسے مباح قرار دیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس کھانے وغیرہ کا مالک اسے لوگوں کیلئے مباح قرار دے وہ اس سے لے سکتے ہیں اور یہ اس لوٹ کے خلاف ہے جس سے پہلی روایات میں منع فرمایا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہو گیا کہ جس لوٹ مار کا ذکر پہلی روایات میں ہے اس سے مراد وہ لوٹ مار ہے جس کی اجازت نہ دی گئی ہو اور جسے مباح قرار دیا گیا اور اس کی اجازت دی گئی تو اس کا حکم وہ ہے جو ان بعد والی روایات میں مذکور ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک منقطع[1] حدیث مروی ہے جس میں آپ نے ممنوع لوٹ مار اور جائز لوٹ کی وضاحت فرمائی ہے ہم یہاں اس حدیث کو اس مذکورہ بالا مفہوم کی وضاحت کے طور پر ذکر کرنا چاہتے ہیں۔

[1] حدیث منقطع وہ حدیث ہے جس کی سند میں ایک یا زیادہ راوی چھوڑ دیئے گئے ہوں۔ ۱۲ ہزاروی

١٩٦- حَدَّثَنَا عبد العزيز بن معاوية العتابي قال ثنا عون بن عمارة قال ثنا زياد بن المغيرة عن ثور بن يزيد عن خالد ابن معدان عن معاذ بن جبل قال شهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ملاك شاب من الانصار فلما زوجوه قال على الالفة والطير الميمون والسعة في الرزق بارك الله لكم دففوا على رأس صاحبكم فلم يلبث ان جاءت الجواري معهن الاطباق اللوز والسكر فامسك القوم ايديهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم الا تنتهبون فقالوا يا رسول الله انك كنت نهيت عن النهبة قال تلك نهبة العساكر فاما العرسات قال فلا قال فرايت رسول الله صلى الله عليه وعلى اله وسلم يجاذبهم ويجاذبونه.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری نوجوان کے نکاح میں تشریف لے گئے جب انہوں نے اس کا نکاح کر دیا تو آپ نے فرمایا الفت، نیک فالی اور وُسعت رزق کا باعث ہو اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے اپنے ساتھی (دُولہا) کے سر پر دف بجاؤ تھوڑی دیر میں کچھ لڑکیاں آگئیں ان کے پاس اخروٹ اور شکر کے تھال تھے لوگوں نے اپنے ہاتھ روک لئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا لُوٹتے نہیں ؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تو لُوٹنے سے منع فرماتے تھے آپ نے فرمایا وہ لشکروں کو لُوٹنا ہے لیکن شادی بیاہ کی لوٹ منع نہیں ہے راوی فرماتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ ان پر جھپٹتے اور وہ آپ پر جھپٹتے۔

وَقَدْ رُوِيَ عن جماعة من المتقدمين في ذلك اختلاف ايضا.

متقدمین کی ایک جماعت سے بھی اس مسئلے میں اختلاف مروی ہے۔

١٩٧- حَدَّثَنَا ابن مرزوق قال ثنا عثمان بن عمر قال انا اسرائيل عن ابي حصين عن عبيد الله بن يسار انه كان لابن مسعود صبيان في الكتاب فارادوا ان ينتهبوا عليهم فاشترى لهم جوزا بدرهمين وكره ان ينتهبوا مع الصبيان فقد يجوز ان يكون ذلك على الخوف منه عليهم من النهبة لا لغير ذلك.

حضرت عبداللہ بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ انہوں نے باہم لوٹ کا ارادہ کیا حضرت ابن مسعود نے ان کے دو درھموں کے اخروٹ خریدے اور بچوں کے ساتھ لُوٹ میں شریک ہونا پسند نہ کیا تو ممکن ہے انہوں ایسا اس لیے کیا ہو کہ انہیں اس لوٹ مار کی وجہ سے بچوں (کے نقصان) کا ڈر تھا کسی اور وجہ سے منع نہیں کیا۔

١٩٨- حَدَّثَنَا ابن ابي داود قال ثنا الوهبي قال ثنا المسعودي عن الهيثم انه كان يستحب ان يوضع السكر في الملك ويكره ان ينتثر.

حضرت مسعود، حضرت ہیثم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نکاح کے موقع پر شکر رکھنے کو پسند کرتے تھے لیکن اس کا نچھاور کرنا انہیں پسند نہ تھا۔

١٩٩- حَدَّثَنَا ابن ابي داود قال ثنا علي

حضرت ابو سعید، حضرت عکرمہ سے روایت

بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّهٗ كَرِهَهٗ۔

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ بَيْنَ اِبْرَاهِيْمَ وَالشَّعْبِيِّ فَتَذَاكَرَ اِنْثَارَ الْعُرْسِ فَكَرِهَهٗ اِبْرَاهِيْمُ وَلَمْ يَكْرَهْهُ الشَّعْبِيُّ فَقَدْ يَجُوْزُ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ اِبْرَاهِيْمُ كَرِهَ ذٰلِكَ مِنْ اَجْلِ مَا ذَكَرْنَا مِنْ خَوْفِ الْعَطَبِ عَلَى الْمُنْتَهِبِيْنَ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ۔

۲۰۱۔ فَاِذَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي انْتِهَابِ فِي الْعُرْسِ قَالَ كَانُوْا يَاْخُذُوْنَهٗ لِلصِّبْيَانِ۔

فَدَلَّ مَا رُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ هٰذَا مَعَ ذِكْرِهٖ عَمَّنْ كَانَ قَبْلَهٗ مِمَّنْ يُقْتَدٰى بِهٖ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَاْخُذُوْنَهٗ لِلصِّبْيَانِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ كَرَاهَتَهٗ فِي الْبَابِ الْاَوَّلِ لَيْسَ مِنْ جِهَةِ تَحْرِيْمِهٖ وَلٰكِنْ مِنْ جِهَةِ مَا ذَكَرْنَاهُ۔

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا بَاْسَ بِانْتِهَابِ الْجَوْزِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ يَضَعُوْنَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ۔

وَمَا فِيْهِ الْاِبَاحَةُ مِنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ عِنْدَنَا اَوْجَهُ فِي النَّظَرِ مِمَّا فِيْهِ الْكَرَاهِيَةُ مِنْهَا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

کرتے ہیں کہ وہ اسے ناپسند کرتے تھے۔

حضرت حکم فرماتے ہیں میں حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی کے درمیان چل رہا تھا انہوں نے شادی میں (چھوہارے وغیرہ) نچھاور کرنے کے بارے میں بات چیت کی تو حضرت ابراہیم نے اسے ناپسند کیا لیکن حضرت شعبی نے مکروہ نہ جانا تو ہو سکتا ہے حضرت ابراہیم کا ناپسند کرنا بھی لوٹنے والوں کی ہلاکت کے خوف سے ہو جیسا کہ ہم نے ذکر کیا پس ہم نے اس میں غور کیا۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے شادی کے موقع پر لوٹ کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ وہ بچوں کے لیے لیتے تھے۔

تو اس سلسلے میں جو کچھ حضرت ابراہیم سے مروی ہے وہ اور جو کچھ انہوں نے پیش رو حضرات سے جو مقتدا ہیں، نقل کیا کہ وہ بچوں کے لیے تھے اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ باب کے شروع میں ان کی جس ناپسندیدگی کا ذکر ہے وہ اس کے حرام ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے ہے جو ہم نے ذکر کی۔

حضرت یونس، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

حضرت اشعث، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اخروٹوں کی لوٹ میں کوئی حرج نہیں حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں وہ اپنے ہاتھوں میں لیا کرتے تھے۔

اور جو کچھ اس میں جواز کا ذکر ہے ہمارے نزدیک وہ کراہت کے مقابلے میں زیادہ مناسب ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

marfat.com

۸- كِتَابُ الطَّلَاقِ

طلاق کے بیان میں

بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ ثُمَّ يُرِيدُ اَنْ يُطَلِّقَهَا لِلسُّنَّةِ مَتٰى يَكُونُ لَهٗ ذٰلِكَ ۱۸۳

حائضہ عورت کو طلاق دینا اور پھر سنّت طلاق دینے کا ارادہ کرنا

۲۰۴ - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرَةَ وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَيْمَنَ يَسْاَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ فَعَلَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ فَسَاَلَ عُمَرُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَالَ ثُمَّ تَلَا اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ اَيْ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ۔

حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن ایمن سے سنا وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارے میں پوچھتے تھے جو اپنی عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دیتا ہے۔ انہوں نے فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایسا کیا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا انہیں کہو کہ رجوع کریں حتیٰ کہ وہ (ان کی زوجہ حیض سے) پاک ہو جائے پھر اسے طلاق دیں فرماتے ہیں پھر آپ نے آیت کریمہ پڑھی "جب تم عورتوں کو طلاق دو

۲۰۵ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَاَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت سالم رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حیض کی حالت میں طلاق دی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا انہیں حکم دو کہ جب ان کی

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْہُ فَلْیُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِیُطَلِّقْهَا وَهِیَ طَاهِرٌ اَوْ حَامِلٌ۔

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَاَتِیْ وَهِیَ حَائِضٌ فَرَدَّهَا عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَتّٰی طَلَّقْتُهَا وَهِیَ طَاهِرٌ۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَمِیْدٍ الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِیَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِیَ حَائِضٌ فَاَتٰی عُمَرُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ مُرْہُ فَلْیُرَاجِعْهَا فَاِذَا طَهُرَتْ فَلْیُطَلِّقْهَا قُلْتُ وَیُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِیْقَةِ قَالَ فَمَهْ اَرَاَیْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ وَلَمْ یَذْكُرْ اَبُوْ بَكْرَةَ فِیْ حَدِیْثِهٖ هٰذَا غَیْرَ مَا ذَكَرْنَاہُ فِیْهِ۔

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ سِیْرِیْنَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَاَتَهٗ وَهِیَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی

زوجہ پاک ہو جائیں یا حاملہ ہوں تو رجوع کریں۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مجھ پر رد کر دیا حتیٰ کہ جب وہ پاک ہوگئیں تو میں نے انہیں طلاق دی۔

حضرت ہشیم، حضرت ابو بشر سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت یونس بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیتا ہے انہوں نے فرمایا کیا تم عبد اللہ بن عمر کو جانتے ہو انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا انہوں نے (عبد اللہ بن عمر نے) اپنی بیوی کو طلاق دی جب کہ وہ حائضہ تھیں پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ معاملہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا انہیں کہو کہ وہ رجوع کریں جب پاک ہو جائیں تو انہیں طلاق دیں اور یہ طلاق بھی شمار کی جائے۔

حضرت انس بن سیرین فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو طلاق دی جب کہ وہ حائضہ تھیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ بات بارگاہ نبوی میں ذکر کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں کہیں کہ رجوع کریں پھر جب پاک ہو جائے

marfat.com

اللہ علیہ وسلم مرہ فلیراجعها فاذا طهرت فليطلقها فقيل ايحتسب بها قال فمه۔

تو طلاق دیں پوچھا گیا کیا یہ طلاق بھی شمار ہوگی تو انہوں نے فرمایا۔

٢١٠ - حدثنا فهد قال ثنا الفضل قال ثنا زهير بن معاوية قال ثنا عبد الملك بن سليمان عن انس بن سيرين قال سالت ابن عمر كيف صنعت في امراتك التي طلقت قال طلقتها وهي حائض فذكرت ذلك لعمر فاتى عمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأله فقال مره فليراجعها ثم ليطلقها عند طهرها قال فقلت جعلت فداك فيعتد بالطلاق الاول قال وما يمنعني ان كنت اسات واستحمقت۔

حضرت ابن سیرین سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا آپ نے اپنی زوجہ کے بارے میں کیا کیا جس کو آپ نے طلاق دی تھی انہوں نے فرمایا میں نے اسے حالتِ حیض میں طلاق دی پھر میں نے یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ذکر کی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا انہیں کہیں کہ رجوع کریں پھر طہارت کی حالت میں طلاق دیں فرماتے ہیں میں نے

٢١١ - حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا الخصيب قال ثنا يزيد بن ابراهيم عن محمد بن سيرين قال ثني مغيرة بن يونس هو ابن جبير قال سالت عبد الله ابن عمر قلت رجل طلق امراته وهي حائض فقال اتعرف عبد الله بن عمر فقلت نعم قال فان عبد الله بن عمر طلق امراته وهي حائض فاتى عمر النبي صلى الله عليه وسلم فسأله فامره النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم ان يراجعها ثم يطلقها في قبل عدتها۔

حضرت مغیرہ بن یونس (ابن جبیر) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ ایک شخص اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دیتا ہے (تو اس کا کیا حکم ہے) انہوں نے فرمایا تم عبد اللہ بن عمر کو جانتے ہو میں نے عرض کیا "جی ہاں" فرمایا عبد اللہ بن عمر نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس سلسلے میں پوچھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ رجوع کریں اور پھر عدت (پوری ہونے) سے پہلے طلاق دیں۔

تحقيق مسئلة

تحقیق مسئلہ

قال ابو جعفر فذهب قوم الى هذه الآثار فقالوا من طلق امراته وهي حائض فقد اثم وينبغي له ان يراجعها فان طلاقه ذلك طلاق خطاء فان

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات کو اپناتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دے وہ گناہ گار ہوا اور اسے رجوع کرنا چاہئے کیونکہ اس کی یہ طلاق غلطی ہے اور اگر وہ چھوڑ دے

تَرَكَهَا تَمْضِيْ فِي الْعِدَّةِ وَبَانَتْ مِنْهُ بِطَلَاقٍ خَطَاءٍ وَلٰكِنَّهٗ يُؤْمَرُ اَنْ يُّرَاجِعَهَا لِيُخْرِجَهَا بِذٰلِكَ مِنْ اَسْبَابِ الطَّلَاقِ الْخَطَاءِ ثُمَّ يَتْرُكُهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ هٰذِهِ الْحَيْضَةِ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا طَلَاقًا صَوَابًا فَتَمْضِيْ فِيْ عِدَّةٍ مِّنْ طَلَاقٍ صَوَابٍ فَاِنْ شَاءَ رَاجَعَهَا وَكَانَتْ امْرَاَتَهٗ وَبَطَلَتِ الْعِدَّةُ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهَا حَتّٰى تَبِيْنَ مِنْهُ بِطَلَاقٍ صَوَابٍ فَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ مِنْهُمْ اَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَزَعَمُوْا اَنَّهٗ اِذَا طَلَّقَهَا حَائِضًا لَمْ يَكُنْ لَّهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يُّطَلِّقَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ هٰذِهِ الْحَيْضَةِ ثُمَّ تَحِيْضَ حَيْضَةً اُخْرٰى ثُمَّ تَطْهُرَ مِنْهَا۔

وَعَارَضُوْا الْاٰثَارَ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا فِيْ مُوَافَقَةِ الْقَوْلِ الْاَوَّلِ۔

٢١٢- **بِمَا حَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ كَمَا اَمَرَ اللّٰهُ۔

٢١٣- **حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا

(رجوع نہ کرے) حتی کہ عدت گزر جائے تو اسی غلط طلاق کے ساتھ عورت جدا ہو جائے گی لیکن اسے رجوع کا حکم دیا جائے تاکہ اسے غلط طلاق کے اسباب سے نکال دے پھر چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ اس حیض سے پاک ہو جائے پھر درست طلاق دے اور وہ درست طلاق کی عدت گزارے اس کے بعد اگر وہ چاہے تو رجوع کر لے اب وہ اس کی بیوی ہو جائے گی اور عدت عدت باطل ہو جائے گی اور اگر چاہے تو چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ درست طلاق کے سبب جدا ہو جائے یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ان میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں ان کا خیال ہے کہ جب وہ اسے حالتِ حیض میں طلاق دے تو اس وقت تک (دوبارہ) طلاق نہیں دے سکتا جب تک اس حیض سے پاک ہونے کے بعد دوسرے حیض سے بھی پاک نہ ہو جائے۔

انہوں نے پہلے قول کی موافقت میں ہماری روایت کردہ احادیث کے مقابلے میں روایات پیش کی ہیں۔

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حالتِ حیض میں طلاق دی یہ بات بارگاہ نبوی میں عرض کی گئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہو گئے پھر فرمایا چاہیے کہ وہ رجوع کریں پھر پاک ہونے تک اسے روکے رکھیں یہاں تک کہ پاک ہو جائے پھر حیض آئے اور (اس کے بعد) پاک ہو جائے اس کے بعد طلاق دینا ضروری ہو تو حالتِ طہارت میں جماع کرنے سے پہلے طلاق دے اب یہ طلاق اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوگی۔

حضرت یزید بن سنان فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوصالح

marfat.com

ابو صالح فذكر باسناده مثله ۔

نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٢١٤ ۔ حدثنا يونس قال اخبرنا ابن وهب ان مالكا اخبره عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنه انه طلق امراته وهي حائض على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فسال عمر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال مره فليراجعها ثم ليمسكها حتى تطهر ثم تحيض ثم تطهر فتلك العدة التي امر الله عز و جل ان يطلق لها النساء ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عہد رسالت میں اپنی بیوی کو طلاق دی جب کہ وہ حائضہ تھیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا انہیں کہیں کہ رجوع کریں پھر روکے رکھیں یہاں تک کہ پاک ہو جائیں پھر حیض آجائے پھر پاک ہوں تو یہ عدت (گنتی) ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس کے بعد عورتوں کو طلاق دی جائے۔

٢١٥ ۔ حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا القعنبي قال ثنا مالك فذكر باسناده مثله غير انه قال ثم يتركها حتى تطهر ثم تحيض ثم تطهر ثم ان شاء طلق ۔

حضرت قعنبی فرماتے ہیں ہم سے حضرت مالک نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے ارشاد فرمایا) پھر اسے چھوڑ دیں حتیٰ کہ پاک ہو جائے پھر دوسرا حیض آئے اور اس سے بھی پاک ہو جائے پھر چاہیں تو طلاق دیں۔

٢١٦ ۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ايوب و عبيد الله ....

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

٢١٧ ۔ وحدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا الخصيب قال ثنا حماد عن ايوب و عبيد الله عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله ۔

حضرت ایوب اور عبید اللہ حضرت نافع سے وہ حضرت عبد اللہ بن عمر اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

٢١٨ ۔ حدثنا احمد بن عبد الله بن عبد الرحمن البرقي قال ثنا عمرو بن ابي سلمة عن زهير بن محمد قال اخبرني يحيى بن سعيد و موسى بن عقبة و عبيد الله بن عمر عن نافع عن عبد الله بن عمر ثم ذكر مثله وزاد قبل ان يجامعها ۔

حضرت یحیی بن سعید، موسیٰ بن عقبہ اور عبید اللہ بن عمر، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ یہ اضافہ ہے کہ جماع سے پہلے طلاق دے۔

---

٢١٩ ۔ حدثنا فهد و حسين بن نصر قالا ثنا احمد بن يونس قال ثنا زهير قالا ثنا موسى بن عقبة قال ثني نافع عن

حضرت موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا پھر انہوں

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

فَقَدْ اَخْبَرَ سَالِمٌ وَنَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يُّمْسِكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ فَزَادَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ فَهُوَ اَوْلٰى مِنْهَا فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ.

وَاَمَّا وَجْهُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا وَجَدْنَا الْاَصْلَ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ الرَّجُلَ نُهِيَ اَنْ يُّطَلِّقَ امْرَاَتَهٗ حَائِضًا وَنُهِيَ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فِيْ طُهْرٍ قَدْ طَلَّقَهَا فِيْهِ وَقَدْ نُهِيَ عَنِ الطَّلَاقِ فِي الطُّهْرِ الَّذِيْ قَدْ طَلَّقَهَا فِيْهِ كَمَا نُهِيَ عَنِ الطَّلَاقِ فِي الْحَيْضِ ثُمَّ رَاَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِيْ رَجُلٍ جَامَعَ امْرَاَتَهٗ حَائِضًا ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّطَلِّقَهَا لِلسُّنَّةِ اَنَّهٗ مَمْنُوْعٌ مِّنْ ذٰلِكَ حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ هٰذِهِ الْحَيْضَةِ الَّتِيْ كَانَ الْجِمَاعُ فِيْهَا وَمِنْ حَيْضَةٍ اُخْرٰى بَعْدَهَا وَجُعِلَ جِمَاعُهٗ اِيَّاهَا فِي الْحَيْضَةِ كَجِمَاعِهٖ اِيَّاهَا فِي الطُّهْرِ الَّذِيْ يَعْقُبُ تِلْكَ الْحَيْضَةَ فَلَمَّا كَانَ حُكْمُ الطُّهْرِ الَّذِيْ بَعْدَ كُلِّ حَيْضَةٍ كَحُكْمِ نَفْسِ الْحَيْضَةِ فِيْ وُقُوْعِ الطَّلَاقِ فِي الْجِمَاعِ فِيْ ذٰلِكَ وَكَانَ مَنْ جَامَعَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يُّطَلِّقَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ الْجِمَاعِ وَبَيْنَ الطَّلَاقِ الَّذِيْ يُوْقِعُهٗ حَيْضَةٌ كَامِلَةٌ مُسْتَقْبِلَةٌ كَانَ كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ اَنَّهٗ اِذَا طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ ثُمَّ اَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يُّطَلِّقَهَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ

نے اس کی مثل ذکر کیا۔

ان روایات میں حضرت سالم اور حضرت نافع رضی اللہ عنہما نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ وہ بیوی کو (اس حیض سے) پاک ہونے اور دوسرا حیض آنے پھر اس سے پاک ہونے تک روکے رکھیں یہ بات پہلی روایات سے زائد ہے لہٰذا یہ ان سے اولیٰ ہے۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان یہ ہے۔

اور قیاس کے طریقے پر اس کا بیان اس طرح ہے کہ ہمیں ایک قاعدہ معلوم ہے وہ یہ کہ مرد کو منع کیا گیا کہ وہ عورت کو حالتِ حیض میں طلاق دے اور اس بات سے بھی منع کیا گیا کہ جس طہر میں طلاق دے چکا ہے اس میں (دوسری) طلاق دے تو جس طہر میں طلاق دے چکا ہے اس میں طلاق دینے سے اسی طرح منع کیا گیا جس طرح حالتِ حیض میں طلاق دینے سے منع کیا گیا پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ائمہ کا اس شخص کے بارے میں اتفاق ہے جس نے حالتِ حیض میں بیوی سے جماع کیا پھر اسے سنت طلاق دینے کا ارادہ کرتا ہے تو جب تک اس حیض سے پاک نہ ہو جائے جس میں جماع کیا، اور اسی طرح بعد والے حیض سے پاک نہ ہو جائے یا طلاق دینا ممنوع ہے تو حالتِ حیض میں جماع کو اسی طرح قرار دیا جیسے اس طہر میں جماع کرنا جو اس پہلے حیض کے بعد آرہا ہے تو جب طلاق کے سلسلے میں ہر حیض کے بعد والے طہر کا وہی حکم ہے جو خود حیض کا ہے کہ اس میں طلاق دینا اور جماع کرنا برابر ہے اور جو آدمی حائضہ عورت سے جماع کرے تو وہ اس کے بعد طلاق نہیں دے سکتا حتیٰ کہ اس جماع اور طلاق کے درمیان جو وہ دینا چاہتا ہے ایک آنے والا کامل حیض پایا جائے تو قیاس اسی طرح ہے کہ جب وہ بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دے اور اس کے بعد پھر طلاق دینا چاہے تو ایسا نہیں کر سکتا حتیٰ کہ پہلی طلاق جو اس نے دی ہے اور دوسری طلاق کے درمیان ایک مستقل آنے

marfat.com

حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَ الطَّلَاقِ الْاَوَّلِ الَّذِيْ كَانَ طَلَّقَهَا اِيَّاهُ وَبَيْنَ طَلَاقِهِ اِيَّاهَا الثَّانِيْ حَيْضَةٌ مُسْتَقْبَلَةٌ فَهٰذَا وَجْهُ النَّظَرِ عِنْدَنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ مَعَ مُوَافَقَةِ الْاٰثَارِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَفِيْ مَنْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ اَنْ يُطَلِّقَ اِمْرَاَتَهٗ بَعْدَ الطَّلَاقِ الْاَوَّلِ حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْدَ ذٰلِكَ حَيْضٌ مُسْتَقْبِلَةٌ فَيَكُوْنَ بَيْنَ التَّطْلِيْقَتَيْنِ حَيْضَةٌ مُسْتَقْبَلَةٌ دَلِيْلٌ اَنَّ سُنَّةَ طَلَاقِ السُّنَّةِ اَنْ لَّا يَجْمَعَ مِنْهُ تَطْلِيْقَتَانِ فِيْ طُهْرٍ وَاحِدٍ فَافْهَمْ ذٰلِكَ فَاِنَّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

والا حیض پایا جائے۔

ہمارے نزدیک اس بات میں قیاس کا تقاضا یہی ہے اور روایات بھی اس کی ہم نوا ہیں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا کو پہلی طلاق دینے کے بعد اس وقت دوسری طلاق دینے سے منع کرنے میں جب تک دو طلاقوں کے درمیان ایک اور حیض نہ آجائے اس بات کی دلیل ہے کہ سنّت طلاق کا حکم یہ ہے کہ ایک طہر میں دو طلاقوں کو جمع نہ کرے اسے سمجھو، امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۸۴ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا مَعًا

بیک وقت تین طلاقیں دینا

۲۲۰ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَتَعْلَمُ اَنَّ الثَّلَاثَ كَانَتْ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ اِمَارَةِ عُمَرَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ۔

ابن طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوالصہباء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کیا آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں، حضرت صدیق اکبر کے دور میں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ابتدائی تین سالوں میں تین طلاقیں ایک ہی طلاق شمار ہوتی تھیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں!

تَحْقِيْقُ مَسْئَلَةٍ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا مَعًا فَقَدْ وَقَعَتْ عَلَيْهَا وَاحِدَةٌ اِذَا كَانَتْ فِيْ وَقْتِ سُنَّةٍ وَذٰلِكَ اَنْ تَكُوْنَ طَاهِرًا فِيْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اسی بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دے تو اس پر ایک طلاق واقع ہوگی جب کہ سنت وقت میں دی گئی ہو وہ یوں کہ اس طہارت میں ہو جس میں جماع نہیں کیا گیا انہوں نے اس

احتجوا فی ذلک بھذا الحدیث وقالوا انما کان اللہ عز وجل انما امر عبادہ ان یطلقوا الوقت علی صفة فطلقوا علی غیر ما امرھم بہ لم یقع طلاقھم وقالوا الا ترون ان رجلا لو امر رجلا ان یطلق امراتہ فی وقت علی صفة فطلقھا فی غیرہ او امرہ ان یطلقھا علی شریطة فطلقھا علی غیر تلک الشریطة ان ذلک لا یقع اذ کان قد خالف ما امر بہ قالوا فکذلک الطلاق الذی امر بہ العباد فاذا اوقعوا کما امروا بہ وقع واذا اوقعوا علی خلاف ذلک لم یقع

وخالفھم فی ذلک اکثر اھل العلم فقالوا الذی امر بہ العباد من ایقاع الطلاق فھو کما ذکرتم اذا کانت المراة طاھرا من غیر جماع او کانت حاملا وامروا بتفریق الثلاث اذا ارادوا ایقاعھن ولا یوقعوھن معا فاذا خالفوا ذلک فطلقوا فی الوقت الذی لا ینبغی لھم ان یطلقوا فیہ او اوقعوا من الطلاق اکثر مما امروا بایقاعہ لزمھم ما اوقعوا من ذلک وھم اثمون فی تعدیھم ما امرھم اللہ عز وجل بہ ولیس ذلک کالوکالات لان الوکلاء انما یفعلون ذلک للموکلین فیحلون فی افعالھم تلک محلھم فان فعلوا ذلک کما امروا لزم وان فعلوا ذلک علی غیر ما امروا بہ لم یلزم والعباد فی طلاقھم انما یفعلونہ لانفسھم لا لغیرھم ولا لربھم عز وجل

سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا۔ وہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا کہ وہ طلاق اس کے وقت پر اور ایک خاص طریقے سے دیں پس اگر وہ اس کے حکم کے خلاف طلاق دیں تو ان کی طلاق واقع نہیں ہوگی وہ کہتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے آدمی کو حکم دے کہ وہ اس کی بیوی کو ایک خاص وقت میں خاص طریقے پر طلاق دے اور وہ اس کو کسی دوسرے وقت طلاق دے یا کسی شرط پر طلاق دینے کا حکم دے اور وہ اس شرط کے خلاف طلاق دے تو یہ طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ اس نے اس بات کے خلاف کیا جس کا اسے حکم دیا گیا تھا یہ حضرات فرماتے ہیں اسی طرح بندوں کو جس طریقے کا حکم دیا گیا اس کے مطابق طلاق دیں تو واقع ہوگی اور جب اس کے خلاف دیں تو واقع نہ ہوگی۔

لیکن اکثر اہل علم نے ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں طلاق دینے کے بارے میں جس بات کا بندوں کو حکم دیا گیا ہے وہ اسی طرح ہے جس طرح تم کہتے ہو کہ جب عورت پاک ہو اور (اس طہر میں) جماع بھی نہ ہوا ہو یا حاملہ ہو نیز اگر وہ تین طلاقیں دینا چاہیں تو الگ الگ دینے اور اکٹھی نہ دینے کا حکم ہے اب اگر وہ اس بات کے خلاف کرتے ہوئے اس وقت طلاق دیں جس وقت طلاق دینا ان کے لیے مناسب نہیں اور جتنی طلاقیں دینے کا حکم ہے اس سے زیادہ دیں تو انہوں نے جو کچھ کیا وہ لازم ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم میں تجاوز کی وجہ سے گناہ گار ہوں گے یہ وکالت کی طرح نہیں کیونکہ وکیل (یہ عمل) اپنے مؤکل کے لیے کرتے ہیں پس وہ اپنے افعال میں ان (مؤکلین) کے قائم مقام ہوتے ہیں لہٰذا اگر وہ حکم کے مطابق کریں تو لازم ہو جائے گا اور اگر حکم کے خلاف کریں تو لازم نہیں ہوگا اور بندے طلاق دینے میں اپنی ذات کے لیے عمل کرتے ہیں دوسروں کے لیے نہیں اور نہ ہی اپنے رب عزوجل کے لیے کرتے ہیں اور وہ اپنے اس عمل میں کسی کے قائم مقام بھی نہیں ہوتے کہ ان سے اس بات کا قصد کیا جائے کہ وہ ان لوگوں کے حکم کے مطابق صحیح طلاق دیں

marfat.com

وَلَا يَحِلُّوْنَ فِيْ فِعْلِهِمْ ذٰلِكَ مَحَلَّ غَيْرِهِمْ فَيُرَادُ مِنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ إِصَابَةُ مَا أَمَرَهُمْ بِهِ الَّذِيْنَ يَحِلُّوْنَ فِيْ فِعْلِهِمْ ذٰلِكَ مَحَلَّهُ. فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَزِمَهُمْ مَا فَعَلُوْا وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ نُهُوْا عَنْهُ لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ مِمَّا قَدْ نَهَى اللّٰهُ تَعَالَى الْعِبَادَ عَنْ فِعْلِهَا أَوْجَبَ عَلَيْهِمْ إِذَا فَعَلُوْهَا أَحْكَامًا مِنْ ذٰلِكَ أَنَّهُ نَهَاهُمْ عَنِ الظِّهَارِ وَوَصَفَهُ بِأَنَّهُ مُنْكَرٌ مِنَ الْقَوْلِ وَزُوْرٌ وَلَمْ يَمْنَعْ مَا كَانَ كَذٰلِكَ أَنْ تَحْرُمَ بِهِ الْمَرْأَةُ عَلَى زَوْجِهَا حَتّٰى يَفْعَلَ مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالَى بِهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ فَلَمَّا رَأَيْنَا الظِّهَارَ قَوْلًا مُنْكَرًا وَزُوْرًا وَقَدْ لَزِمَتْ بِهِ حُرْمَةٌ كَانَ كَذٰلِكَ الطَّلَاقُ الْمَنْهِيُّ عَنْهُ هُوَ مُنْكَرٌ مِنَ الْقَوْلِ وَزُوْرٌ وَالْحُرْمَةُ بِهِ وَاجِبَةٌ.

وَقَدْ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ طَلَاقِ عَبْدِ اللّٰهِ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ أَمَرَهُ بِمُرَاجَعَتِهَا وَتَوَاتَرَتْ عَنْهُ بِذٰلِكَ الْاٰثَارُ وَقَدْ ذَكَرْتُهَا فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ وَلَا يَجُوْزُ أَنْ يُؤْمَرَ بِالْمُرَاجَعَةِ مَنْ لَمْ يَقَعْ طَلَاقُهُ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَلْزَمَهُ الطَّلَاقَ فِي الْحَيْضِ وَهُوَ وَقْتٌ لَا يَحِلُّ إِيْقَاعُ الطَّلَاقِ فِيْهِ كَانَ كَذٰلِكَ مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَأَوْقَعَ كُلًّا فِيْ وَقْتِ الطَّلَاقِ لَزِمَهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَلْزَمَ نَفْسَهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ فَعَلَهُ عَلَى خِلَافِ مَا أُمِرَ بِهِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ.

وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا لَوِ اكْتَفَيْنَا بِهِ كَانَتْ حُجَّةً قَاطِعَةً وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا كَانَ زَمَانُ عُمَرَ رَضِيَ

جن کے یہ قائم مقام ہیں تو جب بات یوں ہے تو جو کچھ انہوں نے کیا وہ لازم ہو جائے گا اگرچہ یہ ان امور میں سے ہے جن سے منع کیا گیا۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بندوں کو بعض کاموں سے منع فرمایا لیکن عمل کرنے کی صورت میں احکام واجب کر دیئے ان باتوں میں سے ایک ظہار ہے کہ اس سے منع کیا اور اسے بری بات اور جھوٹ قرار دیا لیکن اس کے باوجود جو ایسا کرے اس کی بیوی کے (خاوند پر) اس وقت تک حرام ہونے کو منع نہیں کیا جب تک وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کفارہ ادا نہ کر دے تو جب ہم دیکھتے ہیں کہ ظہار بری بات اور جھوٹ ہے لیکن اس کے باوجود حرمت لازم ہو گئی اسی طرح جس طلاق سے منع کیا گیا وہ بھی بری بات اور جھوٹ ہے اس کی وجہ سے حرمت واجب ہو جاتی ہے۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اس طلاق کے بارے میں پوچھا جو انہوں نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں دی تھی تو آپ نے انہیں رجوع کا حکم دیا اس سلسلے میں تواتر کے ساتھ روایات مروی ہیں۔ اور میں (امام طحاوی) نے انہیں گزشتہ باب میں ذکر کیا ہے اور جس شخص کی طلاق واقع نہ ہو اس کو رجوع کا حکم دینا جائز نہیں تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض کی حالت میں دی ہوئی طلاق ان پر لازم کر دی اور اس وقت دینا جائز نہیں اسی طرح جو شخص (ایکدم) تین طلاقیں دے تو طلاق واقع ہو جائے گی اور جو کچھ اس نے نفس پر لازم کیا وہ لازم ہو جائے گا اگرچہ اس نے یہ عمل مامور بہ کے خلاف کیا۔ اس باب میں قیاس یہی ہے۔

اور جو کچھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے اگر ہم اس پر اکتفاء کریں تو وہ قطعی دلیل ہے کیونکہ انہوں نے فرمایا کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو آپ نے فرمایا

ل؎ کسی شخص کا اپنی بیوی کو اپنی ماں کی پیٹھ وغیرہ کی طرح قرار دینا ظہار کہلاتا ہے۔ ١٢ ہزاروی

اللهُ عَنْهُ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ فِي الطَّلَاقِ اَنَاةٌ وَاِنَّهُ مَنْ تَعَجَّلَ اَنَاةَ اللهِ فِي الطَّلَاقِ اَلْزَمْنَاهُ اِيَّاهُ۔

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِيْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ۔

ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ غَيْرَ اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا اَبَا الصَّهْبَاءِ وَلَا سُؤَالَهُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَاِنَّمَا ذَكَرَ مِثْلَ جَوَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا الَّذِيْ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ وَذَكَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ كَلَامِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ قَبْلَ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَخَاطَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِذٰلِكَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَفِيْهِمْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمُ الَّذِيْنَ قَدْ عَلِمُوْا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذٰلِكَ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ وَلَمْ يَدْفَعْهُ دَافِعٌ فَكَانَ ذٰلِكَ اَكْبَرُ الْحُجَّةِ فِيْ نَسْخِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذٰلِكَ لِاَنَّهُ لَمَّا كَانَ فِعْلُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا فِعْلًا يَجِبُ بِهِ الْحُجَّةُ كَانَ كَذٰلِكَ اَيْضًا اِجْمَاعُهُمْ عَلَى الْقَوْلِ اِجْمَاعًا يَجِبُ بِهِ الْحُجَّةُ وَكَمَا كَانَ اِجْمَاعُهُمْ عَلَى النَّقْلِ بَرِيْئًا مِنَ الْوَهْمِ وَالزَّلَلِ كَانَ كَذٰلِكَ اِجْمَاعُهُمْ عَلَى الرَّاْيِ بَرِيْئًا مِنَ الْوَهْمِ وَالزَّلَلِ۔

اے لوگو! تمہارے لیے طلاق میں ٹھہراؤ تھا اور جو شخص طلاق کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی تاخیر میں جلدی کرے تو وہ طلاق اس پر لازم ہو جائے گی۔

اسحٰق بن اسرائیل اور احمد بن منصور رمادی، عبدالرزاق سے وہ معمر سے وہ طاؤس سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس پہلی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں جو ہم نے باب کے شروع میں ذکر کی ہے البتہ ان دونوں حضرات نے (اپنی روایتوں میں) حضرت ابوالصہباء اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے سوال کا ذکر نہیں کیا انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس جواب کی طرح ذکر کیا جو اُس (پہلی) حدیث میں مذکور ہے اس کے بعد انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول ذکر کیا جو ہم نے اس حدیث سے نقل کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کو خطاب کیا جن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں جنہیں اس بارے میں دور رسالت والی بات معلوم تھی لیکن ان میں سے کسی نے بھی اس (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات) کا انکار نہیں کیا اور نہ کسی رد کرنے والے نے اس کا رد کیا۔ لہٰذا یہ حدیث گزشتہ کے منسوخ ہونے پر بہت بڑی حجت ہے کیونکہ جب تمام صحابہ کرام کا فعل ایسا فعل ہے کہ اس سے حجت قائم ہوتی ہے تو ان کا کسی بات پر اجماع بھی قابل استدلال اجماع ہے تو جس کسی بات کے نقل کرنے پر ان کا اجماع وھم اور خطا سے بری ہے اسی طرح کسی رائے پر ان کا اجماع بھی وھم اور خطا سے بری ہے۔

marfat.com

وَقَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ قَدْ كَانَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى مَعَانٍ فَجَعَلَهَا أَصْحَابُهٗ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ مِنْ بَعْدِهٖ عَلٰى خِلَافِ تِلْكَ الْمَعَانِيْ لِمَا رَأَوْا فِيْهِ مِمَّا قَدْ خَفِيَ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ فَكَانَ ذٰلِكَ حُجَّةً نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَهٗ مِنْ ذٰلِكَ تَدْوِيْنُ الدَّوَاوِيْنِ وَالْمَنْعُ مِنْ بَيْعِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ وَقَدْ كُنَّ يُبَعْنَ قَبْلَ ذٰلِكَ وَالتَّوْقِيْتُ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ تَوْقِيْتٌ قَبْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ مَا عَمِلُوْا بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ وَوَقَفْنَا عَلَيْهِ لَا يَجُوْزُ لَنَا خِلَافُهٗ إِلٰى مَا قَدْ رَأَيْنَاهُ مِمَّا قَدْ تَقَدَّمَ فِعْلُهُمْ لَهٗ كَانَ كَذٰلِكَ مَا وَقَفْنَا عَلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ الثَّلَاثِ الْمُوْقَعِ مَعًا أَنَّهٗ يَلْزَمُ لَا يَجُوْزُ لَنَا خِلَافُهٗ إِلٰى غَيْرِهٖ مِمَّا قَدْ رُوِيَ أَنَّهٗ كَانَ قَبْلَهٗ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ۔

اور ہم بعض باتوں کو دیکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ان کا کچھ مفہوم تھا اور آپ کے بعد صحابہ کرام نے اس سے کچھ اور مراد لیا کیونکہ انہوں نے ان میں وہ باتیں دیکھیں جو بعد والوں پر پوشیدہ تھیں تو یہ پہلے قول کے نسخ پر دلیل ہے ان باتوں میں سے رجسٹروں کی تدوین اور ام ولد[1] لونڈیوں کی بیع سے روکنا ہے حالانکہ اس سے پہلے ان کا سودا ہوتا تھا اور شراب کی حد میں کوڑوں کی تعداد مقرر کرنا جبکہ اس سے پہلے ان کی مقدار مقرر نہ تھی تو جب انہوں نے اس پر عمل کیا اور ہمیں بھی اس سے واقفیت حاصل ہوگئی تو ہمارے لیے ان کے اس پہلے فعل کو دیکھ کر اس (دوسرے حکم) کے خلاف ورزی جائز نہیں تو اسی طرح بیک وقت دی گئی تین طلاقوں کے بارے میں ہمیں جو کچھ معلوم ہوا اس پر عمل کرنا ضروری ہے اور اسے چھوڑ کر اس کی طرف جانا جو پہلے مذکور ہوا جائز نہیں۔

ثُمَّ هٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَدْ كَانَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ يُفْتِيْ مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ ثَلَاثًا مَعًا أَنَّ طَلَاقَهٗ قَدْ لَزِمَهٗ وَحَرَّمَهَا عَلَيْهِ۔

پھر یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس کے بعد فتویٰ دیتے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاقیں دے تو اس کی طلاق لازم ہو جائے گی اور وہ عورت اس پر حرام ہو جائے گی۔

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنَّ عَمِّيْ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ ثَلَاثَةً فَقَالَ إِنَّ عَمَّكَ عَصَى اللّٰهَ فَأَتَمَّهُ اللّٰهُ وَأَطَاعَ الشَّيْطٰنَ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهٗ مَخْرَجًا فَقُلْتُ كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ يُحِلُّهَا لَهٗ فَقَالَ مَنْ يُّخَادِعِ اللّٰهَ يُخَادِعْهُ۔

حضرت مالک بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے چچا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں آپ نے فرمایا تمہارے چچا نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے پس اللہ تعالیٰ نے اس (طلاق) کو پورا کر دیا اور اس نے شیطان کی اطاعت کی" تو آپ نے اس کے لیے کوئی راستہ نہ بتایا (راوی فرماتے ہیں) میں نے پوچھا آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو اس عورت کو حلال جانتا ہے تو انہوں نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے دھوکہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دے گا۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

حضرت محمد بن ایاس بن بکیر فرماتے ہیں ایک شخص نے اپنی بیوی کو جماع سے پہلے تین طلاقیں دے دیں پھر اسے نکاح کرنے کا خیال

---

[1] ام ولد وہ لونڈی ہوتی ہے جس سے اس کے مالک کے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ قَالَ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ
ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ
يَنْكِحَهَا فَجَاءَ يَسْتَفْتِي فَذَهَبْتُ مَعَهُ أَسْأَلُ
لَهُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ ذٰلِكَ
فَقَالَا لَا نَرٰى أَنْ تَنْكِحَهَا حَتّٰى تَزَوَّجَ زَوْجًا
غَيْرَكَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ طَلَاقِي إِيَّاهَا وَاحِدَةً
فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّكَ أَرْسَلْتَ مِنْ يَدِكَ مَا
كَانَ لَكَ مِنْ فَضْلٍ۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا
ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ
أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ أَخْبَرَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي
عَيَّاشٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ الزُّبَيْرِ وَعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُمَا مُحَمَّدُ
ابْنُ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ فَقَالَ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ
الْبَادِيَةِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ
بِهَا فَمَاذَا تَرَيَانِ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِنَّ هٰذَا
الْأَمْرَ مَا لَنَا فِيْهِ مِنْ قَوْلٍ فَاذْهَبْ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
فَاسْأَلْهُمَا ثُمَّ ائْتِنَا فَأَخْبِرْنَا فَذَهَبَ فَسَأَلَهُمَا فَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ لِأَبِي هُرَيْرَةَ أَفْتِهِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ
فَقَدْ جَاءَتْكَ مُعْضِلَةٌ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ الْوَاحِدَةُ
تُبِيْنُهَا وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتّٰى تَنْكِحَ
زَوْجًا غَيْرَهُ۔

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا
خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي
ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ
أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ

ہوا چنانچہ وہ حکم پوچھنے کے لیے آیا تو میں اس کے ساتھ گیا تاکہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے پوچھوں ان دونوں نے فرمایا کہ ہم اس کے لیے اس عورت سے نکاح جائز نہیں سمجھتے حتیٰ کہ وہ دوسری عورت سے نکاح کر لے اس نے کہا میں نے تو ایک ہی وقت میں طلاق دی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جو کچھ تیرے ہاتھ میں تھا اسے تو نے چھوڑ دیا اب مزید تیرے اختیار میں کچھ نہیں۔

حضرت یحییٰ بن سعید سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت بکیر بن اشج نے ان کو معاویہ بن ابو عیاش انصاری سے خبر دی کہ وہ حضرت عبداللہ بن زبیر اور عاصم بن عمر رضی اللہ عنہم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس حضرت محمد بن ایاس بن بکیر آئے اور کہا کہ ایک دیہاتی شخص نے اپنی بیوی کو جماع سے پہلے تین طلاقیں دے دی ہیں آپ کا اس کے بارے میں کیا خیال ہے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے آپ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) کے پاس جائیں اور ان سے پوچھیں چنانچہ ہم نے آکر اس کو بتایا تو اس نے جا کر ان دونوں سے پوچھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہے اے ابوہریرہ! آپ بتائیں کیونکہ یہ ایک مشکل مسئلہ ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک طلاق اسے جدا کر دیتی ہے اور تین طلاقیں اسے حرام کر دیتی ہیں حتیٰ کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح کر لے۔

حضرت محمد بن ایاس بن بکیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس، ابوہریرہ اور ابن رضی اللہ عنہم سے باکرہ عورت کو تین طلاقیں دینے کے بارے میں پوچھا اور میں (حضرت محمد بن ایاس) بھی اس شخص کے ساتھ تھا تو ان سب

marfat.com

عُمَرَ عَنْ طَلَاقِ الْبِكْرِ ثَلَاثًا وَهُوَ مَعَهُ فَكُلُّهُمْ قَالَ حُرِّمَتْ عَلَيْكَ۔

(صحابہ کرام) نے فرمایا کہ وہ تجھ پر حرام ہو گئی۔

۲۲۶- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُمَا قَالَا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْبِكْرَ ثَلَاثًا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس شخص کے بارے میں جو غیر مدخولہ عورت کو تین طلاقیں دیتا ہے فرمایا کہ وہ اس کے لیے حلال نہیں حتی کہ دوسرے خاوند سے نکاح کر لے۔

۲۲۷- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَاَتَهُ مِائَةً فَقَالَ ثَلَاثٌ تُحَرِّمُهَا عَلَيْهِ سَبْعَةٌ وَتِسْعُونَ فِي رَقَبَتِهِ اِنَّهُ اِتَّخَذَ اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک سو طلاق دی ہے آپ نے فرمایا تین طلاقوں سے وہ حرام ہو گئی اور ستانوے طلاقیں اس کی گردن پر ہیں (یعنی گناہ گار ہوا) بے شک اس نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے مذاق کیا ہے۔

۲۲۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

حضرت عبدالاعلیٰ، حضرت سعید بن جبیر سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۲۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ وَحُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ مِائَةً فَقَالَ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَاَتُكَ لَمْ تَتَّقِ اللّٰهَ فَيَجْعَلَ لَكَ مَخْرَجًا مَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ۔

حضرت مجاہد سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک سو طلاق دی ہے آپ نے فرمایا تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور وہ عورت تجھ سے جدا ہو گئی تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا کہ وہ تیرے نکلنے کی کوئی سبیل بناتا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم؟ جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کو ملحوظ رکھ کر طلاق دو (یعنی ایسے وقت میں طلاق دو کہ وہ عدت مکمل کر سکیں مطلب یہ ہے کہ حالت طہر میں طلاق دو) پھر ان کے علاوہ صحابہ کرام سے بھی اس کے موافق مروی ہے۔

ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

۲۳۰- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ وَاَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ فِيمَنْ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ

حضرت ابو وائل، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی کو جماع سے پہلے تین طلاقیں دیتا ہے، فرمایا کہ وہ اس کے لیے حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے۔

زَوْجًا غَيْرَهُ.

۲۳۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةً قَالَ ثَلَاثٌ تُبِينُهَا مِنْكَ وَسَائِرُهَا عُدْوَانٌ.

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی بیوی کو ایک سو طلاق دیتا ہے انہوں نے فرمایا تین اسے تم سے جدا کردیں گی اور باقی طلاقیں زیادتی (گناہ) ہے۔

۲۳۲- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَسَأَلَهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا قَالَ عَطَاءٌ فَقُلْتُ لَهُ طَلَاقُ الْبِكْرِ وَاحِدَةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ إِنَّمَا أَنْتَ قَاصٌّ الْوَاحِدَةُ تُبِينُهَا وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی بیوی کو جماع سے پہلے تین طلاقیں دے دیں حضرت عطاء فرماتے ہیں میں نے اس کہا کہ غیر مدخولہ عورت کی طلاق ایک ہوتی ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم واعظ ہو ایک طلاق اسے جدا کردیتی ہے اور تین طلاقیں اسے حرام کردیتی ہے یہاں تک کہ وہ کسی اور شخص سے نکاح کرلے۔

۲۳۳- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَا ثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ رَبِيعَةَ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ الْوَاحِدَةُ تُبِينُهَا وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا.

حضرت عطاء بن یسار، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ایک طلاق اسے جدا کردیتی ہے اور تین طلاقیں اسے حرام کردیتی ہیں۔

۲۳۴- حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا أُتِيَ بِرَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا أَوْجَعَ ظَهْرَهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں وہ عورت اس (پہلے خاوند) کے لیے حلال نہیں یہاں تک کہ دوسرے خاوند (کسی دوسرے شخص) سے نکاح کرلے اور فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی ایسا شخص آتا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہوتیں تو آپ اس کو سزا دیتے۔

۲۳۵- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْبِكْرَ ثَلَاثًا إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

حضرت شقیق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس شخص کے بارے میں جو غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دیتا ہے۔ فرمایا کہ وہ اس کے لیے حلال نہیں حتی کہ وہ دوسرے شخص سے نکاح کرلے۔

٢٣٦ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنِي شَفِيقٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ قَدْ رَأَيْنَا الْعِبَادَ أُمِرُوا أَنْ لَا يَنْكِحُوا النِّسَاءَ إِلَّا عَلَى شَرَائِطَ مِنْهَا أَنَّهُمْ مُنِعُوا مِنْ نِكَاحِهِنَّ فِي عِدَّتِهِنَّ فَكَانَ مَنْ نَكَحَ امْرَأَةً فِي عِدَّتِهَا لَمْ يَثْبُتْ نِكَاحُهُ عَلَيْهَا وَهُوَ فِي حُكْمِ مَنْ لَمْ يَعْقِدْ عَلَيْهَا نِكَاحًا فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ هُوَ إِذَا عَقَدَ عَلَيْهَا طَلَاقًا فِي وَقْتٍ قَدْ نُهِيَ عَنْ إِيقَاعِ الطَّلَاقِ فِيهِ أَنْ لَا يَقَعَ طَلَاقُهُ ذٰلِكَ وَأَنْ يَكُونَ فِي حُكْمِ مَنْ لَمْ يُوقِعْ طَلَاقًا۔

فَالْجَوَابُ فِي ذٰلِكَ أَنَّ مَا ذُكِرَ مِنْ عَقْدِ النِّكَاحِ كَذٰلِكَ هُوَ وَكَذٰلِكَ الْعُقُودُ كُلُّهَا الَّتِي يَدْخُلُ الْعِبَادُ بِهَا فِي أَشْيَاءَ لَا يَدْخُلُونَ فِيهَا إِلَّا مِنْ حَيْثُ أُمِرُوا بِالدُّخُولِ فِيهَا وَأَمَّا الْخُرُوجُ مِنْهَا فَقَدْ يَخْرُجُ بِغَيْرِ مَا أُمِرُوا بِالْخُرُوجِ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا الصَّلَوٰتِ قَدْ أُمِرَ الْعِبَادُ بِدُخُولِهَا أَنْ لَا يَدْخُلُوهَا إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ وَالْأَسْبَابِ الَّتِي يَدْخُلُونَ فِيهَا وَأُمِرُوا أَنْ لَا يَخْرُجُوا مِنْهَا إِلَّا بِالتَّسْلِيمِ فَكَانَ مَنْ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ بِغَيْرِ طَهَارَةٍ وَبِغَيْرِ تَكْبِيرٍ لَمْ يَكُنْ دَاخِلًا فِيهَا وَكُلُّ مَنْ تَكَلَّمَ فِيهَا بِكَلَامٍ مَكْرُوهٍ أَوْ فَعَلَ فِيهَا شَيْئًا مِمَّا لَا يُفْعَلُ فِيهَا مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْمَشْيِ وَمَا أَشْبَهَهُ خَرَجَ بِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ وَكَانَ مُسِيئًا فِيمَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ فِي صَلٰوتِهِ فَكَذٰلِكَ الدُّخُولُ فِي النِّكَاحِ لَا يَكُونُ إِلَّا مِنْ حَيْثُ أُمِرَ الْعِبَادُ بِالدُّخُولِ فِيهِ وَالْخُرُوجُ مِنْهُ قَدْ يَكُونُ بِمَا أُمِرُوا بِالْخُرُوجِ بِهِ مِنْهُ وَبِغَيْرِ ذٰلِكَ فَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ

حضرت شفیق، حضرت انس بن مالک سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں بندوں کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ عورتوں سے کچھ شرائط کی بنیاد پر نکاح کریں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ان کو عدت کے دوران نکاح سے منع کیا گیا، پس جو شخص کسی عورت سے اس (کی) عدت کے دوران نکاح کرے اس کا اس سے نکاح ثابت نہیں ہوگا اور وہ نکاح نہ کرنے والے کے حکم میں ہوگا تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ اگر وہ ایسے وقت میں طلاق دے جب طلاق دینا منع ہے تو طلاق واقع نہ ہو اور وہ طلاق نہ دینے والے کے حکم میں ہو۔

اس سلسلے میں جواب یہ ہے کہ عقدِ نکاح کے سلسلے میں جو کچھ ذکر کیا گیا ہے ان تمام عقود کا معاملہ اسی طرح ہے جن کے ذریعے بندے کسی کام میں داخل ہوتے ہیں یعنی وہ صرف اسی صورت میں ہی اس کام میں داخل ہوتے ہیں جو حکم کے مطابق ہو۔ لیکن (کسی کام سے) نکلنے کی صورت میں مامور بہ طریقے کے علاوہ بھی نکل سکتے ہیں۔

مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ بندوں کو حکم دیا گیا کہ وہ نماز کو تکبیر اور ان اسباب کے ذریعے شروع کر سکتے ہیں جن کے ذریعے وہ نماز میں داخل ہوتے ہیں اور انہیں حکم ہے کہ سلام کے بغیر نماز سے نہ نکلیں اب جو شخص طہارت اور تکبیر کے بغیر نماز شروع کرتا ہے وہ نماز میں داخل نہیں ہوتا اور جو شخص نماز میں ناجائز کلام کرے یا کوئی ایسا کام کرے جو نماز میں نہیں کیا جاتا مثلاً کھانا پینا اور چلنا وغیرہ تو نماز سے خارج ہو جاتا ہے اور جو عمل اس نے نماز کے دوران کیا اس کی وجہ سے گناہ گار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح نکاح میں داخل ہونے کے لیے اس بات پر عمل ضروری ہے جس کا بندوں کو حکم دیا گیا لیکن نکاح سے نکلنا بعض اوقات ان امور کے ذریعے ہوتا ہے جن کے ساتھ نکلنے کا حکم دیا گیا اور بعض اوقات دیگر امور کے

رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ.

بَابُ الْأَقْرَاءِ ۱۸۵

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي الْأَقْرَاءِ الَّتِيْ تَجِبُ عَلَى الْمَرْأَةِ إِذَا طُلِّقَتْ فَقَالَ قَوْمٌ هِيَ الْحِيَضُ وَقَالَ آخَرُوْنَ هِيَ الْأَطْهَارُ.

فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّهَا الْأَطْهَارُ قَوْلُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ حِيْنَ طَلَّقَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ مُرْهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يَتْرُكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا إِنْ شَاءَ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهِ فِي الْبَابِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ.

قَالُوْا فَلَمَّا أَمَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فِي الطُّهْرِ وَجَعَلَهُ الْعِدَّةَ دُوْنَهَا وَنَهَاهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فِي الْحَيْضِ وَأَخْرَجَهُ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ عِدَّةً ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْأَقْرَاءَ هِيَ الْأَطْهَارُ.

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِلْآخَرِيْنَ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَمَا ذَكَرُوْا.

وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَا هُوَ أَتَمُّ مِنْ ذٰلِكَ فَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عُمَرَ أَنْ يَأْمُرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا إِنْ شَاءَ وَقَالَ تِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ فِي الْبَابِ الَّذِيْ

ذریعے ہوتا ہے یہ تمام بیان حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد کا قول ہے

لفظ "اقراء" کی تحقیق

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں لوگوں (فقہاء) کا اس "اقراء" کے بارے میں اختلاف ہے جو مطلقہ عورت پر واجب ہوتا ہے ایک جماعت کے نزدیک اس سے حیض مراد ہے جبکہ دوسرے حضرات فرماتے ہیں یہ طہر ہیں

جو لوگ اسے طہر قرار دیتے ہیں ان کی دلیل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہیں کہیں کہ رجوع کریں پھر چھوڑ دیں حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائے پھر اگر چاہیں تو طلاق دیں تو یہ عدت (وقت) جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس میں عورتوں کو طلاق دی جائے ہم نے اسے اس کی سند کے ساتھ گزشتہ باب میں ذکر کیا ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ وہ انہیں حالت طہر میں طلاق دیں اور اسی کو عدت قرار دیا حیض کو نہیں نیز انہیں حالت حیض میں طلاق دینے سے منع کیا اور اسے عدت بننے سے خارج کیا تو اس سے ثابت ہوا کہ "اقراء" سے مراد طہر ہیں۔

دوسرے حضرات کی طرف سے ان کے خلاف حجت یہ ہے کہ یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس طرح مروی ہے جس طرح انہوں نے ذکر کیا۔

لیکن ان ہی سے اس سے زیادہ مکمل حدیث مروی ہے ان سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ان کو رجوع کے بارے میں فرمائیں پھر اسے (اپنی بیوی) کو چھوڑے رکھیں (یعنی طلاق نہ دیں) حتیٰ کہ وہ ایک ہو جائے پھر حیض آئے پھر پاک ہو اس کے بعد اگر چاہیں تو طلاق دے دیں اور فرمایا کہ یہ وہ گنتی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس کے پورا ہونے پر عورتوں کو طلاق دی جائے ہم نے اس حدیث کو بھی

۱۔ جس عورت کو حیض آتا ہو اور اسے طلاق دی جائے اس کی عدت "ثلثۃ قروء" (تین قروء) ہے احناف کے نزدیک قرء سے مراد حیض ہے۔

قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ فَلَمَّا نَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اِيْقَاعِ الطَّلَاقِ فِى الطُّهْرِ الَّذِىْ بَعْدَ الْحَيْضَةِ الَّتِىْ طَلَّقَ فِيْهَا حَتّٰى يَكُوْنَ طُهْرٌ وَحَيْضَةٌ اُخْرٰى بَعْدَهَا ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ لَوْ كَانَ اَرَادَ بِقَوْلِهٖ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِىْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ الْاَطْهَارَ اِذًا لَّجَعَلَ لَهٗ اَنْ يُّطَلِّقَهَا بَعْدَ طُهْرِهَا مِنْ هٰذِهِ الْحَيْضَةِ وَلَا يَنْتَظِرُ مَا بَعْدَهَا لِاَنَّ ذٰلِكَ طُهْرٌ فَلَمَّا لَمْ يُبِحْ لَهُ الطَّلَاقَ فِىْ ذٰلِكَ الطُّهْرِ حَتّٰى تَكُوْنَ طُهْرًا اٰخَرَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ ذٰلِكَ الطُّهْرِ حَيْضَةٌ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ تِلْكَ الْعِدَّةَ الَّتِىْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ اِنَّمَا هِىَ وَقْتُ مَا تُطَلَّقُ النِّسَآءُ وَلَيْسَ لِاَنَّهَا عِدَّةٌ تُطَلَّقُ لَهَا النِّسَآءُ يَجِبُ بِذٰلِكَ اَنْ تَكُوْنَ هِىَ الْعِدَّةُ الَّتِىْ تَعْتَدُّ بِهَا النِّسَآءُ لِاَنَّ الْعِدَّةَ مُخْتَلِفَةٌ۔

مِنْهَا عِدَّةُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

وَمِنْهَا عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلٰثَةُ قُرُوْءٍ۔

وَمِنْهَا عِدَّةُ الْحَامِلِ اَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا

فَكَانَتِ الْعِدَّةُ اِسْمًا وَاحِدًا لِمَعَانٍ مُخْتَلِفَةٍ وَلَمْ يَكُنْ كُلُّ مَا لَزِمَهٗ اِسْمُ عِدَّةٍ وَجَبَ اَنْ يَكُوْنَ قُرُوْءًا فَكَذٰلِكَ لَمَّا لَزِمَ اِسْمُ الْوَقْتِ الَّذِىْ تُطَلَّقُ فِيْهِ النِّسَآءُ اِسْمُ عِدَّةٍ لَمْ يَثْبُتْ لَهٗ بِذٰلِكَ اِسْمُ الْقُرُوْءِ فَهٰذِهٖ مُعَارَضَةٌ صَحِيْحَةٌ وَلَوْ اَرَدْنَا اَنْ نُّكْثِرَ هٰهُنَا فَنَحْتَجُّ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِلْمُسْتَحَاضَةِ دَعِى الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِكِ فَنَقُوْلُ الْاَقْرَآءُ هِىَ الْحَيْضُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اس کی سند سے گزشتہ باب میں ذکر کیا تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس طہر میں طلاق دینے سے روکا جو اس حیض کے بعد ہے جس میں طلاق دی حتیٰ کہ ایک طہر گزرے اور پھر حیض آجائے اس سے ثابت ہوا کہ اگر آپ کے ارشاد گرامی "یہ وہ عدت (گنتی) ہے جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا۔" سے طہر مراد ہوتا تو آپ اس حیض کے بعد والے طہر میں طلاق دینا جائز قرار دیتے اور جو کچھ اس کے بعد ہے اس کی انتظار نہ فرماتے کیونکہ یہ طہر ہے تو جب اس طہر میں طلاق دینا جائز قرار نہیں دیا حتیٰ کہ ایک اور طہر آجائے اور ان دونوں طہروں کے درمیان حیض ہو تو اس سے ثابت ہوا کہ جس گنتی کے پورا ہونے پر اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کی اجازت دی ہے اس سے مراد وہ وقت ہے جس میں عورتوں کو طلاق دی جائے یہ بات نہیں کہ چونکہ اس گنتی پر عورتوں کو طلاق دی جاتی ہے تو واجب ہے کہ یہی وہ عدت ہو جسے عورتیں گزارتی ہیں کیونکہ عدت کی مختلف قسمیں ہیں۔

ان میں سے ایک بیوہ کی عدت ہے اور وہ چار مہینے دس دن ہیں۔

اور ان میں سے ایک مطلقہ عورت کی عدت ہے اور وہ تین قروء ہیں

ان میں سے ایک حاملہ کی عدت ہے کہ اس کا بچہ پیدا ہو جائے تو لفظ عدت ایک اسم ہے جس کے مختلف معانی ہیں ایسا نہیں کہ جہاں بھی لفظ عدت آئے تو اس سے قروء ہی مراد ہو۔ تو اسی طرح جب اس وقت کو عدت کہا گیا جس میں عورتوں کو طلاق دی جاتی ہے تو اس کے لیے قروء کا اسم ثابت نہیں ہوگا یہ صحیح معاوضہ ہے اور اگر ہم یہاں زیادہ گفتگو کرنا چاہیں تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے استدلال کرتے ہیں آپ نے مستحاضہ عورت سے فرمایا اپنے "اقراء" کے دنوں میں نماز چھوڑ دو تو یہاں اقراء سے مراد حیض ہے جو زبان رسالت سے بیان ہوا یہ وہی بات ہے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَكَانَ ذٰلِكَ مَا قَدْ تَعَلَّقَ بِهٖ بَعْضُ مَنْ تَقَدَّمَ وَلٰكِنَّا لَا نَفْعَلُ ذٰلِكَ لِاَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تُسَمِّي الْحَيْضَ قُرْءًا وَتُسَمِّي الطُّهْرَ قُرْءًا وَتَجْمَعُ الْحَيْضَ وَالطُّهْرَ وَتُسَمِّيْهِمَا قُرْءًا۔

۲۲۷ - حَدَّثَنِيْ بِذٰلِكَ مَحْمُوْدُ بْنُ حَسَّانٍ النَّحْوِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ۔

وَفِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا حُجَّةٌ اُخْرٰى اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هُوَ الَّذِيْ خَاطَبَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهٖ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ دَلِيْلًا اَنَّ الْاَقْرَاءَ الْاَطْهَارُ اِذْ قَدْ جَعَلَ الْاَقْرَاءَ الْحَيْضَ فِيْمَا رُوِيَ عَنْهُ فَاِذَا كَانَ هٰذَا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَقَدْ خَاطَبَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ لَا دَلِيْلَ فِيْهِ عَلٰى اَنَّ الْقُرْءَ الطُّهْرُ كَانَ مَنْ بَعْدَهٗ فِيْهِ اَيْضًا كَذٰلِكَ وَسَنَذْكُرُ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ مَوْضِعِهٖ مِنْ هٰذَا الْبَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

وَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْاَقْرَاءَ الْاَطْهَارَ اَيْضًا

۲۲۸ - مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا نَقَلَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ حِيْنَ دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ عُرْوَةُ قَدْ جَادَلَهَا فِيْ ذٰلِكَ اُنَاسٌ

جس سے بعض متقدمین نے استدلال کیا لیکن ہم ایسا نہیں کریں گے کیونکہ اہل عرب بعض اوقات حیض کو اور بعض اوقات طہر کو "قرء" کہتے ہیں بعض اوقات حیض اور طہر جمع ہوتے ہیں تو دونوں کا نام "قرء" رکھ دیتے ہیں۔

یہ بات ہم (امام طحاوی رحمہ اللہ) سے محمود بن حسان نحوی نے بیان کی وہ عبدالملک بن ہشام سے وہ ابوزید سے اور وہ ابوعمرو بن علاء سے روایت کرتے ہیں۔

یہاں دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخاطب کر کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس عدت (کی تکمیل) پر عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے اور آپ (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ) اسے اقراء کے طہر ہونے پر دلیل نہیں قرار دیتے تھے کیونکہ آپ کے نزدیک اقراء سے مراد حیض ہیں یہ بات آپ سے مروی ہے تو جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جنہیں اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب فرمایا، کے نزدیک اس میں قرء بمعنی طہر پر دلیل نہیں تو بعد والوں کے نزدیک بھی اسی طرح ہو گا ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی قول اسی باب میں مناسب مقام پر ذکر کریں گے۔

"اقراء" سے طہر مراد لینے والوں کے دلائل میں سے یہ بھی ہے۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت حفصہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہا کو تیسرے حیض کے شروع ہونے پر (اپنے ہاں) منتقل کر لیا ابن شہاب فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت عمرہ سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سچ کہتے ہیں اس سلسلے میں صحابہ کرام حضرت ام المومنین سے جھگڑا کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے "ثلثہ قروء" فرمایا ہے حضرت

marfat.com

وقد كان ناس يقولون ثلاثة قروء فقالت عائشة صدقتم تدرون ما الأقراء إنما الأقراء الأطهار۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم ٹھیک کہتے ہو لیکن کیا تم جانتے ہو کہ اقراء کیا ہیں اقراء سے طہر مراد ہیں۔

۲۲۹۔ حدثنا يونس قال أخبرنا ابن وهب أن مالكا حدثه قال قال ابن شهاب سمعت أبا بكر بن عبد الرحمن يقول ما أدركت أحدا من فقهائنا إلا وهو يقول هذا يريد الذي قالت عائشة۔

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے کسی فقیہ کو نہیں پایا مگر وہ یہی بات کہتا تھا یعنی جو کچھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

۲۳۰۔ حدثنا يونس قال أخبرنا ابن وهب أن مالكا أخبره عن نافع عن ابن عمر أنه قال إذا طلق الرجل امرأته فدخلت في الدم من الحيضة الثالثة فقد برئت منه وبرئ منها ولا ترثه ولا يرثها۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے پھر اسے تیسرے حیض کا خون آنا شروع ہو جائے تو وہ اس خاوند سے بری ہو گئی اور وہ (خاوند) اس (بیوی) سے بری ہو گیا نہ وہ اس کی وارث ہو گی اور نہ وہ اس کا وارث ہو گا۔

۲۳۱۔ حدثنا ابن أبي داود قال ثنا حجاج بن إبراهيم الأزرق قال أخبرنا سفيان عن الزهري عن سليمان بن يسار عن زيد بن ثابت قال إذا طعنت المطلقة في الحيضة الثالثة فقد برئت منه وبرئ منها۔

حضرت سلیمان بن یسار، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب مطلقہ عورت کا تیسرا حیض شروع ہو جائے تو وہ خاوند سے اور خاوند اس سے بری ہو جاتا ہے۔

۲۳۲۔ حدثنا يونس قال ثنا سفيان فذكر بإسناده مثله۔

حضرت یونس فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۳۳۔ حدثنا يونس قال أخبرنا ابن وهب قال حدثني ابن أبي ذئب عن ابن شهاب قال قضى زيد بن ثابت فذكر مثله قال ابن شهاب وأخبرني بذلك عروة عن عائشة۔

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے یہ بات حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بتائی۔

۲۳۴۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن عبد ربه بن سعيد عن نافع أن معاوية كتب إلى زيد بن ثابت يسأله فكتب إليه إذا دخلت في الحيضة الثالثة فقد بانت

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت سے یہ بات پوچھنے کے لیے انکو خط لکھا تو انہوں نے فرمایا جب تیسرا حیض شروع ہو جائے تو عورت اس سے جدا ہو جاتی ہے حضرت نافع فرماتے

marfat.com

مِنْهُ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُهُ

ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی یہی بات فرماتے تھے۔

قَالُوْا فَهٰذِهِ أَقَاوِيْلُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ تَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال ہیں جو ہماری مذکورہ بالا گفتگو پر دلالت کرتے ہیں۔

قِيْلَ لَهُمْ هٰذَا لَوْ لَمْ يَخْتَلِفْ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَأَمَّا إِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ مَا ذَكَرْتُمْ وَقَالَ آخَرُوْنَ مِنْهُمْ بِخِلَافِ ذٰلِكَ لَمْ يَجِبْ بِمَا ذَكَرْتُمْ لَكُمْ حُجَّةٌ۔

ان کو (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ بات (اس وقت دلیل) ہوتی جب اس سلسلے میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف نہ ہوتا لیکن جب ان کے درمیان اختلاف ہے اور بعض نے وہ بات فرمائی جو تم کہتے ہو اور دوسرے صحابہ کرام اس کے خلاف قول کرتے ہیں تو تمہارے موقف پر اس کا دلیل بننا ضروری نہیں۔

فَمِمَّا رُوِيَ خِلَافُ مَا احْتَجُّوْا بِهٖ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ الْمَذْكُوْرَةِ عَمَّنْ رُوِيَتْ عَنْهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّالَّةَ عَلٰى أَنَّ الْأَقْرَاءَ غَيْرُ الْأَطْهَارِ۔

جن مذکورہ روایات سے ان حضرات نے استدلال کیا ہے ان کے خلاف صحابہ کرام سے روایات مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ "اقراء" سے طہر کے علاوہ معنیٰ مراد ہے۔

۲۴۵- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ زَوْجُهَا أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ تَغْتَسِلْ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب تک وہ تیسرے حیض سے غسل نہ کرلے اس کا خاوند زیادہ حق رکھتا ہے۔

۲۴۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَحَاضَتْ حَيْضَتَيْنِ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ وَدَخَلَتِ الْمُغْتَسَلَ أَتَاهَا زَوْجُهَا فَقَالَ قَدْ رَاجَعْتُكِ ثَلَاثًا فَارْتَفَعَا إِلٰى عُمَرَ فَاجْتَمَعَ عُمَرُ وَعَبْدُ اللّٰهِ عَلٰى أَنَّهُ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ تَحِلَّ لَهُ الصَّلٰوةُ فَرَدَّهَا عُمَرُ عَلَيْهِ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر اسے دو حیض آئے جب تیسرا حیض آیا اور وہ غسل خانہ میں داخل ہوگئے تو اس کا خاوند آگیا اس نے تین بار کہا "میں نے تجھ سے رجوع کرلیا" پھر وہ دونوں اپنا مسئلہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے چنانچہ حضرت عمر فاروق اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما اس بات پر متفق ہوگئے کہ جب تک اس کے لیے نماز پڑھنا جائز نہیں ہوجاتا اس کا خاوند زیادہ حق رکھتا ہے (یعنی رجوع صحیح ہے) چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو (خاوند کی طرف) لوٹا دیا۔

۲۴۷- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ فرماتے تھے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے تو

marfat.com

عُمَرَ كَانَ يَقُولُ إِذَا طَلَّقَ الْعَبْدُ امْرَأَتَهُ ثِنْتَيْنِ فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً وَعِدَّةُ الْحُرَّةِ ثَلَاثُ حِيَضٍ وَ عِدَّةُ الْأَمَةِ حَيْضَتَانِ۔

وہ اس پر حرام ہو جاتی ہے حتیٰ کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے چاہے وہ لونڈی ہو یا آزاد، نیز آزاد عورت کی عدت تین حیض اور لونڈی کی عدت دو حیض ہیں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ الَّذِي رَوٰى عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ لَمْ يَدُلَّهُ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْأَقْرَاءَ الْأَطْهَارُ إِذْ كَانَ قَدْ جَعَلَهَا الْحِيَضَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور یہی اس بات کے راوی ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمائی کہ یہ وہ عدت (مدت) ہے جس کے پورا ہونے پر عورتوں کو طلاق دی جائے تو اس بات پر دلالت نہیں ہے کہ اقراء سے مراد طہارت ہے کیونکہ حضرت مکحول سے مروی ہے کہ وہ مدینہ طیبہ آئے تو سلیمان بن یسار نے ان کو بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے پھر جب تیسرے حیض کا ایک قطرہ خون دیکھ لے تو اسے رجوع کا حق نہیں فرماتے ہیں میں نے مدینہ طیبہ میں اس سلسلے میں پوچھا تو مجھے معلوم ہوا کہ حضرت عمر بن خطاب، معاذ بن جبل اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم اسے رجوع کا حق دیتے ہیں یہاں تک کہ تیسرے حیض سے غسل کرلے۔

۲۴۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّهُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَذَكَرَ لَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُولُ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَرَأَتْ أَوَّلَ قَطْرَةٍ مِنْ دَمٍ مِنْ حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ فَلَا رَجْعَةَ لَهُ عَلَيْهَا قَالَ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ بِالْمَدِينَةِ فَبَلَغَنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَأَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كَانُوا يَجْعَلُونَ لَهُ عَلَيْهَا الرَّجْعَةَ حَتّٰى تَغْتَسِلَ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ

---

۲۴۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي قَبِيصَةُ بْنُ أَبِي ذُؤَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ الطَّلَاقُ إِلَى الرَّجُلِ وَالْعِدَّةُ إِلَى الْمَرْأَةِ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ حُرًّا وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ أَمَةً فَثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ وَالْعِدَّةُ عِدَّةُ الْأَمَةِ حَيْضَتَانِ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا وَامْرَأَتُهُ حُرَّةً طَلَّقَ طَلَاقَ الْعَبْدِ تَطْلِيقَتَيْنِ

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے حضرت قبیصہ بن ابوذویب نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے طلاق مرد کے اعتبار سے اور عدت عورت کے اعتبار سے ہے[۱] اگر مرد آزاد ہو اور عورت لونڈی ہو تو تین طلاقیں ہوں گی اور لونڈی کی عدت دو حیض ہوں گے اگر خاوند غلام اور عورت آزاد ہو تو اسے غلام کے اعتبار سے دو طلاقیں ہوں گی اور آزاد

---

[۱] حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک طلاق کا تعلق عورت سے ہے یعنی اگر وہ آزاد ہے تو اسکی تین طلاقیں ہیں چاہے اس کا خاوند آزاد ہو (بقیہ اگلے صفحہ پر)

وَاعْتِدَادُ عِدَّةِ الْحُرَّةِ ثَلَاثُ حِيَضٍ۔

فَلَمَّا جَاءَ هٰذَا الْاِخْتِلَافُ عَنْهُمْ ثَبَتَ أَنَّهُ لَا يُحْتَجُّ فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ أَحَدٍ مِّنْهُمْ لِأَنَّهُ مَتٰى احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ بَعْضِهِمْ احْتَجَّ مُخَالِفُهُ عَلَيْهِ بِقَوْلِ مِثْلِهِ فَإِذْ تَنْفِي ذٰلِكَ كُلُّهُ أَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ حُجَّةٌ لِأَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ عَلَى الْفَرِيْقِ الْآخَرِ۔

وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ جَعَلَ الْأَقْرَاءَ الْحِيَضَ عَلٰى مُخَالِفِهِ أَنْ قَالَ فَإِذَا كَانَتِ الْأَقْرَاءُ الْأَطْهَارَ فَإِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ وَهِيَ طَاهِرٌ فَحَاضَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسَاعَةٍ فَحُسِبَ ذٰلِكَ لَهَا قُرْءٌ مَعَ قُرْئَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ كَانَتْ عِدَّتُهَا قُرْئَيْنِ وَبَعْضَ قُرْءٍ وَإِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّ الْأَقْرَاءَ الْأَطْهَارُ فِيْ ذٰلِكَ أَنْ قَالَ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَلْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ فَكَانَ ذٰلِكَ عَلٰى شَهْرَيْنِ وَبَعْضِ شَهْرٍ فَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا الْأَقْرَاءَ الثَّلَاثَةَ عَلٰى قُرْئَيْنِ وَبَعْضِ قُرْءٍ۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فِي الْأَقْرَاءِ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ وَلَمْ يَقُلْ فِي الْحَجِّ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ وَإِنْ قَالَ فِيْ ذٰلِكَ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ فَأَجْمَعُوْا أَنَّ ذٰلِكَ عَلٰى شَهْرَيْنِ وَبَعْضِ شَهْرٍ ثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا قَالَ الْمُخَالِفُ لَنَا وَلٰكِنَّهُ إِنَّمَا قَالَ أَشْهُرٌ وَلَمْ يَقُلْ ثَلَاثَةً فَأَمَّا مَا حَصَرَهُ بِالثَّلَاثَةِ فَقَدْ حَصَرَهُ بِعَدَدٍ مَّعْلُوْمٍ فَلَا يَكُوْنُ أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ الْعَدَدِ كَمَا أَنَّهُ لَمَّا قَالَ وَاللَّائِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ

عورت کی عدت یعنی تین حیض گزارے گی۔

تو جب ان (صحابہ کرام) سے یہ اختلاف منقول ہے تو ثابت ہوا کہ ان میں سے کسی ایک کے قول سے بھی استدلال نہیں کیا جا سکتا کیونکہ جب کوئی دلیل پکڑنے والا بعض کے قول سے استدلال کرے گا تو اس کا مخالف اسی قسم کے قول) سے اس کے خلاف دلیل دے گا تو ان روایات کا کسی ایک فریق کے لیے دوسرے کے خلاف دلیل بننا ختم ہو گیا۔

جن لوگوں نے اقراء سے حیض مراد لیا ہے انہوں نے اپنے مخالف کے خلاف دلیل دیتے ہوئے فرمایا کہ جب اقراء سے طہر مراد لیے جائیں تو اس صورت میں جب خاوند اپنی بیوی کو حالت طہر میں طلاق دے پھر اسی وقت اسے حیض آ جائے تو اس طہر کو بھی بعد میں آنے والے دو طہروں کے ساتھ شمار کیا جائے گا تو اس کی عدت دو مکمل طہر اور ایک طہر کا کچھ حصہ ہو گا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تین "قروء" ارشاد فرمایا (دیکھئے سورہ ۲ کی آیت ۲۲۸)

جو حضرات "اقراء" سے طہر مراد لیتے ہیں وہ کہتے ہیں اللہ نے ارشاد فرمایا "حج کے معلوم مہینے ہیں" اور اس سے مراد دو ماہ مکمل اور تیسرے مہینے کا کچھ حصہ ہے (دس دن) اسی طرح ہم بھی تین طہروں سے دو مکمل اور ایک طہر کا کچھ حصہ مراد لیتے ہیں۔

ان کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے "اقراء" کے سلسلے میں تین قروء فرمایا ہے جب کہ حج کے بارے میں تین مہینے نہیں فرمایا اگر وہ تین مہینے فرماتا اور ہمارے حضرات دو مکمل اور ایک ناقص پر متفق ہوتے تو ہمارے مخالف کی بات درست ہوتی لیکن اللہ تعالیٰ نے "اشہر" (مہینے) فرمایا تین کا لفظ نہیں فرمایا اور جن لوگوں نے اسے تین کے ساتھ مقید کیا انہوں نے معلوم عدد کی وجہ سے مقید کیا پس اس عدد سے کم نہیں ہو گا جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہاری وہ عورتیں جو حیض سے ناامید ہو جائیں تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور اسی طرح وہ عورتیں جنہیں حیض نہ آتا ہو (ان کی عدت بھی

(بقیہ حاشیہ) یا غلام اور لونڈی ہے تو اس کی دو طلاقیں ہیں خاوند آزاد ہو یا غلام۔ ۱۲ ہزاروی۔

ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ وَاللَّائِيْ لَمْ يَحِضْنَ فَحَصَرَ ذٰلِكَ بِالْعَدَدِ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلٰى اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ الْعَدَدِ وَكَذٰلِكَ لَمَّا حَصَرَ الْاَقْرَاءَ بِالْعَدَدِ فَقَالَ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلٰى اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ الْعَدَدِ.

وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّ الْاَقْرَاءَ الْاَطْهَارُ اَيْضًا اَنْ قَالَ لَمَّا كَانَتِ الْهَاءُ تَثْبُتُ فِيْ عَدَدِ الْمُذَكَّرِ فَيُقَالُ ثَلَاثَةُ رِجَالٍ وَتَنْتَفِيْ مِنْ عَدَدِ الْمُؤَنَّثِ فَيُقَالُ ثَلَاثُ نِسْوَةٍ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ فَاَثْبَتَ الْهَاءَ ثَبَتَ اَنَّهُ اَرَادَ بِذٰلِكَ مُذَكَّرًا وَهُوَ الطُّهْرُ لَا الْحَيْضُ.

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ الشَّيْءَ اِذَا كَانَ لَهُ اِسْمَانِ اَحَدُهُمَا مُذَكَّرٌ وَالْاٰخَرُ مُؤَنَّثٌ فَاِنْ جُمِعَ بِالْمُذَكَّرِ اُثْبِتَتِ الْهَاءُ وَاِنْ جُمِعَ بِالْمُؤَنَّثِ اُسْقِطَتِ الْهَاءُ مِنْ ذٰلِكَ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثَوْبٌ وَهٰذِهِ مِلْحَفَةٌ فَاِنْ جُمِعَتْ بِالثَّوْبِ قُلْتَ ثَلَاثَةُ اَثْوَابٍ وَاِنْ جُمِعَتْ بِالْمِلْحَفَةِ قُلْتَ ثَلَاثُ مَلَاحِفَ وَكَذٰلِكَ هٰذِهِ دَارٌ وَهٰذَا مَنْزِلٌ لِشَيْءٍ وَاحِدٍ فَكَانَ الشَّيْءُ قَدْ يَكُوْنُ وَاحِدًا يُسَمّٰى بِاسْمَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ اَحَدُهُمَا مُذَكَّرٌ وَالْاٰخَرُ مُؤَنَّثٌ فَاِذَا جُمِعَ بِالْمُذَكَّرِ فُعِلَ فِيْهِ كَمَا يُفْعَلُ فِيْ جَمْعِ الْمُذَكَّرِ فَاُثْبِتَتِ الْهَاءُ وَاِنْ جُمِعَ بِالْمُؤَنَّثِ فُعِلَ فِيْهِ كَمَا يُفْعَلُ فِيْ جَمْعِ الْمُؤَنَّثِ فَاُسْقِطَتِ الْهَاءُ فَكَذٰلِكَ الْحَيْضَةُ وَالْقُرْءُ هُمَا اِسْمَانِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ وَهُوَ الْحَيْضَةُ فَاِنْ جُمِعَ بِالْحَيْضَةِ سَقَطَتِ الْهَاءُ فَقِيْلَ ثَلَاثُ حِيَضٍ وَاِنْ جُمِعَ بِالْقُرْءِ ثَبَتَتِ الْهَاءُ فَقِيْلَ ثَلَاثَةُ قُرُوْءٍ وَذٰلِكَ كُلُّهُ اِسْمَانِ لِشَيْءٍ وَاحِدٍ فَانْتَفٰى بِذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِمَّا احْتَجَّ بِهٖ

یہی ہے) تو یہاں عدد کی وجہ سے تین مہینے پر انحصار کیا گیا لہٰذا اس سے کم نہیں ہوگا اسی طرح جب قروء کو تین میں بند کر دیا گیا اور فرمایا "تین قروء" تو تین سے کم نہیں ہو سکتے۔

اقراء (قروء) سے طہر مراد لینے والوں کی ایک دلیل یہ ہے کہ جب حرف 'ہا' (تائے تانیث) مذکر عدد کے لیے ثابت ہے کہا جاتا ہے "ثلاثۃ رجال" اور مونث عدد میں یہ نہیں آتا ہے کہا جاتا ہے "ثلاث نسوۃ" اور اللہ تعالیٰ نے "ثلاثۃ قروء" فرما کر حرف "ہا" کو قائم رکھا تو ثابت ہوا کہ اس سے مذکر مراد ہے اور وہ طہر ہے حیض نہیں۔

اس سلسلے میں ان کے خلاف حجت یہ ہے کہ جب کسی چیز کے دو نام ہوں ایک مذکر اور دوسرا مونث ہو تو اگر مذکر کی صورت میں جمع لائیں تو "ہا" قائم ہوتی ہے اور اگر مونث کی صورت میں جمع کو لایا جائے تو حرف "ہا" گر جاتا ہے اسی سے تم کہتے ہو "ھذا ثوب" اور "ھذہ ملحفۃ" اور اگر "ثوب" کو جمع لائیں تو کہیں گے "ثلاثۃ اثواب" اور اگر "ملحفہ" کو جمع لائیں تو "ثلاث ملاحف" کہیں گے اسی طرح ایک ہی چیز کو "ھذہ دار" اور "ھذا منزل" کہتے گے تو ایک چیز کبھی دو مختلف ناموں سے موسوم ہوتی ہے ان میں سے ایک مذکر اور دوسرا مونث ہوتا ہے اگر اس کو جمع مذکر کی صورت میں لائیں تو وہی عمل کیا جائے گا جو جمع مذکر میں کیا جاتا ہے اور حرف "ہا" کو باقی رکھا جائے گا اور اگر جمع مونث کی شکل میں لائیں تو اس میں وہ عمل کیا جائے گا جو جمع مونث میں کیا جاتا ہے پس حرف "ہا" کو گرا دیں گے اسی طرح لفظ "حیضۃ" اور لفظ "قرء" دونوں ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اگر "حیضۃ" کی جمع لائیں تو "ہا" گر جائے گی اور اگر لفظ قرء کی جمع لائیں تو حرف 'ہا' کے ساتھ آئے گی اس لیے "ثلاثۃ قروء" کہا گیا اور یہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ہمارے مخالف کے استدلال کی نفی ہو گئی۔

المخالف لنا.

وأما وجه الباب من طريق النظر

فإنا قد رأينا الأمة جعل عليها في العدة نصف ما جعل على الحرة فكانت الأمة إذا كانت ممن لا تحيض كان عليها نصف عدة الحرة إذا كانت ممن لا تحيض وذلك شهر ونصف فإذا كان ممن تحيض جعل عليها باتفاقهم حيضتان وأريد بذلك نصف ما على الحرة ولهذا قال عمر رضي الله عنه بحضرة أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم لو قدرت أن أجعلها حيضة ونصفا لفعلت فكما كان ما على هذه الأمة هو الحيض لا الأطهار وذلك نصف ما على الحرة ثبت أن ما على الحرة أيضا هو من جنس ما على الأمة وهو الحيض لا الأطهار.

فثبت بذلك قول الذين ذهبوا في الأقراء أنها الحيض وانتفى قول مخالفهم وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله.

وقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في عدة الأمة.

۲۵۰ - ما حدثنا إبراهيم بن مرزوق قال ثنا أبو عاصم عن ابن جريج عن مظاهر بن أسلم عن القاسم عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم تعتد الأمة حيضتين وتطلق تطليقتين.

فدل ذلك أيضا على ما ذكرنا.

۲۵۱ - وقد حدثنا يزيد بن سنان قال

قیاس کے طریقے پر اس باب کا بیان اس طرح ہے کہ ہم دیکھتے ہیں لونڈی کی عدت آزاد عورت کی عدت کے مقابلے میں نصف مقرر کی گئی ہے جب لونڈی ان عورتوں میں سے ہو جن کو حیض نہیں آتا تو اس کی عدت اس آزاد عورت کی عدت کا نصف ہے جس کو حیض نہیں آتا اور یہ ڈیڑھ مہینہ ہے اور اگر اسے حیض آتا ہو تو بالاتفاق اس (لونڈی) کی عدت دو حیض ہے اور اس سے مراد آزاد عورت کی عدت کا نصف ہے۔ اسی لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں فرمایا کہ اگر میں اسے ڈیڑھ حیض کرنے پر قادر ہوتا تو ایسا کر دیتا تو جب لونڈی کی عدت حیض ہے طہر نہیں اور یہ عدت، آزاد عورت کی عدت کا نصف ہوتی ہے تو ثابت ہوا کہ آزاد عورت کی عدت لونڈی کی عدت کی ہم جنس ہوگی اور وہ حیض ہے طہر نہیں۔

اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جو "قرء" سے حیض مراد لیتے ہیں اور ان کے مخالف کے قول کی نفی ہو گئی۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لونڈی کی عدت کے بارے میں (بھی) مروی ہے۔

حضرت ابو القاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لونڈی دو حیض عدت گزارے اور اسے دو طلاقیں دی جائیں۔

تو یہ بھی ہماری مذکورہ (بالا) گفتگو پر دلالت ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عیسی، حضرت عطیہ سے

marfat.com

ثنا الصلت بن مسعود الجحدري قال ثنا عمر بن شبيب المسلي عن عبد الله بن عيسى عن عطية عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله فدل ذلك ايضا على ما ذكرنا وبالله التوفيق.

باب ۱۸۶ المطلقة طلاقا بائنا ماذا لها على زوجها في عدتها

۲۵۲- حدثنا صالح بن عبد الرحمن الانصاري قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال ثنا مغيرة وحصين واشعث واسمعيل بن ابي خالد وداود وسيار ومجالد عن الشعبي قال دخلت على فاطمة بنت قيس بالمدينة فسألتها عن قضاء رسول الله صلى الله عليه وسلم عليها قالت طلقني زوجي البتة فخاصمته الى رسول الله صلى الله عليه وسلم في السكنى والنفقة فلم يجعل لي سكنى ولا نفقة وامرني ان اعتد في بيت ابن ام مكتوم وقال مجالد في حديثه يا ابنة قيس انما النفقة والسكنى على من كان له الرجعة.

۲۵۳- حدثنا محمد بن عبد الله بن ميمون قال ثنا الوليد بن مسلم عن الاوزاعي عن يحيى قال ثني ابو سلمة قال حدثتني فاطمة بنت قيس ان ابا عمرو بن حفص المخزومي طلقها ثلاثا فامر لها بنفقة فاستقلتها وكان النبي صلى الله عليه وسلم بعثه نحو اليمن فانطلق خالد بن الوليد في نفسه من بني مخزوم الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو في بيت ميمونة فقال

وہ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں تو یہ بھی ہمارے موقف کی دلیل ہے اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

مطلقہ بائنہ کی عدت کے دوران اس کے خاوند پر کیا لازم ہے

حضرت شعبی فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ میں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں کیا فیصلہ فرمایا انہوں نے فرمایا میرے خاوند نے مجھے طلاق بائن دی تھی میں رہائش اور نفقہ کے سلسلے میں ان کے ساتھ اپنا مقدمہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئی تو آپ نے مجھے رہائش اور نفقہ کچھ بھی نہ دیا اور مجھے حکم دیا کہ میں ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر عدت گزاروں، حضرت مجالد اپنی روایت میں فرماتے ہیں (آپ نے فرمایا) اے قیس کی بیٹی! رہائش اور نفقہ اس شخص پر ہوتا ہے جسے رجوع کا حق حاصل ہوگا۔

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ عمرو بن حفص مخزومی نے ان کو تین طلاقیں دیں تو ان کے لیے کچھ نفقہ کا حکم دیا انہوں نے (حضرت فاطمہ نے) اسے تھوڑا سمجھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (حضرت عمرو بن حفص کو) یمن کی طرف بھیجا تھا حضرت خالد بن ولید بنو مخزوم کے کچھ افراد کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس وقت حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے

رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ فَاطِمَةَ ثَلَاثًا فَهَلْ لَهَا نَفَقَةٌ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا سُكْنٰى وَاَرْسَلَ لَهَا اَنْ تَنْتَقِلَ اِلٰى اُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهَا اَنَّ اُمَّ شَرِيْكٍ يَاْتِيْهَا الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ فَانْتَقِلِيْ اِلَى ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّكِ اِذَا وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ يَرَكِ -

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت ابوعمرو بن حفص نے اپنی زوجہ حضرت فاطمہ کو تین طلاقیں دے دی ہیں کیا ان کے لیے نفقہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ انکے لیے نفقہ ہے اور نہ ہی رہائش، اور انہیں پیغام بھیجا کہ حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا کے ہاں منتقل ہو جائیں پھر پیغام بھیجا کہ ام شریک کے پاس مہاجرین اولین کا آنا جانا ہے لہٰذا حضرت ابن ام مکتوم کے ہاں منتقل ہو جائیں کیونکہ

۲۵۴- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ -

حضرت بشر بن بکر فرماتے ہیں ہم سے حضرت اوزاعی نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۵۵- حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ قُرِئَ عَلٰى شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ اَخْبَرَكَ اَبُوْكَ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ قَالَ سَاَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ فَاَخْبَرَتْنِيْ اَنَّ زَوْجَهَا الْمَخْزُوْمِيَّ طَلَّقَهَا وَاَنَّهٗ اَبٰى اَنْ يُّنْفِقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفَقَةَ لَكِ انْتَقِلِيْ اِلَى ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَكُوْنِيْ عِنْدَهٗ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ اَعْمٰى تَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ عِنْدَهٗ -

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے (اس سلسلے میں) پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ان کے خاوند مخزومی نے ان کو طلاق دی اور نفقہ دینے سے انکار کر دیا وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور معاملہ عرض کیا آپ نے فرمایا تمہارے لیے نفقہ نہیں ہے تم حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر چلی جاؤ وہ نابینا شخص ہیں تم وہاں اپنے کپڑے اتار سکتی ہو۔

۲۵۶- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ -

حضرت عمرو بن خالد فرماتے ہیں ہم سے حضرت لیث نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۵۷- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَ الْحَمِيْدِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عَمْرِو بْنِ الْحَفْصِ عَنْ طَلَاقِ جَدِّهٖ اَبِيْ عَمْرٍو فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الْحَمِيْدِ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْيَمَنِ وَوَكَّلَ عَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا عَيَّاشٌ بِبَعْضِ النَّفَقَةِ فَسَخِطَتْهَا فَقَالَ لَهَا

حضرت لیث، حضرت ابوالزبیر مکی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبدالحمید بن عبداللہ بن ابو عمرو بن حفص سے ان کے دادا حضرت ابوعمرو کے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو طلاق دینے کے بارے میں پوچھا تو حضرت عبدالحمید نے ان سے فرمایا انہوں (حضرت ابوعمرو) نے ان کو طلاق بائن دی پھر یمن کی طرف چلے گئے اور حضرت عیاش بن ابو ربیعہ کو اپنا وکیل بنایا حضرت عیاش نے ان کو کچھ نفقہ بھیجا تو انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا حضرت

marfat.com

عَيَّاشٌ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ نَفَقَةٍ وَلَا مَسْكَنٍ فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلِيْهِ فَسَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا قَالَ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ وَلَا مَسْكَنٌ وَلٰكِنْ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ اُخْرُجِيْ عَنْهُمْ فَقَالَتْ اَخْرُجُ اِلٰى بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَيْتَهَا يُوْطَأُ انْتَقِلِيْ اِلٰى بَيْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى فَهُوَ اَوْلٰى۔

عیاش نے فرمایا ہم پر تمہارا نفقہ اور رہائش لازم نہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں آپ سے پوچھ لو انہوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا تمہارے لیے نہ نفقہ ہے اور نہ رہائش، البتہ دستور کے مطابق کچھ سامان ہے وہاں سے چلی جائیں انہوں نے پوچھا حضرت ام شریک کے گھر چلی جاؤں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ان کے گھر میں آمد ورفت ہوتی ہے تم حضرت عبداللہ بن ام مکتوم نابینا کے گھر چلی جاؤ یہ زیادہ بہتر ہے۔

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ نَفْسِهَا بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ حَرْفًا بِحَرْفٍ۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، خود حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے حرف بحرف وہ بات روایت کرتے ہیں جو حضرت لیث نے حضرت ابوالزبیر سے روایت کی ہے۔

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ ابْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيْلُهٗ بِشَعِيْرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ وَاعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوعمرو بن حفص نے ان کو طلاق بائن دی اور وہ وہاں موجود نہ تھے ان کے وکیل نے حضرت فاطمہ کے پاس کچھ جو بھیجے تو انہوں نے ان پر ناراضگی کا اظہار کیا انہوں نے (وکیل نے) فرمایا اللہ کی قسم! تمہارا ہمارے ذمہ کچھ بھی نہیں چنانچہ انہوں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے نفقہ نہیں ہے تم حضرت ام شریک کے گھر عدت گزارو

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ حَدَّثَتْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ سَوَاءً۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوسلمہ نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ بنت قیس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا پھر انہوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۲۶۱ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ فَأَنْكَرَ النَّاسُ عَلَيْهَا مَا كَانَتْ تُحَدِّثُ مِنْ خُرُوْجِهَا قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ۔

حضرت یحیی بن عبداللہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت لیث نے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ یہ اضافہ کیا کہ جو کچھ وہ (نکاح) حلال ہونے سے پہلے نکلنے کے بارے میں ذکر کرتی تھیں لوگوں نے اس کا انکار کیا۔

۲۶۲ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ فَطَلَّقَهَا الْبَتَّةَ فَأَرْسَلَتْ إِلٰى أَهْلِهٖ تَبْتَغِي النَّفَقَةَ فَقَالُوْا لَيْسَ لَكِ عَلَيْنَا نَفَقَةٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِمُ النَّفَقَةُ وَعَلَيْكِ الْعِدَّةُ فَانْتَقِلِيْ إِلٰى أُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أُمَّ شَرِيْكٍ يَدْخُلُ عَلَيْهَا إِخْوَتُهَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ انْتَقِلِيْ إِلٰى أُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بنو مخزوم کے ایک شخص کے نکاح میں تھیں انہوں نے ان کو طلاق بائن دے دی حضرت فاطمہ نے ان (اپنے خاوند) کے گھر والوں کے پاس نفقہ کے حصول کے لیے پیغام بھیجا تو انہوں نے کہا تمہارا، ہمارے اوپر کوئی حق نہیں یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو ہے آپ نے بھی فرمایا ان کے ذمہ تمہارا نفقہ نہیں ہے اور تم پر عدت لازم ہے ام شریک کے ہاں منتقل ہو جاؤ پھر فرمایا ام شریک کے ہاں ان کے مہاجر بھائی آتے جاتے ہیں تم حضرت ابن ام مکتوم کے گھر چلی جاؤ (رضی اللہ عنہم)

۲۶۳ - حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ وَسُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَا ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفَقَةَ لَكِ عِنْدَهٗ وَلَا سُكْنٰى وَكَانَ يَأْتِيْهَا أَصْحَابُهٗ فَقَالَ اعْتَدِّيْ عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَإِنَّهٗ أَعْمٰى۔

حضرت ابوسلمہ اور محمد بن عبدالرحمن ابن ثوبان رضی اللہ عنہا، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب ان کے خاوند نے انہیں طلاق دی تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے ان پر نہ نفقہ ہے اور نہ رہائش، اور وہاں ان (کے خاوند) کے احباب آتے تھے اس لیے آپ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں عدت گزارو وہ نابینا ہیں۔

۲۶۴ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ ثَابِتٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ وَكَانَتْ عِنْدَ

حضرت ثابت سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا اور وہ ایک مخزومی کے نکاح میں تھیں انہوں نے بتایا کہ ان کے خاوند نے ان کو تین طلاق دے دی ہیں اور وہ کسی جنگ کے لیے چلے گئے ہیں انہوں نے اپنے وکیل کو حکم دیا کہ ان کو کچھ

marfat.com

رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَخَرَجَ إِلَى بَعْضِ الْمَغَازِي وَأَمَرَ وَكِيلًا لَهُ أَنْ يُعْطِيَهَا بَعْضَ النَّفَقَةِ فَاسْتَقَلَّتْهَا فَانْطَلَقَتْ إِلَى إِحْدَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عِنْدَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَهَا فُلَانٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بَعْضَ النَّفَقَةِ فَرَدَّتْهَا وَزَعَمَ أَنَّهُ شَيْءٌ تَطَوَّلَ بِهِ قَالَ صَدَقَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ انْتَقِلِي إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ فَاعْتَدِّي عِنْدَهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ أُمَّ شَرِيكٍ يَكْثُرُ عُوَّادُهَا وَلٰكِنِ انْتَقِلِي إِلَى عَبْدِ اللهِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ أَعْمٰى فَانْتَقَلَتْ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَاعْتَدَّتْ عِنْدَهُ حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا.

نفقہ دے دیں حضرت فاطمہ نے اسے کم سمجھا اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ کے پاس چلی گئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو وہ ان (ام المومنین) کے پاس تھیں انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ فاطمہ بنت قیس ہیں ان کو فلاں نے طلاق دے دی اور کچھ نفقہ بھیجا لیکن انہوں نے رد کر دیا ان (کے خاوند) کا خیال ہے کہ یہ محض احسان کے طور پر ہے (یعنی ان پر کچھ لازم نہیں) آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا نیز فرمایا تم ام شریک کے گھر چلی جاؤ اور وہاں عدت گزارو پھر فرمایا ام شریک کے ہاں آنے جانے والوں کی کثرت ہے تم حضرت عبداللہ بن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر چلی جاؤ وہ ایک نابینا شخص ہیں چنانچہ وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے گھر چلی گئیں اور وہاں مکمل عدت گزاری۔

۲۶۵ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَحَدَّثَتْ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا طَلَاقًا بَائِنًا وَأَمَرَ أَبَا حَفْصِ بْنَ عَمْرٍو أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا بِنَفَقَتِهَا خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي وَلَمْ يَجْعَلْ لِيَ السُّكْنٰى وَلَا النَّفَقَةَ قَالَ صَدَقَ فَاعْتَدِّي فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ رَجُلٌ يُغْشٰى فَاعْتَدِّي فِي بَيْتِ أُمِّ فُلَانٍ.

حضرت ابوبکر بن جہم فرماتے ہیں میں اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا حضرت فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے تو انہوں نے بیان کیا کہ ان کے خاوند نے ان کو طلاق بائن دی اور ابوحفص بن عمرو کو حکم دیا کہ ان کے پاس پانچ وسق (غلہ) بطور نفقہ بھیج دیں۔ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میرے خاوند نے مجھے طلاق دی ہے لیکن نہ تو مجھے نفقہ دیا اور نہ رہائش، آپ نے فرمایا اس نے ٹھیک کیا ہے تم حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر میں عدت گزارو پھر فرمایا بے شک ابن ام مکتوم کے پاس زیادہ ہجوم ہوتا ہے تم ام فلاں کے گھر میں عدت گزارو۔

۲۶۶ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ صُخَيْرَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَكَانَ زَوْجُهَا قَدْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَقَالَتْ

حضرت شریک، ابوبکر بن ضخیرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں اور ابوسلمہ، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور انہیں ان کے خاوند نے تین طلاقیں دی تھیں انہوں نے فرمایا کہ میں نبی اکرم

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجْعَلْ لِي سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً.

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میرے لیے رہائش اور نفقہ مقرر نہ فرمایا۔

۲۶۷- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

تَحْقِيْقُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَلَّدُوْهَا وَقَالُوْا لَا تَجِبُ النَّفَقَةُ وَلَا السُّكْنَى إِلَّا لِمَنْ كَانَتْ عَلَيْهِ الرَّجْعَةُ.

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا كُلُّ مُطَلَّقَةٍ فَلَهَا فِي عِدَّتِهَا السُّكْنَى إِلَّا لِمَنْ كَانَتْ حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَسَوَاءٌ كَانَ الطَّلَاقُ بَائِنًا أَوْ غَيْرَ بَائِنٍ فَأَمَّا النَّفَقَةُ فَإِنَّمَا تَجِبُ لَهَا أَيْضًا إِنْ كَانَ الطَّلَاقُ غَيْرَ بَائِنٍ وَأَمَّا إِذَا كَانَ الطَّلَاقُ بَائِنًا فَهُمْ مُخْتَلِفُوْنَ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَهَا النَّفَقَةُ أَيْضًا مَعَ السُّكْنَى حَامِلًا كَانَتْ أَوْ غَيْرَ حَامِلٍ وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نَفَقَةَ لَهَا إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ حَامِلًا.

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات پر عمل کیا اور فرمایا کہ نفقہ اور رہائش صرف اس (مطلقہ) عورت کیلئے جس سے رجوع ہو سکتا ہو۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر طلاق یافتہ عورت کے لیے عدت کے دوران رہائش ہے مگر اس عورت کے لیے نہیں جس کا اپنا مکان ہو، (رہائش کی یہ سہولت) عدت کے ختم ہونے تک ہے طلاق بائن ہو یا غیر بائن، جہاں تک نفقہ کا تعلق ہے تو طلاق غیر بائن کی صورت میں اس کا حق ہے اور اگر طلاق بائن ہو تو اس میں بھی ان (فقہاء) کا اختلاف ہے بعض حضرات فرماتے ہیں اسے رہائش کے ساتھ ساتھ نفقہ بھی ملے گا وہ حاملہ ہو یا غیر حاملہ، حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی اس بات کے قائلین میں شامل ہیں اور بعض حضرات کے نزدیک غیر حاملہ کے لیے نفقہ نہیں ہے۔

۲۶۸- وَاحْتَجُّوْا فِي دَفْعِ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِمَا أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ فَذَكَرُوا الْمُطَلَّقَةَ ثَلَاثًا فَقَالَ

ان حضرات نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی روایت کا جواب دیتے ہوئے یوں استدلال کیا ہے حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں میں مسجد اعظم میں حضرت اسود بن یزید کے پاس تھا اور ہمارے ساتھ امام شعبی بھی تھے ان حضرات نے تین طلاقوں والی عورت کے بارے میں باہم گفتگو کی تو حضرت شعبی نے فرمایا مجھ سے حضرت فاطمہ بنت قیس نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

الشَّعْبِيُّ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَا سُكْنٰى لَكِ فَلَا نَفَقَةَ قَالَ فَرَمَاهُ الْاَسْوَدُ بِحَصَاةٍ قَالَ وَيْلَكَ اَتُحَدِّثُ بِمِثْلِ هٰذَا قَدْ رُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَسْنَا بِتَارِكِيْ كِتَابِ رَبِّنَا وَسُنَّةِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ امْرَاَةٍ لَا نَدْرِيْ لَعَلَّهَا كَذَبَتْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ الْاٰيَةَ۔

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا حِيْنَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ قَدْ رُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَا نَدَعُ كِتَابَ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَاَةٍ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ۔

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ اَنَا اَبِيْ قَالَ اَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُمَا كَانَا يَقُوْلَانِ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يَذْكُرُ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا سُكْنٰى۔

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَسُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَا ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا

نے ان سے فرمایا تمہارے لیے رہائش اور نفقہ کچھ نہیں، یہ بات سن کر حضرت اسود نے حضرت شعبی کو کنکری ماری اور فرمایا تمہارے لیے ہلاکت ہو (بددعا نہیں) ایسی باتیں بیان کرتے ہو یہ مسئلہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا ہم اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کو ایک عورت کی بات پر چھوڑ نہیں سکتے نہ معلوم اس نے غلط بیانی کی ہو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "تم ان کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ ہی وہ خود نکلیں"۔

حضرت سلمہ، حضرت شعبی سے اور وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب ان کے خاوند نے انکو طلاق دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے رہائش اور نفقہ مقرر نہ فرمایا، میں (حضرت سلمہ) نے یہ بات حضرت ابراہیم النخعی رحمہ اللہ سے عرض کی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ مسئلہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا ہم ایک عورت کے کہنے پر اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اپنے نبی کی سنّت کو نہیں چھوڑ سکتے اس کے لیے رہائش بھی ہے اور نفقہ بھی۔

حضرت ابراہیم، حضرت عمر اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں فرماتے ہیں جس عورت کو تین طلاقیں دی گئیں اس کے لیے رہائش بھی ہے اور نفقہ بھی، حضرت شعبی، حضرت فاطمہ بنت قیس سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل کرتے تھے کہ آپ نے ان سے فرمایا تمہارے لیے نفقہ اور رہائش کچھ بھی نہیں۔

حضرت شعبی، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے خاوند نے ان کو تین طلاقیں دیں تو وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے نفقہ اور رہائش کچھ بھی نہیں حضرت حماد فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابراہیم نخعی کو بتائی تو انہوں نے فرمایا جب حضرت

نفقة لك ولا سكنى قال فأخبرت بذلك النخعي فقال قال عمر بن الخطاب وأخبر بذلك لسنا بتاركي آية من كتاب الله تعالى وقول رسول الله صلى الله عليه وسلم لقول امرأة لعلها أوهمت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لها السكنى والنفقة۔

۲۷۲- حدثنا نصر قال ثنا الخصيب قال ثنا أبو عوانة عن الأعمش عن عمارة بن عمير عن الأسود أن عمر بن الخطاب و عبد الله بن مسعود قالا في المطلقة ثلاثا لها السكنى والنفقة۔

۲۷۳- قالوا فهذا عمر رضي الله تعالى عنه قد أنكر حديث فاطمة هذا ولم يقبله وقد أنكره عليها أيضا أسامة بن زيد۔

۲۷۴- حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا شعيب بن الليث عن جعفر بن ربيعة عن عبد الرحمن بن هرمز عن أبي سلمة بن عبد الرحمن قال كانت فاطمة بنت قيس تحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال لها اعتدي في بيت ابن أم مكتوم وكان محمد بن أسامة بن زيد يقول كان أسامة إذا ذكرت فاطمة من ذلك شيئا رماها بما كان في يده۔

قال أبو جعفر فهذا أسامة بن زيد قد أنكر من ذلك أيضا ما أنكره عمر رضي الله عنه

وقد أنكرت ذلك أيضا عائشة رضي الله تعالى عنها۔

۲۷۴- حدثنا يونس قال ثنا أنس بن

عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس بات کی خبر دی گئی تو انہوں نے فرمایا ہم ایک عورت کی بات پر کتاب اللہ کی ایک آیت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو نہیں چھوڑ سکتے شاید انہیں وہم ہوگیا ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس (مطلقہ) کے لیے رہائش بھی ہے اور نفقہ بھی۔

حضرت عمارہ بن عمیر، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے تین طلاقوں والی عورت کے بارے میں فرمایا کہ اس کے لیے رہائش اور نفقہ ہے۔

وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا انکار کیا اور اسے قبول نہیں کیا اسی طرح حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بھی اس

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے ان سے فرمایا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہا کے گھر عدت گزارو حضرت محمد بن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم فرماتے تھے کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس سلسلے میں کوئی بات ذکر کرتیں تو حضرت اسامہ کے ہاتھ میں جو کچھ ہوتا وہ انہیں دے مارتے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ ہیں جو اس بات کا انکار کرتے ہیں جس کا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ انکار کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اس بات کا انکار کیا ہے۔

حضرت قاسم بن محمد اور سلمان بن یسار (رضی اللہ عنہم)

marfat.com

عِيَاضٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ
ابْنَ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمٰنَ بْنَ يَسَارٍ يَذْكُرَانِ اَنَّ يَحْيَى
ابْنَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ الْحَكَمِ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَكَمِ
فَاَرْسَلَتْ عَائِشَةُ اِلٰى مَرْوَانَ وَهُوَ اَمِيْرُ
الْمَدِيْنَةِ اِتَّقِ اللّٰهَ وَارْدُدِ الْمَرْاَةَ اِلٰى
بَيْتِهَا فَقَالَ مَرْوَانُ فِيْ حَدِيْثِ سُلَيْمٰنَ
اِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ غَلَبَنِيْ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ
الْقَاسِمِ اَمَا بَلَغَكِ حَدِيْثُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ
فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيْثَ
فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَقَالَ مَرْوَانُ اِنْ كَانَ
بِكِ الشَّرُّ فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ

ذکر کرتے ہیں کہ یحیی بن سعید بن عاص نے حضرت عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی کو طلاق دی حضرت عبدالرحمٰن بن حکم نے انہیں (اپنے ہاں) منتقل کر لیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے امیر مدینہ مروان (عبدالرحمٰن کا بھائی تھا) کو پیغام بھیجا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور عورت کو اس کے گھر واپس لوٹاؤ سلیمان کی روایت میں ہے کہ مروان نے کہا عبدالرحمٰن مجھ پر غالب آگئے ہیں اور حضرت قاسم کی روایت میں ہے کہ مروان نے کہا کیا آپ تک حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت نہیں پہنچی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر تم فاطمہ بنت قیس کی روایت ذکر نہ کرو تو تمہارا کوئی نقصان نہ ہوگا مروان نے جواباً کہا اگر آپ کا مقصد شر ہے تو ان دونوں (میاں بیوی) کے درمیان جو شر ہے وہی کافی ہے (مقصد یہ ہے کہ آپ اس معاملہ کو چھوڑ دیں)

۲۷۵- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حسب سابق

۲۷۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَنَا
بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ
مَا لِفَاطِمَةَ مِنْ خَيْرٍ فِيْ اَنْ تَذْكُرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ
يَعْنِيْ قَوْلَهَا لَا نَفَقَةَ وَلَا سُكْنٰى.

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ بنت قیس کے لیے اس حدیث کے ذکر کرنے میں کوئی بھلائی نہیں یعنی ان کے اس قول میں کہ ان کے لیے نہ نفقہ ہے اور نہ رہائش۔

فَهٰذِهٖ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمْ تَرَ
الْعَمَلَ بِحَدِيْثِ فَاطِمَةَ اَيْضًا.

تو یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث پر عمل کرنا جائز نہیں سمجھتیں۔

وَقَدْ صَرَفَ ذٰلِكَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ
اِلٰى خِلَافِ الْمَعْنَى الَّذِيْ صَرَفَهٗ اِلَيْهِ اَهْلُ
الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى.

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے پہلے قول والوں کے برخلاف اس حدیث کا معنیٰ بیان کیا ہے۔ (وہ یوں ہے)

۲۷۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا
مُعَاوِيَةُ الضَّرِيْرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ
اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَيْنَ
تَعْتَدُّ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا فَقَالَ فِيْ بَيْتِهَا فَقُلْتُ لَهٗ اَلَيْسَ
قَدْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ
اَنْ تَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَقَالَ تِلْكَ

حضرت عمرو بن میمون اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جس عورت کو تین طلاقیں دی گئیں وہ اپنی عدت کہاں گزارے؟ انہوں نے فرمایا اپنے گھر میں میں نے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہا کے گھر عدت گزارنے کا حکم نہیں دیا انہوں نے فرمایا کہ اس عورت نے لوگوں

اَلَمْ اَنَّهُ اِفْتَتَنَتِ النَّاسَ وَاسْتَطَالَتْ عَلٰى اَحْمَائِهَا بِلِسَانِهَا فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَكَانَ رَجُلًا مَكْفُوْفَ الْبَصَرِ.

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَانَ مَا رَوَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ لَا سُكْنٰى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ لَا دَلِيْلَ فِيْهِ عِنْدَ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنْ لَّا نَفَقَةَ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلٰثًا وَلَا سُكْنٰى اِذَا كَانَ قَدْ صَرَفَ ذٰلِكَ اِلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ.

٢٧٨- **وَقَدْ** حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاَنْكَرَ النَّاسُ عَلَيْهَا مَا كَانَتْ تُحَدِّثُ بِهٖ مِنْ خُرُوْجِهَا قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ.

فَهٰذَا اَبُوْ سَلَمَةَ يُخْبِرُ اَيْضًا اَنَّ النَّاسَ قَدْ كَانُوْا اَنْكَرُوْا ذٰلِكَ عَلٰى فَاطِمَةَ وَفِيْهِمْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَنْ لَحِقَ بِهِمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ فَقَدْ اَنْكَرَ عُمَرُ وَاُسَامَةُ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مَعَ مَنْ سَمَّيْنَا مَعَهُمْ فِيْ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ هٰذَا وَلَمْ يَعْمَلُوْا بِهٖ وَذٰلِكَ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ فَدَلَّ تَرْكُهُمُ النَّكِيْرَ فِيْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَنَّ مَذْهَبَهُمْ فِيْهِ

کو فتنے میں ڈال دیا اور اس نے اپنے دیوروں سے زبان درازی شروع کردی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر عدت گزارنے کا حکم فرمایا اور ان (ابن ام مکتوم) کی آنکھوں میں بینائی نہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو کچھ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا قول "نہ تمہارے لیے رہائش ہے اور نہ نفقہ" نقل کیا تو حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے نزدیک اس میں تین طلاقوں والی عورت کے لیے نفقہ اور سکنی کے نہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ انہوں (حضرت سعید بن مسیب) نے اس کا ایک دوسرا معنیٰ بیان کیا جسے ہم نے ذکر کیا ہے

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ بنت قیس نے ان کو خبر دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر عدت گزارو تو جو کچھ وہ عدت گزارنے سے پہلے گھر سے نکلنے کے بارے میں بیان کرتی تھیں لوگوں نے اس سے انکار کیا۔

حضرت ابوسلمہ بھی اسی بات کی خبر دیتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت فاطمہ بنت قیس کی اس بات کا انکار کیا ان میں صحابہ کرام بھی شامل ہیں اور کچھ تابعین بھی، تو حضرت عمر فاروق، حضرت اسامہ، حضرت سعید بن مسیب اور دیگر حضرات جن کا ہم نے ان کے ساتھ ذکر کیا سب نے حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت کا انکار کیا اور اس پر عمل نہیں کیا سب نے حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت کا انکار کیا اور اس پر عمل نہیں کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں ایسا فرمایا لیکن کسی انکار کرنے والے نے ان کی بات کو رد نہیں کیا تو ان کا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سے انکار نہ کرنا اس بات پر دلالت

marfat.com

کمذہبہ

فقال الذین ذهبوا الی حدیث فاطمة وعملوا به ان عمر رضی الله عنه انما انکر ذلك علیها لانها خالفت عنده کتاب الله عز وجل یرید قول الله تعالیٰ عز وجل اسکنوهن من حیث سکنتم من وجدکم فهذا انما هو فی المطلقة طلاقا لزوجها علیها فیه الرجعة و فاطمة کانت مبتوتة لا رجعة لزوجها علیها وقد قالت ان رسول الله صلی الله علیه و سلم قال لها انما النفقة والسکنی لمن کانت علیه الرجعة وما ذکر الله تعالیٰ فی کتابه من ذلك انما هو فی المطلقة التی لزوجها علیها الرجعة وفاطمة فلم تکن علیها رجعة فما روت من ذلك فلا یدفعه کتاب الله ولا سنة نبیه صلی الله علیه وسلم۔

وقد تابعها غیرها علی ذلك منهم عبد الله بن عباس والحسن۔

۲۷۹۔ **حدثنا** صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعید بن منصور قال ثنا هشیم قال ثنا حجاج عن عطاء عن ابن عباس۔

ح وحدثنا صالح قال ثنا سعید قال ثنا هشیم قال ثنا یونس عن الحسن انهما کانا یقولان فی المطلقة ثلاثا والمتوفی عنها زوجها لا نفقة لهما وتعتدان حیث شاءتا۔

قالوا فان کان عمر وعائشة واسامة رضی الله عنهم انکروا علی فاطمة ما روت عن النبی صلی الله علیه وسلم وقالوا بخلافه فهذا ابن عباس رضی الله عنهما قد وافقها علی ما روت من ذلك فعمل به

ہے کہ اس سلسلے میں ان کا مذہب بھی وہی ہے جو آپ کا ہے۔

جن لوگوں نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی حدیث کو اپنایا اور اس پر عمل کیا وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی بات کا صرف اس لیے انکار کیا کہ ان کے نزدیک یہ بات اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی آیت کریمہ "انہیں ٹھہراؤ جہاں تم ٹھہرتے ہو اپنی حیثیت کے مطابق" کے خلاف ہے تو یہ (آیت کریمہ) اس عورت کے بارے میں ہے جسے ایسی طلاق دی گئی ہو جس میں خاوند کو رجوع کا حق ہوتا ہے جبکہ حضرت فاطمہ کو طلاق بائن دی گئی تھی ان کے خاوند کو رجوع کا حق نہ تھا اور انہوں نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا رہائش اور نفقہ اس کے لیے ہوتا ہے جس پر رجوع ہو سکے اور اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جو کچھ ذکر کیا ہے۔ وہ اس مطلقہ کے بارے میں ہے جس سے رجوع ہو سکے جب کہ حضرت فاطمہ سے رجوع نہیں ہو سکتا تھا پس جو کچھ انہوں نے روایت کیا اسے نہ تو اللہ تعالیٰ کی کتاب رد کرتی ہے اور نہ ہی اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت۔

اس سلسلے میں کچھ دوسرے حضرات نے بھی ان کی اتباع کی ہے ان میں حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت حسن (رضی اللہ عنہم) بھی شامل ہیں۔

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس اور حضرت یونس حضرت حسن (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں (حضرت ابن عباس اور حضرت حسن) اس عورت کے بارے میں جسے تین طلاقیں دی گئیں اور جس کا خاوند فوت ہو گیا فرماتے ہیں کہ ان دونوں (عورتوں) کے لیے نفقہ نہیں ہے اور وہ جہاں چاہیں عدت گزاریں۔

یہ حضرات (فقہاء کرام) فرماتے ہیں اگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کا حضرت عمر فاروق حضرت عائشہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہم انکار کرتے ہیں اور اس کے خلاف قول کرتے ہیں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس سلسلے میں ان کی روایت کی موافقت کرتے ہیں اور حضرت حسن بصری

وَتَابَعَهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْحَسَنُ

فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلٰى اَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ اَنَّ مَا احْتَجَّ بِهٖ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ دَفْعِ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ حُجَّةٌ صَحِيْحَةٌ

وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ ثُمَّ قَالَ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا وَاَجْمَعُوْا اَنَّ ذٰلِكَ الْاَمْرَ هُوَ الْمُرَاجَعَةُ ثُمَّ قَالَ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ ثُمَّ قَالَ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ يُرِيْدُ فِي الْعِدَّةِ فَكَانَتِ الْمَرْاَةُ اِذَا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اثْنَتَيْنِ لِلسُّنَّةِ عَلٰى مَا اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ ثُمَّ رَاجَعَهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا اُخْرٰى لِلسُّنَّةِ حَرُمَتْ عَلَيْهِ وَوَجَبَتْ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهَا فِيْهَا السُّكْنٰى وَاَمَرَهَا فِيْهَا اَنْ لَّا تَخْرُجَ وَاَمَرَ الزَّوْجَ اَنْ لَّا يُخْرِجَهَا وَلَمْ يُفَرِّقِ اللّٰهُ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ هٰذِهِ الْمُطَلَّقَةِ لِلسُّنَّةِ الَّتِيْ لَا رَجْعَةَ عَلَيْهَا وَبَيْنَ الْمُطَلَّقَةِ لِلسُّنَّةِ الَّتِيْ عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ فَلَمَّا جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ فَرَوَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَهَا اِنَّمَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ لِمَنْ كَانَتْ عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ خَالَفَتْ بِذٰلِكَ كِتَابَ اللّٰهِ نَصًّا لِاَنَّ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰى قَدْ جَعَلَ السُّكْنٰى لِمَنْ لَّا رَجْعَةَ عَلَيْهَا وَخَالَفَتْ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَوٰى عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ مَا رَوَتْ فَخَرَجَ الْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْهُ اَنْكَرَ عَلَيْهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

رحمہ اللہ بھی ان کی اتباع کرتے ہیں۔

اس قول کے قائلین کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت کے لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جو دلیل دی ہے وہ صحیح دلیل ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! جب آپ عورتوں کو طلاق دیں تو ان کی عدت کو ملحوظ رکھتے ہوئے طلاق دیں پھر فرمایا تم نہیں جانتے کہ شاید اس کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات پیدا کر دے اور اس بات پر اجماع ہے کہ اس امر سے رجوع مراد ہے پھر فرمایا اور انہیں ٹھہراؤ جہاں تم خود ٹھہرتے ہو جس قدر تمہیں طاقت ہو۔ اس کے بعد فرمایا "انہیں اپنے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں" اس سے عدت کے دوران نکلنا مراد ہے تو جس عورت کو اسکے خاوند نے سنت طریقے پر دو طلاقیں دیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کا حکم دیا پھر اس نے رجوع کیا اور اس کے بعد سنت طریقے پر ایک اور طلاق دے دی تو وہ اس پر حرام ہو گئی اور اس پر وہ عدت واجب ہو گی جس میں اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے رہائش مقرر کی ہے اور اسے حکم دیا کہ وہ نہ نکلے اور خاوند کو حکم دیا کہ وہ اسے نہ نکالے تو جس عورت کو سنت کے مطابق ایسی طلاق دی گئی جس میں رجوع نہیں اور جس عورت کو سنت کے مطابق ایسی طلاق دی گئی جس میں رجوع ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان فرق نہیں رکھا اور جب حضرت فاطمہ بنت قیس آئیں اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ رہائش اور نفقہ اس عورت کے لیے ہے جس سے رجوع ہو سکتا ہے تو انہوں (حضرت فاطمہ) نے اس روایت کے ساتھ کتاب اللہ کے واضح حکم کی مخالفت کی کیونکہ کتاب اللہ نے اس مطلقہ کے لیے بھی رہائش مقرر کی ہے جس سے رجوع نہیں ہو سکتا نیز انہوں نے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی مخالفت کی کیونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت فاطمہ کی حدیث کے خلاف روایت کیا ہے تو

marfat.com

مَا أَنْكَرَ خُرُوجَهَا صَحِيحًا وَبَطَلَ حَدِيثُ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِبِ الْعَمَلُ بِهِ أَصْلًا لِمَا ذَكَرْنَا وَبَيَّنَّا.

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے انکار کی وجہ صحیح ثابت ہوئی اور حضرت فاطمہ کی روایت باطل ہو گئی لہذا اس پر عمل کرنا بالکل واجب نہیں جیساکہ ہم نے ذکر اور بیان کیا۔

فَقَالَ قَائِلٌ لَمْ يَجِئْ تَخْلِيطُ حَدِيثِ فَاطِمَةَ إِلَّا مِمَّا رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ عَنْهَا وَذٰلِكَ أَنَّهُ هُوَ الَّذِي رَوَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةَ قَالَ وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِي حَدِيثِ أَصْحَابِنَا الْحِجَازِيِّينَ.

کسی کہنے والے نے کہا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حضرت شعبی کی روایت کی وجہ سے خلط ملط ہو گئی کیونکہ انہوں نے ہی حضرت فاطمہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے رہائش اور نفقہ مقرر نہیں فرمایا، ہمارے حجازی اساتذہ کی روایت میں یہ بات نہیں ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَأَغْفَلَ فِي ذٰلِكَ أَوْ ذَهَبَ عَنْهُ لِأَنَّهُ لَمْ يَرَ مَا فِي هٰذَا الْبَابِ بِكَمَالِهِ كَمَا رَوَاهُ غَيْرُهُ فَتَوَهَّمَ أَنَّهُ قَدْ جَمَعَ كُلَّ مَا رُوِيَ فِي هٰذَا الْبَابِ فَتَكَلَّمَ عَلَى ذٰلِكَ فَقَالَ مَا حَكَيْنَاهُ عَنْهُ مِمَّا وَصَفْنَا وَلَيْسَ كَمَا تَوَهَّمَ لِأَنَّ الشَّعْبِيَّ أَضْبَطُ مِمَّا يُظَنُّ وَأَتْقَنُ وَأَوْثَقُ.

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس قائل نے اس سلسلے میں غفلت سے کام لیا یا اسے سہو ہو گیا کیونکہ اس باب میں جس طرح حضرت شعبی نے مکمل حدیث روایت کی ہے کسی دوسرے نے نہیں کی لہذا اس (قائل) کو وہم ہوا کہ اس نے اس میں مروی تمام روایات کو جمع کر لیا پھر اس پر گفتگو کی اور کہا کہ جو کچھ ہم نے بیان کیا حالانکہ بات اس طرح نہیں جس طرح اس نے وہم کیا کیونکہ حضرت شعبی نہایت پختہ حافظے والے معتبر اور قابل اعتماد ہیں۔

وَقَدْ وَافَقَهُ عَلَى مَا رَوَى مِنْ ذٰلِكَ مَنْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي حَدِيثِهِ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مَا يُغْنِينَا ذٰلِكَ عَنْ إِعَادَتِهِ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ.

ان (حضرت شعبی) سے مروی روایت کی ان لوگوں نے بھی موافقت کی ہے جن کا ہم نے اس حدیث کے ضمن میں باب کے شروع میں ذکر کیا اور اب اس جگہ اسے دہرانے کی ضرورت نہیں۔

وَيُقَالُ لَهُ إِنَّ حَدِيثَ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الَّذِي لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ لَا سُكْنَى لَكِ قَدْ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِمِثْلِ مَا رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ عَنْهَا فَمَا جَاءَ مِنَ الشَّعْبِيِّ فِي هٰذَا تَخْلِيطٌ وَإِنَّمَا جَاءَ التَّخْلِيطُ مِمَّنْ رَوَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ فَحَذَفَ

اس (معترض) کو جواباً کہا جائے گا حضرت عبداللہ بن یزید کی روایت جس میں مذکور ہے کہ تمہارے لیے رہائش نہیں ہے اسے حضرت لیث بن سعد نے حضرت عبداللہ بن یزید سے انہوں نے ابوسلمہ سے اور انہوں نے حضرت فاطمہ سے حضرت شعبی کی روایت کی مثل روایت کیا تو حضرت شعبی سے جو خلط ملط آیا ہے وہ ان راویوں کی وجہ سے ہے جنہوں نے حضرت ابوسلمہ کے واسطے سے حضرت فاطمہ سے روایت کیا انہوں نے بعض حصے کو حذف کر دیا اور بعض کو

بَعْضَ مَا فِيْهِ وَجَاءَ بِبَعْضٍ فَأَمَّا أَصْلُ الْحَدِيْثِ فَكَمَا رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ.

وَكَانَ مِنْ قَوْلِ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا أَيْضًا أَنْ قَالَ وَلَوْ كَانَ أَصْلُ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ كَمَا رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ لَكَانَ مُوَافِقًا أَيْضًا لِمَذْهَبِنَا لِأَنَّ مَعْنٰى قَوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفَقَةَ لَكِ أَيْ لِأَنَّكِ غَيْرُ حَامِلٍ وَلَا سُكْنٰى لَكِ لِأَنَّكِ بَذِيَّةٌ وَالْبَذَاءُ هُوَ الْفَاحِشَةُ الَّتِيْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ.

۲۸۱- وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ فَقَالَ الْفَاحِشَةُ الْمُبَيِّنَةُ أَنْ تَفْحَشَ عَلٰى أَهْلِ الرَّجُلِ وَتُؤْذِيَهُمْ فَقَالَ فَفَاطِمَةُ حُرِمَتِ السُّكْنٰى لِبَذَائِهَا وَالنَّفَقَةَ لِأَنَّهَا غَيْرُ حَامِلٍ.

قَالَ وَهٰذَا حُجَّةٌ لَنَا فِيْ قَوْلِنَا إِنَّ الْمَبْتُوْتَةَ لَا يَجِبُ لَهَا النَّفَقَةُ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ حَامِلًا.

قِيْلَ لَهُ لَوْ خَرَجَ مَعْنٰى حَدِيْثِ فَاطِمَةَ مِنْ حَيْثُ ذَكَرْتَ لَوَقَعَ الْوَهْمُ عَلٰى عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَأُسَامَةَ وَمَنْ أَنْكَرَ ذٰلِكَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَلٰى فَاطِمَةَ مَعَهُمْ وَقَدْ كَانَ يَنْبَغِيْ أَنْ يُتْرَكَ أَمْرُهُمْ عَلَى الصَّوَابِ حَتّٰى يُعْلَمَ يَقِيْنًا مَا سِوٰى ذٰلِكَ فَكَيْفَ وَلَوْ صَحَّ حَدِيْثُ فَاطِمَةَ لَكَانَ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَعْنَاهُ عَلٰى غَيْرِ مَا حَمَلْتَهُ أَنْتَ عَلَيْهِ.

وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَعْنَاهُ

بیان کیا جہاں تک اصل حدیث کا تعلق ہے تو وہ اسی طرح ہے جس طرح امام شعبی نے بیان کی۔

اس مخالف کا ہم پر یہ اعتراض بھی ہے کہ اگر حضرت فاطمہ کی اصل روایت اس طرح ہے جس طرح امام شعبی نے روایت کیا تو وہ ہمارے مذہب کے موافق ہوگی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ تمہارے لیے نفقہ نہیں ہے کا مطلب یہ ہوگا کہ تم غیر حاملہ ہو اور تمہارے لیے رہائش نہیں کیونکہ تم بدکلام ہو، بذار فحش کلام کو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا مگر یہ کہ لائیں وہ واضح بے حیائی۔ (یعنی یہاں "بفاحشۃ مبینۃ" سے مراد بدکلامی ہے)

اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرتے حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے اللہ تعالیٰ کے قول "اور وہ (عورتیں) نہ نکلیں مگر یہ کہ وہ واضح طور پر بے حیائی کا ارتکاب کریں کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا "فاحشۃ مبینۃ" سے مراد یہ ہے کہ وہ گھر والوں سے بدکلامی کرے اور ان کو اذیت پہنچائے انہوں نے (مزید) فرمایا کہ حضرت فاطمہ کو رہائش سے ان کی زبان درازی کی وجہ سے محروم کیا گیا اور نفقہ سے اس لیے کہ وہ غیر حاملہ تھیں۔

اور وہ (معترض) کہے کہ یہ حدیث ہمارے اس موقف کی دلیل ہے کہ طلاق بائن والی عورت کے لیے صرف اسی صورت میں نفقہ ہوگا جب وہ حاملہ ہو۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ اگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا وہ مفہوم ہوتا جو تم نے ذکر کیا ہے تو حضرت عمر فاروق، حضرت عائشہ حضرت اسامہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہوں نے حضرت فاطمہ کی روایت کا انکار کیا ہے کے بارے میں وہم پیدا ہوگا۔ مناسب تو یہ تھا کہ ان کی بات کو درست قرار دیا جاتا یہاں تک کہ اس کے علاوہ بات یقین کے ساتھ معلوم ہو جاتی اور کیسے نہیں ہوگا کیونکہ اگر حدیث فاطمہ کی روایت صحیح بھی ہو تو اس کا مفہوم تمہارے بیان کردہ مفہوم کے خلاف بھی ہو سکتا ہے۔

اس طرح کہ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ

marfat.com

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَهَا السُّكْنٰى لِبَذَائِهَا كَمَا ذَكَرْتَ وَرَأَى أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ الْفَاحِشَةُ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَحَرَّمَهَا النَّفَقَةَ لِنُشُوْزِهَا بِبَذَائِهَا الَّذِي خَرَجَتْ بِهٖ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا لِأَنَّ الْمُطَلَّقَةَ لَوْ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا فِي عِدَّتِهَا لَمْ يَجِبْ لَهَا عَلَيْهِ نَفَقَةٌ حَتّٰى تَرْجِعَ إِلٰى مَنْزِلِهٖ فَكَذٰلِكَ فَاطِمَةُ مُنِعَتْ مِنَ النَّفَقَةِ لِنُشُوْزِهَا الَّذِي بِهٖ خَرَجَتْ مِنْ مَنْزِلِ زَوْجِهَا۔

علیہ وسلم نے اس کی زبان درازی کی وجہ سے سے رہائش سے محروم قرار دیا جس طرح تم نے ذکر کیا اور یہ خیال کیا ہو کہ یہ وہی فاحشہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا اور نفقہ سے اس لیے محروم کیا کہ وہ بدکلامی کی وجہ سے نافرمان قرار پائی کہ وہ اس بدکلامی کی وجہ سے خاوند کے گھر سے نکلی کیونکہ جب مطلقہ عدت کے دوران خاوند کے گھر سے چلی جائے تو اس (کے خاوند) پر نفقہ واجب نہیں ہوتا حتیٰ کہ وہ گھر لوٹ آئے اسی طرح حضرت فاطمہ کو اس نافرمانی کی وجہ سے نہ دیا گیا جس کی وجہ سے خاوند کے گھر سے چلی گئیں۔

فَهٰذَا مَعْنًى قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَهُ إِنْ كَانَ حَدِيْثُ فَاطِمَةَ صَحِيْحًا وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ مَا وَصَفْتَ أَنْتَ۔

تو ہو سکتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی معنیٰ مراد لیا ہو اگر حدیثِ فاطمہ صحیح ہو۔ اور ہو سکتا ہے وہ مفہوم مراد لیا ہو جو تم نے بیان کیا۔

وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ مَعْنًى غَيْرَ هٰذَيْنِ مِمَّا لَا يَبْلُغُهُ عِلْمُنَا وَلَا يُحْكَمُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَرَادَ فِي ذٰلِكَ مَعْنًى بِعَيْنِهٖ دُوْنَ مَعْنًى كَمَا حَكَمْتَ أَنْتَ عَلَيْهِ لِأَنَّ الْقَوْلَ عَلَيْهِ بِالظَّنِّ حَرَامٌ كَمَا أَنَّ الْقَوْلَ بِالظَّنِّ عَلَى اللّٰهِ حَرَامٌ۔

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کی مراد ان دو کے علاوہ کوئی معنیٰ ہو اور ہمیں اس کا علم نہ ہوا کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ آپ نے فلاں معنیٰ ہی مراد لیا کوئی دوسرا معنیٰ مراد نہیں لیا جیسا کہ تم نے حضور علیہ السلام کے بارے میں یہ فیصلہ کیا کیونکہ محض گمان سے آپ کے بارے میں کوئی بات کہنا حرام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں محض گمان سے بات کرنا حرام ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الْفَاحِشَةِ الْمُبَيِّنَةِ غَيْرُ مَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے "فاحشہ مبینہ" کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بیان کردہ معنیٰ کے خلاف مروی ہے۔

۲۸۲۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ قَالَ خُرُوْجُهَا مِنْ بَيْتِهَا فَاحِشَةٌ مُّبَيِّنَةٌ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے قول لا تخرجوھن من بیوتھن (آخر تک) کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ اس کا گھر سے نکلنا "فاحشہ مبینہ" ہے۔

وَقَدْ قَالَ آخَرُوْنَ أَنَّ الْفَاحِشَةَ الْمُبَيِّنَةَ أَنْ تَزْنِيَ فَتُخْرَجَ لِيُقَامَ عَلَيْهَا الْحَدُّ

دوسرے حضرات نے فرمایا کہ فاحشہ مبینہ سے مراد زنا کرنا ہے پس اسے نکالا جائے تاکہ اس پر حد قائم کی جا سکے۔ تو آپ

فَمَنْ جَعَلَ لَكَ اَنْ تُثْبِتَ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ تَاْوِيْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَتَحْتَجَّ بِهٖ عَلٰى مُخَالِفِكَ وَتَدَعَ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

کو کس نے اختیار دیا ہے کہ اس آیت کے معنی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کو ثابت کریں اور اسے اپنے مخالف کے خلاف بطور دلیل پیش کریں اور جو کچھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اسے چھوڑ دیں۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فِيْ حَدِيْثِهَا مَعْنًى غَيْرَ مَا ذَكَرْنَا.

حضرت فاطمہ بنت قیس سے ہمارے بیان کردہ معنیٰ کے خلاف مروی ہے۔

۲۸۳۰- وَذٰلِكَ اَنَّ اَبَا شُعَيْبٍ الْبَصْرِيَّ صَالِحَ بْنَ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الزَّمِنُ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ زَوْجِيْ طَلَّقَنِيْ وَاِنَّهٗ يُرِيْدُ اَنْ يَقْتَحِمَ قَالَ انْتَقِلِيْ عَنْهُ.

وہ اس طرح کہ حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت فاطمہ بنت قیس سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے خاوند نے مجھے طلاق دی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ ان کے پاس (ان کے دوست احباب کا) آنا جانا ہو آپ نے فرمایا وہاں سے (دوسری جگہ) منتقل ہو جاؤ۔

فَهٰذِهٖ فَاطِمَةُ تُخْبِرُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَهَا بِالتَّحَوُّلِ حِيْنَ خَافَتْ زَوْجَهَا عَلَيْهَا.

تو یہ حضرت فاطمہ بنت قیس ہیں جو اس حدیث میں بتاتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اس وقت منتقل ہونے کا حکم دیا جب ان (حضرت فاطمہ) کو اپنے خاوند کی طرف سے ڈر محسوس ہوا۔

فَقَالَ قَائِلٌ وَكَيْفَ يَجُوْزُ هٰذَا وَفِيْ بَعْضِ مَا قَدْ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَنَّهٗ طَلَّقَهَا وَهُوَ غَائِبٌ اَوْ طَلَّقَهَا ثُمَّ غَابَ فَخَاصَمَتْ اِلَى ابْنِ عَمِّهٖ فِيْ نَفَقَتِهَا وَفِيْ هٰذَا اَنَّهَا كَانَتْ تَخَافُهٗ فَاَحَدُ الْحَدِيْثَيْنِ يُخْبِرُ اَنَّهٗ كَانَ غَائِبًا وَالْاٰخَرُ يُخْبِرُ اَنَّهٗ كَانَ حَاضِرًا فَقَدْ تَضَادَّ هٰذَانِ الْحَدِيْثَانِ.

کسی معترض نے کہا یہ مفہوم کیسے صحیح ہو سکتا ہے جب کہ اس سلسلے میں مروی بعض روایات میں ہے کہ انہوں نے جب انکو طلاق دی تو وہ خود موجود نہ تھے یا طلاق دینے کے بعد غائب ہوئے تو انہوں (حضرت فاطمہ) نے ان (اپنے خاوند) کے بھتیجے سے اپنے نفقہ کے بارے میں جھگڑا کیا اور اس حدیث میں ہے کہ انہیں ان (خاوند) کا ڈر تھا تو ایک حدیث بتاتی ہے کہ وہ غائب تھے اور دوسری حدیث بتاتی ہے کہ وہ موجود تھے تو ان دونوں حدیثوں میں تضاد ہے۔

قِيْلَ لَهٗ مَا تَضَادَّ الْاَمْرُ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ فَاطِمَةُ لَمَّا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا خَافَتْ عَلَى الْهُجُوْمِ عَلَيْهَا وَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهَا بِالنَّقْلَةِ ثُمَّ غَابَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَوَكَّلَ ابْنَ عَمِّهٖ بِنَفَقَتِهَا فَخَاصَمَتْ حِيْنَئِذٍ فِي النَّفَقَةِ وَهُوَ غَائِبٌ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ان دونوں حدیثوں میں تضاد نہیں ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جب حضرت فاطمہ کے خاوند نے ان کو طلاق دی تو انہیں اپنے پاس ہجوم کا ڈر محسوس ہوا اور انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا پھر وہ (ان کے خاوند) ان کے پاس نفقہ لے کر آئے اور اس کے بعد غائب ہو گئے اور اپنے چچا زاد بھائی کو وکیل بنا دیا اس وقت حضرت فاطمہ نے نفقہ کے سلسلے میں ان (وکیل)

marfat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سُكْنٰى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ فَاتَّفَقَ مَعْنٰى حَدِيْثِ عُرْوَةَ هٰذَا وَمَعْنٰى حَدِيْثِ الشَّعْبِيِّ وَاَبِيْ سَلَمَةَ وَمَنْ وَافَقَهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ عَنْ فَاطِمَةَ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ ۔

سے جھگڑا کیا جبکہ ان کے خاوند موجود نہ تھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے رہائش اور نفقہ کچھ نہیں تو حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کا مفہوم، حضرت شعبی، حضرت ابوسلمہ اور ان دونوں کی موافقت میں حضرت فاطمہ سے روایت کرنیوالوں کی روایات کا مفہوم ایک جیسا ہوا۔ روایات کے طریقے سے اس باب کا بیان یہ ہے۔

وَاَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَاهُمْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْمُطَلَّقَةَ طَلَاقًا بَائِنًا وَهِيَ حَامِلٌ مِنْ زَوْجِهَا اَنَّ لَهَا النَّفَقَةَ عَلٰى زَوْجِهَا وَبِذٰلِكَ حَكَمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهَا فِيْ كِتَابِهِ فَقَالَ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۔

غور وفکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں فقہاء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس عورت کو طلاق بائن دی گئی ہو اور وہ اپنے خاوند سے حاملہ ہو تو اس کے لیے خاوند پر نفقہ واجب ہے اللہ تعالیٰ نے بھی اسی بات کا حکم دیا ارشاد خداوندی ہے "اور اگر وہ حمل والی ہوں تو بچہ پیدا ہونے تک ان پر خرچ کرو"۔

وَاحْتَمَلَ اَنْ تَكُوْنَ تِلْكَ النَّفَقَةُ جُعِلَتْ عَلَى الْمُطَلِّقِ لِاَنَّهُ يَكُوْنُ عَنْهَا مَا يُغَذِّى الصَّبِيَّ فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ فَيَجِبُ عَلَيْهِ لِوَلَدِهِ كَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يُغَذِّيَهُ فِيْ حَالِ رَضَاعِهِ بِالنَّفَقَةِ عَلٰى مَنْ تُرْضِعُهُ وَتُوْصِلُ الْغِذَاءَ عَلَيْهِ ثُمَّ يُغَذِّيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمِثْلِ مَا يُغَذّٰى بِهِ مِثْلُهُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَيَحْتَمِلُ اَيْضًا اِذَا كَانَ حَمْلًا فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ اَنْ يَجِبَ عَلٰى اَبِيْهِ غِذَاؤُهُ بِمَا يُغَذّٰى بِهِ مِثْلُهُ فِيْ حَالَتِهِ تِلْكَ مِنَ النَّفَقَةِ عَلٰى اُمِّهِ لِاَنَّ ذٰلِكَ يُوْصِلُ الْغِذَاءَ اِلَيْهِ ۔

تو اس بات کا احتمال ہے کہ طلاق دینے والے پر یہ نفقہ اسی لیے لازم ہو کہ وہ اس نفقہ میں سے بچے کو ماں کے پیٹ میں غذا پہنچاتا ہے لہٰذا بچے کی وجہ سے اس پر واجب ہوگا جیسا کہ بچے کے دودھ پینے کی حالت میں دودھ پلانے والی کو نفقہ دے کر بچے کو غذا پہنچانا اس (باپ) پر لازم ہے اس کے بعد بھی اس بچے کو کھانے پینے کی اشیاء کے ذریعے غذا پہنچانا ضروری ہے جو اسے بطور غذا دی جاتی ہیں تو اس بات کا بھی احتمال ہے کہ جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہو تو اس کے باپ پر اس کے مناسب حال غذا واجب ہو جو ماں کو دیئے جانے والے نفقہ میں سے ہو کیونکہ وہ اسی کے ذریعے اس تک پہنچتی ہے۔

وَيَحْتَمِلُ اَنْ تَكُوْنَ تِلْكَ النَّفَقَةُ اِنَّمَا جُعِلَتْ لِلْمُطَلَّقَةِ خَاصَّةً لِعِلَّةِ الْعِدَّةِ لَا لِعِلَّةِ الْوَلَدِ الَّذِيْ فِيْ بَطْنِهَا فَاِنْ كَانَتِ النَّفَقَةُ عَلَى الْحَامِلِ اِنَّمَا جُعِلَتْ لَهَا لِمَعْنَى الْعِدَّةِ ثَبَتَ قَوْلُ الَّذِيْنَ قَالُوْا لِلْمَبْتُوْتَةِ النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى حَامِلًا كَانَتْ اَوْ غَيْرَ حَامِلٍ وَاِنْ كَانَتِ الْعِلَّةُ الَّتِيْ بِهَا وَجَبَتِ النَّفَقَةُ هِيَ الْوَلَدُ فَاِنَّ ذٰلِكَ

اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ نفقہ صرف عورت کے لیے ہو اور اس کی علت عدت ہو اس کے پیٹ میں پائے جانے والا بچہ اس کی علت نہ ہو پس اگر اس وجہ سے حاملہ کے لیے نفقہ مقرر کیا گیا ہے تو ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جو کہتے ہیں کہ مطلقہ بائنہ کے لیے نفقہ اور رہائش ہو گی حاملہ ہو یا غیر حاملہ، اور اگر نفقہ کے وجوب کی علت بچہ ہو تو یہ اس بات پر دلالت نہیں

لَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ النَّفَقَةَ وَاجِبَةٌ لِغَيْرِ الْحَامِلِ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ لِنَعْلَمَ كَيْفَ الْوَجْهُ فِيْمَا اَشْكَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

کہ غیر حاملہ کے لیے بھی نفقہ ہوگا پس ہم نے اس میں غور و فکر کیا تاکہ اس مشکل مسئلے کا صحیح حل معلوم کر سکیں۔

فَرَاَيْنَا الرَّجُلَ يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يُّنْفِقَ عَلٰى ابْنِهِ الصَّغِيْرِ فِيْ رَضَاعِهِ حَتّٰى يَسْتَغْنِيَ عَنْ ذٰلِكَ وَيُنْفِقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا يُنْفِقُ عَلٰى مِثْلِهِ مَا كَانَ الصَّبِيُّ مُحْتَاجًا اِلٰى ذٰلِكَ فَاِنْ كَانَ غَنِيًّا عَنْهُ بِمَالٍ لَهٗ قَدْ وَرِثَهٗ عَنْ اُمِّهٖ اَوْ قَدْ مَلَكَهٗ بِوَجْهٍ سِوٰى ذٰلِكَ مِنْ هِبَةٍ اَوْ غَيْرِهَا لَمْ يَجِبْ عَلٰى اَبِيْهِ اَنْ يُّنْفِقَ عَلَيْهِ مِنْ مَّالِهٖ وَاَنْفَقَ عَلَيْهِ مِمَّا وَرِثَ اَوْ مِمَّا وُهِبَ لَهٗ فَكَانَ اِنَّمَا يُنْفِقُ عَلَيْهِ مِنْ مَّالِهٖ لِحَاجَتِهٖ اِلٰى ذٰلِكَ فَاِذَا ارْتَفَعَ ذٰلِكَ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ الْاِنْفَاقُ عَلَيْهِ مِنْ مَّالِهٖ وَلَوْ اَنْفَقَ عَلَيْهِ الْاَبُ مِنْ مَّالِهٖ عَلٰى اَنَّهٗ فَقِيْرٌ اِلٰى ذٰلِكَ بِحُكْمِ الْقَاضِيْ عَلَيْهِ ثُمَّ عَلِمَ اَنَّ الصَّبِيَّ قَدْ كَانَ وَجَبَ لَهٗ مَالٌ قَبْلَ ذٰلِكَ بِمِيْرَاثٍ اَوْ غَيْرِهٖ كَانَ لِلْاَبِ اَنْ يَّرْجِعَ بِذٰلِكَ (الْمَالِ الَّذِيْ اَنْفَقَهٗ) فِيْ مَالِ الصَّبِيِّ الَّذِيْ وَجَبَ لَهٗ بِالْوَجْهِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا۔

تو ہم دیکھتے ہیں کہ مرد پر اپنے چھوٹے دودھ پیتے بچے کا خرچ واجب ہے یہاں تک کہ اسے اس (دودھ) کی حاجت نہ رہے اس کے بعد بھی جب تک بچہ ضرورت مند رہتا ہے، اس کی حالت کے مطابق اس پر خرچ کرتا ہے اور اگر وہ بچہ اپنے ذاتی مال کی وجہ سے بے نیاز ہو یعنی وہ مال جو اسے ماں کی طرف سے وراثت میں ملا یا کسی دوسرے ذریعے مثلاً ہبہ وغیرہ کے سبب اس کا مالک بنا تو اب باپ پر واجب نہیں کہ اپنے مال میں سے اس پر خرچ کرے بلکہ وہ اس (بچے) کو ملنے والے مال وراثت یا ہبہ میں سے اس پر خرچ کرے تو باپ اپنے مال سے بچے پر اس لیے خرچ کرتا ہے اس بچے کو اسکی ضرورت ہوتی ہے تو جب اسکی حاجت نہ رہے تو باپ پر اپنے مال میں سے اس پر خرچ کرنا واجب نہیں ہوتا اور اگر باپ قاضی کے حکم سے بچے پر اس لیے خرچ کرتا ہے کہ وہ فقیر ہے لیکن بعد میں معلوم ہو جاتا ہے کہ اس سے پہلے بچے کے لیے وراثت وغیرہ کے ذریعے مال واجب ہو گیا تھا تو باپ بچے کے مال سے وہ مال واپس لے سکتا ہے جو اس نے بچے پر خرچ کیا ہے اس کی وجہ ہم نے ذکر کر دی ہے۔

وَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَامِلٌ فَحَكَمَ الْقَاضِيْ لَهَا عَلَيْهِ بِالنَّفَقَةِ فَاَنْفَقَ عَلَيْهَا حَتّٰى وَضَعَتْ وَلَدًا حَيًّا وَقَدْ كَانَ اَخٌ لَهٗ مِنْ اُمِّهٖ مَاتَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَوَرِثَهُ الْوَلَدُ وَاُمُّهٗ حَامِلٌ بِهٖ لَمْ يَكُنْ لِلْاَبِ فِيْ قَوْلِهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَّرْجِعَ عَلَى ابْنِهٖ بِمَا كَانَ اَنْفَقَ عَلٰى اُمِّهٖ بِحُكْمِ الْقَاضِيْ لَهَا عَلَيْهِ بِذٰلِكَ اِذْ كَانَتْ حَامِلًا بِهٖ۔

اور جب کوئی شخص اپنی حاملہ بیوی کو طلاق دے اور قاضی کے حکم سے اس کو نفقہ دے حتیٰ کہ اس کا زندہ بچہ پیدا ہو جائے اور اس سے پہلے اس کا ماں کی طرف سے بھائی فوت ہو چکا ہو اور وہ ماں کے پیٹ میں اس کا وارث بن گیا ہو تو تمام حضرات کے نزدیک اس بچے سے وہ مال واپس نہیں لے سکتا جو اس نے قاضی کے حکم سے اس بچے کی ماں پر اس وقت خرچ کیا جب وہ حاملہ تھی۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ النَّفَقَةَ عَلَى الْمُطَلَّقَةِ الْحَامِلِ هِيَ لِعِلَّةِ الْعِدَّةِ الَّتِيْ هِيَ فِيْهَا مِنَ الَّذِيْ

تو اس سے ثابت ہوا کہ حاملہ مطلقہ کا نفقہ اس کی عدت کی وجہ سے ہے جو وہ گزار رہی ہے اس بچے کی وجہ نہیں جس

marfat.com

طلقها لا لعلة ما هي به حامل منه فلما كان
ما ذكرنا كذلك ثبت ان كل معتدة من
طلاق بائن فلها من النفقة مثل ما للمعتدة
من الطلاق اذا كانت حاملا قياسا ونظرا
على ما ذكرنا مما وصفنا وبينا وهذا قول
ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمة الله
عليهم اجمعين۔

کے ساتھ وہ حاملہ ہے تو جب بات اس طرح ہے جس طرح ہم
نے ذکر کیا تو ثابت ہوا کہ ہر مطلقہ بائنہ کے لیے اسی طرح
ہوگا جس طرح مطلقہ حاملہ کے لیے ہوتا ہے ہماری
مذکورہ بالا گفتگو پر قیاس کا تقاضا یہی ہے حضرت
امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ
کا یہی قول ہے۔

وقد روي ذلك عن عمر وعبد الله
وقد ذكرناه فيما تقدم من كتابنا هذا
وروي ذلك عن سعيد بن المسيب وابراهيم
النخعي۔

حضرت عمر فاروق اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بھی
یہی بات مروی ہے اور ہم اپنی کتاب میں اسے ذکر کر چکے ہیں حضرت
سعید بن مسیب اور حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہما سے بھی اسی
طرح مروی ہے۔

۲۸۴۔ حدثنا روح بن الفرج قال ثنا
عمرو بن خالد قال ثنا عبيد الله بن عمرو
عن عبد الكريم الجزري عن سعيد بن المسيب
قال المطلقة ثلاثا لها النفقة والسكنى۔

حضرت عبدالکریم جزری حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ
سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا تین طلاقوں والی عورت
کے لیے نفقہ اور رہائش ہے۔

۲۸۵۔ حدثنا ابو بشر الرقي قال ثنا
شجاع بن الوليد عن المغيرة عن ابراهيم
مثله۔

حضرت شجاع بن ولید، حضرت مغیرہ سے اور وہ
حضرت ابراہیم نخعی سے اس کی مثل روایت کرتے
ہیں۔

باب ۱۸۷ المتوفى عنها زوجها هل لها ان تسافر في عدتها وما دخل في ذلك من حكم المطلقة في وجوب الاحداد عليها في عدتها

بیوہ کا عدت کے دوران سفر کرنا اور مطلقہ کا عدت کے دوران بناؤ سنگھار چھوڑ دینا

۲۸۶۔ حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال
ثنا ابو عاصم ح وحدثنا احمد بن داود
قال ثنا مسدد قال ثنا يحيى بن سعيد قالا
جميعا عن ابن جريج قال اخبرني ابو الزبير
عن جابر قال طلقت خالتي فارادت ان

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے
ہیں میری خالہ کو طلاق دی گئی تو عدت کے
دوران انہوں نے اپنے کھجوروں کے باغ میں
جانے کا ارادہ کیا ان سے ایک شخص نے کہا
تمہارے لیے یہ جائز نہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

تخرج في عدتها إلى نخل لها فقال لها رجل
ليس ذلك لك فأتت النبي صلى الله عليه
وسلم فقال اخرجي إلى نخلك وجديه
فعسى أن تصدقي وتصنعي معروفا.

۲۸۷۔ حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا
أسد قال ثنا ابن لهيعة قال ثنا أبو الزبير
قال سمعت جابرا يقول أخبرتني خالتي
أنها طلقت البتة فأرادت أن تجد نخلها
فزجرها رجال أن تخرج فأتت رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال بلى فجدي
نخلك فإنك عسى أن تصدقي وتفعلي
معروفا.

قال أبو جعفر فذهب قوم إلى أن
المطلقة والمتوفى عنها زوجها أن تسافرا
في عدتهما إلى حيث ما شاءتا واحتجوا
في ذلك بهذا الحديث.

وخالفهم في ذلك آخرون
فقالوا أما المتوفى عنها زوجها فإن لها
أن تخرج في عدتها من بيتها نهارا ولا
تبيت إلا في بيتها وأما المطلقة فلا تخرج
من بيتها في عدتها لا ليلا ولا نهارا و
فرقوا بينهما لأن المطلقة في قولهم
لها النفقة والسكنى في عدتها على زوجها
الذي طلقها فذلك يغنيها عن الخروج من
بيتها والمتوفى عنها زوجها لا نفقة
لها فلها أن تخرج في بياض نهارها تبتغي
من فضل ربها.

وكان من الحجة لهم في حديث
جابر الذي احتج به عليهم أهل المقالة

کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا تم اپنے کھجور
کے درختوں کی طرف جا سکتی ہو اور انہیں توڑ بھی سکتی
ہے قریب ہے کہ تم صدقہ کرو اور اچھا کام
کرو۔

حضرت ابو الزبیر فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر
رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں مجھے میری خالہ
نے بتایا کہ ان کو طلاق بائن دی گئی انہوں
نے اپنی کھجوریں توڑنے کا ارادہ کیا تو کچھ لوگوں
نے انہیں نکلنے سے منع کیا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا کیوں
نہیں تم اپنی کھجوریں توڑ سکتی ہو قریب ہے کہ
تم صدقہ کرو اور کوئی اچھا کام کرو۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت
اسی بات کی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں مطلقہ اور
بیوہ عدت کے دوران جہاں تک چاہیں سفر کر سکتی ہیں انہوں
نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے
فرمایا کہ بیوہ عورت اپنی عدت کے دوران دن کے وقت گھر
سے باہر جا سکتی ہے لیکن رات اپنے گھر میں گزارے گی اور
مطلقہ عورت دن اور رات میں کسی وقت بھی گھر سے باہر
نہیں نکل سکتی انہوں نے ان دونوں کے حکم میں فرق کیا ہے کیونکہ
ان کے قول کے مطابق مطلقہ کے لیے عدت کے دوران اس
خاوند پر نفقہ اور رہائش واجب ہے جس نے اسے طلاق دی ہے
لہذا اس وجہ سے اسے گھر سے نکلنے کی ضرورت نہیں رہتی
اور چونکہ بیوہ کے لیے نفقہ نہیں ہے لہذا
وہ دن کی روشنی میں جا سکتی ہے تاکہ اپنے
رب کا فضل (رزق) تلاش کرے۔

ان حضرات نے حضرت جابر رضی اللہ
عنہ کی اس روایت سے جس سے پہلے قول والوں

marfat.com

الْاُوْلٰی اَنَّہٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ مَا ذُکِرَ فِیْہِ کَانَ فِیْ وَقْتٍ مَا لَمْ یَکُنِ الْاِحْدَادُ یَجِبُ فِیْ کُلِّ الْعِدَّۃِ فَاِنَّہٗ قَدْ کَانَ ذٰلِکَ کَذٰلِکَ۔

نے استدلال کیا یوں دلیل دی ہے کہ ہو سکتا ہے جو کچھ اس میں ذکر کیا گیا وہ اس وقت کی بات ہو جب ہر عدت میں سوگ واجب نہیں تھا اور اس وقت یہی حکم تھا۔

۲۸۸۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ ابْنُ ہِلَالٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ اَیْضًا قَالَ ثَنَا حَبَّانُ ح وَحَدَّثَنَا فَہْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا جُبَارَۃُ بْنُ مُغَلِّسٍ ح وَحَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ وَسُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَا ثَنَا اَسَدٌ قَالُوْا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَۃَ عَنِ الْحَکَمِ بْنِ عُتَیْبَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ قَالَتْ لَمَّا اُصِیْبَ جَعْفَرٌ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسَلَّبِیْ ثَلَاثًا ثُمَّ اصْنَعِیْ مَا شِئْتِ۔

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مختلف طرق سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا "تین دن تک گھر میں ٹھہرو پھر جو چاہو کرو"۔

فَفِیْ ہٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ الْاِحْدَادَ لَمْ یَکُنْ عَلَی الْمُعْتَدَّۃِ فِیْ کُلِّ عِدَّتِہَا وَاِنَّمَا کَانَ فِیْ وَقْتٍ مِّنْہَا خَاصٍّ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِکَ وَاُمِرَتْ بِاَنْ تُحِدَّ عَلَیْہِ اَرْبَعَۃَ اَشْہُرٍ وَّعَشْرًا۔

تو اس حدیث میں ہے کہ عدت گزارنے والی عورت پر ہر عدت میں سوگ نہیں تھا یہ ایک خاص وقت میں تھا پھر منسوخ ہو گیا اور اسے چار مہینہ دس دن سوگ میں رہنے کا حکم دیا گیا۔

۲۸۹۔ **فَمِمَّا** رُوِیَ فِیْ ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّہْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ فَاِنَّہَا تُحِدُّ عَلَیْہِ اَرْبَعَۃَ اَشْہُرٍ وَّعَشْرًا۔

اس سلسلے میں مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے جائز نہیں کہ خاوند کے علاوہ کسی پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے۔

۲۹۰۔ **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ حُمَیْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَتْ لَمَّا جَآءَ نَعْیُ اَبِیْ سُفْیَانَ دَعَتْ اُمُّ حَبِیْبَۃَ بِصُفْرَۃٍ فَمَسَحَتْ

حضرت زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں جب حضرت ابو سفیان کی وفات کی خبر پہنچی تو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو منگوائی اور اسے اپنے

بِذِرَاعَيْهَا وَعَارِضَيْهَا وَقَالَتْ إِنِّيْ عَنْ هٰذَا لَغَنِيَّةٌ لَوْلَا أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَتْ مِثْلَ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَوَاءً۔

۲۹۱ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ أُمِّ حَبِيْبَةَ ثُمَّ ذَكَرَتْ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ قَالَ حُمَيْدٌ وَحَدَّثَتْنِيْ زَيْنَبُ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ بِنْتُ النَّحَّامِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّا نَخَافُ عَلٰى بَصَرِهَا فَقَالَ لَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَحِدُّ عَلٰى زَوْجِهَا السَّنَةَ ثُمَّ تَرْمِيْ عَلٰى رَأْسِ السَّنَةِ بِالْبَعْرِ۔

۲۹۲ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّهَا وَأُمِّ حَبِيْبَةَ مِثْلَ مَا فِيْ حَدِيْثِ رَبِيْعٍ عَنْهُمَا قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا رَأْسُ الْحَوْلِ فَقَالَتْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا مَاتَ زَوْجُهَا عَمَدَتْ إِلٰى شَرِّ بَيْتٍ لَهَا فَجَلَسَتْ فِيْهِ سَنَةً فَإِذَا مَرَّتْ بِهَا سَنَةٌ خَرَجَتْ وَرَمَتْ بِبَعْرَةٍ مِنْ وَرَائِهَا۔

۲۹۳ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ الثَّلَاثَةِ قَالَتْ

بازوؤں اور دونوں رخساروں پر ملا اور فرمایا مجھے اس کی ضرورت نہیں تھی اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہوتا، اس کے بعد انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کی مثل ذکر کیا۔

حضرت حمید بن نافع، حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی اس کے بعد انہوں نے حضرت یونس کی روایت (روایت نمبر۲۹۰) کی مثل ذکر کیا حضرت حمید فرماتے ہیں مجھ سے حضرت زینب بنت ام سلمہ نے اپنی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتی ہیں ایک قریشی عورت جس کا نام بنت النحام تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کیا ہمیں اس کی آنکھوں کا ڈر ہے آپ نے فرمایا نہیں، وہ چار مہینے دس دن ہی عدت گزارے گی (دور جاہلیت میں) تم میں سے ایک اپنے خاوند پر ایک سال تک سوگ گزارتی پھر اس کے ختم ہونے پر مینگنی پھینکتی (اور سوگ سے نکلتی)

انصار کے آزاد کردہ غلام حضرت حمید بن نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ اپنی والدہ اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے اسکی مثل روایت کرتی ہیں جو حضرت ربیع کی روایت (روایت نمبر۲۹۱) میں ان دونوں سے مروی ہے حضرت حمید فرماتے ہیں میں نے حضرت زینب سے پوچھا سال کے آخر کا کیا مطلب ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ دور جاہلیت میں جب کسی عورت کا خاوند مر جاتا تو وہ اپنے نہایت گندے مکان کا قصد کرتی اور اس میں ایک سال تک بیٹھی رہتی جب سال گزر جاتا تو باہر نکلتی اور اپنے پیچھے ایک مینگنی پھینکتی۔

حضرت عبداللہ بن ابوبکر حضرت حمید بن نافع سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت زینب بنت ابوسلمہ نے ان کو ان تینوں احادیث کی خبر دی، وہ فرماتی ہیں میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی اس کے بعد انہوں نے حضرت

marfat.com

دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ حَبِیْبَةَ ثُمَّ ذَکَرَتْ عَنْهَا مِثْلَ مَا ذَکَرْنَاهُ عَنْهَا فِیْمَا تَقَدَّمَهُ مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِیْثِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَسَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ جَاءَتْ اِمْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَکَرَتْ نَحْوَ مَا ذَکَرْنَاهُ عَنْهَا فِیْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِیْثِ قَالَتْ وَدَخَلْتُ عَلٰی زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَذَکَرَتْ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثِ یُوْنُسَ عَنْ عَلِیٍّ وَفِیْ حَدِیْثِ رَبِیْعٍ عَنْ شُعَیْبٍ مِمَّا ذَکَرْنَاهُ فِیْ حَدِیْثِهِمَا عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بِنْتِ النَّحَّامِ۔

زینب انے ان (حضرت ام حبیبہ) سے اس کی مثل روایت کیا جو ہم نے گزشتہ احادیث میں ان کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا حضرت زینب فرماتی ہیں میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سُنا وہ فرماتی ہیں ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا جو ہم نے گزشتہ احادیث میں ذکر کیا وہ مزید فرماتی ہیں کہ میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی تو ان سے حضرت یونس کی حضرت علی بن معبد کی روایت (روایت ۲۹۲) اور حضرت ربیع کی حضرت شعیب سے روایت (روایت ۲۹۱) کے ضمن میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا قول جو انہوں نے بنت النحام کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، ذکر کیا۔

۲۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِی اللَّیْثُ قَالَ ثَنِی ابْنُ الْهَادِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوْ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ عَنْهُمَا کِلْتَیْهِمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مُتَوَفًّی فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجِهَا۔

حضرت صفیہ بنت ابو عبید، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ بنت عمر حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) ان دونوں سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے اپنے خاوند کے علاوہ کسی فوت ہونے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں۔

۲۹۵- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَکْرٍ السَّهْمِیُّ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ اُمُّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ فَاِنَّهَا

حضرت نافع، حضرت صفیہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ یعنی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ وہ اس (خاوند) پر چار مہینے دس دن

تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

سوگ منائے۔

۲۹۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ۔

حضرت نافع، حضرت صفیہ بنت ابوعبید سے اور وہ کسی ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ خاوند کے علاوہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے۔

۲۹۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد بن زید فرماتے ہیں، ہم سے حضرت ایوب نے بیان کیا انہوں نے حضرت نافع سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۹۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تُحِدَّ الْمَرْأَةُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ وَلَا تَكْتَحِلَ وَلَا تَطَّيَّبَ وَلَا تَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ۔

حضرت حفصہ، حضرت ام عطیہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ کوئی عورت اپنے خاوند کے علاوہ کسی (میت) پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ منائے (اور ان دنوں میں) نہ سرمہ لگائے نہ خوشبو لگائے اور نہ رنگے ہوئے کپڑے پہنے البتہ یمنی چادر پہن سکتی ہے)

۲۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ۔

ایک دوسرے طریقے سے بھی حضرت حفصہ، حضرت ام عطیہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں لیکن انہوں نے یمنی چادر کا ذکر نہیں کیا۔

۳۰۰- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُخْبِرُ عَنْ زَيْنَبَ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ بِنْتَ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيِّ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا

حضرت قاسم بن محمد، حضرت زینب سے خبر دیتے ہیں کہ ان کی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بتایا کہ نعیم بن عبداللہ عدوی کی بیٹی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور وہ سوگ منا رہی ہے اسکی آنکھوں میں تکلیف ہے کیا وہ سرمہ لگا سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا "نہیں" اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ

marfat.com

زَوْجُهَا وَهِيَ مُحِدَّةٌ وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا أَفَتَكْتَحِلُ فَقَالَ لَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّهَا تَشْتَكِي عَيْنَيْهَا فَوْقَ مَا تَظُنُّ أَفَتَكْتَحِلُ قَالَ لَا تَحِلُّ لِمُسْلِمَةٍ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ ثُمَّ قَالَ أَوَ نَسِيتُنَّ كُنْتُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تُحِدُّ الْمَرْأَةُ السَّنَةَ وَتَجْعَلُ فِي السَّنَةِ فِي بَيْتٍ وَحْدَهَا إِلَّا أَنَّهَا تُطْعَمُ وَتُسْقَى حَتَّى إِذَا كَانَ رَأْسُ السَّنَةِ أُخْرِجَتْ ثُمَّ أُتِيَتْ بِكَلْبٍ أَوْ دَابَّةٍ فَإِذَا مَسَّتْهَا مَاتَتْ فَخُفِّفَ ذٰلِكَ عَنْكُنَّ وَجُعِلَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

وسلم اس کی آنکھوں میں آپ کے خیال سے بھی زیادہ تکلیف ہے کیا وہ سرمہ لگا لے آپ نے فرمایا کسی مسلمان عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ خاوند کے علاوہ کسی پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے پھر کیا تم بھول گئی ہو کہ دور جاہلیت میں تمہاری حالت یہ تھی کہ ایک عورت سال بھر سوگ مناتی اور پورا سال گھر میں اکیلی رہتی البتہ اسے کھانا دیا جاتا اور پانی پلایا جاتا تھا یہاں تک کہ جب سال پورا ہو جاتا تو اسے نکالا جاتا پھر اسے کسی کتے یا جانور کے پاس لایا جاتا جب وہ اسے چھوتی تو مر جاتی تو تمہارے لیے اس میں آسانی پیدا کی گئی اور (سوگ کے لیے) چار مہینے دس دن کی مدت مقرر کی گئی۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ مَا قَدْ دَلَّ أَنَّ إِحْدَادَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا قَدْ جُعِلَ فِي كُلِّ عِدَّتِهَا وَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ فِي ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ عِدَّتِهَا خَاصَّةً عَلَى مَا فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ۔

تو ان روایات میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ بیوہ عورت کا سوگ اس کی تمام عدت میں رکھا گیا ہے اس سے پہلے صرف اس کے عدت کے تین دنوں میں تھا جیسا کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے۔

ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرِ الْفُرَيْعَةِ بِنْتِ مَالِكٍ۔

پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت فریعہ بنت مالک کے بارے میں یوں مروی ہے۔

۳۱۰۔ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ ابْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ قَالَتْ أَخْبَرَتْنِي الْفُرَيْعَةُ بِنْتُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ أَتَاهَا نَعْيُ زَوْجِهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْلَاجٍ لَهُ فَأَدْرَكَهُمْ بِطَرَفِ الْقَدُومِ فَقَتَلُوهُ قَالَتْ فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ أَتَانِي نَعْيُ زَوْجِي وَأَنَا فِي دَارٍ مِنْ دُورِ الْأَنْصَارِ شَاسِعَةٍ عَنْ دَارِ أَهْلِي وَأَنَا أَكْرَهُ الْقُعُودَ فِيهَا وَإِنَّهُ لَمْ يَتْرُكْنِي فِي مَسْكَنٍ وَلَا مَالٍ يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةٍ تُنْفَقُ عَلَيَّ

حضرت زینب بنت کعب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں مجھے حضرت فریعہ بنت مالک بن سنان نے خبر دی اور وہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں کہ انہیں اپنے خاوند کے انتقال کی خبر ملی اور وہ عجمی کفار کے پیچھے نکلے تھے انہوں نے ان (کفار) کو طرف قدوم کے مقام پر پایا اور کفار نے ان کو قتل کر دیا وہ فرماتی ہیں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اپنے خاوند کی وفات کی خبر پہنچی ہے اور میں انصار کے ایک گھر میں ہوں جو میرے گھر والوں سے بہت دور ہے میں اس میں بیٹھنا ناپسند کرتی ہوں میرے خاوند نے مجھے کسی رہائش گاہ میں نہیں چھوڑا نہ اس کے پاس کچھ مال تھا اور نہ نفقہ جو مجھ پر خرچ کیا جائے اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں اپنے بھائی کے پاس چلی جاؤں تاکہ ہم اکٹھے ہو جائیں یہ میرے

فَإِنْ رَأَيْتَ أَنَّ الْحَقَّ بِأَخِي فَيَكُونُ أَمْرُنَا جَمِيعًا فَإِنَّهُ أَجْمَعُ لِي فِي شَأْنِي وَأَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ إِنْ شِئْتِ فَالْحَقِي بِأَهْلِكِ قَالَتْ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرَةً بِذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِي أَوْ دُعِيتُ لَهُ فَقَالَ كَيْفَ زَعَمْتِ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْحَدِيثَ مِنْ أَوَّلِهِ فَقَالَ امْكُثِي فِي الْبَيْتِ الَّذِي جَاءَ لَكِ فِيهِ نَعْيُ زَوْجِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا عُثْمَانُ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ فَقَضٰى بِهِ

۳۰۲ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ ابْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ۔

۳۰۳ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۳۰۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنِي يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنِي شُعْبَةُ وَرَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ جَمِيعًا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ۔

۳۰۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۳۰۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ سَعْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۳۰۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا

حال کے زیادہ مناسب اور مجھے زیادہ پسند ہے آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو اپنے گھر والوں کے پاس جا سکتی ہو فرماتی ہیں میں خوشی خوشی باہر آ رہی تھی کہ جب حجرۂ مبارکہ یا مسجد شریف میں آئی تو آپ نے مجھے بلایا یا مجھے بلایا گیا آپ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟ میں نے شروع سے پوری بات دوبارہ عرض کی تو آپ نے فرمایا اسی گھر میں رہو جہاں تمہیں اپنے خاوند کے فوت ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے حتیٰ کہ مقررہ وقت پورا ہو جائے (فرماتی ہیں) چنانچہ میں نے اسی مکان میں چار مہینے دس دن گزارے فرماتی ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے میرے پاس کسی کو بھیج کر مسئلہ پوچھا تو میں نے اسے بتایا چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسی کے ساتھ فیصلہ کیا۔

حضرت یزید بن محمد، حضرت سعید بن اسحاق بن کعب سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت یحییٰ بن سعید حضرت سعد بن اسحٰق سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت شعبہ اور حضرت روح بن قاسم دونوں حضرت سعد بن اسحاق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت یحییٰ بن عبد اللہ بن سالم، حضرت سعد بن اسحٰق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابن وھب فرماتے ہیں کہ حضرت مالک نے حضرت سعد بن اسحٰق سے روایت کرتے ہوئے انہیں خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سفیان ثوری، حضرت سعد سے روایت کرتے ہیں

marfat.com

قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَعْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ سُؤَالَ عُثْمَانَ اِيَّاهَا وَلَا قَضَاءَهٗ بِهٖ۔

انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حضرت زنیب سے سوال اور اس کے مطابق فیصلہ کا ذکر نہیں کیا۔

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ سَعْدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ الْفَرْعَةُ وَلَمْ يَقُلِ الْفُرَيْعَةَ وَذَكَرَ اَيْضًا سُؤَالَ عُثْمَانَ اِيَّاهَا وَلَمْ يَذْكُرْ قَضَاءَهٗ بِهٖ۔

حضرت ابن اسحٰق نے حضرت سعد سے روایت کیا وہ اپنی سند سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے فریعہ کی بجائے فرعہ فرمایا نیز انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ان سے سوال کا ذکر کیا لیکن اس کے مطابق ان کے فیصلے کا ذکر نہیں کیا۔

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ اَوْ اِسْحَاقَ بْنِ سَعْدٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَقَالَ الْفُرَيْعَةَ وَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَ سُؤَالَ عُثْمَانَ اِيَّاهَا وَقَضَاءَهٗ بِهٖ اَمْ لَا۔

حضرت زہیر بن معاویہ حضرت سعد بن اسحاق سے یا حضرت اسحاق بن سعد سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے حضرت فریعہ کی بجائے حضرت "فرعہ" فرمایا اور یہ بات معلوم نہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا سوال اور اس (کے جواب) کے مطابق فیصلے کا ذکر کیا یا نہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَمَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفُرَيْعَةَ مِنَ الْاِنْتِقَالِ مِنْ مَنْزِلِهَا فِيْ عِدَّتِهَا وَجَعَلَ ذٰلِكَ مِنْ اِحْدَادِهَا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فریعہ کو عدت کے دوران اپنے گھر سے منتقل ہونے سے منع فرمایا اور اس عدت کو ان کے سوگ سے قرار دیا۔

وَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ اَسْمَاءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا تَسَلَّبِيْ ثَلٰثًا ثُمَّ اصْنَعِيْ مَا شِئْتِ حِيْنَ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهُوَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَفِيْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ لَيْسَ عَلَيْهَا اَنْ تُحِدَّ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ وَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّ ذٰلِكَ مَنْسُوْخٌ لِتَرْكِهِمْ ذٰلِكَ وَاسْتِعْمَالِهِمْ حَدِيْثَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَعَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ وَمَا ذَكَرْنَا مَعَ ذٰلِكَ مِمَّا يُوْجِبُ الْاِحْدَادَ فِي الْعِدَّةِ كُلِّهَا وَكُلُّ مَا ذَكَرْنَا فِي الْاِحْدَادِ اِنَّمَا قُصِدَ

اور ہم نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت میں ذکر کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تین دن ٹھہرو پھر جو چاہو کرو یہ اس وقت کی بات ہے جب ان کے خاوند حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو اس روایت میں ہے کہ اس پر تین دن سے زیادہ سوگ بنانا لازم نہیں ہے اور اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ یہ منسوخ ہے کیونکہ ان سب نے اسے چھوڑ کر حضرت زینب بنت جحش، حضرت عائشہ حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ (رضی اللہ عنہن) کی روایات اور ان دیگر روایات پر عمل کیا جو ہم نے ان کے ساتھ ذکر کی ہیں اور ان کے مطابق تمام عدت میں سوگ واجب ہوتا ہے اور سوگ کے سلسلے میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے بیوہ کا سوگ مراد

بِهٖ كُرِهَ اِلَى الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ فِى الْعِدَّةِ الَّتِىْ تَجِبُ بِعَقْدِ النِّكَاحِ فَتَكُوْنُ كَذٰلِكَ الْمُطَلَّقَةُ عَلَيْهَا فِىْ ذٰلِكَ مِنَ الْاِحْدَادِ اَوْ فِىْ عِدَّتِهَا مِثْلُ مَا عَلَى الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ خُصَّتْ بِهِ الْعِدَّةُ مِنَ الْوَفَاةِ خَاصَّةً۔

فَنَظَرْنَا فِىْ ذٰلِكَ اِذَا كَانُوْا قَدْ تَنَازَعُوْا فِىْ ذٰلِكَ وَاخْتَلَفُوْا فَقَالَ قَائِلُوْنَ لَا يَجِبُ عَلَى الْمُطَلَّقَةِ فِىْ عِدَّتِهَا اِحْدَادٌ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ بَلِ الْاِحْدَادُ عَلَيْهَا فِىْ عِدَّتِهَا كَمَا هُوَ عَلَى الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فَرَاَيْنَا الْمُطَلَّقَةَ مَنْهِيَّةً عَنِ الْاِنْتِقَالِ مِنْ مَّنْزِلِهَا فِىْ عِدَّتِهَا كَمَا نُهِيَتِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَذٰلِكَ حَقٌّ عَلَيْهَا لَيْسَ لَهَا تَرْكُهٗ كَمَا لَيْسَ لَهَا تَرْكُ الْعِدَّةِ فَلَمَّا سَاوَتِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فِىْ وُجُوْبِ بَعْضِ الْاِحْدَادِ عَلَيْهَا سَاوَتْهَا فِىْ وُجُوْبِ كُلِّهٖ عَلَيْهَا۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا وُجُوْبُ الْاِحْدَادِ عَلَى الْمُطَلَّقَةِ فِىْ عِدَّتِهَا۔

وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِّنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ۔

۳۱۰ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا اَتَعْتَدُّ الْمُطَلَّقَةُ وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اَمْ تَخْرُجَانِ فَقَالَ جَابِرٌ لَا فَقُلْتُ اَتَتَرَبَّصَانِ حَيْثُ اَرَادَتَا فَقَالَ جَابِرٌ لَا۔

۳۱۱ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِىُّ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ

ہے پس اس بات کا احتمال ہے کہ یہ اس عدت میں ہو جو عقد نکاح کی وجہ سے واجب ہوتی ہے تو (اس صورت میں) مطلقہ عورت بھی اپنی عدت میں بیوہ کی طرح سوگ منائے گی اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ بیوہ کے ساتھ خاص ہے۔

پس ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ فقہاء کے درمیان اختلاف ہے بعض حضرات نے فرمایا کہ مطلقہ عورت پر اس کی عدت کے دوران سوگ واجب نہیں ہے اور دوسرے حضرات نے فرمایا کہ اس پر بھی بیوہ کی طرح عدت کے دوران سوگ لازم ہے تو ہم نے دیکھا کہ مطلقہ عورت کو عدت کے دوران اپنے گھر سے منتقل ہونے سے منع کیا گیا ہے جس طرح بیوہ کو روکا گیا ہے اور یہ اس پر واجب ہے تو جس طرح وہ عدت سے کنارہ کش نہیں ہو سکتی اسی طرح اس پر عمل کو بھی نہیں چھوڑ سکتی۔ اور جس طرح بعض سوگ کے سلسلے میں وہ بیوہ کے مساوی ہے تو تمام سوگ میں بھی اس کے برابر ہوگی۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہو گیا کہ عدت کے دوران مطلقہ عورت پر بھی سوگ واجب ہے۔

متقدمین کی ایک جماعت نے یہی بات کہی ہے۔

حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا مطلقہ اور بیوہ عدت گزاریں یا وہاں سے چلی جائیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہ نکلیں میں نے عرض کیا جہاں چاہیں (عدت ختم ہونے کی) انتظار کریں؟ فرمایا نہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے مطلقہ اور بیوہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ

marfat.com

لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُطَلَّقَةِ إِنَّهَا لَا تَعْتَكِفُ وَلَا الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَلَا تَخْرُجَانِ مِنْ بُيُوتِهِمَا حَتَّى تُوَفِّيَا أَجَلَهُمَا ۔

نہ اعتکاف بیٹھیں اور نہ اپنے گھروں سے نکلیں یہاں تک کہ ان کی عدت پوری ہو جائے۔

---

٣١٢ - فَهَذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذْنِهِ لِخَالَتِهِ فِي الْخُرُوجِ فِي جِدَادِ نَخْلِهَا فِي عِدَّتِهَا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هَذَا الْكِتَابِ ثُمَّ قَدْ قَالَ هُوَ بِخِلَافِ ذَلِكَ ۔

اور یہی حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ان کی خالہ کو عدت کے دوران کھجوریں توڑنے کے لیے جانے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی یہ حدیث ہم اس باب کے شروع میں ذکر کر چکے ہیں۔

٣١٣ - فَهَذَا دَلِيلٌ عَلَى ثُبُوتِ نَسْخِ ذَلِكَ عِنْدَهُ وَفِي حَدِيثِ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَيْضًا الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ تَسْوِيَتُهُ بَيْنَ الْمُطَلَّقَةِ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي ذَلِكَ فَلَمَّا كَانَتَا فِي عِدَّتِهِمَا سَوَاءً فِي بَعْضِ الْإِحْدَادِ كَانَتَا كَذَلِكَ فِي كُلِّ الْإِحْدَادِ وَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ فِي بَعْضِ الْعِدَّةِ عَلَى مَا ذَكَرْنَا فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ ثُمَّ نُسِخَ ذَلِكَ وَجُعِلَ الْإِحْدَادُ فِي كُلِّ الْعِدَّةِ فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ مَا أُمِرَتْ بِهِ خَالَةُ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كَانَ وَالْإِحْدَادُ إِنَّمَا هُوَ فِي الثَّلَاثَةِ الْأَيَّامِ مِنَ الْعِدَّةِ ثُمَّ نُسِخَ ذَلِكَ وَجُعِلَ الْإِحْدَادُ فِي كُلِّ الْعِدَّةِ ۔

پھر وہ اس کے خلاف فرماتے ہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک اس بات کا منسوخ ہونا ثابت ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ بات بھی ہم نے ذکر کی ہے کہ اس سلسلے میں بیوہ اور مطلقہ برابر ہیں تو جب وہ دونوں اپنی عدت کے دوران بعض سوگ میں برابر ہیں تو تمام سوگ میں بھی اسی طرح ہوں گی جب کہ شروع شروع میں بعض سوگ میں ایسا ہوتا تھا جیسا کہ ہم نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی حدیث کے ضمن میں ذکر کیا پھر یہ منسوخ ہوگیا اور تمام عدت میں سوگ مقرر کر دیا گیا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی خالہ کو جو اجازت دی گئی تھی یہ اس وقت کی بات ہے جب سوگ تین دن ہوتا تھا پھر یہ منسوخ ہوگیا اور تمام عدت میں سوگ مقرر کر دیا گیا۔

---

٣١٤ - وَقَدْ رُوِيَ فِي ذَلِكَ أَيْضًا عَنِ الْمُتَقَدِّمِينَ ۔

اس سلسلے میں بھی متقدمین سے روایات آئی ہیں۔

مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا مَنْصُورٌ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ رَدَّ نِسْوَةً

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ذوالحلیفہ کی چند عورتوں کو کو جو بیوہ ہونے کے بعد گھر سے نکلی تھیں واپس لوٹا دیا۔

مِنْ ذِی الْحُلَیْفَۃِ تُوُفِّیَ عَنْهُنَّ اَزْوَاجُهُنَّ فَخَرَجْنَ فِیْ عِدَّتِهِنَّ۔

۳۱۵ - حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَکْرٍ قَالَ ثَنِی الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ ثَنِی یَحْیَی ابْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ ثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ ثَوْبَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَزَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَا فِی الْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا وَبِهَا فَاقَۃٌ شَدِیْدَۃٌ فَلَمْ یُرَخِّصَا لَهَا اَنْ تَخْرُجَ مِنْ بَیْتِهَا اِلَّا فِیْ بَیَاضِ نَهَارِهَا وَتُصِیْبَ مِنْ طَعَامِهِمْ ثُمَّ تَرْجِعَ اِلٰی بَیْتِهَا فَتَبِیْتَ فِیْهِ۔

حضرت محمد بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما نے اس عورت کے بارے میں جس کا خاوند فوت ہو گیا تھا اور وہ سخت فاقے کا شکار تھی یہی فیصلہ کیا اور اسے گھر سے نکلنے کی اجازت نہ دی البتہ یہ کہ وہ دن کی روشنی میں جائے اور ان (خاندان والوں) کے ہاں کھانا کھا کر واپس آئے اور رات وہاں گزارے۔

۳۱۶ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا قَبِیْصَۃُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ وَابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی وَمُوْسٰی بْنِ عُقْبَۃَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ الْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَبِیْتُ غَیْرَ بَیْتِهَا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیوہ عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ اپنے گھر کے علاوہ رات نہ گزارے۔

۳۱۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ قُسَیْطٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ لَمَّا تُوُفِّیَ السَّائِبُ تَرَكَ زَرْعًا بِقَنَاۃٍ فَجِئْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ السَّائِبَ تُوُفِّیَ وَتَرَكَ ضَیْعَۃً مِنْ زَرْعٍ بِقَنَاۃٍ وَتَرَكَ غِلْمَانًا صِغَارًا وَلَا حِیْلَۃَ لَهُمْ وَهِیَ لَنَا دَارٌ وَمَنْزِلٌ اَفَاَنْتَقِلُ اِلَیْهَا فَقَالَ لَا تَعْتَدِّیْ اِلَّا فِی الْبَیْتِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ زَوْجُكِ اِذْهَبِیْ اِلٰی ضَیْعَتِكِ بِالنَّهَارِ وَارْجِعِیْ اِلٰی بَیْتِكِ بِاللَّیْلِ فَبِیْتِیْ فِیْهِ فَكُنْتُ اَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

حضرت مسلم بن سائب رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں جب حضرت سائب کا انتقال ہوا تو انہوں نے "قناۃ" مقام میں کچھ زمین چھوڑی وہ فرماتی ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوتی اور عرض کیا اے ابو عبدالرحمن! سائب انتقال کر گئے ہیں اور انہوں نے وادی قناۃ میں کچھ زمین چھوڑی ہے انہوں نے چھوٹے چھوٹے بچے بھی چھوڑے ہیں جن کا کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے وہی ہمارا گھر بھی ہے اور ٹھکانا بھی، تو کیا میں وہاں منتقل ہو جاؤں؟ انہوں نے فرمایا تم اسی گھر میں عدت گزارو جس میں تمہارے خاوند کا انتقال ہوا اپنی زمین میں دن کے وقت جاؤ اور رات کو گھر واپس آجاؤ اور یہیں رات گزارو (فرماتی ہیں) پس میں اسی طرح کرتی تھی۔

۳۱۸ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ

حضرت مخرمہ بن بکیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں

marfat.com

وَهْبٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ
سَمِعْتُ اُمَّ مَخْرَمَةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ اُمَّ مُسْلِمِ بْنِ
السَّائِبِ تَقُوْلُ تُوُفِّيَ السَّائِبُ فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ
عَنِ الْخُرُوْجِ فَقَالَ لَا تَخْرُجِيْ مِنْ بَيْتِكِ اِلَّا
لِحَاجَةٍ وَلَا تَبِيْتِيْ اِلَّا فِيْهِ حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُكِ۔

وہ فرماتے ہیں میں نے ام مخرمہ سے سنا وہ فرماتی تھیں میں نے حضرت مسلم بن سائب کی ماں کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت سائب کا انتقال ہوگیا تو میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے باہر جانے کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا ضرورت کے بغیر نہ نکلو اور رات بھی وہیں گزارو یہاں تک کہ تمہاری عدت ختم ہو جائے۔

۳۱۹ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ
ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا
مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا تَنْتَقِلُ
الْمَبْتُوْتَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا فِيْ عِدَّتِهَا۔

حضرت سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جس عورت کو طلاق بائن دی گئی ہو وہ عدت کے دوران اپنے خاوند کے گھر سے نہ نکلے۔

۳۲۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا
الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِي الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَالْمُطَلَّقَةِ
ثَلٰثًا لَا تَنْتَقِلَانِ وَلَا تَبِيْتَانِ اِلَّا فِيْ بُيُوْتِهِمَا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیوہ اور تین طلاقوں والی عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ اپنے گھروں سے منتقل نہ ہوں اور رات بھی اپنے گھر میں گزاریں۔

۳۲۱ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَتِ امْرَاَةٌ فِيْ عِدَّتِهَا فَاشْتَكٰى
اَبُوْهَا فَاَرْسَلَتْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ
اِنْ مَا تَرِيْنَ فَاِنَّ اَبِيْ اِشْتَكٰى اَفَاٰتِيْهِ فَاُمَرِّضُهُ
فَقَالَتْ بِيْتِيْ فِيْ بَيْتِكِ طَرَفَيِ اللَّيْلِ۔

حضرت منصور، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک عورت اپنی عدت گزار رہی تھی تو اس کا باپ بیمار ہوگیا اس نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ کی کیا رائے ہے میرا باپ بیمار ہے کیا میں اس کے پاس جاکر بیمار پرسی کرسکتی ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا رات کے دونوں کناروں میں اپنے گھر میں رہو (یعنی دن کو جا سکتی ہو)

۳۲۲ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ
الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَرٰى اَنْ تَخْرُجَ الْمُطَلَّقَةُ اِلَى
الْمَسْجِدِ قَالَ بُكَيْرٌ وَقَالَتْ عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ
تَخْرُجُ مِنْ غَيْرِ اَنْ تَبِيْتَ عَنْ بَيْتِهَا۔

حضرت مخرمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما سے سنا کہ وہ مطلقہ عورت کا مسجد کی طرف جانا جائز سمجھتے تھے حضرت بکیر فرماتے ہیں حضرت عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ نکل سکتی ہے لیکن رات اپنے گھر میں گزارے۔

۳۲۳ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ بِنْتَ
سَعِيْدٍ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَطَلَّقَهَا
الْبَتَّةَ فَانْتَقَلَتْ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ عُمَرَ۔

حضرت نافع سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سعید کی صاحبزادی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نکاح میں تھیں انہوں نے ان کو طلاق بائن دی تو وہ اپنے گھر سے (دوسری جگہ) منتقل ہو گئیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس بات کو ناپسند کیا۔

٣٢٤ - حدثنا يونس قال اخبرنا ابن وهب ان مالكا حدثه عن حميد بن قيس عن عمرو بن شعيب عن سعيد بن المسيب ان عمر بن الخطاب كان يرد المتوفى عنهن ازواجهن من البيداء يمنعهن من الحج.

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیوہ عورتوں کو حج سے روکتے ہوئے مقام بیداء سے واپس کر دیتے تھے۔

٣٢٥ - حدثنا يونس قال اخبرنا ابن وهب ان مالكا حدثه عن نافع عن ابن عمر قال لا تبيت المتوفى عنها زوجها ولا المطلقة الا في بيتهما.

حضرت مالک، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ بیوہ اور مطلقہ عورت اپنے خاوند کے گھر میں ہی رات گزارے۔

٣٢٦ - حدثنا روح بن الفرج قال ثنا يحيى بن عبد الله بن بكير قال ثنا الليث عن ايوب ابن موسى عن محمد بن عبد الرحمن الدؤلي ان علقمة بن عبد الرحمن بن ابي سفيان طلق امرأة من اهله البتة ثم خرج الى العراق فسأل ابن المسيب والقاسم وسالما وخارجة وسليمان بن يسار هل تخرج من بيتها فكلهم يقول لا تقعد في بيتها.

حضرت محمد بن عبد الرحمن دیلی (دؤلی) سے مروی ہے کہ حضرت علقمہ بن عبد الرحمن بن ابو سفیان نے اپنی ایک بیوی کو طلاق بائن دی پھر وہ عراق کی طرف چلے گئے ان کی بیوی نے حضرت ابن مسیب، حضرت قاسم، حضرت سالم حضرت خارجہ اور حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ کیا وہ اپنے گھر سے باہر جا سکتی ہے؟ ان سب نے فرمایا نہیں وہ اپنے گھر میں بیٹھے۔

٣٢٧ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا مسلم بن ابراهيم قال ثنا هشام قال ثنا حماد عن ابراهيم قال المطلقة ثلاثا والمختلعة والمتوفى عنها زوجها والملاعنة لا تختضبن ولا تتطيبن ولا يلبسن ثوبا مصبوغا ولا يخرجن من بيوتهن.

حضرت حماد، حضرت ابراہیم نخعی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا تین طلاقوں والی، خلع کرنے والی، بیوہ اور لعان کرنے والی عورتیں نہ خضاب لگائیں، نہ خوشبو لگائیں نہ رنگے ہوئے کپڑے پہنیں اور نہ ہی اپنے گھروں سے نکلیں۔

فهؤلاء الذين روينا عنهم هذه الآثار من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم والتابعين قد منعوا المتوفى عنها زوجها من السفر والانتقال من بيتها في عدتها ورخصوا لها في الخروج في بياض نهارها على ان تبيت في بيتها وقد قرن

تو یہ حضرات جن سے ہم نے یہ روایات نقل کی ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ ہیں انہوں نے بیوہ عورت کو عدت کے دوران سفر کرنے اور گھر سے باہر جانے سے منع فرمایا البتہ دن کی روشنی میں باہر نکلنے کی اجازت دی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ رات اپنے گھر میں گزارے ان میں سے بعض

marfat.com

بَعْضُهُمْ مَعَهَا الْمُطَلَّقَةَ الْمَبْتُوتَةَ وَجَعَلَهَا كَذٰلِكَ فِيْ مَنْعِهِ اِيَّاهَا مِنَ السَّفَرِ وَالْاِنْتِقَالِ مِنْ بَيْتِهَا فِيْ عِدَّتِهَا وَلَمْ يُرَخِّصْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ لَهَا فِي الْخُرُوْجِ مِنْ بَيْتِهَا نَهَارًا كَمَا رُخِّصَ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا۔

حضرت نے طلاق بائن والی عورت کو بھی اس کے ساتھ ملایا ہے اور اسے بھی عدت کے دوران سفر کرنے اور گھر سے دوسری جگہ منتقل ہونے میں اس کی طرح قرار دیا لیکن جس طرح بیوہ عورت کو دن کے وقت باہر جانے کی اجازت دی ہے اس کو نہیں دی۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ مَنْعِهِمَا مِنَ السَّفَرِ فِيْ عِدَّتِهِمَا وَالْخُرُوْجِ مِنْ مَنْزِلِهِمَا اِلَّا مَا رُخِّصَ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا مِنَ الْخُرُوْجِ مِنْ بَيْتِهَا فِيْ بَيَاضِ نَهَارِهَا عَلَى الضَّرُوْرَةِ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ ان دونوں کو عدت کے دوران سفر کرنے اور گھر سے باہر جانے سے روکا جائے البتہ بیوہ کو ضرورت کے تحت دن کے وقت باہر جانے کی اجازت دی گئی ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَدْ كَانَتْ سَافَرَتْ بِاُخْتِهَا اُمِّ كُلْثُوْمٍ فِيْ عِدَّتِهَا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی بہن حضرت ام کلثوم (رضی اللہ عنہا) کو ان کی عدت کے دوران اپنے ہمراہ سفر پر لے گئیں۔

۳۲۸- وَذُكِرَ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ اِنَّ عَائِشَةَ حَجَّتْ بِاُخْتِهَا اُمِّ كُلْثُوْمٍ فِيْ عِدَّتِهَا۔

حضرت عطا فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ہمشیرہ ام کلثوم کے ساتھ ان کی عدت کے دوران حج کیا۔

۳۲۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنِيْ جَرِيْرٌ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ حَجَّتْ عَائِشَةُ بِاُخْتِهَا فِيْ عِدَّتِهَا مِنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

حضرت عطاء فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی بہن کو حج پر لے گئیں جب کہ وہ (حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے طلاق کی) عدت گزار رہی تھیں۔

۳۳۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا اَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا حَجَّتْ بِاُخْتِهَا اُمِّ كُلْثُوْمٍ فِيْ عِدَّتِهَا۔

حضرت قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بہن حضرت ام کلثوم کی عدت کے دوران ان کے ساتھ حج کیا۔

۳۳۱- حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَيُّوْبَ ابْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ

حضرت ایوب بن موسیٰ، حضرت عطاء بن ابورباح سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت

مِثْلَهُ.

قِيلَ لَهُ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ لِلضَّرُورَةِ لِاَنَّهُمْ كَانُوا فِي فِتْنَةٍ قَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ.

٣٣٢ - مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ لَمَّا قُتِلَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَوْمَ الْجَمَلِ وَسَارَتْ عَائِشَةُ اِلَى مَكَّةَ بَعَثَتْ عَائِشَةُ اِلَى اُمِّ كُلْثُومٍ وَهِيَ بِالْمَدِينَةِ فَنَقَلَتْهَا اِلَيْهَا لَمَّا كَانَتْ تَتَخَوَّفُ عَلَيْهَا مِنَ الْفِتْنَةِ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا فَهٰكَذَا نَقُولُ اِذَا كَانَتْ فِتْنَةٌ يُخَافُ عَلَى الْمُعْتَدَّةِ مِنَ الْاِقَامَةِ فِيهَا مِنْ تِلْكَ الْفِتْنَةِ فَهِيَ فِي سَعَةٍ مِنَ الْخُرُوجِ فِيهَا اِلَى حَيْثُ اَحَبَّتْ مِنَ الْاَمَاكِنِ الَّتِي تَأْمَنُ فِيهَا مِنْ تِلْكَ الْفِتْنَةِ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ.

بَابُ ١٨ الْاَمَةِ تُعْتَقُ وَزَوْجُهَا حُرٌّ هَلْ لَهَا خِيَارٌ اَمْ لَا

٣٣٣ - حَدَّثَنَا اَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ حُرًّا فَلَمَّا عُتِقَتْ خَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا.

قَالَ اَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ فَجَعَلُوا لِلْمُعْتَقَةِ الْخِيَارَ حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا اَوْ عَبْدًا.

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ وَقَالُوا اِنْ كَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَلَهَا الْخِيَارُ وَاِنْ كَانَ حُرًّا فَلَا خِيَارَ لَهَا وَقَالُوا اِنَّمَا كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا.

کرتے ہیں۔

اس شخص کو (جواب میں) کہا جائے گا کہ یہ ضرورت کے تحت تھا کیونکہ وہ فتنہ کا دور تھا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب جنگ جمل کے دن حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ جانے لگیں تو انہوں نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو بلا لیا وہ اس وقت مدینہ طیبہ میں تھیں اور چونکہ انہیں ان کے بارے میں فتنے کا خوف تھا اس لیے انہوں نے ان کو وہاں سے منتقل کر لیا حالانکہ وہ عدت گزار رہی تھیں ہم بھی یہی بات کہتے ہیں کہ جب حالت فتنہ ہو اور وہاں قیام سے عدت گزارنے والی عورت کے فتنے میں پڑنے کا خوف ہو تو اسے وہاں جانے کی اجازت ہے جہاں وہ فتنے سے محفوظ رہ سکتی ہو۔ وباللہ التوفیق۔

جس لونڈی کو آزاد کیا گیا اور اس کا خاوند بھی آزاد ہے تو کیا اسے (نکاح توڑنے کا) اختیار ہے یا نہ؟

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند آزاد تھا جب حضرت بریرہ کو آزاد کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اختیار دی چنانچہ انہوں نے اپنے نفس کو اختیار کر لیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے اس حدیث کو اپناتے ہوئے آزاد کی جانے والی (لونڈی) کو اختیار دیا اس کا خاوند آزاد ہو یا غلام۔

لیکن دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اگر اس کا خاوند غلام ہے تو اسے اختیار ہے اور اگر آزاد ہے تو اسے کوئی اختیار نہیں وہ فرماتے ہیں حضرت بریرہ کا خاوند غلام تھا۔ انہوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا ہے۔

marfat.com

۳۳۴ - وَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ سَالِمٍ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں حضرت بریرہ کا خاوند غلام تھا اور اگر وہ آزاد ہوتا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اسے (حضرت بریرہ کو) اختیار نہ دیتے۔

۳۳۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ وَ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أُعْتِقَتْ بَرِيرَةُ خَيَّرَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا۔

حضرت اعمش، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت بریرہ آزاد کی گئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اختیار دیا اور ان کا خاوند غلام تھا۔

قَالُوا فَهٰذِهِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُخْبِرُ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا فَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوَيْتُمُوهُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْهَا ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا لَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتا رہی ہیں کہ حضرت بریرہ کا خاوند غلام تھا تو یہ اس حدیث کے خلاف ہے جو تم نے بواسطہ حضرت اسود، ام المؤمنین سے روایت کی ہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اگر وہ آزاد ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بریرہ کو اختیار نہ دیتے۔

قِيلَ لَهُمْ أَمَّا هٰذَا الْحَرْفُ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مِنْ كَلَامِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مِنْ كَلَامِ عُرْوَةَ۔

ان حضرات کو (جواباً) کہا جائے گا ہو سکتا ہے یہ الفاظ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کلام سے ہوں اور ممکن ہے حضرت عروہ کے کلام سے ہوں۔

وَاحْتَجَّ أَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ فِي تَثْبِيتِ مَا رَوَوْهُ فِي زَوْجِ بَرِيرَةَ أَنَّهُ كَانَ عَبْدًا۔

اس قول والوں نے حضرت بریرہ کے خاوند کے غلام ہونے کے بارے میں اپنی بات کو ثابت کرنے کے لیے اس طرح استدلال کیا ہے۔

۳۳۶ - بِمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ يُسَمّٰى مُغِيثًا فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بریرہ کا خاوند سیاہ فام تھا اور اس کا نام مغیث تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ کو اختیار دیا (اور پھر) عدت گزارنے کا حکم فرمایا۔

۳۳۷ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے

قَالَ ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثنا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا خُيِّرَتْ بَرِيرَةُ رَأَيْتُ زَوْجَهَا يَتْبَعُهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَكَلَّمَ لَهُ الْعَبَّاسُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْلُبَ إِلَيْهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوْجُكِ وَأَبُو وَلَدِكِ فَقَالَتْ أَتَأْمُرُنِي بِهِ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا شَافِعٌ قَالَتْ إِنْ كُنْتَ شَافِعًا فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ وَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ وَكَانَ عَبْدًا لِآلِ الْمُغِيرَةِ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ۔

فَقَالُوا فَإِنَّمَا خَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ أَنَّ زَوْجَهَا كَانَ عَبْدًا۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّ أَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا إِذَا جَاءَتِ الْآثَارُ هٰكَذَا فَوَجَدْنَا السَّبِيلَ إِلَى أَنْ نَحْمِلَهَا عَلَى غَيْرِ طَرِيقِ التَّضَادِّ أَنْ نَحْمِلَهَا عَلَى ذٰلِكَ وَلَا نَحْمِلَهَا عَلَى التَّضَادِّ وَالتَّكَاذُبِ وَيَكُونُ حَالُ رُوَاتِهَا عِنْدَنَا عَلَى الصِّدْقِ وَالْعَدَالَةِ فِيمَا رَوَوْا حَتَّى لَا نَجِدَ بُدًّا مِنْ أَنْ نَحْمِلَهَا عَلَى خِلَافِ ذٰلِكَ فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ وَكَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ قَدْ قِيلَ فِيهِ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا وَقِيلَ فِيهِ إِنَّهُ كَانَ حُرًّا جَعَلْنَاهُ عَلَى أَنَّهُ قَدْ كَانَ عَبْدًا فِي حَالٍ حُرًّا فِي حَالٍ أُخْرَى فَثَبَتَ بِذٰلِكَ تَأَخُّرُ إِحْدَى الْحَالَتَيْنِ عَنِ الْأُخْرَى فَكَانَ الرِّقُّ قَدْ يَكُونُ بَعْدَهُ الْحُرِّيَّةُ وَالْحُرِّيَّةُ لَا يَكُونُ بَعْدَهَا رِقٌّ فَلَمَّا

ہیں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو جب اختیار دیا گیا تو ہم نے ان کے خاوند کو دیکھا وہ مدینہ طیبہ کی گلیوں میں ان کے پیچھے پیچھے جاتے تھے اور ان کے آنسو داڑھی پر بہہ رہے تھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی کہ وہ حضرت بریرہ کو طلب کریں (اور سمجھائیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ سے فرمایا وہ تیرا خاوند اور تیرے بچوں کا باپ ہے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ مجھے اس بات کا حکم دے رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ میں تو صرف سفارش کرتا ہوں، انہوں نے عرض کیا اگر آپ سفارش فرما رہے ہیں تو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں اور انہوں نے اپنے نفس کو اختیار کر لیا ان کو (حضرت بریرہ کے خاوند کو) مغیث کہا جاتا تھا اور وہ بنو مخزوم قبیلہ کے (خاندان) آل مغیرہ کے غلام تھے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ کو صرف اس لیے اختیار دیا تھا کہ ان کے خاوند غلام تھے۔

ان حضرات کے خلاف پہلے قول والوں کی حجت یہ ہے کہ جب روایات اس (مذکورہ بالا) طریقہ پر مروی ہوں اور ہمارے پاس غیر متضاد معانی پر محمول کرنے کی سبیل ہو تو اس پر محمول کرنا بہتر ہے اس معنی پر محمول نہ کیا جائے جس سے ان روایات کا باہم تضاد اور ایک دوسرے کی تکذیب لازم آئے جبکہ ہمارے نزدیک ان روایات کے راوی بھی سچے اور عادل ہیں، ہاں اس کے خلاف معنیٰ پر محمول کرنا ضروری ہو تو الگ بات ہے تو جب ثابت ہوا کہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کی یہی صورت ہے اور حضرت بریرہ کے خاوند کے بارے میں کہا گیا کہ وہ غلام تھے اور یہ بھی کہا گیا کہ وہ آزاد تھے تو ہم انہیں یوں قرار دیں گے کہ وہ ایک حالت میں غلام تھے پھر دوسری حالت میں آزاد تھے تو ثابت ہوا کہ دونوں میں سے ایک حالت مؤخر ہے اور بعض اوقات غلامی کے بعد آزادی ہوتی ہے لیکن آزادی کے بعد غلامی نہیں ہوتی تو جب صورتِ حال یہ ہے تو ہم نے غلامی

marfat.com

كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا حَالَ الْعُبُوْدِيَّةِ مُتَقَدِّمَةً وَحَالَ الْحُرِّيَّةِ مُتَأَخِّرَةً۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ كَانَ حُرًّا فِيْ وَقْتِ مَا خُيِّرَتْ بَرِيْرَةُ وَعَبْدًا قَبْلَ ذٰلِكَ هٰكَذَا تَصْحِيْحُ الْآثَارِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَلَوْ اتَّسَقَتِ الرِّوَايَاتُ كُلُّهَا عِنْدَنَا عَلٰى أَنَّهُ كَانَ عَبْدًا لَمَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ مَا يَنْفِيْ أَنْ يَكُوْنَ إِذَا كَانَ حُرًّا زَالَ حُكْمُهُ عَنْ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَجِئْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا خَيَّرْتُهَا لِأَنَّ زَوْجَهَا عَبْدٌ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَانْتَفٰى أَنْ يَكُوْنَ لَهَا خِيَارٌ إِذَا كَانَ زَوْجُهَا حُرًّا فَلَمَّا لَمْ يَجِئْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ وَجَاءَ عَنْهُ أَنَّهُ خَيَّرَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا نَظَرْنَا هَلْ يَفْتَرِقُ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمُ الْحُرِّ وَحُكْمُ الْعَبْدِ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الْأَمَةَ فِيْ حَالِ رِقِّهَا لِمَوْلَاهَا أَنْ يَعْقِدَ النِّكَاحَ عَلَيْهَا لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَرَأَيْنَاهَا بَعْدَ مَا تَعْتِقُ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَسْتَأْنِفَ عَلَيْهَا عَقْدَ نِكَاحٍ لِحُرٍّ وَلَا لِعَبْدٍ فَاسْتَوٰى حُكْمُ مَا إِلَى الْمَوْلٰى فِي الْعَبِيْدِ وَالْأَحْرَارِ وَمَا لَيْسَ إِلَيْهِ فِي الْعَبِيْدِ وَالْأَحْرَارِ فِيْ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَرَأَيْنَاهَا إِذَا أُعْتِقَتْ بَعْدَ عَقْدِ مَوْلَاهَا نِكَاحَ الْعَبْدِ عَلَيْهَا يَكُوْنُ لَهَا الْخِيَارُ فِيْ حَلِّ النِّكَاحِ عَلَيْهَا كَانَ كَذٰلِكَ فِي الْحُرِّ إِذَا أُعْتِقَتْ يَكُوْنُ لَهَا حَلُّ نِكَاحِهِ عَنْهَا قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا بَيَّنَّا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ طَاوٗسٍ۔

کی حالت کو مقدم اور آزادی کی حالت کو مؤخر قرار دیا۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ جب حضرت بریرہ کو اختیار دیا گیا اس وقت وہ آزاد تھے اور اس سے پہلے غلام۔ اس باب میں تصحیح روایات کی یہی صورت ہے اور اگر ہمارے نزدیک تمام روایات اس بات پر متفق بھی ہوں کہ وہ غلام تھے تب بھی اس میں ایسی بات نہیں پائی جاتی جو ان کے آزاد ہونے کی صورت میں اس حکم کو زائل کر دے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات مروی نہیں ہے کہ آپ نے فرمایا ہو میں نے اسے صرف اس لیے اختیار دیا ہے کہ اس کا خاوند غلام ہے اور اگر یہ بات اس طرح ہوتی تو خاوند کے آزاد ہونے کی صورت میں اختیار کی نفی ہو جاتی تو جب اس قسم کی بات مروی نہیں ہے اور روایات میں ہے کہ آپ نے اس حالت میں اختیار دیا کہ ان کے خاوند غلام تھے تو ہم نے غور وفکر کیا کہ کیا اس سلسلے میں آزاد اور غلام کے حکم میں فرق ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ لونڈی کا مالک اس کی غلامی کی حالت میں اس کا نکاح آزاد سے بھی کر سکتا ہے اور غلام سے بھی، اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اس کی آزادی کے بعد تجدید نکاح کی ضرورت نہیں ہوتی خاوند آزاد ہو یا غلام، تو لونڈی کے مالک کا اختیار، آزاد یا غلام دونوں کے لیے ایک جیسا ہے اور جو اختیار اسے حاصل نہیں اس میں بھی آزاد اور غلام برابر ہیں تو جب بات پھر اسی طرح ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جب مالک نے اس کا نکاح کسی غلام کے ساتھ کیا تو آزاد ہونے کے بعد اسے نکاح توڑنے کا اختیار ہوتا ہے تو ہمارے بیان کردہ قیاس کا تقاضا ہے کہ آزاد مرد کے ساتھ نکاح کی صورت میں بھی آزادی کے بعد اسے نکاح توڑنے کا اختیار ہو حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

اس سلسلے میں حضرت طاؤس سے بھی مروی ہے۔

۳۳۸ - حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ لِلْاَمَةِ الْخِیَارُ اِذَا اُعْتِقَتْ وَاِنْ كَانَتْ تَحْتَ قُرَشِیٍّ ۔

۳۳۹ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ قَالَ لَهَا الْخِیَارُ یَعْنِیْ فِی الْعَبْدِ وَالْحُرِّ قَالَ وَاَخْبَرَنِی الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ مِثْلَ ذٰلِكَ ۔

بَابُ[189] الرَّجُلِ یَقُوْلُ لِاِمْرَاَتِهٖ اَنْتِ طَالِقٌ لَیْلَةَ الْقَدْرِ مَتٰى یَقَعُ الطَّلَاقُ

۳۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَیْدٍ وَفَهْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِیَ فِیْ كُلِّ رَمَضَانَ ۔

فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّهَا فِیْ كُلِّ رَمَضَانَ فَقَالَ قَوْمٌ هٰذَا دَلِیْلٌ عَلٰى اَنَّهَا قَدْ تَكُوْنُ فِیْ اَوَّلِهٖ وَفِیْ وَسَطِهٖ كَمَا قَدْ تَكُوْنُ فِیْ اٰخِرِهٖ ۔

وَقَدْ یَحْتَمِلُ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ كُلِّ رَمَضَانَ هٰذَا الْمَعْنٰى وَیَحْتَمِلُ اَنَّهَا فِیْ كُلِّ رَمَضَانَ تَكُوْنُ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَعَ اَنَّ اَصْلَ هٰذَا الْحَدِیْثِ مَوْقُوْفٌ كَذٰلِكَ رَوَاهُ الْاَثْبَاتُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ ۔

۳۴۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ

حضرت سفیان، حضرت ابن طاؤس سے اور وہ حضرت طاؤس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ لونڈی کو جب آزاد کیا جائے تو اسے اختیار حاصل ہو جاتا ہے چاہے وہ کسی قرشی کی بیوی ہو۔

حضرت ابن جریج، ابن طاؤس سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا اسے اختیار حاصل ہے یعنی خاوند آزاد ہو یا غلام (دونوں صورتوں میں) وہ فرماتے ہیں مجھے حضرت حسن بن مسلم نے اسی کی مثل خبر دی ہے۔

جب بیوی کو کہے تجھے لیلۃ القدر میں طلاق ہے تو کب طلاق واقع ہوگی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا گیا اور میں سن رہا تھا تو آپ نے فرمایا یہ ہر رمضان المبارک کے تمام مہینے میں ہوتی ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ یہ (رات) تمام رمضان المبارک میں ہوتی ہے ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ اس باب کی دلیل ہے کہ جس طرح یہ رات کبھی مہینے کے آخر میں ہوتی ہے اسی طرح کبھی اس کے شروع میں اور (کبھی) درمیان میں بھی ہوتی ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ پورے رمضان میں ہوتی ہے، میں اس معنی کا بھی احتمال ہے اور یہ احتمال بھی ہے کہ قیامت تک یہ رمضان المبارک کے پورے مہینے میں ہوگی باوجودیکہ اصل میں یہ حدیث موقوف ہے جیسا کہ معتبر راویوں نے اسے ابو اسحٰق (ہمدانی) سے روایت کیا ہے۔

حضرت حسن بن صالح، ابو اسحٰق سے وہ حضرت سعید بن جبیر سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا

marfat.com

سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ -

سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن وہ اسے مرفوعًا نقل نہیں کرتے۔

۳۴۲ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيِّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ -

حضرت شعبہ، حضرت ابواسحٰق ہمدانی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ بِلَفْظٍ غَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ -

ابوالاحوص نے ابواسحٰق سے ان الفاظ کے بغیر (دوسرے الفاظ سے) روایت کیا ہے۔

۳۴۳ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِيْ رَمَضَانَ كُلِّهٖ -

حضرت ابوالاحوص حضرت ابواسحٰق سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ پورے ماہ رمضان میں ہے۔

فَاِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ لَفْظُ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَدْ ثَبَتَ بِهٖ اَنَّ مَعْنٰى قَوْلِهٖ هِيَ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ يُرِيْدُ اَنَّهَا فِيْ كُلِّ الشَّهْرِ -

اگر اس حدیث کے یہی الفاظ ہیں تو اس سے ثابت ہوا کہ "فی کل رمضان" کا معنی یہ ہے کہ پورے مہینے میں ہوتی ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ -

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

---

۳۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنِيْ سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ تَحَرَّوْهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ -

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اسے ماہ رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

---

۳۴۵ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ -

حضرت اسماعیل بن جعفر، حضرت عبداللہ بن دینار سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٢٢٦۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں مجھے حضرت زہری نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی روایت بتائی وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

٢٢٧۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن شہاب، حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٢٢٨۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت قعنبی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت کرتے ہوئے حضرت مالک کے سامنے پڑھا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٢٢٩۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ هٰذَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ صحابہ کرام کے واسطہ سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

٢٣٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ فَقُلْتُ أَسَأَلْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَسْأَلُ النَّاسَ

حضرت مالک بن مرثد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا کہ کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں میں صحابہ کرام سے اس کے بارے میں پوچھتا تھا حضرت عکرمہ فرماتے ہیں ان کا مطلب ہے کہ میں بہت پوچھا کرتا تھا (حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں میں نے عرض

marfat.com

عَنْهَا قَالَ عِكْرِمَةُ يَعْنِي أَشْبَعُ سُؤَالًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي رَمَضَانَ هِيَ أَوْ فِي غَيْرِهٖ قَالَ فِي رَمَضَانَ قُلْتُ وَتَكُوْنُ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ مَا كَانُوْا فَإِذَا رُفِعُوْا رُفِعَتْ قَالَ بَلْ هِيَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قُلْتُ فِي أَيِّ رَمَضَانَ هِيَ قَالَ فِي الْعَشْرِ الْأُوَلِ أَوْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ ثُمَّ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي أَيِّ الْعَشْرَيْنِ هِيَ قَالَ الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ لَا تَسْأَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا ثُمَّ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ بِحَقِّيْ عَلَيْكَ لَتُخْبِرَنِّيْ فِي أَيِّ الْعَشْرِ هِيَ فَغَضِبَ عَلَيَّ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ عَلَيَّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَوْ شَاءَ لَأَطْلَعَكُمْ عَلَيْهَا الْتَمِسُوْهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ لَا تَسْأَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا۔

کیا یا رسول اللہ! مجھے لیلۃ القدر کے بارے میں بتایئے کہ وہ رمضان المبارک میں ہے یا کسی دوسرے مہینے میں؟ آپ نے فرمایا "رمضان المبارک کے مہینے میں" میں نے عرض کیا یہ انبیاء کرام کے ساتھ ہوتی جب وہ پردہ فرما لیتے ہیں تو یہ بھی اٹھائی جاتی ہے آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ یہ قیامت تک آتی رہے گی میں نے پوچھا یہ رمضان المبارک کے کس حصے میں ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا پہلے یا آخری عشرہ میں، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی باتیں کرتے رہے اور میں بھی باتیں کر رہا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ دونوں میں سے کس عشرہ ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو اس کے بعد مجھ سے کچھ نہ پوچھنا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور میں باتیں کرتے رہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے اس حق کی قسم دیتا ہوں جو آپ پر ہے آپ مجھے ضرور بتائیں کہ وہ کس عشرہ میں ہوتی ہے؟ تو آپ نے مجھ پر اس قدر غصہ فرمایا کہ اس سے پہلے اور بعد کبھی اس قدر غصہ نہیں فرمایا پھر ارشاد فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تمہیں اس پر مطلع کر دے گا اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرو اس کے بعد مجھ سے کچھ نہ پوچھنا۔

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ جَابِرٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُنَيْسٍ الْأَنْصَارِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَقَدْ خَلَتْ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ لَيْلَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوْهَا فِي هٰذِهِ السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ الَّتِيْ بَقِيْنَ مِنَ الشَّهْرِ۔

حضرت ابو الزبیر فرماتے ہیں مجھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن انیس انصاری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا اس وقت بائیس راتیں گزر چکی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینے کی ان بقیہ سات راتوں میں تلاش کرو۔

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ أَنَّهُ

حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اسے آج کی رات تلاش کرو اور وہ

سُئِلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْتَمِسُوْهَا اللَّيْلَةَ وَتِلْكَ اللَّيْلَةُ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ هٰذَا إِذًا أَوَّلُ ثَمَانٍ فَقَالَ بَلْ أُوْلٰى سَبْعٍ فَإِنَّ الشَّهْرَ لَا يَتِمُّ۔

تیئسویں رات تھی ایک شخص نے کہا یہ (بقیہ) آٹھ میں سے پہلی ہوئی تو آپ نے فرمایا بلکہ سات میں سے پہلی کیوں کہ مہینہ (بعض اوقات) پورا نہیں ہوتا (یعنی انتیس دن کا ہوتا ہے)

فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ وَأَنَّهُ إِنَّمَا قَصَدَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ لِأَنَّ ذٰلِكَ الشَّهْرَ كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ۔

تو اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ لیلۃ القدر آخری سات راتوں میں ہوتی ہے اور آپ نے تیئسویں رات کا قصد فرمایا کیونکہ وہ مہینہ انتیس دن کا تھا۔

۳۵۳- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا أَبُوْ زَيْدِ بْنُ أَبِي الْغَمْرِ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي عَلَى الْبَابِ إِذْ مَرَّ بِنَا ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ فَقَالَ أَبِي مَا سَمِعْتَ مِنْ أَبِيْكَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ شَاسِعٌ عَنِّيَ الْبَادِيَةُ فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ آتِ فِيْهَا الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ ائْتِ فِي لَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ۔

حضرت یعقوب بن عبد الرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اپنے والد کے ہمراہ گھر کے دروازے پہ بیٹھا ہوا تھا کہ ہمارے پاس سے حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے گزرے میرے والد نے پوچھا آپ نے اپنے والد سے کیا سنا کہ وہ لیلۃ القدر کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا بات ذکر کرتے تھے انہوں نے فرمایا میں نے اپنے والد سے سنا فرماتے تھے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! دیہاتی لوگ مجھ سے لیلۃ القدر کے بارے میں جھگڑتے ہیں تو مجھے بتائیے کہ میں کس رات مدینہ طیبہ میں آؤں؟ آپ نے فرمایا تیئسویں رات آنا۔

۳۵۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَخِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَكَانَ رَجُلًا فِي زَمَنِ عُمَرَ قَالَ جَلَسَ إِلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ أُنَيْسٍ فِي مَجْلِسِ جُهَيْنَةَ فِي آخِرِ رَمَضَانَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا يَحْيٰى هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ الْمُبَارَكَةِ شَيْئًا فَقَالَ نَعَمْ جَلَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ هٰذَا الشَّهْرِ

حضرت معاذ بن عبد اللہ اپنے بھائی عبد اللہ بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں تھے فرماتے ہیں رمضان المبارک کے آخر میں جہینہ کی مجلس میں حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ ہمارے پاس بیٹھے میں نے ان سے عرض کیا اے ابو یحیی کیا آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مبارک رات کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا "ہاں" ہم مہینے کے آخر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو ہم نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! ہم اس مبارک رات کو کب تلاش کریں؟ آپ نے فرمایا یہ رات تیئسویں رات کی شام کو تلاش

marfat.com

فَقُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَتَى نَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ الْمُبَارَكَةَ فَقَالَ الْتَمِسُوهَا هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لِمَسَاءِ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَهِيَ إِذًا أُوْلٰى ثَمَانٍ فَقَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِأُوْلٰى ثَمَانٍ وَلٰكِنَّهَا أُوْلٰى سَبْعٍ مَا تُرِيْدُ بِشَهْرٍ لَا يَتِمُّ۔

کر وان لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا تو اس طرح یہ آٹھ میں سے پہلی رات ہے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ سات میں سے پہلی رات ہے جو مہینہ پورا نہ ہو اس کے بارے میں تیرا کیا حساب ہے (مطلب یہ ہے کہ یہ انتیس دنوں کا مہینہ ہے اور اس حساب سے بائیس راتوں بعد سات باقی رہ جاتی ہیں)

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ كُنَّا بِالْبَادِيَةِ فَقُلْنَا إِنْ قَدِمْنَا بِأَهْلِنَا شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا وَإِنْ خَلَّفْنَاهُمْ أَصَابَهُمْ ضَيْعَةٌ فَبَعَثُوْنِي وَكُنْتُ أَصْغَرَهُمْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَأَمَرَنَا بِلَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ۔

حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم دیہات میں رہتے تھے تو ہم نے سوچا کہ اگر ہم اہل وعیال کے ساتھ آئیں تو مشقت اٹھانی پڑے گی اور اگر ہم ان کو پیچھے چھوڑ آئیں تو انہیں نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے تو سب نے مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور میں ان سب سے چھوٹا تھا میں نے یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی تو آپ نے ہمیں تیئسویں رات (کو مدینہ طیبہ آنے) کا حکم دیا۔

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا بُكَيْرُ ابْنُ الْأَشَجِّ قَالَ سَأَلْتُ ضَمْرَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ تَحَرَّوْهَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِيْنَ فَكَانَ يَنْزِلُ كَذٰلِكَ۔

حضرت بکیر بن الاشج فرماتے ہیں میں نے حضرت حمزہ بن عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں نے اپنے والد سے سُنا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (نقل کرتے ہوئے) خبر دیتے تھے کہ اسے تیئسویں رات میں تلاش کرو تو وہ اس طرح (مدینہ طیبہ) اترتے تھے۔

۳۵۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُنِي فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ كَأَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَّطِيْنٍ فَأَصَابَتْنَا لَيْلَةً مَطَرٌ فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ

حضرت بشر بن سعید، حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے آپ کو لیلۃ القدر میں یوں دیکھا کہ گویا میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں تو اس رات ہم پر بارش ہو گئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی تو میں نے دیکھا کہ آپ پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہے تھے اور

فَرَاَیْتُہٗ یَسْجُدُ فِیْ مَآءٍ وَّطِیْنٍ فَاِذَا هِیَ لَیْلَةُ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِیْنَ۔

یہ تیئیسویں رات تھی۔

فَاَمَّا مَا رَوَیْنَاہُ فِیْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاِنَّ فِیْهِ الْاَمْرَ بِتَحَرِّیْهَا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

جو احادیث ہم نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہیں ان میں لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کی آخری سات راتوں میں تلاش کرنے کا حکم ہے۔

فَقَدْ یَحْتَمِلُ اَنْ تَكُوْنَ فِیْ تِلْكَ السَّبْعِ دُوْنَ سَائِرِ الشَّهْرِ وَیَحْتَمِلُ اَنْ تَكُوْنَ فِیْ تِلْكَ السَّبْعِ وَاَنْ تَكُوْنَ فِیْ غَیْرِهَا مِنَ الشَّهْرِ اِلَّا اَنَّهَا اَكْثَرُ مَا تَكُوْنُ فِیْ تِلْكَ السَّبْعِ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّحَرِّیْ فِیْهَا كَذٰلِكَ۔

تو اس میں احتمال ہے کہ یہ رات ان سات راتوں میں ہو پورے مہینے میں نہ ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ ان سات راتوں میں ہوتی ہو اور ان کے علاوہ مہینے کی دوسری راتوں میں بھی لیکن اکثر ان سات راتوں میں ہوتی ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے ان کو ان راتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَیْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَمَرَهُمْ اَنْ یَتَحَرَّوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنَ الشَّهْرِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ وہ اس رات کو مہینے (ماہ رمضان) کے آخری عشرہ میں تلاش کریں۔

۳۵۸- **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَیْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلْتَمِسُوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں تلاش کرو۔

۳۵۹- **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاٰی رَجُلٌ لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی النَّوْمِ كَاَنَّهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِیْ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ اَوْ فِیْ تِسْعٍ وَّعِشْرِیْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُرٰی رُؤْیَاكُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ فَالْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِی الْوِتْرِ۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص نے خواب میں لیلۃ القدر کو دیکھا گویا وہ آخری عشرہ کی ستائیسویں یا انتیسویں رات تھی (اس پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے بھی تمہاری خواب جیسا خواب دکھایا گیا یہ دونوں متفق ہو گئے اسے آخری دس راتوں میں سے طاق راتوں میں تلاش کرو۔

فَقَدْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت کے مطابق

marfat.com

وَسَلَّمَ فِيمَا رَوٰى عَنْهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ اَنْ تُتَحَرّٰى فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ كَمَا اَمَرَ فِيمَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ قَبْلَ هٰذَا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَيْضًا اَنْ يَّتَحَرَّوْا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَلَمْ يَكُنْ مَا رُوِيَ عَنْهُ مِنْ اَمْرِهِ اِيَّاهُمْ بِالْتِمَاسِهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مَا يَنْفِي اَنْ يَّكُونَ تُلْتَمَسُ اَيْضًا فِيمَا قَبْلَهُ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَلَمْ يَدُلَّنَا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ دُوْنَ سَائِرِ الشَّهْرِ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ اَنْ تَكُونَ السَّبْعُ الْاَوَاخِرُ اَمَرَ بِالْتِمَاسِهَا فِيهَا بَعْدَ مَا اَمَرَ بِالْتِمَاسِهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ عَلٰى مَا فِي حَدِيثِ اَبِي ذَرٍّ فَتَكُونُ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ تُتَحَرّٰى دُوْنَ مَا سِوَاهَا مِنَ الشَّهْرِ وَذٰلِكَ تَحَرٍّ لَا حَقِيقَةَ مَعَهُ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری دس دنوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا جیسا کہ اس سے پہلی روایات میں جو ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت کی ہیں آپ نے انسے آخری سات راتوں میں تلاش کرنے کا حکم فرمایا۔

تو آخری سات راتوں میں تلاش کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت پہلے بیان کی گئی اس روایت کی نفی نہیں کرتی جس میں دس دنوں میں تلاش کرنے کا حکم ہے کیونکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی اس بات سے کہ وہ آخری ہفتہ میں ہے تمام مہینے میں نہیں، صرف یہی ثابت ہوتا ہے کہ سات دنوں میں تلاش کا حکم دس دنوں میں تلاش کرنے کے حکم سے بعد کا ہے جیسا کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے تو سات دنوں میں تلاش کرنا ہوگا اس کے علاوہ مہینے (کے دوسرے دنوں) میں نہیں اور یہ تلاش بھی کوئی قطعی بات نہیں۔

فَاَرَدْنَا اَنْ نَعْلَمَ هَلْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ۔

تو ہم نے ارادہ کیا کہ معلوم کریں کیا اس مفہوم پر دلالت کرنے والی کوئی بات بواسطہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۳۶۰ - فَاِذَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِيسَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِلْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَاِنْ عَجَزَ اَحَدُكُمْ وَضَعُفَ فَلَا يُغْلَبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِي۔

تو حضرت عقبہ بن حریث فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ آپ نے فرمایا اس کو آخری دس راتوں میں تلاش کرو اور اگر تم میں سے کوئی عاجز آجائے اور کمزور ہوجائے تو باقی سات راتوں سے مغلوب نہ ہوجائے (یعنی ان میں ضرور تلاش کرے)

۳۶۱ - فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَدْ تَكُونُ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ اَحْرٰى مِنْ اَنْ تَكُونَ فِيمَا قَبْلَهُ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ۔

تو جو کچھ ہم نے بواسطہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ یہ رات کبھی آخری ہفتہ میں ہوتی ہے تو یہ بات آخری دس دنوں میں ہونے کی نسبت زیادہ مناسب ہے۔

۳۶۲۔ وَاَمَّا مَا ذَكَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اُنَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاِنَّ فِيْهِ الْاَمْرَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَلْتَمِسَهَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ وَاحْتَمَلَ اَنْ تَكُوْنَ تُلْتَمَسُ فِيْ كُلِّ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ بِعَيْنِهَا فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ قَبْلَ السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَيَخْرُجُ ذٰلِكَ مِمَّا اُمِرَ فِيْهِ بِالْتِمَاسِهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ لِاَنَّ الشَّهْرَ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ لَّا يَنْقُصَ عَنْ ثَلَاثِيْنَ فَتَكُوْنُ تِلْكَ اللَّيْلَةُ اُوْلٰى ثَمَانٍ بَقِيْنَ فَدَلَّ عَلٰى مَعْنٰى مَا اَشْكَلَ مِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْمَا قَدْ تَقَدَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اُنَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَهُ بِذٰلِكَ فِيْ شَهْرٍ كَانَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ اُوْلٰى سَبْعٍ لَا اُوْلٰى ثَمَانٍ فَقَدْ دَخَلَ ذٰلِكَ اَيْضًا فِيْمَا اُمِرَ فِيْهِ بِالْتِمَاسِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ وَذٰلِكَ كُلُّهُ عَلَى التَّحَرِّيْ لَا عَلَى الْيَقِيْنِ۔

اور جو کچھ ہم نے حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ اسے تیئسویں رات میں تلاش کریں تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ اسے ہر رمضان میں اسے صرف اسی رات میں تلاش کیا جائے پس اگر یہ بات اس طرح ہے تو ہو سکتا ہے کبھی یہ آخری ہفتہ سے پہلے ہو تو اس سے یہ آخری ہفتہ میں تلاش کرنے والے حکم سے خارج ہو جائے گا کیونکہ مہینہ بعض اوقات تیس دنوں سے کم نہیں ہوتا اس طرح یہ رات آخری آٹھ راتوں میں سے پہلی رات ہو گی تو اس سلسلے میں جو اشکال ہے اس کا حل اس روایت میں ہے جو ہم نے اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس بات کا حکم انتیس دنوں والے مہینے میں دیا تھا تو یہ رات آخری سات راتوں میں سے پہلی ہو گی آٹھ میں سے نہیں تو یہ بھی اس حکم میں شامل ہو گی جو آخری سات دنوں میں تلاش کرنے سے متعلق ہے ان سب باتوں کی بنیاد محض غور و فکر ہے یقین نہیں۔

۳۶۳۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ قَالَ ثَنِيْ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اُنَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَكُوْنُ بِبَادِيَةٍ يُقَالُ لَهَا الْوَطْاَةُ وَاِنِّيْ بِحَمْدِ اللهِ اُصَلِّيْ بِهِمْ فَمُرْنِيْ بِلَيْلَةٍ مِنْ هٰذَا الشَّهْرِ اَنْزِلُهَا اِلَى الْمَسْجِدِ فَاُصَلِّيْهَا فِيْهِ قَالَ انْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ فَصَلِّهَا فِيْهِ وَاِنْ اَحْبَبْتَ اَنْ تَسْتَتِمَّ اٰخِرَ الشَّهْرِ فَافْعَلْ وَاِنْ اَحْبَبْتَ فَكُفَّ فَكَانَ اِذَا صَلَّى صَلٰوةَ الْعَصْرِ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَا يَخْرُجُ اِلَّا لِحَاجَةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں جنگل میں ہوتا ہوں جسے وطاۃ کہا جاتا ہے اور الحمد للہ! میں ان لوگوں کو نماز پڑھاتا ہوں تو مجھے اس رات کے بارے میں حکم فرمائیں جب میں اس مسجد (مسجد نبوی) میں آکر نماز پڑھوں آپ نے فرمایا تیئسویں رات کو آکر یہاں نماز پڑھنا پھر اگر تم مہینے کے باقی دن یہاں مکمل کرنا چاہو تو ایسا کر لینا اور اگر چاہو تو رک جانا (یعنی آئندہ دنوں میں نہ آنا چاہو تو نہ آنا) پس جب وہ عصر کی نماز پڑھتے تو مسجد میں داخل ہو جاتے اور کسی حاجت کے بغیر باہر نہ نکلتے حتیٰ کہ صبح کی نماز پڑھ لیتے جب صبح کی نماز پڑھتے تو ان کی سواری دروازے پر کھڑی ہوتی۔

marfat.com

فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّهٗ قَدْ جَعَلَ اللَّیْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِیْنَ فِی التَّحَرِّیْ مَا لَمْ یُجْعَلْ لِسَائِرِ السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔

تو اس حدیث کے مطابق (لیلۃ القدر کی) تلاش کے سلسلے میں جو اہمیت تیئسویں رات کو دی گئی وہ آخری ہفتہ کی باقی راتوں کو نہیں دی گئی۔

۳۶۴ - وَقَدْ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْكٍ قَالَ ثَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَیْسٍ عَنْ اَبِیْهِ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطِیَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَیْسٍ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُهَا فَاُنْسِیْتُهَا فَتَحَرَّهَا فِی النِّصْفِ الْاٰخِرِ ثُمَّ عَادَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ فِیْ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِیْنَ تَمْضِیْ مِنَ الشَّهْرِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِیْزِ فَاَخْبَرَنِیْ اَبِیْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُنَیْسٍ كَانَ یُحْیِیْ لَیْلَةَ سِتَّ عَشَرَةَ اِلٰی لَیْلَةِ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِیْنَ ثُمَّ تَقْصُرُ۔

حضرت عطیہ بن عبداللہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا میں نے اسے دیکھا پھر وہ مجھے بھلا دی گئی پس تم اسے (رمضان المبارک کے) آخری نصف میں تلاش کرو، وہ پھر لوٹے اور سوال کیا تو آپ نے فرمایا جب مہینے کی تیئس راتیں گزر جائیں (تو تلاش کرنا) حضرت عبدالعزیز فرماتے ہیں مجھے میرے والد (حضرت بلال بن عبداللہ بن انیس) نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن انیس سولہویں رات سے تیئسویں رات تک (لیلۃ القدر کو) تلاش کرتے پھر (تلاش میں) کمی کر دیتے۔

فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ یَّتَحَرَّاهَا فِی النِّصْفِ الْاٰخِرِ مِنَ الشَّهْرِ ثُمَّ اَمَرَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ یَّتَحَرَّاهَا لَیْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِیْنَ فَقَدْ رَجَعَ مَعْنٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ اِلٰی مَعْنٰی مَا رَوَیْنَا قَبْلَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

تو اس حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مہینے کے آخری نصف میں تلاش کرنے کا حکم دیا پھر حکم دیا کہ تیئسویں رات میں تلاش کریں تو اس حدیث کا مفہوم بھی اس حدیث کی طرف لوٹ گیا جو ہم نے اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

وَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُنَیْسٍ بِتَحَرِّیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ فِی اللَّیْلَةِ الَّتِیْ ذَكَرْنَا عَلٰی اَنَّ تَحَرِّیَهٗ ذٰلِكَ اِنَّمَا تَكُوْنُ فِیْ تِلْكَ السَّنَةِ كَذٰلِكَ لِرُؤْیَاهُ الَّتِیْ كَانَ رَاٰهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانَتْ قَدْ تَكُوْنُ فِیْ غَیْرِهَا مِنَ السِّنِیْنَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ۔

تو ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کو لیلۃ القدر کی تلاش کے سلسلے میں جو حکم دیا وہ اسی سال کے ساتھ خاص ہو کیونکہ آپ نے خواب میں اسی طرح دیکھا اور دوسرے سالوں میں اس کے خلاف ہو۔

فَاَمَّا مَا رُوِیَ عَنْهُ فِیْ رُؤْیَاهُ الَّتِیْ كَانَ رَاٰهَا مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَا هَا عَنْهُ فِیْ حَدِیْثِ بِشْرٍ

اور جو کچھ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کے سلسلے میں بشر بن سعید کی روایت

ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

فَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ.

۳۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ نَعَمْ اِعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَمَّا كَانَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فَقَالَ مَنْ كَانَ خَرَجَ فَلْيَرْجِعْ فَإِنِّيْ أُرِيْتُ اللَّيْلَةَ وَإِنِّيْ أُنْسِيْتُهَا وَإِنِّيْ رَأَيْتُ أَنِّيْ أَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيْ وِتْرٍ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ إِذَا سَحَابٌ مِثْلُ الْجِبَالِ فَمُطِرْنَا حَتّٰى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَسَقْفُهُ يَوْمَئِذٍ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ حَتّٰى رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّيْنِ فِيْ أَنْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهَا كَانَتْ عَامَئِذٍ فِيْ لَيْلَةِ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْعَامُ هُوَ عَامٌ آخَرُ خِلَافُ الْعَامِ الَّذِيْ كَانَتْ فِيْهِ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ وَذٰلِكَ أَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ هٰذَانِ الْحَدِيْثَانِ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّا.

۳۶۶ - وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ

میں حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف مروی ہے۔

حضرت یحیی فرماتے ہیں حضرت ابوسلمہ نے ان سے بیان کیا فرماتے ہیں میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا ہاں! ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان المبارک کے درمیانے عشرہ میں اعتکاف بیٹھے جب بیس تاریخ کی صبح ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا جو باہر نکلا ہے وہ واپس لوٹ جائے مجھے یہ رات دکھائی گئی پھر مجھے بھلا دی گئی اور میں نے (خواب میں) دیکھا کہ میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں پس تم اسے رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو حضرت ابوسعید فرماتے ہیں ہم نے آسمان پر کوئی بادل نہ دیکھا جب اکیسویں رات ہوئی تو پہاڑوں کی طرح بادل آئے اور بارش برسنا شروع ہوئی حتیٰ کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی ان دنوں مسجد کی چھت کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی تھی میں نے یہاں تک دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہے ہیں حتیٰ کہ میں نے کیچڑ کا نشان آپ کی ناک مبارک پر دیکھا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ اس سال لیلۃ القدر اکیسویں رات تھی تو ہو سکتا ہے یہ کوئی دوسرا سال ہو وہ سال نہ ہو جس کا حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر ہے کہ اس میں تیئسویں رات لیلۃ القدر تھی۔ دونوں حدیثوں کو اس مفہوم پر کرنا بہتر ہے تاکہ تضاد ثابت نہ ہو۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی

marfat.com

غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ فَقَالَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى اَنْ تَكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ۔

۳۶۷۔ **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهَا فِيْ لَيْلَةٍ بِعَيْنِهَا فَقَدْ اَمَرَهُمْ بَعْدَ رُؤْيَتِهٖ اِيَّاهَا اَنْ يَّتَحَرَّوْهَا فِيْمَا بَعْدُ فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّهَا قَدْ تَكُوْنُ فِيْ عَامٍ فِيْ لَيْلَةٍ بِعَيْنِهَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِيْمَا بَعْدُ فِيْ لَيْلَةٍ غَيْرِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَهَبْنَا اِلَيْهِ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

۳۶۸۔ **مَا حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اَيْقَظَنِيْ بَعْضُ اَهْلِيْ فَنُسِّيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ۔

۳۶۹۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى

ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تاکہ ہمیں لیلۃ القدر کے بارے میں بتائیں تو دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا ہوگیا آپ نے فرمایا میں تمہیں لیلۃ القدر کے بارے میں بتانے کے لیے باہر آیا تھا پس فلاں فلاں کے درمیان جھگڑا ہونے کی وجہ سے اُسے اٹھا لیا گیا ہوسکتا ہے یہ بات تمہارے لیے بہتر ہو تم اسے ان راتوں میں تلاش کرو جب مہینہ ختم ہونے میں نو، سات، یا پانچ راتیں رہتی ہوں (یعنی اکیسویں، تیئیسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کرو)

حضرت ثابت اور حمید بواسطہ حضرت انس، حضرت عبادہ بن صامت (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو اس حدیث میں یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک معین رات میں دیکھا اور اسے دیکھنے کے بعد صحابہ کرام کو حکم دیا کہ وہ اسے اکیسویں، تیئیسویں یا پچیسویں رات میں تلاش کریں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ یہ رات کسی سال کوئی خاص رات ہوتی ہے اس کے بعد کوئی دوسری رات ہوتی ہے تو یہ اس معنی پر دلالت ہے جسے ہم حضرت ابن انیس رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختیار کیا۔

اس سلسلے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی پھر مجھے بعض گھر والوں نے بیدار کیا تو میں اسے بھول گیا پس تم اسے آنے والے دس دنوں (آخری عشرہ) میں تلاش کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے

ابن صالح قال ثنا اسحٰق ابو یحییٰ عن الزهری قال ثنی ابو سلمة ان ابا هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اریت لیلة القدر فانسیتها فالتمسوها فی العشر الغوابر۔

٢٧٠ - حدثنا ربیع المؤذن ثنا اسد قال ثنا المسعودی عن عاصم بن کلیب عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال التمسوا لیلة القدر فی العشر الاواخر من رمضان۔

ففی هذا الحدیث ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نسی اللیلة التی کان اریها انها لیلة القدر وذلك قبل کون تلك اللیلة فامر بالتماس لیلة القدر فیما بعد من ذلك الشهر فی العشر الاواخر۔

فهذا خلاف ما فی حدیث عبادة ابن الصامت رضی الله تعالی عنه الا انه قد یجوز ان یکون ذلك کان فی عامین فرای رسول الله صلی الله علیه وسلم فی احدهما ما ذکره عنه ابو هریرة رضی الله عنه قبل کون اللیلة التی هی لیلة القدر وذلك لا ینفی ان تکون فیما بعد ذلك العام من الاعوام الجائیة فیما قبل ذلك من الشهر ویکون ما ذکره عبادة علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم وقف فی ذلك العام علی لیلة القدر بعینها ثم خرج لیخبرهم بها فرفعت ثم امرهم بالتماسها فیما بعد ذلك من الاعوام فی السابعة والخامسة او التاسعة وذلك ایضا کله علی التحری لا علی الیقین۔

٢٧١ - وقد حدثنا بحر بن نصر قال ثنا

ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی پھر مجھے وہ بھلا دی گئی پس تم اسے آخری دن دنوں میں تلاش کرو۔

حضرت عاصم بن کلیب اپنے والد سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔

تو اس حدیث میں یہ بات ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو رات بطور لیلۃ القدر دکھائی گئی تھی آپ اسے بھول گئے اور یہ بات اس رات کے آنے سے پہلے ہوئی اس لیے آپ نے اسے مہینے کے باقی دنوں میں سے آخری دس دنوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا۔

تو یہ بات حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہے البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ یہ واقعہ دو سالوں میں ہوا ہو ایک سال آپ نے وہ کچھ دیکھا جس کا ذکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے روایت کرتے ہوئے کیا کہ آپ نے لیلۃ القدر کو اس کے آنے سے پہلے دیکھا اور یہ اس بات کی نفی نہیں کرتی کہ آئندہ سالوں میں آپ نے اسے مہینے کے آنے سے پہلے دیکھا ہو اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے جو کچھ ذکر کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر کے بارے میں ایک معین رات پر آگاہی حاصل ہو چکی تھی پھر آپ صحابہ کرام کو بتانے کے لیے تشریف لائے تو اسے اٹھا لیا گیا پھر اس کے بعد آپ نے ان کو آنے والوں سالوں میں اسے ستائیسویں۔ پچیسویں اور انتیسویں راتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا اور یہ سب کچھ تلاش اور غور و فکر پر مبنی

حضرت ابونضرہ، حضرت ابوسعید سے اور وہ نبی اکرم

marfat.com

أسدٌ قال ثنا حمّاد بن سلمة عن حميد عن أبي نضرة عن أبي سعيد أنّ النبيّ صلّى الله عليه وسلّم قال اطلبوا ليلة القدر في العشر الأواخر تسعًا يبقين وسبعًا يبقين وخمسًا يبقين.

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا لیلۃ القدر کو آخری عشرہ میں تلاش کرو جب نو راتیں باقی رہیں، سات راتیں باقی رہیں اور پانچ رات باقی رہیں۔

فقد يجوز أن يكون أراد بذلك العام الذي كان اعتكف فيه وأُرِي ليلة القدر فيه فأُنسيها إلى آخره فكان علم أنّها في وتر فأمرهم بالتماسها في كل وتر من ذلك العشر ثمّ جاء المطر فاستدلّ بما أنّها كانت في عامه ذلك في تلك الليلة بعينها وليس في ذلك دليل على وقتها في الأعوام الجائية بعد ذلك هل هي في تلك الليلة بعينها أو فيما قبلها أو فيما بعدها وقد يجوز أيضًا أن يكون ما حكاه أبو نضرة في هذا عن أبي سعيد عن النبيّ صلّى الله عليه وسلّم هو الأعوام كلّها فيكون معنى ذلك إلى معنى ما ذكرنا متقدّمًا في هذا الباب عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما زاد في حديث أبي سعيد رضي الله عنه زيادة معنى واحد وهو أنّها تكون في وتر

تو ہو سکتا ہے کہ اس سے وہ سال مراد ہو جس میں آپ نے اعتکاف فرمایا اور آپ کو لیلۃ القدر دکھائی گئی پھر اسے بھلا دیا گیا البتہ آپ کو یہ بات معلوم ہو گئی کہ یہ کسی طاق رات میں ہے تو آپ نے ان کو اس عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا پھر بارش نازل ہوئی تو آپ نے دلیل استدلال کیا کہ اس سال یہ اُس خاص رات میں ہوئی ہے لیکن اس میں اس بات پر کوئی دلالت نہیں کہ کیا آئندہ سالوں میں بھی یہ اسی خاص رات میں ہے یا اس سے پہلے یا بعد ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس روایت میں جو کچھ حضرت ابونضرہ نے حضرت ابو سعید کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ تمام سالوں کی بات ہو تو اس کا معنی بھی اسی معنی کی طرف لوٹ گیا ہے ہم نے اس سے پہلے اس باب میں حضرت ابن عمر سے ذکر کیا البتہ حضرت ابو سعید کی روایت میں ایک معنی کا اضافہ ہے کہ یہ

۳۷۲۔ وقد حدّثنا أحمد بن داود قال ثنا عبد الرحمن بن صالح الأزدي قال ثنا حسين بن علي الجعفي عن زائدة عن عاصم بن كليب عن أبيه عن ابن عبّاس عن عمر قال قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم التمسوا ليلة القدر في العشر الأواخر من رمضان وترًا.

حضرت ابن عباس، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

قال أبو جعفر فالكلام في هذا أيضًا مثل الكلام في حديث أبي نضرة عن أبي سعيد رضي الله عنه.

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں اُس حدیث کی طرح کلام ہے جسے حضرت ابونضرہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۳۷۳۔ حدّثنا محمّد بن عمرو بن يونس قال ثنا أبو معاوية عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت قال رسول الله

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ

marfat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْهَا لِعَشْرٍ يَبْقَيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَالْكَلَامُ فِي هٰذَا اَيْضًا مِثْلُ الْكَلَامِ فِي حَدِيْثِ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان المبارک کی دس راتیں باقی ہوں تو لیلۃ القدر کو تلاش کرو اس حدیث میں بھی وہی کلام ہے جو حضرت ابونضرہ کی روایت میں ہے۔

۳۷۴۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْهَا لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ يَعْنِيْ

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے (یعنی لیلۃ القدر کو) ستائیسویں رات میں تلاش کرو۔

۳۷۵۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ اَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ایک دوسری سند سے بھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيَ رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ اَنَّهَا لَيْلَةُ السَّابِعَةِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا لَيْلَةَ السَّابِعَةِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ یہ آخری دس راتوں میں سے ساتویں رات میں ہے لہذا جو شخص اسے ڈھونا چاہے وہ آخری دس راتوں میں سے ساتویں رات میں تلاش کرے۔

فَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ هٰذَا اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ فِيْ عَامٍ بِعَيْنِهٖ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ فِيْ كُلِّ الْاَعْوَامِ كَذٰلِكَ اِلَّا اَنَّ ذٰلِكَ عَلَى التَّحَرِّيْ لَا عَلَى الْيَقِيْنِ وَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلَ هٰذَا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اُنَيْسٍ مِمَّا اَمَرَهٗ بِهٖ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَى التَّحَرِّيْ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ لَمَّا قَدْ كَانَ اُرِيَهُ مِنْ وَقْتِهَا الَّذِيْ تَكُوْنُ فِيْهِ فَاُنْسِيَهَا فَلَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا يَدُلُّنَا عَلٰى لَيْلَةِ الْقَدْرِ اَيُّ لَيْلَةٍ

اس بات کا احتمال ہے کہ یہ کبھی کسی معین سال کے بارے میں ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ ہر سال اسی طرح ہوتا ہو لیکن یہ غور و فکر پر مبنی ہے یقینی نہیں ہے اس طرح جو کچھ ہم نے اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تو ہو سکتا ہے کہ اس سال تلاش و جستجو کی صورت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات آئی ہو کہ آپ کو اس کے وقوع کا وقت دکھایا گیا پھر اسے بھلا دیا گیا۔ تو ان روایات میں سے کوئی روایت بھی اس رات کے تعین پر دلالت نہیں کرتی البتہ

marfat.com

هي بعينها غير ان في حديث ابي ذر رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له هي عشر الاول او في العشر الاواخر من رمضان اذ سأله عن وقتها على ما قد ذكرناه في حديثه الذي رويناه عنه في اول هذا الباب.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یہ رمضان المبارک سے پہلے عشرہ میں یا آخری دس دنوں میں ہے یہ بات آپ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے لیلۃ القدر کا وقت پوچھنے پر فرمائی ہم نے باب کے شروع میں ان سے مروی حدیث میں اسے ذکر کیا ہے۔

فنفى بذلك ان يكون في العشر الاوسط وثبت انها في احدى العشرين اما في الاول واما في الآخر.

تو اس سے اس کے درمیانے عشرہ میں ہونے کی نفی ہوگئی اور ثابت ہوگیا کہ یہ بیس راتوں میں سے ایک ہے یا تو پہلے عشرہ میں ہے یا آخری عشرہ میں۔

وفي هذا الحديث ايضا رجوع ابي ذر رضي الله عنه بالسؤال على رسول الله صلى الله عليه وسلم في اي العشرين هي وجواب رسول الله صلى الله عليه وسلم اياه بان يتحراها في العشر الاواخر.

اس حدیث میں بھی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا سرکار دو عالم سے سوال کہ وہ کون سے عشرہ میں ہے) اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو جواب کہ وہ آخری دس دنوں میں اسے تلاش کریں، مذکور ہے۔

فنظرنا فيما روي في غير هذه الآثار هل فيه ما يدل على انها في ليلة من هذين العشرين بعينها.

تو ہم نے غور کیا کہ دیکھیں کیا ان کے علاوہ روایات میں کوئی ایسی بات ہے جو اس (لیلۃ القدر) کے آخری دو عشروں میں کسی خاص رات میں ہونے پر دلالت کرتی ہو۔

۳۷۷- **فاذا** ابن ابي داود قد حدثنا قال ثنا عبد الله بن يوسف قال ثنا ابن لهيعة عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي الخير الصنابحي عن بلال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليلة القدر ليلة اربع وعشرين.

تو حضرت ابوالخیر صنابحی، حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر چوبیسویں رات ہے۔

ففي هذا الحديث انها في هذه الليلة بعينها.

تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ وہ اس کے خاص رات میں ہے۔

وقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم خلاف ذلك.

جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۳۷۸- **حدثنا** ابو امية قال ثنا يزيد بن عبد ربه قال ثنا بقية قال ثني عبدة بن ابي لبابة عن زر بن حبيش عن ابي بن كعب قال قال رسول الله صلى الله عليه

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر ستائیسویں رات ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس دن سورج

وَسَلَّمَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَ عَلَامَتُهَا اَنَّ الشَّمْسَ تَصْعَدُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ كَاَنَّهَا طَسْتٌ ۔

۳۷۹ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدَةُ بْنُ اَبِيْ لُبَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ زِرُّ بْنُ حُبَيْشٍ قَالَ سَمِعْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَبَلَغَهُ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ قَامَ السَّنَةَ كُلَّهَا اَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ اُبَيٌّ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّهَا لَفِيْ رَمَضَانَ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَقُوْمَهَا لَيْلَةَ صَبِيْحَةِ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ ۔

۳۸۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَابِقٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مَنْ قَامَ الْحَوْلَ اَدْرَكَهَا فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلٰى اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا وَالَّذِيْ يُحْلَفُ بِهٖ لَقَدْ عَلِمَ اَنَّهَا لَفِيْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ قَالَ فَلَمَّا رَاَيْتُهٗ يَحْلِفُ لَا يَسْتَثْنِيْ قُلْتُ مَا عَلَّمَكَ بِذٰلِكَ قَالَ بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ اَخْبَرَنَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَسَبْنَا وَعَدَدْنَا فَاِذَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ يَعْنِيْ اَنَّ الشَّمْسَ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَيَنْفِيْ قَوْلَ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ يَّقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْهَا ۔

بغیر شعاعوں کے بلند ہوتا ہے گویا کہ وہ ایک طشت (تھال) ہے۔

حضرت زر بن حبیش فرماتے ہیں میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان تک یہ بات پہنچی کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص پورا سال (رات کو) قیام کرتا ہے وہ لیلۃ القدر کو پالیتا ہے حضرت اُبی بن کعب نے فرمایا اس اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ (رات) رمضان المبارک میں ہے اور اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں بے شک میں جانتا ہوں کہ وہ کون سی رات ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس رات میں قیام کا حکم دیا جس کی صبح ستائیسویں تاریخ ہے۔

حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لیلۃ القدر کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص تمام سال قیام کرے وہ اسے حاصل کر لیتا ہے انہوں نے فرمایا حضرت ابو عبد الرحمن (عبد اللہ بن مسعود) پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، سنو! اس ذات کی قسم جس کے نام کی قسم کھائی جاتی ہے انہیں معلوم ہے کہ یہ (لیلۃ القدر) رمضان المبارک میں ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے (حضرت زر بن حبیش) فرماتے ہیں جب میں نے دیکھا کہ وہ قطعی طور پر (ان شاء اللہ کے بغیر) قسم کھا رہے ہیں تو میں نے عرض کیا آپ کو یہ بات کس نے بتائی ہے انہوں نے فرمایا مجھے اس نشانی سے معلوم ہوا جس کی خبر ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تو ہم نے اس کا شمار کیا اور گنتی کی تو وہ ستائیسویں رات ہے یعنی (اس دن) سورج کے شعاع نہیں ہوتی۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (روایت کرتے ہوئے) خبر دیتے ہیں کہ وہ ستائیسویں رات ہے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود کے اس قول کی نفی کرتے ہیں کہ جو شخص سال بھر قیام کرے وہ اسے

marfat.com

غَیْرَ اَنَّہٗ قَدْ رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ اَنَّھَا فِیْ رَمَضَانَ عَلٰی مَا قَدْ حَلَفَ عَلَیْہِ اُبَیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ قَدْ عَلِمَہٗ، وَلٰکِنَّہٗ فِیْ خِلَافِ لَیْلَۃِ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ۔

البتہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے لیلۃ القدر کے بارے میں مروی ہے کہ وہ رمضان المبارک میں ہے جیسا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس بات پر قسم کھائی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہے لیکن وہ ستائیسویں رات کے خلاف تھے۔

۳۸۱۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ اُمَیَّۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ جُحَیْرٍ التَّغْلِبِیِّ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اَلْتَمِسُوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِیْ لَیْلَۃِ تِسْعَ عَشْرَۃَ مِنْ رَمَضَانَ صَبِیْحَتُھَا صَبِیْحَۃُ بَدْرٍ وَاِلَّا فَفِیْ لَیْلَۃِ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ اَوْ فِیْ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِیْنَ۔

حضرت اسود، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کی انیسویں رات میں تلاش کرو کہ اس کی صبح رات کی صبح جیسی ہوتی ہے اگر نہ ملے تو اکیسویں، تیئیسویں رات میں تلاش کرو۔

فَاَمَّا مَا ذَکَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّھَا فِیْ لَیْلَۃِ تِسْعَ عَشْرَۃَ فَقَدْ نَفَاہُ مَا حَکَاہُ اَبُوْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا فِی الْعَشْرَیْنِ مِنَ الشَّھْرِ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔

اور جو کچھ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ انیس رات میں ہے تو اس کی نفی اس روایت سے ہوتی ہے جسے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ وہ پہلے یا آخری عشرہ میں ہوتی ہے۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَیْضًا فِیْ ذٰلِکَ۔

اس سلسلے میں بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۳۸۲۔ **مَا حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَھْبِیُّ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَعْدَۃَ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ فَقَالَ اَیُّکُمْ یَذْکُرُ لَیْلَۃَ الصَّھْبَاوَاتِ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ اَنَا وَاللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَبِیَدِیْ تَمَرَاتٌ اَتَسَحَّرُ بِھِنَّ وَاَنَا مُسْتَتِرٌ بِمُؤْخِرَۃِ رَحْلِیْ مِنَ الْفَجْرِ وَذٰلِکَ حِیْنَ یَطْلُعُ الْفَجْرُ۔

حضرت ابوعبیدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا تم میں سے کون صہباوات والی رات (وضاحت آگے آرہی ہے) کو پہچانتا ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں میرے ہاتھ میں کچھ کھجوریں ہوتی ہیں اور میں ان کے ساتھ سحری کرتا ہوں اور میں اپنے اونٹ کے کجاوے کی آڑ میں صبح سے چھپا ہوں اور یہ طلوع فجر کا وقت ہوتا ہے۔

فَفِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ عَنْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ اَخْبَرَھُمْ اَیُّ لَیْلَۃٍ ھِیَ وَاَنَّھَا لَیْلَۃُ الصَّھْبَاوَاتِ فَوَصَفَھَا عَبْدُ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِمَا وَصَفَھَا بِہٖ مِنْ

تو اس حدیث میں ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ان کو بتایا کہ وہ کونسی رات ہے اور صہباوات کی رات ہے پھر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کا وصف بیان کیا کہ طلوع فجر کے وقت

ضَوْءِ الْقَمَرِ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِ الشَّهْرِ۔

فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ اَيْضًا عَلٰى مَا قَالَ اُبَيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

وَفِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا يَدُلُّ اَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ خَاصَّةً قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حٰمٓ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ فَاَخْبَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّ اللَّيْلَةَ الَّتِيْ يُفْرَقُ فِيْهَا كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ فَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ اُنْزِلَ فِيْهَا الْقُرْاٰنُ ثُمَّ قَالَ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ۔

حٰمٓ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاحْتَجْنَا اِلٰى اَنْ نَعْلَمَ اَيَّ لَيْلَةٍ هِيَ مِنْ لَيَالِيْهِ فَكَانَ الَّذِيْ يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ بِلَالٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا لَيْلَةُ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَالَّذِيْ رُوِيَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ مَا رُوِيَ عَنْ اُبَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۸۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ

چاند کی روشنی ہوتی ہے اور ایسا صرف مہینے کے آخر میں ہوتا ہے۔

یہ روایت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت پر بھی دلالت کرتی ہے۔

اور قرآن پاک میں بھی لیلۃ القدر کے صرف رمضان المبارک میں ہونے پر دلالت موجود ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ "روشن کتاب کی قسم، ہم نے اسے مبارک رات میں آتارا بے شک ہم ڈرانے والے ہیں اس رات ہر حکمت والے کام کا فیصلہ ہوجاتا ہے" تو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ جس رات ہر حکمت والے کام کا فیصلہ ہوجاتا ہے وہی لیلۃ القدر ہے اور یہی وہ رات ہے جس میں قرآن پاک نازل کیا گیا پھر ارشاد فرمایا "رمضان المبارک کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن پاک اتارا گیا۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ رات رمضان المبارک میں ہے اور ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم جانیں وہ رمضان المبارک کی راتوں میں سے کون سی رات ہے

تو اس پر وہ روایت دلالت کرتی ہے جو ہم نے بواسطہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ وہ چوبیسویں رات ہے اور جو کچھ بواسطہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے وہ ستائیسویں رات کے بارے میں ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت کی مثل مروی ہے۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے حضرت مطرف بن عبد اللہ سے سنا وہ حضرت معاویہ

marfat.com

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ ۔

بن ابو سفیان سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ستائیسویں رات ہے۔

فَهٰذَا مُنْتَهٰى مَا وَقَفْنَا عَلَيْهِ مِنْ عِلْمِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ مِمَّا دَلَّنَا عَلَيْهِ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

تو یہ لیلۃ القدر کے بارے میں ہمارے علم کی انتہا ہے کہ وہ کونسی رات ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت دلالت کرتی ہے۔

فَاَمَّا مَا رُوِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَتَابِعِيْهِمْ فَمَعْنَاهُ دَاخِلٌ فِي الْمَعَانِي الَّتِيْ ذَكَرْنَا وَاِنَّمَا احْتَجْنَا اِلٰى ذِكْرِ مَا رُوِيَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ لِمَا قَدِ اخْتُلِفَ فِيْهِ اَصْحَابُنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ فِيْ قَوْلِ الرَّجُلِ لِامْرَاَتِهِ اَنْتِ طَالِقٌ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مَتٰى يَقَعُ بِهِ الطَّلَاقُ فَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِنْ قَالَ لَهَا ذٰلِكَ قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ لَمْ يَقَعِ الطَّلَاقُ حَتّٰى يَمْضِيَ شَهْرُ رَمَضَانَ لِمَا قَدِ اخْتُلِفَ فِيْ مَوْضِعِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنْ لَيَالِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِمَّا رُوِيَ اَنَّهَا فِي الشَّهْرِ كُلِّهِ وَمِمَّا قَدْ رُوِيَ اَنَّهَا فِيْ خَاصٍّ مِنْهُ قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهِ فَلَا اَحْكُمُ بِوُقُوْعِ الطَّلَاقِ اِلَّا بَعْدَ مُضِيِّ الشَّهْرِ لِاَنِّيْ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ اَنَّهُ قَدْ مَضَى الْوَقْتُ الَّذِيْ اَوْقَعَ الطَّلَاقَ فِيْهِ وَاَنَّ الطَّلَاقَ قَدْ وَقَعَ قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَاِنْ قَالَ ذٰلِكَ لَهَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيْ اَوَّلِهِ اَوْ فِيْ اٰخِرِهِ اَوْ فِيْ وَسَطِهِ لَمْ يَقَعِ الطَّلَاقُ حَتّٰى يَمْضِيَ مَا بَقِيَ مِنْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ وَحَتّٰى يَمْضِيَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَيْضًا كُلُّهُ مِنَ السَّنَةِ الْقَابِلَةِ قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لِاَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ فِيْمَا مَضٰى مِنْ هٰذَا الشَّهْرِ الَّذِيْ هُوَ فِيْهِ فَلَا يَقَعُ الطَّلَاقُ حَتّٰى يَمْضِيَ شَهْرُ

اور جو کچھ اس کے بعد صحابہ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے اس کا مفہوم بھی وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا ہمیں لیلۃ القدر کے بارے میں ان مذکورہ بالا روایات کو ذکر کرنے کی ضرورت اس لیے محسوس ہوئی کہ ہمارے اصحاب (احناف) کا اس شخص کے قول میں اختلاف ہے جو اپنی بیوی کو کہتا ہے" تجھے لیلۃ القدر میں طلاق ہے" تو کب طلاق واقع ہوگی حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر اس نے یہ بات ماہ رمضان المبارک سے پہلے کہی ہے تو جب تک رمضان المبارک گزر نہ جائے طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ وہ رمضان المبارک کی کونسی رات ہے جیسا کہ ہم نے اس باب میں ذکر کیا کسی روایت میں ہے کہ وہ تمام مہینے میں ہے اور کسی میں ہے کہ وہ خاص رات میں ہے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں مہینے کے گزرنے پر طلاق کا حکم دوں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جس وقت اس نے طلاق دی ہے وہ گزر گیا اور اس میں طلاق واقع ہو چکی ہے آپ فرماتے ہیں اگر اس نے طلاق رمضان المبارک کے شروع یا آخر یا درمیان میں دی ہے تو جب تک مہینے کا باقی حصہ اور آئندہ سال کا مکمل رمضان نہ گزر جائے طلاق واقع نہیں ہوگی آپ فرماتے ہیں یہ بات اس لیے ہے کہ ہو سکتا ہے لیلۃ القدر اس مہینے کے ان دنوں میں ہو جو گزر چکے ہیں تو جب تک آنے والے سال کا رمضان المبارک مکمل طور پر نہ گزر جائے طلاق واقع نہ ہوگی

رَمَضَانَ كُلِّهِ مِنَ السَّنَةِ الْجَائِيَةِ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ فِيمَا بَقِيَ مِنْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ الَّذِي هُوَ فِيهِ فَيَقَعُ الطَّلَاقُ فِيهَا فَيَكُونُ كَمَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ أَنْتِ طَالِقٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَيَكُونُ الطَّلَاقُ لَا يُحْكَمُ بِهِ عَلَيْهِ إِلَّا بَعْدَ مُضِيِّ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَلَمَّا أَشْكَلَ ذٰلِكَ لَمْ أَحْكُمْ بِوُقُوعِ الطَّلَاقِ إِلَّا بَعْدَ عِلْمِي بِوُقُوعِهِ وَلَا أَعْلَمُ ذٰلِكَ إِلَّا بَعْدَ مُضِيِّ شَهْرِ رَمَضَانَ الَّذِي هُوَ فِيهِ وَشَهْرِ رَمَضَانَ الْجَائِي بَعْدَهُ۔

فَهٰذَا مَذْهَبُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ فِي هٰذَا الْبَابِ۔

وَقَدْ كَانَ أَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ مَرَّةً بِهٰذَا الْقَوْلِ أَيْضًا وَقَالَ مَرَّةً أُخْرٰى إِذَا قَالَ لَهَا ذٰلِكَ الْقَوْلَ فِي بَعْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ لَمْ يُحْكَمْ بِوُقُوعِ الطَّلَاقِ حَتّٰى يَمْضِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ الْوَقْتِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ السَّنَةِ الْجَائِيَةِ قَالَ لِأَنَّ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ فَقَدْ كَمَلَ حَوْلٌ مُنْذُ قَالَ ذٰلِكَ الْقَوْلَ وَهِيَ فِي كُلِّ حَوْلٍ فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ وُقُوعَ الطَّلَاقِ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَهٰذَا الْقَوْلُ عِنْدِي لَيْسَ بِشَيْءٍ لِأَنَّهُ لَمْ يُقَلْ لَنَا إِنَّ كُلَّ حَوْلٍ يَكُونُ فِيهِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ الْحَوْلَ لَيْسَ فِيهِ شَهْرُ رَمَضَانَ بِكَمَالِهِ مِنْ سَنَةٍ وَاحِدَةٍ وَإِنَّمَا قِيلَ لَنَا إِنَّهَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ كُلِّ سَنَةٍ هٰكَذَا دَلَّنَا عَلَيْهِ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَهُ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ

اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اس موجودہ رمضان کے باقی دنوں میں ہو تو ان میں طلاق واقع ہوئی تو یہ اسی طرح ہوگا جیسے کوئی شخص رمضان المبارک سے پہلے اپنی بیوی سے کہے "تجھے لیلۃ القدر میں طلاق ہے" تو رمضان المبارک کا مہینہ گزرنے کے بعد ہی طلاق ہوگی حضرت امام اعظم رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب یہ بات مشکل ہے تو میں علم حاصل ہونے کے بعد ہی وقوع طلاق کا حکم دوں گا اور اس کا علم مجھے اس وقت حاصل ہوگا جب موجودہ ماہ رمضان اور اس کے بعد آنے والا رمضان المبارک گزر جائے۔

تو اس باب میں حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کبھی یہی بات فرماتے ہیں اور کبھی دوسرا قول کرتے ہیں جب کوئی شخص اپنی عورت کو یہ بات رمضان المبارک کے کچھ دن گزرنے کے بعد کہے تو جب تک آئندہ رمضان المبارک کے اتنے دن گزر نہ جائیں وہ طلاق نہیں دیتے وہ فرماتے ہیں یہ اس لیے ہے کہ جب اس کے قول سے اب تک سال مکمل ہو گیا اور یہ (لیلۃ القدر) سارے سال میں ہوتی ہے تو ہمیں وقوع طلاق کا علم حاصل ہو گیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے نزدیک اس قول کی کوئی حیثیت نہیں کیونکہ ہمیں یہ تو نہیں کہا گیا کہ ہر سال لیلۃ القدر ہوگی باوجودیکہ اس میں ماہ رمضان مکمل نہ ہو بلکہ ہمیں کہا گیا ہے کہ وہ ہر سال رمضان المبارک میں ہوتی ہے اس بات پر قرآن پاک کی دلالت اسی طرح ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں یونہی فرمایا جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے اسی باب میں ذکر کیا تو جب بات یوں ہے تو جب وہ رمضان المبارک کے کسی حصے میں کہے "تجھے لیلۃ القدر میں طلاق ہے" تو اس بات کا احتمال ہے کہ

marfat.com

اِحْتَمَلَ اَنْ یَکُوْنَ اِذَا قَالَ لَهَا فِیْ بَعْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ اَنْتِ طَالِقٌ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اَنْ تَکُوْنَ لَیْلَةُ الْقَدْرِ فِیْمَا مَضٰی مِنْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ فَیَکُوْنُ اِذَا مَضٰی حَوْلٌ مِنْ حِیْنَئِذٍ اِلٰی مِثْلِهٖ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ السَّنَةِ الْجَائِیَةِ لَا لَیْلَةَ قَدْرٍ فِیْهِ فَفَسَدَ بِمَا ذَکَرْنَا قَوْلُ اَبِیْ یُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ الَّذِیْ وَصَفْنَا وَثَبَتَ عَلٰی هٰذَا التَّرْتِیْبِ مَا ذَهَبَ اِلَیْهِ اَبُوْحَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ کَانَ اَبُوْیُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰی اِذَا قَالَ لَهَا الْقَوْلَ فِیْ بَعْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ اِنَّ الطَّلَاقَ لَا یَقَعُ حَتّٰی یَمْضِیَ لَیْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ وَذَهَبَ فِیْ ذٰلِكَ فِیْمَا نُرٰی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اِلٰی اَنَّ مَا رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهِ اَنَّهَا فِیْ لَیْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعَیْنِهَا هُوَ حَدِیْثُ بِلَالٍ وَحَدِیْثُ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ فَاِذَا مَضَتْ لَیْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ عُلِمَ اَنَّ لَیْلَةَ الْقَدْرِ قَدْ کَانَتْ فَحُکِمَ بِوُقُوْعِ الطَّلَاقِ وَقِیْلَ ذٰلِكَ فَلَیْسَ یُعْلَمُ کَوْنُهَا فَکَذٰلِكَ لَمْ یُحْکَمْ بِوُقُوْعِ الطَّلَاقِ وَهٰذَا الْقَوْلُ تَشْهَدُ لَهُ الْاٰثَارُ الَّتِیْ رَوَیْنَاهَا فِیْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

گزرے ہوئے دنوں میں لیلۃ القدر ہو پس جب اس وقت سے لے کر آئندہ ماہ رمضان کے ان دنوں تک سال گزر جائے تو اس میں لیلۃ القدر نہ ہو تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا یہ قول فاسد ہو گیا اور اس ترتیب سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ثابت ہو گیا حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بعض اوقات فرماتے ہیں کہ اگر وہ رمضان المبارک کے کسی حصے میں اس کو یہ بات کہے تو جب تک ستائیسویں رات نہ گزر جائے طلاق واقع نہ ہوگی ہمارے خیال میں انہوں نے یہ مسلک سرکار دو عالم سے مروی اس روایت کی بنیاد پر اپنایا ہے کہ یہ (لیلۃ القدر) رمضان المبارک کی کوئی خاص رات ہے اور یہ حضرت بلال اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کی روایات ہیں پس جب ستائیسویں رات گزر جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ لیلۃ القدر گزر چکی ہے لہٰذا وقوع طلاق کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس سے پہلے اس (کے گزرنے) کا علم نہ ہو گا لہٰذا وقوعِ طلاق کا حکم بھی نہیں دیا جائے گا اس قول پر وہ روایات گواہ ہیں جو ہم نے اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں۔

بَابُ ۱۹۰ طَلَاقِ الْمُکْرَهِ

جبراً طلاق لینے کا حکم

۴۳۸۴۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَکْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَجَاوَزَ اللّٰهُ لِیْ عَنْ اُمَّتِیَ الْخَطَاَ وَالنِّسْیَانَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت سے غلطی، بھول اور جس پر اسے مجبور کیا جائے، معاف کر دیا ہے

وما استكرهوا عليه.

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان الرجل اذا اكره على طلاق او نكاح او يمين او عتاق او ما اشبه ذلك حتى فعله مكرها ان ذلك كله باطل لانه قد دخل فيما تجاوز الله فيه للنبي صلى الله عليه وسلم عن امته واحتجوا في ذلك بهذا الحديث.

وخالفهم في ذلك اخرون فقالوا بل يلزمه ما حلف به حال الاكراه من يمين وينفذ عليه طلاقه وعتاقه ونكاحه ومراجعته لزوجته المطلقة ان كان راجعها.

وتاولوا في هذا الحديث معنى غير المعنى الذي تاوله اهل المقالة الاولى فقالوا انما ذلك في الشرك خاصة لان القوم كانوا حديثي عهد بكفر في دار كانت دار كفر فكان المشركون اذا قدروا عليهم استكرهوهم على الاقرار بالكفر فيقرون بذلك بالسنتهم وقد فعلوا ذلك بعمار بن ياسر رضي الله عنه وبغيره من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ورضي عنهم فنزلت فيهم الا من اكره وقلبه مطمئن بالايمان وربما سهوا فتكلموا بما جرت عليه عاداتهم قبل الاسلام وربما اخطؤا فتكلموا بذلك ايضا فتجاوز الله عز وجل لهم عن ذلك لانهم غير مختارين لذلك ولا قاصدين اليه وقد ذهب ابو يوسف رحمه الله الى هذا التفسير ايضا حدثنا الكيساني عن ابيه عنه قال الحديث يحتمل هذا المعنى ويحتمل ما قال اهل المقالة الاولى فلما احتمل ذلك

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کسی شخص کو طلاق، نکاح قسم، آزاد کرنے یا اس قسم کے کسی دوسرے کام پر مجبور کیا جائے حتی کہ وہ اسے مجبور ہو کر بجا لائے تو یہ سب کچھ باطل ہے کیونکہ یہ ان امور میں شامل ہو گیا جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے صدقے آپ کی امت سے معاف کر دیا ان حضرات نے اس (مذکورہ بالا) روایت سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا کہ اس نے جبر کی صورت میں جو قسم اٹھائی وہ نافذ ہو جائے گی اسی طرح اس کی طلاق، آزاد کرنا اور نکاح نیز اگر وہ اپنی مطلقہ بیوی سے رجوع کرے تو وہ بھی نافذ ہو جائے گا۔

انہوں نے اس حدیث کا مفہوم پہلے قول کے قائلین کے بیان کردہ مفہوم سے الگ بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حکم صرف شرک کے بارے میں ہے کیونکہ وہ لوگ دار الکفر میں تھے اور نئے نئے مسلمان ہوتے تھے اس لیے جب بھی کفار کا ان پر بس چلتا انہیں اقرار کفر پر مجبور کرتے چنانچہ وہ اپنی زبانوں سے اس کا اقرار کرتے حضرت عمار بن یاسر اور بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بھی یہی معاملہ کیا گیا تو ان کے حق میں آیت کریمہ نازل ہوئی "مگر جس کو مجبور کیا گیا اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو" اور بعض اوقات وہ بھول کر اسلام سے پہلے کی عادت کے مطابق کلمہ کفر کہہ دیتے، اور کبھی غلطی سے بھی اس قسم کا کلام کرتے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر فرمایا کیونکہ اس میں ان کو کوئی اختیار نہ تھا اور نہ ہی وہ اس کا ارادہ کرتے تھے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہم اللہ نے یہی تفسیر بیان کی ہے حضرت کیسانی نے اپنے والد کے واسطہ سے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے اسی طرح بیان کیا تو اس حدیث میں اس بات کا بھی احتمال ہے اور پہلے قول والوں کے موقف کا بھی۔ پس جب اس بات کا احتمال ہے تو ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم پر اس کے معانی واضح ہوں تاکہ وہ دونوں میں سے ایک

marfat.com

احْتَجْنَا إِلَى كَشْفِ مَعَانِيهِ لِيَدُلَّنَا عَلَى أَحَدِ التَّأْوِيلَيْنِ فَنَصْرِفُ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ إِلَيْهِ۔

فَنَظَرْنَا فِي ذَلِكَ فَوَجَدْنَا الْخَطَأَ هُوَ مَا أَرَادَ الرَّجُلُ غَيْرَهُ فَفَعَلَهُ لَا عَنْ قَصْدٍ مِنْهُ إِلَيْهِ وَلَا إِرَادَةٍ مِنْهُ إِيَّاهُ وَكَانَ السَّهْوُ مَا قَصَدَ إِلَيْهِ فَفَعَلَهُ عَلَى الْقَصْدِ مِنْهُ إِلَيْهِ عَلَى أَنَّهُ سَاهٍ عَنِ الْمَعْنَى الَّذِي يَمْنَعُهُ مِنْ ذَلِكَ الْفِعْلِ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا نَسِيَ أَنْ تَكُونَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ لَهُ زَوْجَةً فَقَصَدَ إِلَيْهَا فَطَلَّقَهَا فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ طَلَاقَهُ عَامِلٌ وَلَمْ يُبْطِلُوا ذَلِكَ لِسَهْوِهِ وَلَمْ يَدْخُلْ ذَلِكَ السَّهْوُ فِي السَّهْوِ الْمَعْفُوِّ عَنْهُ فَإِذَا كَانَ السَّهْوُ الْمَعْفُوُّ عَنْهُ لَيْسَ فِيهِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الطَّلَاقِ وَالْأَيْمَانِ وَالْعَتَاقِ كَانَ كَذَلِكَ الِاسْتِكْرَاهُ الْمَعْفُوُّ عَنْهُ لَيْسَ فِيهِ أَيْضًا مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ۔

فَثَبَتَ بِذَلِكَ فَسَادُ قَوْلِ الَّذِينَ أَدْخَلُوا الطَّلَاقَ وَالْعَتَاقَ وَالْأَيْمَانَ فِي ذَلِكَ۔

وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَيْضًا لِقَوْلِهِمْ بِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۸۵ - **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

مفہوم کے بارے میں ہماری راہنمائی کریں اور ہم اس حدیث کو اس معنی کی طرف پھیر دیں۔

تو ہم نے اس میں غور کیا تو معلوم ہوا کہ جب کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے لیکن اس کی بجائے کسی دوسرے کام کو بجا لائے جس کا اس نے قصد و ارادہ نہیں کیا تو یہ خطا ہے اور سہو (بھول) یہ ہے کہ کسی کام کو ارادتاً بجا لائے حالانکہ لیکن جو بات اس میں رکاوٹ تھی اسے بھول گیا ہے[ل]۔ اب اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے بارے میں بھول جائے کہ وہ اس کی بیوی ہے لیکن اس کے باوجود قصداً اس کو طلاق دے تو سب کا اتفاق ہے کہ اس کی یہ طلاق واقع ہو جائے گی اور وہ بھول کی وجہ سے اس طلاق کو باطل قرار نہیں دیتے اور یہ بھول اس بھول میں داخل نہ ہوگی جس کو معاف کر دیا گیا تو جب (بھول کردہ گئی) طلاق، قسم اور آزاد کرنا اس بھول میں داخل نہیں جس کو معاف کیا گیا تو اسی طرح یہ امور اس جبر سے متعلق بھی نہ ہوں گے جس کو معاف کیا گیا ہے۔

تو اس سے ان لوگوں کے قول کا فساد ثابت ہو گیا جنہوں نے طلاق، آزادی اور قسم کو اس میں شامل کیا۔

پہلے قول والوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی (درج ذیل) حدیث سے بھی استدلال کیا ہے۔

حضرت علقمہ بن وقاص لیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ منبر پر فرما رہے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ نے فرمایا اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ہی کی طرف ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا کے لیے ہو کہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کی طرف، ہو کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف ہوگی جس کی جانب اس نے ہجرت کی ہے۔

ل جیسے روزے کی حالت میں جان بوجھ کر کھانا لیکن روزے کو بھول گیا جو اس کھانے میں رکاوٹ تھا ۱۲ ہزاروی۔

۳۸۶ - حدثنا ابراهیم بن مرزوق قال ثنا سلیمان بن حرب قال ثنا حماد بن زید عن یحیی بن سعید فذکر باسنادہ مثلہ۔

قالوا فلما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاعمال بالنیۃ ثبت ان عملا لا ینفذ من طلاق ولا عتاق ولا غیرہ الا ان تکون معہ نیۃ۔

فکان من الحجۃ للآخرین فی ذلک ان ہذا الکلام لم یقصد بہ الی المعنی الذی ذکرہ ہذا المخالف وانما قصد بہ الی الاعمال التی یجب بہا الثواب الا تراہ یقول الاعمال بالنیۃ وانما لامرئ ما نوی یرید من الثواب ثم قال فمن کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ہجرتہ الی دنیا یصیبہا او الی امراۃ یتزوجہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ فذلک لا یکون الا جوابا لسؤال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن المہاجر فی عملہ ای فی ہجرتہ فقال انما الاعمال بالنیۃ حتی اتی علی الکلام الذی فی الحدیث ولیس ذلک من امر الاکراہ علی الطلاق والعتاق والرجعۃ والایمان فی شیء۔

فانتفی ہذا الحدیث ایضا ان تکون فیہ حجۃ لاہل المقالۃ التی بدانا بذکرہا علی اہل المقالۃ التی ثنینا بذکرہا۔

۳۸۷ - وکان مما احتج بہ اہل المقالۃ الثانیۃ لقولہم الذی ذکرنا ما حدثنا فہد قال ثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ قال ثنا ابو اسامۃ عن الولید بن جمیع قال ثنا ابو

حضرت حماد بن زید نے حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت کیا۔ انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے تو کوئی عمل بھی چاہے وہ طلاق ہو کسی کو آزاد کرنا یا کوئی دوسرا عمل ہو نیت کے بغیر نافذ نہیں ہوتا۔

اس سلسلے میں دوسرے حضرات کی دلیل یہ ہے کہ اس کلام سے اس معنی کا قصد نہیں کیا گیا جسے اس مخالف نے ذکر کیا بلکہ اس سے وہ اعمال مراد ہیں جن سے ثواب حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ آپ فرما رہے ہیں اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی تو اس سے ثواب مراد ہے پھر فرمایا جسکی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو تو اسکی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہی ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا کی خاطر ہو کہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کی طرف کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت (کی نیت) کی ہے تو یہ کسی سوال کا جواب ہی ہو سکتا ہے گویا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مہاجر کے عمل یعنی ہجرت کے ثواب سے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے حتی کہ آپ نے وہ کلام فرمایا جو حدیث میں مذکور ہے اور یہ طلاق عتاق (آزاد کرے) رجعت اور قسم کے سلسلہ میں جبر کے بارے میں نہیں ہے۔

تو اس حدیث میں بھی پہلے قول والوں کی دوسرے قول والوں کے خلاف حجت کی نفی ہو گئی۔

دوسرے قول والوں نے اپنے موقف پر بطور دلیل یہ حدیث بھی پیش کی ہے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے غزوۂ بدر میں شریک ہونے سے صرف اس بات نے روکا کہ میں اور میرے والد نکلے تو ہمیں قریش کے کفار نے پکڑ لیا

marfat.com

الطُّفَيْلِ قَالَ ثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قَالَ مَا مَنَعَنِيْ أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلَّا أَنِّيْ خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِيْ فَأَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا إِنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا مَا نُرِيْدُ إِلَّا الْمَدِيْنَةَ فَأَخَذُوْا مِنَّا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهُ فَأَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ انْصَرِفَا نَفِيْ لَهُمْ بِعُهُوْدِهِمْ وَنَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ۔

انہوں نے کہا تم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم تک جانا چاہتے ہو؟ ہم نے کہا ہم تو صرف مدینہ طیبہ کا ارادہ کرتے ہیں تو انہوں نے ہم سے اللہ تعالیٰ کا عہد اور پکا وعدہ لیا کہ ہم مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ جائیں اور ہم حضور علیہ السلام کے ہمراہ لڑائی نہ لڑیں چنانچہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو خبر دی تو آپ نے فرمایا تم واپس جاؤ ہم ان کے عہد کو پورا کریں گے اور ان کے خلاف اللہ تعالیٰ کی مدد چاہیں گے۔

۳۸۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ الْوَلِيْدِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِيْ حُسَيْلٌ وَنَحْنُ نُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

حضرت ابو الطفیل، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اور میرے باپ حسیل حضور علیہ السلام (تک پہنچنے) کا ارادہ کرتے ہوئے نکلے، اس کے بعد انہوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

قَالُوْا فَلَمَّا مَنَعَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُضُوْرِ بَدْرٍ لِاسْتِحْلَافِ الْمُشْرِكِيْنَ الْقَاهِرِيْنَ لَهُمَا عَلٰى مَا اسْتَحْلَفُوْهُمَا عَلَيْهِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْحَلْفَ عَلَى الطَّوَاعِيَةِ وَالْإِكْرَاهِ سَوَاءٌ وَكَذٰلِكَ الطَّلَاقُ وَالْعِتَاقُ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بدر کی حاضری سے اس لیے منع فرمایا کہ ظالم مشرکوں نے ان سے وعدہ لیا تھا تو اس سے ثابت ہوا کہ خوشی اور مجبوری دونوں حالتوں کی قسم برابر ہے تو طلاق اور عتاق کا بھی یہی حکم ہے۔

وَهٰذَا أَوْلٰى مَا فُعِلَ فِي الْآثَارِ إِذَا وُقِفَ عَلٰى مَعَانِيْ بَعْضِهَا أَنْ يُحْمَلَ مَا بَقِيَ مِنْهَا عَلٰى مَا لَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ الْمَعْنٰى مَتٰى مَا قُدِرَ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ۔

تو جب بعض روایات کے معانی سے آگاہی ہو تو باقی روایات کو بھی اسی معنیٰ پر محمول کرنا زیادہ بہتر ہے تاکہ وہ اس معنیٰ کے خلاف نہ ہوں اور ان کے درمیان تضاد نہ پایا جائے۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الشِّرْكِ وَحَدِيْثُ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الطَّلَاقِ وَالْأَيْمَانِ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے شرک کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت اور طلاق، قسم اور اس جیسے دوسرے امور میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ثابت ہو گئی۔

وَأَمَّا حُكْمُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّ فِعْلَ الرَّجُلِ مُكْرَهًا لَا يَخْلُوْ مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ الْمُكْرَهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْفِعْلِ إِذَا فَعَلَهُ

غور و فکر کے طریقے پر اس کا حکم یہ ہے کہ کسی شخص کا مجبوری کی حالت میں کوئی کام کرنا دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ شخص اس فعل کے ارتکاب سے اس شخص کے حکم میں ہوگا

مُكْرَهًا فِي حُكْمِ مَنْ لَمْ يَفْعَلْهُ فَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ شَيْءٌ أَوْ يَكُوْنُ فِي حُكْمِ مَنْ فَعَلَهُ فَيَجِبُ عَلَيْهِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ لَوْ فَعَلَهُ غَيْرَ مُسْتَكْرَهٍ.

فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا هُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا أَكْرَهَهَا زَوْجُهَا وَهِيَ صَائِمَةٌ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ أَوْ حَاجَّةٌ فَجَامَعَهَا إِنَّ حَجَّهَا يَبْطُلُ وَكَذٰلِكَ صَوْمُهَا وَلَمْ يُرَاعُوْا فِي ذٰلِكَ الْإِسْتِكْرَاهِ فَيُفَرِّقُوْا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَاعِيَةِ وَلَا جُعِلَتِ الْمَرْأَةُ فِيهِ فِي حُكْمِ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ شَيْئًا بَلْ قَدْ جُعِلَتْ فِي حُكْمِ مَنْ قَدْ فَعَلَ فِعْلًا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحُكْمُ وَرُفِعَ عَنْهَا الْإِثْمُ فِي ذٰلِكَ خَاصَّةً.

وَكَذٰلِكَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أُكْرِهَ رَجُلًا عَلَى جِمَاعِ امْرَأَةٍ أُضْطُرَّتْ إِلَى ذٰلِكَ كَانَ الْمَهْرُ فِي النَّظَرِ عَلَى الْمُجَامِعِ لَا عَلَى الْمُكْرِهِ وَلَا يَرْجِعُ بِهِ الْمُجَامِعُ عَلَى الْمُكْرِهِ لِأَنَّ الْمُكْرِهَ لَمْ يُجَامِعْ فَيَجِبُ عَلَيْهِ بِجِمَاعِهِ مَهْرٌ وَمَا يَجِبُ فِي ذٰلِكَ الْجِمَاعِ فَهُوَ عَلَى الْمُجَامِعِ لَا عَلَى غَيْرِهِ.

فَلَمَّا ثَبَتَ فِي هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ أَنَّ الْمُكْرَهَ عَلَيْهَا مَحْكُوْمٌ عَلَيْهِ بِحُكْمِ الْفَاعِلِ كَذٰلِكَ فِي الطَّوَاعِيَةِ فَيُوْجِبُوْنَ عَلَيْهِ فِيهَا مِنَ الْأَمْوَالِ مَا يَجِبُ عَلَى الْفَاعِلِ لَهَا فِي الطَّوَاعِيَةِ ثَبَتَ أَنَّهُ كَذٰلِكَ الْمُطَلِّقُ وَالْمُعْتِقُ وَالْمُرَاجِعُ فِي الْإِسْتِكْرَاهِ يُحْكَمُ عَلَيْهِ بِحُكْمِ الْفَاعِلِ فَيَلْزَمُهُ أَفْعَالُهُ كُلُّهَا.

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ لَا أَجَزْتَ بَيْعَهُ وَإِجَارَتَهُ.

قِيلَ لَهُ إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْبُيُوْعَ وَالْإِجَارَاتِ قَدْ تُرَدُّ بِالْعُيُوْبِ وَبِخِيَارِ الرُّؤْيَةِ وَبِخِيَارِ الشَّرْطِ وَلَيْسَ النِّكَاحُ كَذٰلِكَ وَلَا الطَّلَاقُ وَلَا الْمُرَاجَعَةُ وَلَا الْعِتْقُ كَمَا كَانَ

جس نے یہ عمل نہیں کیا تو اب اس پر کچھ بھی واجب نہ ہوگا اور یا وہ عمل کرنے والے کے حکم میں ہوگا تو اب اس پر وہ چیز واجب ہوگئی جو مجبور نہ کرنے کی صورت میں عمل کی وجہ سے واجب ہوتی۔

تو ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ ان حضرات کا اس عورت کے بارے میں اختلاف نہیں جس کو اس کا خاوند جماع پر مجبور کرتا ہے اور اس نے رمضان المبارک کا روزہ رکھا ہوا تھا یا وہ حج کر رہی ہو تو جماع کرنے سے اس کا حج باطل ہو جاتا ہے اسی طرح روزہ بھی (ٹوٹ جاتا ہے) ان حضرات نے اس جبر کی کوئی رعایت نہیں کہ وہ اس عمل میں اور مرضی سے عمل کرنے میں فرق کرتے اور اس ضمن میں عورت کو عمل نہ کرنے والے کے حکم میں شمار نہیں کیا گیا بلکہ اسے اس شخص کے حکم میں شمار کیا گیا جس نے کوئی فعل کیا اور اس پر حکم واجب ہے یہاں صرف گناہ اٹھ جائیگا۔

اسی طرح اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو کسی ایسی عورت سے جماع کرنے پر مجبور کرے جو جماع کے لیے بے قرار ہو تو قیاس کے مطابق مہر جماع کرنے والے پر ہوگا جبر کرنے والے پر نہیں کیونکہ جبر کرنے والے نے جماع نہیں کیا کہ اس کے جماع سے اس پر مہر واجب ہوتا تو اس جماع کی صورت میں جماع کرنے والے پر مہر واجب ہوگا کسی دوسرے پر نہیں۔

جب ثابت ہوا کہ ان امور میں وہ شخص ہی فاعل کہلاتا ہے جس پر جبر کیا گیا جس طرح اپنی مرضی سے کام کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں لہٰذا یہ حضرات (علماء کرام) اس پر اسی طرح مال لازم کرتے ہیں جس طرح وہ مرضی سے عمل کرنے والے پر واجب قرار دیتے ہیں تو ثابت ہوا کہ جبر کی صورت میں طلاق دینے والے، آزاد کرنے والے اور رجوع کرنے والے پر فاعل کی طرح حکم لگایا جائے گا اور اس کے تمام افعال لازم (نافذ) ہوں گے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم اس شخص (جس پر جبر کیا گیا) کی تجارت اور اجارہ کو کیوں جائز قرار نہیں دیتے۔

تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ہم دیکھتے ہیں خرید و فروخت اور اجاروں کو عیب خیار رویت اور خیار شرط کے سات رد کر دیا جاتا ہے لیکن نکاح، طلاق، رجوع کرنا اور آزاد کرنا ایسا نہیں ہے تو جو چیز خیار شرط کی وجہ سے ٹوٹ جاتی ہے اسی طرح ان اسباب

قَدْ تَنْتَقِضُ بِالْخِيَارِ الْمَشْرُوطِ فِيهِ وَبِالْأَسْبَابِ الَّتِي فِي أَصْلِهِ مِنْ عَدَمِ الرُّؤْيَةِ وَالرَّدِّ بِالْعُيُوبِ نَقْضٌ بِالْإِكْرَاهِ وَمَا لَا يَجِبُ نَقْضُهُ بِشَيْءٍ بَعْدَ ثُبُوتِهِ لَمْ يَنْتَقِضْ بِإِكْرَاهٍ وَلَا بِغَيْرِهِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ. وَقَدْ رَأَيْنَا مِثْلَ هٰذَا قَدْ جَاءَتْ بِهِ السُّنَّةُ.

کے ذریعے جو اس کی اصل میں پائے جاتے ہیں مثلاً اسے (مبیع کو) کو نہ دیکھنا، بھی ٹوٹ جاتی ہے نیز عیب کی وجہ سے بھی اسے رد کر دیا جاتا ہے تو وہ مجبور کرنے کی صورت میں بھی ٹوٹ جائے گی اور جو چیز ثابت ہونے کے بعد کسی وجہ سے نہیں ٹوٹتی وہ جبر و اکراہ وغیرہ سے بھی نہیں ٹوٹتی یہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ اس کی تائید میں حدیث بھی آئی ہے۔

۳۸۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَرْدَكَ أَنَّهُ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي يُوسُفُ ابْنُ مَاهِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ.

حضرت یوسف بن ماہک فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کی سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے اور ان میں مزاح بھی سنجیدگی ہے نکاح، طلاق اور رجوع کرنا۔

۳۹۰- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ وَأَسَدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَرْدَكَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ مَاهِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت ابو ہریرہ عنہ کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

۳۹۱- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَرْدَكَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ مَاهِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَلَمَّا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ فَمَنَعَ النِّكَاحَ مِنَ الْبُطْلَانِ بَعْدَ وُقُوعِهِ وَكَذٰلِكَ الطَّلَاقُ

ایک اور طریق سے بھی بواسطہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں سنجیدگی میں بھی سنجیدگی ہیں اور مزاح میں بھی سنجیدگی شمار ہوتی ہیں تو آپ نے نکاح کے واقع ہونے کے بعد اس کو باطل ہونے سے منع فرما دیا، طلاق اور رجوع کا بھی یہی حکم ہے اور تم نہیں دیکھو گے کہ خرید و فروخت کو اس معنی پر محمول کیا گیا ہو بلکہ اس کو اس کے برخلاف معنی پر محمول کیا گیا ہے لہذا جو شخص ہنسی مذاق میں کوئی چیز بیچتا ہے تو

وَالْمُؤَاجَرَةُ وَلَمْ تَرَ الْبُيُوْعُ حُمِلَتْ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَعْنٰى بَلْ حُمِلَتْ عَلٰى ضِدِّهٖ فَجُعِلَ مَنْ بَاعَ لَاعِبًا كَانَ بَيْعُهٗ بَاطِلًا وَكَذٰلِكَ مَنْ اٰجَرَ لَاعِبًا كَانَتْ اِجَارَتُهٗ بَاطِلًا فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اِلَّا لِاَنَّ الْبُيُوْعَ وَالْاِجَارَاتِ مِمَّا يُنْقَضُ بِالْاَسْبَابِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا فَنُقِضَتْ بِالْهَزْلِ كَمَا نُقِضَتْ بِذٰلِكَ وَكَانَتِ الْاَشْيَاءُ الْاُخَرُ مِنَ الطَّلَاقِ وَالْعَتَاقِ وَالرَّجْعَةِ لَا يَبْطُلُ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَجُعِلَتْ غَيْرَ مَرْدُوْدٍ بِالْهَزْلِ فَكَذٰلِكَ اَيْضًا فِي النَّظَرِ مَا كَانَ يُنْقَضُ بِالْاَسْبَابِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا نُقِضَ بِالْاِكْرَاهِ وَمَا كَانَ لَا يُنْقَضُ بِتِلْكَ الْاَسْبَابِ لَمْ يُنْقَضْ بِالْاِكْرَاهِ۔ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ۔

اس کی بیع باطل ہے اسی طرح جو شخص کھیل کے طور پر اجارہ کرتا ہے تو اس کا اجارہ بھی باطل ہے لہٰذا ہمارے نزدیک یہ بات اس لیے ہے کہ خرید و فروخت اور اجارہ ان اسباب سے ٹوٹ جاتے ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا تو جس طرح وہ ان چیزوں سے ٹوٹ جاتے ہیں مذاق سے بھی ٹوٹ جائیں گے اور دوسرے اور مثلاً طلاق، عتاق اور رجعت وغیرہ نہیں ٹوٹتے لہٰذا یہ مذاق کی صورت میں رد نہیں کیے جائیں گے تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ جو چیزیں ہمارے ذکر کردہ اسباب سے ٹوٹ جاتی ہیں وہ جبر کی صورت میں بھی ٹوٹ جائیں گی اور جو امور ان اسباب سے نہیں ٹوٹتے وہ جبر سے بھی نہیں ٹوٹتے۔

یہ بات حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۳۹۲- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَلَّافُ قَالَ ثَنَا ابْنُ سَوَآءٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَقُوْلُ طَلَاقُ السَّكْرَانِ وَالْمُكْرَهِ جَائِزٌ۔

حضرت ابو سنان فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے نشہ والے اور جس پر جبر کیا گیا دونوں کی طلاق جائز (نافذ) ہے۔

بَابُ ۱۹۱ الرَّجُلِ يَنْفِيْ حَمْلَ امْرَاَتِهٖ اَنْ يَّكُوْنَ مِنْهُ

کسی شخص کا اپنی بیوی کے حمل کا خود سے نفی کرنا

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ ذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا نَفٰى حَمْلَ امْرَاَتِهٖ اَنْ يَّكُوْنَ مِنْهُ لَاعَنَ الْقَاضِيْ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَهٗ بِذٰلِكَ الْحَمْلِ وَاَلْزَمَهٗ اُمَّهٗ وَاَبَانَ الْمَرْاَةَ مِنْ زَوْجِهَا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کے حمل کی اپنے آپ سے نفی کردے تو قاضی ان کے درمیان اس حمل کی وجہ سے لعان کرے اور وہ حمل عورت کے لیے لازم کردے نیز عورت کو مرد سے جدا کردے۔

۳۹۳- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثٍ يُحَدِّثُهٗ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

ان حضرات نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے جسے حضرت علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کی

marfat.com

اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بِالْحَمْلِ۔

وَقَدْ كَانَ اَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ مَرَّةً وَلَيْسَ هُوَ بِالْمَشْهُوْرِ مِنْ قَوْلِهٖ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يُلَاعَنُ بِحَمْلٍ لِاَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ لَا يَكُوْنَ حَمْلًا لِاَنَّ مَا يَظْهَرُ مِنَ الْمَرْاَةِ مِمَّا يُتَوَهَّمُ بِهٖ اَنَّهَا حَامِلٌ لَيْسَ يُعْلَمُ بِهٖ حَمْلٌ عَلٰى حَقِيْقَةٍ اِنَّمَا هُوَ تَوَهُّمٌ فَنَفْيُ الْمُتَوَهَّمِ لَا يُوْجِبُ اللِّعَانَ۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ احْتَجُّوْا بِهٖ عَلَيْهِمْ حَدِيْثٌ مُخْتَصَرٌ اِخْتَصَرَهُ الَّذِيْ رَوَاهُ فَغَلَطَ فِيْهِ وَاِنَّمَا اَصْلُهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَهُمَا وَهِيَ حَامِلٌ فَذٰلِكَ عِنْدَنَا لِعَانٌ بِالْقَذْفِ لَا لِعَانٌ بِنَفْيِ الْحَمْلِ فَتَوَهَّمَ الَّذِيْ رَوَاهُ اَنَّ ذٰلِكَ لِعَانٌ بِالْحَمْلِ فَاخْتَصَرَ الْحَدِيْثَ كَمَا ذَكَرْنَا۔

۲۹۴- وَاَصْلُ الْحَدِيْثِ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عَشِيَّةً فِي الْمَسْجِدِ اِذْ قَالَ رَجُلٌ اِنْ اَحَدُنَا رَاٰى مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَاِنْ قَتَلَهُ قَتَلْتُمُوْهُ وَاِنْ هُوَ تَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوْهُ وَاِنْ هُوَ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى غَيْظٍ لَاَسْاَلَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَحَدُنَا رَاٰى مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا

وجہ سے لعان کیا۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے بھی ایک بار یہی بات فرمائی تھی لیکن یہ آپ کا مشہور قول نہیں ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا حمل کی وجہ سے لعان نہ کیا جائے کیونکہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ وہ حمل نہ ہو کیونکہ جو کچھ عورت سے ظاہر ہو رہا ہے اور اس کے ذریعے اس کے حاملہ ہونے کا وہم کیا ہے اس سے معلوم نہیں ہوتا کہ واقعی وہ حمل ہے وہ تو محض ایک وہم ہے لہذا وہم کرنے والے کی نفی سے لعان واجب نہ ہو گا۔

پہلے قول والوں کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ جس حدیث سے انہوں نے استدلال کیا ہے وہ مختصر ہے اس کے راوی نے اسے اختصاراً بیان کیا ہے اس لیے اس میں غلطی کا اس کی اصل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان لعان کیا جب کہ وہ عورت حاملہ تھی تو ہمارے نزدیک یہ قذف (الزام تراشی) کی وجہ سے لعان تھا حمل کی نفی کا لعان نہ تھا تو اس کے راوی کو وہم ہوا کہ یہ حمل کا لعان ہے اس لیے اس نے حدیث کو اختصار کے ساتھ بیان کیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

اس ضمن میں اصل حدیث بواسطہ حضرت علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں ہم شام کے وقت مسجد میں تھے کہ ایک شخص نے کہا اگر ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے پس وہ اسے قتل کر دے تو تم اسے قتل کرو گے اور اگر وہ اس کے بارے میں کلام کرے تو تم اسے کوڑے لگاؤ گے اور اگر وہ خاموش رہے تو غصے کی حالت میں خاموش رہے گا میں ضرور ضرور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھوں گا چنانچہ انہوں نے پوچھا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھے پھر اسے قتل کر دے تو آپ اسے قتل کریں گے

فَإِنْ قَتَلَهُ قَتَلْتُمُوهُ وَإِنْ هُوَ تَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوهُ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ اللَّهُمَّ احْكُمْ فَأُنْزِلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوَّلَ مَنِ ابْتُلِيَ بِهِ.

اور اگر وہ (اس کے بارے میں) کلام کرے تو اسے کوڑے لگائیں گے اور اگر وہ خاموش رہے تو غصے کی حالت میں خاموش رہتا ہے یا اللہ! (اس سلسلے میں) حکم نازل فرما پس لعان کی آیت نازل ہوئی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ شخص سب سے پہلے اس میں مبتلا ہوا۔

۳۹۵ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ وَجَدَ رَجُلٌ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَابْتُلِيَ بِهِ وَكَانَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَاعَنَ امْرَأَتَهُ فَلَمَّا أَخَذَتِ امْرَأَتُهُ تَلْتَعِنُ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ فَالْتَعَنَتْ فَلَمَّا أَدْبَرَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا فَجَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا.

حضرت علقمہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص جمعۃ المبارک کی رات مسجد نبوی میں کھڑا ہوا اس نے کہا مجھے بتاؤ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پائے پھر اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ شخص اس میں مبتلا ہوا اور ایک انصاری شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی عورت سے لعان کیا جب وہ عورت لعان کرنے لگی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا ٹھہر جاؤ پھر اس نے لعان کیا جب وہ واپس جانے لگی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو سکتا ہے اس کے ہاں سیاہ رنگ کا گھنگریالے بالوں والا بچہ پیدا ہو چنانچہ اس نے سیاہ رنگ کا گھنگریالے بالوں والا بچہ جنا۔

۳۹۶ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت جریر، حضرت اعمش سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهَذَا هُوَ أَصْلُ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي اللِّعَانِ وَهُوَ لِعَانٌ بِقَذْفٍ كَانَ مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ لِامْرَأَتِهِ وَهِيَ حَامِلٌ لَا بِحَمْلِهَا.

تو لعان کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اصل روایت یہ (مذکورہ بالا روایت) ہے اور یہ اس قذف کے سبب لعان ہے جو اس شخص نے اپنی بیوی پر لگایا جب وہ حاملہ تھی حمل کی وجہ

وَقَدْ رَوَاهُ عَلَى ذَلِكَ أَيْضًا غَيْرُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ.

اس سلسلے میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے علاوہ صحابہ کرام نے بھی روایت کیا ہے۔

۳۹۷ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَ الْعَجْلَانِيِّ وَامْرَأَتِهِ وَكَانَتْ حُبْلَى فَقَالَ زَوْجُهَا

حضرت قاسم بن محمد، حضرت عبد اللہ بن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عجلانی اور ان کی بیوی کے درمیان لعان کیا اور وہ حاملہ تھیں ان کے خاوند نے کہا اللہ کی قسم جب سے ہم نے عفر کیا (درختوں کو سیراب کیا ہے) اس وقت سے میں اس کے قریب نہیں گیا "عفر" کا مطلب یہ ہے

marfat.com

لِلّٰهِ مَا قَرَبْتُهَا مُنْذُ عَفَرْنَا وَالْعَفَرُ أَنْ يُسْقَى النَّخْلُ بَعْدَ أَنْ تُتْرَكَ مِنَ السَّقْيِ بَعْدَ الْإِبَارِ بِشَهْرَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَزَعَمُوا أَنَّ زَوْجَ الْمَرْأَةِ كَانَ حَمْشَ الذِّرَاعَيْنِ وَالسَّاقَيْنِ أَصْهَبَ الشَّعْرَةِ وَكَانَ الَّذِي رُمِيَتْ بِهِ ابْنَ السَّحْمَاءِ قَالَ فَجَاءَتْ بِغُلَامٍ أَسْوَدَ جَعْدًا قَطِطًا عَبْلَ الذِّرَاعَيْنِ خَدْلَ السَّاقَيْنِ قَالَ الْقَاسِمُ فَقَالَ ابْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ يَا أَبَا عَبَّاسٍ أَهِيَ الْمَرْأَةُ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا وَلٰكِنْ تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ قَدْ أَعْلَنَتْ فِي الْإِسْلَامِ.

۳۹۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۳۹۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ ثَنِي أَبِي أَنَّ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ سُؤَالَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ.

۴۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي عَهْدٌ بِأَهْلِي مُنْذُ عَفَرْنَا النَّخْلَ فَوَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا وَزَوْجُهَا مُصْفَرٌّ حَمْشٌ سَبْطُ الشَّعْرِ وَالَّذِي رُمِيَتْ بِهِ إِلَى السَّوَادِ جَعْدٌ قَطَطٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ

کہ کھجور کے درختوں کی پیوند کاری کے بعد دو مہینے تک پانی نہ دینے کے بعد انہیں سیراب کرنا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بارگاہ الٰہی میں) عرض کیا یا اللہ! اس کا حکم بیان فرما صحابہ کرام نے فرمایا کہ اس عورت کے خاوند کے بازو اور پنڈلیاں پتلی ہیں اور اس کے بال سُرخی مائل سیاہ ہیں اور جس شخص کے ساتھ اسے الزام دیا گیا تھا وہ ابن السحماء تھا حضرت ابن عباس فرماتے ہیں اس کے ہاں کالے رنگ کا گھنگھریالے بالوں والا بچہ پیدا ہوا جس کے ہاتھ اور پنڈلیاں موٹی تھیں حضرت قاسم فرماتے ہیں ابن شداد بن ہاد نے کہا اے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) کیا یہی وہ عورت ہے جس کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں گواہی کے بغیر کسی کو رجم کرتا تو اسے سنگسار کرتا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا "نہیں" البتہ یہ وہ عورت ہے جس کو اسلام میں (رجم سے پہلے) اعلان کیا گیا

حضرت ابوالزناد، حضرت قاسم سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

ایک دوسرے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل مروی ہے البتہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن شداد کے سوال کا ذکر نہیں کیا۔ آخر حدیث تک اسی طرح ہے۔

حضرت قاسم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب سے ہم نے کھجوروں کو پانی دیا ہے میں اپنی بیوی کے پاس نہیں گیا اب میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک شخص کو دیکھا ہے اس کا خاوند کمزور دبلی پتلی پنڈلیوں والا اور سیدھے بالوں والا تھا اور جس شخص کے ساتھ اسے الزام دیا گیا تھا وہ سیاہ رنگ کا گھنگھریالے بالوں والا تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بارگاہ خداوندی میں عرض کیا یا اللہ! واضح حکم نازل فرما چنانچہ

بَيْنَ ثُمَّ لَاعَنَ بَيْنَهُمَا فَجَاءَتْ بِهِ يُشْبِهُ الَّذِي رُمِيَتْ بِهِ .

۴۰۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ هِلَالَ ابْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ شَرِيكَ بْنَ سَحْمَاءَ بِامْرَأَتِهِ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ وَإِلَّا فَحَدٌّ فِي ظَهْرِكَ قَالَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنِّي لَصَادِقٌ يَقُولُ ذَلِكَ مِرَارًا أَوْ لَيُنْزِلَنَّ اللَّهُ عَلَيْكَ مَا يُبْرِئُ بِهِ ظَهْرِي مِنَ الْجَلْدِ فَنَزَلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ قَالَ فَدُعِيَ هِلَالٌ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ قَالَ ثُمَّ دُعِيَتْ الْمَرْأَةُ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْخَامِسَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِفُوهَا فَإِنَّهَا مُوجِبَةٌ قَالَ فَتَلَكَّأَتْ حَتَّى مَا شَكَكْنَا أَنْ سَتَعْتَرِفُ ثُمَّ قَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ عَلَى الْيَمِينِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبِطَ قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا أَحْمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ قَالَ فَجَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا أَحْمَشَ السَّاقَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا سَبَقَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ قَالَ الْقَضِيءُ الْعَيْنَيْنِ طَوِيلُ شَعْرِ الْعَيْنَيْنِ لَيْسَ بِمَفْتُوحِ

نے ان دونوں کے درمیان لعان کیا پھر اس کے ہاں اس شخص کے مشابہ بچہ پیدا ہوا جس کے ساتھ اسے الزام دیا گیا تھا۔

حضرت ابن سیرین، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہلال بن امیہ نے شریک بن سحماء کو اپنی بیوی کے ساتھ الزام لگایا یہ مسئلہ بارگاہ نبوی میں پیش کیا گیا آپ نے فرمایا چار گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی اس نے عرض کیا اللہ کی قسم یا رسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں سچا ہوں راوی فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مسلسل یہی فرماتے رہے کہ چار گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی اس نے کئی بار یہی کہا (نیز کہا کہ) اور اللہ تعالیٰ آپ پر وہ چیز اتارے گا جو میری پیٹھ کو کوڑوں سے بچا لے گی چنانچہ آیت لعان نازل ہوئی "اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر الزام لگاتے ہیں اور ان کے پاس اپنی ذات کے سواہ گواہ نہیں تو وہ خاوند چار بار گواہی دے کہ وہ تہمت لگانے میں سچا ہے" چنانچہ حضرت ہلال کو بلایا گیا انہوں نے چار بار گواہی دی کہ وہ سچوں میں سے ہیں اور پانچویں بار کہا کہ اگر وہ جھوٹے ہوں تو ان پر خدا کی لعنت ہے۔ پھر عورت کو بلایا گیا اس نے چار بار گواہی دی کہ وہ (اس کا خاوند) جھوٹوں میں سے ہے جب پانچویں بار کہنے لگی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے روک لو کیونکہ یہ (غضب کے الفاظ) واجب کرنے والے ہیں راوی فرماتے ہیں کہ وہ کچھ رکی حتیٰ کہ ہمیں یقین ہو گیا کہ وہ اقرار کرے گی پھر اس نے کہا آج کے دن میں اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی چنانچہ اس نے قسم اٹھالی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھنا اگر اس نے سفید رنگ، سیدھے بالوں والا اور سرخ آنکھوں والا بچہ جنا تو وہ ہلال بن امیہ کا ہوگا اور اگر اس نے سرمگیں آنکھوں گھنگھریالے بالوں اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ جنا تو وہ شریک بن سحماء کا ہوگا حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں پھر اس کے ہاں سرمگیں آنکھوں گھنگھریالے بالوں اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ پیدا ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کا لکھا ہوا سبقت نہ کر جاتا تو میں اس کے ساتھ کچھ معاملہ کرتا (یعنی اگر چار گواہوں کی شرط نہ ہوتی تو میں اسے حد لگاتا)، راوی فرماتے ہیں القضی العینین سے مراد وہ شخص ہے جس کی آنکھوں کے بال لمبے ہوں اور آنکھیں کھلی

marfat.com

الْعَيْنَيْنِ۔

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ اِمْرَاَتَهٗ بِشَرِيْكِ ابْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَبْيَضَ سِبَطًا قَضِيْءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ جَعْدًا اَحْمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ جَعْدًا اَحْمَشَ السَّاقَيْنِ۔

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ عُوَيْمِرًا جَاءَ اِلٰى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ اَرَءَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَقَتَلَهٗ اَتَقْتُلُوْنَهٗ بِهٖ سَلْ لِيْ يَا عَاصِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَاصِمٌ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ فَوَاللّٰهِ لَاٰتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْكُمْ قُرْاٰنًا فَدَعَاهُمَا فَتَقَدَّمَا فَتَلَاعَنَا ثُمَّ قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَفَارَقَهَا وَمَا اَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهَا فَجَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَحْمَرَ قَصِيْرًا مِثْلَ وَحَرَةٍ فَلَا اُرَاهُ اِلَّا وَقَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَسْحَمَ اَعْيَنَ ذَا الْيَدَيْنِ فَلَا اَحْسِبُهٗ اِلَّا وَقَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا

نہ ہوں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی کو شریک بن سحماء کے ساتھ زنا کا الزام لگایا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی نگرانی کرو اگر اس کے ہاتھ سفید رنگ، سیدھے بالوں اور سرخ آنکھوں والا بچہ پیدا ہو تو وہ ہلال بن امیہ کا ہوگا اور اگر وہ (بچہ) سرگیں آنکھوں، گھنگریالے بالوں اور پتلی پنڈلیوں والا ہو تو شریک بن سحماء کا ہوگا چنانچہ اس نے سرگیں آنکھوں، گھنگریالے بالوں اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ جنا۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی سے مروی ہے کہ حضرت عویمر عاصم بن عدی کے پاس آئے اور پوچھا کہ اس شخص کے بارے میں بتائیے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پائے اور اس کو قتل کر دے کیا آپ لوگ اس کے بدلے میں اس کو قتل کریں گے اے عاصم! آپ میرے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیے چنانچہ حضرت عاصم آئے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ناپسند کیا اور اسے معیوب قرار دیا حضرت عویمر نے کہا اللہ کی قسم! میں ضرور بارگاہ نبوی میں حاضر ہوں گا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے بارے میں قرآن نازل کیا ہے چنانچہ آپ نے ان دونوں کو بلایا وہ آگے بڑھے اور باہم لعان کیا پھر انہوں نے (خاوند نے) کہا یا رسول اللہ اگر میں اس کو روکے رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹ بولا ہے چنانچہ انہوں نے اسے جدا کر دیا حالانکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جدا کرنے کا حکم نہیں دیا تھا چنانچہ اب دو لعان کرنے والوں میں یہ طریقہ جاری ہو گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اگر یہ عورت سرخ کیڑے کی طرح سرخ رنگ اور پست قد کا بچہ جنے تو میرے خیال میں اس نے اس (عورت) پر جھوٹ بولا ہے اور اگر وہ خراب آنکھوں اور لمبے ہاتھوں والا بچہ جنے تو میرے خیال میں اس نے سچ کہا ہے راوی فرماتے ہیں پھر اس نے بڑی

قَالَ فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْأَمْرِ الْمَكْرُوهِ.

فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنْ لَا حُجَّةَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ لِمَنْ يُوجِبُ اللِّعَانَ بِالْحَمْلِ.

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّ فِي قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا فَهُوَ لِزَوْجِهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا فَهُوَ لِفُلَانٍ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْحَمْلَ هُوَ الْمَقْصُودُ بِالْقَذْفِ وَاللِّعَانِ.

فَجَوَابُنَا لَهُ فِي ذٰلِكَ أَنَّ اللِّعَانَ لَوْ كَانَ بِالْحَمْلِ إِذًا لَكَانَ مُنْتَفِيًا مِنَ الزَّوْجِ غَيْرَ لَاحِقٍ بِهِ أَشْبَهَهُ أَوْ لَمْ يُشْبِهْهُ.

أَلَا تَرَى أَنَّهَا لَوْ كَانَتْ وَضَعَتْهُ قَبْلَ أَنْ يَلْتَعِنَا فَنَفَى وَلَدَهَا وَكَانَ أَشْبَهَ النَّاسِ بِهِ أَنَّهُ يُلَاعَنُ بَيْنَهُمَا وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَيَلْزَمُ الْوَلَدُ أُمَّهُ وَلَا يُلْحَقُ بِالْمُلَاعِنِ لِشَبَهِهِ بِهِ فَلَمَّا كَانَ الشَّبَهُ لَا يَجِبُ بِهِ ثُبُوتُ نَسَبٍ وَلَا يَجِبُ بِعَدَمِهِ انْتِفَاءُ نَسَبٍ وَكَانَ فِي الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرْنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا فَهُوَ الَّذِي لَاعَنَهَا دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنِ اللِّعَانُ نَافِيًا لَهُ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ نَافِيًا لَهُ إِذًا لَمَا كَانَ شَبَهُهُ بِهِ دَلِيلًا عَلَى أَنَّهُ مِنْهُ وَلَا شَبَهُهُ إِيَّاهُ دَلِيلًا عَلَى أَنَّهُ مِنْ غَيْرِهِ.

وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَعْرَابِيِّ الَّذِي سَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ.

۴۲۰۴۔ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي

شکل والا بچہ جنا۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہو گیا کہ جو لوگ حمل کی وجہ سے لعان ثابت کرتے ہیں ان کے لیے اس میں کوئی حجت نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ اگر وہ اس طرح کا بچہ جنے تو وہ اس کے خاوند کا ہے اور اس طرح کا جنے تو وہ فلاں کا ہے اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ قذف اور لعان سے حمل ہی مقصود ہے۔

تو اس سلسلے میں ہمارا جواب یہ ہے کہ اگر لعان حمل کی وجہ سے ہوتا تو خاوند سے اس کی نفی ہو جاتی اسے اس کے ساتھ نہ ملایا جاتا اس کے مشابہ ہوتا یا نہ۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر الزام لگنے سے پہلے بچہ پیدا ہوتا اور وہ (خاوند) اس سے بچے کی نفی کرتا حالانکہ وہ دوسروں کی نسبت اسی کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا تو بھی ان کے درمیان لعان کیا جاتا اور ان میں تفریق کر کے بچے کو ماں کے حوالے کر دیا جاتا اور مشابہت کی وجہ سے لعان کرنے والے کے حوالے نہ کیا جاتا تو جب مشابہت کی وجہ سے نسب ثابت نہیں ہوتا اور عدم مشابہت کی وجہ سے نسب کی نفی ضروری نہیں ہوتی اور جو حدیث ہم نے ذکر کی ہے اس میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ ایسا بچہ جنے تو وہ اس کا ہو گا جس نے اس عورت سے لعان کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ لعان اس کی نفی نہیں کرتا اس لیے کہ اگر وہ اس کی نفی کرتا تو اس صورت میں بچے کی اس سے مشابہت اس بات

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعرابی سے فرمایا جس نے آپ سے پوچھا کہ میری بیوی نے سیاہ رنگ کا بچہ جنا ہے (تفصیل یہ ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میری بیوی نے سیاہ رنگ کا بچہ جنا ہے اور میں اس کا انکار کرتا ہوں آپ نے اس سے فرمایا کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں اس نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا ان کا رنگ کیا

[illegible]

maktabah.org

وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ فَأَنَّى تُرَى ذٰلِكَ جَاءَهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ فَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ۔

ہے اس نے عرض کیا سرخ رنگ ہے آپ نے فرمایا کیا ان میں کوئی سیاہی مائل بھی ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں ان میں اس رنگ کے (اونٹ) بھی ہیں آپ نے فرمایا تمہارے خیال میں وہ رنگ کہاں سے آیا ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے کسی رگ نے کھینچا ہوگا آپ نے فرمایا شاید اسے بھی کسی رگ نے کھینچا ہو۔

۴۰۵- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَسُفْيَانُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي نَفْيِهِ لِبُعْدِ شَبَهِهِ مِنْهُ وَكَانَ الشَّبَهُ غَيْرَ دَلِيلٍ عَلَى شَيْءٍ ثَبَتَ أَنَّ جَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَدَ الْمُلَاعَنَةِ مِنْ زَوْجِهَا إِنْ جَاءَتْ بِهِ عَلَى شَبَهِهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ اللِّعَانَ لَمْ يَكُنْ نَفَاهُ مِنْهُ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا فَسَادُ مَا احْتَجَّ بِهِ الَّذِينَ يَرَوْنَ اللِّعَانَ بِالْحَمْلِ۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مثل روایت کرتے ہیں تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو عدم مشابہت کی وجہ سے نسب کی نفی کی اجازت نہ دی اور مشابہت کسی بات کی دلیل نہیں بن سکتی تو ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا لعان کرنے والی عورت کے بچے کو باپ کی مشابہت کی وجہ سے اسی کا قرار دینا اس بات کی دلیل ہے کہ لعان نے اس سے اس کی نفی نہیں کی۔ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ان لوگوں کے استدلال کا فساد ثابت ہو گیا جو حمل کی وجہ سے لعان کے قائل ہیں۔

وَفِي ذٰلِكَ حُجَّةٌ أُخْرَى وَهِيَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْظُرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا فَلَا أُرَاهُ إِلَّا وَقَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا فَلَا أُرَاهُ إِلَّا وَقَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا فَكَانَ ذٰلِكَ الْقَوْلُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الظَّنِّ لَا عَلَى الْيَقِينِ۔

اور اس میں ایک اور حجت بھی ہے وہ یہ کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کا خیال رکھو اگر وہ اس قسم کا بچہ جنے تو میرے خیال میں اس شخص نے اس پر بہتان بازی کی ہے اور اگر وہ اس طرح کا بچہ جنے تو میرے خیال میں اس نے اس (عورت) کے بارے میں سچ کہا ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول گمان کی بنیاد پر تھا یقین کی بنیاد پر نہیں۔

وَذٰلِكَ مِمَّا قَدْ دَلَّ أَيْضًا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ جَرَى فِي الْحَمْلِ حُكْمٌ أَصْلًا فَثَبَتَ فَسَادُ قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى اللِّعَانِ بِالْحَمْلِ وَإِنَّمَا احْتَجَجْنَا بِهِ لِمَنْ ذَهَبَ إِلَى خِلَافِهِ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مِمَّنْ أَبَى اللِّعَانَ بِالْحَمْلِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ وَقَوْلُ أَبِي يُوسُفَ الْمَشْهُورُ

اور یہ بھی ان باتوں میں سے ہے جو حمل میں حکم کے قطعاً جاری نہ ہونے پر دلالت کرتی ہیں تو اس سے ان لوگوں کے قول کا فساد ثابت ہو گیا جو حمل کی وجہ سے لعان کا موقف اختیار کرتے ہیں اور ہماری یہ تمام تحقیق ان حضرات کے موافق ہے جو اس کی مخالفت کرتے ہوئے حمل کی وجہ سے لعان کا انکار کرتے ہیں اور باب کے شروع میں ان کا ذکر ہوا حضرت امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کا یہی قول ہے اور حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ کا مشہور قول ہے

باب ۱۹۲ الرجل ینفی ولد امرأته حین یولد هل یلاعن به ام لا

بچے کی ولادت کے بعد خاوند اس کی نفی کرے تو لعان ہوگا یا نہیں

۴۰۶ - حدثنا ابراهیم بن مرزوق قال ثنا حبان ح وحدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قالا ثنا مهدی بن میمون عن محمد بن عبد الله ابن ابی یعقوب عن الحسن بن سعد قال ربیع فی حدیثه مولی الحسن بن علی عن رباح قال اتیت عثمان بن عفان فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قضی ان الولد للفراش۔

حضرت رباح سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ بچہ صاحب فراش (خاوند یا لونڈی کے مالک) کے لیے ہے۔

---

۴۰۷ - حدثنا یونس قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرنا مالک عن ابن شهاب الزهری عن عروة عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الولد للفراش وللعاهر الحجر۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ خاوند کے لیے اور زانی کے لیے پتھر ہے۔

---

۴۰۸ - حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا علی بن الجعد قال ثنا شعبة عن محمد بن زیاد قال سمعت اباهریرة یحدث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم مثله۔

حضرت محمد بن زیاد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۰۹ - حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا اسمعیل بن عیاش عن شرحبیل بن مسلم الخولانی عن ابی امامة عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله۔

حضرت ابوامامہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۴۱۰ - حدثنا اسمعیل بن یحیی المزنی قال ثنا محمد بن ادریس عن سفیان عن عبید الله بن ابی یزید عن ابیه سمع عمر یقول قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم بالولد للفراش۔

حضرت عبید اللہ بن ابو یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کا خاوند کے لیے فیصلہ فرمایا۔

marfat.com

تَحْقِيْقُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا نَفٰی وَلَدَ اِمْرَاَتِهٖ لَمْ تَنْتَفِ بِهٖ وَلَمْ يُلَاعَنْ بِهٖ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ وَقَالُوْا فَالْفِرَاشُ يُوْجِبُ حَقَّ الْوَلَدِ فِیْ ثَبَاتِ نَسَبِهٖ مِنَ الزَّوْجِ وَالْمَرْاَةِ فَلَيْسَ لَهُمَا اِخْرَاجُهٗ مِنْهُ بِلِعَانٍ وَلَا غَيْرِهٖ.

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يُلَاعَنُ بِهٖ وَيَنْتَفِیْ نَسَبُهٗ وَيُلْزَمُ اُمَّهٗ وَذٰلِكَ اِذَا كَانَ لَمْ يُقِرَّ بِهٖ وَلَمْ يَكُنْ مِنْهُ مَا حُكْمُهٗ حُكْمُ الْاِقْرَارِ وَلَمْ يَتَطَاوَلْ ذٰلِكَ.

وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَاَلْزَمَ الْوَلَدَ اُمَّهٗ.

قَالُوْا فَهٰذِهٖ سُنَّةٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نَعْلَمْ شَيْئًا عَارَضَهَا وَلَا نَسَخَهَا فَعَلِمْنَا بِهَا اَنَّ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ لَا يَنْفِیْ اَنْ يَّكُوْنَ اللِّعَانُ بِهٖ وَاجِبًا اِذَا نَفٰی اِذْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ وَاَجْمَعَ اَصْحَابُهٗ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْ بَعْدِهٖ عَلٰی مَا حَكَمُوْا فِیْ مِيْرَاثِ ابْنِ الْمُلَاعِنَةِ فَجَعَلُوْهُ لَا اَبَ لَهٗ وَجَعَلُوْهُ مِنْ قَوْمِ اُمِّهٖ وَاَخْرَجُوْهُ مِنْ قَوْمِ الْمُتَلَاعِنِ بِهٖ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے بچے کی نفی کرے تو اس کی نفی نہیں ہوگی اور اس کی وجہ سے لعان بھی نہیں ہوگا انہوں نے اس سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس روایت سے استدلال کیا ہے جسے ہم نے اس باب میں ذکر کیا وہ فرماتے ہیں بستر (یعنی نکاح) خاوند اور عورت سے نسبت کے ثبوت کو واجب کرتا ہے لہذا انہیں لعان وغیرہ کے ذریعے اس کی نفی کا حق نہیں ہے۔

لیکن اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں بلکہ اس کی وجہ سے لعان ہوگا بچے کے نسب کی نفی ہو جائیگی اور اسے ماں کے حوالے کر دیا جائے گا اور یہ اس صورت میں ہے جب وہ (خاوند) اس کا اقرار نہ کرے اور نہ ہی اس کی طرف سے کوئی ایسی بات پائی جائے جس کا حکم، اقرار کے حکم

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کی اور بچے کو اس کی ماں کے حوالے کر دیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہی ہے ہمارے علم کے مطابق نہ تو کوئی بات اس کے خلاف ہے اور نہ ہی کوئی ناسخ، تو اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی "بچہ صاحب فراش کا ہے" وجوب لعان کی نفی نہیں کرتا جب وہ (خاوند) اس کی نفی کرے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا اور آپ کے بعد صحابہ کرام نے اس بات پر اجماع کیا کہ انہوں نے لعان کرنے والی عورت کے بچے کے لیے میراث کے سلسلے میں اسے باپ کے بغیر قرار دیا اسے ماں کی قوم کا فرد قرار دیا اور لعان کرنے والے کی قوم سے

ثُمَّ اتَّفَقَ عَلٰى ذٰلِكَ تَابِعُوْهُمْ مَنْ بَعْدَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ شَذَّ هٰذَا الْمُخَالِفُ لَهُمْ فَالْقَوْلُ عِنْدَنَا فِىْ ذٰلِكَ عَلٰى مَا فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مَنْ بَعْدَهٗ وَتَابِعُوْهُمْ مَنْ بَعْدَهُمْ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

خارج کر دیا پھر ان کے بعد تابعین نے بھی اس بات پر اتفاق کیا۔ پھر لوگوں نے مسلسل اسی پر عمل کیا حتیٰ کہ اس مخالف نے ان سے علیحدگی اختیار کی ہمارے نزدیک اس سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بعد صحابہ کرام اور تابعین کے عمل کے مطابق قول کیا جائے گا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا یہی قول ہے۔

ilaf.com

كِتَابُ الْعِتَاقِ

غلام آزاد کرنا

بَابُ ۱۹۳ الْعَبْدِ يَكُوْنُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَيُعْتِقُهٗ اَحَدُهُمَا

۴۱۲- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا لَهٗ فِیْ مَمْلُوْكٍ ضَمِنَ لِشُرَكَائِهٖ حِصَصَهُمْ۔

۴۱۳- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنِیْ دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ شُرَكَائِهٖ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيْمَتَهٗ وَعُتِقَ۔

۴۱۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَعْتَقَ جُزْءًا لَهٗ مِنْ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ حُمِلَ عَلَيْهِ مَا بَقِیَ فِیْ مَالِهٖ حَتّٰى يُعْتَقَ كُلُّهٗ جَمِيْعًا۔

دو آدمیوں کے درمیان مشترک غلام کو ایک کا آزاد کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مشترک غلام سے اپنا حصہ آزاد کیا وہ اپنے شرکاء کے لیے ان کے حصوں کا ضامن ہوگا۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے ایسا غلام آزاد کیا جو اس کے اور دوسرے شرکاء کے درمیان مشترک ہے تو اس کی قیمت کی جائے اور وہ غلام آزاد ہو جائے گا (یعنی آزاد کرنے والا دوسروں کے حصے کی قیمت ادا کرے گا)

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے اپنے غلام یا لونڈی کا ایک حصہ آزاد کیا تو اس کی قیمت کا باقی حصہ اس پر ڈال دیا جائے گا یہاں تک کہ غلام مکمل طور پر آزاد ہو جائے گا۔

تحقیق المسئلة

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان العبد اذا كان بين رجلين فاعتق احدهما نصيبه ضمن قيمة نصيب شريكه موسرا كان او معسرا وقالوا قد جعل العتاق من الشريك جناية على نصيب شريكه يجب عليه بها ضمان قيمته في ماله وكان من جنى على مال لرجل وهو موسر او معسر وجب عليه ضمان ما اتلف بجنايته ولم يفترق حكمه في ذلك ان كان موسرا او معسرا في وجوب الضمان عليه قالوا فكذلك لما وجب على الشريك ضمان قيمة نصيب شريكه لعتاقه لما كان موسرا وجب عليه ضمان ذلك ايضا اذا كان معسرا۔

وخالفهم في ذلك اخرون فقالوا لا يجب الضمان عليه لقيمة نصيب شريكه لعتاقه الا ان يكون موسرا وقالوا حديث ابن عمر رضي الله عنهما هذا انما الضمان المذكور فيه على الموسر خاصة دون المعسر قد بين ذلك عن ابن عمر رضي الله عنهما في غير هذه الآثار۔

فمما روي عنه في ذلك ما قد حدثنا يونس قال اخبرنا ابن وهب ان مالكا اخبره عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اعتق شركا له في عبد فكان له مال يبلغ ثمن العبد قوم عليه قيمة العبد فاعطى شركاءه حصصهم وعتق عليه العبد والا فقد عتق عليه ما عتق۔

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ جب کوئی غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے تو اپنے شریک کے حصے کے مطابق قیمت کا ضامن ہوگا مالدار ہو یا تنگ دست، وہ فرماتے ہیں کہ ایک شریک کی طرف سے غلام کو آزاد کرنا دوسرے شریک کے حصہ کی جنایت قرار دیا گیا ہے جس کے سبب اس کے مال میں شریک کے حصے کے مطابق قیمت کی ضمان ہوتی ہے اور جو شخص کسی کے مال کو نقصان پہنچاتا ہے وہ مالدار ہو یا تنگ دست اس پر اس چیز کی ضمان واجب ہوتی ہے جسے اس نے جنایت کے باعث ضائع کیا اور وجوب ضمان کے سلسلے میں یہ حضرات مالدار اور تنگ دست کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ وہ فرماتے ہیں اسی طرح جب غلام آزاد کرنے کی وجہ سے ایک شریک پر دوسرے شریک کے حصے کی قیمت بطور ضمان اس کے مالدار ہونے کی صورت میں لازم ہوتی ہے تو تنگدستی کی حالت میں بھی واجب ہوتی ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ آزادی کی صورت میں شریک کے حصہ کی قیمت اسی صورت میں واجب ہوگی جب وہ کشادہ حال ہو وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت میں جس ضمان کا ذکر ہے وہ صرف مالدار پر ہے، تنگ دست پر نہیں۔ اور یہ بات دیگر روایات میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف سے بیان کی گئی ہے۔

اس سلسلے میں مروی روایات میں سے حضرت نافع کی روایت ہے وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کیا اور اس کے پاس اتنی رقم ہو جو غلام کی قیمت کو پہنچتی ہو تو غلام کی قیمت کر کے اس کے شرکاء کو ان کا حصہ دیا جائے اور یہ غلام اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا۔ ورنہ اس کی طرف سے اتنا ہی آزاد ہوگا جتنا آزاد کیا گیا۔

marfat.com

۴۱۶ - حدثنا يزيد بن سنان قال اخبرنا ابو بكر الحنفي قال ثنا ابن ابي ذئب قال ثني نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من اعتق شركا له في مملوك وكان الذي يعتق نصيبه ما يبلغ ثمنه فهو عتيق كله.

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مملوک (غلام) میں سے اپنا حصہ آزاد کیا اور اس آزاد کرنے والے کے پاس غلام کی قیمت کے برابر رقم ہو تو وہ پورا آزاد ہو جائے گا۔

۴۱۷ - حدثنا فهد قال ثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال ثنا ابو اسامة وعبد الله بن نمير عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اعتق شركا له في مملوك فعليه عتقه كله ان كان له مال يبلغ ثمنه وان لم يكن له مال فيقوم قيمة عدل على المعتق وقد عتق به ما عتق.

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اس پر پورا غلام آزاد کرنا لازم ہے بشرطیکہ اس کے پاس اتنا مال موجود اس کی قیمت کو پہنچتا ہو اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو آزاد کرنے والے کی طرف سے اس کی قیمت لگائی جائے اور اس کے ساتھ اتنا (حصہ) ہی آزاد ہو گا جو آزاد کیا گیا۔

---

۴۱۸ - حدثنا ابن ابي داود قال ثنا مسدد قال ثنا يحيى عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اعتق شركا له مملوك فقد عتق كله فان كان للذي اعتقه من المال ما يبلغ ثمنه فعليه عتقه كله.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا تو وہ مکمل طور پر آزاد ہو جائے گا پھر اگر آزاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی قیمت کو پہنچتا ہے تو اس پر پورے غلام کو آزاد کرنا لازم ہے۔

---

۴۱۹ - حدثنا ابو بكرة قال اخبرنا روح بن عبادة قال ثنا صخر بن جويرية عن نافع ان ابن عمر كان يفتي في العبد او الامة يكون احدهما بين شركاء فيعتق احدهم نصيبه منه فانه يجب عتقه على الذي اعتقه اذا كان له من المال ما يبلغ ثمنه يقوم في ماله قيمة عدل فيدفع الى شركائه انصباءهم ويخلي سبيل العبد يخبر بذلك عبد الله بن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم.

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس غلام یا لونڈی کے بارے میں جو چند افراد کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے فتویٰ دیتے تھے کہ آزاد کرنے والے پر پورا غلام آزاد کرنا لازم ہے بشرطیکہ اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی قیمت کو پہنچتا ہو اس کے مال میں اس کی درمیانی قیمت لگائی جائے پھر وہ اپنے شریکوں کو ان کے حصے دے دے اور غلام کا راستہ کھلا چھوڑ دے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (نقل کرتے ہوئے) اس بات کی خبر دیتے تھے۔

٤٢٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا فَإِنَّهُ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ بِأَعْلَى الْقِيمَةِ ثُمَّ يُعْتَقُ قَالَ سُفْيَانُ وَرُبَّمَا قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قِيمَةَ عَدْلٍ لَا وَكْسَ فِيهَا وَلَا شَطَطَ.

حضرت عمرو بن دینار حضرت سالم سے اور وہ اپنے والد رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے تو اگر وہ مالدار ہو تو اس کی طرف سے اعلیٰ قیمت لگائی جائے پھر وہ آزاد ہو جائے گا حضرت سفیان فرماتے ہیں بعض اوقات حضرت عمرو بن دینار فرماتے درمیانے انداز کی قیمت ہو نہ کم ہو نہ زیادہ۔

فَثَبَتَ بِتَصْحِيحِ هَذِهِ الْآثَارِ أَنَّ مَا رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ إِنَّمَا هُوَ فِي الْمُوسِرِ خَاصَّةً. فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي حُكْمِ عَتَاقِ الْمُعْسِرِ كَيْفَ هُوَ فَقَالَ قَائِلُونَ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ مَا بَقِيَ مِنَ الْعَبْدِ لَمْ يَدْخُلْهُ عَتَاقٌ فَهُوَ رَقِيقٌ لِلَّذِي لَمْ يُعْتِقْ عَلَى حَالِهِ. وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ يَسْعَى الْعَبْدُ فِي نِصْفِ قِيمَتِهِ لِلَّذِي لَمْ يُعْتِقْهُ.

ان روایات کی تصحیح سے ثابت ہوا کہ اس سلسلے میں جو کچھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ صرف مالدار آدمی کے بارے میں ہے پس ہم نے ارادہ کیا کہ تنگ دست کے آزاد کرنے کا حکم معلوم کریں وہ کیا ہے تو بعض حضرات نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "ورنہ اس کی طرف سے اتنا حصہ آزاد ہو جائے گا جو آزاد کیا گیا" اس بات کی دلیل ہے کہ غلام سے جو کچھ باقی رہے گا اس کو آزادی شامل نہ ہوگی بلکہ وہ اس شخص کی طرف سے ۲

لیکن اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ غلام اس شخص کیلئے جس نے آزاد نہیں کیا اپنی قیمت کے نصف میں محنت مشقت کرے

٤٢١ - وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذَلِكَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ رَوَى ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَزَادَ عَلَيْهِ شَيْئًا بَيَّنَ بِهِ كَيْفَ حُكْمُ مَا بَقِيَ مِنَ الْعَبْدِ بَعْدَ نَصِيبِ الْمُعْتِقِ.

اس سلسلے میں انکی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے جس طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی لیکن اس میں کچھ اضافہ کیا جس میں اس بات کو واضح کیا کہ آزاد کرنے والے کے حصے سے جو کچھ باقی رہ گیا ہے اس کا حکم کیا ہے۔

٤٢٢ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ شِقْصًا

حضرت بشیر بن نہیک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے کسی مملوک میں اپنا حصہ آزاد کیا تو اس پر اپنے مال سے پورے غلام کو آزاد کرنا لازم ہے اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو

marfat.com

لَہٗ فِیْ مَمْلُوْكٍ فَعَلَیْهِ خَلَاصُهٗ كُلُّهٗ فِیْ مَالِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهٗ مَالٌ اُسْتُسْعِیَ الْعَبْدُ غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْهِ۔

۴۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۴۲۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِی اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنِیْ جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۴۲۵- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِیْمِ بْنُ سُلَیْمٰنَ الرَّازِیُّ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۴۲۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

فَكَانَ هٰذَا الْحَدِیْثُ فِیْهِ مَا فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وَفِیْهِ وُجُوْبُ السِّعَایَةِ عَلَی الْعَبْدِ اِذَا كَانَ مُعْتِقُهٗ مُعْسِرًا۔

۴۲۷- وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ شِقْصًا لَهٗ فِیْ مَمْلُوْكٍ فَاَعْتَقَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهٗ عَلَیْهِ وَقَالَ لَیْسَ لِلّٰهِ شَرِیْكٌ۔

۴۲۸- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

فَدَلَّ قَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

تو غلام سے مشقت کرائی جائے لیکن اسے زیادہ تکلیف میں مبتلا نہ کیا جائے۔

حضرت ابان بن یزید، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت جریر بن حازم، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت حجاج بن ارطاۃ، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سعید بن عروبہ حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اسی کی مثل ذکر کیا

حضرت سعید بن ابو عروبہ اور یحیی بن صبیح، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو اس حدیث میں وہی بات ہے جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے البتہ اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ جب آزاد کرنے والا تنگ دست ہو تو غلام سے مشقت کرانا واجب ہے

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح بھی مروی ہے حضرت قتادہ حضرت ابوالملیح سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے غلام میں اپنا حصہ آزاد کیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام غلام اس کی طرف سے آزاد قرار دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔

حضرت ابو عمر حوضی فرماتے ہیں ہم سے حضرت ہمام نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی

لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيْكٌ عَلٰى اَنَّ الْعِتَاقَ اِذَا وَجَبَ بِهٖ بَعْضُ الْعَبْدِ لِلّٰهِ انْتَفٰى اَنْ يَكُوْنَ لِغَيْرِهٖ عَلٰى بَقِيَّتِهٖ مِلْكٌ۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ اِعْتَاقَ الْمُوْسِرِ وَالْمُعْسِرِ جَمِيْعًا يُبْرِئَانِ الْعَبْدَ مِنَ الرِّقِّ فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَزَادَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ وَعَلٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وُجُوْبُ السِّعَايَةِ لِلشَّرِيْكِ الَّذِيْ لَمْ يُعْتِقْ اِذَا كَانَ الْمُعْتِقُ مُعْسِرًا فَتَصْحِيْحُ هٰذِهِ الْاٰثَارِ يُوْجِبُ الْعَمَلَ بِذٰلِكَ وَيُوْجِبُ الضَّمَانَ عَلَى الْمُعْتِقِ الْمُوْسِرِ لِشَرِيْكِهِ الَّذِيْ لَمْ يُعْتِقْ وَلَا يُوْجِبُ الضَّمَانَ عَلَى الْمُعْتِقِ الْمُعْسِرِ وَلٰكِنَّ الْعَبْدَ يَسْعٰى فِيْ ذٰلِكَ لِلشَّرِيْكِ الَّذِيْ لَمْ يُعْتِقْ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا وَبِهٖ نَاْخُذُ۔

فَاَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ يَقُوْلُ اِنْ كَانَ الْمُعْتِقُ مُوْسِرًا فَالشَّرِيْكُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَعْتَقَ كَمَا اَعْتَقَ وَكَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ وَاِنْ شَاءَ اسْتَسْعَى الْعَبْدَ فِيْ نِصْفِ الْقِيْمَةِ فَاِذَا اَدَّاهَا عَتَقَ وَكَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ وَاِنْ شَاءَ ضَمَّنَ الْمُعْتِقَ نِصْفَ الْقِيْمَةِ فَاِذَا اَدَّاهَا عَتَقَ وَرَجَعَ بِهَا الْمُضَمَّنُ عَلَى الْعَبْدِ فَاسْتَسْعَاهُ فِيْهَا وَكَانَ الْوَلَاءُ لِلْمُعْتِقِ وَاِنْ كَانَ الْمُعْتِقُ مُعْسِرًا فَالشَّرِيْكُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَعْتَقَ وَاِنْ شَاءَ اسْتَسْعَى الْعَبْدَ فِيْ نِصْفِ قِيْمَتِهٖ فَاَيُّهُمَا فَعَلَ فَالْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ۔

وَاحْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ

کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جب آزاد کرنے سے غلام کا کچھ حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہوگیا تو اس بات کی نفی ہوگئی کہ باقی حصہ کسی اور کی ملک میں ہو۔

پس اس سے ثابت ہوا کہ مالدار اور تنگ دست دونوں کا آزاد کرنا غلام کو غلامی سے دور کر دیتا ہے تو یہ حدیث بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہوگئی البتہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں، اس حدیث اور جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے یہ بات زائد ہے کہ جس حصہ دار نے آزاد نہیں کیا اس کے لیے غلام سے محنت مزدوری کروانا ضروری ہے جب آزاد کرنے والا تنگ دست ہو، لہٰذا ان روایات کی تصحیح سے اس پر عمل واجب ہوگیا اور مالدار آزاد کرنے والے پر دوسرے حصے دار کے لیے جس نے آزاد نہیں کیا، ضمان واجب ہوگی لیکن تنگ دست پر ضمان نہیں ہوگی البتہ اس صورت میں غلام سے اس حصہ دار کے لیے محنت مشقت کرائی جائے گی یہ حضرت امام ابویوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا قول ہے اور ہم (حضرت امام ابوجعفر طحاوی) بھی اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

البتہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اگر آزاد کرنے والا مالدار ہو تو دوسرے حصہ دار کو اختیار ہے چاہے تو اس کی طرح (اپنا حصہ) آزاد کر دے اور ولاء[1] ان دونوں کے درمیان نصف نصف ہوگی اور اگر چاہے تو نصف قیمت کے لیے غلام سے مشقت کروائے جب وہ (باقی رقم) ادا کر دے تو آزاد ہو جائے گا اور ولاء دونوں کے درمیان نصف نصف ہوگی اور اگر چاہے تو آزاد کرنے والے سے نصف قیمت بطور ضمان حاصل کرے جب وہ رقم ادا کر دے تو غلام آزاد ہو جائے گا اور ضمان دینے والا غلام پر رجوع کرے اور اس سے اس سلسلے میں محنت مشقت کروائے اب اس کی ولاء آزاد کرنے والے کیلئے ہوگی اور اگر آزاد کرنے والا تنگ دست ہو تو دوسرے حصہ دار کو اختیار ہے اگر چاہے تو آزاد کرے اور اگر چاہے تو نصف قیمت میں اس سے محنت مشقت کروائے ان میں سے جو عمل بھی کرے ولاء دونوں کے درمیان برابر ہوگی۔

انہوں نے اس سلسلے میں ابوبشر الرقی کی روایت سے استدلال

---

[1] یعنی اس آزاد کردہ غلام کے مرنے کے بعد وہ دونوں اس کے وارث ہوں گے۔

بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ لَنَا غُلَامٌ قَدْ شَهِدَ الْقَادِسِيَّةَ فَأَبْلَى فِيهَا وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ أُمِّي وَبَيْنَ أَخِي الْأَسْوَدِ فَأَرَادُوا عِتْقَهُ وَكُنْتُ يَوْمَئِذٍ صَغِيرًا فَذَكَرَ ذٰلِكَ الْأَسْوَدُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ أَعْتِقُوا أَنْتُمْ فَإِذَا بَلَغَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَإِنْ رَغِبَ فِيمَا رَغِبْتُمْ أَعْتَقَ وَإِلَّا ضَمَّنَكُمْ.

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بَعْدَ بُلُوغِهِ أَنْ يُعْتِقَ نَصِيبَهُ مِنَ الْعَبْدِ الَّذِي قَدْ كَانَ دَخَلَهُ عِتَاقُ أُمِّهِ وَأَخِيهِ قَبْلَ ذٰلِكَ فَأَبُو حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ لَهُ أَنْ يُعْتِقَ بِلَا بَدَلٍ كَانَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ الْعَبْدَ بِأَدَاءِ قِيمَةِ مَا بَقِيَ لَهُ فِيهِ حَتَّى يَعْتِقَ بِأَدَاءِ ذٰلِكَ إِلَيْهِ وَلَمَّا كَانَ لِلَّذِي لَمْ يُعْتِقْ أَنْ يُعْتِقَ نَصِيبَهُ مِنَ الْعَبْدِ فَضَمَّنَ الشَّرِيكَ الْمُعْتِقَ رَجَعَ إِلَى هٰذَا الْمُضَمَّنِ مِنْ هٰذَا الْعَبْدِ مِثْلُ مَا كَانَ الَّذِي ضَمَّنَهُ فَوَجَبَ لَهُ أَنْ يَسْتَسْعِيَ الْعَبْدَ فِي قِيمَةِ مَا كَانَ لِصَاحِبِهِ فِيهِ وَفِيمَا كَانَ لِصَاحِبِهِ أَنْ يَسْتَسْعِيَهُ فِيهِ

فَهٰذَا مَذْهَبُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ الَّذِي ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ أَصَحُّ الْقَوْلَيْنِ عِنْدَنَا لِمُوَافَقَتِهِ لِمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

کیا ہے حضرت ابراہیم، حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہمارا ایک غلام تھا جو قادسیہ کی جنگ میں شریک ہوا اور اس نے وہاں بہادری کے جوہر دکھائے وہ، میرے، میری ماں اور میرے بھائی اسود کے درمیان مشترک تھا انہوں نے اسے آزاد کرنے کا ارادہ کیا میں ان دنوں چھوٹا تھا حضرت اسود نے یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا تم سب آزاد کر دو حضرت عبدالرحمٰن کو بالغ ہونے کے بعد تمہاری طرح اس میں رغبت ہوئی تو آزاد کر دیں گے ورنہ تم سے اپنے حصہ کی ضمان لے لیں گے۔

تو اس حدیث میں ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن کو بالغ ہونے کے بعد اس غلام کو آزاد کرنے کا حق تھا جسے اس کی ماں اور بھائی نے پہلے آزاد کر دیا تھا تو حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب ان کو کسی بدل کے بغیر آزاد کرنے کا حق تھا تو انہیں اس بات کا بھی حق تھا کہ وہ اپنے حصہ کی قیمت ادا کر کے غلام کو حاصل کر لے حتیٰ کہ وہ قیمت کی ادائیگی کے بعد آزاد ہو جائے گا تو جس نے آزاد نہیں کیا تھا اسے حق ہے کہ اپنا حصہ آزاد کرے اور پھر آزاد کرنے والے حصہ دار سے ضمان لے اور بہ ضمانت دینے والا اس مال کے لیے غلام کی طرف رجوع کرے گا جو اس نے بطور ضمان ادا کیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ غلام سے اس قیمت کے مطابق محنت مشقت کروائے جو اس کے مالک کے لیے اس پر واجب ہے مالک کو قیمت ادا کرنے کے لیے اس غلام سے سعی کروانا حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک ہے لیکن پہلا قول جو حضرت امام ابویوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا مذہب ہے ہمارے (امام طحاوی کے) نزدیک دونوں قولوں میں سے زیادہ صحیح ہے کیونکہ وہ ان روایات کے موافق ہے جو ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں۔

بَابُ الرَّجُلِ يَمْلِكُ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ هَلْ يُعْتَقُ عَلَيْهِ أَمْ لَا

کوئی شخص اپنے قریبی رشتہ دار کا مالک ہو جائے تو وہ (مملوک) آزاد ہو جائے گا یا نہ

۴۳۰ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بیٹا اپنے والد (کے احسانات) کا بدلہ نہیں دے سکتا مگر یہ کہ اسے غلام پائے تو خرید کر آزاد کر دے۔

۴۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى عَنْ سُفْيَانَ هُوَ الثَّوْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت سفیان، حضرت سہیل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۳۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سُهَيْلٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت زہیر بن معاویہ، حضرت سہیل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنْ مَلَكَ أَبَاهُ لَمْ يُعْتَقْ عَلَيْهِ حَتَّى يُعْتِقَهُ. وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا يُعْتَقُ عَلَيْهِ بِمِلْكِهِ إِيَّاهُ. وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذَلِكَ أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا يَحْتَمِلُ مَا قَالُوا وَيَحْتَمِلُ فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقُهُ بِشِرَائِهِ هَذَا فِي الْكَلَامِ صَحِيحٌ وَهُوَ أَوْلَى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ هَذَا الْحَدِيثُ حَتَّى يَتَّفِقَ هُوَ وَغَيْرُهُ مِمَّا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَعْنَى.

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جو شخص اپنے باپ کا مالک ہو جائے تو وہ (خود بخود) آزاد نہیں ہوتا[۱] لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جونہی وہ اس کا مالک بنے گا، وہ آزاد ہو جائے گا۔

اس سلسلے میں ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو ان حضرات نے فرمائی ہے اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ وہ اسے خریدے اور خریدتے ہی وہ آزاد ہو جائے گا کلام میں یہ مفہوم صحیح ہے اور اس حدیث سے یہ بات مراد لینا زیادہ بہتر ہے تاکہ یہ حدیث اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی دیگر احادیث اس معنی میں متفق ہو جائیں۔

marfat.com

۴۳۳۔ فَاِنَّهٗ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاِصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَيْرِ بْنُ النَّحَّاسِ قَالَ ثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قریبی رشتہ دار کا مالک ہو جائے تو وہ (مملوک) آزاد ہے۔

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاِصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ غِيَاثٍ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

حضرت حسن، حضرت سمرہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قریبی رشتہ دار کا مالک ہو جائے تو وہ آزاد ہو جاتا ہے۔

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت اسد، حضرت حماد بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُخَلَّدٍ الْاِصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

حضرت حسن، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قریبی رشتہ دار کا مالک ہو جائے تو وہ (مملوک) آزاد ہو جاتا ہے۔

فَتَصْحِيْحُ حَدِيْثَيْ سَمُرَةَ هٰذَيْنِ يُوْجِبُ اَنَّ ذَا الرَّحِمِ الْمَذْكُوْرَ فِيْهِمَا هُوَ ذُو الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ وَاَنَّ ذَا الرَّحِمِ الْمَذْكُوْرَ فِيْهِمَا هُوَ ذُو الْمَحْرَمِ مِنَ الرَّحِمِ فَيَكُوْنُ مَعْنَاهُمَا لَمَّا جُمِعَ مَا فِيْهِمَا هُوَ مِثْلُ مَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَنْ مَلَكَ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی ان دو روایتوں کی تصحیح سے لازم آتا ہے کہ ان روایات میں مذکور ذو رحم سے ذو رحم محرم مراد ہے[1] تو جب دونوں روایتوں کے مندرجات کو جمع کیا جائے تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کی مثل ہو گا کہ جو شخص ذو رحم محرم کا مالک بن جائے تو وہ (مملوک)

[1] ذو رحم محرم سے مراد یہ ہے کہ وہ اس کا قریبی رشتہ دار بھی ہو اور اس سے نکاح بھی جائز نہ ہو ۱۲ ہزاروی۔

ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

۴۳۷۔ وَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيَّ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مِنْ ذِي مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

(فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ)

وَقَدْ رُوِيَ عَمَّنْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَتَابِعِيهِمْ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ مَا يُوَافِقُ هٰذَا أَيْضًا۔

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ أَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَ أَخِيهِ مَمْلُوكَتَهُ فَوَلَدَتْ أَوْلَادًا فَأَرَادَ أَنْ يَسْتَرِقَّ أَوْلَادَهَا فَأَتَى ابْنُ أَخِيهِ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِنَّ عَمِّي زَوَّجَنِي وَلِيدَتَهُ وَإِنَّهَا وَلَدَتْ لِي أَوْلَادًا فَأَرَادَ أَنْ يَسْتَرِقَّ وَلَدِي فَقَالَ عَبْدُ اللهِ كَذَبَ لَيْسَ لَهُ ذٰلِكَ۔

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ إِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ عَمَّتَهُ أَوْ خَالَتَهُ أَوْ أَخَاهُ أَوْ أُخْتَهُ فَقَدْ عَتَقُوا وَإِنْ لَمْ يُعْتِقْهُمْ۔

آزاد ہو جاتے گا۔

اور مجھے (امام طحاوی کو) یہ بات پہنچی ہے کہ محمد بن بکر برسانی حضرت حماد بن سلمہ سے وہ حضرت عاصم احول سے وہ حضرت حسن سے اور وہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی (ذو رحم محرم قریبی رشتہ دار) کا مالک بن جاتا تو وہ (مملوک) آزاد ہو جاتا ہے۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے جو ہم نے ذکر کی ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام اور تابعین عظام سے بھی اس کے موافق روایات مروی ہیں۔

حضرت اسود، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جو شخص کسی قریبی رشتہ دار کا مالک بن جائے تو وہ (مملوک) آزاد ہے۔

حضرت سلمہ بن کہیل، حضرت مستورد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی لونڈی کا نکاح اپنے بھتیجے سے کیا اس کے ہاں کچھ بچے پیدا ہوئے اس نے اس کے بچوں کو بھی اپنا غلام بنانا چاہا تو اس کا بھتیجا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ میرے چچا نے میرا نکاح اپنی لونڈی سے کیا تھا اب میرے ہاں کچھ بچے پیدا ہوئے ہیں اور وہ (چچا) میرے بچوں کو بھی غلام بنانا چاہتا ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا اس نے جھوٹ کہا ہے اسے اس بات کا حق نہیں ہے۔

حضرت عطاء بن ابو رباح سے مروی فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی پھوپھی، خالہ، بھائی یا بہن کا مالک ہو جائے تو وہ خود بخود آزاد ہو جاتے ہیں اگرچہ وہ ان کو آزاد نہ کرے۔

marfat.com

۴۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ أَظُنُّهُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَالشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ لَا يَعْتِقُ إِلَّا الْوَالِدُ وَالْوَلَدُ۔

حضرت حجاج، حضرت عطاء اور شعبی سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت ابراہیم فرماتے ہیں (اس صورت میں) صرف باپ اور بیٹا آزاد ہوں گے۔

فَلَمَّا رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا وَوَافَقَ ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا عَمَّنْ ذَكَرْنَا مِنْ أَصْحَابِهِ وَتَابِعِيْهِمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَلَمْ نَعْلَمْ فِيْ ذٰلِكَ خِلَافًا عَنْ مِثْلِهِمْ وَجَبَ الْقَوْلُ بِمَا رُوِيَ عَنْهُمْ مِنْ ذٰلِكَ وَتَرْكُ خِلَافِهِمْ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

تو جب ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا احادیث روایت کی ہیں اور جو کچھ ہم نے صحابہ کرام اور تابعین سے روایت کیا وہ بھی ان کی موافق ہے اور ان جیسے کی طرف سے اختلاف بھی ہمارے علم میں نہیں کی روایات کے مطابق کرنا اور اس کے خلاف کو چھوڑنا ضروری ہے یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۱۹۵ الْمُكَاتَبِ مَتٰى يَعْتِقُ

مکاتب کب آزاد ہوتا ہے

۴۴۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُؤَدَّى الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا أَدّٰى دِيَةَ حُرٍّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا (مقتول) مکاتب (کے وارثوں) کو اتنا حصہ آزاد کی دیت کے مطابق دیا جائے جتنا اس نے (مال کتابت) ادا کیا ہے اور باقی مال غلام کی دیت کے مطابق دیا جائے۔

۴۴۳ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔

---

۴۴۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرِ بْنِ حَسَّانَ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُكَاتَبٍ قُتِلَ بِدِيَةِ الْحُرِّ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَيُقَامُ عَلَى الْمُكَاتَبِ حَدُّ الْمَمْلُوْكِ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول مکاتب کے سلسلے میں اتنے حصے میں آزاد کی دیت کا فیصلہ کیا جتنا وہ آزاد ہو گیا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مکاتب پر مملوک والی حد قائم کی جائے۔

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنِي الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْدَى الْمُكَاتَبُ بِقَدْرِ مَا اَدّٰى دِيَةَ الْحُرِّ وَبِقَدْرِ مَا رَقَّ مِنْهُ دِيَةَ الْعَبْدِ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب (کے ورثاء) کو دیت سے اتنا حصہ جتنا بدل کتابت وہ ادا کر چکا ہے، آزاد کی دیت کے مطابق دیا جائے اور جس قدر وہ غلام ہے، غلام کی دیت کے مطابق ادا کیا جائے۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْمُكَاتَبَ يُعْتَقُ مِنْهُ بِقَدْرِ مَا اَدّٰى وَيَكُوْنُ حُكْمُهُ فِيْهِ حُكْمَ الْحُرِّ وَيَكُوْنُ حُكْمُهُ فِيْمَا لَمْ يُؤَدِّ حُكْمَ الْعَبْدِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔ ۱

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا ۲ لَا يُعْتَقُ الْمُكَاتَبُ اِلَّا بِاَدَاءِ جَمِيْعِ الْكِتَابَةِ۔

۴۲۶۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهٖ دِرْهَمٌ۔

فَكَانَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ قَدِ اخْتُلِفَ فِيْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْنَا فِيْمَا رُوِيَ عَنْ اَصْحَابِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْ ذٰلِكَ۔

۴۲۷۔ فَاِذَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ۔

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے کہ مکاتب نے جس قدر بدل کتابت ادا کیا اتنا حصہ آزاد ہو جائے گا اور اس حصے میں اس کا حکم آزاد کی طرح ہوگا اور جس قدر بدل کتابت ادا نہیں کیا اس میں اس کا حکم غلام جیسا ہوگا۔ اس سلسلے میں انہوں نے اس (مذکورہ بالا) ...

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ مکاتب، تمام بدل کتابت ادا کرنے سے آزاد ہوتا ہے۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس روایت سے استدلال کیا ہے حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب پر جب تک بدلِ کتابت کا ایک درہم بھی باقی ہے وہ غلام ہی ہے۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات میں اختلاف ہے۔ لہٰذا ہم نے اس سلسلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی روایات کو دیکھا۔

حضرت معبد جہنی، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا مکاتب غلام ہے جب اس پر ایک درہم بھی باقی ہے۔

marfat.com

۴۴۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا أَدَّى الْمُكَاتَبُ النِّصْفَ فَهُوَ غَرِيمٌ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب مکاتب نصف (بدل کتابت) ادا کر دے تو وہ قرضدار ہے۔

۴۴۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تُكَاتِبُونَ مُكَاتَبِينَ فَأَيُّهُمْ أَدَّى النِّصْفَ فَلَا رَدَّ عَلَيْهِ فِي الرِّقِّ فَهٰذَا خِلَافُ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ قَبْلَهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا اے لوگو! تم غلاموں سے مکاتبت (کا معاملہ) کرتے ہو تو ان میں سے جو نصف (بدل کتابت) ادا کر دے تو وہ غلامی کی طرف لوٹے گا۔

یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی پہلی روایت کے خلاف ہے۔

۴۵۰ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ سَالِمٍ سَبَلَانَ أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَاكِ تَسْتَحْيِي مِنِّي فَقَالَتْ مَا لَكَ فَقَالَ كَاتَبْتُ فَقَالَتْ إِنَّكَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ شَيْءٌ۔

حضرت سالم سبلان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضور علیہ السلام کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کیا وجہ ہے کہ میں دیکھتا ہوں آپ مجھ سے پردہ نہیں کرتیں انہوں نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا میں نے کتابت کی ہے ام المومنین نے فرمایا جب تک تم پر کچھ بھی باقی ہے تم غلام ہو۔

۴۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَشُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ ذنت أَنَا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ كَمْ بَقِيَ عَلَيْكَ مِنْ كِتَابِكَ قُلْتُ عَشْرُ أَوَاقٍ فَقَالَتْ أُدْخُلْ فَإِنَّكَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ۔

حضرت میمون بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اجازت طلب کی تو انہوں نے فرمایا تم پر بدل کتابت سے کتنا باقی ہے میں نے عرض کیا دس اوقیہ[1] انہوں نے فرمایا داخل ہو سکتے ہو کیونکہ جب تک تم پر ایک درہم بھی باقی ہے، تم غلام ہو۔

۴۵۲ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں ہمیں عمرو بن میمون نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۵۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِذَا أَدَّى الْمُكَاتَبُ

حضرت ابراہیم سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب مکاتب (بدل کتابت کا) تہائی، چوتھائی ادا

[1] رطل کا بارہواں حصہ اوقیہ کہلاتا ہے تقریباً ڈیڑھ اونس کے برابر ہوتا ہے (المنجد)

ثُلُثًا اَوْ رُبُعًا فَهُوَ غَرِيْمٌ۔

کرے تو وہ قرض دار ہوتا ہے۔

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا اَدَّى الْمُكَاتَبُ قِيْمَةَ رَقَبَتِهٖ فَهُوَ غَرِيْمٌ۔

حضرت ابراہیم سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب مکاتب اپنی گردن کی قیمت ادا کر دے تو وہ قرض دار ہے۔

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ وَشُرَيْحٌ يَقُوْلَانِ فِي الْمُكَاتَبِ اِذَا اَدَّى الثُّلُثَ فَهُوَ غَرِيْمٌ۔

حضرت جابر، حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ اور حضرت شریح (رضی اللہ عنہم) مکاتب کے بارے میں فرماتے تھے کہ جب وہ تہائی حصہ ادا کر دے تو وہ قرض دار ہے۔

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهٖ شَيْءٌ۔

حضرت سعید بن ابو سعید مقبری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مکاتب اس وقت تک غلام ہے جب تک اس کے ذمہ بدل کتابت میں سے کچھ بھی باقی ہے۔

۴۵۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَمَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهٖ شَيْءٌ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا مکاتب پر جب تک بدل کتابت میں سے کچھ بھی باقی ہے وہ غلام ہے۔

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ كِتَابَتِهٖ وَكَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ شُرُوْطُهُمْ جَائِزَةٌ جَائِزَةٌ فِيْمَا بَيْنَهُمْ۔

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے مکاتب اس وقت تک غلام ہے جب تک بدل کتابت میں سے کچھ بھی اس کے ذمہ باقی ہے۔

فَلَمَّا كَانُوْا قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ كَمَا ذَكَرْنَا وَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّ الْمُكَاتَبَ لَا يُعْتَقُ بِعَقْدِ الْمُكَاتَبَةِ وَاِنَّمَا يُعْتَقُ لِحَالٍ ثَانِيَةٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ تِلْكَ الْحَالُ هِيَ اَدَاءُ جَمِيْعِ الْمُكَاتَبَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ اَدَاءُ بَعْضِ

تو جب اس سلسلے میں ان (صحابہ کرام) کا اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مکاتب محض عقد کتابت سے آزاد نہیں ہوتا وہ دوسری حالت میں آزاد ہوتا ہے تو بعض حضرات فرماتے ہیں یہ تمام بدل کتابت ادا کرنے والی حالت ہے اور بعض حضرات فرماتے ہیں یہ حالت بعض بدل کتابت ادا کرنیکی

marfat.com

المكاتبة وقال بعضهم يعتق منه بقدر ما أدى من مال المكاتبة ثبت أن حكم ذلك قد خرج من حكم المعتق على مال لأن المعتق على مال يعتق بالقول قبل أن يؤدي شيئا والمكاتب ليس كذلك لإجماعهم على ما ذكرنا.

فلما ثبت أن المكاتب لا يستحق العتاق بعقد المكاتبة وإنما يستحقه بحال ثانية نظرنا في ذلك وفي سائر الأشياء التي لا تجب بالعقود وإنما تجب بحال أخرى بعدها كيف حكمها فرأينا الرجل يبيع الرجل العبد بألف درهم فلا تجب للمشتري قبض العبد بنفس العقد حتى يؤدي جميع الثمن ولا يكون له قبض بعض العبد بأدائه بعض الثمن وكذلك الأشياء التي هي محبوسة بغيرها مثل الرهن المحبوس بالدين فكل قد أجمع أن الراهن لو قضى المرتهن بعض الدين فأراد أن يأخذ الرهن أو بعضه بقدر ما أدى من الدين لم يكن له ذلك إلا بأدائه جميع الدين فكان هذا حكم الأشياء التي تملك بأشياء إذا وجب احتباسها فإنما تحبس حتى يؤخذ جميع ما جعل بدلا منها فلما خرج المكاتب من أن يكون في حكم المعتق على المال الذي يعتق بالعقد لا بحال ثانية وثبت أنه في حكم من يحتبس لأداء شيء ثبت أن حكمه في المكاتبة وفي احتباس المولى إياه كحكم المبيع في احتباس البائع إياه فكما كان المشتري غير قادر على أخذه إلا بعد أداء جميع الثمن كان كذلك المكاتب أيضا غير

حالت ہے اور کچھ حضرات فرماتے ہیں کہ جس قدر مالِ کتابت ادا کیا اس کے مطابق آزاد ہو جائے گا تو ثابت ہوا کہ اس کا حکم وہ نہیں جو مال کے بدلے میں آزاد ہونے والے کا ہے کیونکہ جس کو مال کے بدلے آزاد کیا جائے وہ کچھ ادا کرنے سے پہلے محض کلام سے آزاد ہو جائے گا جب کہ مکاتب کا بالاجماع یہ حکم نہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

تو جب ثابت ہوا کہ مکاتب صرف عقدِ کتابت سے آزادی کا مستحق نہیں ہوتا بلکہ وہ دوسری حالت میں اس کا مستحق ہوتا ہے۔۔۔ نے اس سلسلے میں غور کیا اور ان تمام امور کو جو محض عقد سے لازم نہیں ہوتے بلکہ اس کے بعد دوسری حالت میں لازم ہوتے ہیں کو بھی دیکھا کہ ان کا حکم کیا ہے تو ہم نے دیکھا کہ ایک شخص اپنا غلام دوسرے شخص پر ایک ہزار درہم کے بدلے میں بیچتا ہے تو محض عقد سے مشتری پر قبضہ لازم نہیں ہو جاتا جب تک تمام قیمت ادا نہ کرے اور کچھ قیمت ادا کرنے سے غلام کے بعض حصہ پر قبضہ نہیں کر سکتا اور وہ چیزیں جو کسی وجہ سے قبضہ میں ہوں ان کا بھی یہی حکم ہے جیسے رہن قرض کی وجہ سے قبضہ میں ہے تو سب کا اتفاق ہے کہ اگر رہن رکھنے والا، مرتہن کے قرض کا کچھ حصہ ادا کر دے اور رہن رکھی ہوئی چیز واپس لینا چاہے یا جس قدر قرض ادا کیا اس کی مقدار واپس لینا چاہے تو ایسا نہیں کر سکتا جب تک تمام قرض ادا کر دے تو یہ ان اشیاء کا حکم ہے جن کی ملکیت دوسری اشیاء کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے جب ان کو روکنا ضروری ہو تو جب تک ان کا بدل مکمل طور پر حاصل نہ کر لیا جائے یہ روکی جائیں گی پس جب مکاتب اس غلام کے حکم سے نکل گیا جس کو مال کے بدلے میں آزاد کیا جاتا ہے کہ وہ محض عقد سے آزاد ہو جاتا ہے دوسری حالت میں نہیں اور ثابت ہوا کہ وہ ان چیزوں کے حکم میں ہے جن کو کسی چیز کی ادائیگی کے بدلے نہیں روکا جاتا ہے تو ثابت ہوا کہ مکاتبت میں اور مالک کے اسے روکنے کے سلسلے میں اس کا حکم اس مبیع کی طرح ہے جسے بائع اپنے پاس روکتا ہے تو جس طرح خریدنے والا تمام قیمت ادا کرنے کے بعد ہی اس کو لینے پر قادر ہوتا ہے اسی طرح مکاتب بھی مالک کی ملک سے اپنی گردن

marfat.com

قَادِرٍ عَلٰی اَخْذِ شَیْءٍ مِّنْ رَّقَبَتِہٖ مِنْ قِبَلِ الْمَوْلٰی اِلَّا بِاَدَآءِ جَمِیْعِ الْمُکَاتَبَۃِ فَثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا قَوْلُ الَّذِیْنَ قَالُوْا لَا یُعْتَقُ مِنَ الْمُکَاتَبِ شَیْءٌ اِلَّا بِاَدَآءِ جَمِیْعِ الْمُکَاتَبَۃِ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ۔

بَابُ ۱۹۶ الْاَمَۃِ یَطَاُھَا مَوْلَاھَا ثُمَّ یَمُوْتُ وَقَدْ کَانَتْ جَآءَتْ بِوَلَدٍ فِیْ حَیَاتِہٖ ھَلْ یَکُوْنُ ابْنَہٗ وَتَکُوْنُ بِہٖ اُمَّ وَلَدٍ اَمْ لَا

۴۵۹ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا قَالَتْ کَانَ عُتْبَۃُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَھِدَ اِلٰی اَخِیْہِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِیْدَۃِ زَمْعَۃَ مِنِّیْ فَاقْبِضْہُ اِلَیْکَ فَلَمَّا کَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَہٗ سَعْدٌ وَقَالَ ابْنُ اَخِیْ قَدْ کَانَ عَھِدَ اِلَیَّ فِیْہِ فَقَامَ اِلَیْہِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَۃَ فَقَالَ اَخِیْ وَابْنُ وَلِیْدَۃِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِہٖ فَتَسَاوَقَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ابْنُ اَخِیْ قَدْ کَانَ عَھِدَ اِلَیَّ فِیْہِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَۃَ اَخِیْ وَابْنُ وَلِیْدَۃِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ لَکَ یَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَۃَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاھِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِسَوْدَۃَ بِنْتِ زَمْعَۃَ

(غلامی) کا کچھ حصہ حاصل کرنے پر اس وقت تک قادر نہیں ہوتا جب تک تمام بدل کتابت ادا نہ کر دے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جن کے نزدیک مکاتب کا کچھ حصہ بھی پورا بدل کتابت ادا کرنے کے بغیر آزاد نہیں ہوتا، حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

مولیٰ نے اپنی لونڈی سے جماع کیا اور اس کی زندگی میں اولاد پیدا ہو گئی تو کیا وہ اس کی اولاد اور لونڈی ام ولد کہلائے گی

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضرت عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے وعدہ لیا کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا مجھ سے ہے لہٰذا اس پر قبضہ کر لینا جب فتح مکہ کا سال ہوا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لیا اور فرمایا کہ میرا بھتیجا ہے میرے بھائی نے اس کے بارے میں مجھ سے وعدہ لیا تھا اس پر عبد بن زمعہ نے کھڑے ہو کر کہا کہ یہ میرا بھائی اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے ان کے بستر پر پیدا ہوا وہ دونوں اپنا جھگڑا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے حضرت سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے بھائی کا بیٹا ہے اس نے اس کے بارے میں مجھ سے وعدہ لیا تھا عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے میرے باپ کے فراش (بستر) پر پیدا ہوا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارے لیے ہے پھر آپ نے فرمایا بچہ، صاحب فراش (جس کا نکاح ہوا لونڈی کا مالک ہو) کا ہوتا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہے اس کے بعد آپ نے اس میں حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اس سے پردہ کرو کیونکہ آپ نے اس میں حضرت عتبہ کے ساتھ مشابہت دیکھی تھی

marfat.com

اِحْتَجِبِیْ مِنْهُ لِمَا رَاٰی بِهٖ مِنْ شِبْهِهٖ بِعُتْبَةَ قَالَتْ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰهَ تَعَالٰی۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الْاَمَةَ اِذَا وَطِئَهَا مَوْلَاهَا فَقَدْ لَزِمَهٗ كُلُّ وَلَدٍ يَجِيْءُ بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ اِدَّعَاهُ اَوْ لَمْ يَدَّعِهٖ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ فَاَلْحَقَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَمْعَةَ لَا لِدَعْوَةِ ابْنِهٖ لِاَنَّ دَعْوَةَ الْاِبْنِ لِلنَّسَبِ لِغَيْرِهٖ مِنْ اَبِيْهِ غَيْرُ مَقْبُوْلَةٍ وَلٰكِنْ لِاَنَّ اُمَّهٗ كَانَتْ فِرَاشًا لِزَمْعَةَ بِوَطْئِهٖ اِيَّاهَا۔

۴۶۰ - وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَطَئُوْنَ وَلَائِدَهُمْ يَعْزِلُوْنَهُنَّ لَا تَاْتِيْنِیْ وَلِيْدَةٌ يَعْتَرِفُ سَيِّدُهَا اَنْ قَدْ اَلَمَّ بِهَا اِلَّا قَدْ اَلْحَقْتُ بِهٖ وَلَدَهَا فَاعْزِلُوْا اَوِ اتْرُكُوْا۔

۴۶۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ثَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

۴۶۲ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَيْدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَطَئُوْنَ وَلَائِدَهُمْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهُنَّ يَخْرُجْنَ

حضرت سودہ فرماتی ہیں کہ اس نے مرتے دم تک انہیں (حضرت سودہ کو) نہیں دیکھا۔

تحقیق مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جب کوئی مالک اپنی لونڈی سے وطی کرے تو اس بعد اس کی تمام اولاد اسی سے شمار ہوگی وہ اس کا دعویٰ کرے

انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے یہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد بن زمعہ! وہ تمہارے ہے پھر فرمایا کہ بچہ فراش والے کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زمعہ سے ملایا لیکن اس کے بیٹے کے دعویٰ کی وجہ سے نہیں کیونکہ باپ کے غیر سے نسب کے لیے بیٹے کا دعویٰ غیر مقبول ہے اس الحاق کی وجہ یہ تھی کہ اس کی ماں زمعہ کی فراش تھی اور اس نے اس سے وطی کی تھی۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس طرح بھی استدلال کیا ہے حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنی لونڈیوں سے وطی کرتے ہوئے عزل[1] کرتے ہیں میرے پاس جو بھی ایسی لونڈی آئے کہ اس کا مالک اس سے جماع کا دعویٰ کرے میں اس (لونڈی) کا بیٹا اس (مالک) سے ملا دوں گا اب تم عزل کرو یا چھوڑ دو (تمہاری مرضی)

حضرت زہری فرماتے ہیں مجھ سے حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت نافع، حضرت صفیہ بنت ابو عبید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنی لونڈیوں سے جماع کرتے ہیں پھر انہیں چھوڑ دیتے ہیں کہ باہر نکلیں میرے پاس جو بھی ایسی

[1] جماع کرتے ہوئے انزال کے وقت عورت سے الگ ہوجانا عزل کہلاتا ہے۔

لا تأتيني وليدة يعترف سيدها أن قد ألم بها إلا ألحقت به ولدها فأرسلوهن بعد أو أمسكوهن۔

۴۶۳۔ حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال حدثني أسامة بن زيد عن نافع عن ابن عمر قال من وطئ أمة ثم ضيعها فأرسلها تخرج ثم ولدت فالولد منه والضيعة عليه قال نافع فهذا قضاء عمر بن الخطاب وقول ابن عمر۔

وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا ما جاءت به هذه الأمة من ولد فلا يلزم مولاها إلا أن يقر به وإن مات قبل أن يقر به لم يلزمه وكان من الحجة لهم في الحديث الأول أن رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما قال لعبد بن زمعة هو لك يا عبد بن زمعة ولم يقل هو أخوك فقد يجوز أن يكون أراد بقوله هو لك أي هو مملوك لك بحق ما لك عليه من اليد ولم يحكم في نسبه بشيء۔

والدليل على ذلك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أمر سودة بنت زمعة بالحجاب منه فلو كان النبي صلى الله عليه وسلم كان قد جعله ابن زمعة إذا لما حجب بنت زمعة منه لأنه صلى الله عليه وآله وسلم لم يكن يأمر بقطع الأرحام بل كان يأمر بصلتها ومن صلتها التزاور فكيف يجوز أن يأمرها وقد جعله أخاها بالحجاب منه هذا لا يجوز عليه صلى الله عليه وسلم وكيف يجوز ذلك عليه وهو يأمر عائشة رضي الله تعالى عنها أن تأذن

لونڈی آئے گی جو اس بات کا اقرار کرے کہ اس کے مالک نے اس سے جماع کیا ہے میں اس کے بچے کو اس (مالک) کے ساتھ ملا دوں گا اب تم ان کو چھوڑ دو یا روک لو (تمہاری مرضی)

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جس نے لونڈی سے وطی کی پھر اسے ضائع کر دیا اور اسے باہر نکلنے کے لیے چھوڑ دیا پھر اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو وہ بچہ اسی (مالک) کا ہوگا اور اس کا نان نفقہ اسی کے ذمہ ہوگا حضرت نافع فرماتے ہیں یہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا فیصلہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس لونڈی کے ہاں جو بچہ پیدا ہوگا وہ مالک کو لازم نہیں ہوگا البتہ یہ کہ وہ اس کا اقرار کرے اور اگر وہ اس کا اقرار کرنے سے پہلے مر جائے تو اسکو لازم نہیں ہوگا۔ پہلی حدیث میں ان کی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد بن زمعہ سے فرمایا اے عبد بن زمعہ! وہ تمہارے لیے ہے اور یہ نہیں فرمایا کہ وہ تیرا بھائی ہے تو ہو سکتا ہے آپ کے ارشاد "وہ تیرے لیے ہے" سے مراد یہ ہو کہ وہ تمہارا مملوک ہے کیونکہ مالک کو قبضہ کی وجہ سے حق حاصل ہوتا ہے اور آپ نے اس کے نسب کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا۔

اس بات کی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کو اس سے پردہ کرنے کا حکم دیا اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے زمعہ کا بیٹا قرار دیتے تو اس وقت حضرت سودہ بنت زمعہ ان سے پردہ نہ کرتیں کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رشتہ داروں سے تعلقات منقطع کرنے کا حکم نہیں دیتے تھے بلکہ صلہ رحمی کا حکم فرماتے تھے اور ایک دوسرے کو دیکھنا صلہ رحمی سے ہے تو یہ کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ آپ اسے حضرت سودہ کا بھائی قرار دے کر اس سے پردے کا حکم دیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات جائز نہیں اور آپ سے یہ کیسے جائز ہو سکتی جب کہ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیتے تھے کہ وہ اپنے رضاعی چچا کو (اندر آنے کی) اجازت دیں پھر حضرت

marfat.com

لِعَتِهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ عَلَيْهَا ثُمَّ يَحْجُبُ سَوْدَةَ مِمَّنْ قَدْ جَعَلَهُ أَخَاهَا وَابْنَ أَبِيهَا.

سودہ اس سے پردہ کریں جسے آپ نے ان کا بھائی اور ان کے باپ کا بیٹا قرار دیا۔

وَلٰكِنْ وَجْهُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ حَكَمَ فِيهِ بِشَيْءٍ غَيْرِ الْيَدِ الَّتِي جَعَلَهُ بِهَا لِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ وَلِسَائِرِ وَرَثَةِ زَمْعَةَ دُونَ سَعْدٍ.

لیکن ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آپ نے صرف اس پر قبضہ کی وجہ سے اسے عبد بن زمعہ اور ان کے دیگر ورثاء کے لیے قرار دیا اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کیلئے قرار نہیں دیا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنَى قَوْلِهِ الَّذِي وَصَلَهُ بِهٰذَا الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ.

اگر کوئی شخص کہے کہ آپ کے اس قول کا کیا مطلب ہے جو آپ نے متصلاً فرمایا کہ: بچہ صاحب فراش کے لیے ہے اور زانی کے لیے پتھر ہے۔

قِيلَ لَهُ ذٰلِكَ عَلَى التَّعْلِيمِ مِنْهُ لِسَعْدٍ أَيْ إِنَّكَ تَدَّعِي لِأَخِيكَ وَأَخُوكَ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِرَاشٌ وَإِنَّمَا يَثْبُتُ النَّسَبُ مِنْهُ لَوْ كَانَ لَهُ فِرَاشٌ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِرَاشٌ أُنْزِلَ فَهُوَ عَاهِرٌ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ.

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ آپ کی طرف سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو تعلیم تھی یعنی (اے سعد!) تم اپنے بھائی کے لیے دعویٰ کر رہے ہو جبکہ ان کا فراش نہیں[1] ان کا نسب تب ثابت ہوتا جب ان کا فراش ہوتا تو جب ان کا فراش نہیں تو وہ زانی قرار پائیں گے اور زانی کے لیے پتھر ہے۔

۴۲۶۴ - وَقَدْ بَيَّنَ هٰذَا الْمَعْنَى وَكَشَفَهُ مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يُوسُفَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَتْ لِزَمْعَةَ جَارِيَةٌ يَطَأُهَا وَكَانَ يُظَنُّ بِرَجُلٍ آخَرَ أَنَّهُ يَقَعُ عَلَيْهَا فَمَاتَ زَمْعَةُ وَهِيَ حُبْلَى فَوَلَدَتْ غُلَامًا كَانَ يُشْبِهُ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ يُظَنُّ بِهَا فَذَكَرَتْهُ سَوْدَةُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَّا الْمِيرَاثُ فَلَهُ وَأَمَّا أَنْتِ فَاحْتَجِبِي مِنْهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكِ بِأَخٍ.

اس معنی کو یہ حدیث واضح کرتی ہے حضرت یوسف بن زبیر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت زمعہ کی ایک لونڈی تھی جس سے وہ جماع کرتے تھے اور ایک دوسرے شخص کے بارے میں خیال کیا جاتا تھا کہ اس نے اس سے جماع کیا ہے زمعہ کا انتقال ہو گیا اور وہ لونڈی حاملہ تھی اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا جو اس شخص کے مشابہ تھا جس کے بارے میں خیال کیا جاتا تھا (کہ اس نے اس سے جماع کیا ہے) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا وراثت تو اس کے لیے ہو گی لیکن تم اس سے پردہ کرو کیونکہ وہ تمہارا بھائی نہیں ہے۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ زَمْعَةَ كَانَ يَطَأُ تِلْكَ الْأَمَةَ وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسَوْدَةَ لَيْسَ هُوَ لَكِ بِأَخٍ يَعْنِي ابْنَ الْمَوْطُوءَةِ فَدَلَّ هٰذَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ قَضَى فِي نَسَبِهِ عَلَى زَمْعَةَ بِشَيْءٍ وَأَنَّ وَطْيَ زَمْعَةَ لَمْ يَكُنْ

تو اس حدیث میں ہے کہ حضرت زمعہ اس لونڈی سے وطی کرتے تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا وہ تمہارا بھائی نہیں اس سے مراد اس عورت کا بیٹا ہے جس سے وطی کی گئی تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمعہ سے اس کے نسب کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا اور آپ کے نزدیک زمعہ کی وطی اس بات کو واجب نہیں کرتی تھی کہ اس

[1] مطلب یہ ہے کہ جس لونڈی کا یہ بچہ ہے اگر وہ تمہارے بھائی کی لونڈی ہوتی تو وہ صاحب فراش کہلاتے جبکہ یہاں یہ بات نہیں۔

عِنْدَهٗ بِمُوْجِبِ اَنَّ مَا جَاءَتْ بِهٖ تِلْكَ الْمَوْطُوْءَةُ مِنْ وَّلَدٍ مِّنْهُ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّا الْمِيْرَاثُ فَلَهٗ فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى قَضَائِهٖ بِنَسَبِهٖ۔

قِيْلَ لَهٗ مَا يَدُلُّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ لِاَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ قَدْ كَانَ ادَّعَاهُ وَزَعَمَ اَنَّهٗ ابْنُ اَبِيْهِ لِاَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَدْ اَخْبَرَتْ فِيْ حَدِيْثِهَا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ اَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَازَعَهٗ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَخِيْ ابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ سَوْدَةُ قَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَهُمَا وَارِثَا زَمْعَةَ فَكَانَا مُقِرَّيْنِ لَهٗ بِوُجُوْبِ الْمِيْرَاثِ مِمَّا تَرَكَ زَمْعَةُ فَجَازَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا فِي الْمَالِ الَّذِيْ كَانَ يَكُوْنُ لَهُمَا لَوْ لَمْ يُقِرَّا بِمَا اَقَرَّا بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ وَلَمْ يَجِبْ بِذٰلِكَ ثُبُوْتُ نَسَبٍ يَجِبُ بِهٖ حُكْمٌ فَيَخْلِيْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّظَرِ اِلٰى سَوْدَةَ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اِنَّمَا كَانَ اَمْرُهَا بِالْحِجَابِ مِنْهُ لَمَّا كَانَ رَاٰى مِنْ شِبْهِهٖ بِعُتْبَةَ كَمَا فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔

قِيْلَ لَهٗ هٰذَا لَا يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ لِاَنَّ وُجُوْدَ الشِّبْهِ لَا يَجِبُ بِهٖ ثُبُوْتُ نَسَبٍ وَلَا يَجِبُ بِعَدَمِهٖ انْتِفَاءُ نَسَبٍ۔

اَلَا تَرٰى اِلَى الرَّجُلِ الَّذِيْ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ فَقَالَ

لونڈی کے ہاں جو بچہ پیدا ہوگا وہ زمعہ کا ہی ہوگا۔

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ اس حدیث میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ میراث اس کے لیے ہے اس بات پر دلالت ہے کہ آپ نے اس کے نسب کا فیصلہ فرمایا۔

اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ اس میں تمہاری مذکورہ بات پر دلالت نہیں ہے کیونکہ عبد بن زمعہ نے اس کا دعویٰ کیا اور یہ خیال کیا کہ وہ اس کے باپ کا بیٹا ہے اس لیے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی اس حدیث میں جسے ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا، خبر دی کہ عبد بن زمعہ سے جب حضرت سعد بن ابی وقاص کا جھگڑا ہوا تو عبد بن زمعہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ وہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور اس کے فراش پر پیدا ہوا تو ہو سکتا ہے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے بھی اسی قسم کی بات کہی ہو اور وہ دونوں زمعہ کے وارث تھے اور وہ دونوں حضرت زمعہ کے ترکہ میں وراثت کا اقرار کرتے تھے تو ان دونوں کا حضرت زمعہ کے مال میں وارث بننا جائز تھا جیسا کہ اقرار نہ کرنے کی صورت میں بھی وہ دونوں وارث بنتے تھے۔ لیکن اس سے نسب ثابت نہیں ہوتا کہ اس کے لیے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو دیکھنا جائز ہوتا۔

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ آپ نے حضرت سودہ کو پردہ کرنے کا حکم اس لیے دیا تھا کہ اس میں عتبہ کے ساتھ مشابہت دیکھی تھی جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے۔

تو اس کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ایسی بات نہیں ہو سکتی کیونکہ مشابہت کے پائے جانے سے نسب ثابت نہیں ہوتا اور نہ ہی عدم مشابہت سے نسب کی نفی لازم آتی ہے۔

کیا تم اس شخص کی طرف نہیں دیکھتے جس نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا کہ میری بیوی نے سیاہ رنگ کا بچہ جنا ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا کس رنگ کے ہیں؟ اسی نے

marfat.com

نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا فَذَكَرَ كَلَامًا قَالَ فَهَلْ فِيهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ اِنَّ فِيهَا اَوْرَقًا قَالَ مِمَّا تَرٰى ذٰلِكَ جَآءَهَا قَالَ مِنْ عِرْقٍ نَزَعَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَعَلَّ هٰذَا مِنْ عِرْقٍ نَزَعَهٗ۔

وَقَدْ ذَكَرْنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ بِاِسْنَادِهٖ فِي بَابِ اللِّعَانِ فَلَمْ يُرَخِّصْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفْيِهٖ لِبُعْدِ شَبَهِهٖ مِنْهُ وَلَا مَنَعَهٗ مِنْ اِدْخَالِهٖ عَلٰى بَنَاتِهٖ وَحُرَمِهٖ بَلْ ضَرَبَ لَهٗ مَثَلًا اَعْلَمَهٗ بِهٖ اَنَّ الشَّبَهَ لَا يُوْجِبُ ثُبُوْتَ الْاَنْسَابِ وَاَنَّ عَدَمَهٗ لَا يُوْجِبُ بِهٖ اِنْتِفَآءَ الْاَنْسَابِ فَكَذٰلِكَ ابْنُ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ لَوْ كَانَ وَطْءُ زَمْعَةَ لِاُمِّهٖ يُوْجِبُ ثُبُوْتَ نَسَبِهٖ مِنْهُ اِذًا لَمَّا كَانَ لِبُعْدِ شَبَهِهٖ مِنْهُ مَعْنًى وَلَكَانَ نَسَبُهٗ مِنْهُ ثَابِتٌ وَلَدَخَلَ عَلٰى بَنَاتِهٖ كَمَا يَدْخُلُ عَلَيْهِنَّ غَيْرُهٗ مِنْ بَنِيْهِ۔

۴۶۵۔ وَاَمَّا مَا احْتَجُّوْا بِهٖ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُمَا فَاِنَّهٗ قَدْ خَالَفَهُمَا فِيْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ اَبِيْ حَفْصَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَاْتِيْ جَارِيَةً لَهٗ فَحَمَلَتْ فَقَالَ لَيْسَ مِنِّيْ اِنِّيْ اَتَيْتُهَا اِتْيَانًا لَا اُرِيْدُ بِهِ الْوَلَدَ۔

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَعْزِلُ عَنْ جَارِيَةٍ فَارِسِيَّةٍ

کچھ بتایا آپ نے فرمایا کیا ان میں کوئی مٹیالے رنگ کا بھی ہے اس نے عرض کیا جی ہاں مٹیالے رنگ کا بھی ہے آپ نے فرمایا تمہارے خیال میں وہ کہاں سے آیا اس نے عرض کیا کسی رگ نے اسے کھینچا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ہو سکتا ہے یہ بھی کسی رگ نے کھینچا ہو۔

اس حدیث کو ہم نے اس کی سند کے ساتھ باب لعان میں ذکر کیا ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ عدم مشابہت کی وجہ سے نسبت کی نفی کو جائز قرار نہیں دیا اور نہ ہی اس کو اس کی بیٹوں اور دیگر مستورات کے پاس آنے سے روکا بلکہ ایک مثال بیان فرما کر اسے بتایا کہ محض مشابہت سے نسب ثابت نہیں ہوتے اور نہ ہی مشابہت نہ ہونے سے نسب کی نفی ہوتی ہے تو زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کا بھی یہی مسئلہ ہے کہ اگر زمعہ نے اس کی ماں سے وطی کی ہے تو اس کا اس سے نسب ثابت ہوگا اور اس صورت میں عدم مشابہت کا کوئی مطلب نہیں ہوگا بلکہ اس کا نسب ہوگا اور اس کے دوسرے بیٹوں کی طرح یہ بھی اس کی بیٹیوں کے پاس جا سکتا ہے۔

اور وہ جو انہوں نے حضرت عمر فاروق اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس سلسلے میں روایت کیا ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت زید بن ثابت (رضی اللہ عنہم) نے ان کی مخالفت کی ہے۔

حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی ایک لونڈی کے پاس تشریف لے جاتے تھے اسے حمل ٹھہر گیا انہوں نے فرمایا یہ مجھ سے نہیں کیونکہ میں اس کے پاس اس طریقے پر جاتا تھا کہ بچہ مقصود نہ ہوتا تھا (یعنی عزل کرتا تھا)

حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے والد ایک ایرانی لونڈی سے عزل کرتے تھے پھر بھی اسے حمل ہو گیا تو انہوں نے اس کا انکار کیا اور فرمایا میں نے تمہاری اولاد

فحملت بحمل فانكره وقال إني لم أكن أريد ولدك وإنما استطيب نفسك فجلدها وأعتقها وأعتق الولد۔

کا ارادہ نہیں کیا تھا میں تو صرف تمہیں خوش کرتا تھا پھر اسے کوڑے مارے اور آزاد کر دیا نیز بچے کو بھی آزاد کر دیا۔

۴۶۸- حدثنا فهد قال ثنا أبو نعيم قال ثنا سفيان عن أبي الزناد عن خارجة بن زيد عن زيد بن ثابت مثله غير أنه لم يقل فأعتقها وأعتق ولدها۔

حضرت ابوالزناد، حضرت خارجہ بن زید سے اور وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے یہ نہیں فرمایا کہ اسے آزاد کر دیا اور اس کے بچے کو بھی آزاد کیا۔

۴۶۹- حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا شعبة قال ثنا قتادة عن سعيد بن المسيب قال ولدت جارية لزيد بن ثابت رضي الله عنه فقال إنه ليس مني وإني كنت أعزل عنها۔

حضرت قتادہ، حضرت شعیب بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی لونڈی نے بچہ جنا تو انہوں نے فرمایا یہ میرا نہیں میں تو اس سے عزل کرتا تھا۔

فهذا زيد بن ثابت وعبد الله بن عباس رضي الله عنهم قد خالفا عمر وابن عمر رضي الله عنهما في ذلك فقد تكافأت أقوالهم ووجب النظر لنستخرج من القولين قولا صحيحا فرأينا الرجل إذا أقر بأن هذا ولده من زوجته ثم نفاه بعد ذلك لم ينتف وكذلك لو ادعى أن حملها منه ثم جاءت بولد من ذلك الحمل لم يكن له بعد ذلك أن ينفيه بلعان ولا بغيره لأن نسبه قد ثبت منه۔

تو یہ حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم ہیں جنہوں نے اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق و حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مخالفت کی اب صحابہ کرام کے اقوال برابر برابر ہو گئے اور ہمارے لیے ضروری ہو گیا کہ غور و فکر کے ذریعے دونوں میں سے صحیح قول کو واضح کریں تو ہم نے دیکھا ایک شخص اقرار کرتا ہے کہ یہ اس کا بچہ ہے اس کی بیوی سے ہے اس کے بعد اس کی نفی کرتا ہے تو نفی نہ ہو گی اسی طرح اگر وہ دعویٰ کرے کہ عورت کا حمل اس سے ہے پھر اس حمل سے بچہ پیدا ہو تو لعان وغیرہ کے ذریعہ اس کی نفی نہیں کر سکتا کیونکہ اس کا نسب اس سے ثابت ہو گیا ہے۔

فهذا حكم ما قد وقعت عليه الدعوة مما ليس لمدعيه أن ينفيه ورأينا لو أقر أنه وطئ امرأته ثم جاءت بولد فنفاه لكان الحكم في ذلك أن يلاعن بينهما ويخرج الولد من نسب الرجل ويلحق بأمه فلم يكن إقراره بوطئ

تو یہ دعویٰ کی صورت میں حکم ہے کہ اب مدعی اس کی نفی نہیں کر سکتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے وطی کا اقرار کرے پھر اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور وہ نفی کر دے تو اس کا حکم یہ ہے کہ ان کے درمیان لعان ہو گا بچہ خاوند کے نسب سے نکل کر ماں کے ساتھ مل جائے گا تو بیوی کے ساتھ وطی کے اقرار

marfat.com

امرأته يجب به ثبوت نسب، ما يلده منه ولم يكن في حكم ما قد لزمه مما ليس له نفيه.

فلما كان هذا حكم الزوجات كان حكم الاماء احرى ان يكون كذلك فان اقر رجل بولد امته انه منه او اقر وهي حامل ان ما في بطنها منه لزمه ولم ينتف منه بعد ذلك ابدا وان اقر انه قد وطئها لم يكن ذلك في حكم اقراره بولدها انه منه بل يكون بخلاف ذلك فيكون له ان ينفيه ويكون حكمه وان اقر بوطئ امته كحكمه لو لم يكن اقر بوطئها قياسا على ما وصفنا من الحرائر وهذا كله قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمة الله عليهم اجمعين.

سے نسب کا ثبوت ضروری نہ ہوا اور یہ اس کے حکم میں نہ ہوگا کہ
لازم ہوا اور اب اس کی نفی نہیں ہوسکتی۔

تو جب بیویوں کا حکم یہ ہے تو زیادہ مناسب ہے کہ
لونڈیوں کا حکم بھی یہی ہو اگر کوئی شخص لونڈی کے بچے یا
اس کے حمل کے بارے میں اقرار کرے کہ وہ اس کا ہے تو وہ لازم
جائے گا اور اس کے بعد کبھی بھی اس سے نفی نہ ہوگی اور اگر وہ وطی کا
اقرار کرے تو اس بات کا اقرار نہ ہوگا کہ یہ بچہ اس کا ہے بلکہ یہ
اس کے خلاف ہوگا اور وہ اس کی نفی کرسکتا ہے اور اگر وہ اپنی
لونڈی سے وطی کا اقرار کرے تو یہ اقرار نہ کرنے کی طرح ہے
جیسا کہ ہم نے آزاد عورتوں کے سلسلے میں بیان کیا اور یہ تمام موقف
حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ
کا ہے۔

كِتَابُ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

قسموں اور کفاروں کا بیان[1]

بَابُ ۱۹۷ الْمِقْدَارِ الَّذِيْ يُعْطٰى كُلُّ مِسْكِيْنٍ مِنَ الطَّعَامِ فِي الْكَفَّارَاتِ

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وَقَعْتُ بِاَهْلِيْ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ لَهٗ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ مَا اَجِدُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ مَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ مَا اَجِدُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ فِيْهِ قَدْرُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعَ تَمْرٍ فَقَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ قَالَ اَعَلٰى اَحْوَجَ مِنِّيْ وَاَهْلِ بَيْتِيْ قَالَ فَكُلْهُ اَنْتَ وَاَهْلُ بَيْتِكَ وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهٗ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ۔

کفارہ میں ایک مسکین کو دیئے جانے والے کھانے کی مقدار

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے (بارگاہ نبوی میں) عرض کیا یا رسول اللہ! میں، رمضان المبارک کے مہینے میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا ہوں آپ نے فرمایا ایک غلام یا لونڈی آزاد کرو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس نہیں ہے آپ نے فرمایا دو مہینے کے مسلسل روزے رکھو اس نے عرض کیا مجھے اس کی طاقت نہیں آپ نے فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس کی طاقت بھی نہیں پاتا، (حضرت ابوہریرہ) فرماتے ہیں اس کے بعد آپ کے پاس ایک ٹوکری لائی گئی جس میں تقریباً پندرہ صاع (صاع چار کلو کا ہوتا ہے) کھجوریں تھیں آپ نے فرمایا یہ لو اور اسے صدقہ کرو اس نے عرض کیا، کیا اپنے اور اپنے گھر والوں سے زیادہ حاجت مند لوگوں پر؟ آپ نے فرمایا تم اور تمہارے گھر والے کھاؤ اور اس کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھو نیز اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْاِطْعَامَ فِيْ كَفَّارَاتِ الْاَيْمَانِ اِنَّمَا هُوَ مُدٌّ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ قسموں کے کفاروں میں ہر مسکین کے لیے ایک مُد کھانا ہے کیونکہ اس حدیث میں سرکار دو عالم صلی اللہ

[1] ایمان، یمین کی جمع ہے جس کا لغوی معنی دایاں ہاتھ ہے اب یہ قسم کو کہا جاتا ہے کیونکہ اہل عرب جب ایک دوسرے کو قسم دیتے تو باہم دایاں ہاتھ پکڑتے نذور، نذر کی جمع ہے

اَمَرَ الرَّجُلَ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا اَنْ يُّطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا فَالَّذِيْ يُصِيْبُ كُلَّ مِسْكِيْنٍ مِّنْهُمْ مُدٌّ مُدٌّ۔

قَالُوْا وَقَدْ ذَهَبَ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كَفَّارَاتِ الْاَيْمَانِ اِلٰى مَا قُلْنَا۔

۴۷۱ - فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا حَازِمٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ كَفَّارَاتِ الْاَيْمَانِ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ كُلُّ مِسْكِيْنٍ مُدٌّ بَيْضَاءُ۔

۴۷۲ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

۴۷۳ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا كَفَّرَ يَمِيْنَهُ فَاَطْعَمَ عَشَرَةَ مَسَاكِيْنَ بِالْمُدِّ الْاَصْغَرِ رَاٰى اَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِيْ عِنْدَهُ۔

۴۷۴ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ بِيَمِيْنٍ فَوَكَّدَهَا ثُمَّ حَنَثَ فَعَلَيْهِ عِتْقُ رَقَبَةٍ اَوْ كِسْوَةُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ وَمَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَلَمْ يُؤَكِّدْهَا ثُمَّ حَنَثَ فَعَلَيْهِ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ مُدٌّ مِّنْ حِنْطَةٍ۔

۴۷۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو حکم دیا کہ ساٹھ مسکینوں کو پندرہ صاع کھانا دے تو ہر مسکین کو ایک ایک مُد ملے گا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ قسموں کے کفارے سے متعلق صحابہ کرام کی ایک جماعت کا یہی موقف ہے جو ہم نے کہا

انہوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے آزاد کردہ غلام حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں وہ قسموں کے کفاروں کے بارے میں فرماتے تھے کہ یہ دس مسکینوں کا کھانا ہے ہر مسکین کے لیے ایک سفید مُد ہے۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ قسم کا کفارہ ادا کرتے تو چھوٹے مُد کے ساتھ دس مسکینوں کو کھانا دیتے ان کے خیال میں یہ کفایت کرتا تھا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے جس نے (کسی کام پر) قسم کھائی پھر اسے پکا کیا اس کے بعد توڑ دیا تو اس پر ایک غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے اور جس نے قسم کھائی اور اسے پکا نہیں کیا پھر توڑ دیا تو دس پر دس مسکینوں کھانا ہے ہر مسکین کے لیے گندم کا ایک مُد ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

(بقیہ حاشیہ) جس کا معنی وعدہ ہے اور شریعت میں کسی ایسی عبادت کو اپنے اوپر لازم کرنا جو پہلے سے لازم نہ ہو (حضرت علامہ وصی احمد محدث سورتی رحمہ اللہ)

قال ثنا هشام عن يحيى عن أبي سلمة عن زيد بن ثابت أنه قال يجزئ في كفارة اليمين مد من حنطة لكل مسكين.

۴۷۶- حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال أخبرني الخليل بن مرة أن يحيى بن أبي كثير حدثه فذكر بإسناده مثله.

وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا لا يجزئ في الإطعام في كفارة الأيمان إلا مدان مدين لكل مسكين ويجزئ من التمر صاع كامل وكذا من الشعير.

وكان من الحجة لهم في ذلك على أهل المقالة الأولى أنه قد يجوز أن يكون النبي صلى الله عليه وسلم لما علم حاجة الرجل أعطاه ما أعطاه من التمر ليستعين به فيما وجب عليه لا على أنه جميع ما وجب عليه كالرجل يشكو إلى الرجل ضعف حاله وما عليه من الدين فيقول له خذ هذه العشرة دراهم فاقض بها دينك ليس على أنها تكون قضاء عن جميع دينه ولكن على أن تكون قضاء بمقدارها من دينه.

وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم مقدار ما يجب من الطعام في كفارة من الكفارات وهي ما يجب في حلق الرأس في الإحرام من أذى فجعل ذلك مدين من حنطة لكل مسكين.

۴۷۷- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر الزهراني قال ثنا شعبة عن عبد الرحمن بن الأصبهاني قال سمعت عبد الله بن معقل قال قعدت إلى كعب بن عجرة في المسجد

وہ فرماتے تھے کہ قسم کے کفارے میں ہر مسکین کے لیے گندم کا ایک مد کفایت کرتا ہے۔

حضرت ابن وھب فرماتے ہیں مجھے حضرت خلیل بن مرہ نے بتایا کہ یحیی بن ابی کثیر نے ان سے بیان کیا، پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ قسموں کے کفارے میں ہر مسکین کو دو مُد کھانے سے کم دینا جائز نہیں جبکہ کھجوروں سے ایک کامل صاع جائز ہے (ضروری ہے) اسی طرح جو سے بھی۔

اس سلسلے میں پہلے گروہ کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ ہو سکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی حاجت کو دیکھ کر اس کو کھجوروں کی وہ مقدار عطا فرمائی ہو تاکہ وہ اپنے اوپر واجب ہونے والے کفارے کے سلسلے میں مدد حاصل کر سکے یہ بات نہیں تھی کہ اس پر صرف یہی واجب تھا، یہ اس شخص کی طرح ہے جو کسی کے پاس اپنی حالت کی کمزوری اور اس قرض کا ذکر کرتا ہے جو اس کے ذمہ ہے تو یہ کہتا ہے یہ دس درہم لو اور اس سے اپنا قرض ادا کرو، تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس پر کل قرض دس درہم ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ قرض میں سے اپنی مقدار ادا کر دے۔

اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کفاروں میں سے ایک کفارے میں واجب کھانے کی مقدار مروی ہے اور وہ احرام کی حالت میں کسی تکلیف کی وجہ سے سر منڈانے کی صورت میں واجب ہونے والا کفارہ ہے تو آپ نے ہر مسکین کے لیے گندم سے دو مُد مقرر فرمائے۔

حضرت عبدالرحمن بن اصبہانی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں مسجد میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو میں نے ان سے اس آیت کے بارے میں پوچھا "پس فدیہ ہے روزہ رکھنے سے یا صدقہ

marfat.com

فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ فَقَالَ فِيَّ اُنْزِلَتْ حُمِلْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِيْ فَقَالَ مَا كُنْتُ اَرٰى اَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ هٰذَا اَوْ بَلَغَ بِكَ مَا اَرٰى فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَلَكُمْ عَامَّةً فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَحْلِقَ رَاْسِيْ وَاَنْسُكَ نُسُكَهُ اَوْ اَصُوْمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اُطْعِمَ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ حِنْطَةٍ۔

۴۷۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعَقَّلٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَاَطْعِمْ فَرَقًا فِيْ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ۔

۴۷۹ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ ثَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ۔

۴۸۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ التَّمْرَ۔

۴۸۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ شُرَيْحٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَا جَمِيْعًا عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ مُجَاهِدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

۴۸۲ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ

دینے یا قربانی سے" انہوں نے فرمایا یہ آیت میرے حق میں نازل ہوئی ہے مجھے اٹھا کر بارگاہ نبوی میں لایا گیا۔ اور جوئیں میرے چہرے پر پھیلی ہوئی تھیں آپ نے فرمایا مجھے یہ گمان نہ تھا کہ تمہیں اس قدر تکلیف پہنچے گی تو یہ خاص میرے بارے میں نازل ہوئی تھی لیکن اس کا حکم تم سب کے لیے عام ہے، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں سر منڈواؤں اور قربانی دوں یا تین دن کے روزے رکھوں یا چھ مسکینوں کو یوں کھانا کھ کہ ہر مسکین کے لیے نصف صاع گندم ہو۔

حضرت عبداللہ بن مغفل، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے یوں فرمایا کہ ایک فرق وہ (تین صاع کا پیمانہ) چھ مسکینوں کو کھلا دو۔

حضرت عامر شعبی سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مثل بیان کیا البتہ انہوں نے فرمایا ہر مسکین کے لیے نصف صاع کھجوریں ہیں۔

حضرت ابولیلی، حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے کھجوروں کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت سفیان ثوری اور حضرت وھب دونوں حضرت ابوایوب سے اور وہ حضرت مجاہد (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبدالکریم جزری حضرت مجاہد

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْکَرِیْمِ الْجَزَرِیِّ عَنْ مُجَاھِدٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ھُشَیْمٌ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاھِدٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابوبشر، حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ یَحْیَی الْمُزَنِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ اَنَا مَالِکٌ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ مُجَاھِدٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت حمید بن قیس، حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُفْیَانَ الْجَحْدَرِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاھِدٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابن عون، حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ جَعْدَۃَ عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت یحیی بن جعدہ، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ثَنِیْ اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ اللَّیْثِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ کَعْبٍ الْقُرَظِیِّ عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ وَزَادَ وَقَدْ عَلِمَ اَنَّہٗ لَیْسَ عِنْدِیْ مَا اَنْسُکُ بِہٖ۔

حضرت محمد بن کعب قرظی، حضرت کعب بن عجرہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ یہ اضافہ فرمایا کہ آپ کو معلوم ہو چکا تھا کہ میرے پاس قربانی دینے کے لیے کچھ نہیں

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ عَبْدِ الْکَرِیْمِ بْنِ مَالِکٍ الْجَزَرِیِّ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرِ الزِّیَادَۃَ الَّتِیْ فِیْہِ عَلٰی مَا فِی الْاَحَادِیْثِ الَّتِیْ قَبْلَہٗ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابو لیلی، حضرت کعب بن عجرہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے اس اضافہ کا ذکر نہیں جو گزشتہ احادیث میں ہے۔

فَکَانَ الَّذِیْ اَمَرَ بِہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ

تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی

maktabah.org

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِطْعَامِ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ مُتَوَاتِرُهَا هُوَ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ حِنْطَةٍ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ وَأَجْمَعُوْا عَلَى الْعَمَلِ بِذٰلِكَ فِي كَفَّارَةِ حَلْقِ الرَّأْسِ۔

وَجَاءَ عَنْهُ فِي إِطْعَامِ الْمَسَاكِيْنِ فِي الظِّهَارِ مِنَ التَّمْرِ

۴۸۹۔ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا فَرْوَةُ عَنْ أَبِي الْمُغِيْرَةِ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ خَوْلَةُ ابْنَةُ مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَخِي عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَانَ زَوْجَهَا حِيْنَ ظَاهَرَ مِنْهَا بِعَرَقٍ مِنْ تَمْرٍ وَأَعَانَتْهُ هِيَ بِعَرَقٍ آخَرَ وَذٰلِكَ سِتُّوْنَ صَاعًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِهٖ وَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَارْجِعِيْ إِلَى زَوْجِكِ۔

فَالنَّظَرُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ إِطْعَامُ كُلِّ مِسْكِيْنٍ فِي كُلِّ الْكَفَّارَاتِ مِنَ الْحِنْطَةِ نِصْفُ صَاعٍ وَمِنَ التَّمْرِ صَاعٌ۔

وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْ نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ قَالَ لِيْ عُمَرُ إِنِّيْ أَحْلِفُ أَنْ لَا أُعْطِيَ أَقْوَامًا ثُمَّ يَبْدُوْ لِيْ أَنْ أُعْطِيَهُمْ فَإِذَا رَأَيْتَنِيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَطْعِمْ عَنِّيْ عَشَرَةَ مَسَاكِيْنَ كُلَّ مِسْكِيْنٍ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ۔

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ

متواتر روایات کے مطابق آپ نے ان کو کھانا دینے کے سلسلے میں جو حکم فرمایا وہ ہر مسکین کے لیے نصف صاع گندم اور (محرم کے) سر منڈانے کے کفارے کے سلسلے میں اس پر اجماع ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کفارہ ظہار میں مساکین کو کھجوریں کھلانے کے بارے میں بھی احادیث مروی ہیں۔

حضرت یوسف بن عبد اللہ بن سلام فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عبادہ بن ثابت کے بھتیجے حضرت مالک کی صاحبزادی حضرت خولہ (رضی اللہ عنہم) سے بیان کیا کہ جب ان کے خاوند نے ظہار کیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے ایک ٹوکرے کے ساتھ اور خود انہوں نے بھی ایک ٹوکرے کے ساتھ ان کی مدد کی اور یہ ساٹھ صاع تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے صدقہ کرو اور (حضرت خولہ سے) فرمایا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے خاوند کی طرف لوٹ جاؤ۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ تمام کفاروں میں اسی طرح ہو ہر مسکین کے لیے گندم سے نصف صاع اور کھجوروں سے ایک صاع ہو۔

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت یسار بن نمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ کچھ لوگوں کو عطا نہیں کروں گا پھر میرے لیے واضح ہوتا ہے کہ ان کو کچھ دوں جب میں ایسا کرنا چاہتا ہوں تو اپنی طرف سے دس مسکینوں کو کھانا کھلاتا ہوں ہر مسکین کو کھجوروں کا ایک صاع دیتا ہوں۔

حضرت ابو وائل، حضرت یسار بن نمیر سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَشَرَةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ حِنْطَةٍ أَوْ صَاعُ تَمْرٍ۔

البتہ انہوں نے فرمایا کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلاتا ہوں ہر مسکین کو گندم کا نصف صاع یا کھجوروں کا ایک صاع (دیتا ہوں)

۴۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ يَسَارٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ۔

حضرت منصور فرماتے ہیں میں نے حضرت ابووائل سے سنا وہ حضرت یسار سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ فرمایا "یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو"۔

۴۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ يَسَارٍ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان، حضرت منصور سے وہ حضرت ابووائل سے اور وہ حضرت یسار (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں)

۴۹۴ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا هِلَالُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا أَبُوْ يُوْسُفَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ يَسَارٍ مِثْلَهُ۔

حضرت اعمش، حضرت ابووائل سے اور وہ حضرت یسار سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۹۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَعَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ قَالَا ثَنَا أَبُوْ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ فِيْ كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ فَذَكَرَ نَحْوًا مِمَّا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ۔

حضرت عبداللہ بن سلمہ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے قسموں کے کفاروں کے بارے میں روایت کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۴۹۶ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ قَالَ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ۔

حضرت مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قسم کے کفارہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا گندم سے نصف صاع ہے۔

وَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا فَهٰذَا عُمَرُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ جَعَلَا الْإِطْعَامَ فِيْ كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ مِنْ حِنْطَةٍ مُدَّيْنِ مُدَّيْنِ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ وَمِنَ الشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ صَاعًا صَاعًا فَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ وَكَذٰلِكَ كُلُّ إِطْعَامٍ فِيْ كَفَّارَةٍ أَوْ غَيْرِهَا هٰذَا مِقْدَارُهُ عَلٰى مَا أُجْمِعَ مِنْ كَفَّارَةِ الْأَذٰى۔

یہ روایت، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس روایت کے خلاف ہے جو اس سے پہلے ان سے مروی ہے تو حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما نے قسموں کے کفاروں میں ہر مسکین کے لیے گندم سے دو دو مد مقرر فرمایا جبکہ جو اور کھجوروں سے ایک ایک صاع مقرر کیا ہم بھی یہی بات کہتے ہیں اسی طرح جہاں بھی کھانا کھلانا ہو کفارہ ہو یا غیر کفارہ اسکی یہی مقدار ہے جیسا کہ کم از کم کفارہ کے سلسلے میں اس پر اجماع ہے۔

وَقَدْ شَدَّ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا قَدْ بَيَّنَّاهُ فِيْ كِتَابِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ مِنْ مِقْدَارِهَا وَمَا ذَكَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ۔

وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ۔

جو کچھ ہم نے صدقہ فطر کی کتاب میں اس کی مقدار بیان کی ہے اور اس سلسلے میں جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے روایت کرتے ہوئے ذکر کیا وہ بھی اسی کی تائید کرتا ہے۔

یہی حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

بَابُ ۱۹۸ الرَّجُلِ يَحْلِفُ اَنْ لَّا يُكَلِّمَ رَجُلًا شَهْرًا كَمْ عَدَدُ ذٰلِكَ الشَّهْرِ مِنَ الْاَيَّامِ

کسی سے مہینہ بھر کلام نہ کرنے کی قسم کھانا

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَنَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ اِصْبَعًا۔

حضرت محمد بن سعد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اس طرح، اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے (یعنی تین بار ہاتھوں کے انگلیوں سے اشارہ کیا) اور تیسری بار ایک انگلی کو کم رکھا۔

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ يَعْقُوْبَ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ اَبِي الضُّحٰى الشَّهْرَ فَقَالَ بَعْضُنَا تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ وَقَالَ بَعْضُنَا ثَلٰثُوْنَ قَالَ اَبُو الضُّحٰى حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْنَ وَعِنْدَ كُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ اَهْلُهَا فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَعِدَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ غُرْفَةٍ لَّهٗ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ انْصَرَفَ فَدَعَاهُ بِلَالٌ

حضرت ابویعقوب فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابوالضحیٰ کے پاس مہینے کے بارے میں مذاکرہ کیا بعض حضرات کہنے لگے انتیس دن ہوتے ہیں اور بعض حضرات نے فرمایا تیس دن ہیں حضرت ابوالضحیٰ نے فرمایا ہم سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا فرماتے ہیں ہم نے ایک دن یوں صبح کی کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رو رہی تھیں اور ان میں سے ہر ایک کے پاس ان کے گھر والے تھے (اتنے میں) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (بالاخانے میں) حاضر ہو گئے سلام پیش کیا تو کسی نے جواب نہ دیا پھر سلام پیش کیا تو کسی نے جواب نہ دیا جب یہ حالت دیکھی تو واپس لوٹ گئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو بلایا اور آپ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے عرض کیا کیا آپ نے ازواج مطہرات کو طلاق دے دی آپ نے فرمایا "نہیں" بلکہ میں نے ان سے ایک

فدخل على النبي صلى الله عليه وسلم فقال أطلقت نساءك قال لا ولكن آليت منهن شهرا فمكث تسعا وعشرين ليلة ثم نزل فدخل على نسائه.

۴۹۹ - حدثنا بكر بن إدريس قال ثنا آدم قال ثنا شعبة قال ثنا جبلة بن سحيم قال سمعت ابن عمر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهر هكذا وهكذا وهكذا وضم إبهامه في الثالثة.

۵۰۰ - حدثنا بكر قال ثنا آدم قال ثنا شعبة قال ثنا الأسود بن قيس قال سمعت سعيد بن عمرو يقول سمعت عبد الله بن عمر يذكر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله.

۵۰۱ - حدثنا أحمد بن داود قال ثنا مسدد قال ثنا بشر بن المفضل عن سلمة بن علقمة عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الشهر تسع وعشرون فإذا رأيتموه فصوموا وإذا رأيتموه فأفطروا فإن غم عليكم فاقدروا له.

وقد ذكرنا في هذا أيضا آثارا فيما تقدم من كتابنا هذا.

۵۰۲ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو داود قال ثنا شعبة قال ثنا أبو سلمة بن كهيل قال سمعت أبا الحكم السلمي يحدث عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم آلى من نسائه شهرا فأتاه جبريل فقال يا محمد الشهر تسع وعشرون.

۵۰۳ - حدثنا فهد قال ثنا يحيى بن

مہینے کے لیے ایلاء کیا ہے (قریب نہ جانے کی قسم کھائی ہے) انتیس دن ٹھہرنے کے بعد آپ نیچے اترے اور ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے؟

حضرت جبلہ بن سحیم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے ہاتھوں کے ساتھ اشارہ فرماتے ہوئے) فرمایا مہینہ اس طرح ہوتا ہے تیسری بار آپ نے انگوٹھے کو ساتھ ملا لیا (یعنی پہلی اور دوسری بار دس دس انگلیوں کے ساتھ اور تیسری بار نو انگلیوں کے ساتھ اشارہ فرمایا گویا انتیس دن کا اشارہ تھا)

حضرت سعید بن عمرو فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے جب تم اسے دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اسے (عید کے چاند کو) دیکھو تو روزہ افطار کرو اور اگر چاند (بادلوں کی وجہ) چھپ جائے تو (مہینے کا) اندازہ کرو (تیس دن پورے کرو)

اس سلسلے میں ہم نے اسی کتاب میں اس سے پہلے بھی روایات ذکر کی ہیں۔

حضرت ابو الحکم سلمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک مہینے کا ایلاء کیا پھر آپ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ مہینہ انتیس دن کا ہے۔

حضرت ابو سلمہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت

marfat.com

صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا مہینہ (کبھی) انتیس دن کا ہوتا ہے۔

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ أَنْ لَّا يَدْخُلَ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِمْ أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ حَلَفْتَ يَا نَبِيَّ اللهِ أَنْ لَّا يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ يَوْمًا۔

حضرت عکرمہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے ان کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک اپنی بعض ازواج مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی جب انتیس دن گزر گئے تو صبح یا شام کے وقت آپ تشریف لائے عرض کیا گیا اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ان کے پاس ایک مہینہ نہ جانے کی قسم کھائی تھی آپ نے فرمایا (یہ) مہینہ انتیس دن کا ہے۔

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ هَجَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ شَهْرًا وَّكَانَ يَكُونُ فِي الْعُلُوِّ وَيَكُنَّ فِي السُّفْلِ فَنَزَلَ إِلَيْهِنَّ فِي تِسْعٍ وَّعِشْرِينَ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّكَ مَكَثْتَ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ لَيْلَةً فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ هٰكَذَا هٰكَذَا بِأَصَابِعِ يَدَيْهِ وَهٰكَذَا وَقَبَضَ فِي الثَّالِثَةِ إِبْهَامَهُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو ایک مہینے تک چھوڑنے کی قسم کھائی اور آپ بالاخانے میں تھے اور وہ نچلی منزل میں تھیں انتیس دن بعد آپ ان کے پاس تشریف لائے تو ایک صحابی نے عرض کیا آپ انتیس راتیں ٹھہرے ہیں آپ نے انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا مہینہ اس طرح اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے تیسری بار انگوٹھے کو ملالیا۔

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ فَاَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ ۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا حَلَفَ لَا يُكَلِّمُ رَجُلًا شَهْرًا فَكَلَّمَهٗ بَعْدَ مُضِيِّ تِسْعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا اَنَّهٗ لَا يَحْنَثُ ۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنْ كَانَ حَلَفَ مَعَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ فَهُوَ عَلٰى ذٰلِكَ الشَّهْرِ الَّذِيْ كَانَ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا اَوْ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا وَاِنْ كَانَ حَلَفَ فِيْ بَعْضِ شَهْرٍ فَيَمِيْنُهٗ عَلٰى ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا ۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِالْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا اَفَلَا تَرَاهُ قَدْ اَوْجَبَ عَلَيْهِمْ اِذَا غُمَّ ثَلٰثِيْنَ وَجَعَلَهٗ عَلَى الْكَمَالِ حَتّٰى يَرَوُا الْهِلَالَ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ فَعَلَ اَيْضًا فِيْ شَعْبَانَ اَمَرَ بِالصَّوْمِ بَعْدَ مَا يُرٰى هِلَالُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَاِذَا اُغْمِيَ عَلَيْهِمْ لَمْ يَصُوْمُوْا وَكَانَ شَعْبَانُ عَلَى الثَّلٰثِيْنَ اِلَّا اَنْ يَّنْقَطِعَ ذٰلِكَ بِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ غَيْرُ مَا فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ ۔

ازواج مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی، آپ انتیس دن بالاخانے میں ٹھہرے رہے پھر نیچے تشریف لائے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو ایک مہینے کی قسم کھائی تھی آپ نے فرمایا (یہ) مہینہ انتیس دن کا ہے۔

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ اگر کوئی شخص قسم اٹھائے کہ وہ کسی دوسرے شخص سے ایک مہینے تک کلام نہیں کرے گا پھر انتیس دن گزرنے کے بعد کلام کرے تو اسکی قسم نہیں ٹوٹے گی۔

انہوں نے اس سلسلے میں ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں اگر اس نے چاند دیکھتے ہی قسم کھائی تھی تو وہ اس مہینے سے متعلق ہوگی وہ تیس دن کا ہو یا انتیس دن کا، اور اگر اس نے مہینے کے کچھ دن گزرنے پر قسم کھائی تھی تو اس کی قسم تیس دن کے لیے ہوگی۔

انہوں نے اس ضمن میں اس حدیث سے استدلال کیا جس کو ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے جب تم اسے (چاند کو) دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اسے (عید کے چاند کو) دیکھو تو روزہ رکھنا ترک کردو اگر وہ چھپ جائے تو تیس دن پورے کرو تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ چاند کے چھپ جانے کی صورت میں آپ نے تیس دن مقرر فرمائے اور اسے کامل مہینہ قرار دیا حتیٰ کہ وہ چاند دیکھ لیں اسی طرح شعبان کے سلسلے میں بھی کہا کہ ماہ رمضان کا چاند دیکھنے کے بعد روزہ رکھنے کا حکم دیا اور جب وہ ان پر مخفی ہو تو روزہ نہ رکھیں اور شعبان تیس دن کا ہوگا مگر یہ کہ چاند دکھائی دے دینے کی وجہ سے یہ مدت کم ہوجائے۔

اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی روایات کے علاوہ بھی (روایات) مروی ہیں۔

marfat.com

٥٠٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَلَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَهْجُرَنَا شَهْرًا فَدَخَلَ عَلَيْنَا لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا تُكَلِّمَنَا شَهْرًا وَإِنَّمَا أَصْبَحْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ لَا يَتِمُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک ہمیں چھوڑے رکھنے کی قسم کھائی پھر انتیس دن بعد ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہم سے ایک مہینے تک کلام نہیں فرمائیں گے اور آپ نے انتیس دن پورے کیے آپ نے فرمایا یہ مہینہ پورا نہیں ہے۔

فَأَخْبَرَ أَنَّهُ إِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِنُقْصَانِ الشَّهْرِ فَهٰذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ كَانَ حَلَفَ عَلَيْهِنَّ مَعَ غُرَّةِ الْهِلَالِ فَكَذٰلِكَ نَقُولُ وَقَدْ رُوِيَ فِي هٰذَا مَا هُوَ أَبْيَنُ مِنْ هٰذَا.

تو آپ نے بتایا کہ آپ نے مہینے کے کم ہونے کی وجہ سے ایسا کیا ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے چاند دیکھتے ہی ان کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی تھی ہم بھی یہی بات کہتے ہیں۔ اس سلسلے میں اس سے بھی زیادہ واضح روایات ہیں۔

٥٠٩ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَقَوْلُهُمْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَا وَاللهِ مَا كَذٰلِكَ قَالَ أَنَا وَاللهِ أَعْلَمُ بِمَا قَالَ فِي ذٰلِكَ إِنَّمَا قَالَ حِينَ هَجَرَنَا لَأَهْجُرَنَّكُنَّ شَهْرًا فَجَاءَ حَتَّى ذَهَبَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ شَهْرًا وَإِنَّمَا غِبْتَ عَنَّا تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً فَقَالَ إِنَّ شَهْرَنَا هٰذَا كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ يَمِينَهُ كَانَتْ مَعَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں صحابہ کرام کا قول کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے اللہ کی قسم! آپ نے یوں نہیں فرمایا آپ نے جب ہمیں چھوڑا تو فرمایا میں تمہیں ایک مہینے تک چھوڑے رکھوں گا پھر انتیس راتیں گزرنے کے بعد آپ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! آپ نے ایک مہینے کی قسم کھائی تھی جب کہ آپ ہم سے انتیس راتیں غائب رہے آپ نے فرمایا ہمارا یہ مہینہ انتیس راتوں کا تھا تو اس سے ثابت ہوا کہ آپ نے چاند دیکھتے ہی قسم کھائی تھی اس سلسلے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی کچھ مروی ہے۔

٥١٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ زُمَيْلٍ قَالَ ثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَذَكَرَ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات

إِيلَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَأَنَّهُ نَزَلَ لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ وَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ قَدْ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ۔

۵۱۱۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَيَكُونُ ثَلَاثِينَ وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ۔

فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ إِنَّمَا يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ بِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ قَبْلَ الثَّلَاثِينَ فَدَلَّتْ هٰذِهِ الْآثَارُ لِمَا كَشَفَتْ عَمَّا ذَكَرْنَا۔

وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ۔

وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ الْحَسَنِ۔

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ شَهْرًا قَالَ إِنِ ابْتَدَأَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ صَامَ لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطَرَ لِرُؤْيَتِهِ وَإِنِ ابْتَدَأَ فِي بَعْضِ الشَّهْرِ صَامَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا وَاللهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

بَابُ الرَّجُلِ يُوجِبُ عَلَى نَفْسِهِ أَنْ يُصَلِّيَ فِي مَكَانٍ فَيُصَلِّيَ

ہے ایلاء کا ذکر کیا اور یہ کہ آپ انتیس دن بعد نیچے تشریف لائے اور فرمایا کبھی مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔

بواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اوقات مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا تو جب تم اسے (چاند کو) دیکھو تو روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر عید کرو اگر وہ تم پر چھپ جائے تو گنتی پوری کرو۔

تو اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ (مہینہ) تیس دن سے پہلے چاند نظر آنے کی صورت میں انتیس دن کا ہوتا ہے یہ روایات ہمارے بیان سے ظاہر ہونے والی بات پر دلالت کرتی ہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

اس سلسلے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے

حضرت اشعث نے حضرت حسن سے ایک شخص کے بارے میں روایت کیا جس نے ایک مہینہ روزہ رکھنے کی نذر مانی آپ نے فرمایا اگر وہ چاند کے ساتھ ابتداء کرے تو چاند دیکھ کر شروع کرے اور چاند دیکھ کر روزہ چھوڑ دے اور مہینے کی درمیان شروع کرے تو تیس دن روزہ رکھے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

کسی معین جگہ میں نماز پڑھنے کی نذر مان کر دوسری جگہ نماز پڑھنے

فِيْ غَيْرِهٖ

۵۱۳ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيْبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ نَذَرْتُ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ هٰهُنَا فَاَعَادَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاْنَكَ اِذًا۔

کا حکم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فتح مکہ کے دن ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے نذر مانی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے مکہ مکرمہ کو فتح فرمایا تو میں بیت المقدس میں نماز پڑھوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اسی جگہ نماز پڑھ لو۔ اس نے دو یا تین بار یہی سوال کیا تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب جیسے چاہو کرو

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ الَّذِيْ نَذَرَ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ غَيْرِهٖ فَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ مَنْ جَعَلَ لِلّٰهِ عَلَيْهِ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ غَيْرِهٖ اَجْزَاهُ ذٰلِكَ۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ اَنَّ اَبَا يُوْسُفَ قَدْ قَالَ فِيْ اِمْلَائِهٖ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَوْ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْزَاهُ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ صَلّٰى فِيْ مَوْضِعٍ الصَّلٰوةُ فِيْهِ اَفْضَلُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ اَوْجَبَ الصَّلٰوةَ فِيْهِ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر ماننے والے کو حکم دیا کہ وہ اس کے علاوہ کسی جگہ نماز پڑھ لے، حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ فرماتے ہیں جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے نذر مانے تو کسی دوسرے مقام پر نماز پڑھنا کافی ہے۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے البتہ حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ نے اپنی املاء میں فرمایا کہ جس نے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر مانی پھر مسجد حرام یا مسجد نبوی میں نماز پڑھی تو اس کے لیے یہ کفایت کرتی ہے کیونکہ اس نے ایسے مقام پر نماز پڑھی ہے جو اس جگہ سے افضل ہے جہاں نماز پڑھنے کو اس نے اپنے اوپر واجب کیا ہے۔ اور جو شخص مسجد حرام میں نماز پڑھنے کی نذر مانے پھر بیت المقدس میں نماز پڑھے تو یہ جائز نہیں کیونکہ اس نے ایسی جگہ نماز پڑھی ہے جس میں نماز

marfat.com

يصلي في المسجد الحرام فصلى في بيت المقدس لم يجزه ذلك لانه صلى في مكان ليس للصلوة فيه من الفضل ما للصلوة في ذلك المكان الذي اوجب على نفسه الصلوة فيه واحتج في ذلك بما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

کی وہ فضیلت نہیں جو اس جگہ میں ہے جہاں نماز پڑھنا اس نے اپنے اوپر لازم کیا تھا۔

انہوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے استدلال کیا ہے۔

۵۱۴۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عمرو بن مرزوق قال ثنا شعبة عن ابي عبد العزيز الزبيدي عن عمرو بن الحكم عن سعد بن ابي وقاص عن النبي صلى الله عليه وسلم قال صلوة في مسجدي هذا افضل من الف صلوة فيما سواه الا المسجد الحرام۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میری اس مسجد میں نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ دیگر مقامات میں ایک ہزار نماز سے افضل ہے۔

۵۱۵۔ حدثنا علي بن معبد قال ثنا مكي وشجاع ح وحدثنا عبد الرحمن بن الجارود قال ثنا مكي قالا ثنا موسى بن عبيدة عن داود بن مدرك عن عروة عن عائشة رضي الله عنها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۱۶۔ حدثنا فهد قال ثنا يحيى بن عبد الحميد الحماني قال ثنا يعلى بن عبيد عن موسى الجهني عن نافع عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۱۷۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو عاصم قال اخبرنا ابن جريج قال سمعت نافعا مولى ابن عمر يقول حدثني ابراهيم بن عبد الله بن معبد بن عباس عن ميمونة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۵۱۸۔ حدثنا يونس قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرني الليث قال ثني نافع فذكر باسناده مثله۔

حضرت لیث فرماتے ہیں مجھ سے حضرت نافع نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۱۹۔ حدثنا الربيع الجيزي قال ثنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم

marfat.com

حَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ قَالَ مُوْسٰى وَ حَدَّثَنِيْ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَبُوْعُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت موسیٰ بن عقبہ (راوی) فرماتے ہیں مجھ سے یہ حدیث ابو عبد اللہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کی وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

حضرت قزعہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

حضرت سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۳- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا اَفْلَحُ قَالَ ثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَزْمٍ عَنْ سَلْمَانَ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

حضرت سلمان اغرؒ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۴- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابو عبد اللہ اغرؒ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۵۲۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ سَلْمَانَ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن عمرو، حضرت سلمان اغرؒ سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْقَطْوَانِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبد اللہ بن سلمان، اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن ہلال، اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا صَالِحٍ هَلْ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ فَضْلَ الصَّلٰوةِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوصالح رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی فضیلت کا ذکر سنا انہوں نے فرمایا نہیں، البتہ مجھ سے حضرت ابراہیم بن عبد اللہ بن قارظ نے بیان کیا انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (روایت کرتے ہوئے) بیان کرتے تھے انہوں نے اس (گزشتہ حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ الصَّلٰوةَ فِي مَسْجِدِهِ عَلَى الصَّلٰوةِ فِي غَيْرِهِ بِأَلْفِ صَلٰوةٍ غَيْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ لَا فَضْلَ لِلصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ عَلَى الصَّلٰوةِ فِي مَسْجِدِهِ أَوْ يَكُونَ الصَّلٰوةُ فِي أَحَدِهِمَا أَفْضَلَ مِنَ

حضرت ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں نماز کو مسجد حرام کے علاوہ دیگر مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل قرار دیا۔ تو اس بات کا احتمال ہے کہ مسجد نبوی میں پڑھی جانے والی نماز پر مسجد حرام کی نماز کو فضیلت نہ ہو یا ان میں سے ایک مسجد کی نماز دوسری مسجد میں پڑھی جانے والی نماز سے

الصَّلٰوۃِ فِی الْاٰخَرِ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ۔

۵۲۹ - فَاِذَا اَحْمَدُ بْنُ دَاؤدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ حَبِیْبِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلٰوۃٌ فِیْ ذٰلِكَ اَفْضَلُ مِنْ مِائَۃِ صَلٰوۃٍ فِیْ ھٰذَا۔

۵۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ قَالَ ثَنِیْ زِیَادُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنِیْ سُلَیْمَانُ بْنُ عَتِیْقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ الزُّبَیْرِ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ وَلَمْ یَرْفَعْہُ۔

قَالَ سُفْیَانُ فَیَرَوْنَ اَنَّ الصَّلٰوۃَ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِنْ مِائَۃِ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا فِیْ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّمَا فَضْلُہٗ عَلَیْہِ بِمِائَۃِ صَلٰوۃٍ۔

۵۳۱ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْکَرِیْمِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلٰوۃٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِنْ مِائَۃِ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ۔

قَالَ فَلَمَّا کَانَ فَضْلُ الصَّلٰوۃِ فِیْ بَعْضِ ھٰذِہِ الْمَسَاجِدِ عَلٰی بَعْضٍ عَلٰی مَا قَدْ ذُکِرَ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ لَمْ یُجْزِ لِمَنْ اَوْجَبَ عَلٰی نَفْسِہٖ صَلٰوۃً فِیْ شَیْءٍ مِنْھَا اِلَّا اَنْ یُصَلِّیَھَا حَیْثُ اَوْجَبَ

افضل ہو، تو ہم نے اس سلسلے میں غور کیا۔

حضرت عطاء بن زبیر (یا عطاء بن ابو الزبیر) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں نماز دیگر مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے کیونکہ اس میں پڑھی جانے والی نماز اس (مسجد نبوی) کی ایک سو نمازوں سے افضل ہے۔

حضرت سلیمان بن عتیق فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے منبر پر سنا فرماتے تھے میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا پھر انہوں نے اس کی مثل لیکن غیر مرفوع ذکر کیا (یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اپنا قول ہے)

حضرت سفیان فرماتے ہیں فقہاء کرام مسجد حرام میں نماز کو دیگر مساجد کی ایک لاکھ نمازوں کے برابر سمجھتے ہیں البتہ مسجد نبوی کی سو نمازوں کا درجہ اس کی ایک نماز کے برابر ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں نماز مسجد حرام کے علاوہ دیگر مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے اور مسجد حرام میں نماز دیگر مساجد کی ایک لاکھ نمازوں سے افضل ہے تو جب ان میں سے بعض مساجد کے مقابلے میں دیگر مساجد میں نماز کو فضیلت حاصل ہے جیسا کہ ان روایات میں ذکر کیا گیا تو وہ شخص جو اپنے اوپر نماز کو واجب کرتا ہے وہ صرف اسی جگہ جہاں کی اس نے نذر مانی ہے یا اس سے افضل جگہ

أَوْ فِيْمَا هُوَ أَفْضَلُ مِنْهُ مِنَ الْمَوَاضِعِ.

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِأَبِي حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ عَلَى أَهْلِ هٰذَا الْقَوْلِ أَنَّ مَعْنَى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِنَّمَا ذٰلِكَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ لَا عَلَى التَّنَفُّلِ.

أَلَا تَرَى إِلَى قَوْلِهِ فِي حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ لَأَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ وَقَوْلُهُ فِي حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ خَيْرُ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَذٰلِكَ أَنَّهُ حِيْنَ أَرَادَ أَنْ يَقُوْمَ بِهِمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي التَّطَوُّعِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ فَلَمَّا رُوِيَ ذٰلِكَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا كَانَ تَصْحِيْحُ الْآثَارِ يُوْجِبُ أَنَّ الصَّلٰوةَ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي لَهَا الْفَضْلُ عَلَى الصَّلَوَاتِ فِي الْبُيُوْتِ هِيَ الصَّلٰوةُ الَّتِي هِيَ خِلَافُ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ وَهِيَ الْمَكْتُوْبَةُ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ فَسَادُ مَا احْتَجَّ بِهِ أَبُوْ يُوْسُفَ وَثَبَتَ أَنَّ مَنْ أَوْجَبَ عَلَى نَفْسِهِ صَلٰوةً فِي مَكَانٍ فَصَلَّاهَا فِي غَيْرِهِ أَجْزَأَهُ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ.

وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا قَالَ لِلّٰهِ عَلَيَّ أَنْ أُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَالصَّلٰوةُ الَّتِي أَوْجَبَهَا قُرْبَةٌ حَيْثُ مَا كَانَتْ فَهِيَ عَلَيْهِ وَاجِبَةٌ ثُمَّ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي الْمَوْطِنِ الَّذِي أَوْجَبَ عَلَى نَفْسِهِ أَنْ يُصَلِّيَهَا فِيْهِ هَلْ يَجِبُ

نماز پڑھ سکتا ہے۔

اس قول والوں کے خلاف حضرت امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "میری اس مسجد میں ایک نماز دیگر مساجد کی ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے"۔ کا معنی یہ ہے کہ اس سے فرض نمازیں مراد ہیں نوافل مراد نہیں۔

کیا تم حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں آپ کے اس قول کو نہیں دیکھتے کہ مجھے اپنے گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں پڑھنے سے زیادہ پسند ہے۔ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کی روایت میں آپ کا ارشاد گرامی کہ انسان کی بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے سوائے فرائض کے، اور آپ نے یہ بات اس وقت فرمائی جب آپ نے ارادہ فرمایا کہ رمضان المبارک میں ان کو نوافل پڑھائیں یہ بات ہم نے ان روایات کے ضمن میں دوسری جگہ بیان کی تو جب یہ روایات ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تو روایات کی تصحیح سے لازم آتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں جس نماز کو گھر کی نمازوں پر فضیلت حاصل ہے وہ اس نماز کے خلاف ہے یعنی وہ فرض نماز ہے تو اس سے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے استدلال کا فساد ثابت ہو گیا اور یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ جو شخص کسی جگہ نماز پڑھنے کی نذر مانے پھر دوسری جگہ پڑھے تو اس کے لیے یہ جائز ہے روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان یہ ہے۔

اور قیاس کے طریقے پر اس کا بیان یوں ہے کہ ہم ایک شخص کو دیکھتے ہیں جب وہ کہتا ہے اللہ کے لیے مجھ پر مسجد حرام میں دو رکعتیں پڑھنا لازم ہے تو جس نماز کو اس نے بطور قرب (عبادت) لازم کیا وہ اس پر واجب ہو گئی جہاں بھی پڑھے پھر ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں جس جگہ نماز پڑھنے کی اس نے نذر مانی ہے تو کیا وہ اس پر اسی طرح واجب ہے جس طرح یہ مسجد

marfat.com

عَلَيْهِ كَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ تِلْكَ الصَّلٰوةَ اَمْ لَا فَرَاَيْنَاهُ لَوْ قَالَ لِلّٰهِ عَلَيَّ اَنْ اَلْبَثَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَاعَةً لَمْ يَجِبْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ اللَّبْثُ هُوَ لَوْ فَعَلَهُ قُرْبَةً فَكَانَ اللَّبْثُ وَاِنْ كَانَ قُرْبَةً لَا يَجِبُ بِاِيْجَابِ الرَّجُلِ اِيَّاهُ عَلٰى نَفْسِهِ فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ كَانَ مَنْ اَوْجَبَ لِلّٰهِ عَلٰى نَفْسِهِ صَلٰوةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَجَبَتْ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ اللَّبْثُ بِهَا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

حرام والی نماز) واجب ہے یا نہیں تو ہم نے اسے دیکھا کہ اگر اس نے کہا اللہ کے لیے مجھ پر لازم ہے کہ میں مسجد حرام میں ایک گھڑی ٹھہروں گا تو یہ اس پر واجب نہ ہوگا۔ اگرچہ یہ ٹھہرنا عبادت ہوتی اگر وہ ٹھہرتا تو (مسجد حرام میں) ٹھہرنا اگرچہ عبادت ہے لیکن آدمی کے اپنے واجب کرنے سے واجب نہیں ہوتی تو جب یہ بات یوں ہے جس طرح ہم نے ذکر کیا تو جو شخص اپنے اوپر مسجد حرام میں نماز پڑھنا لازم کرے گا اس پر وہ نماز واجب ہو جائے گی اور اس نذر سے مسجد حرام میں ٹھہرنا واجب نہ ہوگا اس باب میں قیاس یہی ہے اور یہی حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُوْجِبُ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَشْيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ

کسی شخص کا بیت اللہ شریف کی طرف پیدل جانے کی نذر ماننا

۵۳۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي الْهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ ثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْيَمَامِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ حُمَيْدَ الطَّوِيْلَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يُهَادٰى بَيْنَ اِبْنَيْنِ لَهُ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَمْشِيَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ وَاَمَرَهُ اَنْ يَرْكَبَ۔

حضرت یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت حمید طویل نے ان کو بتایا انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے دو بیٹوں کے سہارے سے چل رہا تھا آپ نے اس کے بارے میں پوچھا تو صحابہ کرام نے بتایا اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کے اپنے آپ کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے اور آپ نے اسے سوار ہونے کا حکم دیا۔

۵۳۳ - حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت یحییٰ بن حمید، حضرت ثابت سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عِيْسَى ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَنْصُوْرٍ عَنْ دُخَيْنِ الْحَجَرِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِيْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى الْكَعْبَةِ حَافِيَةً حَاسِرَةً فَاَتٰى عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذِهٖ قَالُوْا نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى الْكَعْبَةِ حَافِيَةً حَاسِرَةً فَقَالَ مُرُوْهَا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میری بہن نے نذر مانی کہ وہ کعبہ شریف کی طرف ننگے پاؤں ننگے سر جائے گی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا اسے کیا ہوا صحابہ کرام نے بتایا کہ اس نے کعبہ شریف کی طرف ننگے پاؤں برہنہ سر جانے کی نذر مانی ہے آپ نے فرمایا اسے کہو کہ سوار ہو اور دوپٹہ اوڑھے۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا مَنْ نَذَرَ اَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا اُمِرَ اَنْ يَرْكَبَ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ غَيْرَ ذٰلِكَ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا يَرْكَبُ كَمَا جَاءَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَاِنْ كَانَ اَرَادَ بِقَوْلِهٖ لِلّٰهِ عَلَيَّ مَعْنَى الْيَمِيْنِ فَعَلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ لِاَنَّ مَعْنٰى لِلّٰهِ عَلَيَّ قَدْ يَكُوْنُ فِيْ مَعْنٰى وَاللّٰهِ لِاَنَّ النَّذْرَ مَعْنَاهُ مَعْنَى الْيَمِيْنِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ فِي النَّذْرِ كَفَّارَةَ يَمِيْنٍ۔

فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِيْ غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ۔

تحقیق مسئلہ

حضرت امام جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت ان روایات کی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص پیدل چل کر حج کرنے کی نذر مانے اسے سوار ہونے کو کہا جائے اور اس پر اس کے علاوہ کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ سوار ہو جائے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے اب اگر "اللہ کے لیے مجھ پر لازم ہے" کے الفاظ سے قسم مقصود تھی تو اس پر قسم کا کفارہ بھی لازم ہوگا کیونکہ "للہ علیّ" کے الفاظ بعض اوقات "واللہ" کے معنی میں (یعنی قسم کے لیے) آتے ہیں کیونکہ نذر اور قسم کا ایک ہی مطلب ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں احادیث مروی ہیں کہ نذر میں قسم کا کفارہ ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حالت غصہ میں نذر نہیں اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا ہے۔ (یعنی اس نذر کو پورا نہ کرے بلکہ کفارہ دے)

marfat.com

۵۳۶- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَیْرِ فَذَکَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد بن زید، حضرت محمد بن زبیر سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۳۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ الْمِنْقَرِیُّ قَالَ ثَنَا اَبَانُ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ ثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَیْرِ الْحَنْظَلِیُّ فَذَکَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت یحیی بن ابی کثیر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت محمد بن زبیر حنظلی نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۳۸- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ قَالَ ثَنَا عُبَادَةُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَیْرِ فَذَکَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبادہ بن عوام فرماتے ہیں ہم سے حضرت محمد بن زبیر نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۳۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ قَالَا اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَیْرِ الْحَنْظَلِیُّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبداللہ اور حضرت عبدالوہاب بن عطاء دونوں نے بتایا کہ ہمیں محمد بن زبیر حنظلی نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے خبر دی انہوں نے ایک شخص سے اس نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۵۴۰- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَیُّوْبُ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ ثَنِیْ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَتِیْقٍ وَمُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ الَّذِیْ کَانَ یَسْکُنُ الْیَمَامَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَةٍ وَکَفَّارَتُهٗ کَفَّارَةُ یَمِیْنٍ

حضرت سلیمان بن ارقم، حضرت یحیی بن ابی کثیر سے روایت کرتے ہیں جو یمامہ میں رہتے تھے انہوں نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے سنا وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دیتے تھے ام المؤمنین نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہ (کے کام) کی نذر نہیں اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا ہے۔

۵۴۱- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ کَعْبِ بْنِ

حضرت عقبہ بن عامر، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

علقمة عن عبد الرحمن بن شماسة المهري عن ابي الخير عن عقبة بن عامر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كفارة النذر كفارة اليمين۔

آپ نے فرمایا نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

۵۴۲- حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال سمعت يحيى بن عبد الله بن سالم يحدث عن اسمعيل بن رافع عن خالد بن سعيد عن عقبة بن عامر قال اشهد لسمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من نذر نذرا لم يسمه فكفارته كفارة اليمين۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص بغیر نام لیے (مجہول) نذر مانے تو اس کا کفارہ، وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

۵۴۳- وذكروا في ذلك ايضا ما قد حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني يحيى بن عبد الله المعافري عن ابي عبد الرحمن الحبلي عن عقبة بن عامر الجهني ان اخته نذرت ان تمشي الى الكعبة حافية غير مختمرة فذكر ذلك عقبة لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مر اختك فلتركب ولتختمر ولتصم ثلثة ايام۔

انہوں نے اس سلسلے میں مزید ذکر کیا حضرت ابو عبدالرحمن جُبلی حضرت عقبہ بن عامر جہنی سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی بہن نے ننگے پاؤں ننگے سر، کعبۃ اللہ کی طرف جانے کی نذر مانی، حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عرض کی تو آپ نے فرمایا اپنی بہن سے کہو کہ وہ سوار ہو، دوپٹہ اوڑھے اور تین دن کا روزہ رکھے۔

۵۴۴- حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هارون قال اخبرنا يحيى بن سعيد عن عبيد الله بن زحر انه سمع ابا سعيد الرعيني يذكر عن عقبة بن عامر مثله۔

حضرت عبید اللہ بن زحر سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابو سعید رعینی سے سنا وہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۵۴۵- حدثنا الحسن بن عبيد الله بن منصور قال ثنا الهيثم بن جميل قال ثنا هشيم عن يحيى بن سعيد عن عبيد الله بن زحر عن ابي سعيد اليحصبي عن عبد الله بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت ابو سعید یحصبی، حضرت عبد اللہ بن مالک سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

marfat.com

قَالُوْا فَتِلْكَ الثَّلٰثَةُ الْاَيَّامِ اِنَّمَا كَانَتْ كَفَّارَةً لِيَمِيْنِهَا الَّتِيْ كَانَتْ بِهَا حَالِفَةً بِقَوْلِهَا لِلّٰهِ عَلَيَّ اَنْ اَحُجَّ مَاشِيَةً.

۵۴۶- وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُخْتِيْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَيْئًا لِتَحُجَّ رَاكِبَةً وَتُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهَا.

وَخَالَفَ هٰؤُلَاءِ اَيْضًا اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ نَاْمُرُ هٰذَا الَّذِيْ نَذَرَ اَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا اَنْ يَرْكَبَ وَيُكَفِّرَ يَمِيْنَهُ اِنْ كَانَ اَرَادَ يَمِيْنًا وَنَاْمُرُهٗ مَعَ هٰذَا بِالْهَدْيِ.

۵۴۷- وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ شَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّ اُخْتَهٗ نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى الْكَعْبَةِ حَافِيَةً نَاشِرَةً شَعْرَهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهَا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتُهْدِ هَدْيًا.

۵۴۸- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا مَطَرُ الْوَرَّاقُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِيْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَتٰى عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى

یہ حضرات فرماتے ہیں یہ اس کی قسم کا کفارہ ہے جو یہ کہہ کر اٹھائی تھی کہ "اللہ تعالیٰ کے لیے مجھ پر پیدل حج لازم ہے"۔

اس پر یہ روایت دلالت کرتی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری بہن نے پیدل چل کر حج کرنے کی نذر مانی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو تمہاری بہن کے اپنے آپ کو تنگی میں مبتلا کرنے کی کوئی حاجت نہیں اسے چاہیے کہ سوار ہو کر حج کو جاتے اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔

کچھ دوسرے حضرات نے بھی ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں جس نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی ہو ہم اسے سوار ہونے اور اگر قسم کا ارادہ کیا تھا تو اس کا کفارہ دینے اور اس کے ساتھ اسے قربانی دینے کا بھی حکم دیتے ہیں۔

اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا کہ ان کی بہن نے کعبۃ اللہ کی طرف ننگے پاؤں اور کھلے بالوں کے ساتھ جانے کی نذر مانی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اسے کہو کہ وہ سوار ہو اور دوپٹہ اوڑھے اور جانور کی قربانی دے۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری بہن نے کعبۃ اللہ کی طرف پیدل چل کر جانے کی نذر مانی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اسے کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے کعبۃ اللہ کی طرف پیدل جانے کی نذر مانی ہے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِهٰذِهِ قَالُوْا نَذَرَتْ أَنْ
تَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِهَا
مُرُوْهَا فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ بَدَنَةً ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِالْهَدْيِ لِمَكَانِ رُكُوْبِهَا
فَتَصْحِيْحُ هٰذِهِ الْآثَارِ كُلِّهَا يُوْجِبُ أَنْ يَكُوْنَ
حُكْمُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا أَنْ يَرْكَبَ إِنْ
أَحَبَّ ذٰلِكَ وَيُهْدِيَ هَدْيًا لِتَرْكِهِ الْمَشْيَ وَيُكَفِّرَ
عَنْ يَمِيْنِهِ لِحِنْثِهِ فِيْهَا وَبِهٰذَا كَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ
وَأَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ يَقُوْلُوْنَ ۔

وَأَمَّا وَجْهُ النَّظَرِ فِيْ ذٰلِكَ فَإِنَّ قَوْمًا قَالُوْا لَيْسَ
الْمَشْيُ مِمَّا يُوْجِبُهُ نَذْرٌ لِأَنَّ فِيْهِ تَعَبًا لِلْبَدَنِ
وَلَيْسَ الْمَاشِيْ فِيْ حَالِ مَشْيِهِ فِيْ حُرْمَةِ إِحْرَامٍ
فَلَمْ يُوْجِبُوْا عَلَيْهِ الْمَشْيَ وَلَا بَدَلًا مِنَ الْمَشْيِ ۔

فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الْحَجَّ فِيْهِ
طَوَافٌ بِالْبَيْتِ وَالْوُقُوْفُ بِعَرَفَةَ وَبِجَمْعٍ وَ
أَنَّ الطَّوَافَ مِنْهُ مَا يَفْعَلُهُ الرَّجُلُ فِيْ حَالِ
إِحْرَامِهِ وَهُوَ طَوَافُ الزِّيَارَةِ وَمِنْهُ مَا يَفْعَلُهُ
بَعْدَ أَنْ يَحِلَّ مِنْ إِحْرَامِهِ وَهُوَ طَوَافُ الصَّدَرِ
وَكَانَ ذٰلِكَ كُلُّهُ مِنْ أَسْبَابِ الْحَجِّ قَدْ أُرِيْدَ
أَنْ يَفْعَلَهُ الرَّجُلُ مَاشِيًا وَكَانَ مَنْ فَعَلَهُ رَاكِبًا
مُقَصِّرًا وَجُعِلَ عَلَيْهِ الدَّمُ هٰذَا إِذَا كَانَ فَعَلَهُ
لَا مِنْ عِلَّةٍ وَإِنْ كَانَ فَعَلَهُ مِنْ عِلَّةٍ فَإِنَّ النَّاسَ
مُخْتَلِفُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ
وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَبُوْ يُوْسُفَ وَ
مُحَمَّدٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ دَمٌ وَهٰذَا هُوَ
النَّظَرُ عِنْدَنَا لِأَنَّ الْعِلَلَ إِنَّمَا تُسْقِطُ الْآثَامَ
فِي انْتِهَاكِ الْحُرُمَاتِ وَلَا تُسْقِطُ الْكَفَّارَاتِ
أَلَا تَرَى أَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى قَالَ وَلَا

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے پیدل چلنے سے بے نیاز ہے اسے کہو کہ سوار ہو اور بدنہ (گائے یا اونٹ) کی قربانی دے۔

تو اس حدیث میں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سوار ہونے کی وجہ سے قربانی کا حکم دیا تو ان تمام روایات کی تصحیح سے لازم آیا کہ جو شخص پیدل چل کر حج کرنے کی نذر مانے وہ اگر چاہے تو سوار ہو اور پیدل چلنے سے رکنے کی وجہ سے جانور کی قربانی دے اور قسم توڑنے کی وجہ سے اس کا کفارہ دے حضرت امام ابوحنیفہ اور امام محمد وابو یوسف رحمہم اللہ یہی بات فرماتے تھے۔

قیاس کے طور پر اس کا بیان یہ ہے ایک جماعت کہتی ہے کہ پیدل چلنے کو لازم کر دینا نذر نہیں ہے کیونکہ اس میں بدن کو تھکاوٹ میں مبتلا کر دینا ہے اور پیدل چلنے والا اس حالت میں احرام کی حرمت میں نہیں ہوتا اس لیے وہ حضرات نہ تو اس کے لیے پیدل چلنا ضروری قرار دیتے ہیں

ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ حج میں بیت اللہ شریف کا طواف ہوتا ہے نیز عرفات اور مزدلفہ میں وقوف ہوتا ہے ایک طواف وہ ہے جسے آدمی احرام کی حالت میں کرتا ہے اور وہ طوافِ زیارت ہے ایک طواف وہ ہے جسے احرام سے نکلنے کے بعد کرتا ہے اور وہ طواف صدر ہے اور یہ تمام، اسبابِ حج میں ہیں بعض اوقات انسان ان امور کو پیدل چل کر کرنے کا ارادہ کرتا ہے اب اگر سواری کی حالت میں کرے تو وہ کوتاہی کرنے والا شمار ہوتا ہے اور اس پر قربانی لازم ہوتی ہے یہ اس وقت ہے جب وہ کسی عذر کے بغیر ایسا کرے اور اگر وہ کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے ایسا کرے تو اس میں اختلاف ہے بعض حضرات فرماتے ہیں اس پر کچھ بھی لازم نہیں ان قائلین میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں بعض حضرات فرماتے ہیں اس پر قربانی لازم ہے ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے کیونکہ بیماریاں (عذر) حرمات کی خلاف ورزی کے گناہ کو ساقط کرتی ہیں کفاروں کو ساتھ ساقط نہیں کرتیں کیا تم نہیں دیکھتے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اور سروں کو نہ منڈاؤ حتیٰ کہ

تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْىُ مَحِلَّهٗ وَكَانَ حَلْقُ الرَّأْسِ حَرَامًا عَلَى الْمُحْرِمِ فِيْ اِحْرَامِهٖ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ فَاِنْ حَلَقَهٗ فَعَلَيْهِ الْاِثْمُ وَالْكَفَّارَةُ وَاِنِ اضْطُرَّ اِلٰى حَلْقِهٖ فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ وَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ فَكَانَ الْعُذْرُ يُسْقِطُ بِهِ الْاٰثَامَ وَلَا يَسْقُطُ بِهِ الْكَفَّارَاتُ فَكَانَ يَجِبُ فِي النَّظَرِ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ حُكْمُ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ اِذَا كَانَ مَنْ طَافَهٗ رَاكِبًا لِلزِّيَارَةِ لَا مِنْ عُذْرٍ فَعَلَيْهِ دَمٌ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مَنْ طَافَهٗ مِنْ عُذْرٍ رَاكِبًا كَذٰلِكَ اَيْضًا فَهٰذَا حُكْمُ النَّظَرِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قِيَاسُ قَوْلِ زُفَرَ وَلٰكِنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ وَاَبَا يُوْسُفَ وَمُحَمَّدًا لَمْ يَجْعَلُوْا عَلٰى مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ طَوَافَ الزِّيَارَةِ رَاكِبًا مِنْ عُذْرٍ شَيْئًا ۔

قربانی کا جانور اپنی قربان گاہ تک پہنچ جائے اور مُحرم پر حالت احرام میں کسی عذر کے بغیر سر منڈانا حرام ہے اور اگر وہ منڈائے تو اس پر گناہ اور کفارہ ہے اور اگر وہ مجبوراً منڈائے تو اس پر صرف کفارہ ہے گناہ نہیں تو عذر کے ساتھ گناہ ساقط ہو جاتے ہیں کفارے ساقط نہیں ہوتے تو قیاس کے مطابق بیت اللہ شریف کے طواف کا حکم بھی اسی طرح لازم ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص طواف زیارت کسی عذر کے بغیر سواری پر کرے تو اس پر قربانی لازم ہو گی اور جو شخص عذر کی وجہ سے سواری پر طوافِ زیارت کرے اس کا بھی یہی حکم ہے اس باب میں قیاس یہی ہے اور حضرت امام زفر رحمہ اللہ کے قول کا قیاس بھی اسی طرح ہے لیکن حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ نے اس شخص پر کچھ بھی لازم نہیں کیا جو کسی عذر کے بغیر سوار ہو کر طواف زیارت کرتا ہے۔

فَلَمَّا ثَبَتَ بِالنَّظَرِ مَا ذَكَرْنَا كَانَ كَذٰلِكَ الْمَشْيُ لَمَّا رَاَيْنَاهُ قَدْ يَجِبُ بَعْدَ فَرَاغِ الْاِحْرَامِ اِذْ كَانَ مِنْ اَسْبَابِهٖ كَمَا يَجِبُ فِي الْاِحْرَامِ كَانَ كَذٰلِكَ الْمَشْيُ الَّذِيْ قَبْلَ الْاِحْرَامِ حُكْمُهٗ حُكْمُ الْمَشْيِ الْوَاجِبِ فِي الْاِحْرَامِ فَكَمَا كَانَ عَلٰى تَارِكِ الْمَشْيِ الْوَاجِبِ فِي الْاِحْرَامِ دَمٌ كَانَ عَلٰى تَارِكِ هٰذَا الْمَشْيِ الْوَاجِبِ قَبْلَ الْاِحْرَامِ دَمٌ اَيْضًا وَذٰلِكَ وَاجِبٌ عَلَيْهِ فِيْ حَالِ قُوَّتِهٖ عَلَى الْمَشْيِ وَفِيْ حَالِ عَجْزِهٖ عَنْهُ فِيْ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ اَيْضًا وَذٰلِكَ دَلِيْلٌ لَنَا صَحِيْحٌ عَلٰى مَا بَيَّنَّاهُ مِنْ حُكْمِ الطَّوَافِ بِالْحَمْلِ فِيْ حَالِ الْقُوَّةِ عَلَيْهِ اَوْ فِيْ حَالِ الْعَجْزِ عَنْهُ

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِذَا وَجَبَ عَلَيْهِ

تو جب قیاس سے وہ بات ثابت ہو گئی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو پیدل چلنے کا حکم بھی یہی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں بعض اوقات یہ احرام سے فراغت کے بعد واجب ہوتا ہے کیونکہ اس کے اسباب (شرائط) میں سے ہے یہ اسی طرح ہے جس طرح احرام کی حالت میں واجب ہوتا ہے اسی طرح جو پیدل چلنا احرام سے پہلے ہے اور وہ اس کے اسباب میں سے ہے اس کا حکم بھی اس چلنے کی طرح ہے جو احرام میں واجب ہو جاتا ہے تو جس طرح اس شخص پر قربانی واجب ہے جو حالتِ احرام میں ضروری چلنے کو چھوڑ دے اسی طرح حالتِ احرام سے پہلے ضروری چلنے کو چھوڑنے والے پر بھی قربانی واجب ہو گی اور یہ قربانی چلنے پر قادر ہونے اور عاجز ہونے دونوں صورتوں میں واجب ہو گی یہ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے قول کے مطابق ہے اور یہ اس بات کی صحیح دلیل ہے جسے ہم نے طواف کے ضمن میں بیان کیا کہ وہ قوت کی حالت میں یا عجز کی صورت میں (دونوں صورتوں میں برابر ہے)

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ اگر پیدل حج کی نذر ماننے والے پر

المشي بإيجابه على نفسه أن يحجه ماشيا وكان ينبغي إذا ركب أن يكون في معنى من لم يأت بما أوجب على نفسه فيكون عليه أن يحجه بعد ذلك ماشيا فيكون كمن قال لله علي أن أصلي ركعتين قائما فصلاهما قاعدا۔

فمن الحجة عندنا على قائل هذا القول إنا رأينا الصلوة المفروضات التي علينا أن نصليها قياما لو صليناها قعودا لا لعذر وجب علينا إعادتها وكنا في حكم من لم يصلها۔

وكان من حج منا حجة الإسلام التي يجب علينا المشي في الطواف لها فطاف ذلك الطواف راكبا ثم رجع إلى أهله لم يجعل في حكم من لم يطف ولم يؤمر بالعود بل قد جعل في حكم من طاف وأجزأه طوافه ذلك إلا أنه جعل عليه دم لتقصيره فكذلك الصلوة الواجبة بالنذر والحج الواجب بالنذر هما مقيسان على الصلوة والحج الواجبين بإيجاب الله عز وجل۔

فما كان من ذلك مما يجب بإيجاب الله يكون المقصر فيه في حكم تاركه كان كذلك ما وجب عليه من ذلك الجنس بإيجابه إياه على نفسه فقصر فيه يكون بتقصيره فيه في حكم تاركه فعليه إعادته۔ وما كان من ذلك مما يجب بإيجاب الله فيه مقصر فيه فلم يجب عليه إعادته ولم يكن بذلك التقصير في حكم تاركه

پیدل حج کرنا واجب ہے اور سوار ہونے کی صورت میں وہ اس بات پر عمل کرنے والا نہ ہوگا جسے اس نے اپنے اوپر لازم کیا ہے تو ضروری ہونا چاہیئے کہ بعد میں پیدل حج کرے اور وہ اس شخص کی طرح ہوجائے گا جو کہتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے لیے دو رکعتیں کھڑے ہوکر پڑھنا لازم ہیں پھر وہ بیٹھ کر پڑھتا ہے (یعنی لوٹانا ضروری ہے)

تو اس معترض کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جو نمازیں کھڑے ہوکر پڑھنا ضروری ہیں اگر ہم کسی عذر کے بغیر انہیں بیٹھ کر ادا کریں تو ہم پران کا لوٹانا واجب ہوگا اور ہم اس شخص کے حکم میں ہوں گے جس نے ان کو ادا نہیں کیا۔

اور ہم میں سے جو شخص فرض حج ادا کرتا ہے جس میں پیدل طواف کرنا ضروری ہے اور وہ سوار ہوکر طواف کرتا ہے پھر وہ اپنے اہل خانہ کی طرف لوٹ آتا ہے تو اسے طواف نہ کرنے والے کے حکم میں قرار نہیں دیا جائے گا اور نہ ہی واپس جانے کو کہا جائے گا بلکہ اسے اس شخص کے حکم میں شمار کیا جائے گا جس نے طواف کیا اور اس کا یہ طواف اس کے لیے کافی ہوا البتہ اس کوتاہی کی وجہ سے اس پر قربانی لازم ہوگی اسی طرح جو نماز اور حج نذر کی وجہ سے واجب ہوا اسے اس نماز اور حج پر قیاس کیا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کے فرض کرنے سے لازم ہوتے۔

تو اس میں جو عبادت اللہ تعالیٰ کے واجب کرنے سے لازم ہوئی اس میں کوتاہی کرنے والا چھوڑنے والے کے حکم میں ہوگا اسی طرح جو اس عبادت کی جنس سے ہو جو اس نے خود اپنے اوپر لازم کی پھر اس میں کوتاہی کی تو اس کوتاہی کی وجہ سے وہ اسے چھوڑنے والے کے حکم میں ہوگا اور اس پر اس (عبادت) کو لوٹانا واجب ہوگا۔ اور جو عبادت اللہ تعالیٰ کے واجب کرنے سے واجب ہوئی اور اس نے اس میں کوتاہی کی اور وہ اس کوتاہی کی وجہ سے اسے چھوڑنے والا قرار نہیں پاتا تو اس جنس

marfat.com

كَانَ كَذٰلِكَ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْجِنْسِ بِإِيْجَابِهِ إِيَّاهُ عَلٰى نَفْسِهِ فَقَصَّرَ فِيْهِ فَلَا يَكُوْنُ بِذٰلِكَ التَّقْصِيْرِ فِيْ حُكْمِ تَارِكِهِ فَيَجِبُ إِعَادَتُهُ وَلٰكِنَّهُ فِيْ حُكْمِ فَاعِلِهِ وَعَلَيْهِ لِتَقْصِيْرِهِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ التَّقْصِيْرِ فِيْ أَشْكَالِهِ مِنَ الدِّمَاءِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

کی اس عبادت کا حکم بھی یہی ہو گا جس کو اس نے خود اپنے اوپر لازم کیا پھر اس میں کوتاہی کی تو وہ اس کوتاہی کی وجہ سے چھوڑنے والے کے حکم میں نہیں ہو گا اور اس پر لوٹانا واجب نہ ہو گا بلکہ وہ فاعل کے حکم میں ہو گا اور اس کوتاہی کی وجہ سے وہی قربانی لازم ہو گی جو اس جیسی عبادات میں کوتاہی کی وجہ سے لازم ہوتی ہے یہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنْذُرُ وَهُوَ مُشْرِكٌ نَذْرًا ثُمَّ يُسْلِمُ

مشرک کا نذر ماننے کی بعد مسلمان ہونا

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے دورِ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں اعتکاف بیٹھوں گا آپ نے فرمایا اپنی نذر کو پورا کرو۔

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَرَاهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَذْرًا وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ فَقَالَ فِ بِنَذْرِكَ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں (حضرت عبید اللہ بن عمر فرماتے ہیں) میرا خیال ہے وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے دورِ جاہلیت میں نذر مانی تھی اور اب اللہ تعالیٰ نے دولتِ اسلام عطا فرمائی، آپ نے فرمایا اپنی نذر کو پورا کرو۔

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ أَنَّ أَيُّوْبَ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ

حضرت نافع سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان کیا کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مقام جعرانہ میں سرکار

حَدَّثَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعِرَّانَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبْ فَاعْتَكِفْ يَوْمًا۔

دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! میں نے دورِ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک دن مسجد حرام میں اعتکاف بیٹھوں گا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اور ایک دن اعتکاف بیٹھو۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَوْجَبَ عَلٰى نَفْسِهِ شَيْئًا فِيْ حَالِ شِرْكِهِ مِنِ اعْتِكَافٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ شَيْءٍ مِمَّا يُوْجِبُهُ الْمُسْلِمُوْنَ لِلّٰهِ ثُمَّ اَسْلَمَ اَنَّ ذٰلِكَ وَاجِبٌ عَلَيْهِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ۔
وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص حالتِ شرک میں اپنے اوپر کوئی چیز مثلاً اعتکاف یا صدقہ یا ایسی کوئی چیز جو مسلمان اپنے اوپر لازم کرتے ہیں، لازم کر دے پھر مسلمان ہو جائے تو وہ اس پر لازم ہوگی انہوں نے اس سلسلے میں ان (مندرجہ بالا) روایات ۲
لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس پر کچھ بھی لازم نہیں۔

۵۵۲۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ۔

انہوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے استدلال کیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذر مانے وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ۔

حضرت عثمان بن عمر فرماتے ہیں ہم سے حضرت مالک نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ

حضرت عبید اللہ بن عمر، حضرت طلحہ بن عبد الملک

ثنا یوسف بن عدی قال ثنا عبد اللہ بن ادریس عن عبید اللہ بن عمر عن طلحۃ بن عبد الملک فذکر باسنادہ مثلہ۔

۵۵۵۔ حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب قال اخبرنی مالک عن طلحۃ فذکر باسنادہ مثلہ۔

۵۵۶۔ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ابو سلمۃ المنقری قال ثنا ابان قال ثنا یحیی بن ابی کثیر عن محمد بن ابان عن القاسم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول من نذر ان یعصی اللہ فلا یعصہ۔

۵۵۷۔ حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابو داؤد قال ثنا حرب بن شداد قال ثنا یحیی فذکر باسنادہ مثلہ۔

۵۵۸۔ حدثنا ربیع الجیزی قال ثنا یعقوب بن کعب الحلبی قال ثنا حاتم بن اسمعیل عن ابی حرملۃ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما النذر ما ابتغی بہ وجہ اللہ۔

قالوا فلما کانت النذور انما تجب اذا کانت مما یتقرب بہ الی اللہ تعالی ولا تجب اذا کانت معاصی اللہ وکان الکافر اذا قال للہ علی صیام او قال للہ علی اعتکاف فھو لو فعل ذلک لم یکن بہ متقربا الی اللہ وھو فی وقت ما اوجبہ انما قصد بہ الی ربہ الذی یعبدہ من دون اللہ وذلک معصیۃ فدخل ذلک

سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابن وھب فرماتے ہیں مجھے حضرت مالک نے حضرت طلحہ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا

حضرت قاسم، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی (گناہ) کی نذر مانے تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔

حضرت حرب بن شداد فرماتے ہیں ہم سے حضرت یحیی نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر اس چیز کی ہوتی ہے جس کے ذریعے رضائے خداوندی مطلوب ہو۔

تو جب نذر ان امور کے صورت میں واجب ہوتی ہے جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جاتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو تو واجب نہیں ہوتی (اسی لیے) اگر کافر کہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے مجھ پر روزہ رکھنا واجب ہے یا کہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے مجھ پر اعتکاف ہے پھر وہ اسے بجالائے تو اسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہ ہوگا۔ اور جس وقت اس نے اسے واجب کیا تو اس سے اپنا وہ رب مراد لیا جس کی وہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتا ہے اور یہ گناہ ہے پس یہ سرکار دوعالم صلی اللہ

فِيْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَقَدْ يَجُوْزُ اَيْضًا اَنْ
يَكُوْنَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِعُمَرَ فِ بِنَذْرِكَ لَيْسَ مِنْ طَرِيْقِ اَنَّ ذٰلِكَ
كَانَ وَاجِبًا عَلَيْهِ وَلٰكِنْ اَنَّهٗ قَدْ كَانَ سَمُحَ
فِيْ حَالِ مَا نَذَرَهٗ اَنْ يَفْعَلَهٗ فَهُوَ فِيْ مَعْصِيَةِ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنْ يَفْعَلَهُ الْاٰنَ عَلٰى اَنَّهٗ طَاعَةٌ لِلّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ فَكَانَ اَمَرَهٗ بِهٖ خِلَافُ مَا اِذَا
كَانَ اَوْجَبَهٗ هُوَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ
حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ
اللّٰهُ تَعَالٰى۔

علیہ وسلم کے اس قول میں داخل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نذر نہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فرمانا کہ اپنی نذر کو پورا کرو اس وجہ سے نہ ہو کہ وہ ان پر واجب تھی بلکہ جس وقت انہوں نے نذر مانی تھی اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کی کی نافرمانی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اب پورا کرنے کا حکم دیا کیونکہ اب وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے تو آپ نے جس بات کا ان کو حکم دیا وہ اس کے خلاف ہے جسے انہوں نے اپنے اوپر واجب کیا تھا۔

یہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

كِتَابُ الْحُدُوْدِ

حدود کا بیان

بَابُ حَدِّ الْبِكْرِ فِي الزِّنَاءِ

٥٥٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا عَنِّيْ فَقَدْ جَعَلَ اللهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ الْبِكْرُ يُجْلَدُ وَيُنْفٰى وَالثَّيِّبُ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ.

٥٦٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحَبِّقٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا عَنِّيْ قَدْ جَعَلَ اللهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ.

٥٦١ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَعِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ

کنوارے زانی کی سزا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے لو، بے شک اللہ تعالیٰ نے ان (عورتوں) کے لیے راستہ نکال دیا ہے کنوارہ، کنواری کے ساتھ اور شادی شدہ شادی شدہ کے ساتھ زنا کرے تو کنوارے کو کوڑے لگائیں اور شہر بدر کیا جائے اور شادی شدہ کو کوڑے لگائے جائیں اور رجم کیا جائے۔

حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے لو، بے شک اللہ تعالیٰ نے ان (عورتوں) کے لیے راستہ نکال دیا ہے کنوارہ، کنواری عورت سے زنا کرے تو ایک سو کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لیے شہر بدر کر دیا جائے اور شادی شدہ، شادی شدہ سے کرے تو ایک سو کوڑے لگائے جائیں اور رجم کیا جائے۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابوہریرہ، حضرت زید بن خالد جہنی اور حضرت شبل رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ وَشِبْلٍ قَالُوْا كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَائْذَنْ لِي قَالَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُوْنِيْ أَنَّ عَلَى ابْنِيْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَعَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ الْمِائَةُ الشَّاةُ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَمَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ فیصلہ فرمائیں اس کے مخالف نے جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا، کہا کہ اس نے ٹھیک کہا ہے ہمارے درمیان کتاب اللہ کے ذریعے فیصلہ فرمائیں اور مجھے (بیان کرنے کی) اجازت دیں آپ نے فرمایا "کہو" اس نے کہا میرا بیٹا ان کے ہاں مزدوری کرتا تھا تو اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا میں نے اس کی طرف سے ایک سو بکریاں اور ایک خادم بطور فدیہ دیا پھر میں نے کچھ اہل علم حضرات سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کے لیے شہر بدر کرنا ہے اور اس کی بیوی کو رجم کیا جائے آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب سے فیصلہ کروں گا ایک سو بکریاں اور غلام تمہیں واپس دیا جائے گا تمہارے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے شہر بدر کر دیا جائے گا اور اے انیس! تم اس شخص کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اعتراف

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں فرماتے ہیں ہم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، پھر اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْبِكْرَ إِذَا زَنَى فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ جَمِيْعًا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا حَدُّ الْبِكْرِ إِذَا زَنَى جَلْدُ مِائَةٍ وَلَا نَفْيَ عَلَيْهِ مَعَ الْجَلْدِ إِلَّا أَنْ يَرَى الْإِمَامُ أَنْ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاویؒ فرماتے ہیں ایک جماعت کا یہ موقف ہے کہ غیر شادی شدہ زنا کرے تو اس کو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے انہوں نے اس سلسلے میں ان (مذکورہ بالا) روایات سے ۲

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب کوئی غیر شادی شدہ زنا کرے تو اسے کوڑے مارے جائیں لیکن جلاوطن نہ کیا جائے البتہ اگر امام (حکمران) اس کے فسق کی وجہ سے جلاوطنی

يَنْفِيَهُ لِلدَّعَارَةِ الَّتِي كَانَتْ مِنْهُ فَيَنْفِيَهُ إِلَى حَيْثُ أَحَبَّ كَمَا يَنْفِي الدُّعَارَ فِيهِ وَغَيْرَ الزُّنَاةِ۔

۵۶۳۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ فَقَالَ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ مَالِكٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَدْرِي أَبَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ۔

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ شِبْلِ بْنِ خَالِدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَالِكٍ الْأَوْسِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلِيدَةُ إِذَا زَنَتْ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ الْبَيْعَ وَأَخْبَرَهُ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هٰذَا خَطَأٌ شِبْلٌ هٰذَا ابْنُ خُلَيْدٍ الْمُزَنِيُّ۔

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ هُوَ ابْنُ الْوَلِيدِ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِبْلِ بْنِ خُلَيْدٍ الْمُزَنِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَالِكٍ الْأَوْسِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

کرنا چاہے تو جہاں چاہے جلاوطن کردے جیسا کہ فساق اور غیر زانیوں کو جلاوطن کیا جاتا ہے۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر محصنہ لونڈی کے زنا کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا جب زنا کرے تو اسے کوڑے مارو پھر زنا کرے تو کوڑے مار پھر زنا کرے تو بھی کوڑے مارو پھر اسے بیچ دو اگرچہ ایک رسی کے بدلے ہو حضرت مالک (راوی) فرماتے ہیں ابن شہاب نے فرمایا مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے تیسری بار کے بعد یا چوتھی بار کے بعد بیچنے کے بارے میں فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن مالک اوسی سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لونڈی زنا کرے، آگے اس کی مثل فرمایا البتہ تیسری یا چوتھی بار بیع کا ذکر فرمایا اور حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کو حضرت زید بن خالد صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مثل خبر دی۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ غلط ہے اور یہ شبل، خلید مزنی کے بیٹے ہیں۔

حضرت زہری، حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن شبل بن خلید مزنی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ان کو خبر دی کہ ان کو حضرت عبداللہ بن مالک اوسیؓ نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ پھر زنا کرے تو کوڑے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلِيْدُ ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَبِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ وَالضَّفِيْرُ الْحَبْلُ۔

لگاؤ پھر زنا کرے تو کوڑے لگاؤ پھر اگر زنا کرے تو اسے بیچ دو اگرچہ ایک ضفیر کے بدلے ہو اور ضفیر، رسی کو کہتے ہیں۔

۵۶۶- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا قَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ۔

حضرت ابوہریرہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کی لونڈی زنا کرے تو وہ اسے بطور حد کوڑے لگائے اور اسے مزید جھڑک وغیرہ نہ کرے آپ نے یہ بات تین بار فرمائی تیسری یا چوتھی بار فرمایا پھر اسے بیچ دو اگرچہ ایک رسی کے بدلے ہو۔

۵۶۷- حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت سعید بن مقبری، اپنے والد سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ انہوں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۶۸- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنِيْ أُسَامَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت سعید بن ابوسعید مقبری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۶۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ أَنَا أَبُوْ أُوَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ۔

حضرت عبداللہ بن ابوبکر، حضرت عبادہ بن تمیم سے اور وہ اپنے چچا سے جنہیں شرف صحابیت حاصل تھا، سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے مارو پھر زنا کرے تو کوڑے مارو پھر زنا کرے تو کوڑے مارو پھر اسے بیچ دو اگرچہ ایک رسی کے بدلے ہی ہو۔

marfat.com

۵۷۰۔ حدثنا علی قال ثنا معلی بن منصور عن ابن ادریس عن صالح بن کیسان عن عبید الله بن عبد الله عن زید بن خالد مثله۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۷۱۔ حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا شعیب بن اللیث قال ثنا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن عمارة بن ابی فروة ان محمد بن مسلم حدثه ان عروة حدثه ان عمرة بنت عبد الرحمن حدثته ان عائشة حدثتها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ثم ذکر مثله۔

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے مروی ہے ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۷۲۔ حدثنا روح بن الفرج قال ثنا یوسف بن عدی قال ثنا ابو الاحوص عن عبد الاعلی التغلبی عن ابی حسبد عن علی قال أخبر النبی صلی الله علیه وسلم بامة لهم فجرت فارسلنی الیها فقال اذهب فاقم علیها الحد فانطلقت فوجدتها لم تجف من دمها فرجعت فقال لی فرغت فقلت وجدتها لم تجف من دمها فقال اذا هی جفت من دمها فاجلدها قال علی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقیموا الحدود علی ما ملکت ایمانکم۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ایک لونڈی کے بارے میں بتایا جس نے زنا کیا تھا آپ نے مجھے اس کی طرف بھیجا اور فرمایا جاؤ اور اس پر حد قائم کرو فرماتے ہیں میں گیا تو میں نے دیکھا کہ اس کا خون خشک نہ ہوا تھا میں واپس آپ کی خدمت میں آیا، آپ نے فرمایا "فارغ ہو گئے ہو" میں نے عرض کیا میں نے اسے یوں پایا کہ اس کا خون خشک نہیں ہوا آپ نے فرمایا جوں ہی اس کا خون خشک ہو اسے کوڑے مارو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے غلاموں اور لونڈیوں پر حدود قائم کرو۔

قالوا فلما امر رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الامة اذا زنت ان تجلد ولم یامر مع الجلد بنفی وقد قال الله عز وجل فعلیهن نصف ما علی المحصنات من العذاب فعلمنا بذلك ان ما یجب علی الاماء اذا زنین هو نصف ما یجب

یہ حضرات فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈی کے بارے میں حکم فرمایا کہ جب زنا کی مرتکب ہو تو اسے کوڑے مارے جائیں اور کوڑوں کے ساتھ جلا وطنی کا حکم نہیں دیا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے ان پر آزاد عورتوں کی سزا کا نصف ہے تو اس سے ہمیں علم ہوا کہ لونڈیوں کے زنا کرنے کی صورت میں ان پر جو کچھ واجب

عَلَى الْحَرَائِرِ إِذَا زَنَيْنَ ثُمَّ ثَبَتَ أَنْ لَا نَفْيَ عَلَى الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا أَنْ لَا نَفْيَ عَلَى الْحُرَّةِ إِذَا زَنَتْ۔

وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا أَنَّهُ نَهٰى أَنْ تُسَافِرَ امْرَأَةٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ مَحْرَمٍ فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَيْضًا أَنْ لَا تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِيْ حَدِّ الزِّنَاءِ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ وَفِيْ ذٰلِكَ إِبْطَالُ النَّفْيِ عَنِ النِّسَاءِ فِي الزِّنَاءِ فَإِذَا انْتَفٰى أَنْ يَكُوْنَ يَجِبُ عَلَى النِّسَاءِ اللَّاتِيْ غَيْرِ الْمُحْصَنَاتِ نَفْيٌ فِي الزِّنَاءِ انْتَفٰى ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ الرِّجَالِ وَكَانَ دَرْءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ عَنِ الْإِمَاءِ فِيْمَا ذَكَرْنَا كَانَ دَرْءًا عَنِ الْحَرَائِرِ وَفِيْ دَرْئِهِ إِيَّاهُ عَنِ الْحَرَائِرِ دَلِيْلٌ عَلٰى دَرْئِهِ إِيَّاهُ عَنِ الْأَحْرَارِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّ نَفْيَ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ سِتَّةَ أَشْهُرٍ مِثْلُ نِصْفِ مَا تُنْفَى الْحُرَّةُ وَقَالَ لَمْ يَنْفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفْيَ فِيْمَا ذَكَرْتُمُوْهُ عَنْهُ مِنْ جَلْدِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَا بِقَوْلِهِ ثُمَّ بِيْعُوْهَا فِي الْمَرَّةِ الرَّابِعَةِ فَكَانَ هٰذَا الْقَائِلُ يُخَالِفُ كُلَّ مَنْ تَقَدَّمَهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَخَرَجَ مِنْ أَقَاوِيْلِهِمْ فَيُقَالُ لَهُ بَلْ فِيْمَا رَوَيْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ فَلْيَبِعْهَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنْ لَا نَفْيَ عَلَيْهَا لِأَنَّهُ إِنَّمَا

ہے وہ اس کا نصف ہے جو آزاد عورتوں پر واجب ہے جب وہ زنا کریں پھر ثابت ہوا کہ لونڈی کے زنا کرنے کی صورت میں جلا وطنی (کی سزا) نہیں ہے اسی طرح جب آزاد عورت زنا کی مرتکب ہو تو اس پر بھی جلا وطنی نہ ہوگی۔

اور ہم نے اس سے پہلے اپنی اس کتاب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ عورت کو محرم کے بغیر تین دن کے سفر سے روکا گیا ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ عورت محرم کے بغیر تین دن کا سفر نہ کرے پس یہ اس بات کی بھی دلیل ہے کہ عورت زنا کی حد میں محرم کے بغیر تین دن سے زیادہ کا سفر نہ کرے اور اس میں زنا کی صورت میں عورتوں کی جلا وطنی کی نفی ہے تو جب زنا کی صورت میں غیر آزاد عورتوں سے جلا وطنی کی نفی ہو گئی تو مردوں سے بھی اس کی نفی ہو گئی اور جیسا کہ ہم نے ذکر کیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسے لونڈیوں سے دُور کرنا آزاد عورتوں سے دور کرنا ہوگا اور آزاد عورتوں سے اس کا دور کرنا، آزاد مردوں سے بھی دور کرنے کی دلیل ہے یہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ لونڈی کے زنا کی صورت میں چھ مہینے جلا وطن کرنا آزاد عورت کی جلا وطنی کا نصف ہے اور وہ کہے کہ جو کچھ تم لونڈی کے زنا کے سلسلے میں کوڑے لگانے اور چوتھی مرتبہ اسے بیچنے کا ذکر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا اس میں آپ نے جلا وطنی کی نفی نہیں فرمائی۔ تو یہ معترض اہل علم کے ان تمام گزشتہ اقوال کی مخالفت کرنے والا اور ان سے باہر نکلنے والا ہوگا تو اسے کہا جائے گا کہ جو کچھ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ذکر کیا کہ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کا ارتکاب کرے تو اسے کوڑے لگائیے پھر چوتھی بار کے بارے میں فرمایا کہ اسے بیچ دے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس پر جلا وطنی نہیں ہے کیونکہ آپ نے ان (صحابہ کرام) کو سکھایا

marfat.com

عِلْمُهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا يَفْعَلُوْنَ بِإِمَائِهِمْ إِذَا زَنَيْنَ فَمُحَالٌ اَنْ يَكُوْنَ يَقْصُرُ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ جَمِيْعِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِنَّ وَمُحَالٌ اَنْ يَّأْمُرَ بِبَيْعِ مَنْ لَا يَقْدِرُ مُبْتَاعُهُ عَلٰى قَبْضِهِ مِنْ بَائِعِهٖ وَلَا تَصِلُ إِلٰى ذٰلِكَ إِلَّا بَعْدَ مُضِيِّ سِتَّةِ اَشْهُرٍ۔

وَيُقَالُ لَهُ اَيْضًا قَدْ زَعَمْتَ اَنْتَ اَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُنَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اُغْدُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنْ لَا جَلْدَ عَلَيْهَا مَعَ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ اِبْطَالُ الْجَلْدِ لَمْ يُذْكَرْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَجَعَلْتَ ذٰلِكَ مُعَارِضًا لِمَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ فَاِذَا كَانَ هٰذَا عِنْدَكَ دَلِيْلًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فَمَا تُنْكِرُ عَلٰى خَصْمِكَ اَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا عِنْدَهٗ دَلِيْلًا عَلٰى اِبْطَالِ النَّفْيِ عَلَى الْاَمَةِ فَاِذَا كَانَ مَا ذَكَرْنَا عَلَى الْاَمَةِ فَاِذَا كَانَ مَا ذَكَرْتَ فِي السُّكُوْتِ عَنْ نَفْيِ الْاَمَةِ لَيْسَ يَرْفَعُ النَّفْيَ عَنْهَا فِيْمَا ذَكَرْتَ اَنْتَ اَيْضًا فِي السُّكُوْتِ عَنِ الْجَلْدِ مَعَ الرَّجْمِ لَا يَرْفَعُ الْجَلْدَ عَنِ الثَّيِّبِ الزَّانِيْ مَعَ الرَّجْمِ وَمَا يَلْزَمُ خَصْمَكَ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا شَيْءٌ اِلَّا لَزِمَكَ مِثْلُهٗ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُنَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا۔

کہ انہوں نے زنا کرنے والی لونڈیوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا ہے تو محال ہے کہ آپ ان پر واجب ہونے والی تمام سزا میں کمی کریں اور یہ بھی محال ہے کہ آپ ایسی عورت کو بیچنے کا حکم دیں کہ اسے خریدنے والا اسے بائع سے اپنے قبضے میں لینے پر قادر نہ ہو اور وہ اس کے پاس چھ مہینے کے بعد پہنچے۔

اور اسے یہ بھی کہا جائے گا کہ تمہارے خیال میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت انیس سے فرمانا کہ اس شخص کی عورت کے پاس جاؤ اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کرو، اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے ساتھ اس پر کوڑے نہیں ہوں گے اگرچہ کوڑوں کی نفی اس حدیث میں مذکور نہیں ہے اور تم نے اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ شادی شدہ، شادی شدہ سے زنا کرے تو اسے کوڑے لگائے جائیں اور رجم کیا جائے کے خلاف کر دیا پس اگر تمہارے نزدیک یہ اس بات کی دلیل ہے جسے ہم نے ذکر کیا تو تم اپنے مخالف پر اعتراض نہیں کر سکتے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی جب تم میں سے کسی ایک کی لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے لگائے اس کے نزدیک لونڈی سے جلاوطنی کی نفی کی دلیل ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا کہ لونڈی کی جلاوطنی سے خاموشی اختیار کی گئی ہے، یہ (خاموشی) اس سے جلاوطنی کو نہیں اٹھاتی جیسا کہ تم نے ذکر کیا کہ رجم کے ساتھ کوڑوں کے ذکر سے سکوت شادی شدہ، زانی سے رجم کی سزا کے ساتھ کوڑے مارنے کی نفی نہیں کرتا تو جو کچھ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے مارنے کے سلسلے میں تمہارے مخالف پر لازم ہوگا اس کی مثل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے تم پر بھی لازم ہوگا کہ آپ نے حضرت انیس سے فرمایا اگر وہ زنا کا اعتراف کرے تو اسے رجم کرو۔

۵۷۵۔ وَيُقَالُ لَهٗ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّفْيِ فِي غَيْرِ الزِّنَاءِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ عَبْدَهٗ مُتَعَمِّدًا فَجَلَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً وَنَفَاهُ سَنَةً وَمَحَا سَهْمَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعْتِقَ رَقَبَةً فَلَمْ يَكُنْ مَا فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا مِنْ نَفْيِهِ الْقَاتِلَ سَنَةً دَلِيْلًا عِنْدَنَا وَلَا عِنْدَكَ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ حَدٌّ وَاجِبٌ لَا يَنْبَغِيْ تَرْكُهٗ وَاِنَّمَا كَانَ عَلٰى اَنَّهٗ لِلّٰهِ عَارَةٌ لَا لِاَنَّهٗ حَدٌّ فَمَا تُنْكِرُ اَيْضًا اَنْ يَّكُوْنَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا اَمَرَ بِهٖ مِنْ نَفْيِ الزَّانِيْ عَلٰى اَنَّهٗ لِلّٰهِ عَارَةٌ لَا لِاَنَّهٗ حَدٌّ وَاجِبٌ كَوُجُوْبِ الْجَلْدِ وَالرَّجْمِ۔

اور اسے یہ بھی کہا جائے گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زنا کے علاوہ بھی جلاوطنی کے سلسلے میں مروی ہے۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو جان بوجھ کر قتل کر دیا تو حضور علیہ السلام نے اسے ایک سو کوڑے مارے اور جلاوطن کر دیا اور میرا خیال ہے کہ آپ نے مسلمانوں میں سے اس کا حصہ مٹا دیا اور اسے ایک غلام آزاد کرنے کا حکم دیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قتل کرنے والے کو جلاوطن کرنا ہمارے اور تمہارے (دونوں کے) نزدیک اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ یہ واجب حد ہے اسے چھوڑا نہیں جا سکتا بلکہ وہ محض نافرمانی (گناہ) کی بنا پر تھا حد ہونے کی وجہ سے نہیں تھا تو تم اس بات کا انکار نہیں کر سکتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زانی کو جلاوطن کرنے کا حکم دینا اس کے فسق کی وجہ سے تھا کوڑوں اور رجم کی طرح واجب حد ہونے کی وجہ سے نہیں۔

بَابُ ۲۰۳ حَدِّ الزَّانِي الْمُحْصَنِ مَا هُوَ

شادی شدہ زانی کی سزا

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا زَنٰى فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ ثُمَّ اُخْبِرَ اَنَّهٗ قَدْ كَانَ اَحْصَنَ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ۔

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے زنا کا ارتکاب کیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اسے کوڑے لگائے گئے پھر آپ کو بتایا گیا کہ وہ شادی شدہ ہے تو آپ کے حکم سے اسے رجم کیا گیا۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ اِلٰى هٰذَا قَوْمٌ فَقَالُوْا هٰكَذَا حَدُّ الْمُحْصِنِ اِذَا زَنٰى الْجَلْدُ وَالرَّجْمُ جَمِيْعًا.

وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ حَدُّ الرَّجْمِ دُوْنَ الْجَلْدِ.

وَقَالُوْا قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا رَجَمَهٗ لَمَّا اُخْبِرَ اَنَّهٗ مُحْصِنٌ لِاَنَّ الْجَلْدَ الَّذِىْ كَانَ جَلَدَهٗ اِيَّاهُ لَيْسَ مِنْ حَدِّهٖ فِىْ شَىْءٍ لِاَنَّ حَدَّهٗ كَانَ الرَّجْمُ دُوْنَ الْجَلْدِ وَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ رَجَمَهٗ لِاَنَّ ذٰلِكَ الرَّجْمُ هُوَ حَدُّهٗ مَعَ الْجَلْدِ.

وَاحْتَجَّ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَيْضًا لِقَوْلِهِمْ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِىِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذُوْا عَنِّىْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ يُجْلَدُ وَيُنْفٰى وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ.

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا حِطَّانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِىُّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا عَنِّىْ فَقَدْ جَعَلَ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے وہ حضرات فرماتے ہیں جب شادی شدہ زنا کرے تو اس کی یہی سزا ہے یعنی کوڑے مارنا اور رجم کرنا (دونوں) لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ صرف رجم کیا جائے کوڑے نہ لگائے جائیں۔

وہ فرماتے ہیں ہوسکتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے رجم کیا ہو کہ آپ کو اس کے شادی شدہ ہونے کے بارے میں بتایا گیا کیونکہ آپ نے اسے جو کوڑے مارے تھے وہ اس کی حد نہ تھی کیونکہ اس کی حد رجم تھی، کوڑے نہیں تھے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس لئے رجم کیا ہو کہ کوڑوں کے ساتھ ساتھ رجم بھی اس کی سزا ہے۔

پہلے قول والوں نے یوں بھی استدلال کیا ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے لو بے شک اللہ تعالیٰ نے ان (زانی عورتوں) کے لیے راستہ نکال دیا ہے غیر شادی شدہ غیر شادی شدہ کے ساتھ (زنا کرے تو) کوڑے لگائے جائیں اور جلاوطن کیا جائے اور شادی شدہ، شادی شدہ کے ساتھ زنا کرے تو کوڑے لگائے جائیں اور رجم کیا جائے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے لو، بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے راستہ نکال دیا ہے غیر شادی شدہ، غیر شادی شدہ کے ساتھ (مرتکب زنا) ہو تو سو کوڑے مارنا اور ایک سال کے لیے جلا وطن کرنا ہے اور شادی شدہ

اللهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ۔

فَقَالُوا فَبِهٰذَا نَقُولُ نَرَى أَنْ يُجْلَدَ الْمُحْصَنُ ثُمَّ يُرْجَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخَرِينَ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرِهِ أُنَيْسًا الْأَسْلَمِيَّ بِرَجْمِ الْمَرْأَةِ الَّتِي أَمَرَهُ أَنْ يَغْدُوَ عَلَيْهَا وَيَرْجُمَهَا إِنِ اعْتَرَفَتْ وَلَمْ يَأْمُرْهُ أَنْ يَجْلِدَهَا وَقَدْ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهِ فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ وَفِي ذٰلِكَ الْحَدِيثِ أَيْضًا أَنَّ الَّذِي قَامَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَعَهُ الْجَلْدَ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **فَدَلَّ** هٰذَا أَنَّ جَمِيعَ مَا كَانَ عَلَيْهَا مِنَ الْحَدِّ فِي الزِّنَاءِ الَّذِي كَانَ مِنْهَا هُوَ الرَّجْمُ دُونَ الْجَلْدِ۔

وَقَدْ شَدَّ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا فُعِلَ بِمَاعِزٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

٤٧٥٠- **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْأَسْوَدُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ مَاعِزًا وَلَمْ يَذْكُرْ جَلْدًا۔

شادی شدہ کے ساتھ (مرتکب زنا) ہو تو ایک سو کوڑے مارنا اور رجم کرنا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ ہمارا بھی یہی قول ہے ہمارا خیال ہے کہ شادی شدہ کو کوڑے لگائے جائیں پھر اس کے بعد رجم کیا جائے جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان کے خلاف دوسرے حضرات کی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس اسلمی کو حکم دیا کہ وہ اس عورت کو رجم کریں جس کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا کہ اس کے پاس جائیں اور اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کریں لیکن آپ نے ان کو کوڑے مارنے کا حکم نہیں دیا۔ میں (امام طحاوی) نے یہ روایت اس کی سند سے پہلے باب میں ذکر کی ہے اس حدیث میں یہ بات بھی ہے کہ جو شخص بارگاہ نبوی میں کھڑا ہوا اس نے آپ سے عرض کیا کہ میں نے کئی اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ اس کی بیوی کو رجم کرنا ہے، اس کے ساتھ اس نے کوڑوں کا ذکر نہیں کیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات کا انکار (رد) نہیں فرمایا۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس کی تمام سزا جو زنا کی وجہ سے اس پر لازم ہوئی وہ صرف رجم ہے، کوڑے مارنا نہیں ہے۔

اس کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے جو حضرت ماعز کے ساتھ کئے جانے والے عمل کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز کو رجم کیا، انہوں نے کوڑے مارنے کا ذکر نہیں کیا۔

marfat.com

فَفِيمَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ أَنَّ حَدَّ الْمُحْصَنِ هُوَ الرَّجْمُ دُونَ الْجَلْدِ۔

تو اس سلسلے میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ شادی شدہ کی سزا (صرف) رجم ہے کوڑے مارنا نہیں ہے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ وَلِمَ لَا كَانَ مَا فِيهِ الرَّجْمُ وَالْجَلْدُ أَوْلَى مِمَّا فِيهِ الرَّجْمُ خَاصَّةً۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جس روایت میں رجم اور کوڑوں کا ذکر ہے وہ صرف رجم والی روایت سے اولیٰ کیوں نہیں۔

قِيلَ لَهُ لِدَلَالَةٍ قَدْ دَلَّتْ عَلَى نَسْخِ الْجَلْدِ مَعَ الرَّجْمِ وَهِيَ إِنَّا رَأَيْنَا أَصْلَ مَا كَانَ عَلَى الزَّانِي قَبْلَ أَنْ نُفَرِّقَ بَيْنَ حُكْمِهِ إِذَا كَانَ مُحْصَنًا وَبَيْنَ حُكْمِهِ إِذَا كَانَ غَيْرَ مُحْصَنٍ مَا وَصَفَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ بِقَوْلِهِ۔

تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ رجم کے ساتھ کوڑوں کی سزا کے منسوخ ہونے پر دلالت موجود ہے وہ یہ کہ ہم زانی کی سزا کے سلسلے میں ایک ضابطہ دیکھتے ہیں اس سے پہلے کہ ہم شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کے حکم میں فرق کریں وہ ارشاد خداوندی ہے۔

وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا۔

اور تمہاری وہ عورتیں جو بے حیائی کا ارتکاب کریں ان کے خلاف اپنوں میں سے چار گواہ طلب کرو پس اگر وہ گواہی دیں تو ان کو گھروں میں روک دو حتیٰ کہ ان کو موت اٹھا لے یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی راستہ بنا دے۔

فَكَانَ هٰذَا هُوَ حَدَّ الزَّانِيَةِ أَنْ تُمْسَكَ فِي الْبُيُوتِ حَتَّى تَمُوتَ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا۔

تو زانیہ عورت کی یہ سزا تھی کہ اسے گھر میں روک دیا جائے حتیٰ کہ وہ مر جائے یا اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی راستہ نکالے۔

ثُمَّ نُسِخَ بِقَوْلِهِ خُذُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا فَذَكَرَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي حَدِيثِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَكَانَ ذٰلِكَ هُوَ السَّبِيلُ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا فَجَعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ السَّبِيلَ عَلَى مَا قَدْ بَيَّنَهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرَضَ فِي ذٰلِكَ الْجَلْدَ وَالرَّجْمَ عَلَى الثَّيِّبِ وَالْجَلْدَ وَالنَّفْيَ عَلَى غَيْرِ الثَّيِّبِ۔

پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے یہ حکم منسوخ ہو گیا آپ نے فرمایا مجھ سے لو، بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے راستہ بنا دیا ہے پھر آپ نے وہ بات ذکر فرمائی جو ہم نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ذکر کی ہے اور یہی وہ سبیل ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی راستہ بنا دے" تو اللہ تعالیٰ نے یہ راستہ بنا دیا جیسا کہ اس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زبان سے بیان کیا اور اس سلسلے میں شادی شدہ پر کوڑے اور رجم اور غیر شادی شدہ پر کوڑے اور جلاوطنی کو مقرر فرمایا۔

فَعَلِمْنَا أَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ قَدْ كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ نُزُولِ هٰذِهِ الْآيَةِ وَأَنَّهُ لَمْ يَتَقَدَّمْ نُزُولَ الْآيَةِ وُجُوبُ الرَّجْمِ عَلَى الزَّانِي بِرَدِّ حَدِّهِ عَلَى مَا

تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی اس آیت کے نزول کے بعد کا ہے اور زانی پر رجم کا وجوب، نزول آیت پر مقدم نہیں ہے کیونکہ اس کی سزا اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق گھروں میں روکنا تھا اور ارشاد خداوندی "یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی راستہ بنائے"

وَصَفَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهِ مِنَ الْحَبْسِ فِي الْبُيُوْتِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ قَوْلِهِ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا وَبَيْنَ حَدِيْثِ عُبَادَةَ حُكْمٌ آخَرُ فَعَلِمْنَا أَنَّ حَدِيْثَ عُبَادَةَ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ هٰذِهِ الْآيَةِ وَأَنَّ حَدِيْثَ مَاعِزٍ الَّذِيْ سَأَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ عَنْ إِحْصَانِهِ لِيَتَفَرَّقَ بَيْنَ حَدِّ الْمُحْصَنِ وَغَيْرِ الْمُحْصَنِ وَحَدِيْثَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ بَيْنَ حُكْمِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ فَجَعَلَ عَلَى الْبِكْرِ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَعَلَى الثَّيِّبِ الرَّجْمَ مُتَأَخِّرٌ عَنْهُ فَكَانَ ذٰلِكَ نَاسِخًا لَهُ لِأَنَّ مَا تَأَخَّرَ مِنْ حُكْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَنْسَخُ مَا تَقَدَّمَ مِنْهُ فَلِهٰذَا كَانَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَحَدِيْثِ مَاعِزٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَوْلٰى مِنْ حَدِيْثِ عُبَادَةَ مَعَ مَا قَدْ شَدَّ ذٰلِكَ مِنَ النَّظَرِ الصَّحِيْحِ۔

وَذٰلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا الْعُقُوْبَاتِ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهَا فِي انْتِهَاكِ الْحُرُمَاتِ كُلِّهَا إِنَّمَا هِيَ شَيْءٌ وَاحِدٌ۔

مِنْ ذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا أَنَّ السَّارِقَ عَلَيْهِ الْقَطْعُ لَا غَيْرُ وَالْقَاذِفَ عَلَيْهِ الْجَلْدُ لَا غَيْرُ۔ فَكَانَ النَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الزَّانِي الْمُحْصَنُ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَاحِدٌ لَا غَيْرُ فَيَكُوْنُ عَلَيْهِ الرَّجْمُ الَّذِيْ قَدْ اُتُّفِقَ عَلَيْهِ وَيَنْتَفِيْ عَنْهُ الْجَلْدُ الَّذِيْ لَمْ يُتَّفَقْ عَلَيْهِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ

اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت کے درمیان کوئی دوسرا حکم نہیں ہے تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت اس آیت کے نزول کے بعد ہے اور حضرت ماعز رضی اللہ عنہ جن کے شادی شدہ ہونے کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا تھا تاکہ شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کی سزا میں تفریق فرمائیں، کی روایت اور حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما کی روایت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باکرہ (غیر شادی شدہ) اور ثیبہ (شادی شدہ) کی سزا میں فرق کیا باکرہ کی سزا ایک سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی اور ثیبہ پر رجم مقرر فرمایا، حضرت عبادہ کی روایت سے موخر ہے لہذا یہ اس کے لیے ناسخ ہوئی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو حکم متاخر ہے وہ پہلے حکم کو منسوخ کرتا ہے پس جو کچھ ہم نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد کی حدیث نیز حضرت ماعز کی حدیث کے ضمن میں ذکر کیا ہے وہ حضرت عبادہ کی حدیث سے اولیٰ ہے پھر اسے صحیح قیاس سے بھی تقویت ملتی ہے۔

وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ حرکات کو توڑنے کے سلسلے میں جن سزاؤں پر اتفاق ہے وہ ایک ہی سزا ہے۔

اس ضمن میں ہم دیکھتے ہیں کہ چور کی سزا صرف ہاتھ کاٹنا ہے اسکے علاوہ کچھ نہیں قاذف (الزام تراشی کرنیوالا) کی سزا صرف کوڑے ہیں اسکے تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ شادی شدہ زانی کی سزا بھی صرف ایک ہی ہو اس کے علاوہ نہ ہو پس اس کی سزا صرف رجم ہو گی جس پر سب کا اتفاق ہے اور کوڑوں کی سزا جس پر اتفاق نہیں ہے اس کی نفی ہو گی۔ یہ حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا

marfat.com

يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ وَكَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ مَنْسُوْخًا وَقَدْ عَمِلَ بِهٖ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۸۰- فَذَكَرَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ جَاءَتْ اِمْرَاَةٌ مِنْ هَمْدَانَ يُقَالُ لَهَا شَرَاحَةُ اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَتْ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَرَدَّدَهَا حَتّٰى شَهِدَتْ عَلٰى نَفْسِهَا اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَاَمَرَ بِهَا فَجُلِدَتْ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ۔

۵۸۱- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۵۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الرَّضْرَاضِ بْنِ اَسْعَدَ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَلَدَ شَرَاحَةَ ثُمَّ رَجَمَهَا۔

۵۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ مُسْلِمٍ الْاَعْوَرِ عَنْ حَبَّةَ الْعَوفِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَتَتْهُ شَرَاحَةُ فَاَقَرَّتْ عِنْدَهٗ اَنَّهَا زَنَتْ فَقَالَ لَهَا عَلِيٌّ فَلَعَلَّكِ غَضِبْتِ نَفْسَكِ قَالَتْ اَتَيْتُ طَائِعَةً غَيْرَ مُكْرَهَةٍ قَالَ فَاَخَّرَهَا حَتّٰى وَلَدَتْ وَفَطَمَتْ وَلَدَهَا ثُمَّ جَلَدَهَا الْحَدَّ

قول ہے۔

اگر کوئی معترض کہے کہ اس کا منسوخ ہونا کیسے جائز ہوگا جب کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کے وصال) کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس پر عمل کیا۔

اور وہ یوں ذکر کرے حضرت عبدالرحمن بن ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہمدان (علاقے) سے شراحہ نامی ایک عورت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا کہ میں نے زنا کیا ہے آپ نے اسے لوٹا دیا حتیٰ کہ اس نے اپنے نفس پر چار بار گواہی دی (اعتراف کیا) تو آپ کے حکم سے اسے کوڑے مارے گئے پھر اسے رجم کیا گیا۔

حضرت یوسف بن عدی فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوالاحوص نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت قتادہ بن رضراض بن اسعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے شراحہ کو کوڑے مارے پھر اسے رجم کیا۔

حضرت حبہ عوفی، حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں ان کے پاس شراحہ نامی عورت آئی اور اس نے آپ کے پاس زنا کا اقرار کیا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا شاید تم اپنے نفس پر غضب ناک ہو کر آئی ہو، اس نے کہا میں خوشی سے آئی مجھ پر کسی نے جبر نہیں کیا راوی فرماتے ہیں آپ نے اس (کی سزا) کو مؤخر کیا حتیٰ کہ اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور پھر اس نے بچے کو دودھ پینا چھوڑا تو آپ نے اس کے اقرار کے سبب اسے کوڑے لگائے

بِإِقْرَارِهَا ثُمَّ دَفَنَهَا فِي الرَّحْبَةِ إِلَى مَنْكِبِهَا
ثُمَّ رَمَاهَا هُوَ أَوَّلُ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ ارْمُوا
ثُمَّ قَالَ جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى وَرَجَمْتُهَا
بِسُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا
أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ
عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ جَلَدَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
شَرَاحَةَ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَرَجَمَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَقَالَ جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى وَرَجَمْتُهَا
بِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

قِيلَ لَهُ إِنَّ هٰذَا وَإِنْ كَانَ قَدْ رُوِيَ
عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَمَا ذَكَرْنَا فَإِنَّ غَيْرَ
عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ
خِلَافُ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۵۸۵۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ
ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَا وَاقِدٍ
اللَّيْثِيَّ ثُمَّ الْأَشْجَعِيَّ أَخْبَرَهُ وَكَانَ مِنْ
أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ عُمَرَ مَقْدَمَهُ الشَّامَ
بِالْجَابِيَةِ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
إِنَّ امْرَأَتِي زَنَتْ بِغُلَامٍ لِي فَهِيَ هٰذِهِ تَعْتَرِفُ
بِذٰلِكَ فَأَرْسَلَنِي فِي رَهْطٍ إِلَيْهَا نَسْأَلُهَا
عَنْ ذٰلِكَ فَجِئْتُهَا فَإِذَا هِيَ جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ
السِّنِّ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ افْرُجْ فَاهَا الْيَوْمَ عَمَّا
شِئْتَ فَسَأَلْتُهَا وَأَخْبَرْتُهَا بِالَّذِي قَالَ زَوْجُهَا
فَقَالَتْ صَدَقَ فَبَلَّغْنَا ذٰلِكَ عُمَرَ فَأَمَرَ
بِرَجْمِهَا۔

پھر اسے ایک کھلی جگہ میں (گڑھا کھود کر) کندھوں تک دبا دیا پھر سب سے پہلے آپ نے اسے (پتھر) مارا اس کے بعد فرمایا اسے مارو، پھر فرمایا میں نے اسے قرآن پاک کے مطابق کوڑے لگائے اور حدیث نبوی کے مطابق رجم کیا۔

حضرت سلمہ، حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے شراحہ کو جمعرات کے دن کوڑے لگائے اور جمعہ کے دن اسے رجم کیا اور فرمایا میں نے کتاب اللہ کے مطابق کوڑے لگائے اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں رجم کیا۔

اس (معترض) کو کہا جائے گا کہ اگرچہ یہ روایت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا لیکن دوسرے صحابہ کرام سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف مروی ہے۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابو واقد لیثی نے ان کو بتایا اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں فرماتے ہیں جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شام تشریف لے گئے تو جابیہ کے مقام پر ہم ان کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا اے امیر المؤمنین! میری عورت، میرے غلام کے ساتھ زنا کی مرتکب ہوئی ہے اور وہ اس بات کا اعتراف بھی کرتی ہے تو آپ نے مجھے ایک جماعت کے ساتھ اس کے پاس بھیجا کہ ہم اس سے اس سلسلے میں پوچھیں میں اس کے پاس آیا تو دیکھا کہ وہ ایک نوجوان لڑکی ہے میں نے کہا یا اللہ! آج اس کا منہ (زبان) کھول دے جو کچھ تو چاہے۔ پھر میں نے اس سے سوال کیا اور اس کے خاوند نے جو کچھ کہا تھا اسے بتایا اس نے کہا کہ اس نے سچ کہا ہے ہم نے یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک پہنچائی تو آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا۔

marfat.com

۵۸۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتَاهُ رَجُلٌ وَهُوَ بِالشَّامِ فَذَكَرَ لَهُ اَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا فَبَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ اِلَى امْرَاَتِهِ لِيَسْاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَاَتَاهَا وَعِنْدَهَا نِسْوَةٌ حَوْلَهَا فَذَكَرَ لَهَا الَّذِيْ قَالَهُ زَوْجُهَا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَخْبَرَهَا اَنَّهَا لَا تُؤْخَذُ بِقَوْلِهِ وَجَعَلَ يُلَقِّنُهَا اَشْبَاهَ ذٰلِكَ لِتَنْتَزِعَ فَاَبَتْ اَنْ تَنْتَزِعَ وَثَبَتَتْ عَلَى الْاِعْتِرَافِ فَاَمَرَ بِهَا عُمَرُ فَرُجِمَتْ۔

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شام میں ایک شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے ذکر کیا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک شخص کو پایا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ کو اس کی بیوی کے پاس بھیجا تاکہ اس سے اس سلسلے میں پوچھیں وہ اس کے پاس آئے تو وہاں کچھ عورتیں تھیں انہوں نے اس سے وہ بات ذکر کی جو اس کے خاوند نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی تھی اور فرمایا کہ اس کی بات پر تمہاری گرفت ہو گی اور اس کو دوسری باتوں کی رغبت دی تاکہ وہ رجوع کرلے لیکن اس نے رجوع کرنے سے انکار کر دیا اور اپنے اعتراف پر قائم رہی چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حکم دیا اور اسے رجم کیا گیا۔

فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْلِدْهَا قَبْلَ رَجْمِهِ اِيَّاهَا فَهٰذَا خِلَافُ مَا فَعَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِشَرَاحَةَ مِنْ جَلْدِهِ اِيَّاهَا قَبْلَ رَجْمِهَا فَهٰذَا اَوْلَى الْفِعْلَيْنِ عِنْدَنَا لِمَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ۔

تو یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے صحابہ کرام کی موجودگی میں اسے رجم سے پہلے کوڑے نہیں مارے لیں یہ عمل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے شراحہ سے متعلق فعل یعنی رجم سے پہلے کوڑے مارنے کے خلاف ہے ہمارے نزدیک دونوں فعلوں میں سے یہ اولیٰ ہے جیساکہ ہم نے ذکر کیا۔

بَابُ ۲۴ الْاِعْتِرَافِ بِالزِّنَاءِ الَّذِيْ يَجِبُ بِهِ الْحَدُّ مَا هُوَ۔

جس اعتراف زنا کے ساتھ حد واجب ہوتی ہے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ ذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَقَرَّ بِالزِّنَاءِ مَرَّةً وَّاحِدَةً اُقِيْمَ عَلَيْهِ حَدُّ الزِّنَاءِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کا مذہب یہ ہے کہ جب کوئی شخص زنا کا ایک بار اقرار کرے تو اس پر حد قائم کی جائے۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ مِنْ قَوْلِهِ لِاُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُغْدُ يَا اُنَيْسُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالُوْا فَفِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ

انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے جسے ہم نے اس کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے حضرت انیس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے انیس! اس شخص کی بیوی کے پاس جاؤ اور اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کرو۔ وہ حضرات فرماتے ہیں اس میں اس

عَلٰی اَنَّ الْاِعْتِرَافَ بِالزِّنَآءِ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً يُوْجِبُ الْحَدَّ۔

بات کی دلیل ہے کہ زنا کا ایک بار اقرار حد کو واجب کرتا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَجِبُ حَدُّ الزِّنَآءِ عَلَى الْمُعْتَرِفِ بِالزِّنَآءِ حَتّٰى يُقِرَّ بِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَقَالُوْا لَيْسَ فِيْمَا ذَكَرْتُمْ مِنْ حَدِيْثِ اُنَيْسٍ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا قَدْ وَصَفْتُمْ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ زنا کے معترف پر اس وقت تک حد واجب نہیں ہوتی جب تک وہ اپنے نفس کے خلاف چار بار اقرار نہ کرے وہ فرماتے ہیں تم نے جو حدیثِ انیس ذکر کی ہے اس میں تمہاری بات پر کوئی دلیل نہیں۔

وَذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اُنَيْسٌ قَدْ كَانَ عَلِمَ الْاِعْتِرَافَ الَّذِيْ يُوْجِبُ حَدَّ الزِّنَآءِ عَلَى الْمُعْتَرِفِ بِهٖ مَا هُوَ بِمَا اَعْلَمَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَاعِزٍ وَغَيْرِهٖ فَخَاطَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْخِطَابِ بَعْدَمَا عَلِمَ اَنَّهٗ قَدْ عَلِمَ الْاِعْتِرَافَ الَّذِيْ يُوْجِبُ الْحَدَّ مَا هُوَ وَقَدْ جَآءَ غَيْرُ هٰذَا الْاَثَرِ مِنَ الْآثَارِ مَا قَدْ بَيَّنَ الْاِعْتِرَافَ بِالزِّنَآءِ الَّذِيْ يُوْجِبُ الْحَدَّ عَلَى الْمُعْتَرِفِ مَا هُوَ۔

اور یہ اس لیے کہ ممکن ہے حضرت انیس رضی اللہ عنہ کو اس اعتراف کا علم ہو چکا ہو جس سے حد واجب ہوتی ہے اور وہ اس طرح کہ حضرت ماعز وغیرہ کے سلسلے میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کی خبر دی پھر اس علم کے بعد ان کو یہ خطاب فرمایا (اور اس وقت تک) ان کو علم ہو چکا تھا کہ کس قسم کا اعتراف حد کو واجب کرتا ہے اور اس روایت کے علاوہ روایات میں زنا کے اس اعتراف کا بیان ہے جس کے ذریعے معترف پر حد واجب ہوتی ہے۔

۵۸۸۔ **فَمِنْ ذٰلِكَ** مَا قَدْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ مَاعِزًا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ۔

ان روایات میں سے ہے حضرت عبدالرحمن بن ابزی، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز کو چار بار واپس بھیجا۔

۵۸۹۔ **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الطَّائِفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمِقْدَامِ عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ ایک شخص آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے آپ کے پاس زنا کا اقرار کیا حضور علیہ السلام نے اسے چار بار واپس بھیج دیا پھر تشریف لائے اور ہمیں حکم دیا چنانچہ ہم نے ایک گڑھا کھودا

marfat.com

سَفَرٍ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَاَقَرَّ عِنْدَهُ بِالزِّنَاءِ فَرَدَّدَهُ اَرْبَعًا ثُمَّ نَزَلَ فَاَمَرَنَا فَحَفَرْنَا لَهُ حُفْرَةً لَيْسَتْ بِالطَّوِيْلَةِ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَارْتَحَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَئِيْبًا حَزِيْنًا فَسِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَلَمْ تَرَ اِلٰى صَاحِبِكُمْ غُفِرَ لَهٗ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ۔

جو زیادہ لمبا نہ تھا پھر آپ کے حکم سے اسے رجم کیا گیا اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غمگین حالت میں تشریف لے گئے ہم چلے حتیٰ کہ ایک منزل پر اترے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے ابوذر! کیا تم نے اپنے ساتھی کی طرف دیکھا اسے بخش دیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا۔

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الزِّبْرِقَانُ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابراہیم زبرقان اور ابو خالد احمر، حضرت حجاج سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزٍ اَحَقٌّ مَا بَلَغَنِيْ عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّيْ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ اَتَيْتَ جَارِيَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَاَقَرَّ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز سے فرمایا تمہارے بارے میں جو خبر مجھے پہنچی ہے کیا وہ سچ ہے؟ انہوں نے عرض کیا آپ کو میرے بارے میں کیا خبر پہنچی ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے آل فلاں کی لونڈی سے زنا کیا ہے انہوں نے اپنے خلاف چار بار اقرار کیا تو آپ کے حکم سے انہیں رجم کیا گیا۔

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو غسان فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابو عوانہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَحَدَّثَهٗ اَنَّهٗ زَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قبیلہ اسلم کا ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مسجد میں تشریف فرما تھے اس نے آپ کو پکارا اور آپ کے سامنے بیان کیا کہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا وہ ادھر سے ہٹ کر اس طرف ہو گیا جدھر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحّٰى لِشِقِّهِ الَّذِي كَانَ أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ زَنٰى وَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْجَمَ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتّٰى أُدْرِكَ بِالْحَرَّةِ فَقُتِلَ بِهَا رَجْمًا۔

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَشْعَرُ قَصِيرٌ ذُو عَضَلَاتٍ فَأَقَرَّ لَهُ بِالزِّنَاءِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَأَتَاهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ الْآخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ قَالَ لَا أَدْرِي مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ قَالَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ رَدَّهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ۔

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ رَدَّهُ مَرَّتَيْنِ۔

فَقَالَ قَائِلٌ فَفِي هٰذَا أَنَّهُ حَدَّ بَعْدَ إِقْرَارِهِ أَقَلَّ مِنْ أَرْبَعِ مَرَّاتٍ۔

۵۹۶۔ قِيلَ لَهُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عِلَّةٌ وَذٰلِكَ أَنَّ رَبِيعًا الْمُؤَذِّنَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ فَاعْتَرَفَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ ثُمَّ رُدُّوهُ فَاعْتَرَفَ

آپ نے رخ کیا تھا اور بتایا کہ اس نے زنا کیا ہے اس نے اپنے خلاف چار بار گواہی دی (اعتراف کیا) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا کیا تم پاگل ہو؟ اس نے کہا نہیں فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو اس نے کہا ہاں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عیدگاہ میں رجم کرنے کا حکم فرمایا جب اس پر پتھر پڑنے لگے تو وہ بھاگ نکلا حتیٰ کہ پتھریلی زمین میں پکڑا گیا اور رجم کے طور پر ہلاک کیا گیا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت ایک شخص آیا جس کے بال زیادہ قد چھوٹا اور جسم موٹا تھا اس نے زنا کا اقرار کیا تو آپ نے اس سے منہ پھیر لیا وہ دوسری طرف سے آیا آپ نے پھر منہ پھیر لیا راوی فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں دو مرتبہ ایسے ہوا یا تین مرتبہ پھر آپ کے حکم سے اسے رجم کیا گیا راوی فرماتے ہیں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ بات ذکر کی گئی تو انہوں نے فرمایا آپ نے چار بار واپس لوٹایا۔

حضرت وھب سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا وہ فرماتے ہیں آپ نے اسے دو بار رد کیا۔

اگر کوئی معترض کہے کہ اس حدیث میں ہے کہ آپ نے چار بار سے کم اقرار کے بعد اسے حد لگائی۔

اس سلسلے میں اسے کہا جائے گا کہ اس حدیث میں کچھ خرابی ہے کیونکہ حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ماعز کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا انہوں نے دو بار اعتراف کیا تو آپ نے فرمایا اسے لے جاؤ پھر واپس لاؤ پھر انہوں نے دو بار اعتراف کیا حتیٰ کہ چار بار اعتراف ہو گیا تو رسول

marfat.com

مَرَّتَيْنِ حَتّٰى اِعْتَرَفَ اَرْبَعًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ اَقَرَّ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ ذَهَبُوْا بِهٖ ثُمَّ رَدُّوْهُ فَاَقَرَّ مَرَّتَيْنِ فَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَضَرَ الْمَرَّتَيْنِ الْاٰخِرَتَيْنِ وَلَمْ يَحْضُرْ مَا كَانَ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَحَضَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْاِقْرَارَ كُلَّهٗ وَكَذٰلِكَ مَنْ وَافَقَهٗ عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ اَرْبَعًا۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لے جاکر رجم کرو۔

اس حدیث میں ہے کہ انہوں نے (حضرت ماعز نے) دو بار اعتراف کیا پھرا نہیں لے گئے پھر واپس لائے اور دو بار اقرار کیا تو ہو سکتا ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بعد والے دو بار اقرار کے وقت موجود ہوں پہلے موجود نہ ہوں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تمام اقراروں کے وقت موجود ہوں جس سے۔۔ چار بار اقرار کے سلسلے میں ان کی موافقت کی ہے اسکے بارے میں یہی بات ہے

۵۹۷۔ **حَدَّثَنَا** حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ هَضَّاضٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ زَنٰى فَاَتٰى هَزَّالًا فَاَقَرَّ لَهٗ اَنَّهٗ زَنٰى فَقَالَ لَهٗ هَزَّالٌ اِيْتِ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكَ قُرْاٰنٌ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى قَالَ ذٰلِكَ اَرْبَعًا فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ماعز بن مالک نے زنا کا ارتکاب کیا پھر وہ ھزال کے پاس آئے اور زنا کا اقرار کیا حضرت ھزال نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور آپ کو خبر دو اس سے پہلے کہ تمہارے بارے میں قران پاک (کا کوئی حکم) نازل ہو وہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے زنا کیا ہے آپ نے رُخ انور پھیر لیا حتی کہ انہوں نے چار بار یہ بات کہی تو آپ کے حکم سے ان کو رجم کیا گیا۔

۵۹۸۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ مِّنْ اَسْلَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَحَدَّثَهٗ اَنَّهٗ زَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحّٰى لِشِقِّهِ الَّذِيْ اَعْرَضَ قِبَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ بِاَنَّهٗ زَنٰى فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مسجد میں تشریف فرما تھے اس نے آپ کو مخاطب کر کے بیان کیا کہ اس نے زنا کیا ہے آپ نے چہرہ انور پھیر لیا وہ اس طرف ہٹ گیا جدھر آپ نے اعراض فرمایا تھا اور بتایا کہ اس نے زنا کیا ہے اس نے اپنے نفس کے خلاف چار بار گواہی دی (اقرار کیا) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا کیا تم پاگل تو نہیں، عرض کیا نہیں فرمایا

وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْجَمَ بِالْمُصَلّٰى۔

۵۹۹ - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْغَنَوِيُّ قَالَ ثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَاهُ أَيْضًا فَاعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزِّنَاءِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ ثُمَّ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ فَسَأَلَهُمْ عَنْهُ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ تَرَوْنَ بِهِ بَأْسًا أَوْ تُنْكِرُونَ مِنْ عَقْلِهِ شَيْئًا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَرَى بِهِ بَأْسًا وَمَا نُنْكِرُ مِنْ عَقْلِهِ شَيْئًا ثُمَّ عَادَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ أَيْضًا عِنْدَهُ بِالزِّنَاءِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَهِّرْنِي فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ فَسَأَلَهُمْ عَنْهُ فَقَالُوا لَهُ كَمَا قَالُوا لَهُ فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى مَا نَرَى بِهِ بَأْسًا وَمَا نُنْكِرُ مِنْ عَقْلِهِ شَيْئًا ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّابِعَةَ فَاعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزِّنَاءِ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا تم شادی شدہ ہو عرض کیا جی ہاں پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اسے عیدگاہ میں رجم کیا گیا۔

حضرت عبد اللہ بن بریدہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا جسے ماعز بن مالک کہا جاتا تھا اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میں نے زنا کیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں آپ نے فرمایا لوٹ جاؤ جب دوسرا دن ہوا تو وہ پھر حاضر ہوا اور آپ کے پاس زنا اعتراف کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوٹ جاؤ پھر آپ نے کسی کو اس کی قوم کی طرف بھیجا جس نے ان سے پوچھا کہ ماعز بن مالک کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے کیا تم اس میں کچھ تکلیف دیکھتے ہو یا اس کی عقل میں کچھ فتور سمجھتے ہو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اس میں کوئی تکلیف نہیں دیکھتے اور نہ ہی اس کی عقل میں کچھ خرابی دیکھتے ہیں پھر وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور زنا کا اعتراف کیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے پاک کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قوم کے پاس کسی کو بھیجا اور ان سے استفسار کیا تو انہوں نے وہی پہلے والی بات کہی کہ ہم اس میں کوئی خرابی یا عقل میں فتور نہیں دیکھتے پھر چوتھی بار حضور علیہ السلام کی حضرت میں حاضر ہوا اور زنا کا اعتراف کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کے لیے ایک گڑھا کھودا گیا اور اس کو سینے تک اس میں رکھا گیا پھر لوگوں کو حکم دیا کہ اسے رجم کریں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے

marfat.com

فَحُفِرَتْ لَهُ حُفْرَةٌ فَجُعِلَ فِيهَا إِلَى صَدْرِهِ ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَرْجُمُوهُ قَالَ بُرَيْدَةُ كُنَّا نَتَحَدَّثُ بَيْنَنَا أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ لَوْ جَلَسَ فِي رَحْلِهِ بَعْدَ اعْتِرَافِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَطْلُبْهُ وَإِنَّمَا رَجَمَهُ عِنْدَ الرَّابِعَةِ.

ہیں ہم صحابہ کرام باہم گفتگو کرتے تھے کہ اگر تین بار اقرار کے بعد حضرت ماعز اپنی منزل میں بیٹھے رہتے تو آپ ان کو نہ بلاتے آپ نے ان کو چوتھے اقرار کے وقت رجم کیا۔

فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْجُمْهُ بِإِقْرَارِهِ مَرَّةً وَلَا مَرَّتَيْنِ وَلَا ثَلَاثًا دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْحَدَّ لَمْ يَكُنْ وَجَبَ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ الْإِقْرَارِ ثُمَّ رَجَمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِقْرَارِهِ فِي الْمَرَّةِ الرَّابِعَةِ.

تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک، دو اور تین بار کے اقرار پر رجم نہ کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس اقرار کے ساتھ حد واجب نہیں ہوتی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھی بار اقرار کے بعد ان کو رجم کیا۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْإِقْرَارَ بِالزِّنَاءِ الَّذِي يُوجِبُ الْحَدَّ عَلَى الْمُقِرِّ هُوَ إِقْرَارُهُ بِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَمَنْ أَقَرَّ كَذٰلِكَ حُدَّ وَمَنْ أَقَرَّ أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يُحَدَّ وَقَدْ ذُكِرَ هٰذَا الْمَعْنَى مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ بُرَيْدَةَ مِمَّا كَانَ يَقُولُهُ هُوَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاهُ فِي ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَا فِي حَدِيثِ فَهْدٍ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَقَدْ عَمِلَ بِذٰلِكَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي شَرَاحَةَ فَرَدَّهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ.

اس سے ثابت ہوا کہ زنا کا وہ اقرار جس سے اقرار کرنے والے پر حد واجب ہوتی ہے وہ چار بار کا اقرار ہے پس جس نے اس طرح اقرار کیا اسے حد لگائی جائے اور جو اس سے کم بار اقرار کرے اسے حد نہ لگائی جائے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں جو معنی مذکور ہے حضرت بریدہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس سلسلے میں یہی بات کہتے ہیں جسے ہم نے حضرت فہد کی حدیث میں ذکر کیا وہ حضرت ابونعیم سے اور وہ حضرت بشر بن مہاجر سے روایت کرتے ہیں یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا مسلک ہے، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے شراحہ کے سلسلے میں اسی پر عمل کیا اور اسے چار بار واپس کیا۔

بَابُ ۲۰۵ الرَّجُلِ يَزْنِي بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ

بیوی کی لونڈی سے زنا کرنا

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

حضرت قتادہ، حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کی لونڈی سے

عن الحسن عن جون ابن قتادة عن سلمة بن المحبق ان رجلا زنى بجارية امرأته فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان كان استكرهها فهي حرة وعليه مثلها وان كانت طاوعته فعليه مثلها۔

زنا کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس شخص نے اسے مجبور کیا تھا تو وہ آزاد ہے اور اس (مالکہ) کے لیے اس کی مثل (لونڈی) ہوگی اور اگر اس کی مرضی شامل تھی تو اس مرد پر اس کی مثل ہے (اور وہ لونڈی اس مرد کی ہو جائے گی)

۶۰۱ - حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا القاسم بن سلام بن مسكين قال ثني ابي قال سألت الحسن عن الرجل يقع بجارية امرأته فقال حدثني قبيصة بن حريث الانصاري عن سلمة بن المحبق عن النبي صلى الله عليه وسلم فذكر مثله وزاد ولم يقم عليه حدا۔

حضرت قاسم بن سلام بن مسکین فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا مجھ سے حضرت قبیصہ بن حریث انصاری نے بیان کیا انہوں نے حضرت سلمہ بن محبق سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ فرمایا کہ آپ نے اس پر حد نافذ نہیں فرمائی۔

قال ابو جعفر فذهب قوم الى هذا وقالوا هذا هو الحكم فيمن زنى بجارية امرأته على ما في حديث سلمة هذا وقالوا قد عمل بذلك عبد الله بن مسعود رضي الله عنه بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے اس کا یہی حکم ہے جیسا کہ حضرت ابوسلمہ کی اس حدیث میں ہے وہ (حضرات) فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسی پر عمل کیا۔

۶۰۲ - وذكروا في ذلك ما حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال اخبرنا ابو وهب عن شعبة عن منصور عن عمه ابن حيان ان رجلا اتى عبد الله بن مسعود فقال اني زنيت فقال كيف صنعت قال وقعت على جارية امرأتي فقال عبد الله بن مسعود الله اكبر ان كنت استكرهتها فاعتقها وان كانت طاوعتك فاعتق وعليك مثلها۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا حضرت منصور اپنے چچا ابن حیان سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے زنا کیا ہے انہوں نے فرمایا تو نے کیسے کیا؟
اس نے عرض کیا میں نے اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کیا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اللہ اکبر" اگر
تو اسے ناپسند کرتا تھا تو اسے آزاد کر دے اور اگر اس نے تمہاری بات مانی تھی تو اسے آزاد کر اور تجھ پر اس کی مثل لونڈی لازم ہے۔

وخالفهم في ذلك آخرون

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے

فَقَالُوا بَلْ نَرٰی عَلَيْهِ الرَّجْمَ اِنْ کَانَ مُحْصِنًا وَ الْجَلْدَ اِنْ کَانَ غَيْرَ مُحْصِنٍ ۔

فرمایا کہ ہمارے خیال کے مطابق اسے رجم کیا جائے اگر وہ شادی شدہ ہے اور اگر غیر شادی شدہ ہے تو اسے کوڑے لگائے جائیں ۔

۶۰۳ - وَکَانَ مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ اَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ فَاَتَتْ اِمْرَاَتُهُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ فَاَخْبَرَتْهُ فَقَالَ اَمَا اِنَّ عِنْدِيْ فِيْ ذٰلِكَ خَبَرًا ثَابِتًا اَخَذْتُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتِ اَذِنْتِ لَهٗ جَلَدْتُهٗ مِائَةً وَاِنْ كُنْتِ لَمْ تَاْذَنِيْ لَهٗ رَجَمْتُهٗ ۔

انہوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے استدلال کیا ہے حضرت ابوالبشر، حضرت حبیب بن سالم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کیا تو اس کی بیوی حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور ان کو (اس بات کی) خبر دی انہوں نے فرمایا اس سلسلے میں میرے پاس ایک حدیث ہے جو ثابت ہے اور میں نے اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا ہے اگر تم نے اسے اجازت دی تھی تو میں اسے سو کوڑے ماروں گا اور اگر تم نے اسے اجازت نہیں دی تھی تو میں اسے رجم کروں گا ۔

---

۶۰۴ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سُئِلَ قَتَادَةُ عَنْ رَجُلٍ وَطِئَ جَارِيَةَ امْرَاَتِهٖ فَحَدَّثَنَا عَنْ حَبِيْبِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ اَنَّهَا دُفِعَتْ اِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ فَقَالَ لَاَقْضِيَنَّ فِيْهَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ جَلَدْتُهٗ مِائَةً وَاِنْ لَمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ رَجَمْتُهٗ ۔

حضرت ہمام فرماتے ہیں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے وطی کی تو انہوں نے حضرت حبیب بن یساف سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کروں گا اگر اس نے اس کو اجازت دی تھی تو میں اسے (مرد کو) سو کوڑے ماروں گا اور اگر اس نے اس (مرد) کو اجازت نہیں دی تھی تو میں اسے رجم کروں گا ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ خِلَافُ مَا فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ لِاَنَّ فِيْهِ اِنَّهَا اِنْ لَمْ تَكُنْ اَذِنَتْ لَهٗ رُجِمَ وَاَمَّا قَوْلُهٗ وَاِنْ كُنْتِ اَذِنْتِ لَهٗ جَلَدْنَاهُ مِائَةً فَتِلْكَ الْمِائَةُ عِنْدَنَا تَعْزِيْرٌ كَاَنَّهٗ دَرَاَ عَنْهُ الْحَدَّ بِوَطْئِهٖ بِالشُّبْهَةِ وَعَزَّرَهٗ بِرُكُوْبِهٖ مَا لَا يَحِلُّ لَهٗ ۔

اس حدیث میں پہلی حدیث کے خلاف بیان ہے کیونکہ اس میں یہ ہے کہ اگر تو نے اسے اجازت نہیں دی تھی تو اسے رجم کیا جائے گا اور ان کا یہ قول کہ اگر تو نے اسے اجازت دی تھی تو ہم اسے کوڑے ماریں گے تو ہمارے نزدیک یہ سو کوڑے تعزیر ہے گویا انہوں نے وطی بالشبہ کی وجہ سے اس سے حد کو ساقط کر دیا اور حرام جگہ سواری کی وجہ سے اسے سزا دی ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَيَجُوْزُ التَّعْزِيْرُ بِمِائَةٍ قِيْلَ لَهُ نَعَمْ قَدْ عَزَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِائَةٍ فِيْ حَدِيْثٍ قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِيْ رَجُلٍ قَتَلَ عَبْدَهُ مُتَعَمِّدًا فِيْ بَابِ حَدِّ الْبِكْرِ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ فَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرَ النُّعْمَانُ عِنْدَنَا نَاسِخٌ لِمَا رَوَاهُ سَلَمَةُ بْنُ الْمُحَبِّقِ۔

اگر کوئی معترض کہے کہ اس سے سو کوڑوں کے ساتھ تعزیر ثابت ہوئی اسے کہا جائے گا کہ ہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تعزیر سو کوڑے مارے ہیں ہم نے اسی کتاب میں باکرہ (غیر شادی شدہ) عورت کی سزا کے سلسلے میں اس شخص کے بارے میں مروی حدیث میں ذکر کیا جس نے اپنے غلام کو جان بوجھ کر قتل کیا تو جو کچھ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہمارے نزدیک وہ حضرت سلمہ بن محبق کی روایت کو منسوخ کرتا ہے۔

وَذٰلِكَ أَنَّ الْحُكْمَ كَانَ فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ يُوْجِبُ عُقُوْبَاتٍ بِأَفْعَالٍ فِيْ أَمْوَالٍ وَيُوْجِبُ عُقُوْبَاتٍ فِيْ أَبْدَانٍ بِاسْتِهْلَاكِ أَمْوَالٍ۔

اور یہ اس لیے کہ آغازِ اسلام میں بعض گناہوں کی مالی سزا واجب ہوتی اور مال کو ہلاک کرنے کی صورت میں جسمانی سزا لازم ہوتی تھی۔

۶۰۵- مِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ بَابِ تَحْرِيْمِ الصَّدَقَةِ عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَانِعِ الزَّكٰوةِ إِنَّا آخِذُوْهَا مِنْهُ وَشَطْرَ مَالِهِ عُقُوْبَةً لَهُ لِمَا قَدْ صَنَعَ۔

اسی سے ہے جو ہم نے بنو ہاشم پر صدقہ حرام ہونے کے باب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص کے بارے میں قول نقل کیا جو زکوٰۃ نہیں دیتا تھا کہ آپ نے فرمایا ہم اس سے زکوٰۃ لیں گے اور اس کے مال کا کچھ حصہ اس کے اس جرم کی سزا کے طور پر وصول کیے۔

۶۰۶- وَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَحْسِبُهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ الْمَكْتُوْمَةِ غَرَامَتُهَا وَمِثْلُهَا مَعَهَا۔

اسی ضمن میں وہ روایت ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپائے ہوئے (محفوظ) اونٹ کو گم کرنے والی کے بارے میں فرمایا کہ اس کا تاوان بھی ہوگا اور اس کے ساتھ اس کی مثل (مزید تاوان) ہوگا۔

۶۰۷- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَهِشَامُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ أَتٰى إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ حَرِيْسَةِ الْجَبَلِ فَقَالَ لَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْمَاشِيَةِ قَطْعٌ إِلَّا مَا آوَاهُ الْمُرَاحُ فَبَلَغَ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مزینہ قبیلے کا ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ پہاڑ میں محفوظ جانور کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا جانوروں (کی چوری) میں ہاتھ کاٹنا نہیں البتہ جیسے باڑہ پناہ دے اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس میں ہاتھ کاٹنا ہے اور جو ڈھال کی قیمت کو نہ پہنچے اس میں اس کی دوگنا

marfat.com

ثَمَنُهُ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ قَطْعُ الْيَدِ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَرٰى فِي الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ هُوَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَطْعٌ إِلَّا مَا آوَاهُ الْجَرِيْنُ فَمَا أُخِذَ مِنَ الْجَرِيْنِ فَبَلَغَ ثَمَنُهُ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ الْقَطْعُ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ۔

فَكَانَتِ الْعُقُوْبَاتُ جَارِيَةً فِيْمَا ذُكِرَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ عَلٰى مَا ذُكِرَ فِيْهَا حَتّٰى نُسِخَ ذٰلِكَ بِتَحْرِيْمِ الرِّبٰو فَعَادَ الْأَمْرُ إِلٰى أَنْ لَا يُؤْخَذَ مِمَّنْ أَخَذَ شَيْئًا إِلَّا مِثْلَ مَا أَخَذَ وَأَنَّ الْعُقُوْبَاتِ لَا تَجِبُ فِي الْأَمْوَالِ بِانْتِهَاكِ الْحُرُمَاتِ الَّتِيْ هِيَ غَيْرُ أَمْوَالٍ فَحَدِيْثُ سَلَمَةَ عِنْدَنَا كَانَ فِي الْوَقْتِ الْأَوَّلِ فَكَانَ الْحُكْمُ عَلٰى مَنْ زَنٰى بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ مُسْتَكْرِهًا لَهَا عَلَيْهِ أَنْ تُعْتَقَ عُقُوْبَةً لَهُ فِيْ فِعْلِهِ وَيَغْرَمُ مِثْلَهَا لِامْرَأَتِهِ وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ أَلْزَمَهَا جَارِيَةً زَانِيَةً وَأَلْزَمَهُ مَكَانَهَا جَارِيَةً طَاهِرَةً وَلَمْ يُعْتِقْ هِيَ بِطَوَاعِيَتِهَا إِيَّاهُ وَفَرَّقَ فِيْ ذٰلِكَ بَيْنَهُمَا إِذَا كَانَتْ مُطَاوِعَةً لَهُ وَبَيْنَهُمَا إِذَا كَانَتْ مُسْتَكْرَهَةً ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ فَرُدَّتِ الْأُمُوْرُ إِلٰى أَنْ لَا يُعَاقَبَ أَحَدٌ بِانْتِهَاكِ حُرْمَةٍ لَمْ يَأْخُذْ فِيْهَا مَالًا بِأَنْ يَغْرَمَ مَالًا وَوَجَبَتْ عَلَيْهِ الْعُقُوْبَةُ الَّتِيْ أَوْجَبَ اللّٰهُ عَلٰى سَائِرِ الزُّنَاةِ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مَا رَوَى النُّعْمَانُ وَنُسِخَ مَا رَوٰى سَلَمَةُ بْنُ الْمُحَبَّقِ وَأَمَّا

تاوان ہے اور بطور سزا کوڑے الگ ہیں عرض کیا یا رسول اللہ! لٹکے ہوئے پھل کے بارے میں کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا وہ بھی اور اس کے ساتھ اس کی مثل بھی نیز سزا بھی ہوگی اور لٹکے ہوئے پھلوں میں ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے مگر جس کو سٹور میں رکھا جائے پس جو پھل سٹور سے لیا جائے اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس میں ہاتھ کاٹنا ہے اور جو ڈھال کی قیمت کو نہ پہنچے اس میں دوگنا تاوان ہے اور بطور سزا مارنا ہے۔

تو یہ سزائیں جن کا ان روایات میں ذکر کیا گیا جاری رہیں حتیٰ کہ سود کے حرام ہونے سے یہ منسوخ ہو گئیں اور حکم اس بات کی طرف لوٹ گیا کہ جس نے کوئی چیز چوری کی ہو اس سے اس چیز کی مثل لی جائے اور غیر مالی حرمات کو توڑنے میں مالی سزا واجب نہ ہو گی پس ہمارے نزدیک حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ابتدائی دور سے متعلق ہے اس وقت جو اپنی بیوی کی لونڈی کو مجبور کر کے اس سے زنا کرتا تو اس پر بطور سزا لازم ہوتا کہ وہ اس کو آزاد کرے اور اپنی بیوی کو اس کی مثل لونڈی بطور تاوان دے اور اگر اس عورت کی مرضی شامل ہوتی تو (حاکم) زانیہ لونڈی اس کی مالکہ کے حوالے کر دیتا اور اس کی جگہ خاوند پر ایک پاکیزہ لونڈی لازم کر دیتا اور وہ (لونڈی) اس مرد کی بات ماننے کی وجہ سے آزاد نہ ہوتی اور اس سلسلے میں ان دونوں کے حکم میں فرق ہوتا یعنی اگر اس لونڈی کی مرضی شامل ہوتی (تو اور حکم ہوتا) اور اگر وہ ناپسند کرتی (تو دوسرا حکم ہوتا) پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور بات اس طرف لوٹ گئی کہ کسی ایسی حرمت کو توڑنے پر جس میں اس نے مال نہیں لیا مالی تاوان کے ساتھ سزا نہ دی جائے اور اس پر صرف وہی سزا لازم ہو جو اللہ تعالیٰ نے تمام زنا کاروں پر واجب کی ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے حضرت نعمان کی روایت ثابت اور حضرت سلمہ بن محبق کی روایت منسوخ ہو گئی۔ اور وہ جو انہوں

مَا ذَكَرُوْا مِنْ فِعْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَذْهَبِهٖ فِيْ ذٰلِكَ إِلٰى مِثْلِ مَا رَوٰى سَلَمَةُ فَقَدْ خَالَفَهٗ فِيْهِ غَيْرُهٗ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نے اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فعل ذکر کیا کہ وہ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی مثل ہے۔ تو اس سلسلے میں دیگر صحابہ کرام نے ان کی مخالفت کی ہے۔

۷۰۸ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رض يَقُوْلُ لَا أُوْتٰى بِرَجُلٍ وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَأَتِهٖ إِلَّا رَجَمْتُهٗ۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کرنے والا جو شخص بھی لایا جائے گا میں اسے رجم کروں گا۔

۷۰۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ ثَنِيْ أَبِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عُمَرَ بَعَثَهٗ مُصَدِّقًا عَلٰى سَعْدِ بْنِ هُذَيْمٍ فَأَتٰى حَمْزَةُ بِمَالٍ لِيُصَدِّقَهٗ فَإِذَا رَجُلٌ يَقُوْلُ لِامْرَأَتِهٖ أَدِّيْ صَدَقَةَ مَالِ مَوْلَاكِ وَإِذَا الْمَرْأَةُ تَقُوْلُ لَهٗ بَلْ أَنْتَ أَدِّ صَدَقَةَ مَالِ ابْنِكَ فَسَأَلَ حَمْزَةُ عَنْ أَمْرِهِمَا وَقَوْلِهِمَا فَأُخْبِرَ أَنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ زَوْجُ تِلْكَ الْمَرْأَةِ وَأَنَّهٗ وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةٍ لَهَا فَوَلَدَتْ وَلَدًا فَأَعْتَقَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالُوْا فَهٰذَا الْمَالُ لِابْنِهٖ مِنْ جَارِيَتِهَا فَقَالَ حَمْزَةُ لَأَرْجُمَنَّكَ بِأَحْجَارِكَ فَقِيْلَ لَهٗ أَصْلَحَكَ اللّٰهُ إِنَّ أَمْرَهٗ قَدْ رُفِعَ إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَجَلَدَهٗ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِائَةً وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ الرَّجْمَ فَأَخَذَ حَمْزَةُ بِالرَّجُلِ كَفِيْلًا حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَأَلَهٗ عَمَّا ذُكِرَ مِنْ جَلْدِ

حضرت محمد بن حمزہ بن عمرو اسلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو حضرت سعد بن ہذیم کے پاس زکوٰۃ لینے کے لیے بھیجا حضرت حمزہ مال لے کر آئے تاکہ صدقہ دیں تو دیکھا کہ ایک شخص اپنی بیوی سے کہہ رہا تھا کہ اپنے غلام کے مال کا صدقہ دو اور عورت اس سے کہہ رہی تھی بلکہ تم اپنے بیٹے کے مال کا صدقہ دو حضرت حمزہ نے ان دونوں کے معاملہ اور گفتگو کے بارے میں پوچھا تو ان کو بتایا گیا کہ یہ شخص اس عورت کا خاوند ہے اور اس نے اس (عورت) کی لونڈی سے زنا کیا ہے اس سے ایک بچہ پیدا ہوا جسے اس کی بیوی نے آزاد کر دیا ان لوگوں نے بتایا کہ یہ مال اس شخص کے اس بچے کا ہے جو لونڈی سے پیدا ہوا حضرت حمزہ نے فرمایا میں تجھے تیرے ہی پتھروں سے رجم کروں گا آپ کو بتایا گیا اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے اس کا معاملہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے اسے ایک سو کوڑے مارے تھے اور اس کے لیے رجم کی سزا تجویز نہ فرمائی حضرت حمزہ نے اس شخص کا ضامن لیا حتیٰ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے

marfat.com

عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِيَّاهُ وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ الرَّجْمَ فَصَدَّقَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ وَقَالَ اِنَّمَا دَرَاَ عَنْهُ الرَّجْمَ اِنَّهُ عَذَرَهُ بِالْجَاهِلِيَّةِ۔

۶۱۰۔ **فَهٰذَا** حَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَاٰى اَنَّ عَلٰى مَنْ زَنٰى بِجَارِيَةِ امْرَاَتِهِ الرَّجْمَ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا كَانَ عُمَرُ رَاٰى مِنْ ذٰلِكَ حِيْنَ كَفَلَ الرَّجُلَ حَتّٰى يَجِيْءَ اَمْرُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ اِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَيْهِ فَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَا رَوَاهُ النُّعْمَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۱۱۔ **ثُمَّ** مَا فِيْ حَدِيْثِ حَمْزَةَ اَيْضًا مِنْ جَلْدِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ مِائَةَ جَلْدَةٍ تَعْزِيْرًا بِحَضْرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا رَوَى النُّعْمَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَلْدِ الزَّانِيْ بِجَارِيَةِ امْرَاَتِهِ مِائَةً اَنَّهُ اَرَادَ بِذٰلِكَ التَّعْزِيْرَ اَيْضًا فَقَدْ وَافَقَ كُلُّ مَا فِيْ حَدِيْثِ حَمْزَةَ هٰذَا مَا رَوَى النُّعْمَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۱۲۔ **وَاَمَّا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ عَلِمَ الْحُكْمَ الْاَوَّلَ الَّذِيْ رَوَاهُ سَلَمَةُ بْنُ الْمُحَبِّقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَمْ يَعْلَمْ مَا نَسَخَهُ مِمَّا رَوَاهُ النُّعْمَانُ وَعَلِمَ ذٰلِكَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَحَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالُوْا بِهٖ وَقَدْ

اور ان کوڑوں کے بارے میں پوچھا جن کا ذکر کیا گیا تھا اور رجم کو مناسب نہ سمجھا تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی بات کی تصدیق فرمائی اور فرمایا کہ جاہلیت کے عذر کی وجہ سے اس سے رجم کی سزا کو ساقط کیا گیا۔

تو یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ہیں جن کے خیال میں بیوی کی لونڈی سے ز کرنے والے کی سزا رجم ہے اور جب حضرت عمر فاروق عنہ نے دیکھا کہ انہوں نے اس پر ایک ضامن بنایا نے حتیٰ کہ اس پر حد کے نفاذ کے سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا حکم معلوم ہو گیا تو آپ نے اس بات کا انکار نہ فرمایا تو یہ بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کے موافق ہو گئی۔

پھر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اس شخص کو سو کوڑے مارنے کا ذکر ہے یہ صحابہ کرام کی موجودگی میں بطور تعزیر مارے گئے تو یہ بھی حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت پر دلالت کرتی ہے کہ بیوی کی لونڈی سے زنا کرنے والے کو آپ کا سو کوڑے مارنا تعزیر کے طور پر تھا تو حضرت حمزہ کی اس روایت میں جو کچھ ہے وہ سب حضرت نعمان کی اس روایت کے موافق ہے جو انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

جہاں تک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے تو ان کو پہلا حکم پہنچا جیسے حضرت سلمہ بن محبق نے روایت کیا، معلوم تھا لیکن حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی روایت سے اس کا منسوخ ہونا معلوم نہ تھا اس بات کا علم حضرت عمر فاروق، علی المرتضیٰ اور حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہم کو ہوا اور انہوں نے اس کا قول کیا حضرت

marfat.com

أَنْكَرَ عَلِيٌّ عَلَى عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي هٰذَا قَضَاءَهُ بِمَا قَدْ نُسِخَ۔

٦١٣ - **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ ذُكِرَ لِعَلِيٍّ شَأْنُ الرَّجُلِ الَّذِيْ أَتَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَامْرَأَتُهُ قَدْ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ حَدًّا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ أَتَانِيْ صَاحِبُ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ لَرَضَخْتُ رَأْسَهُ بِالْحِجَارَةِ فَلَمْ يَدْرِ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ مَا حَدَثَ بَعْدَهُ فَلَمْ يَعْلَمِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِذٰلِكَ فَأَخْبَرَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَعَلَّقَ فِيْ ذٰلِكَ بِأَمْرٍ قَدْ كَانَ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَهُ فَلَمْ يَعْلَمِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِذٰلِكَ۔

وَقَدْ خَالَفَ عَلْقَمَةُ فِيْ ذٰلِكَ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَيْضًا وَمَالَ إِلَى قَوْلِ مَنْ خَالَفَهُ عَلَى أَنَّهُ أَعْلَمُ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

٦١٤ - **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَتَى جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ فَقَالَ مَا أُبَالِيْ إِيَّاهَا أَتَيْتُ أَوْ جَارِيَةَ امْرَأَةٍ عَوْسَجَةٍ۔

٦١٥ - **فَهٰذَا** عَلْقَمَةُ رَحِمَهُ اللهُ وَهُوَ أَجَلُّ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَعْلَمُهُمْ قَدْ تَرَكَ قَوْلَ عَبْدِ اللهِ فِيْ ذٰلِكَ مَعَ جَلَالَةِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَهُ وَصَارَ إِلَى غَيْرِهِ وَذٰلِكَ عِنْدَنَا

علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے منسوخ حکم کے ساتھ فیصلے کرنے پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا رد کیا۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس شخص کا معاملہ ذکر کیا، گیا جو اپنی بیوی کے ہمراہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا تھا تو آپ نے اس کے لیے حد تجویز نہ فرمائی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میرے پاس آتے تو میں پتھروں کے ساتھ ان کا سر کچل دیتا حضرت ابن مسعود کو اتنا بھی معلوم نہ ہوا کہ بعد میں کیا ہوا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس کا علم نہ تھا۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے بتایا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں اس حکم کو اپنایا جو پہلے تھا بعد میں منسوخ ہو گیا لیکن حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس کا علم نہ ہو سکا۔

اس سلسلے میں حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی ہے اور ان کے مخالفین کے قول کی طرف مائل ہو گئے حالانکہ وہ ان (حضرت ابن مسعود) کے فاضل شاگردوں میں سے تھے۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے روایت کرتے ہیں کہ ان سے اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ تم اس سے زنا کرو یا عوسجہ کی بیوی کی لونڈی سے، (یعنی کسی بھی لونڈی سے جماع زنا ہے)

یہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ ہیں جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی جلیل القدر اور فاضل شاگردوں میں سے ہیں انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول چھوڑ دیا اور دوسروں کا قول اختیار کیا باوجودیکہ ان کے نزدیک آپ کی جلالت علمی مسلمہ تھی ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

marfat.com

لِثُبُوتِ نَسْخِ مَا كَانَ ذَهَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ فِي ذٰلِكَ عِنْدَهُ فَكَذٰلِكَ نَقُولُ مَنْ زَنٰى بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ حُدَّ إِلَّا أَنْ يَدَّعِيَ شُبْهَةً مِثْلَ أَنْ يَقُولَ ظَنَنْتُ أَنَّهَا تَحِلُّ لِي أَوْ تَكُونُ الْمَرْأَةُ أَحَلَّتْهَا لَهُ فَيُدْرَأُ عَنْهُ الْحَدُّ وَيُعَزَّرُ وَيَجِبُ عَلَيْهِ الْعُقْرُ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

نے جو بات اختیار کی تھی ان (حضرت علقمہ) کے نزدیک اس کا نسخ ثابت تھا، ہم بھی یہی بات کہتے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کرے اسے حد لگائی جائے البتہ یہ کہ وہ شبہ کا دعویٰ کرے مثلاً وہ کہے کہ میں نے اسے اپنے لیے حلال خیال کیا یا بیوی نے اسے میرے لیے حلال قرار دیا تو اس سے حد دور کردی جائے گی اور اسے تعزیر ہوگی نیز مہر لازم ہوگا یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۰۶ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيْهِ أَوْ ذَاتَ مَحْرَمٍ مِنْهُ دَخَلَ بِهَا

باپ کی بیوی یا محرم عورت سے نکاح کرکے جماع کرنا

۶۱۶ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَقِيْتُ خَالِي وَمَعَهُ الرَّايَةُ فَقُلْتُ أَيْنَ تَذْهَبُ فَقَالَ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيْهِ مِنْ بَعْدِهِ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ أَوْ أَقْتُلَهُ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میری ملاقات اپنے ماموں سے ہوئی اور ان کے پاس ایک جھنڈا تھا میں نے پوچھا آپ کہاں جا رہے ہیں انہوں نے بتایا کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی طرف بھیجا ہے جو اپنے باپ کے (انتقال کے) بعد اس کی بیوی سے نکاح کرتا ہے کہ میں اس کی گردن مار دوں یا اسے قتل کردوں۔

۶۱۷ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ هُوَ ابْنُ مَنَازِلَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَرَّ بِي خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ الْأَسْلَمِيُّ مَعَهُ اللِّوَاءُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ آتِيَهُ بِرَأْسِهِ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میرے پاس سے میرے ماموں حضرت ابو بردہ بن نیار اسلمی گزرے ان کے پاس جھنڈا تھا، پھر انہوں نے اسی کی مثل ذکر کیا البتہ یہ بھی فرمایا کہ میں اس کا سر آپ کے پاس لاؤں۔

۶۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيُّ قَالَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میرے پاس سے حضرت حارث بن

هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَشْعَثُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَرَّ بِي الْحَارِثُ بْنُ عَمْرٍو وَمَعَهٗ لِوَاءٌ قَدْ عَقَدَهٗ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِلٰى اَيِّ شَيْءٍ بَعَثَكَ قَالَ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ۔

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ هُوَ ابْنُ مَنَازِلٍ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَشْعَثَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِي الْجَهْمِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ضَلَّتْ اِبِلٌ لِّيْ فَخَرَجْتُ فِيْ طَلَبِهَا فَاِذَا الْخَيْلُ قَدْ اَقْبَلَتْ فَلَمَّا رَاٰى اَهْلُ الْمَاءِ الْخَيْلَ انْضَمُّوْا اِلَيَّ وَجَاءُوْا اِلٰى خِبَاءٍ مِّنَ الْاَخْبِيَةِ فَاسْتَخْرَجُوْا مِنْهَا رَجُلًا فَضَرَبُوْا عُنُقَهٗ قَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ اَعْرَسَ بِامْرَاَةِ اَبِيْهِ فَبَعَثَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهٗ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ مَنْ تَزَوَّجَ ذَاتَ مَحْرَمٍ مِّنْهُ وَهُوَ عَالِمٌ بِحُرْمَتِهَا عَلَيْهِ فَدَخَلَ بِهَا اَنَّ حُكْمَهٗ حُكْمُ الزَّانِيْ وَاَنَّهٗ يُقَامُ عَلَيْهَا حَدُّ الزِّنَاءِ الرَّجْمُ وَالْجَلْدُ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ۔

وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَجِبُ فِيْ هٰذَا حَدُّ الزِّنَاءِ وَلٰكِنْ يَجِبُ فِيْهِ التَّعْزِيْرُ وَالْعُقُوْبَةُ الْبَلِيْغَةُ۔

عمرو گزرے اور ان کے پاس جھنڈا تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عطا فرمایا تھا میں نے پوچھا آپ کو کس کی طرف بھیجا ہے انہوں نے فرمایا اس شخص کی طرف جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا کہ میں اس کی گردن ماردوں۔

حضرت حفص بن غیاث، حضرت اشعث سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میرا ایک اونٹ گم ہو گیا میں اس کی تلاش میں نکلا تو گھڑسواروں کے ایک دستے کو آتے ہوئے دیکھا پانی والوں نے سواروں کو دیکھا تو میری طرف آگئے وہ لوگ ان خیموں میں سے ایک خیمے میں چلے گئے اور وہاں سے ایک شخص کو نکال کر اس کی گردن ماردی اور کہا کہ اس شخص نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا ہے اس لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف (ان لوگوں کو) بھیجا اور (انہوں نے) اسے قتل کیا۔

حضرت ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جو شخص کسی ذو محرم سے نکاح کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس پر حرام ہے پھر اس سے جماع بھی کرے تو اس کا وہی حکم ہے جو زانی کا ہے اس پر زنا کی حد رجم یا کوڑے لگائے جائیں ان حضرات نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ و امام محمد بھی شامل ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس شخص پر حد زنا واجب نہ ہوگی بلکہ اس پر تعزیر اور پہنچنے والی (سخت) سزا ہوگی۔

marfat.com

وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ۔

حضرت امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری رحمہما اللہ اسی بات کے قائلین میں سے ہیں۔

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ ذَاتَ مَحْرَمٍ مِنْهُ فَدَخَلَ بِهَا قَالَ لَاحَدَّ عَلَيْهِ۔

حضرت ابونعیم فرماتے ہیں میں نے حضرت سفیان سے سنا وہ اس شخص کے بارے میں جو کسی ذومحرم سے نکاح کرتا اور پھر اس سے جماع کرتا ہے، فرماتے تھے کہ اس پر حد نہیں ہے۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَى الَّذِيْنَ احْتَجُّوْا عَلَيْهِمَا بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ فِيْ تِلْكَ الْاٰثَارِ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلَهُ بِالْقَتْلِ وَلَيْسَ فِيْهَا ذِكْرُ الرَّجْمِ وَلَاذِكْرُ اِقَامَةِ الْحَدِّ۔

مخالفین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ ان روایات کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کا حکم دیا لیکن اس میں رجم کا ذکر نہیں نہ ہی حد کا ذکر ہے!

وَقَدْ اَجْمَعُوْا جَمِيْعًا اَنَّ فَاعِلَ ذٰلِكَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ قَتْلٌ اِنَّمَا يَجِبُ فِيْ قَوْلِ مَنْ يُوْجِبُ الْحَدَّ عَلَيْهِ الرَّجْمُ اِنْ كَانَ مُحْصِنًا۔

اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ ایسی حرکت کرنے والے کو قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ جو لوگ اس پر حد لازم کرتے ہیں ان کے نزدیک اگر وہ شادی شدہ ہے تو رجم ہوگا۔

فَلَمَّا لَمْ يَاْمُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّسُوْلَ بِالرَّجْمِ وَاِنَّمَا اَمَرَهُ بِالْقَتْلِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ ذٰلِكَ الْقَتْلَ لَيْسَ بِحَدِّ الزِّنَاءِ وَلٰكِنَّهُ لِمَعْنًى خِلَافِ ذٰلِكَ

تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کا حکم نہیں دیا بلکہ قتل کا حکم فرمایا تو اس سے ثابت ہوگیا کہ یہ قتل حدِ زنا نہیں بلکہ یہ اس کے خلاف مفہوم کے لیے ہے وہ یہ کہ نکاح کرنے والے نے اسے حلال سمجھ کر کیا جیسا کہ وہ دورِ جاہلیت میں کرتے تھے اس طرح وہ مرتد ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو مرتد کے ساتھ کیا جاتا ہے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرت سفیان ثوری رحمہما اللہ اس نکاح کرنے والے کے بارے میں اسی طرح فرماتے تھے کہ اگر وہ اسے حلال سمجھ کر کرتا ہے تو اسے قتل کیا جائے۔ تو جب اس حدیث میں ایسی بات نہیں ہے جو حضرت امام اعظم اور حضرت سفیان ثوری رحمہما اللہ کی بات کی نفی کرتی ہو تو ان کے خلاف کوئی دلیل نہ ہوگی کیونکہ محض تاویل سے ان کا مخالف ان سے اولیٰ نہیں ہو سکتا۔

وَهُوَ اَنَّ ذٰلِكَ الْمُتَزَوِّجَ فَعَلَ مَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى الْاِسْتِحْلَالِ كَمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَصَارَ بِذٰلِكَ مُرْتَدًّا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّفْعَلَ بِهٖ مَا يُفْعَلُ بِالْمُرْتَدِّ وَهٰكَذَا كَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَسُفْيَانُ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ يَقُوْلَانِ فِيْ هٰذَا الْمُتَزَوِّجِ اِذَا كَانَ اَتٰى فِيْ ذٰلِكَ عَلَى الْاِسْتِحْلَالِ اَنَّهٗ يُقْتَلُ فَاِذَا كَانَ لَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَنْفِيْ مَا يَقُوْلُ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ حُجَّةٌ عَلَيْهِمَا لِاَنَّ مُخَالِفَهُمَا لَيْسَ بِالتَّاوِيْلِ اَوْلٰى مِنْهُمَا۔

وَفِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

حدیث میں یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَدَ لِأَبِي بُرْدَةَ الرَّايَةَ وَلَمْ تَكُنِ الرَّايَاتُ تُعْقَدُ إِلَّا لِمَنْ أُمِرَ بِالْمُحَارَبَةِ وَالْمَبْعُوثُ عَلَى إِقَامَةِ حَدِّ الزِّنَاءِ غَيْرُ مَأْمُورٍ بِالْمُحَارَبَةِ.

نے اس شخص کو ایسے آدمی کی طرف بھیجا جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا تھا لیکن حدیث میں یہ بات نہیں ہے کہ اس نے اس سے جماع بھی کیا تو جب اس کے نکاح کرنے کی وجہ سے ہی اسے سزا دینا مقصود تھی یعنی قتل کرنا۔

وَفِي الْحَدِيثِ أَيْضًا أَنَّهُ بَعَثَهُ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ وَلَيْسَ فِيهِ أَنَّهُ دَخَلَ بِهَا فَإِذَا كَانَتْ هٰذِهِ الْعُقُوبَةُ وَهِيَ الْقَتْلُ مَقْصُودًا بِهَا إِلَى الْمُتَزَوِّجِ لِتَزَوُّجِهِ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهَا عُقُوبَةٌ وَجَبَتْ بِنَفْسِ الْعَقْدِ لَا بِالدُّخُولِ وَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ إِلَّا وَالْعَاقِدُ مُسْتَحِلٌّ لِذٰلِكَ.

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ سزا صرف عقد سے واجب ہوتی دخول کی وجہ سے نہیں اور یہ صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب عقد کرنے والا اسے حلال سمجھتا ہو۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَهُوَ عِنْدَنَا عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجَ وَدَخَلَ بِهَا.

اگر کوئی کہے کہ ہمارے نزدیک یہ سزا اس لیے تھی کہ اس نے نکاح کیا اور جماع بھی کیا۔

قِيلَ لَهُ وَهُوَ عِنْدَ مُخَالِفِكَ عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجَ وَاسْتَحَلَّ.

تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ تمہارے مخالف کے نزدیک یہ اس لیے تھی کہ اس نے حلال سمجھ کر نکاح کیا۔

فَإِنْ قَالَ لَيْسَ لِلِاسْتِحْلَالِ ذِكْرٌ فِي الْحَدِيثِ.

اگر وہ کہے کہ حدیث میں حلال سمجھنے کا ذکر نہیں ہے۔

قِيلَ لَهُ وَلَا لِلدُّخُولِ ذِكْرٌ فِي الْحَدِيثِ فَإِنْ جَازَ أَنْ تَحْمِلَ مَعْنَى الْحَدِيثِ عَلَى دُخُولٍ غَيْرِ مَذْكُورٍ فِي الْحَدِيثِ جَازَ لِخَصْمِكَ أَنْ يَحْمِلَهُ عَلَى الِاسْتِحْلَالِ غَيْرِ مَذْكُورٍ فِي الْحَدِيثِ.

تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ حدیث میں جماع کا ذکر بھی نہیں تو اگر یہ بات جائز ہے کہ حدیث میں ذکر نہ ہونے کے باوجود اسے جماع پر محمول کیا جائے تو تمہارے مخالف کے نزدیک حدیث میں مذکور نہ ہونے کے باوجود اسے حلال سمجھنے پر محمول کرنا جائز ہوگا۔

وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ حَرْفٌ زَائِدٌ عَلَى مَا فِي الْآثَارِ الْأَوَّلِ.

اس سلسلے میں پہلی روایات سے کچھ زائد بھی مروی ہے۔

٦٢٣ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيَ خَالَهُ وَمَعَهُ رَايَةٌ فَقُلْتُ لَهُ إِلَى أَيْنَ تَذْهَبُ فَقَالَ

حضرت یزید بن براء رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے ماموں سے ملے ان کے پاس جھنڈا تھا فرماتے ہیں میں نے پوچھا آپ کہاں جا رہے ہیں انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص

marfat.com

بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ نَكَحَ اِمْرَاَةَ اَبِيْهِ اَنْ اَقْتُلَهٗ وَ اٰخُذَ مَالَهٗ۔

کو قتل کرنے اور اس کا مال لینے کے لیے بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا ہے۔

۶۲۴۔ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنِ الْبَرَآءِ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ وَفَهْدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَرْدِ قَالُوْا حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مَنَازِلَ الْكُوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ كَرِيْمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَدَّ مُعَاوِيَةَ اِلٰى رَجُلٍ عَرَّسَ بِامْرَاَةِ اَبِيْهِ اَنْ يَّضْرِبَ عُنُقَهٗ وَ يُخَمِّسَ مَالَهٗ۔

اس قسم کی روایت حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر صحابہ کرام سے بھی مروی ہے حضرت معاویہ بن قرۃ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ (مذکور) کے دادا کو ایسے شخص کے پاس بھیجا جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا تھا تاکہ ان کی گردن مار دیں اور اس کے مال کا پانچواں حصہ لے آئیں۔

فَلَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ بِاَخْذِ مَالِ الْمُتَزَوِّجِ وَتَخْمِيْسِهٖ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْمُتَزَوِّجَ كَانَ بِتَزَوُّجِهٖ مُرْتَدًّا مُحَارِبًا فَوَجَبَ اَنْ يُّقْتَلَ لِرِدَّتِهٖ وَكَانَ مَالُهٗ كَمَالِ الْحَرْبِيِّيْنَ لِاَنَّ الْمُرْتَدَّ الَّذِيْ لَمْ يُحَارِبْ كُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ فِيْ اَخْذِ مَالِهٖ عَلٰى خِلَافِ التَّخْمِيْسِ فَقَالَ قَوْمٌ وَهُمْ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَصْحَابُهٗ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ بِقَوْلِهِمْ مَالُهٗ لِوَرَثَتِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَالَ مُخَالِفُهُمْ مَالُهٗ كُلُّهٗ فَيْءٌ وَلَا تَخْمِيْسَ فِيْهِ لِاَنَّهٗ لَمْ يُوْجَفْ عَلَيْهِ خَيْلٌ وَّلَا رِكَابٌ۔

تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو حدیثوں میں اس نکاح کرنے والے کا مال لینے اور اس کا پانچواں حصہ وصول کرنے کا حکم دیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ وہ نکاح کرنے والا اس نکاح کی وجہ سے مرتد محارب ہو گیا تو مرتد ہونے کی وجہ سے اس کا قتل واجب ہوا اور اس کا مال حربیوں کے مال کی طرح ہوا کیونکہ مرتد غیر محارب کے بارے میں سب کا اتفاق ہے کہ اس کا مال پانچویں حصے کے خلاف لیا جائے گا حضرت امام ابوحنیفہ اور آپ کے اصحاب اور جو ان کے موقف کے قائل ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اس کا مال اس کے مسلمان ورثاء کیلئے ہوگا جبکہ ان کے مخالفین کہتے ہیں کہ اس کا تمام مال فیء ہوگا اس میں پانچواں حصہ نہ ہوگا کیونکہ اس پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے گئے۔

فَفِيْ تَخْمِيْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَالَ الْمُتَزَوِّجِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ قَدْ كَانَتْ مِنْهُ الرِّدَّةُ وَالْمُحَارَبَةُ جَمِيْعًا فَانْتَفٰى بِمَا ذَكَرْنَا اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَسُفْيَانَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ

اس نکاح کرنے والے کے مال سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچواں حصہ لینا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ مرتد بھی تھا اور محارب بھی، تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے اس بات کی نفی ہو گئی کہ اس حدیث میں حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت سفیان ثوری رحمہما اللہ کے

الْحَدِيثِ حُجَّةٌ.

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَأَيْنَا ذٰلِكَ النِّكَاحَ نِكَاحًا لَا يَثْبُتُ فَكَانَ يَنْبَغِي إِذَا لَمْ يَثْبُتْ أَنْ يَكُونَ فِي حُكْمِ مَا لَمْ يَنْعَقِدْ فَيَكُونُ الْوَاطِئُ عَلَيْهِ كَالْوَاطِئِ لَا عَلَى نِكَاحٍ فَيُحَدُّ.

قِيلَ لَهُ إِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَلِمَ كَانَ فِي سُؤَالِكَ إِيَّانَا مَا ذَكَرْتَ ذِكْرُ التَّزْوِيجِ كَانَ يَنْبَغِي أَنْ تَقُولَ رَجُلٌ زَنَى بِذَاتِ مَحْرَمٍ مِنْهُ فَإِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ كَانَ جَوَابُنَا لَكَ أَنْ نَقُولَ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَإِنْ أَطْلَقْتَ اسْمَ التَّزَوُّجِ وَسَمَّيْتَ بِذٰلِكَ النِّكَاحَ نِكَاحًا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ ثَابِتًا فَلَا حَدَّ عَلَى وَاطِئٍ عَلَى نِكَاحٍ جَائِزٍ وَلَا فَاسِدٍ.

۶۲۵- وَقَدْ رَأَيْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَضَى فِي الْمُتَزَوِّجِ فِي الْعِدَّةِ الَّتِي لَا يَثْبُتُ فِيهَا نِكَاحُ الْوَاطِئِ عَلَى ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلَى خِلَافِ مَذْهَبِكَ.

۶۲۶- وَذٰلِكَ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ طُلَيْحَةَ نَكَحَتْ فِي عِدَّتِهَا فَأُتِيَ بِهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَضَرَبَهَا بِالْمِخْفَقَةِ وَضَرَبَ زَوْجَهَا وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ فِي عِدَّتِهَا فُرِّقَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا الَّذِي نَكَحَتْ ثُمَّ اعْتَدَّتْ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنَ الْأَوَّلِ ثُمَّ اعْتَدَّتْ مِنَ الْآخَرِ إِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا الْآخَرُ ثُمَّ لَمْ يَنْكِحْهَا أَبَدًا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا اعْتَدَّتْ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنَ الْأَوَّلِ ثُمَّ كَانَ خَاطِبًا مِنَ الْخُطَّابِ.

۶۲۷- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

خلاف دلیل ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں یہ نکاح ثابت نہیں ہوتا تو چاہیے کہ ثابت نہ ہونے کی وجہ سے اس نکاح کے حکم میں ہو جو منعقد ہی نہیں ہوتا لہذا اس صورت میں وطی کرنے والا ایسا ہوگا جو نکاح کے بغیر وطی کرتا ہے پس اسے حد لگائی جائے۔

تو تمہارے سوال میں تزویج کا ذکر کیوں آیا اس طرح کہنا چاہیے تھا کہ کسی شخص نے ذو محرم سے زنا کیا، اگر تم یہ بات کہتے تو ہم تمہیں یوں جواب دیتے کہ اس پر حد ہوگی اور اگر تم اس پر لفظ نکاح کا اطلاق کرو گے اور اسے نکاح قرار دو گے تو اگرچہ وہ ثابت نہ ہو نکاح کرنے والے پر حد نہیں ہوتی چاہے نکاح جائز ہو یا فاسد۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت عمرو بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عدت کے دوران جس میں وطی کرنے والے کا نکاح ثابت نہیں ہوتا نکاح کرنے والے کے خلاف ایسا فیصلہ دیا جو تمہارے مذہب کے خلاف ہے۔

حضرت سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت طلیحہ نے عدت کے دوران نکاح کیا تو اسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا آپ نے اسے چند ہلکے دُرّے لگائے اس کے خاوند کو مارا اور ان کے درمیان تفریق کردی اور فرمایا جو عورت عدت کے دوران نکاح کرے تو اس کے اور اس خاوند کے درمیان جس نے اس سے نکاح کیا، تفریق کردی جائے پھر وہ پہلے خاوند سے باقی عدت گزارے اس کے بعد دوسرے خاوند سے عدت گزارے اگر اس (دوسرے) نے جماع کیا ہو۔ پھر اس سے کبھی بھی نکاح نہ کرے اور اگر اس (دوسرے خاوند) نے جماع نہیں کیا تو پہلے کی عدت مکمل کرلے اور دوسرا پیغام نکاح دینے والوں میں سے ایک ہوگا۔

حضرت یونس نے حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس

فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۶۲۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ ابْنُ أَبِي عُبَيْدِ اللهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً فِي عِدَّتِهَا فَرُفِعَ إِلَى عُمَرَ فَضَرَبَهَا دُونَ الْحَدِّ وَجَعَلَ لَهَا الصَّدَاقَ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ لَا يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا قَالَ وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنْ تَابَا وَأَصْلَحَا جَعَلْتُهُمَا مَعَ الْخُطَّابِ۔

کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے کسی عورت سے اس کی عدت کے دوران نکاح کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک یہ مسئلہ پہنچا تو آپ نے اسے حد سے کم ماری عورت کو مہر کی مستحق قرار دیا دونوں کے درمیان تفریق کر دی اور فرمایا یہ دونوں کبھی بھی اکٹھے نہ ہوں۔ راوی فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر وہ توبہ کر کے اپنی اصلاح کریں تو میں انہیں دیگر منگنی کا پیغام دینے والوں کے ساتھ ملاتا ہوں (یعنی ر۔ ایک دوسرے کو پیغام نکاح دے سکتے ہیں)

أَفَلَا تَرَى أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدْ ضَرَبَ الْمَرْأَةَ وَالزَّوْجَ الْمُتَزَوِّجَ فِي الْعِدَّةِ بِالْمِخْفَقَةِ فَاسْتَحَالَ أَنْ يَضْرِبَهُمَا وَهُمَا جَاهِلَانِ بِتَحْرِيمِ مَا فَعَلَا لِأَنَّهُ كَانَ أَعْرَفَ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَنْ يُعَاقِبَ مَنْ لَمْ تَقُمْ عَلَيْهِ الْحُجَّةُ فَلَمَّا ضَرَبَهُمَا دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْحُجَّةَ قَدْ كَانَتْ قَامَتْ عَلَيْهِمَا بِالتَّحْرِيمِ قَبْلَ أَنْ يَفْعَلَا ثُمَّ هُوَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمْ يُقِمْ عَلَيْهِمَا الْحَدَّ وَقَدْ حَضَرَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَابَعُوهُ عَلَى ذٰلِكَ وَلَمْ يُخَالِفُوهُ فِيهِ فَهٰذَا دَلِيلٌ صَحِيحٌ أَنَّ عَقْدَ النِّكَاحِ إِذَا كَانَ وَإِنْ كَانَ لَا يُثْبِتُ وَجَبَ لَهُ حُكْمُ النِّكَاحِ فِي وُجُوبِ الْمَهْرِ بِالدُّخُولِ الَّذِي يَكُونُ بَعْدَهُ وَفِي الْعِدَّةِ مِنْهُ وَفِي ثُبُوتِ النَّسَبِ وَمَا كَانَ يُوجِبُ مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ فَمُسْتَحِيلٌ أَنْ يَجِبَ فِيهِ حَدٌّ لِأَنَّ الَّذِي يُوجِبُ الْحَدَّ هُوَ الزِّنَاءُ لَا يُوجِبُ ثُبُوتَ نَسَبٍ وَلَا مَهْرٍ وَلَا عِدَّةٍ۔

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو اور جس شخص نے اس کی عدت کے دوران نکاح کیا ہلکے دُرے لگائے تو یہ بات محال ہے کہ آپ ان کو اس صورت میں دُرے لگائیں جب وہ اس فعل کے حرام ہونے سے لاعلم ہوں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ پہچان رکھتے تھے اور اس بات سے ڈرتے تھے کہ کسی کو دلیل قائم ہونے کے بغیر سزا دیں۔ تو جب آپ نے ان کو سزا دی تو معلوم ہوا کہ اس فعل سے پہلے ان دونوں پر حرمت کی دلیل قائم ہو چکی تھی پھر آپ نے ان پر حد قائم نہیں فرمائی اور اس وقت صحابہ کرام بھی موجود تھے انہوں نے بھی آپ کی اتباع کی اور مخالفت نہیں فرمائی تو یہ صحیح دلیل ہے کہ عقد نکاح پائے جانے کے بعد چاہے وہ ثابت نہ بھی ہو اس کے لیے نکاح کا حکم ہی ہوگا یعنی نکاح کے بعد جماع کی صورت میں مہر واجب ہوگا عدت واجب ہوگی اور نسب ثابت ہوگا تو جس عمل سے یہ مذکورہ چیزیں ثابت ہو رہی ہیں اس میں حد کا واجب ہونا محال ہے کیونکہ حد تو زنا سے واجب ہوتی ہے اور اس سے نسب، مہر اور عدت ثابت نہیں ہوتی۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّ هٰذَا الَّذِي

اگر کوئی شخص کہے کہ جو کچھ تم نے ذو محرم سے

ذَكَرْتَ مِنْ وَطْءِ ذَاتِ الْمَحْرَمِ مِنْهُ عَلَى النِّكَاحِ الَّذِي وَصَفْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ زِنَاءً فَهُوَ أَغْلَظُ مِنَ الزِّنَاءِ فَأَحْرَى أَنْ يَجِبَ فِيهِ مَا يَجِبُ فِي الزِّنَاءِ۔

نکاح کے سلسلے میں ذکر کیا تو اگرچہ یہ زنا نہیں لیکن زنا سے زیادہ برا ہے تو زیادہ مناسب ہے کہ جو کچھ زنا کی صورت میں واجب ہوتا ہے اس میں بھی وہی واجب ہو۔

قِيلَ لَهُ قَدْ أَخْرَجْتَهُ بِقَوْلِكَ هَذَا مِنْ أَنْ يَكُونَ زِنَاءً وَزَعَمْتَ أَنَّهُ أَغْلَظُ مِنَ الزِّنَاءِ وَلَيْسَ مَا كَانَ مِثْلَ الزِّنَاءِ أَوْ مَا كَانَ أَعْظَمَ مِنَ الزِّنَاءِ مِنَ الْأَشْيَاءِ الْمُحَرَّمَةِ يَجِبُ فِي انْتِهَاكِهَا مِنَ الْعُقُوبَاتِ مَا يَجِبُ فِي الزِّنَاءِ لِأَنَّ الْعُقُوبَاتِ إِنَّمَا تُؤْخَذُ مِنْ جِهَةِ التَّوْقِيفِ لَا مِنْ جِهَةِ الْقِيَاسِ۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ تم نے اپنے قول سے اسے زنا سے نکال دیا اور تمہارے خیال میں یہ زنا سے زیادہ برا ہے لیکن وہ حرام امور جن کی خلاف ورزی پر سزا دی جاتی ہے ان میں سے کوئی عمل زنا کی شل ہو یا اس سے بڑا، اس کی وہ سزا نہیں جو زنا کی ہے کیونکہ سزائیں توقیفی ہوتی ہیں (جو کچھ شریعت سے معلوم ہوا) قیاس سے ثابت نہیں ہوتیں۔

أَلَا تَرَى أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ كَمَا حَرَّمَ الْخَمْرَ وَقَدْ جَعَلَ عَلَى شَارِبِ الْخَمْرِ حَدًّا لَمْ يَجْعَلْ مِثْلَهُ عَلَى آكِلِ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَلَا عَلَى آكِلِ لَحْمِ الْمَيْتَةِ وَإِنْ كَانَ تَحْرِيمُ مَا أَتَى بِهِ كَتَحْرِيمِ مَا أَتَى ذَلِكَ وَكَذَلِكَ قَذْفُ الْمُحْصَنَةِ جَعَلَ اللهُ تَعَالَى فِيهِ جَلْدَ ثَمَانِينَ وَسُقُوطَ شَهَادَةِ الْقَاذِفِ وَإِلْزَامَ اسْمِ الْفِسْقِ وَلَمْ يَجْعَلْ ذَلِكَ فِيمَنْ رَمَى رَجُلًا بِالْكُفْرِ وَالْكُفْرُ فِي نَفْسِهِ أَعْظَمُ وَأَغْلَظُ مِنَ الْقَذْفِ فَكَانَتِ الْعُقُوبَاتُ قَدْ جُعِلَتْ فِي أَشْيَاءَ خَاصَّةٍ وَلَمْ يُجْعَلْ فِي أَمْثَالِهَا وَلَا فِي أَشْيَاءَ هِيَ أَعْظَمُ مِنْهَا وَأَغْلَظُ فَكَذَلِكَ مَا جَعَلَ اللهُ تَعَالَى مِنَ الْحَدِّ فِي الزِّنَاءِ لَا يَجِبُ بِهِ أَنْ يَكُونَ وَاجِبًا فِيمَا هُوَ أَغْلَظُ مِنَ الزِّنَاءِ فَهَذَا الَّذِي ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْبَابِ هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَسُفْيَانَ رَحِمَهُمَا اللهُ تَعَالَى۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے مردار، خون اور خنزیر کے گوشت کو اسی طرح حرام قرار دیا جس طرح شراب کو حرام قرار دیا اور شراب نوشی کرنے والے پر وہ حد مقرر فرمائی جو خنزیر کا گوشت کھانے والے پر نہیں اور نہ ہی مردار کھانے والے کے لیے وہ سزا ہے اگرچہ اس عمل کی حرمت بھی اس کی حرمت کی طرح ہے اسی طرح کسی پاکدامن پر زنا کے الزام کی سزا اللہ تعالیٰ نے اسّی کوڑے مقرر فرمائے، اس کی شہادت غیر مقبول ٹھہرائی اور اس کا نام فاسق رکھا جبکہ کسی کو کافر کہنے والے کی یہ سزا نہیں حالانکہ ذاتی طور پر کفر، قذف (الزام تراشی) سے بڑا گناہ ہے اور زیادہ برا ہے تو بعض امور میں خاص سزائیں رکھی گئیں جو ان جیسے دوسرے امور میں نہیں اور نہ ہی ان سے بڑے اور زیادہ برے گناہوں میں ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ نے زنا کے سلسلے میں جو حد مقرر فرمائی ہے وہ زنا سے زیادہ برے عمل میں واجب نہ ہوگی یہ جو کچھ ہم نے اس باب میں ذکر کیا یہی قیاس ہے اور یہی حضرت امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری رحمہما اللہ کا مسلک ہے۔

marfat.com

بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ ۲۰۷

شراب نوشی کی سزا

۶۲۹ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنِ الدَّانَاجِ عَنْ حُضَیْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِیِّ اَبِیْ سَاسَانَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ جَلَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْخَمْرِ اَرْبَعِیْنَ وَاَبُوْبَکْرٍ اَرْبَعِیْنَ وَکَمَّلَهَا عُمَرُ ثَمَانِیْنَ وَکُلٌّ سُنَّةٌ ۔

۶۳۰ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الدَّانَاجِ قَالَ ثَنَا حُضَیْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِیِّ قَالَ شَهِدْتُّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَقَدْ اُتِیَ بِالْوَلِیْدِ بْنِ عُقْبَةَ وَقَدْ صَلّٰی بِاَهْلِ کُوْفَةَ الصُّبْحَ اَرْبَعًا وَقَالَ اَزِیْدُکُمْ قَالَ فَشَهِدَ عَلَیْهِ حُمْرَانُ وَرَجُلٌ اٰخَرُ قَالَ فَشَهِدَ اَحَدُهُمَا اَنَّهٗ رَاٰهُ یَشْرَبُهَا وَشَهِدَ الْاٰخَرُ اَنَّهٗ رَاٰهُ یَقِیْئُهَا قَالَ فَقَالَ عُثْمَانُ اِنَّهٗ لَمْ یَقِئْهَا حَتّٰی شَرِبَهَا فَقَالَ عُثْمَانُ لِعَلِیٍّ اَقِمْ عَلَیْهِ الْحَدَّ فَقَالَ عَلِیٌّ لِابْنِهِ الْحَسَنِ اَقِمْ عَلَیْهِ الْحَدَّ قَالَ فَقَالَ الْحَسَنُ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے شراب نوشی پر چالیس کوڑے مارے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں مکمل کرتے ہوئے اسّی کوڑے مارے اور یہ سب سنّت ہے۔

حضرت حضین بن منذر رقاشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت ولید بن عقبہ کو لایا گیا تھا انہوں نے اہل کوفہ کو صبح کی نماز چار رکعات پڑھائیں اور کہا کہ میں تمہارے لیے زیادہ کرتا ہوں راوی فرماتے ہیں ان کے خلاف حمران اور ایک دوسرے شخص نے گواہی دی فرماتے ہیں ایک نے گواہی دی کہ اس نے انہیں شراب پیتے ہوئے دیکھا ہے دوسرے نے گواہی دی کہ اس نے قے کرتے ہوئے دیکھا ہے فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شراب پینے کے بغیر تو قے نہیں کی ہوگی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس پر حد قائم کریں، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس پر حد قائم کیجئے، حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اس کی مشقت اس کے سپرد کیجئے جو اس کی راحت حاصل کر رہا ہے (مطلب یہ ہے کہ چونکہ خلافت کا منصب بنوامیہ کے پاس ہے لہٰذا حد

وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا قَالَ فَقَالَ عَلِيٌّ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَأَخَذَ السَّوْطَ فَجَعَلَ يَجْلِدُهُ وَعَلِيٌّ يَعُدُّ حَتَّى بَلَغَ أَرْبَعِينَ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَمْسِكْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَدَ أَرْبَعِينَ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ وَهٰذَا أَحَبُّ إِلَيَّ۔

وہ ہی نافذ کریں ے) پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس پر حد قائم کیجئے، انہوں نے کوڑا لیا اور مارنے لگے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ گنتے جاتے تھے حتیٰ کہ چالیس تک پہنچے پھر فرمایا رک جاؤ اس کے بعد فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے لگائے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے مارے اور یہ دونوں طریقے سنت ہیں اور یہی بات مجھے پسند ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْحَدَّ الَّذِي يَجِبُ عَلَى شَارِبِ الْخَمْرِ هٰذَا أَرْبَعُونَ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ وَادَّعَوْا فَسَادَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَأَنْكَرُوا أَنْ يَكُونَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ وَيَدْفَعُهُ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ شراب پینے والے کی حد یہ چالیس کوڑے ہیں انہوں نے اس سلسلے میں ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان سے اختلاف کیا ہے وہ اس حدیث کے فاسد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں نیز وہ اس بات کا بھی انکار کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں کچھ فرمایا ہے کیونکہ ان سے وہ بات مروی ہے جو اس کے خلاف ہے اور اس کا رد کرتی ہے۔

٦٢٣- وَهُوَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ ابْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدْنَاهُ فَمَاتَ وَدَيْنَاهُ لِأَنَّهُ شَيْءٌ صَنَعْنَاهُ۔

حضرت عمیر بن سعید نخعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جو شخص شراب پیئے پھر ہم اسے کوڑے ماریں اور وہ مر جائے تو ہم اس کی دیت ادا کریں گے کیونکہ یہ عمل ہم نے کیا ہے۔

٦٢٤- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا حَدَدْتُ أَحَدًا حَدًّا فَمَاتَ فَوَجَدْتُ فِي نَفْسِي شَيْئًا إِلَّا الْخَمْرَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّ فِيهَا شَيْئًا۔

فَهٰذَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُخْبِرُ

حضرت عمیر بن سعید رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے کسی شخص کو حد نہیں ماری جس سے وہ مر گیا تو میں اپنے دل میں کچھ (غم) محسوس کروں سوائے شراب کے، کیونکہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی طریقہ مقرر نہیں (سنت نہیں)

تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ

ے ایک روایت میں ہے کہ اس بات پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسن [illegible]

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ سَنَّ فِيْ شُرْبِ الْخَمْرِ حَدًّا۔

ثُمَّ الرِّوَايَةُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ شَارِبِ الْخَمْرِ نَعَلَى خِلَافِ مَا فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ أَيْضًا مِنْ إِخْتِيَارِهِ الْأَرْبَعِيْنَ عَلَى الثَّمَانِيْنَ۔

۶۳۳۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِيْ مَرْوَانَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أُتِيَ عَلِيٌّ بِالنَّجَاشِيِّ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِيْ رَمَضَانَ فَضَرَبَهُ ثَمَانِيْنَ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ إِلَى السِّجْنِ ثُمَّ أَخْرَجَهُ مِنَ الْغَدِ فَضَرَبَهُ عِشْرِيْنَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا جَلَدْتُكَ هٰذِهِ الْعِشْرِيْنَ لِإِفْطَارِكَ فِيْ رَمَضَانَ وَجُرْأَتِكَ عَلَى اللّٰهِ۔

۶۳۴۔ **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا شَرِبَ الْخَمْرَ فِيْ رَمَضَانَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۶۳۵۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كَلْبٍ يُقَالُ لَهُ وَبَرَةُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ كَانَ يَجْلِدُ فِي الشَّرَابِ أَرْبَعِيْنَ وَكَانَ عُمَرُ يَجْلِدُ فِيْهَا أَرْبَعِيْنَ قَالَ فَبَعَثَنِيْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ خَالِدًا بَعَثَنِيْ إِلَيْكَ قَالَ فِيْمَ قُلْتُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ تَحَاقَرُوا الْعُقُوْبَةَ

شراب نوشی کی حد کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی طریقہ جاری نہیں فرمایا۔

پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے شراب پینے والے کے سلسلے میں اس پہلی حدیث کے خلاف روایت منقول ہے جس (پہلی حدیث) میں آپ نے اسّی کوڑوں پر چالیس کو ترجیح دی تھی۔

حضرت عطاء بن ابی مروان، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بوڑھا لایا گیا جس نے رمضان المبارک کے مہینے میں شراب پی تھی آپ نے اسے اسّی کوڑے لگائے پھر اسے قید خانے میں ڈالنے کا حکم دیا دوسرے دن اسے نکالا تو بیس کوڑے لگائے پھر فرمایا میں نے تمہیں یہ بیس کوڑے اس لیے لگائے ہیں کہ تم نے رمضان المبارک میں روزہ توڑا اور اللہ تعالیٰ پر جرأت کی۔

حضرت ابو مصعب اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رمضان المبارک کے مہینے میں شراب پی، اس کے بعد انہوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل روایت کیا۔

حضرت ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ حمید بن عبدالرحمٰن ابن عوف نے ان سے بیان کیا کہ کلب قبیلے کا ایک شخص جسے وبرہ کہا جاتا تھا اس نے ان کو بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ شراب نوشی پر چالیس کوڑے مارتے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی چالیس کوڑے مارتے تھے وہ فرماتے ہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا میں نے حاضر ہو کر عرض کیا اے امیرالمومنین! حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے انہوں نے پوچھا "کس سلسلے میں؟" میں نے عرض کیا لوگ سزا سے ڈرتے ہیں اور شراب نوشی میں مبتلا ہو گئے ہیں آپ کی اس سلسلے میں کیا رائے ہے؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارد گرد والوں سے پوچھا تمہاری کیا رائے

وَانْهَمَكُوْا فِى الْخَمْرِ فَمَا تَرٰى فِىْ ذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ لِمَنْ حَوْلَهٗ مَا تَرَوْنَ فَقَالَ عَلِىُّ ابْنُ اَبِىْ طَالِبٍ نَرٰى يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً فَقَبِلَ ذٰلِكَ عُمَرُ فَكَانَ خَالِدٌ اَوَّلَ مَنْ جَلَدَ ثَمَانِيْنَ ثُمَّ جَلَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَاسًا بَعْدَهٗ۔

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدِنِ اللَّيْثِىِّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاَتَيْتُ عُمَرَ فَوَجَدْتُّ عِنْدَهٗ عَلِيًّا وَّطَلْحَةَ وَزُبَيْرًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَهُمْ مُتَّكِئُوْنَ فِى الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ مِثْلَ مَا فِىْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ غَيْرَ اَنَّهٗ زَادَ فِىْ كَلَامِ عَلِىٍّ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا سَكِرَ هَذٰى وَاِذَا هَذٰى اِفْتَرٰى وَعَلَى الْمُفْتَرِىْ ثَمَانُوْنَ وَتَابَعَهٗ اَصْحَابُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

اَفَلَا تَرٰى اَنَّ عَلِيًّا رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَمَّا سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ ضَرَبَ اَمْثَالَ الْحُدُوْدِ كَيْفَ هِىَ ثُمَّ اسْتَخْرَجَ مِنْهَا حَدًّا بِرَاْيِهٖ فَجَعَلَهٗ كَحَدِّ الْمُفْتَرِىْ وَلَوْ كَانَ عِنْدَهٗ فِىْ ذٰلِكَ شَىْءٌ مُّوَقَّتٌ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَغْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ وَلَوْ كَانَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَىْءٌ اِذًا لَاَنْكَرُوْا عَلَيْهِ اَخْذَ ذٰلِكَ مِنْ جِهَةِ الْاِسْتِنْبَاطِ وَضَرْبِ الْاَمْثَالِ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا مِنْهُ وَمِنْهُمْ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَىْءٌ فَكَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ يُّقْبَلَ بَعْدَ هٰذَا عَنْ عَلِىٍّ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا يُخَالِفُ هٰذَا۔

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

ہے؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے امیر المومنین! ہمارے خیال میں اَسّی کوڑے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے قبول فرمایا تو سب سے پہلے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اَسّی کوڑے لگائے پھر اس کے بعد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو کوڑے لگائے۔

حضرت روح بن عبادہ نے حضرت اسامہ بن زید لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا (کہ راوی فرماتے ہیں) پھر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہاں حضرت علی المرتضیٰ، حضرت طلحہ، اور حضرت زبیر اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم کو پایا اور وہ سب مسجد میں تکیہ لگائے بیٹھے تھے، پھر انہوں نے اسکی مثل ذکر کیا جو حضرت یونس کی روایت (حدیث) میں مذکور ہے البتہ انہوں نے حضرت علی المرتضیٰؓ کے کلام میں یہ اضافہ کیا کہ جب کسی کو نشہ آتا ہے تو وہ بیہودہ بکتا ہے اور جب بیہودہ بکتا ہے تو جھوٹ بکتا ہے اور جو کسی پر جھوٹ بولتا ہے (الزام لگاتا ہے) اسکی سزا اسی کوڑے ہے ان کے شاگردوں نے

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس سلسلے میں پوچھا گیا تو انہوں نے حدود کی مثالیں دیں کہ وہ کیسے ہیں پھر انہوں نے اپنی رائے سے (اس) حد کا حکم نکالا اور اسے جھوٹا الزام لگانے والے کی سزا کی طرح قرار دیا اور اگر ان کے پاس سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کوئی مقرر سزا ہوتی ہے تو ان کو اس (رائے) کی ضرورت نہ ہوتی اور اگر ان کے شاگردوں کے پاس اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی بات ہوتی تو وہ ان کے اجتہاد اور دیگر حدود کی روشنی میں اس سزا کے تقرر کے سلسلے میں ان کا رد کرتے تو جو کچھ ہم نے ان سے اور ان کے شاگردوں سے نقل کیا ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے پاس اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی بات نہ تھی تو کیسے جائز ہوگا کہ اس کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف کوئی بات قبول کی جائے۔

حضرت ابو عبد الرحمٰن سلمی، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

سَعِيْدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شَرِبَ نَفَرٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ الْخَمْرَ وَعَلَيْهِمْ يَوْمَئِذٍ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَقَالُوْا هِيَ حَلَالٌ وَّتَاَوَّلُوْا لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا الْاٰيَةَ فَكَتَبَ فِيْهِمْ اِلٰى عُمَرَ فَكَتَبَ عُمَرُ اَنِ ابْعَثْ بِهِمْ اِلَيَّ قَبْلَ اَنْ يُّفْسِدُوْا مَنْ قِبَلَكَ فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى عُمَرَ اِسْتَشَارَ فِيْهِمُ النَّاسَ فَقَالُوْا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ نَرٰى اَنَّهُمْ قَدْ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وَشَرَعُوْا فِيْ دِيْنِهِمْ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ فَاضْرِبْ اَعْنَاقَهُمْ وَعَلِيٌّ سَاكِتٌ فَقَالَ مَا تَقُوْلُ يَا اَبَا الْحَسَنِ قَالَ اَرٰى اَنْ تَسْتَتِيْبَهُمْ فَاِنْ تَابُوْا ضَرَبْتَهُمْ ثَمَانِيْنَ ثَمَانِيْنَ لِشُرْبِهِمُ الْخَمْرَ وَاِنْ لَّمْ يَتُوْبُوْا ضَرَبْتَ اَعْنَاقَهُمْ فَاِنَّهُمْ قَدْ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وَشَرَعُوْا فِيْ دِيْنِهِمْ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ فَاسْتَتَابَهُمْ فَتَابُوْا فَضَرَبَهُمْ ثَمَانِيْنَ ثَمَانِيْنَ۔

۶۳۹۔ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا سَاَلَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ حَدِّهِمْ اَجَابَهُ اَنَّهُ ثَمَانُوْنَ وَلَمْ يَقُلْ اِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ اَرْبَعِيْنَ وَاِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ ثَمَانِيْنَ۔

فَهٰذَا يَنْفِيْ مَا فِيْ حَدِيْثِ الدَّانَاجِ مِمَّا ذُكِرَ فِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَرْبَعِيْنَ وَمِنِ اخْتِيَارِهٖ هُوَ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ شام کے کچھ لوگوں نے شراب پی ان دنوں وہاں یزید بن ابوسفیان کی حکمرانی تھی وہ لوگ کہنے لگے کہ یہ حلال ہے اور انہوں نے اس آیت کی تاویل کی "ایمان والوں اور اچھے کام کرنے والوں پر اس کے چکھنے پر کوئی حرج نہیں جب کہ وہ ڈریں" انہوں (یزید بن ابوسفیان) نے ان کا معاملہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے پہلے کہ وہ تمہاری طرف فساد پھیلائیں انہیں میرے پاس بھیجو جب وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ نے ان کے بارے میں صحابہ کرام سے مشورہ کیا انہوں نے عرض کیا اے امیر المومنین! انہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا اور اپنے دین میں ایسی بات جاری کی جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی انکی گردنیں اڑا دیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خاموش رہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوالحسن! آپ کیا کہتے ہیں انہوں نے فرمایا میرا خیال ہے کہ ان سے توبہ کا مطالبہ کریں اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کو شراب نوشی پر اسی اسی کوڑے لگائیں اور اگر وہ توبہ نہ کریں تو ان کی گردنیں ماردیں کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا اور اپنے دین میں وہ بات جاری کی جس کی اللہ تعالیٰ نے ان کو اجازت نہیں دی چنانچہ انہوں نے ان سے توبہ کا مطالبہ کیا اور انہوں نے توبہ کی پھر آپ نے ان کو اسی اسی کوڑے لگائے۔

تو اس حدیث میں ہے کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ان کی حد کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اسی کوڑے ہیں اور یہ نہیں فرمایا کہ اگر آپ چاہیں تو چالیس کوڑے لگائیں اور اگر چاہیں تو اسی کوڑے لگائیں۔

تو یہ اس بات کی نفی کرتی ہے جو داناج (ابن داناج) کی روایت میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چالیس کوڑوں کے بارے میں مذکور ہے اور یہ کہ آپ نے بعد میں اسے اختیار کیا۔

۶۴۰- وَقَدْ رُوِیَ اَنَّ السَّوْطَ الَّذِیْ ضُرِبَ بِهِ الْوَلِیْدُ كَانَ لَهٗ طَرَفَانِ فَكَانَتِ الضَّرْبَةُ ضَرْبَتَیْنِ۔

یہ بھی مروی ہے کہ ولید کو جس کوڑے سے مارا گیا تھا اس کی دو شاخیں تھیں تو ایک مار، دو ماروں کی جگہ تھی۔

۶۴۱- حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اَنَّ عَلِیًّا جَلَدَ الْوَلِیْدَ اَرْبَعِیْنَ بِسَوْطٍ لَهٗ طَرَفَانِ۔

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ولید کو دو شاخوں والے کوڑے سے چالیس کوڑے مارے۔

۶۴۲- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ قَالَ ثَنِیْ اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَلِیًّا جَلَدَ الْوَلِیْدَ بْنَ عُقْبَةَ بِسَوْطٍ لَهٗ ذَنَبَانِ اَرْبَعِیْنَ جَلْدَةً فِی الْخَمْرِ قَالَ وَذٰلِكَ فِیْ زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ولید بن عقبہ کو شراب نوشی پر چالیس کوڑے مارے جس کی دو شاخیں تھیں وہ فرماتے ہیں یہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور کا واقعہ ہے۔

۶۴۳- فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ضَرَبَهٗ ثَمَانِیْنَ لِاَنَّ كُلَّ سَوْطٍ مِّنْ تِلْكَ الْاَسْوَاطِ سَوْطَانِ فَاسْتَحَالَ اَیْضًا اَنْ یَّكُوْنَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ اِنَّ الْاَرْبَعِیْنَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الثَّمَانِیْنَ ثُمَّ یَجْلِدُ هُوَ ثَمَانِیْنَ فَهٰذَا دَلِیْلٌ اَیْضًا عَلٰی فَسَادِ حَدِیْثِ الدَّانَاجِ۔

تو اس حدیث میں ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کو اسّی کوڑے مارے کیونکہ ان میں سے ہر کوڑا دو کے قائم مقام تھا تو محال ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرمائیں کہ مجھے اسّی کے مقابلے میں چالیس کوڑے پسند ہیں پھر وہ اسّی کوڑے ماریں یہ بھی حدیث داناج کے فساد کی دلیل ہے۔

وَقَدْ رَوٰی اٰخَرُوْنَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خِلَافَ ذٰلِكَ كُلِّهٖ۔

دوسرے حضرات نے بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایت کیا ہے۔

۶۴۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوٗدَ وَعُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ اَبِیْهِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ جَلَدَ

حضرت محمد بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما، حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک شخص کو شراب نوشی پر اسّی کوڑے مارے البتہ صالح (راوی) نے اپنی روایت میں فرمایا کہ آپ نے

رَجُلًا فِي الْخَمْرِ ثَمَانِيْنَ غَيْرَ اَنَّ صَالِحًا قَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ جَلَدَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ حَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ۔

بنو حارث بن خزرج کے ایک شخص کو کوڑے مارے۔

وَهٰذَا عِنْدَنَا اَيْضًا فَاسِدٌ لَا يَثْبُتُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِمَا قَدْ رَوَاهُ عَنْهُ سَعِيْدٌ مِنْ قَوْلِهٖ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَاتَ وَلَمْ يَسُنَّ فِي الْخَمْرِ حَدًّا وَّاِنَّهُمْ جَعَلُوْهُ ثَمَانِيْنَ بِالتَّمْثِيْلِ الَّذِيْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَلَا يَجُوْزُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْ يَّكُوْنَ يَحْتَاجُ فِي اسْتِخْرَاجِ حَدِّ الْخَمْرِ مِنْ ذٰلِكَ وَعِنْدَهٗ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

ہمارے نزدیک یہ روایت بھی فاسد ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے کیونکہ حضرت سعید نے ان سے روایت کیا (اور یہ روایت پہلے گزر چکی ہے) کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور آپ نے شراب نوشی کی حد کا کوئی طریقہ نہیں چھوڑا اور صحابہ کرام نے (دوسری حدود کی) مثال سے اسی کوڑے مقرر فرمائے جیسا کہ ہم نے اسی باب میں ان سے روایت ذکر کی اور ہمارے نزدیک حضرت علی المرتضیٰ شراب نوشی کی حد کے لیے اجتہاد کے محتاج نہ ہوتے اگر ان کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی وہ بات ہوتی جو اس حدیث میں ہے۔

وَقَدْ جَاءَتِ الْاٰثَارُ مُتَوَاتِرَةً اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْصُدُ فِيْ حَدِّ الشَّارِبِ اِلٰى عَدَدٍ مِّنَ الضَّرْبِ مَعْلُوْمٍ حَتّٰى لَقَدْ بَيَّنَ فِيْ بَعْضِ مَا رُوِيَ عَنْهُ نَفْيُ ذٰلِكَ مِثْلُ مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَلَمْ يَسُنَّ فِيْهِ حَدًّا۔

متواتر روایات میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والے کی سزا کے سلسلے میں کوڑے مارنے کی ایک معلوم تعداد کا ارادہ نہیں فرمایا بلکہ بعض روایات میں اس کی نفی کا بیان ہے جیسے ہم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اور اس کی حد مقرر نہیں فرمائی۔

۶۴۵۔ فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰنَ وَهُوَ فِي الرِّجَالِ يَلْتَمِسُ رَحْلَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ

اس سلسلے میں حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں گویا کہ میں اب بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ غزوۂ حنین کے دن کچھ لوگوں کے درمیان حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی منزل تلاش کر رہے تھے آپ اسی حالت میں تھے کہ ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا اسے مارو، تو ان میں سے بعض نے اسے جوتوں کے

لِلنَّاسِ اضْرِبُوْهُ فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِالنِّعَالِ وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِالْعَصَا وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِالْمِيْتَخَةِ يُرِيْدُ الْجَرِيْدَةَ الرَّطْبَةَ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تُرَابًا مِّنَ الْاَرْضِ فَرَمٰى بِهٖ فِيْ وَجْهِهٖ۔

ساتھ مارا بعض نے لاٹھی سے مارا اور کچھ نے کھجور کی تر شاخ (میتخہ) کے ساتھ مارا پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے مٹی اٹھا کر اس کے چہرے پر ماری۔

---

۶۲۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ ثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَزْهَرَ الزُّهْرِيُّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ يَتَخَلَّلُ النَّاسَ يَسْاَلُ عَنْ مَنْزِلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ فَاُتِيَ بِسَكْرَانٍ فَاَمَرَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ فَضَرَبُوْهُ بِمَا كَانَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ حَثّٰى عَلَيْهِ التُّرَابَ ثُمَّ اُتِيَ اَبُوْ بَكْرٍ بِسَكْرَانٍ فَتَوَخّٰى الَّذِيْ كَانَ مِنْ ضَرْبِهِمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَهٗ اَرْبَعِيْنَ۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عبدالرحمن بن ازہر زہری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے غزوۂ حنین کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا لوگوں کے درمیان حضرت خالد بن ولید کے منزل کے بارے میں پوچھ رہے تھے کہ ایک نشے والا لایا گیا آپ نے اپنے قریب والے حضرات کو حکم دیا تو انہوں نے جو کچھ ان کے ہاتھوں میں تھا اس سے اسے مارا پھر آپ نے اس پر مٹی پھینکی پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (کے دور خلافت میں ان) کے پاس ایک شرابی لایا گیا تو آپ نے اس شخص کو بلانے کا قصد کیا جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ملنے میں ان (شراب نوشوں) کو مارا تھا پھر اسے چالیس کوڑے مارے۔

۶۲۷ - اَفَلَا تَرٰى اَنَّ اَبَا بَكْرٍ اِنَّمَا كَانَ ضَرَبَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِيْنَ عَلَى التَّحَرِّيْ مِنْهُ لِضَرْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَانَ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ وَقَّفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى شَيْءٍ بِعَيْنِهٖ۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے مارنے پر غور فکر کر کے چالیس کوڑے مارے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس سلسلے میں کسی معین مقدار سے آگاہ نہیں فرمایا تھا۔

---

۶۲۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ ثَنَا شُعْبَةُ بْنُ التَّيَّاحِ عَنْ اَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ لَا اَشْرَبُ نَبِيْذَ الْجَرِّ بَعْدَ اِذْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَشْوَانٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

حضرت ابو وداک، حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نشہ والا لایا گیا اس وقت سے میں گھڑے میں بنایا گیا نبیذ (جوس) نہیں پیتا، اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے شراب نہیں پی میں نے کدو کے برتن

شَرِبْتُ خَمْرًا اِنَّمَا شَرِبْتُ نَبِيْذَ تَمْرٍ وَّزَبِيْبٍ فِيْ دُبَّاءٍ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُهِرَ بِالْاَيْدِيْ وَخُفِقَ بِالنِّعَالِ.

میں کھجور اور کشمش کا جوس پیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو اسے ہاتھوں اور جوتوں سے زدوکوب کیا گیا۔

۶۴۹ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ ثَنِيْ ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَارِبٍ فَقَالَ اِضْرِبُوْهُ فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِيَدِهٖ وَبِثَوْبِهٖ وَبِنَعْلِهٖ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شرابی لایا گیا آپ نے فرمایا اسے مارو تو ان میں سے کسی نے ہاتھ سے کسی نے اپنے کپڑے سے اور کسی نے اپنے جوتے کے ساتھ اسے مارا۔

---

۶۵۰ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

---

۶۵۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَالزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَارِبٍ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ قُوْمُوْا اِلَيْهِ فَقَامَ النَّاسُ فَضَرَبُوْهُ بِنِعَالِهِمْ.

حضرت عبدالرحمن بن ازہر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں غزوۂ حنین کے دن ایک شراب نوشی کو بارگاہ نبوی میں لایا گیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا اس کی طرف اٹھو لوگ کھڑے ہوگئے، اور اسے اپنے جوتوں کے ساتھ مارا۔

---

۶۵۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ الْاَسَدِ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اُتِيَ بِالنُّعْمَانِ اِلَى النَّبِيِّ

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نعمان کو نشہ کی حالت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَكْرَانُ قَالَ فَشَقَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةً شَدِيدَةً قَالَ فَأَمَرَ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ قَالَ فَضَرَبُوهُ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيدِ قَالَ عُقْبَةُ كُنْتُ فِيمَنْ ضَرَبَهُ۔

علیہ وسلم پر یہ بات نہایت گراں گزری فرماتے ہیں پھر آپ نے گھر میں موجود افراد کو حکم دیا کہ اسے ماریں تو انہوں نے جوتوں اور کھجور کی شاخوں کے ساتھ اسے مارا حضرت عقبہ فرماتے ہیں میں بھی مارنے والوں میں شامل تھا۔

۶۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بِالنُّعْمَانِ أَوِ ابْنِ النُّعْمَانِ۔

حضرت سلیمان بن حرب فرماتے ہیں ہم سے حضرت وہیب نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ نعمان تھا یا ابن نعمان۔

۶۵۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عفان فرماتے ہیں ہم سے حضرت وہیب نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوَقِّفْهُمْ فِي حَدِّ الْخَمْرِ عَلَى ضَرْبٍ مَعْلُومٍ كَمَا وَقَّفَهُمْ فِي حَدِّ الزِّنَاءِ لِغَيْرِ الْمُحْصَنِ وَفِي حَدِّ الْقَذْفِ۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو شراب نوشی کی حد کے سلسلے میں معلوم تعداد میں مارنے سے آگاہ نہیں فرمایا جیسا کہ غیر شادی شدہ زانی کی حد اور قذف (الزام تراشی) کی حد کے بارے میں آگاہ فرمایا۔

۶۵۵۔ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِنَعْلَيْنِ أَرْبَعِينَ أَرْبَعِينَ فَجَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بِكُلِّ نَعْلٍ سَوْطًا۔

اگر کوئی کہنے والا کہے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے سلسلے میں چالیس چالیس جوتے مارے ہیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہر جوتے کو ایک کوڑا قرار دیا۔

۶۵۶۔ قِيلَ لَهُ قَدْ صَدَقْتَ قَدْ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرٍ هُوَ ابْنُ مَطَرٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ أَوْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

تو اسے (جواباً) کہا جاتے گا تم نے ٹھیک کہا ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وَلَيْسَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا مَا يَدُلُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالِهِ

لیکن اس حدیث میں بھی یہ بات نہیں ہے کہ آپ نے اس مارنے سے اسی کوڑوں کا قصد فرمایا تھا ہو سکتا ہے

وسلم فقصد بذلك الضرب الى ثمانين قد يجوز ان يكون قصد الى ضرب غير معلوم فضرب الناس فكان ضربهم في جملته ثمانين فتوخى عمر رضي الله تعالى عنه ذلك لما اراد ان يوقف الناس في ذلك على شيء معلوم فجعل مكان كل نعل سوطا۔

آپ نے غیر معلوم ضرب کا ارادہ کیا ہو پھر لوگوں نے مارا تو وہ اسّی تک پہنچ گئیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ایک معلوم مقدار سے واقف کرنا چاہا تو ایک جوتے کی جگہ ایک کوڑا رکھ لیا۔

---

۶۵۷ - **والدليل على ذلك ايضا** ان عبد الله بن محمد بن خشيش حدثنا قال ثنا مسلم بن ابراهيم قال ثنا هشام عن قتادة عن انس ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم جلد في الخمر بالجريد والنعال وجلد ابو بكر اربعين فلما ولي عمر دعا الناس فقال ما ترون في حد الخمر فقال له عبد الرحمن بن عوف ارى ان تجعله كاخف الحدود وتجعل فيه ثمانين **فلو** كان عمر رضي الله عنه قد علم ان ما في حديث ابي سعيد الذي ذكرناه توقيفا من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الناس على حد الخمر انه ثمانون اذا لما احتاج في ذلك الى شورى ولكنه انما شاور ليستنبطوا وقتا معلوما في ذلك لا يجاوزه الى ما هو اكثر منه ولا ينقصه الى اقل منه۔

اس بات پر یہ روایت بھی دلیل ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے پر کھجور کی شاخوں اور جوتوں سے مار، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مارے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حکمران بنے تو صحابہ کرام کو بلاکر پوچھا شراب (کی سزا) کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرا خیال ہے کہ آپ اسے سب سے کم حد کی طرح قرار دیں اور اس میں اسّی کوڑے مقرر فرمائیں۔

تو اگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوتا کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے صحابہ کرام کو شراب کی حد سے آگاہ کرنا ہے کہ وہ اسّی کوڑے ہیں تو آپ کو (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو) مشورے کی ضرورت نہ ہوتی لیکن آپ نے اس لیے مشورہ کیا تاکہ اس سلسلے میں ایک معین تعداد معلوم کرسکیں کہ نہ تو اس سے زیادہ کی طرف تجاوز کریں اور نہ ہی اس میں کمی کرسکیں۔

۶۵۸ - **وقد** حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا شعبة ح وحدثنا فهد قال ثنا موسى بن داود قال ثنا همام قالا جميعا عن قتادة عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه

حضرت شعبہ اور حضرت ہمام دونوں حضرت قتادہ سے وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ کے حکم سے اسے دو شاخوں کے ساتھ

وَسَلَّمَ اُتِیَ بِرَجُلٍ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاَمَرَ بِهٖ فَضُرِبَ بِجَرِیْدَتَیْنِ نَحْوًا مِّنْ اَرْبَعِیْنَ ثُمَّ صَنَعَ اَبُوْبَکْرٍ مِّثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا کَانَ عُمَرُ اِسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَخَفُّ الْحُدُوْدِ ثَمَانُوْنَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ۔

تقریباً چالیس بار مارا گیا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی یہی عمل کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کیا اے امیرالمؤمنین! سب سے ہلکی حد اسّی کوڑے ہیں چنانچہ آپ نے اسی طرح کیا۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا اَنَّ التَّوْقِیْفَ فِیْ حَدِّ الْخَمْرِ عَلٰی جَلْدٍ مَّعْلُوْمٍ اِنَّمَا کَانَ فِیْ زَمَنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِنَّمَا وَقَفُوْا عَلَیْهِ مِنْ ذٰلِكَ کَانَ ثَمَانِیْنَ وَلَمْ یُخَالِفْهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اَحَدٌ مِّنْهُمْ فَلَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّدَعَ ذٰلِكَ وَیَقُوْلَ بِخِلَافِهٖ لِاَنَّ اِجْمَاعَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُجَّةٌ اِذَا کَانَ بَرِیْئًا مِّنَ الْوَهْمِ وَالزَّلَلِ وَهُوَ کَنَقْلِهِمُ الْحَدِیْثَ الْبَرِیْءَ مِنَ الْوَهْمِ وَالزَّلَلِ فَکَمَا کَانَ نَقْلُهُمُ الَّذِیْ نَقَلُوْهُ جَمِیْعًا حُجَّةً لَا یَجُوْزُ لِاَحَدٍ خِلَافُهٗ فَکَذٰلِكَ رَاْیُهُمُ الَّذِیْ رَاَوْهُ جَمِیْعًا حُجَّةً لَا یَجُوْزُ لِاَحَدٍ خِلَافُهٗ۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ شراب نوشی کی حد کے سلسلے میں کوڑوں کی معلوم تعداد پر واقفیت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوئی اور اس سلسلے میں انہیں جس تعداد پر آگاہی ہوئی وہ اسّی کوڑے ہیں ان میں سے کسی نے بھی اس کی مخالفت نہیں کی لہٰذا کسی کے لیے مناسب نہیں کہ اسے چھوڑ کر اس کے خلاف قول کرے کیونکہ صحابہ کرام کا اجماع حجت ہے جبکہ وہ وہم اور لغزش سے پاک ہو جیسا کہ ان کا کسی ایسی حدیث کو نقل کرنا جو وہم اور لغزش سے پاک ہو، تو جس طرح ان سب کی نقل کردہ حدیث حجت ہے کسی کے لیے اس کی مخالفت جائز نہیں اسی طرح ان سے مروی ان کی مشترکہ رائے بھی حجت ہے کسی کے لئے جائز نہیں کہ اس کے خلاف عمل کرے۔

۶۵۹۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِیْعَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ عُمَرَ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخَذَ بِیَدِ ابْنٍ لَّهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ وَجَدْتُّ مِنْ هٰذَا رِیْحَ الشَّرَابِ وَاِنِّیْ سَائِلٌ عَنْهُ فَاِنْ کَانَ سَکِرَ جَلَدْنَاهُ قَالَ السَّائِبُ فَرَاَیْتُ عُمَرَ جَلَدَ ابْنَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ الْحَدَّ ثَمَانِیْنَ۔

حضرت ربیعہ بن سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو اپنے ایک بیٹے کا ہاتھ پکڑا پھر صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو! میں نے اس سے شراب کی بو پائی ہے اور میں اس کے بارے میں پوچھوں گا اگر اسے نشہ آیا تو ہم اسے کوڑے لگائیں گے حضرت سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اس کے بعد آپ نے اپنے بیٹے کو اسی کوڑوں کی سزا دی۔

۶۶۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوالْیَمَانِ

حضرت زہری فرماتے ہیں ہم سے حضرت سائب

قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ثَنَا السَّائِبُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

وَهٰذَا بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مُتَابَعَتِهِمْ لَهُ۔

۶۶۱ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيْضًا فِي التَّوْقِيْفِ عَلٰى حَدِّ الْخَمْرِ اَنَّهٗ ثَمَانُوْنَ حَدِيْثٌ اِنْ كَانَ ثَابِتًا۔

وَهُوَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اَبِيْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ الْاِفْرِيْقِيِّ عَنْ جَمِيْلِ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ بِسَقَةَ خَمْرٍ فَاجْلِدُوْهُ ثَمَانِيْنَ۔

فَهٰذَا الَّذِيْ وَجَدْنَا فِيْهِ التَّوْقِيْفَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ وَهُوَ ثَمَانُوْنَ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ ثَابِتًا فَقَدْ ثَبَتَ بِهِ الثَّمَانُوْنَ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ ثَابِتًا فَقَدْ ثَبَتَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ اِجْمَاعِهِمْ عَلَى الثَّمَانِيْنَ وَمِنْ اسْتِنْبَاطِهِمْ اِيَّاهَا مِنْ اَخَفِّ الْحُدُوْدِ فَذٰلِكَ مِنْ اِجْمَاعِهِمْ بَعْدَ مَا كَانَ خِلَافُهُ كَاِجْمَاعِهِمْ عَلَى الْمَنْعِ مِنْ بَيْعِ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ وَتَكْبِيْرَاتِ الْجَنَائِزِ وَقَدْ كَانَ خِلَافُهُ فَكَمَا لَا يَنْبَغِيْ خِلَافُهُمْ فِيْ تَرْكِ بَيْعِ اُمَّهَاتِ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ایسا ہوا اور کسی نے بھی مخالفت نہیں کی لہٰذا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انہوں نے آپ کی اتباع کی۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی شراب کی حد اسّی کوڑے ہونے کے بارے میں آگاہی سے متعلق حدیث مروی ہے بشرطیکہ وہ حدیث ثابت ہو۔

حضرت عبداللہ بن یزید، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شراب پیئے اسے اسّی کوڑے مارو۔

یہ وہ روایت ہے جس سے ہم نے شراب نوشی کی سزا اسّی کوڑے ہونے کے بارے میں آگاہی حاصل کی اگر یہ ثابت ہو تو اس سے اسّی کوڑے ثابت ہوں گے اور اگر یہ ثابت نہ ہو تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اسّی کوڑوں پر اجماع ثابت ہے جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا نیز انہوں نے کم از کم حد کو سامنے رکھ کر اجتہاد کیا تو یہ ان کا اجماع ہے جب کہ پہلے اس کے خلاف حکم تھا جیسا کہ انہوں نے ام ولد لونڈیوں کے بیچنے اور نماز جنازہ کی تکبیرات پر اجماع کیا جب کہ پہلے اس کے خلاف تھا تو جس طرح ام ولد لونڈیوں کی خرید و فروخت چھوڑنے میں ان کی مخالفت جائز نہیں اسی

الْاَوْلَادِ فَكَذٰلِكَ لَا يَنْبَغِيْ خِلَافُهُمْ فِيْ تَوْقِيْتِهِمُ الثَّمَانِيْنَ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

طرح شراب کی حد کے سلسلے میں اسّی کوڑے مقرر کرنے میں بھی ان کی مخالفت جائز نہیں یہ حضرات امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۰۸ مَنْ سَكِرَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ مَاحَدُّهٗ

جسے چار بار نشہ آئے اس کی سزا

۶۶۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ شَرِبُوا الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثُمَّ اِنْ شَرِبُوْا فَاجْلِدُوْهُمْ ثُمَّ اِنْ شَرِبُوْا عِنْدَ الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُمْ۔

حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر وہ شراب پئیں تو انہیں کوڑے مارو پھر اگر شراب پئیں تو انہیں کوڑے مارو پھر چوتھی بار پئیں تو انہیں قتل کر دو۔

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ مَعْبَدِ الْقَاصِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عبد اللہ جدلی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ اَخْبَرَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ائْتُوْنِيْ بِرَجُلٍ اُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنْ لَّمْ اَقْتُلْهُ فَاَنَا كَذَّابٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں راوی فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا جس آدمی پر تین بار حد قائم ہوئی ہو اسے میرے پاس لاؤ اگر میں اسے قتل نہ کر دوں تو میں جھوٹا ہوں۔

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ

حضرت شہر بن حوشب، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

maarfat.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو۔

لیکن انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا قول نقل نہیں کیا۔

۶۶۶- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو سلمہ ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۶۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ يَزِيْدَ الْاَوْدِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت خالد بن جریر، حضرت جریر سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۶۸- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ هُبَيْرَةَ اَنَّ اَبَا سُلَيْمَانَ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا رِمْثَةَ الْبَلَوِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاَتَوْا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَهُ ثُمَّ شَرِبَ الثَّانِيَةَ فَاَتَوْا بِهِ فَضَرَبَهُ ثُمَّ شَرِبَ فَاَتَوْا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا اَدْرِيْ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَاَمَرَ بِهِ فَجُعِلَ عَلَى الْعَجَلِ ثُمَّ ضَرَبَ عُنُقَهُ۔

حضرت ابن ہبیرہ بیان کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ابوسلیمان نے ان سے بیان کیا کہ ابورمثہ بلوی نے ان کو بتایا کہ ایک شخص نے شراب پی لوگ اسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تو آپ نے اسے حد لگائی پھر دوسری بار شراب پی تو وہ اسے لائے آپ نے اسے مارا پھر شراب نوشی کی تو وہ اسے بارگاہ نبوی میں لائے راوی فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں انہوں نے (ابورمثہ بلوی نے) تیسری یا چوتھی دفعہ کے بارے میں فرمایا کہ اسے ہر رکھ کر اس کی گردن اڑا دی۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَقَلَّدُوْهَا وَزَعَمُوْا اَنَّ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَحَدُّهُ الْقَتْلُ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات کو اپنایا اور ان پر عمل کرتے ہوئے خیال کیا کہ جو شخص چار بار شراب پیئے اس کی حد قتل ہے۔

خَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی

marfat.com

حَدُّهُ فِي الرَّابِعَةِ كَحَدِّهِ فِي الْأُولٰى۔

مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ چوتھی بار بھی اس کی وہی حد ہے جو پہلی بار ہے

٦٦٩ - وَاحْتَجُّوا عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ وَبِمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ هٰكَذَا قَالَ ابْنُ مَرْزُوقٍ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ يَزِيدُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ فَقَالَ عَلَامَ تَقْتُلُونِي وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلٰثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالْمُفَارِقُ دِينَهُ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ محصور تھے تو ہم بھی ان کے ساتھ تھے انہوں نے فرمایا مجھے کیوں شہید کرتے ہو حالانکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ کسی مسلمان آدمی کا خون بہانا تین باتوں کے علاوہ جائز نہیں جان کے بدلے جان، شادی شدہ زانی اور اپنے دین کو چھوڑنے والا جماعت سے الگ ہونے والا۔

---

٦٧٠ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت مسروق، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

٦٧١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ وَأَبُو أُمَيَّةَ قَالَا ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت شیبان، حضرت اعمش سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

---

٦٧٢ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان، حضرت اعمش سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٦٧٣ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا

مختلف طرق سے حضرت اعمش سے مروی ہے انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا حضرت سلیمان (راوی) فرماتے ہیں میں

marfat.com

اَبُوْ اُمَيَّةَ اَيْضًا قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنِ الْاَعْمَشِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ قَالَ سُلَيْمَانُ فَحَدَّثْتُ بِهٖ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

نے یہ بات حضرت ابراہیم سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا مجھ سے حضرت اسود نے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بیان کیا۔

---

۶۷۴ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ قَالَ دَخَلَ الْاَشْتَرُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اَرَدْتَّ قَتْلَ ابْنِ اُخْتِيْ فَقَالَ لَقَدْ حَرَصَ عَلٰى قَتْلِيْ وَ حَرَصْتُ عَلٰى قَتْلِهٖ فَقَالَتْ اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرَتْ مِثْلَهٗ۔

حضرت عمرو بن غالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت اشتر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ام المومنین نے فرمایا تو نے اپنے بھانجے کو قتل کرنے کا ارادہ کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ اس نے مجھے قتل کرنے کی حرص کی اور میں نے انہیں قتل کرنے کی خواہش کی ام المومنین نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ الَّتِيْ ذَكَرْنَا تُعَارِضُ الْاٰثَارَ الْاُوَلَ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَنَعَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنْ يَّحِلَّ الدَّمُ بِاِحْدَى الثَّلَاثِ الْخِصَالِ الْمَذْكُوْرَةِ فِيْهَا غَيْرَاَنَّهٗ قَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ تَكُوْنَ هٰذِهِ الْاٰثَارُ الَّتِيْ ذَكَرْنَا نَاسِخَةً لِلْاٰثَارِ الْاُوَلِ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ شَيْئًا مِّنَ الْاٰثَارِ يَدُلُّ عَلَيْهِ۔

یہ روایات جو ہم نے ذکر کی ہیں پہلی روایات کے خلاف ہے کیونکہ ان روایات میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مذکورہ امور کے علاوہ خون کے حلال ہونے کو منع فرمایا البتہ یہ احتمال ہے کہ یہ روایات پہلی روایات کے لیے ناسخ ہوں تو ہم نے غور کیا کہ ہم اس بات پر دلالت کے لیے کوئی روایت پاتے ہیں۔

---

۶۷۵ - فَاِذَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ

تو حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شراب پیئے اسے کوڑے مارو اگر دوبارہ پیئے تو پھر کوڑے مارو اس کے بعد پیئے تو پھر کوڑے مارو، پھر اگر پیئے تو کوڑے مارو، راوی فرماتے ہیں اس سے کوڑے مارنا ثابت ہوا اور قتل کرنا موقوف

ثُمَّ إِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ قَالَ فَثَبَتَ الْجَلْدُ وَدُرِئَ الْقَتْلُ.

ہوا۔

٦٧٦ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي شَارِبِ الْخَمْرِ إِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ فَأُتِيَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَجَلَدَهُ وَوَضَعَ الْقَتْلَ عَنِ النَّاسِ.

حضرت عمرو بن حارث فرماتے ہیں حضرت محمد بن منکدر نے ان سے بیان کیا کہ انہیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والے کے بارے میں فرمایا اگر شراب پیئے تو اسے کوڑے مارو تین بار ایسا کرو پھر چوتھی بار کے بارے میں فرمایا اسے قتل کر دو، پھر ایک شخص جس نے شراب پی تھی تین بار لایا گیا تو آپ نے اسے کوڑے مارے پھر چوتھی بار لایا گیا۔ تو بھی کوڑے مارے اور لوگوں سے قتل کو اٹھا دیا۔

٦٧٧ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں حضرت قبیصہ بن ذویب کعبی نے ان سے بیان کیا کہ انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی ہے پھر انہوں نے حرف بحرف اس کی مثل بیان کیا۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْقَتْلَ بِشُرْبِ الْخَمْرِ فِي الرَّابِعَةِ مَنْسُوخٌ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ.

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ چوتھی بار شراب پینے کی وجہ سے قتل کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ روایات کے طریقے پر اس بات کا یہ (مذکورہ بالا) بیان ہے۔

ثُمَّ عُدْنَا إِلَى النَّظَرِ فِي ذٰلِكَ لِنَعْلَمَ مَا هُوَ فَرَأَيْنَا الْعُقُوبَاتِ الَّتِي تَجِبُ بِانْتِهَاكِ الْحُرُمَاتِ مُخْتَلِفَةً فَمِنْهَا حَدُّ الزِّنَاءِ وَهُوَ الْجَلْدُ فِي غَيْرِ الْإِحْصَانِ فَكَانَ مَنْ زَنٰى وَهُوَ غَيْرُ مُحْصَنٍ فَحُدَّ ثُمَّ زَنٰى ثَانِيَةً كَانَ حَدُّهُ كَذٰلِكَ أَيْضًا ثُمَّ كَذٰلِكَ حَدُّهُ فِي الرَّابِعَةِ لَا يَتَغَيَّرُ عَنْ حَدِّهِ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ وَكَانَ مَنْ سَرَقَ مَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ فَحَدُّهُ قَطْعُ الْيَدِ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ ثَانِيَةً فَحَدُّهُ قَطْعُ الرِّجْلِ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ ثَالِثَةً فَفِي

پھر ہم نے اس سلسلے میں قیاس کی طرف رجوع کیا تاکہ معلوم کرسکیں کہ اس کی کیا صورت ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ حرمات کو توڑنے کی سزائیں مختلف ہیں ان میں سے ایک زنا کی حد ہے اور وہ غیر شادی شدہ کو سو کوڑے مارنا ہے تو جو غیر شادی شدہ زنا کا ارتکاب کرے اور اسے حد لگائی جائے پھر وہ دوسری بار زنا کرے تو اس کی سزا اسی طرح ہوگی پھر چوتھی بار بھی اس کی حد یہی ہوگی پہلی بار والی سزا (حد) تبدیل نہیں ہوگی۔ اسی طرح جو شخص ایسی چوری کرے جس میں ہاتھ کاٹنا واجب ہوتا ہے تو اس کی حد، ہاتھ کاٹنا ہے پھر اگر وہ دوسری بار چوری کرے تو اس کی سزا پاؤں کاٹنا ہے پھر تیسری بار چوری

marfat.com

حُكْمِهٖ اخْتِلَافٌ بَيْنَ النَّاسِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ يُقْطَعُ يَدُهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ فَهٰذِهٖ حُقُوْقُ اللّٰهِ الَّتِيْ تَجِبُ فِيْمَا دُوْنَ الْاَنْفُسِ۔

وَاَمَّا حُدُوْدُ اللّٰهِ الَّتِيْ تَجِبُ فِي الْاَنْفُسِ وَهِيَ الْقَتْلُ فِي الرِّدَّةِ وَالرَّجْمُ فِي الزِّنَاءِ اِذَا كَانَ الزَّانِيْ مُحْصِنًا فَكَانَ مَنْ زَنٰى مِمَّنْ قَدْ اَحْصَنَ رُجِمَ وَلَمْ يُنْتَظَرْ بِهٖ اَنْ يَزْنِيَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَكَانَ مَنِ ارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ قُتِلَ وَلَمْ يُنْتَظَرْ بِهٖ اَنْ يَرْتَدَّ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ۔

کرے تو اس کے حکم میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے اور دیگر حضرات فرماتے ہیں (اس کا ہاتھ) نہ کاٹا جائے، یہ وہ حقوق ہیں جو نفس سے کم جنایات میں
اور جو حقوق (سزائیں) نفس کے سلسلے میں واجب ہیں
یعنی مرتد ہونے کی صورت میں قتل کرنا، زنا کی صورت میں رجم کرنا جب کہ زانی شادی شدہ ہو، تو جو شادی شدہ زنا کرے اسے رجم کیا جائے گا اور اس کا انتظار نہیں کیا جائے گا کہ وہ چار بار زنا کرے اور جو شخص اسلام سے پھر جائے اسے قتل کیا جائے گا اور اس بات کا انتظار نہیں ہوگا کہ وہ چار بار مرتد ہو۔

وَاَمَّا حُقُوْقُ الْاٰدَمِيِّيْنَ فَمِنْهَا اَيْضًا مَا يَجِبُ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ فَمِنْ ذٰلِكَ حَدُّ الْقَذْفِ فَكَانَ مَنْ قَذَفَ مَرَّاتٍ فَحُكْمُهٗ فِيْمَا يَجِبُ عَلَيْهِ بِكُلِّ مَرَّةٍ مِنْهَا فَهُوَ حُكْمٌ وَاحِدٌ لَا يَتَغَيَّرُ وَلَا يَخْتَلِفُ مَا يَجِبُ فِيْ قَذْفِهٖ اِيَّاهُ فِي الْمَرَّةِ الرَّابِعَةِ وَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ بِقَذْفِهٖ اِيَّاهُ فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى فَكَانَتِ الْحُدُوْدُ لَا يَتَغَيَّرُ فِي انْتِهَاكِ الْحُرَمِ وَحُكْمُهَا كُلُّهَا حُكْمٌ وَاحِدٌ فَمَا كَانَ مِنْهَا جُلِدَ فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ فَحُكْمُهٗ كَذٰلِكَ اَبَدًا وَمَا كَانَ مِنْهَا قُتِلَ قُتِلَ الَّذِيْ وَجَبَ عَلَيْهِ ذٰلِكَ الْفِعْلُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَلَمْ يُنْتَظَرْ بِهٖ اَنْ يَتَكَرَّرَ فِعْلُهٗ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ۔

جہاں تک انسانوں کے حقوق کا تعلق ہے تو ان میں سے بھی بعض نفس سے کم میں واجب ہیں ان میں سے حد قذف ہے تو جو آدمی کسی بے گناہ پر کئی بار الزام لگائے تو ہر بار ایک ہی حکم ہوگا اس میں تبدیلی نہ ہوگی چوتھی بار قذف سے واجب ہونے والی سزا اور پہلی بار قذف سے واجب ہونے والی سزا ایک دوسرے سے مختلف نہ ہوگی تو شرعی احکام کی خلاف ورزی پر سزاؤں میں تبدیلی نہیں ہوتی ان کا ایک ہی حکم ہوتا تو جسے پہلی بار (جرم پر) کوڑے لگائے جائیں اسے (اس جرم پر) ہمیشہ کوڑے ہی لگائے جائیں گے اور جس کی سزا قتل ہے اسے اس کے جرم کی پاداش میں پہلی بار ہی قتل کیا جائے گا اور چار بار فعل کے پائے جانے کا انتظار نہیں کیا جائے گا

فَلَمَّا كَانَ مَا وَصَفْنَا كَذٰلِكَ وَكَانَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ مَرَّةً فَحَدُّهُ الْجَلْدُ لَا الْقَتْلُ كَانَ فِي النَّظَرِ اَيْضًا عُقُوْبَتُهٗ فِيْ شُرْبِهٖ اِيَّاهَا بَعْدَ ذٰلِكَ اَبَدًا كُلَّمَا شَرِبَهَا الْجَلْدُ لَا الْقَتْلُ وَلَا يَزِيْدُ عُقُوْبَتَهٗ بِتَكَرُّرِ اَفْعَالِهٖ كَمَا لَمْ يَزِدْ عُقُوْبَةُ مَنْ وَّصَفْنَا

تو جب بات اس طرح ہے جس طرح ہم نے بیان کیا اور جو شخص ایک بار شراب پیئے اس کی سزا کوڑے ہیں قتل نہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ اس کی سزا ہمیشہ یہی ہو جب بھی شراب پیئے اس کو کوڑے مارے جائیں قتل نہ کیا جائے اور تکرار فعل سے سزا میں اضافہ نہ ہو جیسا کہ ان لوگوں کی سزا میں تکرار فعل سے اضافہ نہیں ہوتا جن

بِتَكَوُّسِ اِفْعَالِهِ فَهٰذَا الَّذِیْ وَصَفْنَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ -

کا ہم نے ذکر کیا تو یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا یہی قیاس ہے اور یہی حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے -

۲۰۹ بَابُ الْمِقْدَارِ الَّذِیْ یُقْطَعُ فِیْهِ السَّارِقُ

کتنے مال کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے

۶۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْعُمَرِیُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مِجَنٍّ قِیْمَتُهٗ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ -

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال (کی چوری) پر ہاتھ کاٹا اور اس کی قیمت تین درہم تھی -

۶۷۹ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ ابْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ -

حضرت ایوب، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں -

۶۸۰ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَ ثَنَا مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ -

حضرت مالک بن انس، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں -

۶۸۱ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ -

حضرت یونس فرماتے ہیں ہمیں حضرت ابن وہب نے خبر دی کہ حضرت مالک نے ان سے بیان کیا، پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا -

۶۸۲ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ سَرَقَ حَجَفَةً ثَمَنُهَا ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ فَقَطَعَهٗ -

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے تین درہم مالیت کی ڈھال چوری کی تھی تو آپ نے اس کا ہاتھ کاٹا -

maktabah.org

تَحۡقِیۡقُ مَسۡئَلَہۡ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَانَ الَّذِيْ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ حَجْفَةٍ قِيْمَتُهَا ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ وَلَيْسَ فِيْهَا اَنَّهٗ لَا يُقْطَعُ فِيْمَا هُوَ اَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ۔

۶۸۳۔ فَاِذَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا صَالِحٌ اَبُوْ وَاقِدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ اِلَّا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ۔

فَعَلِمْنَا بِهٰذَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَهُمْ عِنْدَ قَطْعِهٖ فِي الْمِجَنِّ عَلٰى اَنَّهٗ لَا يُقْطَعُ فِيْمَا قِيْمَتُهٗ اَقَلُّ مِنْ قِيْمَةِ الْمِجَنِّ۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ السَّارِقَ يُقْطَعُ فِيْ هٰذَا الْمِقْدَارِ الَّذِيْ قَدَّرَهٗ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَهُوَ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ وَلَا يُقْطَعُ فِيْمَا هُوَ اَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا رَوَوْهُ مِنْ هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ اِلَّا فِيْمَا يُسَاوِيْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَصَاعِدًا۔

۶۸۴۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَا ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان روایات کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا اور اس کی قیمت تین درہم تھی لیکن اس میں یہ بات نہیں کہ اس سے کم قیمت والی چیز پر ہاتھ نہیں کاٹا جا سکتا ہم نے اس سلسلے میں دیکھا (تو یوں مروی ہے)

حضرت عامر بن سعد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے مگر ڈھال کی قیمت میں

تو اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹتے وقت ان کو اس بات سے بھی آگاہ کیا کہ ڈھال کی قیمت سے کم قیمت والی چیز کی چوری پر ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

تو ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ چور کا ہاتھ صرف اس مقدار پر کاٹا جائے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ڈھال کی قیمت کے سلسلے میں مقرر فرمائی اور وہ تین درہم ہیں اس سے کم میں نہ کاٹا جائے انہوں نے اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ چور کا ہاتھ صرف اس چیز کی چوری پر کاٹا جائے جو دس درہم کے برابر ہو یا اس سے زیادہ قیمت والی ہو۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس ڈھال (کی

marfat.com

مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قِيْمَةُ الْمِجَنِّ الَّذِيْ قَطَعَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ۔

چوری) پر ہاتھ کاٹا اس کی قیمت دس درہم تھی۔

۶۸۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَا ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن اسحٰق، حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔

۶۸۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ ابْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنْ اَيْمَنَ الْحَبَشِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْنٰى مَا يُقْطَعُ فِيْهِ السَّارِقُ ثَمَنُ الْمِجَنِّ قَالَ وَكَانَ يُقَوَّمُ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارًا۔

حضرت ایمن حبشی سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کم ازکم جس چیز (کی چوری) پر ہاتھ کاٹا جائے وہ ڈھال کی قیمت ہے وہ فرماتے ہیں اور ان دنوں اس کی قیمت ایک دینار ہوتی تھی۔

۶۸۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ اُمِّ اَيْمَنَ عَنْ اُمِّ اَيْمَنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ اِلَّا فِيْ حَجَفَةٍ وَقُوِّمَتْ يَوْمَئِذٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا اَوْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ۔

حضرت ایمن بن ام ایمن، حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت (کے برابر چوری) پر کاٹا جائے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس کی قیمت ایک دینار یا دس درہم ہوتی تھی۔

فَلَمَّا اخْتُلِفَ فِيْ قِيْمَةِ الْمِجَنِّ الَّذِيْ قَطَعَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتِيْطَ فِيْ ذٰلِكَ فَلَمْ يُقْطَعْ اِلَّا فِيْمَا قَدْ اُجْمِعَ اَنَّ فِيْهِ وَفَاءً بِقِيْمَةِ الْمِجَنِّ الَّتِيْ جَعَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِقْدَارًا لَا يُقْطَعُ فِيْمَا هُوَ اَقَلُّ مِنْهَا وَهِيَ عَشَرَةٌ

توجب اس ڈھال کی قیمت میں اختلاف ہے جس کی چوری پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا تو اس میں احتیاط برتی جائے اور صرف اسی صورت میں ہاتھ کاٹا جائے جس پر سب کا اتفاق ہے کہ اس میں اس ڈھال کی قیمت پوری ہو جاتی ہے جسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقدار قرار دیا اور اس سے کم پر نہ کاٹا جائے اور وہ

marfat.com

دَرَاهِمَ۔

وَقَدْ ذَهَبَ آخَرُوْنَ إِلَى أَنَّهُ لَا يُقْطَعُ إِلَّا فِيْ أَرْبَعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

٦٨٨- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ فِيْ رُبُعِ الدِّيْنَارِ فَصَاعِدًا۔

قِيْلَ لَهُمْ لَيْسَ هٰذَا حُجَّةً أَيْضًا عَلَى مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّهُ لَا يُقْطَعُ إِلَّا فِيْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ لِأَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا إِنَّمَا أَخْبَرَتْ عَمَّا قَطَعَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ لِأَنَّهَا قَوَّمَتْ مَا قُطِعَ فِيْهِ فَكَانَتْ قِيْمَتُهُ عِنْدَهَا رُبُعَ دِيْنَارٍ فَجَعَلَتْ ذٰلِكَ مِقْدَارَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ فِيْهِ۔

٦٨٩- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

فَقَالُوْا هٰذَا الْإِخْبَارُ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا ذَكَرْنَا عَنْهَا فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ مِنْ قَطْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا إِنَّمَا أَخَذَتْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ

(مقدار) دس درہم ہیں۔

کچھ دوسرے حضرات اس بات کی طرف گئے ہیں کہ دینار کی چوتھائی یا اس سے زائد مالیت کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دینار کے چوتھے حصے یا اس سے زائد (کی چوری) پر ہاتھ کاٹتے تھے۔

ان سے کہا جائے گا کہ یہ (روایت) بھی ان لوگوں کے خلاف دلیل نہیں ہے جو کم از کم دس درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹنے کے قائل ہیں کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس چیز کی خبر دی جس کی چوری پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا تو ممکن ہے یہ اس بنیاد پر ہوگا کہ انہوں نے (حضرت ام المومنین نے) اس چیز کی قیمت لگائی جس پر ہاتھ کاٹا گیا تو ان کے نزدیک اس کی قیمت دینار کا چوتھا حصہ تھا پس انہوں نے اسی کو وہ مقدار قرار دیا جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا۔

ان حضرات نے یوں بھی استدلال کیا ہے حضرت عروہ اور حضرت عمرہ رضی اللہ عنہما، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ دینار کے چوتھے حصے یا زیادہ (کی چوری) پر کاٹا جائے۔

وہ حضرات فرماتے ہیں یہ ام المومنین کی طرف سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی خبر دینا ہے پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ہم نے پہلی حدیث میں جو کچھ ان سے نقل کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار کے چوتھے حصے یا اس سے زائد پر ہاتھ کاٹا ام المومنین نے اس بات کو اس لئے اختیار کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا وَقَفَهَا عَلَيْهِ عَلَى مَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا مِنْ جِهَةِ تَقْوِيْمِهَا لِمَا كَانَ قَطَعَ فِيْهِ۔

قِيْلَ لَهُمْ هٰذَا كَمَا ذَكَرْتُمْ لَوْ لَمْ يَخْتَلِفْ فِيْ ذٰلِكَ عَنْهَا

فَقَدْ رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْفَصْلِ فَكَانَ ذٰلِكَ إِخْبَارًا مِنْهَا عَنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَنْ قَوْلِهِ وَيُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عِنْدَكُمْ لَا يُقَارِبُ بْنَ عُيَيْنَةَ فَكَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِمَا رَوٰى وَتَدَعُوْنَ مَا رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ۔

قَالُوْا فَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَمَا رَوَاهُ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ۔

۶۹۰- فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

قِيْلَ لَهُمْ كَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِهٰذَا وَأَنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ أَنَّ مَخْرَمَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيْهِ حَرْفًا وَأَنَّ مَا رَوٰى عَنْهُ مُرْسَلٌ وَأَنْتُمْ لَا تَحْتَجُّوْنَ بِالْمُرْسَلِ۔

۶۹۱- فَبِمَا يَذْكُرُوْنَ مِمَّا يَنْفُوْنَ بِهِ سَمَاعَ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيْهِ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ خَالِهِ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ مَخْرَمَةَ بْنَ بُكَيْرٍ هَلْ سَمِعْتَ

نے ان کو اس بات سے آگاہ فرمایا جیسا کہ اس حدیث میں ہے اس وجہ سے نہیں کہ جس چیز پر ہاتھ کاٹا تھا ام المؤمنین نے خود اس کی قیمت لگائی۔

ان لوگوں کو کہا جائے گا کہ یہ اسی طرح ہوگا جس طرح تم نے ذکر کیا بشرطیکہ اس سلسلے میں ام المؤمنین سے مروی روایات میں اختلاف نہ ہو۔

ابن عیینہ نے زہری سے انہوں نے عمرہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ حدیث روایت کی ہے جسے ہم نے اس سے پچھلی فصل میں ذکر کیا اس میں ام المؤمنین نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی خبر دی ہے قول کی نہیں، اور تمہارے نزدیک یونس بن یزید، ابن عیینہ کا ہم پلہ نہیں تو کس طرح تم اس (یونس بن یزید) کی روایت سے استدلال کرتے ہو اور ابن عیینہ کی روایت کو چھوڑ دیتے ہو۔

وہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس طریق کے علاوہ بھی بواسطہ حضرت عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مروی ہے جس طرح اسے یونس بن یزید نے روایت کیا۔

انہوں نے یوں ذکر کیا حضرت مخرمہ اپنے والد سے وہ حضرت سلیمان بن یسار سے وہ حضرت عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ چور کا ہاتھ چار دیناروں یا اس سے زائد (کی چوری) میں ہی کاٹا جائے (کم پر نہ کاٹا جائے)

انہیں (جواباً) کہا جائے گا تم اس حدیث سے کس طرح استدلال کرتے ہو حالانکہ تمہارے اپنے خیال کے مطابق مخرمہ نے اپنے باپ سے ایک حرف بھی نہیں سنا لہٰذا ان کی روایت مرسل ہے اور تم مرسل روایت سے استدلال نہیں کرتے۔

حضرت مخرمہ کو اپنے والد سے سماعت حاصل نہ ہونے کے بارے میں وہ یوں ذکر کرتے ہیں حضرت ابن ابی مریم اپنے ماموں حضرت موسیٰ بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت مخرمہ بن بکیر سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنے والد سے کچھ سنا

marfat.com

مِنْ اَبِيْكَ شَيْئًا فَقَالَ لَا۔

ہے تو انہوں نے فرمایا نہیں۔

۶۹۲ - قَالُوْا فَاِنَّهٗ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرَةَ كَمَا رَوَاهُ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْهَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَيْضًا۔

یہ حضرت فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت عمرہ سے یحیی بن سعید نے بھی اسی طرح روایت کی ہے جس طرح اسے حضرت یونس بن یزید نے حضرت زہری سے اور انہوں نے حضرت ام المؤمنین سے روایت کیا

۶۹۳ - وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

انہوں نے یوں ذکر کیا حضرت یحیی بن سعید نے حضرت عمرہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ چار دینار یا اس سے زائد (مال کی چوری) پر کاٹا جائے۔

قِيْلَ لَهُمْ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى مَنْ هُوَ اَثْبَتُ مِنْ اَبَانٍ فَاَوْقَفَهٗ عَلٰى عَائِشَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

انہیں کہا جائے گا کہ اس حدیث کو حضرت ابان سے بھی زیادہ بااعتماد راوی نے حضرت یحیی سے روایت کیا اور اسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک پہنچایا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔

۶۹۴ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا طَالَ عَلَيَّ وَلَا نَسِيْتُ الْقَطْعَ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

حضرت مالک نے حضرت یحیی بن سعید سے اور انہوں نے حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہ تو زیادہ عرصہ گزرا اور نہ میں بھولی ہوں چار دیناروں اور اس سے زائد (کی چوری) پر ہاتھ کاٹنا ہے۔

---

۶۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْمَكِّيُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ثَنَا اَرْبَعَةٌ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ لَمْ يَرْفَعُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَرُزَيْقُ بْنُ حَكِيْمٍ الْاَيْلِيُّ وَيَحْيَى وَعَبْدُ رَبِّهٖ اِبْنَا سَعِيْدٍ وَالزُّهْرِيُّ اَحْفَظُهُمْ كُلِّهِمْ اِلَّا اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى مَا قَدْ دَلَّ عَلَى الرَّفْعِ مَا نَسِيْتُ وَلَا طَالَ عَلَيَّ الْقَطْعُ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

حضرت سفیان فرماتے ہیں ہم سے چار آدمیوں نے بیان کیا وہ حضرت عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے غیر مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں (وہ چار حضرات یہ ہیں) حضرت عبداللہ بن ابوبکر، حضرت زریق بن حکیم ایلی، حضرت سعید کے دو فرزند حضرت یحیی اور عبد ربہ، حضرت زہری ان سب سے زیادہ حافظ والے ہیں مگر حضرت یحیی کی روایت میں ایک ایسا لفظ ہے جو اس حدیث کے مرفوع ہونے پر دلالت کرتا ہے وہ یہ کہ نہ میں بھولی ہوں اور نہ زیادہ عرصہ گزرا چار دیناروں اور اس سے زائد (کی چوری) پر ہاتھ کاٹنا ہے۔

۶۹۶ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا

حضرت یحیی بن سعید فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا

أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ الْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

فَكَانَ أَصْلُ حَدِيْثِ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ هُوَ مَا ذَكَرْنَا مِمَّا رَوَاهُ عَنْهُ أَهْلُ الْحِفْظِ وَالْإِتْقَانِ مَالِكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ لَا كَمَا رَوَاهُ أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ فَقَدْ عَادَ حَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِلَى نَفْسِهَا أَمَّا لِتَقْوِيْمِهَا مَا قَدْ خُوْلِفَ فِي تَقْوِيْمِهِ وَإِمَّا لِتَوْقِيْتِهَا مَا قَدْ خُوْلِفَ فِي تَوْقِيْتِهِ وَلَمْ يَثْبُتْ فِيْهِ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ۔

وَأَمَّا مَا اسْتَدَلَّ بِهِ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَلَى أَنَّ حَدِيْثَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا مِمَّا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْهَا مَرْفُوْعٌ بِقَوْلِهَا مَا طَالَ عَلَيَّ وَلَا نَسِيْتُ فَإِنَّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا لَا دَلَالَةَ فِيْهِ عَلَى مَا ذَكَرَ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَعْنَاهَا فِي ذٰلِكَ مَا طَالَ عَلَيَّ وَلَا نَسِيْتُ مَا قَطَعَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا كَانَتْ قِيْمَتُهُ عِنْدَهَا رُبْعَ دِيْنَارٍ وَقِيْمَتُهُ عِنْدَ غَيْرِهَا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَعُوْدُ مَعْنَى حَدِيْثِهَا هٰذَا إِلَى مَعْنَى مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ ذِكْرِهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ فِيْهِ وَمِنْ تَقْوِيْمِهَا إِيَّاهُ بِرُبْعِ دِيْنَارٍ۔

فَإِنْ قَالُوْا فَقَدْ رَوَاهُ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَ مَا رَوَاهُ أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ

نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ چار دینار اور اس سے زائد (کی چوری) پر ہاتھ کاٹنا ہے۔

تو حضرت یحییٰ کی حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے اصل روایت وہ ہے جسے ہم نے ذکر کیا اسے ان سے حضرت مالک اور ابن عیینہ جیسے حفظ واعتماد والے حضرات نے روایت کیا یہ ابان بن یزید کی روایت کی طرح نہیں تو حضرت یحییٰ بن سعید کی بواسطہ حضرت عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ان کی ذات کی طرف لوٹ آتی یا تو اس چیز کی قیمت لگانے میں جس کی قیمت میں اختلاف کیا گیا (یعنی ڈھال کی قیمت) یا اس مقدار کے مقرر کرنے میں جس کے تقرر میں اختلاف کیا گیا اور اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ثابت نہیں (یعنی یہ حدیث مرفوع نہیں)

جہاں تک حضرت ابن عیینہ کے اس استدلال کا تعلق ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت عمرہ اور ان سے حضرت یحییٰ بن سعید کی روایت مرفوع ہے کیونکہ ام المومنین نے فرمایا نہ تو زیادہ وقت گزرا اور نہ ہی میں بھولی۔

تو ہمارے نزدیک اس میں اس مذکورہ بات پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے اس کا مطلب یہ ہو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھائی دینار قیمت کی چیز (چوری کرنے) پر ہاتھ کاٹا اس واقعہ کو زیادہ عرصہ نہیں گزرا اور نہ ہی وہ بھولیں۔ ان کے نزدیک اس کی قیمت دینار کا چوتھائی تھی جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک اس کی قیمت زیادہ تھی تو اس حدیث کا مفہوم اس حدیث کے مفہوم کی طرف لوٹ گیا جسے ہم نے اس سے پہلے اُن (ام المومنین) سے روایت کیا اور اس میں انہوں نے ذکر کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز (کی چوری) پر ہاتھ کاٹتے تھے اور انہوں نے اس کی قیمت دینار کا چوتھا حصہ لگائی۔

اگر وہ کہیں کہ ابوبکر بن عمرو بن حزم نے بواسطہ حضرت عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کیا جو ابان بن یزید نے بواسطہ حضرت عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ

marfat.com

عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔

عنہا سے روایت کیا۔

٦٩٧۔ وَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الْمَكِّيُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ ثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کریں ابن الہاد، ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا چور کے ہاتھ دینار کے چوتھے حصے یا اس زائد (کی چوری) کے علاوہ نہ کاٹے جائیں۔

٦٩٨۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر، حضرت یزید بن ہاد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٦٩٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنِي ابْنُ الْهَادِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت لیث فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابن ہاد نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٧٠٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن اسحاق، حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے وہ حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

قِيلَ لَهُمْ قَدْ رُوِيَ هٰذَا كَمَا ذَكَرْتُمْ وَلٰكِنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَى أُصُولِكُمْ أَنْ تُعَارِضُوا بِهٰذَا الْحَدِيثِ مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ وَلَا مَا رَوَى يَحْيَى وَعَبْدُ رَبِّهِ ابْنَا سَعِيدٍ لِأَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ لَيْسَ لَهُ مِنَ الْإِتْقَانِ وَلَا مِنَ الْحِفْظِ مَا لِوَاحِدٍ مِنْ هٰؤُلَاءِ وَلَا لِمَنْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ

ان حضرات کو (جواباً) کہا جائے گا کہ جیسے تم نے ذکر کیا اسی طرح مروی ہے لیکن تم اس حدیث کو حضرت زہری کی روایت اور حضرت سعید کے دونوں بیٹوں حضرت یحییٰ اور حضرت عبدربہ کی روایت کے مقابلے میں پیش نہیں کر سکتے کیونکہ حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کو وہ حفظ و اتقان حاصل نہیں ہے جو ان حضرات میں سے کسی ایک کو حاصل ہے نیز جن حضرات نے یہ حدیث حضرت ابوبکر بن محمد سے روایت

marfat.com

أَيْضًا عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عِنْدَكُمْ مِنَ الْإِتْقَانِ لِلرِّوَايَةِ وَالْحِفْظِ مَا لِمَنْ رَوَى حَدِيثَ الزُّهْرِيِّ وَيَحْيَى وَعَبْدِ رَبِّهِ ابْنَيْ سَعِيدٍ عَنْهُمْ۔

کی اور وہ ابن ہاد اور محمد بن اسحٰق ہیں تمہارے نزدیک یہ حضرات حفظ واعتماد میں ان حضرات کے ہم پلہ نہیں ہیں جنہوں نے حضرت زہری، یحییٰ بن سعید اور عبدربہ بن سعید کی حدیث روایت کی ہے۔

۷۰۱۔ وَقَدْ خَالَفَ أَيْضًا أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدٍ فِيمَا رَوَى عَنْ عَمْرَةَ مِنْ هَذَا ابْنُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ۔

نیز حضرت ابوبکر بن محمد کے بیٹے حضرت عبداللہ بن ابوبکر نے حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے سلسلے میں ان کی (باپ کی) مخالفت کی ہے۔

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ الْقَطْعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

حضرت عبداللہ بن ابوبکر، حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہاتھ کاٹنا، دینار کے چوتھائی اور اس سے زائد (کی چوری) پر ہے۔

وَقَدْ خَالَفَهُ فِي ذَلِكَ أَيْضًا زُرَيْقُ بْنُ حَكِيمٍ فَرَوَاهُ عَنْ عَمْرَةَ مِثْلَ مَا رَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَيَحْيَى وَعَبْدُ رَبِّهِ عَنْهَا قَالَ فَإِنْ كَانَ هَذَا الْأَمْرُ يُؤْخَذُ مِنْ جِهَةِ كَثْرَةِ الرُّوَاةِ فَإِنَّ مَنْ رَوَى حَدِيثَ عَمْرَةَ عَنْهَا بِخِلَافِ مَا رَوَاهُ عَنْهَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَكْثَرُ عَدَدًا وَإِنْ كَانَ يُؤْخَذُ مِنْ جِهَةِ الْإِتْقَانِ فِي الرُّوَاةِ وَالْحِفْظِ فَإِنَّ لِمَنْ رَوَى حَدِيثَ عَمْرَةَ عَنْهَا مِنْ يَحْيَى وَعَبْدِ رَبِّهِ مِنَ الْإِتْقَانِ فِي الرِّوَايَةِ وَالضَّبْطِ لَهَا مَا لَيْسَ لِأَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ۔

اس سلسلے میں حضرت زریق بن حکیم نے بھی ان کی مخالفت کی ہے انہوں نے حضرت عمرہ سے اس کی مثل روایت کیا جو حضرت عبداللہ بن ابوبکر، یحییٰ، اور عبدربہ نے ان (حضرت عمرہ) سے روایت کیا (امام طحاوی) فرماتے ہیں اگر یہ حکم روایات کی کثرت کے اعتبار سے اختیار کیا جائے تو حضرت عمرہ کی حدیث جن حضرات نے حضرت ابوبکر بن محمد کی روایت کے خلاف روایت کی ہے ان کی تعداد زیادہ ہے اور اگر راویوں کے حفظ واعتماد کا اعتبار کیا جائے تو حضرت یحییٰ اور عبدربہ وغیرہ جنہوں نے حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا کی حدیث روایت کی ہے انہیں حفظ و اعتماد میں وہ مقام حاصل ہے جو حضرت ابو بکر بن محمد کو حاصل نہیں ہے۔

فَإِنْ قَالُوا قَدْ رَوَاهُ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغَيْرُهُ عَنْ عَمْرَةَ مِثْلَ مَا رَوَاهُ عَنْهَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ۔

اگر وہ کہیں کہ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن وغیرہ نے حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے حضرت ابو بکر بن محمد کی روایت کی مثل روایت کیا ہے۔

۷۰۳۔ فَذَكَرُوا فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ

اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کریں حضرت جعفر بن ربیعہ، حضرت علاء بن اسود بن حارثہ، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور کثیر بن خنیس سے روایت کرتے ہیں کہ ہاتھ کاٹنے کے سلسلے میں ان کا اختلاف ہوا

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَثِیْرِ بْنِ خُنَیْسٍ اَنَّهُمْ تَنَازَعُوْا فِی الْقَطْعِ فَدَخَلُوْا عَلٰی عَمْرَةَ یَسْاَلُوْنَهَا فَقَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ اِلَّا فِیْ رُبُعِ دِیْنَارٍ۔

تو وہ حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے کہ ان سے پوچھیں، انہوں نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار کے چوتھے حصے (یا زائد) میں ہاتھ کاٹنا ہے۔

قِیْلَ لَهُمْ اَمَّا اَبُوْ سَلَمَةَ فَلَا نَعْلَمُ لِجَعْفَرِ بْنِ رَبِیْعَةَ مِنْهُ سَمَاعًا وَلَا نَعْلَمُهٗ لَقِیَهٗ اَصْلًا فَكَیْفَ یَجُوْزُ لَكُمْ اَنْ تَحْتَجُّوْا بِمِثْلِ هٰذَا عَلٰی مُخَالِفِكُمْ وَتُعَارِضُوْا بِهٖ مَا قَدْ رَوَاهُ عَنْ عَمْرَةَ مَنْ قَدْ ذَكَرْنَا۔

ان حضرات کو کہا جائے گا کہ ہمارے علم کے مطابق جعفر بن ربیعہ کو ابوسلمہ سے سماعت حاصل نہیں اور نہ ہی انہوں نے ان سے ملاقات کی ہے تو تمہارے لیے کیسے جائز ہوگا کہ اپنے مخالف کے خلاف اس قسم کی روایت سے استدلال کرو اور اس کے ساتھ ان حضرات کی روایت کا مقابلہ کرو جن کا ہم نے ذکر کیا کہ انہوں نے حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

وَاِنِ احْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا بِحَدِیْثِ الزُّهْرِیِّ فَاِنَّهٗ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ ثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِیُّ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُقْطَعُ السَّارِقُ فِیْ رُبُعِ دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

اور اگر وہ اس سلسلے میں حضرت زہری کی روایت سے استدلال کریں حضرت سفیان، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے مجھے حضرت عمرہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار کے چوتھائی اور اس سے زیادہ (کی چوری) پر ہاتھ کاٹا جائے

۷۰۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّارِقُ اِذَا سَرَقَ رُبُعَ دِیْنَارٍ قُطِعَ۔

حجاج بن منہال، حضرت سفیان سے وہ حضرت زہری سے وہ حضرت عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب چور دینار کا چوتھائی حصہ چوری کرے تو اس ہاتھ کاٹا جائے۔

۷۰۶- حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقْطَعُ الْیَدُ فِیْ رُبُعِ دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

حضرت ابراہیم بن سعد، حضرت زہری سے وہ حضرت عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار کے چوتھے حصے یا زائد (کی چوری) پر ہاتھ کاٹا جائے۔

قِیْلَ لَهُمْ قَدْ رَوَیْنَا هٰذَا الْحَدِیْثَ

انہیں (جواباً) کہا جائے گا کہ ہم نے یہ حدیث

عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هٰذَا الْبَابِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ مِمَّا مَعْنَاهُ خِلَافُ هٰذَا الْمَعْنٰى وَهُوَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ فِيْ رُبْعِ الدِّيْنَارِ فَصَاعِدًا۔

اسی باب میں بواسطہ ابن عیینہ، حضرت ابن زہری سے لفظاً اور معناً اس کے خلاف روایت کی ہے وہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینار کی چوتھائی اور اس سے زائد (کی چوری) پر ہاتھ کاٹتے تھے۔

فَلَمَّا اضْطَرَبَ حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَاخْتُلِفَ عَنْ غَيْرِهِ عُمْرَةَ عَلٰى مَا وَصَفْنَا ارْتَفَعَ ذٰلِكَ كُلُّهُ فَلَمْ يَجِبِ الْحُجَّةُ بِشَيْءٍ مِنْهُ إِذَا كَانَ بَعْضُهُ يَنْفِيْ بَعْضًا وَرَجَعْنَا إِلٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فِيْ كِتَابِهِ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللّٰهِ فَأَجْمَعُوْا أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَعْنِ بِذٰلِكَ كُلَّ سَارِقٍ وَأَنَّهُ إِنَّمَا عَنٰى بِهِ خَاصًّا مِنَ السُّرَّاقِ الْمِقْدَارِ مِنَ الْمَالِ مَعْلُوْمٌ فَلَا يَدْخُلُ فِيْمَا قَدْ أَجْمَعُوْا عَلَيْهِ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَنٰى بِهِ خَاصًّا إِلَّا مَا قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَنَاهُ وَقَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ عَنٰى سَارِقَ الْعَشَرَةِ الدَّرَاهِمِ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ سَارِقٍ مَا هُوَ دُوْنَهَا فَقَالَ قَوْمٌ هُوَ مِمَّنْ عَنَى اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ قَوْمٌ لَيْسَ هُوَ مِنْهُمْ فَلَمْ يَجُزْ لَنَا لَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ أَنْ نَشْهَدَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى أَنَّهُ عَنٰى مَا لَمْ يُجْمِعُوْا أَنَّهُ عَنَاهُ وَجَازَ لَنَا أَنْ نَشْهَدَ فِيْمَا أَجْمَعُوْا أَنَّ اللّٰهَ عَنَاهُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ عَنَاهُ فَجَعَلْنَا سَارِقَ الْعَشَرَةِ الدَّرَاهِمِ فَمَا فَوْقَهَا دَاخِلًا فِي الْآيَةِ فَقَطَعْنَاهُ بِهَا وَجَعَلْنَا سَارِقَ مَا دُوْنَ الْعَشَرَةِ خَارِجًا مِنَ الْآيَةِ فَلَمْ نَقْطَعْهُ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَ

تو جب حضرت زہری کی روایت میں اضطراب ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور دوسرے حضرات نے حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے اس کے خلاف روایت کیا جیسا کہ ہم نے بیان کیا تو یہ تمام بحث ختم ہوگئی اور ان روایات میں سے کسی کے ساتھ بھی استدلال لازم نہ ہوا کیونکہ بعض، بعض کی نفی کرتی ہیں اور ہم نے قرآن پاک میں ارشاد خداوندی کی طرف رجوع کیا وہ یہ ہے "چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت کے ہاتھ کاٹو یہ ان کے عمل کا بدلہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا ہے" اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کا چور مراد نہیں لیا بلکہ ایک خاص معلوم مقدار کی چوری کرنے والے لوگ مراد ہیں لہٰذا ان کے اس اجماع میں کہ یہاں خاص چور مراد ہیں یہی لوگ داخل ہوں گے جن پر اجماع ہے اور اس بات پر بھی ان کا اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دس درہم کی چوری کرنے والا مراد لیا ہے اس سے کم قیمت کا مال چوری کرنے والے کے بارے میں ان کا اختلاف ہے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ یہ ان لوگوں میں شامل ہے جو اللہ تعالیٰ نے مراد لئے ہیں اور دوسرے حضرات فرماتے ہیں وہ ان میں شامل نہیں تو جب اس میں ان کا اختلاف ہے تو ہمارے لیے جائز نہیں کہ بغیر اجماع فقہاء کے ہم انہیں اللہ تعالیٰ کی مراد میں شامل کرنے کی گواہی دیں اور یہ بات جائز ہے کہ جس پر ان کا اجماع ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مراد ہیں، ان کے مراد خداوندی ہونے پر ہم گواہی دیں پس ہم نے دس درہم اور اس سے زائد (قیمت کا) مال چوری کرنے والے کو آیت میں شامل کیا اور اس پر ہاتھ کاٹنے کا حکم لگایا اور دس درہم سے کم مال کے چور کو آیت سے خارج کرتے ہوئے اس کا ہاتھ نہیں کاٹیں گے یہ حضرت

مُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ.

وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَطَاءٍ وَعَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ.

... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا يُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِيْ دِيْنَارٍ أَوْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ.

... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ كَانَ قَوْلُ عَطَاءٍ عَلٰى قَوْلِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ لَا يُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

بَابُ الْإِقْرَارِ بِالسَّرِقَةِ الَّتِيْ تُوْجِبُ الْقَطْعَ

... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَوْنٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ بِسَارِقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا سَرَقَ فَقَالَ مَا إِخَالُهُ سَرَقَ فَقَالَ السَّارِقُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اذْهَبُوْا بِهِ فَاقْطَعُوْهُ ثُمَّ احْسِمُوْهُ ثُمَّ ائْتُوْنِيْ بِهِ فَقُطِعَ ثُمَّ حُسِمَ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَقَالَ تُبْ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ تُبْتُ إِلَى اللّٰهِ فَقَالَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكَ.

... حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ

امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ یہی بات ابن مسعود، حضرت عطاء اور حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔

حضرت قاسم بن عبد الرحمن سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک دینار یا دس درہم کی چوری پر ہی ہاتھ کاٹا جائے۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں حضرت عطاء کا قول بھی حضرت عمرو بن شعیب کے قول کی طرح ہے کہ دس درہموں سے کم (مال کی چوری) پر ہاتھ نہ کاٹا جائے اور تمام تعریفیں تمام جہانوں کے پالنے والے کے لیے ہیں۔

چوری کا اقرار جس سے ہاتھ کاٹنا واجب ہوتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا میں اسے چوری کرنے والا گمان نہیں کرتا چور نے کہا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ میں نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا اسے لے جاؤ اس کا ہاتھ کاٹو پھر اسے کھولتے ہوئے تیل میں داغو اس کے بعد میرے پاس لاؤ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسے لے جایا گیا ہاتھ کاٹنے اور داغنے کے بعد پھر سے لایا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو اس نے کہا میں نے بارگاہ خداوندی میں توبہ کی۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول فرمائی۔

حضرت محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان رضی اللہ عنہ

لہ اقرار کے بعد مکرتے ہوئے [illegible] مروی ہے۔

ثنا ابو معاوية عن محمد بن اسحق عن يزيد بن خصيفة عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۱۱- حدثنا حسين بن نصر قال ثنا ابو نعيم قال ثنا سفيان عن يزيد بن خصيفة فذكر باسناده مثله.

حضرت سفیان، حضرت یزید بن خصیفہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۱۲- حدثنا يونس قال اخبرنا ابن وهب قال سمعت ابن جريج يحدث ان يزيد بن خصيفة اخبره انه سمع محمد بن عبد الرحمن ابن ثوبان يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

حضرت ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ یزید بن خصیفہ نے انہیں بتایا انہوں نے محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۱۳- حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد بن موسى قال ثنا ابن لهيعة قال ثنا يزيد بن ابي حبيب عن عبد الرحمن بن ثعلبة الانصاري عن ابيه ان عمرو بن سمرة بن حبيب بن عبد شمس اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اني سرقت جملا لبني فلان فارسل اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا انا فقدنا جملا لنا فامر به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقطعت يده قال ثعلبة انا انظر اليه حين قطعت يده وهو يقول الحمد لله الذي طهرني منك اردت ان تدخل جسدي النار.

حضرت عبدالرحمن بن ثعلبہ انصاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن سمرہ بن حبیب بن عبد شمس نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے بنو فلاں کا اونٹ چوری کیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا بھیجا انہوں نے عرض کیا ہمارا اونٹ گم ہو گیا ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کا ہاتھ کاٹا گیا حضرت ثعلبہ فرماتے ہیں میں اس شخص کو دیکھ رہا ہوں جب اس کا ہاتھ کاٹا گیا تو وہ کہہ رہا تھا اللہ تعالیٰ کے لیے تمام تعریفیں ہیں جس نے میرے جسم کو جہنم میں داخل ہونے سے پاک کر دیا (بچا لیا)

تحقيق مسئله

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

الرَّجُلَ إِذَا أَقَرَّ بِالسَّرِقَةِ مَرَّةً وَاحِدَةً قُطِعَ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ أَبُو حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ ۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ وَمِنْهُمْ أَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَالُوا لَا تُقْطَعُ حَتّٰى يُقِرَّ مَرَّتَيْنِ ۔

۴۷۱۴- وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ الزَّبِيرِيُّ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ مَوْلَى أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلِصٍّ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوجَدْ مَعَهُ الْمَتَاعُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْطَعْهُ بِإِقْرَارِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً حَتّٰى أَقَرَّ ثَانِيَةً فَهٰذَا أَوْلٰى مِنْ حَدِيثِ الْأَوَّلِ لِأَنَّ فِيهِ زِيَادَةً عَلٰى مَا فِي الْأَوَّلِ ۔

ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص چور کرنے کا ایک بار اقرار کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے انہوں اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) روایت سے استدلال کیا ہے امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ بھی اسی مسلک والوں میں شامل

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے حضر امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی ان میں شامل ہیں وہ فرماتے جب تک دو بار اقرار نہ کرے اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا حضرت ابو مخزومی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور لایا گیا جس نے (چوری کا) اعتراف کیا لیکن اس کے پاس سامان نہ پایا گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا میں خیال نہیں کرتا کہ تم نے چوری کی ہو اس نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین بار اس پر یہی بات لوٹائی اس نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ (میں نے چوری کی ہے) تو آپ کے حکم سے اس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر اسے لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، کہو "میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں" اس نے کہا "میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں پھر آپ نے (بارگاہ خداوندی میں) عرض کیا اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔

تو اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ایک بار اقرار کرنے پر ہاتھ نہیں کاٹا حتیٰ کہ اس نے دوبارہ اقرار کیا پس یہ حدیث پہلی حدیث سے اولیٰ ہے کیونکہ اس میں پہلی کی نسبت اضافہ ہے۔

وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ اَحَدُهُمَا
قَدْ نَسَخَ الْآخَرَ فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ رَجَعْنَا
إِلَى النَّظَرِ فَوَجَدْنَا السُّنَّةَ قَدْ قَامَتْ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُقِرِّ
بِالزِّنَا بِاَنَّهُ رَدَّهُ اَرْبَعًا وَلَمْ يَرْجُمْهُ
بِالْاِقْرَارِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَاُخْرِجَ مِنْ
حُكْمِ الْاِقْرَارِ بِحُقُوْقِ الْآدَمِيِّيْنَ الَّتِيْ يُقْبَلُ
فِيْهَا الْاِقْرَارُ مَرَّةً وَاحِدَةً وَرُدَّ حُكْمُ
الْاِقْرَارِ بِذٰلِكَ اِلٰى حُكْمِ الشَّهَادَةِ عَلَيْهِ
فَلَمَّا كَانَتِ الشَّهَادَةُ عَلَيْهِ غَيْرَ مَقْبُوْلَةٍ
اِلَّا مِنْ اَرْبَعَةٍ فَكَذٰلِكَ جُعِلَ الْاِقْرَارُ بِهِ
لَا يُوْجِبُ الْحَدَّ اِلَّا بِاِقْرَارِهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ
ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ حُكْمَ الْاِقْرَارِ بِالسَّرِقَةِ
اَيْضًا كَذٰلِكَ يُرَدُّ اِلٰى حُكْمِ الشَّهَادَةِ عَلَيْهَا
فَلَمَّا كَانَتِ الشَّهَادَةُ عَلَيْهَا لَا يَجُوْزُ اِلَّا
مِنِ اثْنَيْنِ فَكَذٰلِكَ الْاِقْرَارُ بِهَا لَا يُقْبَلُ
اِلَّا مَرَّتَيْنِ۔

وَقَدْ رَاَيْنَاهُمْ جَمِيْعًا قَدْ رَوَوْا
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ مَاعِزٍ اَنَّهُ لَمَّا هَرَبَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا خَلَّيْتُمْ
سَبِيْلَهُ۔

فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ عَلٰى اَنَّ
رُجُوْعَهُ مَقْبُوْلٌ وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ فِيْ
مَوْضِعِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَعَلُوْا مَنْ
هَرَبَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ رَجَعَ قَبْلَ رَجْمِهِ وَلَمْ
يَخُصُّوْا بِذٰلِكَ الزِّنَا دُوْنَ سَائِرِ الْحُدُوْدِ
فَكَذٰلِكَ نَسْتَحْسِنُ الْاِقْرَارَ فِي الزِّنَا
فَيُقْبَلُ اِلَّا بِعَدَدِ مَا يُقْبَلُ مِنْهُ مِنَ الْبَيِّنَةِ

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان میں سے ایک نے دوسرے کو منسوخ کیا ہو جب اس بات کا احتمال ہے تو ہم نے قیاس کی طرف رجوع کیا تو ہم نے زنا کا اقرار کرنے والے کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو یوں پایا کہ آپ نے اسے چار مرتبہ لوٹایا اور ایک بار اقرار کرنے پر رجم نہیں فرمایا اور اسے ان حقوق سے جن میں ایک بار کا اقرار معتبر ہوتا ہے خارج کر دیا اور اس اقرار کے حکم کو گواہی کے حکم کی طرف لوٹا دیا تو جس طرح اس کے خلاف چار سے کم گواہوں کی گواہی معتبر نہیں زنا کے اقرار کو بھی اسی طرح قرار دیا گیا کہ جب تک چار بار اقرار نہ ہو حد واجب نہ ہوگی تو اس سے ثابت ہوا کہ چوری کے اقرار کو بھی اسی کی گواہی کی طرف لوٹایا جائے گا تو جس طرح اس کے خلاف دو سے کم کی گواہی قبول نہیں اسی طرح اقرار بھی دو بار ہو گا تب قبول کیا جائے گا۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ ان سب راویوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زنا کا اقرار کرنے والے کے بارے میں روایت کیا کہ جب وہ بھاگ کھڑا ہوا تو آپ نے فرمایا تم نے اس کا راستہ چھوڑ کیوں نہ دیا۔

تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے نزدیک اس کا رجوع معتبر ہے اور ہم نے باب حدود میں اسے بیان کیا ہے انہوں نے کہا کہ جو شخص اقرار کے بعد بھاگ گیا تو اس کا رجوع قبول کیا جائے گا انہوں نے اس بات کو باقی حدود کو چھوڑ کر صرف زنا کے ساتھ خاص نہیں کیا تو اسی طرح جس زنا کے اقرار میں وہی تعداد معتبر ہو گی جو گواہی کے لیے قبول کی جاتی ہے تو تمام

أَنَّهُ لَا يُقْبَلُ الْإِقْرَارُ بِسَائِرِ حُدُودِ اللَّهِ إِلَّا بِعَدَدِ مَا يُقْبَلُ عَلَيْهَا مِنَ الْبَيِّنَةِ۔

فَادْخَلَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي هٰذَا عَلَى أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَالَ لَوْ كَانَ لَا يُقْطَعُ فِي السَّرِقَةِ حَتّٰى يُقِرَّ بِهَا سَارِقُهَا مَرَّتَيْنِ لَكَانَ إِذَا أَقَرَّ أَوَّلَ مَرَّةٍ صَارَ مَا أَقَرَّ بِهِ عَلَيْهِ دَيْنًا وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ الْقَطْعُ بَعْدَ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ السَّارِقُ لَا يُقْطَعُ فِيمَا قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ بِأَخْذِهِ إِيَّاهُ دَيْنًا۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا لِأَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ لَوْ لَزِمَ ذٰلِكَ أَبَا يُوسُفَ فِي السَّرِقَةِ لَلَزِمَ مُحَمَّدًا مِثْلُهُ فِي الزِّنَاءِ أَيْضًا إِذَا كَانَ الزَّانِي فِي قَوْلِهِمْ لَا يُحَدُّ فِيمَا قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ فِيهِ مَهْرٌ كَمَا لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِيمَا قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ دَيْنًا فَلَوْ كَانَتْ هٰذِهِ الْعِلَّةُ الَّتِي احْتَجَّ بِهَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى أَبِي يُوسُفَ يَجِبُ بِهَا فَسَادُ قَوْلِ أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي الْإِقْرَارِ بِالسَّرِقَةِ لَلَزِمَ مُحَمَّدًا مِثْلُ ذٰلِكَ فِي الْإِقْرَارِ بِالزِّنَاءِ وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَمَّا أَقَرَّ بِالزِّنَاءِ مَرَّةً لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ حَدٌّ وَقَدْ أَقَرَّ بِوَطْيٍ لَا يُحَدُّ فِيهِ بِذٰلِكَ الْإِقْرَارِ

فَوَجَبَ عَلَيْهِ مَهْرٌ

فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُحَدَّ فِي وَطْيٍ قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ فِيهِ مَهْرٌ فَإِذَا كَانَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللَّهُ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ حُجَّةٌ فِي الْإِقْرَارِ بِالزِّنَاءِ فَكَذٰلِكَ أَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ حُجَّةٌ فِي الْإِقْرَارِ بِالسَّرِقَةِ۔

حدود میں اسی طرح اتنی بار کا اقرار مقبول ہوگا جتنی گواہی ضروری ہے۔

اس سلسلے میں حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ پر اعتراض کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر چور کا ہاتھ اس وقت تک نہ کاٹا جائے جب تک وہ دو بار اقرار نہ کرے تو جب وہ پہلی بار اقرار کرے گا تو یہ مال اس پر قرض ہو جائے گا اور اس کے بعد اس کا ہاتھ کاٹنا جائز نہ ہوگا کیونکہ جو چیز اس کے لینے سے اس پر قرض ہو گئی اس پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔

اس سلسلے میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حق میں ہماری دلیل یہ ہے کہ اگر یہ بات چوری کے سلسلے میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ پر لازم آتی ہے تو زنا کے سلسلے میں اسی قسم کی بات حضرت امام محمد رحمہ اللہ پر بھی لازم آئے گی۔ کیونکہ جب زانی پر مہر لازم ہوگا تو اس صورت میں بالاتفاق حد واجب نہ ہوگی جس طرح چور پر مال کے قرض ہو جانے کی صورت میں اس کا ہاتھ کاٹا نہیں جاتا پس اگر اس علت کی وجہ سے جس سے حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے خلاف استدلال کیا ہے، چوری کے اقرار کے سلسلے میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کا فساد لازم آتا ہے تو زنا کے اقرار کے سلسلے میں حضرت امام محمد رحمہ اللہ پر بھی یہی بات لازم ہوگی کیونکہ جب اس نے ایک بار زنا کا اقرار کیا تو حد واجب نہ ہوگی اور وہ ایسی وطی کا اقرار کر چکا ہے جس کی وجہ سے حد واجب نہیں ہوئی پس اس پر مہر لازم ہوگا اب جس وطی سے مہر واجب ہو گیا اس کی وجہ سے حد واجب نہ ہو گی تو جب زنا کے اقرار کی صورت میں یہ بات (ایک بار اقرار سے حد کا ساقط ہونا) امام محمد کے خلاف حجت نہیں تو چوری کے اقرار کے سلسلہ میں یہ بات امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے خلاف بھی حجت نہیں ہوگی۔

وَقَدْ رَدَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الَّذِي أَقَرَّ عِنْدَهُ بِالسَّرِقَةِ مَرَّتَيْنِ۔

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَجُلًا أَقَرَّ عِنْدَهُ بِسَرِقَةٍ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ قَدْ شَهِدْتَ عَلَى نَفْسِكَ شَهَادَتَيْنِ قَالَ فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ وَعُلِّقَتْ فِي عُنُقِهِ أَفَلَا تَرَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رَدَّ حُكْمَ الْإِقْرَارِ بِالسَّرِقَةِ إِلَى حُكْمِ الشَّهَادَةِ عَلَيْهَا فِي عَدَدِ الشُّهُودِ فَكَذٰلِكَ الْإِقْرَارُ بِحُدُودِ اللهِ كُلِّهَا لَا يُقْبَلُ فِي ذٰلِكَ الْأَعْدَادِ مَا يُقْبَلُ مِنَ الشُّهُودِ عَلَيْهَا۔

(حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس شخص کو جس نے آپ کے پاس چوری کا اقرار کیا دو بار لوٹا دیا یعنی دوبار اقرار کرایا)

حضرت قاسم بن عبدالرحمن اپنے والد سے اور وہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کے پاس ایک شخص نے چوری کا دو بار اقرار کیا تو آپ نے فرمایا تم نے اپنے نفس کے خلاف دو بار گواہی دی ہے راوی فرماتے ہیں پھر آپ کے حکم سے اس کا ہاتھ کاٹا گیا اور اسے اس کی گردن میں لٹکا دیا گیا تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے چوری کے اقرار کے سلسلے میں گنتی کا حکم گواہی کے حکم کی طرف لوٹا دیا اللہ تعالیٰ کی تمام حدود میں اسی طرح ہوگا اور اتنی بار کا اقرار ہی قبول ہوگا جتنے لوگوں کی گواہی قبول کی جاتی ہے۔

۲۱ بَابُ الرَّجُلِ يَسْتَعِيرُ الْحُلِيَّ فَلَا يَرُدُّهُ هَلْ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ قَطْعٌ أَمْ لَا

ادہار لئے ہوئے زیورات واپس نہ کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہیں

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ رُوِيَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَسْتَعِيرُ الْحُلِيَّ وَلَا تَرُدُّهُ فَقَالَ فَأُتِيَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُطِعَتْ۔

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ رِجَالٍ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت معمر سے مروی ہے وہ حضرت زہری سے وہ حضرت عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت زیورات ادہار کے طور پر لیتی اور پھر واپس نہ کرتی اسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں ایک مخزومیہ عورت بطور ادہار سامان لیتی اور اس کا انکار کر دیتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اس کے گھر والے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے (سفارش کے لیے) گفتگو کی حضرت

marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا فَأَتَى أَهْلُهَا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَلَّمُوْهُ فَكَلَّمَ أُسَامَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُسَامَةُ أَلَا أَرَاكَ تُكَلِّمُنِيْ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَقَالَ إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُ إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ قَطَعُوْهُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا فَقَطَعَ يَدَ الْمَخْزُوْمِيَّةِ.

اسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تو آپ نے فرمایا اے اسامہ! کیا میں نہیں دیکھتا کہ تم اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں کو اس بات نے ہلاک کیا کہ جب ان میں سے کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹتے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا) بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا تو آپ نے مخزومیہ عورت کا ہاتھ کاٹ دیا۔

تَحْقِيْقُ مَسْئَلَهٗ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنِ اسْتَعَارَ شَيْئًا فَجَحَدَهٗ وَجَبَ أَنْ تُقْطَعَ فِيْهِ وَكَانَ عِنْدَهُمْ بِذٰلِكَ فِيْ مَعْنَى السَّارِقِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يُقْطَعُ وَيُضَمَّنُ.

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدْ رَوَاهُ مَعْمَرٌ كَمَا ذَكَرُوْا وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُهٗ فَزَادَ فِيْهِ أَنَّ تِلْكَ الْمَرْأَةَ الَّتِيْ كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْحُلِيَّ فَلَا تَرُدُّهٗ سَرَقَتْ فَقَطَعَهَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَرِقَتِهَا.

۴۷۱- فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهٗ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جو شخص کوئی چیز ادھار کے طور پر لے پھر اس کا انکار کر دے تو اس کا ہاتھ کاٹنا واجب ہے اور ان کے نزدیک یہ چور کے معنیٰ میں ہے انہوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہاتھ نہ کاٹا جائے البتہ اس کا تاوان لیا جائے۔

ان کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث کو حضرت معمر نے روایت کیا جیسا کہ انہوں نے ذکر کیا لیکن ان کے علاوہ کچھ دوسرے حضرات نے بھی اضافہ کے ساتھ روایت کیا کہ جو عورت زیورات ادھار لے کر واپس نہیں دیتی تھی اس نے چوری کی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے چوری کرنے کی وجہ سے ہاتھ کاٹا۔

اس سلسلے یوں مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں عہد رسالت میں فتح مکہ کے زمانے میں ایک عورت نے چوری کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ

يَوْمَ الْفَتْحِ فَأُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُقْطَعَ فَكَلَّمَهُ فِيْهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَهُ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ النَّاسَ مَنْ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ يَدُهَا۔

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يَجْتَرِئُ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ مَعْنَاهُ۔

فَثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ الْقَطْعَ كَانَ بِخِلَافِ الْمُسْتَعَارِ الْمَجْحُوْدِ۔

۱۹۷۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى الْقَطْعِ فِي الْخِيَانَةِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

وسلم سے بات چیت کی تو آپ کے چہرۂ انور کا رنگ متغیر ہو گیا اور فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لیے بخشش طلب کیجئے جب شام کا وقت ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی جیسا کہ اس کے لائق ہے پھر فرمایا اما بعد! تم سے پہلے لوگوں کو اس بات نے ہلاک کیا کہ جب ان میں سے کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر حضرت فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا) بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا پھر اس چوری کرنے والی عورت کے بارے میں حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ قریش کو ایک چوری کرنے والی مخزومیہ عورت کے معاملے نے پریشان کیا تو انہوں نے (ایک دوسرے سے) کہا کہ اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بات کرنے کی کسے جرأت ہو سکتی ہے تو (بعض نے جواباً) کہا کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کون شخص اس بات کی جرأت کر سکتا ہے؟ پھر انہوں نے (راوی نے) اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اس چیز پر ہاتھ نہیں کاٹا گیا جو بطور ادھار لی گئی اور پھر اس کا انکار کر دیا گیا۔

خیانت کی صورت میں ہاتھ نہ کاٹنے کے بارے میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیانت کرنے والے مال اچکنے

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس علی الخائن ولا علی المختلس ولا علی المنتهب قطع۔

۲۰.. حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن جریج قال ثنا ابن جریج فذکر باسنادہ مثلہ۔

۲۰۰. حدثنا عبید بن رجال حدثنا اسمعیل بن سالم حدثنا شبابۃ بن سوار قال ثنا المغیرۃ بن مسلم عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

فلما کان الخائن لا قطع علیہ وقد فرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینہ وبین السارق ۔ وکانت السنۃ قد ثبتت ان السارق الذی یجب علیہ القطع انما هو السارق مقدارا من المال معلوما من حرز وکان المستعیر اخذ المال المستعار من غیر حرز ثبت انہ لا قطع علیہ فی ذلک لعدم الحرز وھذا الذی ذکرنا من تصحیح معانی ھذہ الآثار قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

والے اور لوٹنے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

حضرت علی بن ابراہیم بلخی فرماتے ہیں ہم سے ابن جریج نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت مغیرہ بن مسلم حضرت ابو الزبیر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو جب خیانت کرنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اور چور کے درمیان فرق کیا اور یہ سنت سے ثابت ہے کہ جس چور کا ہاتھ کاٹنا واجب ہے اس سے وہ چور مراد ہے جو مال کی ایک معلوم مقدار کسی کی حفاظت سے چوری کرے جبکہ ادھار لینے والے نے ادھار مال محفوظ مقام سے حاصل نہیں کیا تو چونکہ وہ مال محفوظ نہ تھا لہٰذا اس پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا تو روایات کے معانی کی تصحیح کے سلسلے میں یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

باب سرقۃ الثمر والکثر

۲۰۰. حدثنا یونس قال اخبرنا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن یحیی بن سعید عن محمد بن یحیی بن حبان ان عبدا سرق ودیا من حائط رجل فغرسہ فی حائط سیدہ فخرج صاحب الودی یلتمس ودیہ فوجدہ فاستعدی علی

پھل اور شگوفہ کی چوری

حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان فرماتے ہیں کہ ایک غلام نے کسی شخص کے باغ سے کھجور کی شاخ چوری کر کے اپنے مالک کے باغ میں گاڑ دی شاخ کا مالک اپنی شاخ تلاش کرتے ہوئے نکلا اور اس غلام کو پا لیا وہ اسے مروان بن حکم کے پاس لے گیا مروان نے غلام کو قید خانے میں ڈال دیا اور اس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا غلام کا مالک حضرت رافع بن خدیج کے پاس چلا گیا انہوں نے

الْعَبْدِ عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَسَجَنَ الْعَبْدَ وَأَرَادَ قَطْعَ يَدِهِ فَانْطَلَقَ سَيِّدُ الْعَبْدِ إِلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخَذَ غُلَامِي وَهُوَ يُرِيدُ قَطْعَ يَدِهِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تَمْشِيَ مَعِي إِلَيْهِ فَتُخْبِرَهُ بِالَّذِي سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشَى مَعَهُ رَافِعٌ حَتَّى أَتَى مَرْوَانَ فَقَالَ أَخَذْتَ عَبْدًا لِهَذَا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَنْتَ صَانِعٌ بِهِ قَالَ أَرَدْتُ قَطْعَ يَدِهِ فَقَالَ لَهُ رَافِعٌ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ فَأَمَرَ مَرْوَانُ بِالْعَبْدِ فَأُرْسِلَ۔

بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھلوں اور شگوفوں (کی چوری) پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا اس شخص نے عرض کیا کہ مروان بن حکم نے میرے غلام کو پکڑ رکھا ہے اور وہ اس کا ہاتھ کاٹنا چاہتا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ اس کے پاس جائیں اور جو کچھ آپ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اسے بتائیں چنانچہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ تشریف لے گئے مروان کے پاس پہنچے تو فرمایا تم نے اس کا غلام پکڑا ہوا ہے اس نے کہا "جی ہاں" فرمایا اس کے ساتھ کیا سلوک کرے گا؟ اس نے کہا میں اس کا ہاتھ کاٹنا چاہتا ہوں حضرت رافع نے فرمایا میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا پھلوں اور شگوفوں پر ہاتھ کاٹنا نہیں ہے چنانچہ مروان کے حکم پر غلام کو چھوڑ دیا گیا۔

۲۳۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ أَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ فَجَاءَ بِهِ فَغَرَسَهُ فِي مَكَانٍ آخَرَ فَأُتِيَ بِهِ مَرْوَانُ فَأَرَادَ أَنْ يَقْطَعَهُ فَشَهِدَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ۔

حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان، اپنے چچا حضرت واسع بن حبان سے روایت کرتے ہیں کہ ایک غلام نے کسی شخص کے باغ سے شاخ چوری کر کے دوسری جگہ گاڑ دی وہ شخص (مالک) مروان کے پاس آیا مروان نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا تو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھلوں اور شگوفوں میں ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّهُ لَا يُقْطَعُ فِي شَيْءٍ مِنَ الثَّمَرِ وَلَا مِنَ الْكَثَرِ سَوَاءٌ عِنْدَهُمْ أُخِذَ مِنْ حَائِطِ صَاحِبِهِ أَوْ مِنْ مَنْزِلِهِ بَعْدَ مَا قَطَعَهُ وَأَحْرَزَهُ فِيهِ وَقَالُوا لَا قَطْعَ أَيْضًا فِي جَرِيدِ النَّخْلِ وَلَا فِي خَشَبِهِ لِأَنَّ رَافِعًا لَمْ يَسْأَلْ عَنْ قِيمَةِ مَا كَانَ فِي الْوَدِيِّ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ پھلوں اور شگوفوں کی چوری پر ہاتھ نہ کاٹا جائے چاہے وہ کسی کے باغ سے چوری کرے یا اس کے گھر سے جبکہ اس نے کاٹ کر گھر میں محفوظ کر لیا ہو وہ فرماتے ہیں کھجور کی شاخ اور لکڑی میں بھی ہاتھ کاٹنا نہیں ہے کیونکہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے نہ تو اس مسروقہ

marfat.com

الْمَسْرُوْقَةِ مِنَ الْجَرِيْدِ وَلَا عَنْ قِيْمَةِ جِذْعِهَا
وَدَرَءَ الْقَطْعَ عَنِ السَّارِقِ فِيْ ذٰلِكَ لِقَوْلِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِيْ كَثَرٍ
وَّهُوَ الْجُمَّارُ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَا قَطْعَ فِي
الْجُمَّارِ وَلَا فِيْمَا يَكُوْنُ عِنْدَهُ مِنَ الْجَرِيْدِ وَ
الْخَشَبِ وَالثَّمَرِ **وَمِمَّنْ** قَالَ ذٰلِكَ أَبُوْ
حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا
هٰذَا الَّذِيْ حَكَاهُ رَافِعٌ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ
وَّلَا كَثَرٍ وَهُوَ عَلَى الثَّمَرِ وَالْكَثَرِ الْمَأْخُوْذَيْنِ
مِنَ الْحَوَائِطِ الَّتِيْ لَيْسَتْ بِحِرْزٍ لِّمَا فِيْهَا
فَأَمَّا مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ أُحْرِزَ فَحُكْمُهٗ
حُكْمُ سَائِرِ الْأَمْوَالِ وَيَجِبُ الْقَطْعُ عَلٰى مَنْ
سَرَقَ مِنْ ذٰلِكَ الْمِقْدَارَ الَّذِيْ يَجِبُ الْقَطْعُ
فِيْهِ۔

۷۲۴۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا رَوَيْنَاهُ
عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ لَمَّا
سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ لَا قَطْعَ
فِيْهِ إِلَّا مَا أَوَاهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ
فَفِيْهِ الْقَطْعُ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ
فَفِيْهِ غَرَامَةُ مِثْلِهٖ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ۔

۷۲۵۔ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ
دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ
إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ
عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ أَيْضًا۔

فَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

شاخ کی قیمت پوچھی اور نہ ہی تنے کی قیمت ، او
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد
گرامی کے سبب حد کو دور کر دیا کہ شگوفے کی چوری
ہاتھ کاٹنا نہیں تو اس سے ثابت ہوا کہ کھجور کے گود
میں ہاتھ کاٹنا نہیں اسی طرح شاخ، لکڑی اور پھل میں بھی ہا
کاٹنا نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی اسی بات کے
قائلین میں ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہو
فرمایا کہ یہ جو کچھ انہوں نے بواسطہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ، نب
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ پھل اور شگوفے (گود
کی چوری پر ہاتھ کاٹنا نہیں تو اس سے مراد وہ ہے جو با
سے چوری کیا جائے اور وہ حفاظت میں نہیں ہوتا لیکن جب
محفوظ کر لیا گیا تو اس کا حکم باقی تمام مالوں جیسا ہوگا او
جس مقدار پر ہاتھ کاٹنا واجب ہوتا ہے اتنی
مقدار کی چوری پر ہاتھ کاٹنا لازم ہو
گا۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال
کیا ہے جو ہم نے اسی کتابت کے کسی دوسرے باب میں روایت
کی ہے کہ جب لٹکے ہوئے پھلوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ
نے فرمایا کہ ہاتھ اسی میں کاٹا جائے گا جس کو ستور جگہ دے اور
وہ وہاں کی قیمت کو پہنچ جائے اس میں ہاتھ کاٹنا ہوگا اور جو
مال ڈھال کی قیمت کو نہ پہنچے اس میں اس کے برابر تاوان ہے
اور بطور سزا چند کوڑے ہیں۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے
دادا سے یہ بات روایت کرتے ہیں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسروق

وَسَلَّمَ فِي الثِّمَارِ الْمَسْرُوقَةِ بَيْنَ مَا آوَاهُ الْجَرِينُ مِنْهَا وَبَيْنَ مَا لَمْ يُؤْوِهِ، وَكَانَ فِي الشَّجَرِ، فَجَعَلَ فِيمَا أَوَاهُ الْجَرِينُ مِنْهَا الْقَطْعَ وَفِيمَا لَمْ يُؤْوِهِ الْجَرِينُ الْغُرْمَ وَالنَّكَالَ، فَتَصْحِيحُ هَذَا الْحَدِيثِ وَمَا رَوَاهُ رَافِعٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ أَنْ يُجْعَلَ مَا رَوَى رَافِعٌ هُوَ عَلَى مَا كَانَ فِي الْحَوَائِطِ الَّتِي لَمْ يُحْرِزْهَا فِيهِمَا عَلَى مَا فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، وَمَا فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مِمَّا زَادَ عَلَى مَا فِي حَدِيثِ رَافِعٍ فَهُوَ خِلَافُ مَا فِي حَدِيثِ رَافِعٍ فَفِي ذَلِكَ الْقَطْعُ وَلَا قَطْعَ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ يَسْتَوِي هَذَانِ الْأَثَرَانِ وَلَا يَتَضَادَّانِ وَهَذَا قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى۔

پھلوں کے سلسلے میں سٹور میں محفوظ اور غیر محفوظ جو درخت کے اوپر ہے میں فرق کیا جو سٹور میں محفوظ ہے اس کی چوری پر ہاتھ کاٹنا لازم قرار دیا اور جو محفوظ نہیں اس میں تاوان اور سزا کا حکم فرمایا تو اس حدیث اور جو کچھ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ پھلوں اور گودے کی چوری پر ہاتھ کاٹنا نہیں دونوں کو یوں صحیح قرار دیا جا سکتا ہے کہ حضرت رافع کی حدیث سے وہ پھل مراد ہوں جو باغوں کے اندر ہیں اور محفوظ نہیں کئے گئے جیسا کہ حضرت رافع کی روایت سے زائد الفاظ ہیں جو حضرت رافع کی روایت کے خلاف ہیں (یعنی محفوظ پھل کا بھی ذکر ہے) اور اس پر ہاتھ کاٹنا ہے اور اس کے علاوہ پر ہاتھ کاٹنا نہیں لہٰذا یہ دونوں روایتیں برابر ہو گئیں اور ان میں اختلاف نہیں ہوگا حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے۔

كِتَابُ الْجِنَايَاتِ

جنایات کا بیان

باب۲۱ مَا يَجِبُ فِي قَتْلِ الْعَمْدِ وَجِرَاحِ الْعَمْدِ

۴۷۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ ثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ ثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ ثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مَكَّةَ قَتَلَتْ هُذَيْلٌ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ بِقَتِيلٍ كَانَ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُقْتَلَ وَإِمَّا أَنْ يُؤَدَّى وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ فِي حَدِيثِهِ قَتَلَتْ خُزَاعَةُ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ ذِكْرُ مَا يَجِبُ فِي النَّفْسِ خَاصَّةً۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ

جان بوجھ کر قتل یا زخمی کرنے کی سزا

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ مکرمہ کو فتح فرمایا تو حضرت ہذیل نے بنولیث کے ایک شخص کو اپنے ایک مقتول کے بدلے میں جسے دور جاہلیت میں قتل کیا گیا تھا، قتل کر دیا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا آپ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا جس کا کوئی عزیز قتل کیا جائے تو وہ دو باتوں میں سے ایک کو اختیار کرلے یا تو اسے قتل کرنے کا مطالبہ) کرے یا خون بہا لے۔ (اس حدیث کو محمد بن عبداللہ اور ابو بکرہ دونوں نے روایت کیا لیکن) الفاظ حضرت محمد بن عبداللہ کے ہیں حضرت ابو بکرہ نے اپنی روایت میں فرمایا کہ خزاعہ نے بنولیث کا ایک شخص قتل کیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں وہ بات مذکورہ ہے جو صرف قتل نفس پر واجب ہوتی ہے۔

بواسطہ حضرت ابوشریح خزاعی بھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ ثَنِيْ سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا شُرَيْحٍ الْكَعْبِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ خُطْبَتِهٖ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ أَلَا إِنَّكُمْ مَعْشَرُ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هٰذَا الْقَتِيْلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَإِنِّيْ عَاقِلُهٗ فَمَنْ قُتِلَ لَهٗ بَعْدَ مَقَالَتِيْ قَتِيْلٌ فَأَهْلُهٗ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ بَيْنَ أَنْ يَأْخُذُوا الْعَقْلَ وَبَيْنَ أَنْ يَقْتُلُوْا.

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا.

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي الْعَوْجَاءِ عَنْ أَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُصِيْبَ بِدَمٍ أَوْ بِخَبْلٍ يَعْنِيْ بِالْخَبْلِ الْجِرَاحَ فَوَلِيُّهٗ بِالْخِيَارِ بَيْنَ إِحْدٰى ثَلَاثٍ بَيْنَ أَنْ يَعْفُوَ أَوْ يَقْتَصَّ أَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ فَإِنْ أَتَى الرَّابِعَةَ فَخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ فَإِنْ قَبِلَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيْهَا مُخَلَّدًا.

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا عَبَّادٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي الْعَوْجَاءِ عَنْ أَبِيْ شُرَيْحٍ

وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت سعید مقبری فرماتے ہیں میں نے حضرت شریح کعبی رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا سنو! تم خزاعہ کے گروہ نے ہذیل قبیلہ کے اس شخص کو قتل کیا اور میں اس کی طرف سے دیت ادا کروں گا میری اس گفتگو کے بعد جس کا کوئی شخص قتل ہو گیا تو اس مقتول کے گھر والے دو باتوں میں سے ایک کو اختیار کر سکتے ہیں دیت وصول کریں یا (اس قاتل کو) قتل کریں۔

دوسرے طرق سے بھی بواسطہ حضرت شریح خزاعی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نفس سے کم جنایت کے بارے میں اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت سفیان بن ابو العوجاء، حضرت ابو شریح خزاعی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قتل ہو جائے یا اسے زخم پہنچے (خبل سے مراد زخم ہے) تو اس کے ولی کو تین باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے معاف کر دے بدلہ لے یا دیت وصول کرے اگر وہ کوئی چوتھی بات اختیار کرے تو اس کا ہاتھ پکڑ لو (یعنی روک دو) اور اگر وہ ان (تین) میں سے ایک بات قبول کرنے کے بعد زیادتی کرے تو اس کے لیے جہنم ہے اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

ایک دوسرے طریقے سے بھی حضرت ابو شریح، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

maarfat.com

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ حُكْمَ الْجِرَاحِ الْعَمْدِ كَحُكْمِ الْقَتْلِ الْعَمْدِ فِيْمَا يَجِبُ فِيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنَ الْقِصَاصِ وَالدِّيَةِ ۔

تو اس حدیث میں ہے کہ جان بوجھ کر زخمی کرنے کا حکم جان بوجھ کر قتل کرنے کے حکم جیسا ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک میں قصاص یا دیت واجب ہوتی ہے ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَتَلَ عَمَدًا فَوَلِيُّهُ بِالْخِيَارِ بَيْنَ اَنْ يَعْفُوَ اَوْ يَاْخُذَ الدِّيَةَ اَوْ يَقْتَصَّ رَضِيَ بِذٰلِكَ الْقَاتِلُ اَوْ لَمْ يَرْضَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جب کسی شخص کو جان بوجھ کر قتل کیا گیا تو اس کے ولی کو اختیار ہے معاف کر دے ، یا دیت وصول کرے یا قصاص لے قاتل اس پر راضی ہو یا نہ انہوں نے اس (مندرجہ بالا) روایت سے استدلال کیا ہے ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ الدِّيَةَ اِلَّا بِرِضَاءِ الْقَاتِلِ ۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی وہ فرماتے ہیں کہ قاتل کی مرضی کے بغیر وہ دیت نہیں لے سکتا ۔

۷۳۰ - وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ اَنَّ قَوْلَهٗ اَوْ يَاْخُذَ الدِّيَةَ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى مَا قَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى وَيَجُوْزُ اَنْ يَّاْخُذَ الدِّيَةَ اِنْ اُعْطِيَهَا كَمَا يُقَالُ لِلرَّجُلِ خُذْ بِدَيْنِكَ اِنْ شِئْتَ دَرَاهِمَ وَاِنْ شِئْتَ دَنَانِيْرَ وَاِنْ شِئْتَ عُرُوْضًا وَّلَيْسَ يُرَادُ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ يَاْخُذُ ذٰلِكَ رَضِيَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الدَّيْنُ بِذٰلِكَ اَوْ كَرِهَ وَلٰكِنْ يُّرَادُ اِبَاحَةُ ذٰلِكَ لَهٗ اِنْ اُعْطِيَهٗ ۔

ان کی دلیل یہ ہے کہ آپ کے ارشاد گرامی "یا وہ دیت لے" سے وہ بات بھی مراد ہو سکتی ہے جو پہلے قول والوں نے کہی ہے اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے لیے دیت لینا جائز ہے اگر اس کو دی جائے جیسے کسی شخص کو کہا جائے اپنے قرض کے بدلے اگر چاہو تو درہم لو، چاہو تو دینار لو اور اگر چاہو تو سامان لو، اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ (قرض خواہ) یہ چیز ضرور لے قرض دار اس پر راضی ہو یا اسے ناپسند کرے بلکہ اس سے محض جواز مراد ہے کہ اگر اسے دیا جائے تو وہ لے سکتا ہے ۔

۷۳۱ - فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ وَمَا حَاجَتُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ هٰذَا قِيْلَ لَهٗ لِمَا قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ان کو یہ بات ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی تو اسے کہا جائے گا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے ۔

۷۳۲ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْقِصَاصُ فِيْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِمْ دِيَةٌ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ اِلٰى قَوْلِهٖ فَمَنْ عُفِيَ

حضرت مجاہد، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں قصاص تھا۔ دیت نہیں تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے بارے میں فرمایا "تم پر مقتولوں کے بارے میں قصاص فرض کیا گیا آزاد کے بدلے" (آخر تک) پھر فرمایا پس جس کو اپنے بھائی کی طرف سے کچھ معاف کیا جائے (آخر تک) تو جان بوجھ کر قتل کرنے کی صورت

لہ من اخیہ شیء والعفو فی ان تقبل الدیۃ فی العمد ذلک تخفیف من ربکم مما کان کتب علی من کان قبلکم۔

۳۳۷ ـ فاخبر ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ان بنی اسرائیل لم یکن فیہم دیۃ ای ان ذلک کان حرا ما علیہم ان یاخذوہ او یتعرضوا بالدم بدلا او یترکوہ حتی یسفکوہ وان ذلک مما کان کتب علیہم فخفف اللہ تعالی عن ہذہ الامۃ ونسخ ذلک الحکم بقولہ فمن عفی لہ من اخیہ شیء فاتباع بالمعروف واداء الیہ باحسان معناہ اذا وجب الاداء وسنبین ما قیل فی ذلک فی موضعہ من ہذا الباب ان شاء اللہ تعالی۔

۳۳۸ ـ فبین لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ذلک ایضا علی ہذا الجہۃ فقال من قتل لہ ولی فہو بالخیار بین ان یقتص او یعفو او یاخذ الدیۃ التی ابیحت لہذہ الامۃ وجعل لہم اخذہا اذا اعطوہا ہذا وجہ یحتملہ ہذا الحدیث ولیس لاحد اذا کان حدیث مثل ہذا یحتمل وجہین متکافئین ان یعطفہ علی احدہما دون الآخر الا بدلیل من غیرہ یدل ان معناہ علی ما عطفہ علیہ۔

فنظرنا فی ذلک ہل نجد من ذلک شیئا یدل علی شیء من ذلک فقال اہل المقالۃ الاولی فقد قال اللہ عز وجل فمن عفی لہ من اخیہ

میں معافی یہ ہے کہ دیت قبول کرے، یہ تمہارے رب کی طرف سے پہلی امتوں کی نسبت (تم پر) آسانی ہے۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ بنی اسرائیل میں دیت نہیں تھی یعنی ان پر حرام تھا کہ وہ دیت لیں یا اس کی وجہ سے قصاص چھوڑ دیں یہاں تک کہ وہ خون بہائیں (یعنی خون بہانا ضروری تھا) یہ بات ان لوگوں پر فرض تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس امت پر آسانی فرمائی اور اپنے اس ارشاد سے کہ جس کو اپنے بھائی کی طرف سے کچھ معاف کیا جائے تو اچھے طریقے سے (دیت کا) تقاضا کرنا ہے اور عمدہ طریقے سے ادا کرنا ہے، اس پہلے حکم کو منسوخ کر دیا، عمدگی کے ساتھ ادائیگی کا مطلب یہ ہے کہ جب اس کا ادا کرنا واجب ہو اس سلسلے میں جو گفتگو کی گئی ہے اسے ہم اسی باب میں اس کے مناسب مقام پر بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو اس جہت سے بھی بیان فرمایا آپ نے فرمایا جس کا کوئی رشتہ دار قتل ہو جائے تو اسے اختیار ہے قصاص لے یا معاف کر دے یا دیت حاصل کرے جو اس امت کے لیے حلال کی گئی تو جب انہیں دیت دی جائے تو ان کے لیے اس کا لینا جائز ہے۔

اس حدیث میں اس بات کا بھی احتمال ہے اور کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ جب کسی حدیث میں اس طرح کے دو مساوی پہلوؤں کا احتمال ہو تو وہ ایک کو چھوڑ کر دوسری پر محمول کرے البتہ اس پر کوئی دوسری دلیل پائی جاتی ہو جو اس معنی کے مراد ہونے پر دلالت کرتی ہو تو وہی معنی مراد ہوں گے۔

تو ہم نے غور و فکر کیا کہ کیا ہم کوئی ایسی بات پاتے ہیں جو ان میں سے ایک مفہوم پر دلالت کرے تو پہلے قول والے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس کو اپنے بھائی کی طرف سے کچھ معاف

marfat.com

شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ الآية.

فَأَخْبَرَ عَزَّ وَجَلَّ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ أَنَّ لِلْوَلِيِّ أَنْ يَعْفُوَ أَوْ يَتَّبِعَ الْقَاتِلَ بِإِحْسَانٍ فَاسْتَدَلُّوا بِذٰلِكَ أَنَّ لِلْوَلِيِّ إِذَا عَفَا أَنْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ مِنَ الْقَاتِلِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ اشْتَرَطَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فِي عَفْوِهِ عَنْهُ.

قِيلَ لَهُمْ مَا فِي هٰذَا دَلِيلٌ عَلَى مَا ذَكَرْتُمْ وَقَدْ يَحْتَمِلُ ذٰلِكَ وُجُوهًا أَحَدُهَا مَا وَصَفْتُمْ وَيَحْتَمِلُ أَيْضًا فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ عَلَى الْجِهَةِ الَّتِي قُلْنَا بِرِضَاءِ الْقَاتِلِ أَنْ يُعْفَى عَنْهُ عَلَى مَا يُؤْخَذُ مِنْهُ وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ تَكُونَ ذٰلِكَ فِي الدَّمِ الَّذِي يَكُونُ بَيْنَ جَمَاعَةٍ فَيَعْفُو أَحَدُهُمْ فَيَتَّبِعُ الْبَاقُونَ الْقَاتِلَ بِحِصَصِهِمْ مِنَ الدِّيَةِ بِالْمَعْرُوفِ وَيُؤَدِّي ذٰلِكَ إِلَيْهِمْ بِإِحْسَانٍ.

هٰذِهِ تَأْوِيلَاتٌ قَدْ تَأَوَّلَتِ الْعُلَمَاءُ هٰذِهِ الْآيَةَ عَلَيْهَا فَلَا حُجَّةَ فِيهَا لِبَعْضٍ عَلَى بَعْضٍ إِلَّا بِدَلِيلٍ آخَرَ فِي آيَةٍ أُخْرَى مُتَّفَقٍ عَلَى تَأْوِيلِهَا أَوْ سُنَّةٍ أَوْ إِجْمَاعٍ وَفِي حَدِيثِ أَبِي شُرَيْحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ أَنْ يَعْفُوَ أَوْ يَقْتَصَّ أَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ فَجَعَلَ عَفْوَهُ غَيْرَ أَخْذِهِ الدِّيَةَ.

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ إِذَا عَفَا فَلَا دِيَةَ لَهُ وَإِذَا كَانَ لَا دِيَةَ لَهُ إِذَا عَفَا عَنِ الدَّمِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الَّذِي كَانَ وَجَبَ لَهُ هُوَ الدَّمُ وَإِنْ أَخَذَهُ

کیا جائے تو اچھے طریقے سے تقاضا کرنا ہے اور نیکی کی ساتھ ادا کرنا ہے یہ تمہارے رب کی طرف سے آسانی اور رحمت ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بتایا کہ ولی کو معاف کرنے اور قاتل سے اچھے طریقے سے مطالبہ کرنے کا حق ہے انہوں نے اس سے استدلال کیا کہ ولی جب معاف کرے گا تو وہ قاتل سے دیت لے سکتا ہے اگرچہ اس کے معاف کرتے وقت یہ شرط نہ رکھی گئی ہو۔

ان کو کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے ذکر کیا ہے اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں اور اس میں کئی باتوں کا احتمال ہے جن میں سے ایک وہ ہے جس کا تم نے قول کیا ہے اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ جس کو اپنے بھائی کی طرف سے کچھ معاف کیا جائے" سے وہ بات مراد ہو جو ہم کہہ رہے ہیں کہ وہ قاتل کی مرضی سے (قصاص) معاف کرکے اس کے بدلے میں (دیت) وصول کرے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ آیت اس خون کے بارے میں ہو جو ایک جماعت کے درمیان مشترک ہوتا ہے کہ اگر ان میں سے ایک معاف کردے تو باقی حضرات قاتل سے اپنے اپنے حصے کی دیت اچھے طریقے سے طلب کریں اور وہ بھی ان کو اچھے طریقے سے دے۔

یہ وہ معانی ہیں جو اس آیت کے سلسلے میں علماء کرام نے بیان کئے ہیں لیکن ان میں سے کوئی بھی دوسرے کے خلاف حجت نہیں جب تک کسی دوسری آیت میں دلیل نہ ہو جس کے معنی پر سب متفق ہوں یا سنت سے یا اجماع سے دلیل پائی جائے حضرت شریح کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت میں ہے کہ وہ معاف کردے یا قصاص لے یا دیت وصول کرے تو آپ نے معاف کرنے اور دیت (ادا کرنے) کو ایک دوسرے کا غیر قرار دیا۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ جب وہ معاف کردے تو دیت نہ ہوگی اور جب خون معاف کرنے کی صورت میں دیت لازم نہ ہوئی تو اس سے ثابت ہوا کہ جو چیز واجب وہ قصاص ہے اور دیت کا لینا قصاص کے بدل کے طور پر جائز قرار دیا گیا اور جو چیزیں بدل ہوتی ہیں

الدية التي أبيحت له هو بمعنى أخذها بدلا من القتل والأبدال من الأشياء لا يجب إلا برضا من تجب عليه ورضا من تجب له فإذا ثبت ذلك في القتل ثبت ما ذكرنا كما نفى ما قال المخالف لنا.

ولما لم يكن فيما احتج به أهل المقالة الأولى لقولهم ما يدل عليه نظرنا هل للآخرين من خبر يدل على ما قالوا.

٧٣٥- فإذا أبو بكرة وإبراهيم بن مرزوق قد حدثانا قالا ثنا عبد الله بن بكر السهمي ح وحدثنا إبراهيم بن مرزوق قال ثنا محمد بن عبد الله الأنصاري قالا ثنا حميد الطويل عن أنس بن مالك بن النضر أن عمته الربيع لطمت جارية فكسرت ثنيتها فطلبوا إليهم العفو فأبوا فعرضوا الأرش فأبوا إلا القصاص فاختصموا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأمر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بالقصاص فقال أنس بن النضر يا رسول الله أتكسر ثنية الربيع لا والذي بعثك بالحق لا تكسر ثنيتها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أنس كتاب الله القصاص فرضي القوم فعفوا وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إن من عباد الله من لو أقسم على الله لأبره يزيد بعضهم على بعض.

فلما كان الحكم الذي حكم به رسول الله صلى الله عليه وسلم على

وہ ہماری معلومات کے مطابق ان لوگوں کی مرضی سے واجب ہوتی ہیں جن کے لیے وہ واجب ہوتی ہیں تو جب قصاص کے سلسلے میں یہ بات ثابت ہوگئی تو جو کچھ ہم نے کہا وہ بھی ثابت ہوگیا اور ہمارے مخالف کی بات کی نفی ہوگئی۔

تو جب پہلے قول والوں کے لیے اس بات پر کوئی دلیل نہیں تو ہم نے دیکھا کیا دوسرے قول کے لیے کوئی ایسی روایت ہے جو ان کی بات پر دلالت کرے۔

تو حضرت انس بن مالک بن نضر سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ان کی پھوپھی ربیع نے اپنی لونڈی کو تھپڑ مار کر اس کے اگلے دانت توڑ دیئے انہوں نے (ربیع کے خاندان والوں نے) ان (لونڈی کے ورثا) سے معافی مانگی تو انہوں نے انکار کر دیا تاوان قبول کرنے سے بھی انکار کر دیا صرف قصاص کا مطالبہ کیا وہ لوگ اپنا مقدمہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے تو آپ نے قصاص کا حکم دیا حضرت انس بن نضر نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ حضرت ربیع کے دانت توڑیں گے نہیں یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ان کے دانت نہیں توڑے جائیں گے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس! اللہ تعالیٰ کی کتاب تو قصاص کا حکم دیتی ہے، چنانچہ وہ لوگ راضی ہوگئے اور معاف کر دیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں تو وہ اسے پورا کرتا ہے بعض راویوں نے کچھ زائد الفاظ نقل کیے ہیں۔

تو جس عورت کے دانت توڑے گئے تھے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ربیع سے اس کا قصاص

marfat.com

الرُّبَيِّعِ لِلْمَنْزُوْعَةِ ثَنِيَّتُهَا هُوَ الْقِصَاصُ وَلَمْ يُخَيِّرْهَا بَيْنَ الْقِصَاصِ وَاَخْذِ الدِّيَةِ وَحَاجَّ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ حِيْنَ اَبٰى ذٰلِكَ فَقَالَ يَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَعَفَا الْقَوْمُ فَلَمْ يَقْضِ لَهُمْ بِالدِّيَةِ

کا فیصلہ فرمایا اور اسے قصاص اور دیت لینے کے درمیان اختیار نہیں دیا حضرت انس بن نضر نے انکار کرتے ہوئے اختلاف کیا تو آپ نے فرمایا اے انس اللہ تعالیٰ کی کتاب میں قصاص کا حکم دیا گیا ہے تو قوم نے معاف کر دیا اور ان کے دیت کا فیصلہ نہ ہوا۔

ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الَّذِیْ يَجِبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ فِي الْعَمْدِ هُوَ الْقِصَاصُ لِاَنَّهٗ لَوْ كَانَ يَجِبُ لِلْمَجْنِیِّ عَلَيْهِ الْخِيَارُ بَيْنَ الْقِصَاصِ وَبَيْنَ الْعَفْوِ مِمَّا يَاْخُذُ بِهِ الْجَانِیْ اِذًا لَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَاَعْلَمَهَا بِمَا لَهَا اَنْ تَخْتَارَهٗ مِنْ ذٰلِكَ۔

اس سے ثابت ہوا کہ جان بوجھ کر قتل کی صورت میں قرآن پاک اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف قصاص ثابت ہے کیونکہ جسے نقصان پہنچایا گیا اگر اسے قصاص اور معاف کرنے کا اختیار ہوتا کہ وہ اس کے بدلے میں جرم کرنے والے سے کچھ لے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اختیار دیتے اور انہیں بتا دیتے کہ انہیں کیا کیا چیز اختیار کرنے کا حق ہے۔

اَلَا تَرٰى اَنَّ حَاكِمًا لَوْ تَقَدَّمَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فِيْ شَيْءٍ يَجِبُ لَهٗ فِيْهِ اَحَدُ شَيْئَيْنِ فَثَبَتَ عِنْدَهٗ حَقُّهٗ اَنَّهٗ لَا يَحْكُمُ لَهٗ بِاَحَدِ الشَّيْئَيْنِ دُوْنَ الْاٰخَرِ وَاِنَّمَا يَحْكُمُ لَهٗ بِاَنْ يَخْتَارَ مَا اَحَبَّ مِنْ كَذَا اَوْ مِنْ كَذَا فَاِنْ تَعَدّٰى ذٰلِكَ فَقَدْ قَصَّرَ عَنْ فَهْمِ الْحُكْمِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْكَمُ الْحُكَمَاءِ فَلَمَّا حَكَمَ بِالْقِصَاصِ وَاَخْبَرَ اَنَّهٗ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الَّذِيْ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ هُوَ الْقِصَاصُ لَا غَيْرُهٗ۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص حاکم کے پاس ایسا مقدمہ لے جائے جس میں اس کے لیے دو چیزوں میں سے ایک واجب ہوتی ہے تو حاکم کے ہاں اس کا یہ حق ثابت ہوگا کہ وہ (حاکم) کسی ایک چیز کے ساتھ فیصلہ کرے اور دوسری کو چھوڑ دے بلکہ وہ اس کے لیے یوں فیصلہ کرے گا کہ فلاں فلاں چیزوں میں سے جسے پسند کرے اختیار کرے پھر اگر وہ زیادتی کرتا ہے تو گویا اس نے فیصلے کی سمجھ میں کوتاہی کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بہتر حاکم ہیں تو جب آپ نے قصاص کا فیصلہ فرمایا اور بتایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا فیصلہ ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ اس قسم کی صورت میں صرف قصاص ہوتا ہے کچھ اور نہیں۔

فَلَمَّا ثَبَتَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَجَبَ اَنْ يُعْطَفَ عَلَيْهِ حَدِيْثُ اَبِيْ شُرَيْحٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَيُجْعَلَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْمَا فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ اَنْ يَعْفُوَ

تو جب یہ حدیث ثابت ہو گئی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تو حضرت ابو شریح اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی احادیث کو بھی اس کے مطابق کرنا ضروری ہوا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جس قول میں معاف کرنے، قصاص لینے پر یا دیت لینے کے درمیان اختیار کا

وَيُمْكِنُ أَنْ يُسَمَّى أَوْ يَأْخُذُ الدِّيَةَ عَلَى
الرِّضَاءِ مِنَ الْجَانِي بِغُرْمِ الدِّيَةِ حَتَّى
تَتَّفِقَ مَعَانِي هٰذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ وَمَعْنَى
حَدِيثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّ النَّظَرَ
يَدُلُّ عَلَى مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى وَ
ذٰلِكَ أَنَّ عَلَى النَّاسِ أَنْ يَسْتَحْيُوا أَنْفُسَهُمْ
فَإِذَا قَالَ الَّذِي لَهُ سَفْكُ الدَّمِ قَدْ رَضِيتُ
بِأَخْذِ الدِّيَةِ وَتَرْكِ سَفْكِ الدَّمِ وَجَبَ
عَلَى الْقَاتِلِ اسْتِحْيَاءُ نَفْسِهِ فَإِذَا
وَجَبَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ مَالِهِ وَإِنْ
كَرِهَ۔

فَالْحُجَّةُ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ أَنَّ عَلَى
النَّاسِ اسْتِحْيَاءَ أَنْفُسِهِمْ كَمَا ذَكَرْتَ
بِالدِّيَةِ بِمَا جَاوَزَ الدِّيَةَ وَبِجَمِيعِ مَا
يَمْلِكُونَ وَقَدْ رَأَيْنَاهُمْ أَجْمَعُوا أَنَّ
الْوَلِيَّ لَوْ قَالَ لِلْقَاتِلِ قَدْ رَضِيتُ أَنْ
آخُذَ دَارَكَ هٰذِهِ عَلَى أَنْ لَا أَقْتُلَكَ
أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى الْقَاتِلِ فِيمَا بَيْنَهُ
وَبَيْنَ اللهِ تَسْلِيمُ ذٰلِكَ لَهُ وَحَقْنُ
دَمِ نَفْسِهِ فَإِنْ أَبَى لَمْ يُجْبَرْ عَلَيْهِ بِاتِّفَاقِهِمْ
عَلَى ذٰلِكَ وَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُ ذٰلِكَ كَرْهًا
فَيُدْفَعَ إِلَى الْوَلِيِّ۔

فَكَذٰلِكَ الدِّيَةُ إِذَا طَلَبَهَا
الْوَلِيُّ فَإِنَّهُ يَجِبُ عَلَى الْقَاتِلِ فِيمَا بَيْنَهُ
وَبَيْنَ رَبِّهِ أَنْ يَسْتَحْيِيَ نَفْسَهُ بِهَا وَإِنْ
أَبَى ذٰلِكَ لَمْ يُجْبَرْ عَلَيْهِ وَلَمْ يُؤْخَذْ
مِنْهُ كَرْهًا۔

ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى

ذکر ہے وہ مجرم کی رضامندی پر موقوف ہے کہ وہ بطور تاوان دیت ادا کرے تاکہ ان دونوں حدیثوں اور حضرت انس بن نضر کی حدیث کے معانی ایک جیسے ہو جائیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ قیاس پہلے قول والوں کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ لوگوں پر اپنے آپ کو زندہ رکھنا لازم ہے تو جب وہ شخص جس کو خون بہانے (بدلہ لینے) کا حق ہے، کہے کہ میں دیت لیتا اور خون بہانا ناپسند کرتا ہوں تو قاتل پر اپنے نفس کو زندہ رکھنا واجب ہوگا اور جب یہ واجب ہے تو اس سے دیت لی جائے گی اگرچہ وہ ناپسند کرے۔

تو اس سلسلے میں اس شخص کے خلاف دلیل یہ ہے کہ بیشک لوگوں پر اپنی جانیں بچانا واجب ہے جیسا کہ تم نے ذکر کیا ہے۔ وہ دیت کے ساتھ ہو یا اس کے علاوہ کسی چیز کے ساتھ بلکہ اپنی تمام مملوک کے ساتھ کیوں نہ ہو اور ہم دیکھتے ہیں کہ علماء نے اس بات پر اجماع کیا کہ اگر ولی، قاتل سے کہے کہ میں اس بات پر راضی ہوں کہ تمہارا یہ مکان لے لوں اور تجھے قتل نہ کروں تو اللہ تعالیٰ اور اس قاتل کے درمیان اس شخص پر لازم ہوگا کہ وہ مکان دے کر اپنی جان بچائے لیکن اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس (قاتل) پر زبردستی نہیں کی جائے گی اور اس کی مرضی کے خلاف مکان لے کر ولی کو نہیں دیا جائے گا۔

اسی طرح دیت کا مسئلہ ہے کہ جب (مقتول کا) ولی اس کا مطالبہ کرے تو دیانتاً قاتل پر واجب ہے کہ وہ ادا کرکے اپنے نفس کو بچائے لیکن اگر وہ انکار کرے تو اس پر زبردستی نہیں کی جائے گی اور اس کی مرضی کے خلاف وصول نہیں کی جائے گی۔

پھر ہم پہلے قول والوں کی اس بات کی طرف لوٹتے ہیں

marfat.com

فِي قَوْلِهِمْ أَنَّ لِلْوَلِيِّ أَنْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ وَإِنْ كَرِهَ ذٰلِكَ الْجَانِي۔

فَنَقُولُ لَهُمْ لَيْسَ يَخْلُوْا ذٰلِكَ مِنْ أَحَدِ وُجُوْهٍ ثَلٰثَةٍ إِمَّا أَنْ تَكُوْنَ ذٰلِكَ لِأَنَّ الَّذِي لَهُ عَلَى الْقَاتِلِ هُوَ الْقِصَاصُ وَالدِّيَةُ جَمِيْعًا فَإِذَا عَفَا عَنِ الْقِصَاصِ فَأَبْطَلَهُ بِعَفْوِهٖ كَانَ لَهُ أَخْذُ الدِّيَةِ وَإِمَّا أَنْ تَكُوْنَ الَّذِي وَجَبَ لَهُ هُوَ الْقِصَاصُ خَاصَّةً وَلَهُ أَنْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ بَدَلًا مِنْ ذٰلِكَ الْقِصَاصِ وَإِمَّا أَنْ يَكُوْنَ الَّذِي وَجَبَ لَهُ هُوَ أَحَدُ أَمْرَيْنِ إِمَّا الْقِصَاصُ وَإِمَّا الدِّيَةُ يَخْتَارُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ لَيْسَ يَخْلُوْا ذٰلِكَ مِنْ أَحَدِ هٰذِهِ الثَّلٰثَةِ الْوُجُوْهِ۔

کہ ولی کو دیت لینے کا حق ہے چاہے مجرم کو یہ ناپسند ہو۔

تو ہم کہتے ہیں کہ یہ تین صورتوں میں سے کسی ایک سے خالی نہیں یا تو یہ اس لیے ہوگا کہ قاتل پر قصاص اور دیت دونوں لازم ہیں پس جب اس نے قصاص معاف کر دیا تو معافی کی وجہ سے اسے باطل کر دیا تو اب اسے دیت لینے کا حق ہوگا یا صرف قصاص واجب ہوگا اور وہ قصاص کے عوض دیت لے سکتا ہے یا دونوں میں سے ایک چیز واجب ہے قصاص ہوگا یا دیت، ان میں سے جو چاہے اختیار کرے لہٰذا یہ ان صورتوں میں سے کسی ایک سے خالی نہ ہوگا۔

فَإِنْ قُلْتُمْ الَّذِي وَجَبَ لَهُ هُوَ الْقِصَاصُ وَالدِّيَةُ جَمِيْعًا فَهٰذَا فَاسِدٌ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُوْجِبْ عَلٰى أَحَدٍ فَعَلَ فِعْلًا أَكْثَرَ مِمَّا فَعَلَ فَقَدْ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ فَلَمْ يُوْجِبِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى أَحَدٍ بِفِعْلِهٖ يَفْعَلُهُ أَكْثَرَ مِمَّا فَعَلَ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَوَجَبَ أَنْ يَقْتُلَ وَيَأْخُذَ الدِّيَةَ فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ لَهُ بَعْدَ قَتْلِهٖ أَخْذُ الدِّيَةِ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الَّذِي كَانَ وَجَبَ لَهُ خِلَافُ مَا قُلْتُمْ وَإِنْ قُلْتُمْ إِنَّ الَّذِي وَجَبَ لَهُ هُوَ الْقِصَاصُ وَلٰكِنْ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ بَدَلًا مِنْ ذٰلِكَ الْقِصَاصِ فَإِنَّا لَا نَجِدُ حَقًّا لِرَجُلٍ يَكُوْنُ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ بِهٖ بَدَلًا بِغَيْرِ رِضَاءِ مَنْ عَلَيْهِ ذٰلِكَ الْحَقُّ

پس اگر تم کہو کہ قصاص اور دیت دونوں واجب ہیں تو یہ بات فاسد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی فعل کے مرتکب پر اس کے فعل سے زائد واجب نہیں کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور ہم نے اس سلسلے میں ان پر فرض کیا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے" تو اللہ تعالیٰ نے کسی جرم کرنے والے پر اس کے جرم سے زائد واجب نہیں کیا اگر یہ بات اس طرح ہوتی تو واجب ہوگا کہ وہ قتل بھی کرے اور دیت بھی لے تو جب قتل کرنے کے بعد دیت لینا نہیں ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جو کچھ واجب ہے وہ تمہارے قول کے خلاف ہے — اور اگر تم کہو کہ واجب تو صرف قصاص ہے لیکن وہ اس کے عوض دیت لے سکتا ہے تو ہم یہ صورت نہیں پاتے کہ کوئی صاحب حق اس شخص کی مرضی کے خلاف جس کے ذمہ حق ہے اس کا بدل وصول کرے پس یہ معنیٰ بھی باطل ہو

فبطل هذا المعنى ايضا وان قلتم ان الذى وجب له هو احد امرين اما القصاص واما الدية ياخذ منهما ما احب ولم يجب له ان ياخذ واحدا منهما دون الاخر فانه ينبغى اذا عفا عن احدهما بعينه ان لا يجوز عفوه لان حقه لم يكن هو المعفو عنه بعينه فيكون له ابطاله انما كان له ان يختاره فيكون هو حقه او يختار غيره فيكون هو حقه فاذا عفا عن احدهما قبل اختياره اياه وقبل وجوبه له بعينه فعفوه باطل۔

الا ترى ان رجلا لو جرح ابوه عمدا فعفا عن جارح ابيه ثم مات ابوه من تلك الجراحة ولا وارث له غيره ان عفوه باطل لانه انما عفا قبل وجوب المعفو عنه له۔

فلما كان ما ذكرنا كذلك وكان العفو من القاتل قبل اختيار القصاص او الدية جائزا ثبت بذلك ان القصاص قد كان وجب له بعينه قبل عفوه عنه ولو لا وجوبه له اذا لما كان له ابطاله بعفوه كما لم يجز عفو الابن عن دم ابيه قبل وجوبه له۔

ففى ثبوت ما ذكرنا وانتفاء هذه الوجوه التى وصفنا ما يدل ان الواجب على القاتل عمدا او الجارح عمدا هو القصاص لا غير ذلك من دية ولا غيرها الا ان يصطلح هو ان كان حيا او وارثه ان كان ميتا والذى وجب ذلك

گیا ۔ اور اگر تم کہو کہ دو چیزوں میں سے ایک واجب ہے قصاص ہوگا یا دیت، جو کچھ پسند کرے لے لیکن اس کے لیے ضروری نہیں کہ ان میں سے کسی ایک ہی کو لے دوسری نہیں لے سکتا اس کے لیے مناسب ہے کہ جب دونوں میں کسی ایک معین کو معاف کر دیا تو یہ معاف کرنا جائز نہ ہو کیونکہ جو کچھ اس نے معاف کیا یہ معین طور پر اس کا حق نہ تھا لہذا وہ اس کو باطل کر سکتا ہے اسے اس بات کا حق تھا کہ وہ اسے اختیار کرے اس طرح وہ اس کا حق ہو جاتا یا دوسری کو اختیار کرے پس وہ اس کا حق ہو جاتا لہذا جب وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے اور بعینہٖ اس کے واجب ہونے سے پہلے دوسرے حق کو معاف کر دے تو یہ معاف کرنا باطل ہوگا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص کسی کے باپ کو جان بوجھ کر زخمی کر دے اور وہ اپنے باپ کو زخمی کرنے والے شخص کو معاف کر دے پھر اس کا باپ اسی زخم کی وجہ سے مر جائے اور اس (لڑکے) کے علاوہ کوئی دوسرا وارث بھی نہ ہو تو اس کا معاف کرنا باطل ہوگا کیونکہ اس نے معاف کرنے کا حق ملنے سے پہلے معاف کر دیا۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا جب اس کا معاملہ اس طرح ہے اور قصاص یا دیت لینے سے پہلے قاتل کو معاف کرنا جائز ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ معاف کرنے سے پہلے صرف قصاص واجب تھا اور اگر وہ واجب نہ ہوتا تو وہ معافی کے ذریعے اسے باطل نہ کر سکتا جیسے بیٹا اپنے باپ کا خون اس وقت تک معاف نہیں کر سکتا جب تک وہ اس کے لیے واجب نہ ہو۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کے ثبوت اور ان تین وجوہ کی نفی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جان بوجھ کر قتل کرنے والے یا جان بوجھ کر زخمی کرنے والے پر صرف قصاص واجب ہے کوئی دوسری چیز یعنی دیت وغیرہ لازم نہیں البتہ زندہ ہونے کی صورت میں قاتل خود اور اس کے مرنے کی صورت میں اس کے ورثا کسی چیز پر

marfat.com

عَلَيْهِ عَلٰى شَيْءٍ فَيَكُوْنُ الصُّلْحُ جَائِزًا عَلٰى مَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ مِنْ دِيَةٍ اَوْ غَيْرِهَا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ۔

صلح کرلیں تو وہ چیز واجب ہوگی اور دیت یا کسی دوسری چیز پر صلح جائز ہوگی حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ ۲۱۴ الرَّجُلِ يَقْتُلُ رَجُلًا كَيْفَ يُقْتَلُ

کوئی شخص کسی کو قتل کرے تو اس کو کیسے قتل کیا جائے

۳۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا رَضَّ رَاْسَ صَبِيٍّ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرَضَّ رَاْسُهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ ۔

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک بچے کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کا سر بھی دو پتھروں کے درمیان کچلا جائے۔

تَحْقِيْقُ مَسْئَلَةٍ

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَلَّدُوْهُ وَقَالُوْا يُقْتَلُ كُلُّ قَاتِلٍ بِمَا قَتَلَ بِهٖ ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا كُلُّ مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ قَوَدٌ لَمْ يُقْتَلْ اِلَّا بِالسَّيْفِ ۔

وَقَالُوْا هٰذَا الْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَيْتُمُوْهُ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَاٰى اَنَّ ذٰلِكَ الْقَاتِلَ يَجِبُ قَتْلُهٗ لِلّٰهِ اِذْ كَانَ اِنَّمَا قَتَلَ عَلٰى مَالٍ قَدْ بُيِّنَ فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس حدیث کی طرف گئی ہے اور انہوں نے اس پر عمل کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر قاتل کو اسی چیز کے ساتھ قتل کیا جائے جس کے ساتھ اس نے قتل کیا۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس شخص پر قصاص واجب ہو اسے صرف تلوار سے قتل کیا جائے۔

وہ فرماتے ہیں یہ حدیث جو تم نے روایت کی ہے اس میں احتمال ہے کہ نبی اکرم کے خیال میں اس کا قتل اللہ تعالیٰ کے لیے واجب ہو کیونکہ اس نے مال لینے کے لیے اس (بچے کو) کو قتل کیا تھا بعض احادیث میں یہ بات بیان کی گئی ہے۔

۳۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَدَا يَهُوْدِيٌّ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت ہشام بن زید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عہد رسالت میں ایک یہودی نے ایک بچی پر زیادتی کی اس کے زیورات اتار لیے اور اس کا سر (پتھر سے) کچل دیا اس (بچی) کے گھر والے اسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے وہ آخری سانس

عَلٰی جَارِیَۃٍ فَاَخَذَ اَوْضَاحًا کَانَتْ عَلَیْھَا وَرَضَخَ رَاْسَھَا فَاَتٰی بِھَا اَھْلُھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھِیَ فِیْ اٰخِرِ رَمَقٍ وَقَدْ اُصْمِتَتْ فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَکِ اَفُلَانٌ لِغَیْرِ الَّذِیْ قَتَلَھَا فَاَشَارَتْ بِرَاْسِھَا اَیْ لَا فَقَالَ لِرَجُلٍ اٰخَرَ غَیْرَ الَّذِیْ قَتَلَھَا فَاَشَارَتْ بِرَاْسِھَا اَیْ لَا فَقَالَ فَفُلَانٌ لِقَاتِلِھَا فَاَشَارَتْ اَیْ نَعَمْ فَاَمَرَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَاْسُہٗ بَیْنَ حَجَرَیْنِ۔

۳۸۔ فَاِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَعَلَ دَمَ ذٰلِکَ الْیَھُوْدِیِّ قَدْ وَجَبَ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ کَمَا یَجِبُ دَمُ قَاطِعِ الطَّرِیْقِ لِلّٰہِ تَعَالٰی فَکَانَ لَہٗ اَنْ یَّقْتُلَ کَیْفَ شَآءَ بِسَیْفٍ اَوْ بِغَیْرِ ذٰلِکَ وَالْمُثْلَۃُ حِیْنَئِذٍ مُبَاحَۃٌ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعُرَنِیِّیْنَ۔

۳۹۔ فَاِنَّہٗ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَرِیْرُ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ ثَمَانِیَۃُ رَھْطٍ مِّنْ عُکْلٍ فَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِیْنَۃَ فَبَعَثَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی ذَوْدٍ لَّہٗ فَشَرِبُوْا مِنْ اَلْبَانِھَا فَلَمَّا صَحُّوْا ارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ وَقَتَلُوْا رَاعِیَ الْاِبِلِ وَسَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اٰثَارِھِمْ فَاُخِذُوْا فَقَطَعَ اَیْدِیَھُمْ وَاَرْجُلَھُمْ وَسَمَلَ اَعْیُنَھُمْ وَتَرَکَھُمْ حَتّٰی مَاتُوْا۔

۴۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ

سے رہی تھی اور بالکل خاموش تھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تجھے کس نے قتل کیا ہے کیا فلاں نے ؟ قاتل کے غیر کے بارے میں پوچھا، اس نے سر کے ساتھ اشارہ کیا کہ نہیں پھر ایک دوسرے شخص کے بارے میں، جو قاتل نہیں تھا پوچھا، تو اس نے سر کے اشارے سے بتایا کہ نہیں، آپ نے قاتل کے بارے پوچھا کہ فلاں نے ؟ تو اس نے اشارہ کیا یعنی ہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور اس کے سر کو دو پتھروں کے درمیان کچل دیا گیا۔

اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی کا خون بہانا اللہ تعالیٰ کے لیے واجب قرار دیا جیساکہ ڈاکوؤں کا خون اللہ تعالیٰ کے لیے واجب ہوتا ہے تو آپ کے لیے جائز تھا کہ جیسے چاہیں تلوار سے یا کسی دوسری طرح اسے قتل کردیں اور ان دنوں مُثلہ (شکل بگاڑنا) جائز تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عرینہ کے ساتھ یہی سلوک کیا تھا۔

حضرت ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ عکل کے آٹھ آدمی مدینہ طیبہ آئے انہیں مدینہ طیبہ کی آب وہوا موافق نہ آئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے اونٹوں کے پاس بھیج دیا انہوں نے ان کا دودھ پیا جب ٹھیک ہو گئے تو اسلام سے پھر گئے اونٹوں کے چرواہوں کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو بھگا کر لے گئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچھ لوگوں کو) ان کے پیچھے بھیجا انہوں نے ان کو پکڑ کر ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیں پھیر کر چھوڑ دیا حتی کہ وہ مر گئے۔

حضرت حمید طویل، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

marfat.com

بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۷۴۱ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ قَالَ هُمْ مِنْ عُكْلٍ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ.

۷۴۲ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ حَتّٰى مَاتُوا.

۷۴۳ - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَأَسْلَمُوا وَبَايَعُوهُ قَالَ فَوَقَعَ الْمُومُ وَهُوَ الْبِرْسَامُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْوَجَعُ قَدْ وَقَعَ فَلَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَخَرَجْنَا إِلَى الْإِبِلِ فَكُنَّا فِيهَا يَعْنِي قَالَ نَعَمْ أُخْرُجُوا فَكُونُوا فِيهَا قَالَ فَخَرَجُوا فَقَتَلُوا أَحَدَ الرَّاعِيَيْنِ وَذَهَبُوا بِالْإِبِلِ قَالَ وَجَاءَ الْآخَرُ وَقَدْ خَرَجَ فَقَالَ قَدْ قَتَلُوا صَاحِبِي وَذَهَبُوا بِالْإِبِلِ

سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ آیت کریمہ "بے شک ان لوگوں کا بدلہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے لڑائی کرتے ہیں" کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ قبیلہ عکل کے لوگ تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور ان کی آنکھوں میں ر سلاخیں پھیریں۔

حضرت عبد العزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور ان کی آنکھوں میں (لوہے کی) گرم سلاخیں پھیریں اور ان کو (اسی حالت میں) چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ مر گئے۔

حضرت معاویہ بن قرہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عرب کے قبائل میں سے ایک قبیلہ کے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اسلام لائے اور آپ کے دست مبارک پر بیعت کی راوی فرماتے ہیں پھر انہیں برسام کی بیماری لاحق ہوئی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اس بیماری میں مبتلا ہو گئے ہیں اگر آپ اجازت فرمائیں تو ہم اونٹوں کی طرف چلے جائیں اور وہاں رہیں آپ نے فرمایا ہاں جاؤ اور وہاں رہو فرماتے ہیں وہ چلے گئے پھر انہوں نے ایک چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے فرماتے ہیں دوسرا چرواہا بچ کر نکل آیا اس نے عرض کیا کہ انہوں نے میرے ساتھی کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو لے گئے ہیں حضرت انس فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تقریباً بیس نوجوان انصار تھے آپ نے ان

قَالَ وَعِنْدَهُ شُبَّانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَرِيْبٌ مِنْ عِشْرِيْنَ قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمُ الشُّبَّانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَ مَعَهُمْ قَائِفًا فَقَصَّ آثَارَهُمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ۔

فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُرَنِيِّيْنَ مَا فَعَلَ بِهِمْ مِنْ هٰذَا فَلَمَّا حَلَّ لَهُ مِنْ سَفْكِ دِمَائِهِمْ فَكَانَ لَهُ أَنْ يَقْتُلَهُمْ كَيْفَ أَحَبَّ وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ تَمْثِيْلًا بِهِمْ لِأَنَّ الْمُثْلَةَ كَانَتْ حِيْنَئِذٍ مُبَاحَةً ثُمَّ نُسِخَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ وَنَهٰى عَنْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهَا فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ فَعَلَ بِالْيَهُوْدِيِّ مَا فَعَلَ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ بَعْدَ نَسْخِ الْمُثْلَةِ وَيَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرَ مَا وَجَبَ عَلَى الْيَهُوْدِيِّ مِنْ ذٰلِكَ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَلٰكِنَّهُ رَآهُ وَاجِبًا لِأَوْلِيَاءِ الْجَارِيَةِ فَقَتَلَهُ لَهُمْ۔

فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ قَتَلَهُ كَمَا فَعَلَ لِأَنَّ ذٰلِكَ هُوَ الَّذِيْ كَانَ وَجَبَ عَلَيْهِ۔

وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ الَّذِيْ كَانَ وَجَبَ عَلَيْهِ هُوَ سَفْكُ الدَّمِ بِأَيِّ شَيْءٍ مِمَّا شَاءَ الْوَلِيُّ يَسْفِكُهُ بِهِ فَاخْتَارُوا الرَّضْخَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

هٰذِهِ وُجُوْهٌ يَحْتَمِلُهَا هٰذَا الْحَدِيْثُ وَلَا دَلَالَةَ مَعَنَا يَدُلُّنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بَعْضَهَا دُوْنَ بَعْضٍ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَتَلَ ذٰلِكَ الْيَهُوْدِيَّ بِخِلَافِ مَا

جوانوں کو ان کے پیچھے بھیجا اور ان کے ساتھ ایک کھوجی کو بھیجا وہ ان کے نشانات کے مطابق چلا چنانچہ ان کو پکڑ کر لایا تو آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیں پھیر دیں۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرنیہ والوں کے ساتھ یہ سلوک کیا تو جب آپ کے لیے ان کا خون بہانا جائز تھا تو آپ جیسے چاہتے ان کو قتل کرتے اگرچہ ان کو مُثلہ بنانا ہوتا کیونکہ ان دنوں مثلہ بنانا جائز تھا پھر اس کے بعد منسوخ ہو گیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اب کسی شخص کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں۔ تو اس بات کا احتمال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کے ساتھ یہ معاملہ اسی وجہ سے کیا ہو پھر مُثلہ کے منسوخ کے بعد یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ کے خیال میں یہودی پر یہ قتل اللہ تعالیٰ کے حق کے سبب واجب نہ ہوا بلکہ آپ کے علم میں یہ لونڈی کے ورثا کیلئے واجب ہوا تھا تو آپ نے انکے حق کے طور پر اسے قتل کر دیا۔

تو اس بات کا احتمال ہے کہ آپ نے اسے اسی طرح قتل کیا جیسے اس نے کیا تھا کیونکہ اس پر یہی واجب تھا۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ محض اس کا خون بہانا واجب ہو اور ولی کو اختیار ہو جس چیز کے ساتھ چاہے بہائے تو انہوں نے کچلنا پسند کیا چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خاطر ایسا کیا۔

اس حدیث میں ان وجوہ کا احتمال ہے اور ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں جو اس بات پر دلالت کرے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک طریقے کو چھوڑ کر دوسرا اختیار فرمایا۔

آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے یہودی کو اس طریقے کے خلاف قتل کیا جس طریقے سے اس نے بچی کو قتل کیا تھا۔

marfat.com

كَانَ قَتَلَ بِهِ الْجَارِيَةَ ۔

۷۴۴ ۔ **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ وَأَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا ثَنَا أَبُو يَعْلَى مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ قَالَ ثَنَا أَبُو صَفْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ ابْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَكَانَ ثِقَةً وَرَفَعَ بِهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ رَضَخَ رَأْسَ جَارِيَةٍ عَلَى حُلِيٍّ لَهَا فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْجَمَ حَتّٰى قُتِلَ ۔

حضرت ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی شخص نے ایک بچی کے سر کو اس کے زیورات کے لیے جو اس نے پہنے ہوئے تھے، کچل دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کو پتھر مارے جائیں یہاں تک کہ وہ مر جائے۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَتَلَ ذٰلِكَ الْيَهُودِيَّ رَجْمًا بِقَتْلِهِ الْجَارِيَةَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْأَثَرِ وَفِيمَا تَقَدَّمَهُ مِنَ الْآثَارِ وَهُوَ رَضْخُهُ رَأْسَهَا وَالرَّجْمُ قَدْ يُصِيبُ الرَّأْسَ وَغَيْرَ الرَّأْسِ فَقَدْ قَتَلَهُ بِغَيْرِ مَا كَانَ قَتَلَ بِهِ الْجَارِيَةَ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ فَعَلَ كَانَ حَلَالًا يَوْمَئِذٍ ثُمَّ نُسِخَ بِنَسْخِ الْمُثْلَةِ ۔

تو اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی کو بچی کے قتل کے سبب پتھر مار مار کر ہلاک کیا جیسا کہ ہم نے یہ واقعہ گزشتہ حدیث اور اس سے پہلے کی روایات میں ذکر کیا کہ اس لعین نے بچی کے سر کو کچلا تھا اور رجم کبھی سر پر ہوتا ہے اور کبھی دوسری جگہ، تو آپ نے اس صورت کے خلاف اسے قتل کیا جس انداز میں اس نے بچی کو قتل کیا تھا۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ آپ نے جو کچھ کیا وہ ان دنوں جائز تھا پھر مُثلہ کے منسوخ ہونے کے ساتھ ہی یہ بھی منسوخ ہو گیا۔

مُثلہ کے منسوخ ہونے کے بارے میں ایک روایت

۷۴۵ ۔ **فَمِمَّا** رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَسْخِ الْمُثْلَةِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ ابْنُ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَالْمُجَثَّمَةُ الشَّاةُ تُرْمٰى بِالنَّبْلِ حَتّٰى تُقْتَلَ ۔

حضرت ابن جریج سے مروی ہے وہ حضرت عکرمہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ سے منع فرمایا مجثمہ یہ ہے کہ بکری کو تیر سے مارا جائے حتیٰ کہ وہ مر جائے۔

---

۷۴۶ ۔ **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ

الحدانی قَالَا اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَیْئًا فِیْہِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی ذی رُوح چیز کو نشانہ نہ بناؤ (یعنی باندھ کر نشانہ نہ بناؤ)

۷۴۷۔ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ یَزِیْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں ہمیں حضرت شعبہ نے خبر دی انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۴۸۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ وَسِمَاکٍ عَنْ عِکْرِمَةَ قَالَ اَحَدُهُمَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت عاصم احول اور حضرت سماک حضرت عکرمہ سے روایت کرتے ہیں ان میں سے ایک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت سماک، حضرت عکرمہ سے وہ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنِیْ اَبِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ ثَنِی الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ اَوْ مُجَاهِدٍ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِدَجَاجَةٍ قَدْ نُصِبَتْ تُرْمٰی فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْهٰی اَنْ یُّمَثَّلَ بِالْبَهَائِمِ۔

حضرت منہال بن عمرو، حضرت سعید بن جبیر یا حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک مرغی کے پاس سے گزرے جسے کھڑا کر کے تیر مارے جا رہے تھے انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے جانوروں کو کھڑا کر کے (باندھ کر) نشانہ بنانے سے منع فرمایا۔

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ ثَنِیْ عَمِّیْ وَهُوَ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ لَهِیْعَةَ اَنَّ بُکَیْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَهُمَا عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ یَعْلٰی اَنَّہٗ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

حضرت ابو یعلیٰ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم نے حضرت عبدالرحمن بن خالد بن ولید (رضی اللہ عنہم) کے ہمراہ جہاد کیا تو دشمن کی طرف سے چار عجمی کافر لائے گئے حضرت عبدالرحمن کے حکم سے انہیں مشکیں باندھ کر تیروں سے قتل کیا گیا یہ بات حضرت ابو ایوب

ابن خالد بن الوليد فأتي بأربعة أعلاج
من العدو فأمر بهم عبد الرحمن فقتلوا
صبرا بالنبل فبلغ ذلك أبا أيوب الانصاري
فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم ينهى عن قتل الصبر والذي
نفسي بيده لو كانت دجاجة ما صبرتها
فبلغ ذلك عبد الرحمن فاعتق اربعة رقاب۔
حدثنا ابراهيم بن ابي داود قال ثنا الوهبي قال ثنا
ابن اسحاق عن بكير فذكر باسناده مثله۔
حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو عاصم عن عبد الحميد
بن جعفر قال اخبرني يزيد بن ابي حبيب عن بكير بن
عبد الله بن الاشج عن ابيه عن عبيد بن يعلى عن ابي ايوب
الانصاري ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن صبر الدابة
قال ابو ايوب ولو كانت دجاجة ما صبرتها۔

انصاری رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا
میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ باندھ کر قتل کرنے سے منع فرماتے
تھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری
جان ہے اگر مرغی بھی ہوتی تو میں اسے باندھ کر
قتل نہ کرتا حضرت عبدالرحمن رضی اللہ
عنہ تک یہ بات پہنچی تو انہوں نے چار غلام آزاد کئے
حضرت اسحٰق، حضرت بکر سے روایت کرتے انہوں نے
سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔
حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے
جانور کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا حضرت ابوایوب
فرماتے ہیں اگر مرغی بھی ہوتی تو میں اسے باندھ کر ہلاک
نہ کرتا۔

۷۵۲۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا
عمرو بن عون قال اخبرنا هشيم عن
منصور عن الحسن عن عمران بن الحصين
قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
يخطبنا فيأمرنا بالصدقة وينهانا عن المثلة۔

حضرت حسن، حضرت عمران بن حصین
سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے
ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ
دیتے ہوئے صدقہ کا حکم دیتے اور
مُثلہ کرنے سے منع فرماتے۔

۷۵۳۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا
عمرو بن عون قال ثنا هشيم عن حميد
عن الحسن قال ثنا سمرة بن جندب
قال قلما خطبنا رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم خطبة الا امرنا فيها بالصدقة ونهانا فيها عن المثلة۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ
علیہ وسلم ہمیں اکثر خطبوں میں صدقہ کا
حکم دیتے اور مُثلہ کرنے سے منع فرماتے۔

۷۵۴۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا
حجاج بن منهال قال ثنا يزيد بن ابراهيم
قال ثنا الحسن قال قال سمرة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قلما
قام فينا يخطب الا امرنا بالصدقة

ایک دوسرے طریق سے حضرت حسن سے مروی
ہے فرماتے ہیں حضرت سمرہ رضی اللہ
عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً
ہر خطبہ میں ہمیں صدقہ کا حکم دیتے اور
مُثلہ سے منع فرماتے۔

۷۵۵ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو کھڑا کر کے ہلاک کرنے سے منع فرمایا۔

۷۵۶ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي ابْنَ مَالِكٍ عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ صَفِيَّةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُثْلَةِ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مُثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

---

۷۵۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ وَابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَا ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ شِبَاكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هُنَيِّ ابْنِ نُوَيْرَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْسَنُ النَّاسِ قِتْلَةً اَهْلُ الْاِيْمَانِ۔

حضرت علقمہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اہلِ ایمان، بہترین طریقے پر قتل کرنے والے ہیں[1]

---

۷۵۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يَذْكُرْ شَيْئًا عَنْ هُنَيٍّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ سے وہ حضرت عبد اللہ (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ نَسْخُ الْمُثْلَةِ بَعْدَ اَنْ كَانَتْ مُبَاحَةً عَلٰى مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْ حَدِيْثِ الْعُرَنِيِّيْنَ۔

ان روایات سے ثابت ہوا کہ مُثلہ کا حکم منسوخ ہو چکا ہے جب کہ پہلے یہ جائز تھا جیسا کہ عرنیہ والوں کی حدیث میں ہم نے روایت کیا۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ لَمْ يَدْخُلْ مَا اخْتَلَفْنَا نَحْنُ وَاَنْتُمْ فِيْهِ مِنَ الْقِصَاصِ فِيْ هٰذَا الْاٰثَارِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ۔

اگر کوئی معترض کہے کہ قصاص کے سلسلے میں جو کچھ ہمارے اور تمہارے میں اختلاف ہے وہ اس میں داخل نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اور اگر تم بدلہ لو تو اس کی مثل بدلہ لو جیسی تمہیں تکلیف دی گئی"۔

قِيْلَ لَهٗ لَيْسَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يُرَادُ

اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ اس آیت

---

[1] یعنی جان قتل کرنا ضروری ہو وہاں اذیت دینے کی بجائے آسانی کے ساتھ قتل کرتے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

بِهَا هٰذَا الْمَعْنٰى اِنَّمَا اُرِيْدَ بِهَا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ۔

سے یہ معنیٰ مراد نہیں بلکہ اس سے وہ مفہوم مراد ہے جو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور اسے حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا۔

۵۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا قَيْسٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قُتِلَ حَمْزَةُ وَمُثِّلَ بِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ ظَفِرْتُ بِهِمْ لَاُمَثِّلَنَّ بِسَبْعِيْنَ رَجُلًا مِنْهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ نَصْبِرُ۔

حضرت مقسم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کرکے ان کا مُثلہ کیا گیا تو رسول اکرم صلی اللہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے ان پر کامیابی حاصل ہوگئی تو ان میں سے ستر آدمیوں کو مُثلہ بناؤں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی "اگر تم ان سے بدلہ لو تو اس کی مثل لو جو اذیت انہوں نے تمہیں پہنچائی اور اگر تم صبر کرو تو وہ صبر کرنے والوں کے لیے بہتر ہے" اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ ہم صبر کریں گے۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَا ثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى حَمْزَةَ حِيْنَ اسْتُشْهِدَ فَنَظَرَ اِلٰى اَمْرٍ لَمْ يَنْظُرْ قَطُّ اِلٰى اَمْرٍ اَوْجَعَ لِقَلْبِهٖ مِنْهُ فَقَالَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَوَصُوْلًا لِلرَّحِمِ فَعُوْلًا لِلْخَيْرَاتِ وَلَوْلَا حُزْنٌ مِنْ بَعْدِكَ لَسَرَّنِيْ اَنْ اَدَعَكَ حَتّٰى تُحْشَرَ مِنْ اَفْوَاجٍ شَتّٰى وَاَيْمُ اللّٰهِ لَاُمَثِّلَنَّ بِسَبْعِيْنَ مِنْهُمْ مَكَانَكَ فَنَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بَعْدُ بِخَوَاتِيْمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس کھڑے ہوتے اور آپ نے ایک ایسا معاملہ دیکھا کہ اس سے زیادہ آپ کے دل کو دکھ دینے والا واقعہ کبھی نہیں دیکھا تھا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے آپ صلہ رحمی کرنے والے بہت زیادہ نیکیاں کرنے والے تھے اگر آپ کے بعد غم کا خیال نہ ہوتا تو مجھے یہ بات پسند تھی کہ آپ کو چھوڑ دیتا حتیٰ کہ آپ (جانوروں کے) مختلف جوڑوں میں سے اٹھائے جاتے اللہ کی قسم! میں آپ کی جگہ ان کے ستر آدمیوں کو مثلہ بناؤں گا ابھی آپ اپنی جگہ کھڑے ہی تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام سورۂ نحل

سُوْرَةِ النَّحْلِ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصّٰبِرِيْنَ إِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ فَصَبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَكَفَّرَ عَنْ يَمِيْنِهٖ.

کی آخری آیات لے کر اترے (وان عاقبتم ... آخر تک) چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر فرمایا اور قسم کا کفارہ ادا کیا۔

فَإِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى لَا فِي الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْتَ.

تو یہ آیت اس مفہوم کے لیے نازل ہوئی اس بات کے لیے نہیں جس کا تم نے ذکر کیا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا قَوَدَ إِلَّا بِالسَّيْفِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا تلوار کے بغیر قصاص نہ لیا جائے۔

۷۶۱- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِيْ عَازِبٍ عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَوَدَ إِلَّا بِالسَّيْفِ.

حضرت جابر، حضرت ابو عازب سے اور وہ حضرت نعمان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تلوار کے بغیر قصاص نہ لیا جائے۔

فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَنَّ الْقَوَدَ لِكُلِّ قَتِيْلٍ مَا كَانَ لَا يَكُوْنُ إِلَّا بِالسَّيْفِ.

تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مقتول کسی قسم کا بھی ہو اس کا قصاص تلوار سے لیا جائے۔

وَقَدْ جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَيْضًا.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات بھی آئی ہیں جو اس مذکورہ بات پر دلالت کرتی ہیں۔

۷۶۲- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ أُنَيْسَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِجِرَاحٍ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَأْنُوْا بِهَا سَنَةً.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ زخمی لوگ لائے گئے تو آپ نے فرمایا ایک سال تک (ان زخموں کے ٹھیک ہونے کی) انتظار کرو

۷۶۳- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُسْتَقَادُ مِنَ الْجُرْحِ حَتّٰى يَبْرَأَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا زخموں کی وجہ سے قصاص نہ لیا حتیٰ کہ وہ ٹھیک ہو جائیں۔

marfat.com

فَلَوْ كَانَ يُفْعَلُ بِالْجَانِي كَمَا فَعَلَ كَمَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى لَمْ يَكُنْ لِلْاِسْتِيْنَاءِ مَعْنًى لِأَنَّهٗ يَجِبُ عَلَى الْقَاطِعِ قَطْعُ يَدِهٖ إِنْ كَانَتْ جِنَايَتُهٗ قَطْعًا بَرَءَ مِنْ ذٰلِكَ الْمُجْنِيُّ عَلَيْهِ أَوْ مَاتَ۔

اگر مجرم کے ساتھ وہی سلوک ہوتا جو اس نے کیا ہے جیسا کہ پہلے قول والے کہتے ہیں تو سال کی مہلت دینے کا کوئی مطلب نہ ہوتا کیونکہ ہاتھ کاٹنے والے کا ہاتھ ضرور کاٹنا ہے اگر اس کا جرم ہاتھ کاٹنا ہے مظلوم ٹھیک ہو یا مر جائے

فَلَمَّا ثَبَتَ الْاِسْتِيْنَاءُ يُنْتَظَرُ مَا تَئُوْلُ عَلَيْهِ الْجِنَايَةُ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا يَجِبُ فِيْهِ الْقِصَاصُ هُوَ مَا تَئُوْلُ إِلَيْهِ الْجِنَايَةُ لَا غَيْرُ ذٰلِكَ۔

تو جب ایک سال تک انتظار کیا جاتا ہے تاکہ دیکھا جائے کہ جرم کا انجام کیا ہوتا ہے تو اس سے ثابت ہوا قصاص اسی صورت میں واجب ہوگا جس میں جنایت انجام کو پہنچے کسی اور صورت میں نہیں۔

فَإِنْ طَعَنَ طَاعِنٌ فِيْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ أُنَيْسَةَ وَأَنْكَرَ عَلَيْنَا الْاِحْتِجَاجَ بِحَدِيْثِهٖ فَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِيْنِيِّ قَدْ ذَكَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّهٗ أَحَبُّ إِلَيْهِ فِيْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ۔

اگر کوئی طعن کرنے والا یحیی بن ابوانیسہ (حدیث ۲۴۲ کے ایک راوی) پر طعن کرے اور ان کی روایت سے استدلال کا انکار کرے تو (اس کا جواب یہ ہے کہ) علی بن مدینی، حضرت یحیی بن سعید سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں وہ (یحیی بن انیسہ) حضرت زہری کی محمد بن اسحٰق سے روایت میں مجھے زیادہ پسند ہیں۔

وَقَدْ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر کام میں احسان کو لازمی قرار دیا پس جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ تم میں سے ایک اپنی چھری کو تیز کرے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔

فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِأَنْ يُحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَأَنْ يُرِيْحُوْا مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَهُمْ ذَبْحَهٗ مِنَ الْأَنْعَامِ فَمَا أَحَلَّ لَهُمْ قَتْلَهٗ مِنْ بَنِيْ آدَمَ فَهُوَ أَحْرٰى أَنْ يُفْعَلَ بِهٖ ذٰلِكَ

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ اچھے طریقے سے قتل کریں اور جن جانوروں کو ذبح کرنا اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے حلال کیا ہے انہیں آرام پہنچائیں پس جن انسانوں کو قتل کرنا ان کے لیے جائز قرار دیا ان سے یہ سلوک کرنا زیادہ مناسب ہے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ لَا يُسْتَأْنَى بُرْءُ الْجِرَاحِ وَخَالَفَ مَا ذَكَرْنَا فِي ذٰلِكَ مِنَ الْآثَارِ، فَكَفَى بِهِ جَهْلًا فِي خِلَافِهِ كُلَّ مَنْ تَقَدَّمَهُ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَعَلَى ذٰلِكَ فَإِنَّا نُفْسِدُ قَوْلَهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ۔

وَذٰلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا رَجُلًا لَوْ قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ خَطَأً فَبَرَأَ مِنْهَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ دِيَةُ الْيَدِ وَلَوْ مَاتَ مِنْهَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ دِيَةُ النَّفْسِ وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ فِي الْيَدِ شَيْءٌ وَدَخَلَ مَا كَانَ يَجِبُ فِي الْيَدِ فِيمَا وَجَبَ فِي النَّفْسِ فَصَارَ الْجَانِي كَمَنْ قَتَلَ وَلَيْسَ كَمَنْ قَطَعَ وَصَارَتِ الْيَدُ لَا يَجِبُ لَهَا حُكْمٌ إِلَّا وَالنَّفْسُ قَائِمَةٌ وَلَا يَجِبُ لَهَا حُكْمٌ إِذَا كَانَتِ النَّفْسُ تَالِفَةً فَصَارَ النَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ يَكُونُ كَذٰلِكَ إِذَا قَطَعَ يَدَهُ عَمْدًا فَإِنْ بَرَأَ فَالْحُكْمُ لِلْيَدِ وَفِيهَا الْقَوَدُ وَإِنْ مَاتَ مِنْهَا فَالْحُكْمُ لِلنَّفْسِ وَفِيهَا الْقِصَاصُ لَا فِي الْيَدِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنْ حُكْمِ الْخَطَاءِ۔

وَيَدْخُلُ أَيْضًا عَلَى مَنْ يَقُولُ إِنَّ الْجَانِيَ يُقْتَلُ كَمَا قَتَلَ أَنْ يَقُولَ إِذَا رَمَاهُ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ أَنْ يُنْصَبَ الرَّامِي فَيُرْمَى حَتّٰى يُقْتَلَ وَقَدْ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَبْرِ ذِي الرُّوحِ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُصْبَرَ أَحَدٌ لِنَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ يُقْتَلُ قَتْلًا لَا يَكُونُ مَعَهُ شَيْءٌ مِنَ النَّهْيِ۔

أَلَا تَرٰى أَنَّ رَجُلًا لَوْ نَكَحَ رَجُلًا فَقَتَلَهُ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَجِبُ لِلْوَلِيِّ أَنْ يَفْعَلَ بِالْقَاتِلِ كَمَا فَعَلَ وَلٰكِنْ يَجِبُ لَهُ أَنْ

اگر کوئی شخص کہے کہ زخم کے ٹھیک ہونے کی انتظار نہیں کی جائے گی اور وہ ان روایات کی مخالفت کرے جو ہم نے ذکر کی ہیں تو اس کی جہالت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ متقدمین علماء کی مخالفت کرتا ہے اس کے باوجود ہم اس کے قول کو قیاس کے طور پر فاسد قرار دیتے ہیں۔

اور وہ اس طرح کہ ہم دیکھتے ہیں اگر کوئی شخص غلطی سے کسی دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹ دے اور وہ ٹھیک ہو جائے تو اس پر ہاتھ کی دیت واجب ہوتی ہے اور اگر وہ اس وجہ سے مر جائے تو اس پر ایک جان کی دیت واجب ہوتی ہے اور ہاتھ کے سلسلے میں کچھ بھی واجب نہیں ہوتا اور ہاتھ کے سلسلے میں واجب ہونے والی سزا نفس کی جنایت میں واجب ہونے والی سزا میں داخل ہو جاتی ہے اور جرم کرنے والا قاتل کی طرح ہوتا ہے ہاتھ کاٹنے والے کی طرح نہیں ہوتا ہاتھ کا حکم اس صورت میں واجب ہوتا جب نفس باقی ہو اور اگر اس کی جان ضائع ہو جائے تو ہاتھ کاٹنے کا حکم واجب نہیں ہوتا تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ جب وہ جان بوجھ کر ہاتھ کاٹے تو اسی طرح حکم ہو اگر وہ ٹھیک ہو جائے تو ہاتھ کاٹنے کا حکم ہوگا اور اس میں بدلہ ہوگا اور اگر وہ مر جائے تو نفس کا حکم ہوگا اور اس میں قصاص لازم ہوگا ہاتھ کا بدلہ نہ ہوگا خطا کے سلسلے میں ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس پر قیاس کا تقاضا یہی ہے۔

جو شخص کہتا ہے کہ قاتل کو اسی طرح قتل کیا جائے جیسے اس نے قتل کیا اس پر یہ اعتراض بھی ہوتا ہے کہ وہ کہے کہ اگر اس نے تیر سے ہلاک کیا تو اس تیر مارنے والے کو کھڑا کر کے تیر مارے یہاں تک کہ اسے ہلاک کر دے حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جاندار چیز کو کھڑا کر کے مارنے سے منع فرمایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ممانعت کی وجہ سے اسے کھڑا کرنا صحیح نہیں بلکہ جس طریقے سے ممانعت نہ ہو اس طریقے پر قتل کیا جائے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی مرد سے بدفعلی کرے اور اس کے سبب سے اسے ہلاک کر دے تو ولی کو اس بات کا حق نہیں کہ قاتل کے ساتھ بھی وہی سلوک کرے جو اس نے کیا بلکہ اسے محض

marfat.com

يَقْتُلَهُ لِاَنَّ نِكَاحَهُ اِيَّاهُ حَرَامٌ عَلَيْهِ فَكَذٰلِكَ صَبْرُهُ اِيَّاهُ فِيْمَا وَصَفْنَا حَرَامٌ عَلَيْهِ وَلٰكِنْ لَهُ قَتْلُهُ كَمَا يُقْتَلُ مَنْ حَلَّ دَمُهُ بِرِدَّةٍ اَوْ بِغَيْرِهَا هٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ غَيْرَ اَنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ لَا يُوْجِبُ الْقَوَدَ عَلٰى مَنْ قَتَلَ بِحَجَرٍ وَسَنُبَيِّنُ قَوْلَهُ هٰذَا وَالْحُجَّةَ لَهُ فِىْ بَابِ شِبْهِ الْعَمَدِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

قتل کرنے کا حق ہے کیونکہ اس کے ساتھ بدفعلی کرنا بھی حرام ہے اسی طرح اسے باندھ کر ہلاک کرنا بھی حرام ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا البتہ اسے قتل کرنے کا حق ہے جیسے اس شخص کو قتل کیا جاتا ہے جس کا خون مرتد ہونے یا کسی اور وجہ سے مباح ہو جاتا ہے قیاس یہی ہے اور یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے پتھر کے ساتھ ہلاک کیا اس پر بدلہ واجب نہیں ہم آپ کے اس قول اور دلیل کو عنقریب شبہ عمد کے باب میں بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

بَابُ ۲۱۵ شِبْهِ الْعَمَدِ الَّذِىْ لَا قَوَدَ فِيْهِ مَا هُوَ

شبہ عمد جس میں قصاص نہیں

۴۷۶۵- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّآءِ عَنْ قَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ جَوْشَنٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ السَّدُوْسِىِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ فِىْ خُطْبَتِهٖ اَلَا اِنَّ قَتِيْلَ خَطَاِ الْعَمَدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا وَالْحَجَرِ فِيْهِ دِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً فِىْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔

حضرت عقبہ بن اوس سدوسی، ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن خطبہ دیا تو آپ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا سنو! شبہ عمد کا مقتول وہ ہے جو کوڑے، لاٹھی اور پتھر سے قتل ہو جائے اس میں دیت مغلظہ ہے یعنی سو اونٹ ہیں جن میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں۔

تحقيق مسئله

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا لَا قَوَدَ عَلٰى مَنْ قَتَلَ رَجُلًا بِعَصًا اَوْ حَجَرٍ وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے اس حدیث کو اپناتے ہوئے فرمایا کہ جس شخص نے کسی کو لاٹھی یا پتھر سے ہلاک کیا اس پر قصاص نہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ

ابو حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

وخالفھم فی ذلک آخرون منھم ابو یوسف ومحمد رحمۃ اللہ علیھما فقالوا اذا کانت الخشبۃ مثلھا یقتل فعلی القاتل بھا القصاص وذلک عمد وان کان مثلھا لا یقتل ففی ذلک الدیۃ وذلک شبہ العمد۔

وقالوا لیس فیما احتج بہ علینا اھل المقالۃ الاولی من قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا ان قتیل خطا العمد بالسوط والعصا والحجر فیہ مائۃ من الابل دلیل علی ما قالوا لانہ قد یجوز ان یکون النبی صلی اللہ علیہ وسلم اراد ذلک العصا التی لا تقتل مثلھا التی ھی کالسوط الذی لا یقتل مثلہ فان کان اراد بذلک فھو الذی قلنا وان لم یکن اراد ذلک واراد ما قلتم انتم فقد ترکنا الحدیث وخالفناہ فنحن بعد لم تثبت خلافنا لھذا الحدیث اذ کنا نقول ان من العصا ما اذا قتل بہ لم یجب بہ علی القاتل قود وھذا المعنی الذی حملنا علیہ معنی ھذا الحدیث اولی مما حملہ علیہ اھل المقالۃ الاولی لان ما حملناہ علیہ لا یضاد حدیث انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ایجابہ القود علی الیھودی الذی رضخ راس الجاریۃ بحجر وما حملہ علیہ اھل المقالۃ الاولی یضاد ذلک وینفیہ ولان یحمل الحدیث علی ما یوافق بعضہ

اللہ بھی اسی بات کے قائلین میں شامل ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ بھی شامل ہیں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اگر لکڑی ایسی ہو کہ وہ ہلاک کر دیتی ہے تو اس میں قاتل پر قصاص ہے اور یہ قتل عمد (جان بوجھ کر قتل کرنا) ہے اور اگر اس جیسی لکڑی ہلاک نہیں کرتی تو اس میں دیت ہے اور یہ شبہ عمد ہے (یعنی عمد کے مشابہ ہے)

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ پہلے قول والوں نے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "سنو! شبہ عمد، کوڑے، عصا اور پتھر سے قتل کرنا ہے اور اس میں ایک سو اونٹ (دیت) ہے" سے استدلال کیا ہے تو اس میں ان کے موقف پر دلیل نہیں ہے کیونکہ ہو سکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وہ لاٹھی مراد لی ہو جو ہلاک نہیں کرتی اور وہ اس کوڑے کی طرح ہے جس سے ہلاکت واقع نہیں ہوتی اگر آپ کی یہی مراد ہے تو اس سے ہماری بات ثابت ہو گئی اور اگر آپ کی مراد یہ نہیں بلکہ وہ بات مراد ہے جو تم نے کہی ہے تو ہم نے حدیث کو چھوڑ دیا اور اس کی مخالفت کی لیکن ہم نے ابھی تک اس حدیث کے خلاف ثابت نہیں کیا کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ کچھ لاٹھیاں اس قسم کی ہیں کہ ان سے ہلاکت کے سبب قاتل پر قصاص واجب نہیں ہوتا اور یہ معنیٰ جس پر ہم نے اس حدیث کو محمول کیا اس معنیٰ سے بہتر ہے جو پہلے قول والوں کی مراد ہے کیونکہ ہم نے اس حدیث سے جو مفہوم لیا ہے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف نہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس یہودی پر قصاص واجب قرار دیا جس نے ایک بچی کا سر پتھر سے کچل دیا تھا پہلے قول والوں نے اس سے جو معنی لیا ہے وہ اس روایت کے خلاف ہے اور اس کی نفی کرتا ہے اور حدیث کا وہ مفہوم لینا جس سے روایات ایک دوسرے کے موافق ہو جائیں اس معنی پر محمول کرنے

marfat.com

بَعْضًا أَوْلَى مِنْ أَنْ يُحْمَلَ عَلَى مَا يُضَادُّ بَعْضُهُ بَعْضًا۔

سے بہتر ہے جس سے بعض کا بعض سے تضاد ثابت ہو۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَأَنْتَ قَدْ قُلْتَ إِنَّ حَدِيثَ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا مَنْسُوخٌ فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ فَكَيْفَ أَثْبَتَّ الْعَمَلَ بِهِ هٰهُنَا۔

اگر کوئی معترض کہے کہ تم نے پہلے باب میں کہا تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت منسوخ ہے تو کس طرح تم نے یہاں اس پر عمل کو ثابت کیا۔

قِيلَ لَهُ لَمْ نَقُلْ إِنَّ حَدِيثَ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا مَنْسُوخٌ مِّنْ جِهَةِ مَا ذَكَرْتَ وَقَدْ ثَبَتَ وُجُوبُ الْقَوَدِ وَالْقَتْلِ بِالْحَجَرِ فِي حَدِيثِ أَنَسٍ وَإِنَّمَا قُلْتُ إِنَّ الْقِصَاصَ بِالْحَجَرِ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَنْسُوخًا لِمَا قَدْ ذَكَرْتُ مِنَ الْحُجَّةِ فِي ذٰلِكَ فَحَدِيثُ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي إِيجَابِ الْقَوَدِ عِنْدَنَا غَيْرُ مَنْسُوخٍ وَفِي كَيْفِيَّةِ الْقَوَدِ الْوَاجِبِ قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ مَنْسُوخًا عَلَى مَا فَسَّرْنَا وَبَيَّنَّا فِي الْبَابِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ۔

تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت اس جہت سے منسوخ ہے جو تم نے ذکر کی ہے جب کہ اس روایت سے قصاص اور پتھر سے ہلاک کرنے کا وجوب ثابت ہو رہا ہے میں تو یہ کہتا ہوں کہ ممکن ہے پتھر کے ساتھ قصاص منسوخ ہو چکا ہو جیسا کہ اس سلسلے میں میں نے دلیل ذکر کی ہے تو ہمارے نزدیک حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت قصاص کے وجوب کے سلسلے میں منسوخ نہیں ہے البتہ طلب قصاص کے طریقے کے سلسلے میں منسوخ ہونے کا احتمال ہے جیسا کہ ہم نے گزشتہ باب میں وضاحت سے بیان کیا۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلَّذِينَ قَالُوا إِنَّ الْقَتْلَ بِالْحَجَرِ لَا يُوجِبُ الْقَوَدَ فِي دَفْعِ حَدِيثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ مَا أَوْجَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَتْلِ فِي ذٰلِكَ حَقًّا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْيَهُودِيَّ كَقَاطِعِ الطَّرِيقِ الَّذِي يَكُونُ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ حَدًّا مِّنْ حُدُودِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَإِنَّ قَاطِعَ الطَّرِيقِ إِذَا قَتَلَ بِحَجَرٍ أَوْ بِعَصًا وَجَبَ عَلَيْهِ الْقَتْلُ فِي قَوْلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ لَا قَوَدَ عَلَى مَنْ قَتَلَ بِعَصًا وَّقَدْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ جَمَاعَةٌ مِّنْ أَهْلِ النَّظَرِ۔

تو جن لوگوں کے نزدیک پتھر کے ساتھ قتل کرنے سے قصاص لازم نہیں ہوتا ان کے نزدیک حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کے خلاف دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صورت میں حق خداوندی کے طور پر قصاص کو لازم کیا ہو اور یہودی کو اس ڈاکو کی طرح قرار دیا جس پر اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے حد لازم ہوتی ہے اگر یہ بات اسی طرح ہے تو ڈاکو جب پتھر یا لاٹھی سے کسی کو ہلاک کرے تو اس شخص کے نزدیک بھی جو کہتا ہے کہ لاٹھی کے ساتھ قتل کی صورت میں قصاص واجب نہیں ہوتا، اس (ڈاکو) کا قتل واجب ہوگا۔ مجتہدین کی ایک جماعت نے یہی قول کہا ہے

وَقَدْ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي الْخَنَّاقِ أَنَّ عَلَيْهِ الدِّيَةَ وَأَنَّهُ لَا يُقْتَلُ إِلَّا أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ غَيْرَ مَرَّةٍ فَيُقْتَلُ وَيَكُونُ ذٰلِكَ حَدًّا مِنْ حُدُودِ اللهِ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے گلا گھونٹ کر مارنے والے کے بارے میں فرمایا کہ اس پر دیت ہوگی اور جب تک وہ کئی بار ایسا نہ کرے اسے قتل نہیں کیا جائے اس کے بعد اسے بطور حد قتل کیا جائے گا۔

فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ الْيَهُودِيَّ عَلَى مَا فِي حَدِيثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِأَنَّهُ وَجَبَ عَلَيْهِ الْقَتْلُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا يَجِبُ عَلَى قَاطِعِ الطَّرِيقِ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَإِنَّ أَبَا حَنِيفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ كُلُّ مَنْ قَطَعَ الطَّرِيقَ فَقَتَلَ بِعَصًا أَوْ حَجَرٍ أَوْ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الْمِصْرِ يَكُونُ حُكْمُهُ فِيمَا فَعَلَ حُكْمَ قَاطِعِ الطَّرِيقِ وَكَذٰلِكَ الْخَنَّاقُ الَّذِي قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ غَيْرَ مَرَّةٍ أَنَّهُ يُقْتَلُ۔

تو ممکن ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کو اس لیے قتل کیا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے لیے اس کا قتل واجب ہو گیا تھا جیسا کہ ڈاکو کا قتل واجب ہوتا ہے اگر یہ بات اسی طرح ہے تو حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو شخص، ڈاکہ ڈالے اور لاٹھی یا پتھر سے ہلاک کرے یا شہر کے اندر یہ کام کرے تو اس کا حکم ڈاکو کے حکم جیسا ہوگا اسی طرح جو کئی بار گلا گھونٹ کر ہلاک کرے تو اسے بھی قتل کیا جائے گا۔

وَقَدْ كَانَ يَنْبَغِي فِي الْقِيَاسِ عَلَى قَوْلِهِ أَنْ يَكُونَ يَجِبُ عَلَى مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مَرَّةً وَاحِدَةً الْقَتْلُ وَيَكُونُ ذٰلِكَ حَدًّا مِنْ حُدُودِ اللهِ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ كَمَا يَجِبُ إِذَا فَعَلَهُ مِرَارًا لِأَنَّا رَأَيْنَا الْحُدُودَ يُوجِبُهَا انْتِهَاكُ الْحُرْمَةِ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ لَا يَجِبُ عَلَى مَنِ انْتَهَكَ تِلْكَ الْحُرْمَةَ ثَانِيَةً إِلَّا مَا وَجَبَ عَلَيْهِ فِي انْتِهَاكِهَا فِي الْبَدْءِ۔

ان کے قول پر قیاس کا تقاضا ہے کہ جو شخص ایک بار ایسا کرے اس کا قتل واجب ہو اور یہ اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے حد قرار پائے جیسا کہ بار بار کرنے سے قتل واجب ہوتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک بار حرمت کو توڑنے سے حدود لازم ہو جاتی ہیں پھر دوسری بار جب حرمت کو توڑا جاتا ہے تو وہی چیز لازم ہوتی ہے جو پہلی بار توڑنے سے لازم ہوئی تھی۔

فَكَانَ النَّظَرُ فِيمَا وَصَفْنَا أَنْ يَكُونَ الْجَانِي الْخَنَّاقُ كَذٰلِكَ أَيْضًا وَأَنْ يَكُونَ حُكْمُهُ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ هُوَ حُكْمُهُ فِي آخِرِ مَرَّةٍ هٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَفِي ثُبُوتِ مَا ذَكَرْنَا مَا يَرُدُّكُمْ أَنْ يَكُونَ

تو جو کچھ ہم نے بیان کیا اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ گلا گھونٹنے والے کا حکم بھی یہی ہو اور جو حکم پہلی بار سے لازم ہو دوسری بار ایسا کرنے سے بھی وہی حکم ہونا چاہیے اس باب میں قیاس یہی ہے اور ہماری بات کے ثابت ہونے کی صورت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث

marfat.com

فِیْ حَدِیْثِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حُجَّۃٌ عَلٰی مَنْ یَقُوْلُ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا بِحَجَرٍ فَلَا قَوَدَ عَلَیْہِ۔

وَکَانَ مِنْ حُجَّۃِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَیْضًا فِیْ قَوْلِہٖ ھٰذَا مَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اِقْتَتَلَتْ اِمْرَاَتَانِ مِنْ ھُذَیْلٍ فَضَرَبَتْ اِحْدٰھُمَا الْاُخْرٰی الْحَجَرَ فَقَتَلَتْھَا وَمَا فِیْ بَطْنِھَا فَاخْتَصَمُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَضٰی اَنَّ دِیَۃَ جَنِیْنِھَا عَبْدٌ اَوْ وَلِیْدَۃٌ وَقَضٰی بِدِیَۃِ الْمَرْاَۃِ عَلٰی عَاقِلَتِھَا وَوَرَّثَھَا وَلَدَھَا وَمَنْ مَّعَھُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِکِ بْنِ النَّابِغَۃِ الْھُذَلِیُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَّا شَرِبَ وَلَا اَکَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَھَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِکَ بَطَلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ھٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْکُھَّانِ مِنْ اَجْلِ سَجْعِہِ الَّذِیْ سَجَعَ۔

۴۶۷ - حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ ابْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ نَضْلَۃَ الْخُزَاعِیِّ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ اَنَّ امْرَاَتَیْنِ ضَرَبَتْ اِحْدٰھُمَا الْاُخْرٰی بِعُمُوْدِ الْفُسْطَاطِ فَقَتَلَتْھَا فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِالدِّیَۃِ عَلٰی عَصَبَۃِ الْقَاتِلَۃِ وَقَضٰی فِیْ مَا بَطْنِھَا بِغُرَّۃٍ وَالْغُرَّۃُ عَبْدٌ اَوْ اَمَۃٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِیُّ اَغْرَمُ مَنْ لَّا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ

کا اس شخص کے خلاف حجت ہونا بھی ختم ہو جاتا ہے جو کہتا ہے کہ جس نے کسی شخص کو پتھر سے ہلاک کیا اس پر قصاص نہیں۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل یہ روایت بھی ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ھذیل قبیلے کی دو عورتیں آپس میں لڑ پڑیں ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مار کر اسے اور جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا دونوں کو قتل کر دیا وہ لوگ جھگڑا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے آپ نے فیصلہ فرمایا کہ اس کے بچے (حمل) کی دیت ایک غلام لڑکا یا لڑکی ہے اور عورت کی دیت اس دوسری عورت کے خاندان پر ڈال دی اس (مقتولہ) کے بچے اور دیگر رشتہ داروں کو اس کا وارث قرار دیا حضرت حمل بن مالک ابن نابغہ ہذلی نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اس کی دیت کیسے دوں جس نے پیا نہ کھایا نہ بات کی اور نہ ہی کوئی آواز نکالی اس قسم کا خون باطل ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مسجع کلام کی وجہ سے فرمایا یہ تو کاہنوں (نجومیوں) کے بھائیوں سے ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک عورت نے دوسری کو خیمہ کے ڈنڈے سے مارا جس سے وہ ہلاک ہو گئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتلہ کے خاندان والوں پر دیت لازم فرمائی اور جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا (اور ہلاک ہو گیا) اس کے لیے ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس کی دیت دوں جس نے کھایا نہ پیا، چیخا اور نہ آواز نکالی اس قسم کا خون باطل ہوتا ہے آپ نے فرمایا اس نے دیہاتیوں

وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ بَطَلَ فَقَالَ سَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ۔

کی طرح مسجع کلام کیا۔

۷۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبید بن نضلہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالُوْا فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ تُخْبِرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلِ الْمَرْاَةَ الْقَاتِلَةَ بِالْحَجَرِ وَلَا بِعَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ وَعَمُوْدُ الْفُسْطَاطِ يُقْتَلُ مِثْلُهُ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّهُ لَا قَوَدَ عَلٰى مَنْ قَتَلَ بِخَشَبَةٍ وَاِنْ كَانَ مِثْلُهَا يُقْتَلُ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتلہ عورت کو پتھر سے یا خیمے کے ڈنڈے سے قتل نہیں کیا حالانکہ خیمے کا ڈنڈا ان چیزوں میں سے ہے جن سے قتل کیا جا سکتا ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جو آدمی لکڑی سے قتل کیا جائے اس کا قصاص نہیں اگرچہ اس کی مثل لکڑی سے قتل کیا جاتا ہو۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ خَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنْ قَالَ فَقَدْ رَوٰى حَمَلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ هٰذَا۔

اس سلسلے مخالفین حضرات کی دلیل یہ ہے کہ حمل بن مالک نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف روایت کیا ہے۔

۷۶۹۔ فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَشَدَ النَّاسَ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ بَيْنَ امْرَاَتَيْنِ وَاِنَّ اِحْدَاهُمَا ضَرَبَتِ الْاُخْرٰى بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا وَجَنِيْنَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ وَاَنْ تُقْتَلَ مَكَانَهَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قسم دے کر پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین (پیٹ کے بچے) کے بارے میں کیا فیصلہ فرمایا؟ تو حضرت حمل بن مالک نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ میں دو عورتوں کے درمیان تھا ان میں سے ایک نے دوسری کو خیمہ کا کیل مارا جس سے وہ اور اس کے پیٹ کا بچہ ہلاک ہو گیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کے بارے میں ایک غلام (یا لونڈی) کا اور اس قاتلہ کو مقتولہ کی جگہ قتل کا فیصلہ فرمایا۔

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت

marfat.com

ثنا الحميدي قال ثنا هشام بن سليمان المخزومي عن ابن جريج عن عمرو بن دينار عن طاوس عن ابن عباس مثله غير انه لم يذكر قوله وان تقتل مكانها.

فهذا حمل بن مالك رضي الله عنه يروي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قتل المرأة بالتي قتلتها بالمسطح فقد خالف ابا هريرة والمغيرة رضي الله عنهما فيما رويا عن النبي صلى الله عليه وسلم من قضائه بالدية في ذلك فقد تكافأت الاخبار في ذلك فلما تكافأت واختلفت وجب النظر في ذلك لنستخرج من القولين قولا صحيحا.

فاعتبرنا ذلك فوجدنا الاصل المجمع عليه ان من قتل رجلا بحديدة عمدا فعليه القود وهو اثم في ذلك ولا كفارة في قول اكثر العلماء واذا قتله خطأ فالدية على عاقلته والكفارة عليه ولا اثم عليه فكانت الكفارة تجب حيث يرتفع الاثم وترتفع الكفارة حيث يجب الاثم ورأينا شبه العمد قد اجمعوا ان الدية فيه وان الكفارة فيه واجبة واختلفوا في كيفيتها ما هي فقال قائلون هو الرجل يقتل رجلا متعمدا بغير سلاح وقال آخرون هو الرجل يقتل الرجل بالشيء الذي لا يرى انه يقتله كانه يتعمد ضرب رجل

طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے ان کا یہ قول نقل نہیں کیا کہ اس (قاتلہ) کو اس (مقتولہ) کی جگہ قتل کیا جائے۔

تو یہ حضرت حمل بن مالک جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ [وسلم] نے اس عورت کو قتل کیا جس نے دوسری عورت کو ہلاک کیا تھا تو انہوں نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت بن شعبہ رضی اللہ عنہما کی اس روایت کی مخالفت کی جس میں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ نقل کیا کہ آپ نے دیت لازم فرمائی تو (اس طرح) روایات باہم برابر ہوگئیں جب روایات باہم مقابل و برابر ہوگئیں تو غور و فکر ضروری ہو گیا تاکہ ہم دونوں میں سے صحیح قول نکال سکیں۔

پس ہم نے اس سلسلے میں قیاس کیا تو ایک متفق علیہ قاعدہ پایا وہ یہ کہ جو شخص کسی کو جان بوجھ کر لوہے (کے اوزار) سے قتل کر دے اس پر قصاص ہے اور وہ گناہ گار بھی ہوگا لیکن اکثر علماء کے نزدیک اس پر کفارہ نہیں اور اگر وہ غلطی سے قتل کرے تو اس کے خاندان پر دیت لازم ہوگی اور اس پر کفارہ ہوگا گناہ نہیں ہوگا تو کفارہ وہاں لازم ہوگا جہاں گناہ اٹھ جائے اور کفارہ وہاں اٹھ جائے گا جہاں گناہ لازم ہوگا پھر ہم نے شبہ عمد کو دیکھا تو سب کا اتفاق ہے کہ اس میں دیت ہے اور کفارہ بھی واجب ہے البتہ اس کی (شبہ عمد کی) تعریف میں اختلاف ہے کچھ حضرات فرماتے ہیں کہ کوئی شخص کسی دوسرے کو جان بوجھ کر کسی ہتھیار کے بغیر قتل کر دے (تو یہ شبہ عمد ہے) دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ کسی کا کسی کو ایسی چیز کے ساتھ ہلاک کرنا کہ اس کے خیال میں وہ اس سے ہلاک نہیں ہوگا گویا وہ کسی شخص کو قصداً کوڑا یا کوئی دوسری ایسی چیز مارتا ہے جس کی مثل

marfat.com

بِسَوْطٍ اَوْ بِشَیْءٍ لَا یُقْتَلُ مِثْلُهٗ فَیَمُوْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَهٰذَا شِبْهُ الْعَمْدِ عِنْدَهُمْ فَاِنْ كَرَّرَ عَلَيْهِ الضَّرْبَ بِالسَّوْطِ مِرَارًا حَتّٰى كَانَ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ يُقْتَلُ مِثْلُهٗ كَانَ ذٰلِكَ عَمْدًا وَّوَجَبَ عَلَيْهِ فِيْهِ الْقَوَدُ وَكُلُّ مَنْ جَعَلَ مِنْهُمْ شِبْهَ الْعَمْدِ عَلٰى جِنْسٍ مِنْ هٰذَيْنِ الْجِنْسَيْنِ اَوْجَبَ فِيْهِ الْكَفَّارَةَ وَقَدْ رَاَيْنَا الْكَفَّارَةَ فِيْمَا قَدْ اَجْمَعَ عَلَيْهِ الْفَرِيْقَانِ تَجِبُ حَيْثُ لَا يَجِبُ الْاِثْمُ وَتَنْتَفِيْ حَيْثُ يَكُوْنُ الْاِثْمُ وَكَانَ الْقَاتِلُ بِحَجَرٍ اَوْ بِعَصًا اَوْ مِثْلِ ذٰلِكَ يُقْتَلُ عَلَيْهِ اِثْمُ النَّفْسِ وَهُوَ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَبِّهٖ كَمَنْ قَتَلَ رَجُلًا بِحَدِيْدَةٍ وَكَانَ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا بِسَوْطٍ لَيْسَ مِثْلُهٗ يُقْتَلُ غَيْرَ اٰثِمٍ اِثْمَ الْقَتْلِ وَلٰكِنَّهٗ اٰثِمٌ اِثْمَ الضَّرْبِ فَكَانَ اِسْمُ الْقَتْلِ فِيْ هٰذَا عَنْهُ مَرْفُوْعًا لِاَنَّهٗ لَمْ يُرِدْهُ وَاِثْمُ الضَّرْبِ عَلَيْهِ مَكْتُوْبٌ لِاَنَّهٗ قَصَدَهٗ وَاَرَادَهٗ۔

سے۔ ہلاکت واقع نہیں ہوتی، پھر وہ اس سے مرجاتا ہے ان کے نزدیک یہ شبہ عمد ہے اگر بار بار کوڑے مارے حتی کہ وہ اس چیز کی طرح ہو جائے جس سے قتل کیا جاتا ہے تو یہ عمداً قتل ہو جائے گا اور اس پر قصاص لازم ہوگا تو ان میں سے جس نے بھی شبہ عمد کو ان دو جنسوں میں سے ایک جنس کے مطابق قرار دیا ہے انہوں نے کفارہ لازم قرار دیا اور ہم دیکھتے ہیں کہ دونوں گروہوں کے کفارہ وہاں واجب ہوتا ہے جہاں گناہ نہیں ہوتا اور جہاں گناہ ہوتا ہے وہاں کفارے کی نفی ہو جاتی ہے اور جو شخص پتھر یا لاٹھی یا اس کی مثل کسی چیز سے قتل کرے اس پر گناہ ہوگا اور وہ اس کے اور اس کے رب کے درمیان ہے، جیسے کوئی شخص کسی کو لوہے (کے اوزار) سے قتل کرے اور جو شخص کسی کو کوڑے کے ساتھ قتل کرے کہ اس کی مثل کے ساتھ قتل نہیں کیا جاتا تو اس پر قتل کا گناہ نہیں ہوگا البتہ مارنے کا گناہ ہو گا گویا اس سے قتل کا گناہ اٹھا لیا گیا کیونکہ اس نے اس کا ارادہ نہیں کیا تھا اور مارنے کا گناہ لکھ دیا جائے گا کیونکہ اس نے اس کا ارادہ اور قصد کیا تھا۔

فَكَانَ النَّظَرُ اَنْ يَكُوْنَ شِبْهُ الْعَمْدِ الَّذِيْ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّ فِيْهِ كَفَّارَةً فِي النَّفْسِ هُوَ مَا لَا اِثْمَ فِيْهِ وَهُوَ الْقَتْلُ بِمَا لَيْسَ مِثْلُهٗ يُقْتَلُ الَّذِيْ يَتَعَمَّدُ بِهِ الضَّرْبَ وَلَا يُرَادُ بِهٖ تَلَفُ النَّفْسِ فَيَاْتِيْ ذٰلِكَ عَلٰى تَلَفِ النَّفْسِ۔

تو قیاس یہ ہے کہ شبہ عمد جس پر سب کا اتفاق ہے کہ اس میں کفارہ نفس ہے یہ وہ ہے جس میں گناہ نہیں اور وہ ایسی چیز کے ساتھ قتل کرنا ہے جس سے عام طور پر قتل نہیں کیا جاتا اس سے مارنے کا ارادہ کیا جاتا ہے لیکن نفس کی ہلاکت مقصد نہیں ہوتا لیکن اس سے نفس کی ہلاکت واقع ہو جاتی ہے۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ اَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا۔

اس سے اس بات کے قائلین کا موقف ثابت ہو گیا اور یہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا اور امام محمد رحمہ اللہ کا قول ہے۔

فَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عُمَرَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی

marfat.com

ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

اسی طرح مروی ہے۔

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبِرَكِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنِي زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ الْجُشَمِيُّ عَنْ جَرْوَةَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَضْرِبُ أَخَاهُ مِثْلَ آكِلَةِ اللَّحْمِ قَالَ الْحَجَّاجُ يَعْنِي الْعَصَا ثُمَّ يَقُولُ لَا قَوَدَ عَلَيَّ لَا أُوتَى بِأَحَدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ إِلَّا أَقَدْتُهُ۔

حضرت جروہ بن حمید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو مارنے کا ارادہ کرتا ہے اور اسے گوشت کھانے والی چیز سے مارتا ہے حجاج کہتے ہیں (اس سے) لاٹھی مراد ہے پھر کہتا ہے کہ مجھ پر قصاص نہیں میرے پاس اس حرکت کا مرتکب جو شخص بھی لایا گیا میں اس سے قصاص لوں گا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مروی ہے۔

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شِبْهُ الْعَمْدِ بِالْعَصَا وَالْحَجَرِ الثَّقِيلِ وَلَيْسَ فِيهِمَا قَوَدٌ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

حضرت عاصم بن ضمرہ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا شبہ عمد، لاٹھی اور بھاری پتھر سے مارنا ہے اور ان دونوں صورتوں میں قصاص نہیں اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ ۲۱۶ شِبْهِ الْعَمْدِ هَلْ يَكُونُ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ كَمَا يَكُونُ فِي النَّفْسِ

کیا نفس سے کم میں بھی شبہ عمد ہوتا ہے

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ لَمَّا ثَبَتَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّفْسَ قَدْ يَكُونُ فِيهَا شِبْهُ عَمْدٍ كَانَ كَذٰلِكَ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ وَذَكَرَ فِي ذٰلِكَ الْآثَارَ الَّتِي قَدْ رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي فِيهَا أَلَا إِنَّ قَتِيلَ خَطَإِ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا وَالْحَجَرِ فِيهِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص کہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو گیا کہ کبھی قتل نفس میں شبہ عمد بھی ہوتا ہے تو نفس سے کم میں بھی شبہ عمد ہوگا۔ اور وہ اس سلسلے میں ان روایات کا ذکر کرے جو ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں۔ جن میں آپ نے فرمایا سنو! شبہ عمد کا مقتول وہ ہے جو کوڑے، لاٹھی اور پتھر سے مارا گیا اس میں سو اونٹ ہیں جن میں چالیس حاملہ

خلقة في بطونها أولادها.

فكان من حجتنا عليه في ذلك أنه قد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في النفس ما قد روي عنه فيها وقد روي عنه فيما دون النفس ما يخالف ذلك وهو ما قد ذكرناه بإسناده في أول هذا الكتاب في خبر الربيع أنها لطمت جارية فكسرت ثنيتها فاختصموا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأمر بالقصاص.

وقد رأينا اللطمة إذا أتت على النفس لم يجب فيها قود ورأيناها فيما دون النفس قد أوجبت القود فثبت بذلك أن ما كان في النفس شبه عمد أنه فيما دون النفس عمد على تصحيح هذه الآثار وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد بن الحسن رضوان الله عليهم أجمعين.

باب ۲۱ الرجل يقول عند موته إن مت ففلان قتلني

قال أبو جعفر قد روينا فيما تقدم من هذا الكتاب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما سأل الجارية التي رضخ رأسها من رضخ رأسك أفلان هو فأومت برأسها أي نعم فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم برضخ رأسه بين حجرين.

فذهب قوم إلى هذا الحديث فزعموا أنهم قلدوه وقالوا من ادعى

اونٹنیاں ہوں۔

اس سلسلے میں ان کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قتل نفس کے بارے میں وہی بات مروی ہے جو اس حدیث میں ہے لیکن نفس سے کم (یعنی اعضاء) میں اس کے خلاف مروی ہے اور وہ روایت ہم نے اس کتاب کے شروع میں حضرت ربیع کے واقعہ میں نقل کی ہے کہ انہوں نے ایک لونڈی کو تھپڑ مار کر اس کے اگلے دانت توڑ دیئے وہ لوگ اپنا مقدمہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے تو آپ نے قصاص کا حکم دیا۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر تھپڑ مارنے سے نفس کی ہلاکت واقع ہو تو اس صورت میں قصاص لازم نہیں ہوتا اور نفس سے کم میں قصاص واجب ہوتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ جو عمل نفس کے بارے میں شبہ عمد قرار پاتا ہے وہ نفس کے علاوہ میں عمد (جان بوجھ کر قتل کرنا) بن جاتا ہے ان روایات کی تصحیح سے یہی ثابت ہوتا ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

کوئی شخص مرتے وقت کہے کہ اگر میں مرگیا تو فلاں نے مجھے قتل کیا ہے

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم نے اس کتاب کے شروع میں روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس لڑکی سے پوچھا جس کا سر کچلا گیا تھا کہ کس نے تمہارا سر کچلا کیا فلاں شخص نے؟ تو اس نے سر کے ساتھ اشارہ کیا کہ ہاں، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلنے کا حکم دیا۔

ایک جماعت نے اس حدیث پر عمل کا دعویٰ کرتے ہوتے فرمایا کہ جس نے موت کی حالت میں دعویٰ کیا کہ اسے

marfat.com

۷۷۸ - وَقَدْ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ قَالَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كُنْتُ عَامِلًا لِابْنِ الزُّبَيْرِ عَلَى الطَّائِفِ فَكَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِي امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا فِي بَيْتٍ تَخْرُزَانِ حَرِيرًا لَهُمَا فَأَصَابَتْ إِحْدَاهُمَا يَدَ صَاحِبَتِهَا بِالْإِشْفَى فَجَرَحَتْهَا فَخَرَجَتْ وَهِيَ تَدْمِي وَفِي الْحُجْرَةِ حُدَّاثٌ فَقَالَتْ أَصَابَتْنِي فَأَنْكَرَتْ ذَلِكَ الْأُخْرَى فَكَتَبْتُ فِي ذَلِكَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ أُعْطُوا بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ مِنَ النَّاسِ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ فَادْعُهَا فَاقْرَأْ هَذِهِ الْآيَةَ عَلَيْهَا إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الْآيَةَ فَقَرَأْتُ عَلَيْهَا الْآيَةَ فَاعْتَرَفَتْ قَالَ نَافِعُ فَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَرَّهُ.

أَفَلَا تَرَى أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَدْ رَدَّ حُكْمَهَا فِي ذَلِكَ إِلَى حُكْمِ سَائِرِ مَا يَدَّعِي النَّاسُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

باب ۲۱۸ الْمُؤْمِنُ يَقْتُلُ الْكَافِرَ مُتَعَمِّدًا

۷۸۰ - حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف سے طائف کے علاقے میں حاکم تھا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا کی خدمت میں دو عورتوں کا مقدمہ لکھ بھیجا کہ وہ دونوں ایک گھر میں ریشم (کا کپڑا) سی رہی تھیں ان میں سے ایک نے دوسری کے ہاتھ میں سُوئی چبھو دی اور اسے زخمی کر دیا وہ باہر نکلی اور خون بہہ رہا تھا حجرہ میں کچھ لوگ باتیں کر رہے تھے اس نے کہا اس عورت نے مجھے زخمی کیا ہے دوسری نے انکار کیا تو میں نے یہ معاملہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا انہوں نے مجھے لکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعیٰ علیہ پر قسم کا فیصلہ فرمایا اور اگر لوگوں کو محض ان کے دعووں پر دیا جائے تو لوگ دوسروں کے خونوں اور مالوں کا دعویٰ کریں گے تم اسے بلا کر اس کے سامنے یہ آیت پڑھو "بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی آیات اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی قیمت لیتے ہیں" (یعنی جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں) فرماتے ہیں میں نے اس کے سامنے آیت پڑھی تو اس نے اعتراف کر لیا۔ حضرت نافع فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو وہ اس پر خوش ہوئے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس (زخمی کرنے) کا حکم ان تمام باتوں کے حکم کی طرف لوٹا دیا جن کا لوگ دعویٰ کرتے ہیں۔

کوئی مومن کسی کافر کو جان بوجھ کر قتل کرے

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

قال ثنا اسباط عن مطرف بن طریف عن الشعبي عن ابي حجيفة قال سألت عليا هل عندكم من رسول الله صلى الله عليه وسلم علم سوى القرآن فقال والذي فلق الحبة وبرأ النسمة ما عندنا من رسول الله صلى الله عليه وسلم علم سوى القرآن وما في هذه الصحيفة قال قلت وما في هذه الصحيفة قال العقل وفكاك الاسير وان لا يقتل مسلم بكافر۔

قرآن پاک کے علاوہ بھی کوئی علم ہے انہوں نے فرمایا اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو پھاڑا اور جاندار کو پیدا کیا ہمارے پاس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن پاک اور جو کچھ اس صحیفے میں ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اس صحیفے میں کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا دیت کے احکام، قیدی کو چھڑانا اور یہ کہ مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان المسلم اذا قتل الكافر متعمدا لم يقتل به واحتجوا في ذلك بهذا الحديث۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی مسلمان کسی کافر کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کے بدلے میں اسے قتل نہ کیا جائے انہوں نے اس سلسلے میں مندرجہ بالا ۴ حدیث سے استدلال کیا ۶

وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا بل يقتل به وكان من الحجة لهم في ذلك ان هذا الكلام الذي حكاه ابو جحيفة في هذا الحديث عن علي رضي الله عنه لم يكن منفردا ولو كان لا احتمل ما قالوا ولكنه كان موصولا بغيره۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اسے اس کے بدلے میں قتل کیا جائے اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا جو کلام حضرت ابو جحیفہ نے نقل کیا ہے صرف یہی کلام نہیں اگر صرف یہی کلام ہوتا تو ان کے قول کا احتمال تھا لیکن اس کے ساتھ کچھ اور کلام بھی ملا ہوا ہے۔

۱۷۸۱۔ حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا مسدد قال ثنا يحيى عن ابن ابي عروبة قال ثنا قتادة عن الحسن عن قيس بن عباد قال انطلقت انا والاشتر الى علي فقلنا هل عهد اليك رسول الله صلى الله عليه وسلم عهدا لم يعهده الى الناس عامة قال لا الا ما كان في كتابي هذا فاخرج كتابا من قراب سيفه فاذا فيه المؤمنون

حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں اور حضرت اشتر (حارث بن مالک) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف گئے اور پوچھا کہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے کوئی وعدہ لیا ہے جو عام لوگوں سے نہ لیا ہو انہوں نے فرمایا "نہیں" البتہ جو کچھ میری اس کتاب میں ہے پھر انہوں نے اپنی تلوار کی میان سے ایک کتاب نکالی جس میں لکھا تھا کہ مومنوں کے خون باہم برابر ہیں اور ان کے عہد (کو پورا کرنے) کے لیے ادنیٰ مسلمان بھی کوشش کر سکتا ہے وہ دوسروں کے خلاف ایک قوت ہیں کسی

marfat.com

تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ وَمَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۔

مومن کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے اور نہ کسی معاہدہ والے کو معاہدے کے دوران قتل کیا جائے جس نے دین میں کوئی (ایسی) نئی بات نکالی (جس کا دین سے کوئی تعلق نہیں) تو اس کا وبال اسی پر ہوگا اور جس نے کوئی (بری) بدعت نکالی یا کسی بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔[1]

فَهٰذَا هُوَ حَدِيْثُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِتَمَامِهٖ وَالَّذِيْ فِيْهِ مِنْ نَفْيِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ بِالْكَافِرِ هُوَ قَوْلُهٗ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ فَاسْتَحَالَ اَنْ يَكُوْنَ مَعْنَاهُ عَلٰى مَا حَمَلَهٗ عَلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لِاَنَّهٗ لَوْ كَانَ مَعْنَاهُ عَلٰى مَا ذَكَرُوْا لَكَانَ ذٰلِكَ لَحْنًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْعَدُ النَّاسِ مِنْ ذٰلِكَ وَلَكَانَ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذِيْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ ۔

تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی مکمل حدیث یہ ہے اس میں جو مومن کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کرنے کا ذکر ہے تو وہ یہ قول ہے کہ کسی مومن کو کسی کافر کے بدلے اور کسی معاہدہ والے کو معاہدے کے دوران قتل نہ کیا جائے تو اس کا وہ معنیٰ جو پہلے قول والوں نے لیا ہے محال ہے، کیونکہ اگر وہ معنیٰ ہوتا جو انہوں نے ذکر کیا ہے تو یہ غلط بات ہوتی اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے سب لوگوں سے زیادہ دور رہنے والے ہیں اور مفہوم یہ ہوتا کہ کسی مومن کو کافر اور کسی معاہدہ والے کے بدلے میں اس کے معاہدہ کے دوران قتل نہ کیا جائے۔

فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ لَفْظُهٗ كَذٰلِكَ وَاِنَّمَا هُوَ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ عَلِمْنَا بِذٰلِكَ اَنَّ ذَا الْعَهْدِ هُوَ الْمَعْنِيُّ بِالْقِصَاصِ فَصَارَ ذٰلِكَ كَقَوْلِهٖ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ بِكَافِرٍ ۔

تو جب اس کے الفاظ یوں نہیں ہیں بلکہ اس کے الفاظ یوں ہیں کہ کسی معاہدہ والے کو اس کے معاہدہ کے دوران قتل نہ کیا جائے تو اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ قصاص سے عہد والے (ذمی) ہی مراد ہیں اب یہ قول یوں ہوگا کہ کسی مومن اور عہد والے (ذمی) کو اس کے عہد میں کسی کافر (غیر ذمی) کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

وَقَدْ عَلِمْنَا اَنَّ ذَا الْعَهْدِ كَافِرٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْكَافِرَ الَّذِيْ مَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْتَلَ بِهِ الْمُؤْمِنُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هُوَ الْكَافِرُ الَّذِيْ لَا عَهْدَ لَهٗ فَهٰذَا مِمَّا لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يُقْتَلُ بِالْكَافِرِ الْحَرْبِيِّ وَاَنَّ ذَا الْعَهْدِ الْكَافِرِ الَّذِيْ قَدْ صَارَ لَهٗ ذِمَّةٌ لَا يُقْتَلُ بِهٖ اَيْضًا ۔

اور ہمیں یہ بات معلوم ہے کہ معاہدہ والا بھی کافر ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس حدیث میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کافر کے بدلے میں مومن کے قتل سے منع فرمایا اس سے وہ کافر مراد ہے جس سے معاہدہ نہیں اور اس کے بارے میں ایمان والوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں کہ حربی کافر کے بدلے میں مومن کو قتل نہ کیا جائے اور وہ کافر جس سے معاہدہ ہے اور وہ ذمی قرار پایا اسے بھی حربی کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔

---

[1] بدعتی اس شخص کو کہتے ہیں جو دین میں ایسی بات نکالے جس کی دین میں کوئی اصل نہیں یا اس سے سنت کا ترک لازم آتا ہے ہر نئی چیز بدعت نہیں (ہزاروی)

وَقَدْ نَجِدُ مِثْلَ هٰذَا كَثِيْرًا فِي الْقُرْاٰنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالّٰئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰئِيْ لَمْ يَحِضْنَ فَكَانَ مَعْنٰى ذٰلِكَ وَ

فَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ اِنَّمَا مُرَادُهٗ فِيْهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ بِكَافِرٍ فَقَدَّمَ وَاَخَّرَ فَالْكَافِرُ الَّذِيْ مُنِعَ اَنْ يُّقْتَلَ بِهِ الْمُؤْمِنُ هُوَ الْكَافِرُ غَيْرُ الْمُعَاهِدِ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ قَوْلُهٗ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ اِنَّمَا مَعْنَاهُ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ فَانْقَطَعَ الْكَلَامُ ثُمَّ قَالَ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ كَلَامًا مُّسْتَانِفًا اَيْ وَلَا يُقْتَلُ الْمُعَاهِدُ فِيْ عَهْدِهٖ۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِ اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلَيْهِ اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِنَّمَا جَرٰى فِي الدِّمَآءِ الْمَسْفُوْكِ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ لِاَنَّهٗ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ تَتَكَافَأُ دِمَآؤُهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ ثُمَّ قَالَ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ فَاِنَّمَا اَجْرَى الْكَلَامَ عَلَى الدِّمَآءِ الَّتِيْ تُؤْخَذُ قِصَاصًا وَلَمْ يَجْرِ عَلٰى حُرْمَةِ دَمٍ بِعَهْدٍ فَيُحْمَلُ الْحَدِيْثُ عَلٰى ذٰلِكَ فَهٰذَا وَجْهٌ۔

وَحُجَّةٌ اُخْرٰى اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِنَّمَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ اَنَّهٗ رُوِيَ عَنْ غَيْرِهٖ مِنْ طَرِيْقٍ صَحِيْحٍ

اور ہم اس قسم کی بات (عبارت میں تقدم و تاخر) قرآن پاک میں بکثرت پاتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے "اور تمہاری وہ عورتیں جو حیض سے مایوس ہو جائیں اگر تمہیں شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور وہ جنہیں حیض نہ آتا ہو

اسی طرح آپ کا ارشاد ہے کہ کسی مومن کو کافر کے بدلے اور نہ کسی ذمہ والے کو اس کے عہد کے دوران قتل کیا جائے۔ آپ کی مراد یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کسی مومن اور کسی ذمی کو اس کے عہد کے دوران کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے تو عبارت میں تقدم و تاخر ہے پس جس کافر کے بدلے میں مومن کو قتل کرنے سے منع کیا گیا اس سے وہ کافر مراد ہے جس سے کوئی عہد و پیمان نہیں۔

اگر کوئی معترض کہے کہ آپ کا ارشاد گرامی "اور نہ کسی معاہد کو اس کے معاہدہ کے دوران" کا مفہوم یہ ہوگا کہ آپ نے "مومن کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے" فرمانے کے بعد کلام توڑ دیا پھر نئے سرے سے کلام فرمایا کہ کسی معاہدہ والے کو اس کے عہد کے دوران قتل نہ کیا جائے۔

تو اس کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ یہ حدیث اس خون کے بارے میں ہے جو کسی کے بدلے میں بہایا جائے کیونکہ آپ نے فرمایا مسلمانوں کو اپنے غیر پر قوت و غلبہ حاصل ہے اور ان کے عہد کو پورا کرنے کے لیے ان کا ادنیٰ بھی کوشش کرے پھر فرمایا کوئی مومن کسی کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے اور نہ کوئی معاہد والا اپنے معاہدے کے دوران قتل کیا جائے تو یہ کلام اس خون کے بارے میں ہے جو قصاص کے طور پر بہایا جائے اور معاہدے کی وجہ سے خون کی حرمت کے بارے میں یہ کلام جاری نہیں ہوا لہٰذا اس حدیث کو اسی پر محمول کیا جائے گا یہ ایک دلیل ہے۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ یہ حدیث بواسطہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور ہمیں معلوم نہیں کہ صحیح سند کے ساتھ کسی دوسرے صحابی سے بھی مروی ہے لہٰذا وہ اس کی "تاویل کو زیادہ جانتے ہیں لہٰذا اگر یہ تمہارے

maarfat.com

فَهُوَ كَانَ أَعْلَمُ بِتَأْوِيلِهِ وَتَأْوِيلُهُ فِيهِ إِذْ كَانَ مُحْتَمِلًا عِنْدَكُمْ يَحْتَمِلُ هٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ الَّذَيْنِ ذَكَرْتُمْ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ مَعْنَاهُ فِي الْحَقِيقَةِ هُوَ مَا تَأَوَّلَهُ عَلَيْهِ۔

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ حِينَ قُتِلَ عُمَرُ مَرَرْتُ عَلَى أَبِي لُؤْلُؤَةَ وَمَعَهُ هُرْمُزَانُ فَلَمَّا بَغَتُّهُمْ ثَارُوا فَسَقَطَ مِنْ بَيْنِهِمْ خَنْجَرٌ لَهُ رَأْسَانِ مُمْسِكَةٌ فِي وَسْطِهِ قَالَ قُلْتُ فَانْظُرُوا لَعَلَّهُ الْخَنْجَرُ الَّذِي قُتِلَ بِهِ عُمَرُ فَنَظَرُوا فَإِذَا هُوَ الْخَنْجَرُ الَّذِي وَصَفَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَانْطَلَقَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ حِينَ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَعَهُ السَّيْفُ حَتّٰى دَعَا الْهُرْمُزَانَ فَلَمَّا خَرَجَ إِلَيْهِ قَالَ انْطَلِقْ حَتّٰى تَنْظُرَ إِلَى فَرَسٍ لِي ثُمَّ تَأَخَّرَ عَنْهُ إِذَا مَضَى بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَاهُ بِالسَّيْفِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ السَّيْفِ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ وَدَعَوْتُ حُفَيْنَةَ وَكَانَ نَصْرَانِيًّا مِنْ نَصَارَى الْحِيرَةِ فَلَمَّا خَرَجَ إِلَيَّ عَلَوْتُهُ بِالسَّيْفِ فَصَلَّتْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ عُبَيْدُ اللهِ فَقَتَلَ ابْنَةَ أَبِي لُؤْلُؤَةَ صَغِيرَةً تَدَّعِي الْإِسْلَامَ فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ عُثْمَانُ دَعَا الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ فَقَالَ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي قَتْلِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي فَتَقَ فِي الدِّينِ مَا فَتَقَ فَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ فِيهِ عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ يَأْمُرُونَهُ بِالشِّدَّةِ عَلَيْهِ وَيَحُثُّونَ عُثْمَانَ

نزدیک کسی بات کا احتمال رکھتی ہے تو ان دو معنوں کا احتمال ہوگا جو تم نے ذکر کئے ہیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حقیقت میں اس کا معنیٰ وہی ہوگا جو انہوں نے (حضرت علی المرتضیٰ) بیان کیا۔

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے تو میں ابولؤلؤہ کے پاس سے گزرا اور اس کے ساتھ ہرمزان تھا جب میں نے ان پر اچانک حملہ کیا تو وہ بھاگ نکلے اور ان کا خنجر گر پڑا جس کے دو سرے تھے اور دستہ درمیان میں تھا فرماتے ہیں میں نے کہا دیکھو شاید یہ وہی خنجر ہے جس کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا انہوں نے دیکھا تو یہ وہی خنجر تھا جس کے بارے میں حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا حضرت عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے یہ بات سنی تو تلوار لے کر چل پڑے حتیٰ کہ انہوں نے ہرمزان کو پکارا جب وہ ان کی طرف نکلا تو فرمایا چلو جاکر میرا گھوڑا دیکھو جب وہ آگے چلنے لگا تو آپ پیچھے ہٹ گئے اور اس پر تلوار بلند کی اس نے تلوار لگتے دیکھی تو کلمہ طیبہ پڑھا حضرت عبیداللہ فرماتے ہیں میں نے حفینہ کو بلایا اور وہ دونوں مقام حیرہ کے عیسائی تھے جب وہ میری طرف آیا تو میں نے اس پر تلوار اٹھائی جو اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگی پھر حضرت عبیداللہ چلے گئے اور انہوں نے ابولؤلؤہ کی چھوٹی بیٹی کو جو اسلام کا دعویٰ کرتی تھی، قتل کر دیا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تخت خلافت پر متمکن ہوئے تو آپ نے مہاجرین وانصار کو بلا کر فرمایا مجھے اس شخص کے قتل کے بارے میں مشورہ دو جس نے دین میں انتشار پھیلایا مہاجرین نے ایک بات پر اتفاق کر لیا کہ وہ ان پر سختی کریں اور وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ان (حضرت عبیداللہ) کے قتل پر ابھارنے لگے اور بڑی فوج حضرت عبیداللہ کے ساتھ تھی وہ کہتے تھے اللہ تعالیٰ نے حفینہ

عَلٰى قَتْلِهٖ وَكَانَ فَوْجُ النَّاسِ الْاَعْظَمُ مَعَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُوْنَ لِحُفَيْنَةَ وَالْهُرْمُزَانَ اَبْعَدَهُمَا اللّٰهُ فَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْاِخْتِلَافُ ثُمَّ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اَعْفَاكَ اللّٰهُ مِنْ اَنْ تَكُوْنَ بَعْدَمَا قَدْ بُوْيِعْتَ وَاِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَكُوْنَ عَلَى النَّاسِ سُلْطَانٌ فَاَعْرَضَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ خُطْبَةِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَوَدَى الرَّجُلَيْنِ وَالْجَارِيَةَ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَتَلَ حُفَيْنَةَ وَهُوَ مُشْرِكٌ وَضَرَبَ الْهُرْمُزَانَ وَهُوَ كَافِرٌ ثُمَّ كَانَ اِسْلَامُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَشَارَ الْمُهَاجِرُوْنَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ عَلٰى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِقَتْلِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَعَلِيٌّ فِيْهِمْ فَمُحَالٌ اَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ يُرَادُ بِهٖ غَيْرُ الْحَرْبِيِّ ثُمَّ يُشِيْرُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَفِيْهِمْ عَلِيٌّ عَلٰى عُثْمَانَ بِقَتْلِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِكَافِرٍ ذِمِّيٍّ وَلٰكِنْ مَعْنَاهُ هُوَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ اِرَادَتِهِ الْكَافِرَ الَّذِيْ لَا ذِمَّةَ لَهٗ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَتَلَ بِنْتًا لِاَبِيْ لُؤْلُؤَةَ صَغِيْرَةً تَدَّعِي الْاِسْلَامَ فَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اِنَّمَا اسْتَحَلُّوْا سَفْكَ دَمِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهَا لَا بِحُفَيْنَةَ وَالْهُرْمُزَانِ۔

قِيْلَ لَهٗ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ اَرَادَ قَتْلَهٗ بِحُفَيْنَةَ وَالْهُرْمُزَانِ

اور ہرمزان کو دور کر دیا اب اس سلسلے میں اختلاف ہوا تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے امیر المومنین! اس واقعہ کے آپ کی بیعت کے بعد واقع ہونے سے آپ کو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا یہ تو آپ کی حکمرانی سے پہلے کا ہے چنانچہ انہوں نے حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے اعراض فرمایا اور صحابہ کرام حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے خطبے کے باعث چلے گئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان دو مردوں اور لڑکی کی دیت ادا کی۔

تو اس حدیث میں ہے کہ حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے حفینہ کو قتل کیا اور وہ مشرک تھا اور ہرمزان کو مارا اور وہ کافر تھا پھر وہ اسلام لایا تو مہاجرین نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے قتل کا مشورہ دیا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی ان میں موجود تھے تو محال ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ کسی مومن کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے سے غیر حربی کافر مراد ہو پھر مہاجرین جن میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ایک ذمی کافر کے بدلے میں حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے قتل کا مشورہ دیتے ہیں تو اس کا مفہوم وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا کہ آپ کی مراد غیر ذمی کافر ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے ابو لؤلؤہ کی چھوٹی بیٹی کو قتل کیا اور وہ اسلام کا دعویٰ کرتی تھی تو جائز ہے کہ انہوں نے اس کی وجہ سے حضرت عبید اللہ کا خون بہانا جائز قرار دیا ہو ان دو مردوں کی وجہ سے نہیں۔

تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ انہوں نے حفینہ اور ہرمزان

marfat.com

وَهُوَ قَوْلُهُمْ اَبْعَدَهُمَا اللّٰهُ فَمُحَالٌ اَنْ يَكُوْنَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَرَادَ اَنْ يَقْتُلَهُ بِغَيْرِهِمَا وَيَقُوْلُ النَّاسُ لَهُ اَبْعَدَهُمَا اللّٰهُ ثُمَّ لَا يَقُوْلُوْنَ لَهُمْ اِنِّيْ لَمْ اُرِدْ قَتْلَهُ بِهٰذَيْنِ اِنَّمَا اَرَدْتُّ قَتْلَهُ بِالْجَارِيَةِ وَلٰكِنَّهُ اَرَادَ قَتْلَهُ بِهِمَا وَالْجَارِيَةِ ـ

اَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ فَكَثُرَ فِيْ ذٰلِكَ الْاِخْتِلَافُ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّمَا اَرَادَ قَتْلَهُ بِمَنْ قَتَلَ وَفِيْهِمُ الْهُرْمُزَانُ وَحُفَيْنَةُ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مَا صَحَّ عَلَيْهِ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ مَعْنٰى حَدِيْثِ عَلَى الْاَوَّلِ عَلٰى مَا وَصَفْنَا فَانْتَفٰى اَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ حُجَّةٌ لِّمَنْ كَرِهَ اَنْ يُقْتَلَ الْمُسْلِمُ بِالذِّمِّيِّ ـ

وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ اَيْضًا وَشَدَّهُ مَا قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانَ مُنْقَطِعًا ـ

۴۸۳ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ قَتَلَ مُعَاهِدًا مِّنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَاَمَرَ بِهٖ فَضُرِبَ عُنُقُهُ قَالَ اَنَا اَوْلٰى مَنْ وَفٰى بِذِمَّتِهٖ ـ

۴۸۴ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ حُمَيْدٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ـ

وَالنَّظَرُ عِنْدَنَا شَاهِدٌ لِّذٰلِكَ اَيْضًا وَذٰلِكَ اَنَّا رَاَيْنَا الْحَرْبِيَّ دَمُهُ حَلَالٌ وَمَالُهُ حَلَالٌ فَاِذَا

کے قتل کی وجہ سے انکو قتل کرنا چاہا تھا اور یہ ان لوگوں کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو (رحمت سے) دور کر دیا تو محال ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ان دونوں کے غیر کی وجہ سے انکو قتل کرنے کا ارادہ فرمائیں جبکہ لوگ یہ کہہ رہے ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو دفع کر دیا پھر وہ فرمائیں کہ میں نے ان دونوں کی وجہ سے ان کو قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا بلکہ میں نے اس لڑکی کے قتل کی وجہ سے یہ ارادہ کیا تو آپ نے

کیا تم نہیں دیکھتے کہ فرماتے ہیں اس میں اختلاف زیادہ ہو گیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ نے ان کو ان لوگوں کے بدلے قتل کرنے کا ارادہ فرمایا جنہوں نے قتل کیا تھا اور ان (مقتولین) میں ہرمزان اور حفینہ بھی تھے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے اس حدیث کا صحیح مفہوم ثابت ہو گیا کہ اس کا مطلب وہی ہے جو ہم نے بیان کیا اور اس بات کی نفی ہو گئی کہ یہ حدیث ذمی کے بدلے مسلمان کے قتل کے خلاف دلیل بن سکے ۔

ایک دوسری حدیث اس کی موافق اور مؤید ہے اگرچہ وہ منقطع ہے ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن بیلمانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مسلمان مرد کو لایا گیا جس نے ایک ذمی کو قتل کیا تھا آپ کے حکم سے اس کی گردن ماری گئی اور آپ نے فرمایا کہ اس کے عہد کو پورا کرنے کی زیادہ ذمہ داری میری ہے ۔

حضرت محمد بن ابو حمید مدنی، حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ۔

ہمارے نزدیک قیاس بھی اسی بات کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں حربی کافر کا خون حلال ہے اور اس کا

صَارَ ذِمِّيًّا حَرُمَ دَمُهُ وَمَالُهُ كَحُرْمَةِ دَمِ الْمُسْلِمِ وَمَالِ الْمُسْلِمِ ثُمَّ رَأَيْنَا مَنْ سَرَقَ مِنْ مَالِ الذِّمِّيِّ مَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ قُطِعَ كَمَا يُقْطَعُ فِي مَالِ الْمُسْلِمِ فَلَمَّا كَانَتِ الْعُقُوبَاتُ فِي انْتِهَاكِ الْمَالِ الَّذِي قَدْ حُرِّمَ بِالذِّمَّةِ كَالْعُقُوبَاتِ فِي انْتِهَاكِ الْمَالِ الَّذِي حُرِّمَ بِالْإِسْلَامِ كَانَ يَجِيءُ فِي النَّظَرِ أَيْضًا أَنْ تَكُونَ الْعُقُوبَةُ فِي الدَّمِ الَّذِي قَدْ حُرِّمَ بِالذِّمَّةِ كَالْعُقُوبَةِ فِي الَّذِي قَدْ حُرِّمَ بِالْإِسْلَامِ.

مال بھی حلال ہے جب وہ ذمی بن جاتا ہے تو اس کا خون اور مال اسی طرح حرام ہو جاتے ہیں جس طرح مسلمان کے خون اور مال کی حرمت ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص ذمی کا اتنا مال چوری کرے جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اس (چور) کا ہاتھ اسی طرح کاٹا جائے گا جس طرح مسلمان کے مال میں کاٹا جاتا ہے جب ذمی کے مال کی حرمت توڑنے میں وہی سزا ہے جو مسلمان کے مال کی حرمت توڑنے میں واجب ہوتی ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ ذمی کے خون کی حرمت توڑنے والے کو بھی وہی سزا ملے جو مسلمان کا خون بہانے والے کو ملتی ہے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْعُقُوبَاتِ الْوَاجِبَاتِ فِي انْتِهَاكِ حُرْمَةِ الْأَمْوَالِ قَدْ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْعُقُوبَاتِ الْوَاجِبَاتِ فِي انْتِهَاكِ حُرْمَةِ الدَّمِ وَذَلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا الْعَبْدَ يَسْرِقُ مِنْ مَالِ مَوْلَاهُ فَلَا يُقْطَعُ وَيَقْتُلُ مَوْلَاهُ فَيُقْتَلُ فَفُرِّقَ بَيْنَ ذَلِكَ فَمَا تُنْكِرُونَ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ قَدْ فُرِّقَ بَيْنَ مَا يَجِبُ فِي انْتِهَاكِ مَالِ الذِّمِّيِّ وَدَمِهِ.

اگر کوئی معترض کہے کہ ہم دیکھتے ہیں مال کی حرمت توڑنے کی سزا اور خون کی حرمت توڑنے کی سزا میں فرق ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں جب کوئی غلام اپنے مالک کے مال سے چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا اور اگر وہ اپنے مالک کو قتل کرے تو اسے (قصاص میں) قتل کیا جاتا ہے پس دونوں میں فرق ہے تو تم اس بات کا بھی انکار نہیں کر سکتے کہ ذمی کے مال کی حرمت توڑنے اور اس کا خون بہانے کی سزا میں فرق ہے

قِيلَ لَهُ هَذَا الَّذِي ذَكَرْتَ قَدْ زَادَ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ تَوْكِيدًا لِأَنَّكَ ذَكَرْتَ أَنَّهُمْ أَجْمَعُوا أَنَّ الْعَبْدَ لَا يُقْطَعُ فِي مَالِ مَوْلَاهُ وَأَنَّهُ يُقْتَلُ بِمَوْلَاهُ وَبِعَبِيدِ مَوْلَاهُ فَمَا وَصَفْتَ مِنْ ذَلِكَ كَمَا ذَكَرْتَ فَقَدْ خَفَّفُوا أَمْرَ الْمَالِ وَوَكَّدُوا أَمْرَ الدَّمِ فَأَوْجَبُوا الْعُقُوبَةَ فِي الدَّمِ حَيْثُ لَمْ يُوجِبُوهَا بِالْمَالِ فَلَمَّا ثَبَتَ تَوْكِيدُ أَمْرِ الدَّمِ وَتَخْفِيفُ أَمْرِ الْمَالِ ثُمَّ رَأَيْنَا مَالَ الذِّمِّيِّ يَجِبُ فِي انْتِهَاكِهِ عَلَى الْمُسْلِمِ

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ جو کچھ تم نے ذکر کیا یہ ہمارے مذہب کی تاکید کو بڑھاتا ہے کیونکہ تم نے اس بات پر اجماع کا ذکر کیا کہ مالک کا مال چوری کرنے پر غلام کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا لیکن اس کو قتل کرنے کی صورت میں اسے قتل کیا جاتا ہے اسی طرح اگر مالک کے غلاموں کو قتل کرے تو بھی قتل کیا جاتا ہے تو جو کچھ تم نے ذکر کیا اس کے مطابق انہوں نے مال کے معاملے میں آسانی اور خون کے معاملے میں سختی رکھی ہے چنانچہ انہوں نے قتل کی صورت میں سزا واجب قرار دی جب کہ چوری کے سلسلے میں اسے واجب قرار نہیں دیا۔ تو جب خون کے معاملے کی تاکید اور مالی معاملے کی آسانی ثابت ہو گئی پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ذمی کا مال چوری کرنے پر

marfat.com

مِنَ الْعُقُوبَةِ كَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِي انْتِهَاكِ مَالِ الْمُسْلِمِ كَانَ دَمُهُ أَحْرَى أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ فِي انْتِهَاكِ حُرْمَتِهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا يَكُونُ عَلَيْهِ فِي انْتِهَاكِ حُرْمَةِ دَمِ الْمُسْلِمِ.

بھی مسلمان کے لیے وہ سزا ہے جو مسلمان کا مال چوری کرنے پر اسے دی جاتی ہے تو یہ بات زیادہ لائق ہے کہ ذمی کو قتل کرنے کی صورت میں اسے وہی سزا دی جائے جو قتل مسلم پر دی جاتی ہے۔

وَقَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ ذِمِّيًّا لَوْ قَتَلَ ذِمِّيًّا ثُمَّ أَسْلَمَ الْقَاتِلُ أَنَّهُ يُقْتَلُ بِالذِّمِّيِّ الَّذِي قَتَلَهُ فِي حَالِ كُفْرِهِ وَلَا يُبْطِلُ ذٰلِكَ إِسْلَامُهُ.

اور اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی ذمی کسی ذمی کو قتل کرے پھر قاتل اسلام قبول کرلے تو اسے اس ذمی کے قصاص میں قتل کیا جائے گا جسے اس نے حالت کفر میں قتل کیا تھا اور اس کا اسلام لانا اس سزا کو با

فَلَمَّا رَأَيْنَا الْإِسْلَامَ الطَّارِئَ عَلَى الْقَتْلِ لَا يُبْطِلُ الْقَتْلَ الَّذِي كَانَ فِي حَالِ الْكُفْرِ وَكَانَتِ الْحُدُودُ تَمَامُهَا أَحَدُهَا وَلَا يُوجَدُ عَلَى حَالٍ لَا يَجِبُ فِي الْبَدْءِ مَعَ تِلْكَ الْحَالِ.

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ قتل کے بعد کا اسلام حالت کفر میں جانے والے قتل کو باطل نہیں کرتا اور تمام حدود ایک جیسی ہیں حد ایسی حالت میں نہیں پائی جاتی کہ وہ شروع میں واجب نہ ہو۔

أَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ قَتَلَ رَجُلًا وَالْمَقْتُولُ مُرْتَدٌّ أَنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَأَنَّهُ لَوْ جَرَحَهُ وَهُوَ مُسْلِمٌ ثُمَّ ارْتَدَّ عِيَاذًا بِاللّٰهِ فَمَاتَ لَمْ يُقْتَلْ فَصَارَتْ رِدَّتُهُ الَّتِي تَقَدَّمَتِ الْجِنَايَةَ وَالَّتِي طَرَأَتْ عَلَيْهَا فِي دَرْءِ الْقَتْلِ سَوَاءً.

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو قتل کر دے اور مقتول مرتد ہو تو اس (قاتل) پر کچھ بھی واجب نہ ہوگا اور وہ کسی مسلمان کو زخمی کرے پھر وہ (معاذ اللہ) مرتد ہو کر مر جائے تو اس (زخمی کرنے والے) کو قتل نہیں کیا جائے گا تو اس کا جنایت سے پہلے مرتد ہونا اور بعد میں مرتد ہونا دونوں قتل (قصاص) کو ساقط کرنے میں برابر ہیں

فَكَانَ كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ أَنْ يَكُونَ الْقَاتِلُ قَبْلَ جِنَايَتِهِ وَبَعْدَ جِنَايَتِهِ سَوَاءً وَلَمَّا كَانَ إِسْلَامُهُ بَعْدَ جِنَايَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ بِهَا لَا يَدْفَعُ عَنْهُ الْقَوَدَ كَانَ كَذٰلِكَ إِسْلَامُهُ الْمُتَقَدِّمُ لِجِنَايَتِهِ لَا يَدْفَعُ عَنْهُ الْقَوَدَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ.

تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ جرم کرنے سے پہلے اور بعد میں قاتل کا ایک ہی حکم ہو تو جب جنایت کے بعد اور قصاص سے پہلے اس کا مسلمان ہونا اس سے قصاص کو ساقط نہیں کرتا تو اسی طرح جنایت سے پہلے کا اسلام بھی قصاص کو ساقط نہیں کرتا یہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

۷۸۵ - وَقَدْ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ

حضرت عبدالملک بن میسرہ، حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک مسلمان نے ایک شخص (ایک نسخہ کے مطابق ایک کافر) کو قتل کیا اس کا بھائی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

المسلمين رجلا من العباد فذهب أخوه إلى عمر فكتب عمر أن يقتل فجعلوا يقولون اقتل جبير فيقول حتى يجيء الغيظ قال فكتب عمر أن يودى ولا يقتل۔

۴۸۶ - فهذا عمر رضي الله عنه قد رأى أيضا أن يقتل المسلم بالكافر وكتب به إلى عامله بحضرة أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم ينكره عليه منهم منكر فهذا عندنا منهم على المتابعة منهم له على ذلك وكتابه بعد هذا لا يقتل فيحتمل أن يكون ذلك كان منه على أنه كره أن يبيحه دمه لما كان من وقوفه عن قتل وجعل ذلك شبهة منعه بها من القتل وجعل له ما يجعل في القتل العمد الذي قد دخله شبهة وهو الدية تامة۔

۴۸۷ - وقد قال أهل المدينة إن المسلم إذا قتل الذمي قتل غيلة على ماله أنه يقتل به فإذا كان هذا عندهم خارجا من قول النبي صلى الله عليه وسلم لا يقتل مسلم بكافر فما تنكرون على مخالفيكم أن يكون كذلك الذي في المعاهد خارجا من قول النبي صلى الله عليه وسلم لا يقتل مسلم بكافر والنبي صلى الله عليه وسلم فلم يشترط من الكفار أحدا فكما كان لهم أن يخرجوا من الكفار من أريد ماله كان لمخالفهم أن يخرجوا أيضا من وجبت ذمته۔

کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے لکھا کہ اس (قاتل) کو قتل کیا جائے صحابہ کرام نے فرمایا اے جبیر! اسے قتل کرو انہوں نے فرمایا ٹھہرو مجھے غصہ آنے دو راوی فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ اسکی دیت دی جائے اور (قاتل کو) قتل نہ کیا جائے۔

تو یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جن کے نزدیک مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل کیا جائے اور انہوں نے یہ بات صحابہ کرام کی موجودگی میں اپنے عامل کو لکھی لیکن ان میں سے کسی نے بھی اعتراض نہیں کیا تو ہمارے نزدیک یہ صحابہ کرام کی طرف سے ان کی متابعت تھی اور اس کے بعد ان کا لکھنا کہ قتل نہ کیا جائے تو ہو سکتا ہے انہوں نے قتل کی کیفیت سے آگاہ ہونے کے بعد اس کا قتل مباح نہ سمجھا ہو اور اس قتل کو "قتل شبہ" قرار دیا ہو جس بنیاد پر آپ قتل سے رک گئے اور انہوں نے وہی سزا دی جو قتل عمد میں شبہ پیدا ہونے کی صورت میں واجب ہے اور وہ دیت ہے۔

اہل مدینہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان کسی ذمی کو اس کا مال لینے کے لیے دھوکے سے قتل کر ڈالے تو اسے بدلے میں قتل کیا جائے تو جب ان کے نزدیک یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے خارج ہے کہ "مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے" تو تم اپنے مخالفین کی اس بات پر اعتراض نہیں کر سکتے کہ ذمی جس کے ساتھ معاہدہ ہے وہ آپ کے اس قول سے کہ مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے، خارج ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کسی کافر کے ساتھ مشروط نہیں فرمایا تو جس طرح انہوں نے اس حکم سے اس کافر کو خارج کر دیا جس کا مال چھیننے کا ارادہ کیا گیا تو ان کے مخالفین کو بھی اس بات کا حق ہے کہ ان لوگوں کو خارج کر دیں جن کے ساتھ عہد نبھانا واجب ہے (یعنی ذمی کو)

بابُ ۲۱۹ اَلْقَسَامَةُ هَلْ تَكُوْنُ عَلٰى سَاكِنِى الدَّارِ الْمَوْجُوْدِ فِيْهَا الْقَتِيْلُ اَوْ عَلٰى مَالِكِهَا

۷۸۸- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ سَمِعَ بُشَيْرَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ قَالَ وُجِدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ قَتِيْلًا فِىْ قَلِيْبٍ مِّنْ قُلُبِ خَيْبَرَ فَجَاءَ اَخُوْهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَعَمَّاهُ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَتَكَلَّمَ اَحَدُ عَمَّيْهِ اِمَّا حُوَيِّصَةُ وَاِمَّا مُحَيِّصَةُ تَكَلَّمَ الْكَبِيْرُ مِنْهُمَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا وَجَدْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيْلًا فِىْ قَلِيْبٍ مِّنْ قُلُبِ خَيْبَرَ وَذَكَرَ عَدَاوَةَ يَهُوْدَ لَهُمْ قَالَ اَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا اَنَّهُمْ لَمْ يَقْتُلُوْهُ قَالَ قُلْتُ وَكَيْفَ نَرْضٰى بِاَيْمَانِهِمْ وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ قَالَ فَيُقْسِمُ مِنْكُمْ خَمْسُوْنَ اَنَّهُمْ قَتَلُوْهُ قَالُوْا كَيْفَ نُقْسِمُ عَلٰى مَا لَمْ نَرَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ۔

۷۸۹- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلِ الْاَنْصَارِىَّ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِىْ حَوَائِجِهِمَا

باب جس گھر میں مقتول پایا گیا اس میں رہنے والے کو قسم دی جائے یا اس کے مالک کو

حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن سہل خیبر کے ایک کنویں میں مقتول پائے گئے تو ان کے بھائی عبد الرحمٰن بن سہل اور ان کے دو چچا حضرت حویصہ اور محیّصہ جو حضرت مسعود کے بیٹے تھے، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عبد الرحمٰن بات کرنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار فرمایا بڑے کو بات کرنے دو پس ان کے ایک چچا حضرت حویصہ یا حضرت محیّصہ نے یعنی ان میں سے جو بڑے تھے انہوں نے بات کی عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے حضرت عبد اللہ بن سہل کو خیبر کے ایک کنویں میں مقتول پایا انہوں نے اپنے ساتھ یہودیوں کی دشمنی کا بھی ذکر کیا آپ نے فرمایا کیا یہودی پچاس قسمیں اٹھائیں کہ انہوں نے قتل نہیں کیا تو تم دست بردار ہو جاؤ گے وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا ہم ان کی قسموں پر کیسے راضی ہوں گے جب کہ وہ مشرک ہیں آپ نے فرمایا پھر تمہارے پچاس آدمی قسم کھائیں کہ انہوں نے ان کو قتل کیا ہے انہوں نے عرض کیا ہم نے جو کچھ دیکھا نہیں اس پر کیسے قسم کھائیں اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے دیت ادا فرمائی۔

حضرت یحییٰ بن سعید سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت بشیر بن یسار نے انہیں خبر دی کہ حضرت عبد اللہ بن سہل انصاری اور حضرت محیصہ بن مسعود (رضی اللہ عنہم) خیبر کی طرف گئے اور اپنی اپنی ضرورتوں کے لیے ایک دوسرے سے جدا ہو گئے حضرت عبد اللہ بن سہل شہید کر دیے گئے حضرت

فقتل عبد الله بن سهل فبلغ محيصة فاتى
هو واخوه حويصة وعبد الرحمن بن
سهل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فذهب عبد الرحمن ليتكلم لمكانه من
اخيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
فتكلم حويصة ومحيصة فذكرا شان عبد الله بن سهل
فقال لهم رسول الله صلى الله عليه واله و
سلم اتحلفون خمسين يمينا وتستحقون
دم قاتلكم او صاحبكم قالوا يا رسول
الله لم نشهد ولم نحضر قال رسول الله
صلى الله عليه واله وسلم افتبرئكم
يهود خمسين يمينا قالوا يا رسول الله
كيف تقبل ايمان قوم كفار قال مالك
قال يحيى بن سعيد فزعم بشير ان رسول

۷۹۰ - حدثنا فهد قال ثنا ابو نعيم
قال ثنا سعيد بن عبيد الطائي عن بشير
بن يسار ان رجلا من الانصار يقال له
سهل بن ابي حثمة اخبره ان نفرا من
قومه انطلقوا الى خيبر فتفرقوا فيها
فوجدوا احدهم قتيلا فقالوا للذين
وجدوه عندهم قتلتم صاحبنا قالوا
والله ما قتلنا ولا علمنا قاتلا فانطلقوا
الى نبي الله صلى الله عليه واله وسلم
فقالوا يا نبي الله انطلقنا الى خيبر
فوجدنا احدنا قتيلا فقال رسول
الله صلى الله عليه واله وسلم الكبر
الكبر فقال لهم تاتون البينة على
من قتل قالوا ما لنا بينة قال فيحلفون
لكم قالوا لا نرضى بايمان اليهود وكره

محیصہ کو پتہ چلا تو وہ خود، ان کے بھائی حویصہ اور عبدالرحمن بن سہل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عبدالرحمن نے اپنے بھائی کے سلسلے میں بات کرنا چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کو بات کرنے دو (دوبار فرمایا) چنانچہ حضرت حویصہ اور محیصہ نے بات کی اور حضرت عبداللہ بن سہل کا واقعہ عرض کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم پچاس قسمیں کھاتے ہو کر اپنے قاتل یا (فرمایا) اپنے ساتھی کے خون کے مستحق بن جاؤ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تو وہاں موجود نہیں تھے اور نہ ہی ہم واقعہ کے گواہ ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہودیوں کی پچاس قسموں پر تم دست بردار ہو سکتے ہو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کافر لوگوں کی قسموں قبول کریں حضرت مالک فرماتے ہیں حضرت یحییٰ بن سعید نے فرمایا کہ حضرت بشیر کے خیال میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے ان کی دیت ادا فرمائی۔

حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری جن کو سہل بن ابو حثمہ کہا جاتا تھا انہوں نے ان کو بتایا کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ خیبر کی طرف گئے اور وہاں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے پھر انہوں نے اپنے ایک آدمی کو وہاں مقتول پایا تو جن لوگوں کے ہاں اسے پایا تھا انہیں کہنے لگے کہ تم نے ہمارے آدمی کو قتل کیا ہے انہوں نے کہا اللہ کی قسم! ہم نے قتل کیا نہ ہمیں قاتل کا علم ہے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلے گئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ہم خیبر کی طرف گئے تو ہم نے وہاں اپنے ایک آدمی کو مقتول پایا رسول اکرم نے فرمایا تم میں سے بڑا بات کرے پھر ان سے فرمایا قاتل کے خلاف گواہ لاؤ انہوں نے عرض کیا ہمارے پاس گواہ نہیں فرمایا اگر وہ تمہارے سامنے قسمیں کھائیں تو قبول کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا ہم یہودیوں کی قسموں پر راضی نہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبْطُلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ بِمِائَةٍ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ۔

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْ لَيْلٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ رِجَالٌ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ مِنْ جُهْدٍ اَصَابَهُمْ فَاَتٰى مُحَيِّصَةُ فَاَخْبَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قُتِلَ وَطُرِحَ فِيْ فَقِيْرٍ اَوْ عَيْنٍ فَاَتٰى يَهُوْدَ فَقَالَ اَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوْهُ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَاَقْبَلَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ذٰلِكَ ثُمَّ اَقْبَلَ هُوَ وَاَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ اَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِيْ كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيْدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ قَبْلُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمَّا اَنْ يَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَاِمَّا اَنْ يُؤْذِنُوْا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَكَتَبُوْا اَنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا لَا قَالَ اَفَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ قَالُوْا لَيْسُوْا بِمُسْلِمِيْنَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

نے اس کے خون کا باطل ہونا ناپسند کرتے ہوئے صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک سو اونٹ دیت ادا فرمائی۔

حضرت سہل بن ابوحثمہ فرماتے ہیں انہیں اپنی قوم کے بڑوں میں سے ایک نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن سہل اور محیصہ اس تکلیف کی وجہ سے جو انہیں پہنچی تھی، خیبر کی طرف نکلے پھر حضرت محیصہ نے آکر بتایا کہ حضرت عبداللہ بن سہل کو قتل کرکے ایک کنوئیں یا چشمے میں ڈال دیا گیا وہ یہودیوں کے پاس آئے اور فرمایا اللہ کی قسم! تم نے انہیں قتل کیا ہے انہوں نے کہا اللہ کی قسم! ہم نے انہیں قتل نہیں کیا پھر وہ واپس اپنی قوم کے پاس آئے اور انہیں واقعہ بتایا پھر وہ اور ان کے بڑے بھائی حضرت حویصہ اور عبدالرحمٰن بن سہل سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت محیصہ نے بات کرنا چاہی اور وہی خیبر گئے تھے تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا بڑے کو بات کرنے دو آپ کی مراد عمر میں بڑا ہونا تھا چنانچہ حضرت حویصہ نے بات کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو وہ (یہودی) تمہارے ساتھی کی دیت دیں یا لڑائی کے لیے تیار ہوجائیں چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں ان کو لکھا تو انہوں نے (جواباً) لکھا اللہ کی قسم! ہم نے ان کو قتل نہیں کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حویصہ، حضرت محیصہ اور حضرت عبدالرحمٰن سے فرمایا کیا تم قسم کھا کر اپنے ساتھی کے خون کے مستحق بنتے ہو انہوں نے عرض کیا وہ تو مسلمان نہیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے ان کی دیت ادا فرمائی اور ان کی طرف ایک سو اونٹنیاں بھیجیں حتیٰ کہ انہیں

مِنْ عِنْدِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتّٰى اُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارُ.

ان کے گھر داخل کیا گیا۔

قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَدْ عَلِمْنَا اَنَّ خَيْبَرَ كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ لِاَنَّهُمْ اِفْتَتَحُوْهَا وَكَانَتِ الْيَهُوْدُ عُمَّالَهُمْ فِيْهَا فَلَمَّا وُجِدَ فِيْهَا هٰذَا الْقَتِيْلُ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَسَامَةَ فِيْهِ عَلَى الْيَهُوْدِ السُّكَّانِ لَا عَلَى الْمَالِكِيْنَ قَالَ فَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ كُلُّ قَتِيْلٍ وُجِدَ فِيْ دَارٍ اَوْ اَرْضٍ فِيْهَا سَاكِنٌ مُسْتَاجِرٌ اَوْ مُسْتَعِيْرٌ فَالْقَسَامَةُ فِيْ ذٰلِكَ وَالدِّيَةُ عَلَى السَّاكِنِ لَا عَلٰى رَبِّهَا الْمَالِكِ.

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں معلوم ہے کہ خیبر مسلمانوں کا تھا کیونکہ انہوں نے اسے فتح کیا تھا اور یہودی وہاں ان کی طرف سے عامل تھے توجب مقتول وہاں پایا گیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں قسم، وہاں رہائش پذیر یہودیوں پر ڈالی مالکوں (مسلمانوں) پر نہیں وہ فرماتے ہیں ہم بھی یہی بات کہتے ہیں کہ جو مقتول کسی ایسے مکان یا زمین میں پایا جائے جہاں کے رہائشی اجرت کے طور پر یا عاریتاً وہاں رہتے ہوں تو اس سلسلے میں قسم اور دیت وہاں کے رہنے والوں پر ہو گی اس کے مالک پر نہیں۔

وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ يَقُوْلَانِ الدِّيَةُ وَالْقَسَامَةُ فِيْ ذٰلِكَ عَلَى الْمَالِكِ لَا عَلَى السَّاكِنِ.

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہم اللہ فرماتے ہیں اس سلسلے میں دیت اور قسم مالک پر ہو گی وہاں رہنے والوں پر نہیں۔

وَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا لَهُمَا عَلٰى اَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّ ذٰلِكَ الْقَتِيْلَ لَمْ يُذْكَرْ لَنَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ وُجِدَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا اُفْتُتِحَتْ اَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اُصِيْبَ فِيْهَا بَعْدَ مَا اُفْتُتِحَتْ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ كَمَا قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اُصِيْبَ فِيْ حَالٍ مَا كَانَتْ صُلْحًا بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَهْلِهَا اَنْ كَانَ مَوْجُوْدًا فِيْ حَالٍ مَا كَانَتْ صُلْحًا قَبْلَ اَنْ تُفْتَتَحَ فَلَا حُجَّةَ لِاَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ لَيْلٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا يَدُلُّ

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے خلاف ان دونوں کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں یہ بات مذکور نہیں کہ وہ مقتول فتح خیبر کے بعد وہاں سے ملا یا اس سے پہلے، ہوسکتا ہے وہ فتح کے بعد وہاں پایا گیا ہو تو اس صورت میں وہی حکم ہوگا جو حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ وہ اس حالت میں پایا گیا ہو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور وہاں کے رہنے والوں کے درمیان صلح تھی تو اب اگر فتح سے پہلے حالتِ صلح میں مقتول پایا گیا تو اس حدیث میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی کوئی دلیل نہیں حضرت ابو لیلیٰ بن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن کی روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ یہ زمانہ صلح تھا اور وہ یوں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ

marfat.com

اَنَّهَا كَانَتْ يَوْمَئِذٍ صُلْحًا وَّ ذٰلِكَ اَنَّهٗ فِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اِمَّا اَنْ يَّدُوْا صَاحِبَكُمْ وَ اِمَّا اَنْ يُّؤْذِنُوْا بِحَرْبٍ وَّلَا يُقَالُ هٰذَا اِلَّا لِمَنْ كَانَ فِيْ اَمَانٍ وَّعَهْدٍ فِيْ دَارٍ هِيَ صُلْحٌ بَيْنَ اَهْلِهَا وَ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

وسلم نے انصار سے فرمایا کہ یا تو وہ تمہارے ساتھی کی دیت دیں یا جنگ کی اجازت دیں اور یہ بات انہی لوگوں کو کہی جاتی ہے جو امان اور معاہدے کے تحت ایسی جگہ رہتے ہوں جہاں کے رہنے والوں اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہو۔

وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ۔

حضرت سلیمان بن بلال، حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت کرتے ہوئے اپنی حدیث میں اسے بیان کیا ہے۔

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ وَ اَهْلُهَا يَهُوْدُ فَتَفَرَّقَا لِحَاجَتِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَوُجِدَ فِيْ شَرَبَةٍ مَقْتُوْلًا فَدَفَنَهٗ صَاحِبُهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَشٰى اَخُو الْمَقْتُوْلِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَ مُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَانَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَكَيْفَ قُتِلَ فَزَعَمَ بَشِيْرُ بْنُ يَسَارٍ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَمَّنْ اَدْرَكَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَهُمْ تَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَ تَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ قَتِيْلِكُمْ اَوْ صَاحِبِكُمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَهِدْنَا وَلَا حَضَرْنَا قَالَ اَفَتُبَرِّئُكُمْ

حضرت سلیمان بن بلال، حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سہل بن زید اور محیصہ بن مسعود بن زید انصاری جن کا تعلق بنو حارثہ سے تھا دونوں دورِ نبوت میں خیبر کی طرف نکلے ان دونوں کی ان لوگوں کے ساتھ صلح تھی اور وہاں یہودی رہتے تھے یہ دونوں اپنی اپنی ضرورت کے لیے الگ الگ ہو گئے حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا اور وہ ایک چشمے میں مقتول پائے گئے ان کے ساتھی نے ان کو دفن کر دیا پھر وہ مدینہ طیبہ آئے ان (مقتول) کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن سہل حضرت محیصہ اور حویصہ (تینوں) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور حضرت عبداللہ بن سہل کا واقعہ ذکر کیا اور بتایا کہ وہ کیسے قتل ہوئے حضرت بشیر بن یسار بعض صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں جن سے ان کی ملاقات ہوئی کہ آپ نے ان لوگوں سے فرمایا کیا تم پچاس قسمیں کھا کر اپنے مقتول یا (فرمایا) اپنے ساتھی کے ساتھ خون کے مستحق بننا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم وہاں حاضر نہ تھے آپ نے فرمایا کیا یہودی پچاس قسمیں کھا کر تم سے برأت حاصل کریں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کافر قوم کی قسمیں کیسے قبول کریں حضرت

يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَزَعَمَ بَشِيْرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلَهٗ۔

بشیر بن یسار کا خیال ہے کہ اس کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دیت ادا فرمائی۔

فَبَيَّنَ لَنَا هٰذَا الْحَدِيْثُ اَنَّهَا كَانَتْ فِيْ وَقْتِ وُجُوْدِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فِيْهَا قَتِيْلًا دَارُ صُلْحٍ وَمُهَادَنَةٍ فَانْتَفٰى بِذٰلِكَ اَنْ يَّلْزَمَ اَبَا حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدًا شَيْءٌ مِّمَّا احْتَجَّ بِهٖ عَلَيْهِمَا اَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِاَنَّ فَتْحَ خَيْبَرَ اِنَّمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

تو یہ حدیث بتائی ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن سہل وہاں مقتول پائے گئے ان دنوں وہ صلح کا گھر تھا تو حضرت امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہم اللہ کے خلاف حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی دلیل سے جو کچھ لازم آتا تھا اس سے اس کی نفی ہو گئی کیونکہ خیبر اس کے بعد فتح ہوا تھا۔

قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَالنَّظَرُ يَدُلُّ عَلٰى مَا قُلْنَا اَيْضًا وَذٰلِكَ اِنَّا رَاَيْنَا الدَّارَ الْمُسْتَاجَرَةَ وَالْمُسْتَعَارَةَ فِيْ يَدِ مُسْتَاجِرِهَا وَمُسْتَعِيْرِهَا لَا فِيْ يَدِ رَبِّهَا اَلَا تَرٰى اَنَّهُمَا وَرَبَّهَا لَوِ اخْتَلَفَا فِيْ ثَوْبٍ وُجِدَ فِيْهَا اَنَّ الْقَوْلَ فِيْهِ قَوْلُهُمَا لَا قَوْلُ رَبِّ الدَّارِ فَكَذٰلِكَ مَا وُجِدَ فِيْهَا مِنَ الْقَتْلٰى فَهُمْ مَوْجُوْدُوْنَ فِيْهَا وَهِيَ فِيْ يَدِ مُسْتَاجِرِهَا وَيَدِ مُسْتَعِيْرِهَا لَا فِيْ يَدِ رَبِّهَا فَمَا وَجَبَ بِذٰلِكَ مِنْ قَسَامَةٍ وَدِيَةٍ فَهِيَ عَلٰى مَنْ هِيَ فِيْ يَدِهٖ لَا عَلٰى مَنْ لَّيْسَتْ فِيْ يَدِهٖ وَاِنْ كَانَ مِلْكُهَا لَهٗ۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قیاس بھی ہماری بات پر دلالت کرتا ہے وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں جو گھر اجرت پر یا بطور ادھار لیا گیا ہو وہ کرایہ دار یا ادھار لینے والے کے پاس ہوتا ہے مالک کے پاس نہیں ہوتا کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر وہ دونوں اور مالکِ مکان کسی کپڑے میں جھگڑ پڑیں جو وہاں پایا گیا تو ان دونوں کا قول کا اعتبار ہوگا مالک مکان کا نہیں اسی طرح وہاں جو مقتول پائے جائیں گے اور وہ گھر کرایہ دار یا ادھار والے کے قبضہ میں ہو یا مالک کے قبضہ میں نہ ہو تو اب جو قسم اور دیت لازم ہو گی تو وہ ان پر لازم ہو گی جن کے قبضہ میں مکان ہے اس پر نہیں جس کا قبضہ نہیں ہے اگرچہ وہ اس کی ملک میں ہے۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ اَنْ قَالَ رَاَيْتُ اِجْمَاعَهُمْ قَدْ دَلَّ عَلٰى اَنَّ الْقَسَامَةَ تَجِبُ عَلَى الْمَالِكِ لَا عَلَى السَّاكِنِ وَذٰلِكَ اَنَّ رَجُلًا وَامْرَاَتَهٗ لَوْ كَانَتْ فِيْ اَيْدِيْهِمَا دَارٌ يَسْكُنَانِهَا وَهِيَ لِلزَّوْجِ فَوُجِدَ فِيْهَا

اس سلسلے میں حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کی دلیل یہ ہے فرماتے ہیں میں نے اس بات پر علماء کا اجماع دیکھا ہے کہ قسم، مالک پر واجب ہو گی، رہائشی پر نہیں وہ اس طرح کہ اگر ایک مکان خاوند اور اس کی بیوی کے پاس ہو اور وہ خاوند کا ہو پھر وہاں کوئی مقتول پایا جائے تو قسم اور دیت صرف خاوند کے رشتہ داروں پر ہو گی عورت

marfat.com

قَتِيلٌ كَانَتِ الْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ عَلٰى عَاقِلَةِ الزَّوْجِ خَاصَّةً دُوْنَ عَاقِلَةِ الْمَرْأَةِ وَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ أَيْدِيَهُمَا عَلَيْهَا وَأَنَّ مَا وُجِدَ فِيْهَا مِنْ ثِيَابٍ فَلَيْسَ أَحَدُهُمَا أَوْلٰى بِهٖ مِنَ الْآخَرِ إِلَّا لِمَعْنًى لَيْسَ مِنْ قَبِيْلِ الْمِلْكِ وَالْيَدِ فِيْ شَيْءٍ فَلَوْ كَانَتِ الْقَسَامَةُ يُحْكَمُ بِهَا عَلٰى مَنِ الدَّارُ فِيْ يَدِهٖ لَحُكِمَ بِهَا عَلَى الْمَرْأَةِ وَالرَّجُلِ جَمِيْعًا لِأَنَّ الدَّارَ فِيْ أَيْدِيْهِمَا وَلِأَنَّهُمَا سَكَنَاهَا فَلَمَّا كَانَ مَا يَجِبُ فِيْ ذٰلِكَ عَلَى الزَّوْجِ خَاصَّةً دُوْنَ الْمَرْأَةِ إِذْ هُوَ الْمَالِكُ لَهَا كَانَتِ الْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ فِيْ كُلِّ الْمَوَاضِعِ الْمَوْجُوْدِ فِيْهَا الْقَتْلٰى عَلٰى مَالِكِهَا لَا عَلٰى سَاكِنِهَا۔

کے رشتہ داروں پر نہیں ہو گی، حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ مکان ان دونوں کے قبضے میں ہے اور اگر وہاں کپڑا پایا جائے تو ان میں سے ایک دوسرے کی نسبت زیادہ مستحق نہیں ہو گا البتہ یہ کہ کوئی چیز اس کی ملک اور قبضے میں ہو (تو اس کا استحقاق ہو گا) پس اگر قسم اس شخص پر ڈالی جاتی جس کے قبضہ میں مکان ہے تو عورت اور مرد دونوں پر ڈالی جاتی کیونکہ مکان ان دونوں کے قبضے میں ہے۔ دونوں وہاں رہائش پذیر ہیں تو جب اس صورت میں جو کچھ واجب ہوتا ہے وہ صرف خاوند پر واجب ہوتا ہے عورت پر نہیں کیونکہ وہی مالک ہے تو جہاں بھی مقتول پایا جائے، قسم اور دیت مالک پر ہو گی وہاں کے رہنے والوں پر نہیں۔

بَابُ ۲۲۰ الْقَسَامَةِ كَيْفَ هِيَ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي الْقَتِيْلِ الْمَوْجُوْدِ فِيْ مَحَلَّةِ قَوْمٍ كَيْفَ الْقَسَامَةُ الْوَاجِبَةُ فِيْهِ فَقَالَ قَوْمٌ يَحْلِفُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِمْ بِاللّٰهِ مَا قَتَلْنَا فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَحْلِفُوْا اسْتُحْلِفَ الْمُدَّعُوْنَ وَاسْتَحَقُّوْا مَا ادَّعَوْا۔

۳۷۹۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِي الْبَابِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ۔

وَقَالَ آخَرُوْنَ يُسْتَحْلَفُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِمْ فَإِذَا حَلَفُوْا غَرِمُوا الدِّيَةَ۔

وَقَالُوْا قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ أَتَحْلِفُوْنَ وَ

باب ۲۲۰ قسم کیسے لی جائے

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر کسی قوم کے محلے میں مقتول پایا جائے تو وہاں اس قسم کی کیا صورت ہو گی جو واجب ہو چکی ہے ایک جماعت کہتی ہے کہ جن کے خلاف دعویٰ ہے وہ قسم کھائیں کہ اللہ کی قسم! ہم نے قتل نہیں کیا اور اگر وہ قسم کھانے سے انکار کر دیں تو مدعی حضرات سے قسم لی جائے۔

وہ اپنے دعویٰ کے مستحق ہوں گے۔ انہوں نے اس سلسلے میں حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے استدلال کیا ہے جسے ہم نے گزشتہ باب میں ذکر کیا۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ ان لوگوں سے ہی قسم لی جائے جن کے خلاف دعویٰ ہے جب وہ قسم کھا لیں تو تاوان ادا کریں

وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے یہ فرمانا کہ کیا تم قسم کھا کر اپنے مقتول کے مستحق بنتے ہو یہ بطور

marfat.com

تَسْتَحِقُّوْنَ اَنَّمَا كَانَ عَلَى التَّنْكِيْرِ مِنْهُ عَلَيْهِمْ كَاَنَّهٗ قَالَ اَتَدَّعُوْنَ وَتَاْخُذُوْنَ۔

وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ اَفَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا بِاللّٰهِ مَا قَتَلْنَا فَقَالُوْا كَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ اَيْ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَاِنْ كَانُوْا كُفَّارًا فَلَيْسَ عَلَيْهِمْ فِيْمَا تَدَّعُوْنَ عَلَيْهِمْ غَيْرُ اَيْمَانِهِمْ وَكَمَا لَا يُقْبَلُ مِنْكُمْ وَاِنْ كُنْتُمْ مُسْلِمِيْنَ اَيْمَانُكُمْ فَتَسْتَحِقُّوْنَ بِهَا كَذٰلِكَ لَا يَجِبُ عَلَى الْيَهُوْدِ بِدَعْوَاكُمْ عَلَيْهِمْ غَيْرَ اَيْمَانِهِمْ۔

۷۹۴۔ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا التَّاْوِيْلِ مَا قَدْ حَكَمَ بِهٖ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِهٖ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ وَمُحَالٌ اَنْ يَكُوْنَ عِنْدَ الْاَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْ ذٰلِكَ عِلْمٌ وَسِيَّمَا مِثْلُ مُحَيِّصَةَ وَقَدْ كَانَ حَيًّا يَوْمَئِذٍ وَسَهْلُ بْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ وَلَا يُخْبِرُوْنَهٗ بِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ لَيْسَ هٰكَذَا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا عَلَى الْيَهُوْدِ۔

۷۹۵۔ فَمِمَّا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْاَزْمَعِ اَنَّهٗ قَالَ يَعْنِيْ اَمَا تَدْفَعُ اَمْوَالُنَا اَيْمَانَنَا وَلَا اَيْمَانُنَا عَنْ اَمْوَالِنَا قَالَ لَا وَعَقَلَهٗ۔

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ

انکار تھا گویا آپ نے فرمایا کہ کیا تم صرف دعویٰ کرکے لے لوگے۔

اور یہ اس طرح ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا یہودی پچاس قسموں کے ذریعے تم سے برأت حاصل کرلیں کہ وہ کہیں اللہ کی قسم ہم نے قتل نہیں کیا تو انہوں نے عرض کیا ہم کافر قوم کی قسمیں کیسے قبول کریں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا تم قسم کھا کر اس کے مستحق بنتے ہو؟ یعنی یہودی اگرچہ کافر ہیں لیکن ان کے خلاف دعویٰ میں تم صرف ان کو قسم دے سکتے ہو تو باوجود تمہارے مسلمان ہونے کے جس طرح تم صرف قسم سے دیت کے مستحق نہیں ہوسکتے یہودیوں کے خلاف تمہارے دعویٰ سے بھی سوائے قسموں کے ان پر کچھ واجب نہیں ہوتا۔

اس دعویٰ کی صحت پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا وہ فیصلہ ہے جو آپ نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام کی موجودگی میں کیا اور ان میں سے کسی نے بھی ان پر اعتراض نہیں کیا اور یہ بات محال ہے کہ انصار کو اس بات کا علم ہو بالخصوص حضرت محیصہ جیسے لوگ جو ان دنوں زندہ تھے اور سہل بن ابو حثمہ بھی موجود تھے اور وہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ان کی خبر نہ دیں اور انہیں یہ بات نہ کہیں کہ فیصلہ یوں نہیں ہے بلکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کے خلاف ہمارے حق میں فیصلہ دیا۔

اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت حارث بن ازمع فرماتے ہیں انہوں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کیا ہمارے مال، ہماری قسموں کو دُور نہیں کرتے اور کیا ہماری قسمیں ہمارے مالوں کی وجہ سے دفع نہیں ہوتیں آپ نے فرمایا نہیں اور آپ نے ان پر دیت لازم کردی۔

حضرت حارث بن ازمع فرماتے ہیں قبیلہ وداعہ اور ایک

marfat.com

الْقَسِيْرُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْقَسَامَةِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِمْ۔

وسلم نے مدعیٰ علیہم پر قسامت کا فیصلہ فرمایا۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ الْقَسَامَةَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِمْ لَا عَلَى الْمُدَّعِيْنَ عَلٰى مَا بَيَّنَ الزُّهْرِىُّ فِىْ حَدِيْثِهٖ هٰذَا وَاِنَّمَا كَانَ اُخِذَ الْقَسَامَةُ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ هٰذَا مِمَّا اَخَذَهٗ عَنْهُمْ۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان لوگوں کو قسم دی جائے گی جن کے خلاف دعوٰی ہے دعوٰی کرنے والوں کو نہیں حضرت زہری نے اس روایت میں اسی طرح بیان کیا ہے اور قسامت کا حکم حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سلیمان بن یسار سے حاصل کیا گیا انہوں نے کچھ سے لیا تو امام زہری نے یہ ان صحابہ کرام سے لیا۔

وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مِمَّا فَعَلَهٗ وَحَكَمَ بِهٖ بِحَضْرَةِ سَائِرِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِىَ عَنْهُمْ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

اور یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عمل اور اس حکم کے بھی موافق ہے جسے ہم نے روایت کیا اور انہوں نے یہ فیصلہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں کیا لیکن ان میں سے کسی نے بھی آپ پر اعتراض نہیں کیا۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ ۲۲ مَا اَصَابَتِ الْبَهَائِمُ فِى اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

باب ۲۲ رات اور دن میں جانوروں کا کھیتوں کو کھا جانا

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ الْاَوْزَاعِىِّ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ حَرَامِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ نَاقَةً لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ دَخَلَتْ حَائِطًا فَاَفْسَدَتْ فِيْهِ فَقَضَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ الْحَائِطِ بِحِفْظِهَا بِالنَّهَارِ وَعَلٰى اَهْلِ الْمَوَاشِىْ مَا اَفْسَدَتْ مَوَاشِيْهِمْ بِاللَّيْلِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے انصار میں سے ایک شخص کی اونٹنی ایک باغ میں داخل ہوگئی اور اس نے اسے خراب کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ باغ والے دن کو اپنے باغ کی حفاظت کریں اور جانوروں والے اس کا تاوان دیں گے جو رات کے وقت ان کے جانور نقصان کریں۔

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ اَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا لِرَجُلٍ فَاَفْسَدَتْ فِيْهِ فَقَضٰى

حضرت حرام بن سعید بن محیصہ فرماتے ہیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک شخص کے باغ میں داخل ہو گئی اور اس نے اسے خراب کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَلٰى اَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَاَنَّ مَا اَفْسَدَتِ الْمَوَاشِيْ بِاللَّيْلِ ضَمَانٌ عَلٰى اَهْلِهَا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا مَا اَصَابَتِ الْبَهَائِمُ نَهَارًا فَلَا ضَمَانَ عَلٰى اَحَدٍ فِيْهِ وَمَا اَصَابَتْ لَيْلًا ضَمِنَ اَرْبَابُ تِلْكَ الْبَهَائِمِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا ضَمَانَ عَلٰى اَرْبَابِ الْمَوَاشِيْ فِيْمَا اَصَابَتْ مَوَاشِيْهِمْ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذَا كَانَتْ مُنْفَلِتَةً۔

۸۰۵۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّائِمَةُ عَقْلُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ۔

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ۔

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ قَالَ لَهُ السَّائِلُ يَا اَبَا بَكْرٍ مَعَهٗ اَبُوْ سَلَمَةَ فَقَالَ اِنْ كَانَ مَعَهٗ فَهُوَ مَعَهٗ۔

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ

نے فیصلہ فرمایا کہ باغ والے دن کو اس کی حفاظت کریں اور جو کچھ رات کے وقت جانور اجاڑیں ان کے مالک اس کے ضامن ہوں گے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات کو اپناتے ہوئے فرمایا کہ جس چیز کو جانور دن کے وقت نقصان پہنچائیں اس کی کسی پر ضمان (تاوان) نہیں اور جسے رات کے وقت نقصان پہنچائیں تو جانوروں کے مالکوں پر انکی ضمان ہوگی ان حضرات نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر جانور کھلے چھوڑے ہوئے ہوں تو وہ دن کے وقت (کسی کھیتی کو) نقصان پہنچائیں یا رات کو، ان کے مالکوں پر تاوان نہیں ہوگا۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باہر چرنے والے جانوروں کا تاوان معاف ہے اور (معدنیات کی) کان (میں گرنے والے) کا تاوان معاف ہے لہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانوروں (کے نقصان) کا تاوان معاف ہے اور کان کا تاوان معاف ہے۔

حضرت زہری حضرت سعید سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ایک شخص نے حضرت زہری سے پوچھا اے ابومحمد! حضرت سعید کے ساتھ ابوسلمہ بھی ہیں تو انہوں نے فرمایا اگر وہ ان کے ساتھ ہیں، تو ان کے ساتھ ہیں (یعنی اس حدیث کی روایت دونوں نے کی ہے)

حضرت ابن المسیب اور حضرت عبیداللہ بن عبداللہ (رضی اللہ عنہم) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

لہ مطلب یہ ہے کہ باہر چرنے والے جانور کسی کا کھیت وغیرہ اجاڑ دیں [illegible]

وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۰۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۱۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت عبدالوہاب بن عطا فرماتے ہیں حضرت محمد بن عمرو نے خبر دی انہوں نے سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۱۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۱۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۸۱۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

حضرت محمد بن زیاد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۱۴ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ مِثْلَهُ.

حضرت عبدالرحمن اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوعًا (یعنی حضور علیہ السلام سے) روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَابَتِ الْعَجْمَاءُ جُبَارًا وَالْجُبَارُ هُوَ الْهَدَرُ فَنَسَخَ ذٰلِكَ مَا تَقَدَّمَ مِمَّا فِي حَدِيثِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ وَإِنْ كَانَ مُنْقَطِعًا

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کا تاوان معاف فرمایا جسے جانور نقصان پہنچائیں لفظ جبار کا معنی باطل کرنے (معاف کرنے) کے ہیں تو جو کچھ حضرت ابن محیصہ

لَا يَكُوْنُ بِمِثْلِهٖ عِنْدَ الْمُحْتَجِّ بِهٖ عَلَيْنَا حُجَّةٌ وَاِنْ كَانَ الْاَوْزَاعِيُّ قَدْ وَصَلَهٗ فَاِنَّ مَالِكًا وَالْاَثْبَاتَ مِنْ اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ قَدْ قَطَعُوْهُ وَمَعَ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْحُكْمَ الْمَذْكُوْرَ فِيْهِ مَاخُوْذٌ مِنْ حُكْمِ سُلَيْمَانَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ الْغَنَمُ فَحَكَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ الْحُكْمِ حَتّٰى اَحْدَثَ اللّٰهُ لَهٗ هٰذِهِ الشَّرِيْعَةَ فَنَسَخَتْ مَا قَبْلَهَا۔

فَمِمَّا دَلَّ عَلٰى هٰذَا الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ ۶
بَعْدَ مَا فِيْ حَدِيْثِ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ مِنْ قَوْلِهٖ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَلٰى اَهْلِ الْمَوَاشِيْ حِفْظَ مَوَاشِيْهِمْ بِاللَّيْلِ وَعَلٰى اَهْلِ الزَّرْعِ حِفْظَ زَرْعِهِمْ بِالنَّهَارِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاشِيَةَ اِذَا

کی روایت کے حوالے سے پہلے بیان ہوا اسے اس حدیث نے منسوخ کردیا اور اگر وہ حدیث منقطع ہے تو اس سے استدلال کرنے والا اسے ہمارے خلاف دلیل نہیں بنا سکتا اگرچہ امام اوزاعی نے اسے متصل بیان کیا ہے لیکن امام مالک اور ان کے معتبر شاگردوں نے اسے منقطع روایت کیا ہے اس کے باوجود اس میں مذکور حکم حضرت سلیمان علیہ السلام کے فیصلے سے لیا گیا ہے جو انہوں نے اس کھیت کے بارے میں فرمایا جسے کسی کا ریوڑ چر گیا تھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی قسم کا فیصلہ فرمایا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے یہ شریعت

اس بات پر حضرت جابر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کی روایات دلالت کرتی ہیں کہ یہ حدیث حضرت حرام بن محیصہ کی حدیث کے بعد ہے وہ (ابن محیصہ) فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ جانوروں کے مالکوں پر رات کے وقت انکی حفاظت ضروری ہے اور کھیتی والوں پر دن کے وقت کھیتی کی حفاظت لازمی ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے پہنچائے ہوئے نقصان کو اس صورت میں قابلِ تاوان قرار دیا جب ان کے مالکوں پر ان کی حفاظت لازم ہو اور اگر ان پر ان کی حفاظت ضروری نہ ہو تو نقصان ناقابلِ تاوان ہوگا۔ تو آپ نے رات کے وقت کھلے رہنے والے جانوروں کے پہنچائے ہوئے نقصان کو قابلِ تاوان قرار دیا کیونکہ ان کے مالکوں پر ان کی حفاظت لازم قرار دی پھر دوسری حدیث میں فرمایا کہ جانوروں کا پہنچایا ہوا نقصان معاف ہے اور اب ان کے کھلے رہنے کی صورت میں نقصان معاف ہوگا لہٰذا اب اگر وہ باغ اجاڑ دیں یا کسی شخص کو ہلاک کر دیں تو ان کے مالک کسی چیز کے ضامن نہیں ہوں گے اگرچہ ان پر ان کی حفاظت ضروری تھی کہ وہ کھلنے نہ پائیں جب ان سے اس قسم کا خوف ہو۔

كَانَ عَلٰى رَبِّهَا حِفْظُهَا مَضْمُوْنًا مَا اَصَابَتْ وَاِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا حِفْظُهَا غَيْرَ مَضْمُوْنٍ مَا اَصَابَتْ فِيْ ذٰلِكَ ضَمَانٌ فَاَوْجَبَ فِيْ ذٰلِكَ ضَمَانَ مَا اَصَابَ الْمُنْفَلِتَةُ بِاللَّيْلِ اِذْ كَانَ عَلٰى صَاحِبِهَا حِفْظُهَا ثُمَّ قَالَ فِيْ حَدِيْثِ الْعَجْمَاءِ جُرْحُهَا جُبَارٌ فَكَانَتْ مَا اَصَابَتْ فِي انْفِلَاتِهَا جُبَارًا فَصَارَتْ لَوْ هَدَمَتْ حَائِطًا وَقَتَلَتْ رَجُلًا لَمْ يَضْمَنْ صَاحِبُهَا شَيْئًا وَاِنْ كَانَ عَلَيْهِ حِفْظُهَا حَتّٰى لَا تَنْفَلِتَ اِذَا كَانَتْ مِمَّا يُخَافُ عَلَيْهِ مِثْلُ هٰذَا۔

فَلَمَّا لَمْ يُرَاعِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس

marfat.com

وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وُجُوْبَ حِفْظِهَا عَلَيْهِ وَرَاعِي انْفِلَاتِهَا فَلَمْ يُضَمِّنْهُ فِيْهَا شَيْئًا مِمَّا اَصَابَتْ رَجَعَ الْاَمْرُ فِيْ ذٰلِكَ اِلَى اسْتِوَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ مَا اَصَابَتْ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا اِذَا كَانَتْ مُنْفَلِتَةً فَلَا ضَمَانَ عَلٰى رَبِّهَا فِيْهِ وَاِنْ كَانَ هُوَ سَيَّبَهَا فَاَصَابَتْ شَيْئًا فِيْ فَوْرِهَا اَوْ فِيْ سَيْبِهَا ضَمِنَ ذٰلِكَ كُلَّهُ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَهُوَ اَوْلٰى مَا حُمِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰثَارُ لِمَا ذَكَرْنَا وَبَيَّنَّا۔

باب ۲۲ غُرَّةِ الْجَنِيْنِ الْمَحْكُوْمِ بِهَا فِيْهِ لِمَنْ هِيَ

۸۱۶- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى فَطَرَحَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِيْدَةٍ۔

۸۱۷- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنِيْنِ امْرَاَةٍ مِنْ بَنِيْ لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ وَاَنَّ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا وَاَنَّ الْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا۔

۸۱۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ

اس حدیث میں ان کی حفاظت کی رعایت نہیں فرمائی بلکہ ان کے کھلے رہنے کی رعایت فرمائی کہ وہ کسی نقصان کے ذمہ دار نہیں ہوں گے تو اس سلسلے میں رات اور دن کا معاملہ ایک جیسا ہو گیا۔

اس سے ثابت ہوا کہ جانور کھلے ہوں تو رات کو نقصان پہنچائیں یا دن کو، ان کے مالکوں پر کوئی تاوان نہیں ہوگا اور اگر مالک نے خود چھوڑا اور وہ اسی وقت یا بعد میں کھلے رہنے کی صورت میں کچھ کھا گئے تو مالک اس تمام کا تاوان دے گا۔ یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ اور ان روایات کو اس معنی پر محمول کرنا جیسا کہ ہم نے بیان کیا، بہتر ہے۔

جنین کے بدلے میں لازم کیا گیا غلام کس کا ہوگا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ ھذیل کی دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری کو مارا تو اس کا حمل گر گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں ایک غلام یا لونڈی (دینے کا) فیصلہ فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو لحیان کی ایک عورت کے جنین کے بارے میں جو مردہ گر گیا تھا ایک غلام (یا لونڈی) کا فیصلہ فرمایا جس عورت کے خلاف فیصلہ دیا وہ بھی مر گئی تو آپ نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی وراثت اس کے بیٹوں اور خاوند کے لیے ہوگی اور اس کی دیت (قاتلہ کے) رشتہ داروں پر ہوگی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے

بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنِیْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ فَقَالَ الَّذِیْ قُضِیَ عَلَیْهِ الْعَقْلُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَکَلَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِکَ بَطَلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا یَقُوْلُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ۔

۸۱۹ - حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ نَضْلَةَ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَجُلًا کَانَتْ لَهُ امْرَاَتَانِ فَضَرَبَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰی بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ اَوْ بِحَجَرٍ فَاَسْقَطَتْ فَرُفِعَ ذٰلِکَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الَّذِیْ یُخَاصِمُ کَیْفَ یُعْقَلُ اَوْ کَیْفَ یُوْدٰی مَنْ لَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا اَکَلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسَجْعٌ کَسَجْعِ الْاَعْرَابِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهِ غُرَّةً وَجَعَلَ عَلٰی قَوْمِهَا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الْغُرَّةَ الْوَاجِبَةَ فِی الْجَنِیْنِ اِنَّمَا تَجِبُ لِاُمِّ الْجَنِیْنِ لَمْ یُعْلَمْ اَنَّهٗ کَانَ حَیًّا فِیْ وَقْتِ وُقُوْعِ الضَّرْبَةِ بِاُمِّهٖ۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ تِلْکَ الْغُرَّةُ الْمَحْکُوْمُ بِهَا لِلْجَنِیْنِ ثُمَّ یَرِثُهَا مَنْ کَانَ یَرِثُهٗ لَوْ کَانَ حَیًّا۔

وَکَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ مَا قَدْ ذَکَرْنَاهُ فِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضٰی عَلَی الْمَحْکُوْمِ عَلَیْهِ بِالْغُرَّةِ قَالَ کَیْفَ یُعْقَلُ مَنْ لَا اَکَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا نَطَقَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنین کے بارے میں غلام یا لونڈی (دینے) کا فیصلہ فرمایا جس کے خلاف دیت (کی ادائیگی) کا فیصلہ فرمایا تھا اس نے کہا جس نے کھایا نہ پیا نہ چیخا چلایا اس کا خون معاف ہونا چاہیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو شاعروں جیسی باتیں کرتا ہے اس میں ایک غلام یا لونڈی ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کی دو بیویاں تھیں ان میں سے ایک نے دوسری کو خیمے کی لکڑی یا پتھر مارا یہ معاملہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا جھگڑا کرنے والے نے کہا اس کی دیت کیسے ہوگی یا کیسے ادا کی جائے جو چیخا نہ چلایا اور نہ اس نے کچھ کھایا پیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو اعراب (دیہاتی شعراء) کی طرح شعر گوئی کرتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا اور اسے اس عورت (مارنے والی) کی قوم پر ڈال دیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے کہ جنین کے سلسلے میں جو غلام واجب ہوگا وہ جنین کی ماں کے لیے ہوگا کیونکہ معلوم نہیں کہ ماں کو مارتے وقت جنین زندہ تھا یا نہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس غلام کا فیصلہ کیا گیا وہ جنین (بچے) کا ہوگا پھر وہ لوگ اس کے وارث ہوں گے جو اس (بچے) کے زندہ ہونے کی صورت میں وارث ہوتے۔

اس سلسلے میں ان کی دلیل وہ ہے جو ہم نے ان روایات کے ضمن میں ذکر کی کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام دینے کا فیصلہ فرمایا تو اس نے کہا اس کی دیت کیسے دی جائے جس نے کھایا نہ پیا اور نہ بات چیت کی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں ایک غلام یا لونڈی ہے اور اس

marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ وَلَمْ يَقُلْ لِلَّذِيْ سَجَعَ ذٰلِكَ السَّجْعَ اِنَّمَا حَكَمْتُ بِهٰذَا لِلْجِنَايَةِ عَلَى الْمَرْاَةِ لَا فِي الْجَنِيْنِ۔

وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا مَا رَوَيْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ اَنَّ الْمَضْرُوْبَةَ مَاتَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الضَّرْبَةِ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا بِالدِّيَةِ مَعَ قَضَائِهِ بِالْغُرَّةِ فَلَوْ كَانَتِ الْغُرَّةُ لِلْمَرْاَةِ الْمَقْتُوْلَةِ اِذًا لَمَا قَضٰى لَهَا بِالْغُرَّةِ وَلَكَانَ حُكْمُهَا حُكْمَ امْرَاَةٍ فَمَاتَتْ مِنْ ضَرْبِهَا فَعَلَيْهَا دِيَتُهَا وَلَا يَجِبُ عَلَيْهَا لِلضَّرْبَةِ اَرْشٌ۔

فَلَمَّا حَكَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ دِيَةِ الْمَرْاَةِ بِالْغُرَّةِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْغُرَّةَ دِيَةٌ لِلْجَنِيْنِ لَا لَهَا فَهِيَ مَوْرُوْثَةٌ عَنِ الْجَنِيْنِ كَمَا يُوْرَثُ مَالُهُ لَوْ كَانَ حَيًّا فَمَاتَ اِتِّبَاعًا لِمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

کافیے ملانے والے (شاعری کرنے والے) سے یہ نہیں فرمایا ک[…] میں نے یہ حکم اس لیے دیا کہ عورت کو نقصان پہنچایا گیا ہے […] جنین کی وجہ سے یہ حکم نہیں۔

اور اس بات پر وہ روایات بھی دلالت کرتی ہیں جو ہم نے اس کتاب میں اس سے پہلے ذکر کی ہیں کہ اس مار[…] کے بعد مضروبہ عورت مرگئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام کے فیصلہ کے ساتھ ساتھ دیت کا فیصلہ بھی فرمایا اگر وہ اس مقتولہ عورت کا ہوتا تو آپ غلام کا فیصلہ نہ فرماتے اور ا[س] کا حال اس عورت کے حال جیسا ہوتا جسے دوسری عورت مارے اور وہ اس کی ضرب سے مرجائے تو اس (قاتلہ) پر اس کی دیت ہوتی ہے اور مارنے کی وجہ سے کوئی تاوا[ن] نہیں ہوتا۔

تو جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی دیت کے باوجود، غلام کے ساتھ فیصلہ فرمایا تو ثابت ہوا کہ غلام جنین کی دیت ہے اس عورت کی نہیں وہ اس بچے سے اسی طرح وارث ہوگی جس طرح اس کے زندہ ہونے (اور پھر مرجانے) کی صورت میں اس کی وارث ہوتی اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کی اتباع ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

۱۲

كِتَابُ السِّيَرِ

جہاد کے احکام

بَابُ ۳۲۳ الْاِمَامِ يُرِيْدُ قِتَالَ اَهْلِ الْحَرْبِ هَلْ عَلَيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ اَنْ يَّدْعُوَهُمْ اَمْ لَا

مسلم حکمران حربی کفار سے لڑنا چاہے تو کیا پہلے انہیں اسلام کی دعوت دینا لازمی ہے

۸۲۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّرَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ قَالَ لَهٗ اِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى اِحْدٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ فَاَيَّتُهُنَّ اَجَابُوْكَ اِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ اُدْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ اَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ وَلَهُمْ مَا لَهُمْ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

حضرت ابن بریدہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی چھوٹے لشکر پر کسی کو امیر بناتے تو اس سے فرماتے جب تم اپنے دشمنوں مشرکین کے مقابل جاؤ تو انہیں تین باتوں میں سے ایک کی طرف بلاؤ (آپ نے لفظ خلال یا خصال فرمایا دونوں ہم معنیٰ ہیں) وہ ان میں سے جو بات مان لیں تم ان سے قبول کرو اور ہاتھ روک لو، انہیں اسلام کی طرف بلاؤ اگر وہ تمہاری بات مان جائیں تو ان سے قبول کرو اور ہاتھ روک لو، پھر ان کو اپنے علاقے سے مسلمانوں کے ملک کی طرف جانے کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اگر وہ ایسا کریں تو ان پر وہی کچھ لازم ہوگا جو مہاجرین پر ہے اور انہیں وہ کچھ حاصل ہوگا جو مہاجرین کو حاصل ہے اور اگر وہ (وہاں جانے سے) انکار کردیں تو وہ اعرابی مسلمانوں کی طرح ہوں گے ان پر اللہ تعالیٰ کا وہ حکم جاری ہوگا جو مومنوں پر جاری ہوتا ہے لیکن ان کے لیے غنیمت اور فئے میں کوئی حصہ نہیں ہوگا البتہ یہ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد کریں اور اگر وہ اسلام لانے سے انکار کردیں۔

marfat.com

وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيْمَةِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا أَنْ يَدْخُلُوْا فِي الْإِسْلَامِ فَسَلْهُمْ إِعْطَاءَ الْجِزْيَةِ فَإِنْ أَجَابُوْا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ قَالَ عَلْقَمَةُ فَحَدَّثْتُ بِهٖ مُقَاتِلَ بْنَ حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

توانہیں جزیہ دینے کا حکم دیں اگر مان جائیں تو ان سے قبول کر لو اور ان سے ہاتھ روک دو اور اگر انکار کر دیں تو اللہ تعالیٰ کی مدد چاہو اور ان سے لڑو، حضرت علقمہ فرماتے ہیں میں نے یہ بات مقاتل بن حیان سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے مسلم بن ہیصم نے نعمان بن مقرن سے روایت کرتے ہوئے بیان کی انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۸۲۱ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيْثَ عَلْقَمَةَ عَنْ مُقَاتِلٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ هَيْصَمٍ۔

حضرت ابو حذیفہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا لیکن انہوں نے حضرت علقمہ کی حضرت مقاتل سے روایت کا ذکر نہیں کیا۔

۸۲۲ - **حَدَّثَنَا** فَهْدُ أَبُوْ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ الْحَضْرَمِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت فہد ابو صالح اور روح بن فرج دونوں سند سے لیث بن سعد سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے جریر بن حازم نے بیان کیا انہوں نے حضرت شعبہ بن حجاج سے انہوں نے علقمہ بن مرثد حضرمی سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۲۳ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ إِلَى خَيْبَرَ وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا قَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو خیبر کی طرف بھیجا اور ان کو جھنڈا عطا فرمایا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ میں ان سے لڑوں حتیٰ کہ وہ ہماری مثل ہو جائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے طریقے پر جاؤ حتیٰ کہ تم ان کے میدان میں اترو پھر انہیں اسلام کی طرف بلاؤ اور انہیں بتاؤ کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق واجب ہے اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے ایک کو بھی ہدایت دے تو تمہارے

marfat.com

۸۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِيُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ ذَرٍّ عَنْ أَخِي أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ إِلٰى قَوْمٍ يُقَاتِلُهُمْ ثُمَّ بَعَثَ فِي أَثَرِهٖ يَدْعُوْهُ وَقَالَ لَهٗ لَا تَأْتِهٖ مِنْ خَلْفِهٖ وَائْتِهٖ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ قَالَ وَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ لَا يُقَاتِلَهُمْ حَتّٰى يَدْعُوَهُمْ۔

حضرت عمر بن ذر، حضرت انس بن مالک کے بھتیجے سے اور وہ اپنے چچا (حضرت انس بن مالک) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ایک قوم کی طرف جہاد کے لیے بھیجا پھر ان کے پیچھے کسی کو بلانے کے لیے بھیجا اور فرمایا کہ ان کے پیچھے کی طرف سے نہیں بلکہ سامنے کی طرف سے آنا راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ جب تک ان (کفار) کو دعوتِ اسلام نہ دیں، ان سے لڑائی نہ کریں۔

۸۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيْحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا قَاتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا حَتّٰى يَدْعُوَهُمْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی قوم کو دعوت اسلام دینے سے پہلے ان سے لڑائی نہیں کی۔

۸۲۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي نَجِيْحٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حجاج فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ بن ابو نجیح نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۲۷- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيْحٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حجاج، حضرت ابن ابی نجیح سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۲۸- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ حَجَّاجٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حفص بن غیاث، حجاج سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْإِمَامَ وَأَهْلَ السَّرَايَا إِذَا أَرَادُوْا قِتَالَ الْعَدُوِّ أَدْعُوْهُمْ قَبْلَ ذٰلِكَ إِلٰى مِثْلِ مَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيْثِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ امام اور لشکر والے جب دشمن سے لڑنے کا ارادہ کریں تو اس سے پہلے ان کو ان باتوں کی طرف بلائیں جو ہم نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں سرکار دوعالم صلی اللہ

marfat.com

بُرَیْدَۃَ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِھٰذِہِ الْاٰثَارِ وَقَالُوْا اِنْ قَاتَلَھُمُ الْاِمَامُ اَوْ اَحَدٌ مِنْ اَھْلِ سَرَایَاہُ مِنْ غَیْرِ ھٰذَا الدُّعَآءِ فَقَدْ اَسَآءُوْا فِیْ ذٰلِکَ۔
وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ بِقِتَالِھِمْ وَالْغَارَۃِ عَلَیْھِمْ وَاِنْ لَّمْ یُدْعَوْا قَبْلَ ذٰلِکَ۔

۸۲۹۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِیْ ذٰلِکَ بِمَا حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِی الْاَخْضَرِ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَغِرْ عَلٰی اُبْنٰی صَبَاحًا ثُمَّ حَرِّقْ۔

۸۳۰۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ وَعُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّیْمِیُّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُغِیْرُ عَلَی الْعَدُوِّ عِنْدَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَیَسْتَمِعُ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَکَ وَاِلَّا اَغَارَ۔

۸۳۱۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ عَنْ زَاذَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

۸۳۲۔ **حَدَّثَنَا** فَھْدٌ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ بُھْلُوْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنِ ابْنِ

علیہ وسلم سے روایت کی ہیں انہوں نے اس سلسلے میں ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں اگر امام یا لشکر والوں میں سے کوئی ایک انکو دعوت اسلام دیئے بغیر لڑے گا تو وہ گناہ گار ہوں گے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ان سے لڑنے اور ان پر لوٹ مار کرنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ اس سے پہلے ان کو دعوتِ اسلام نہ دیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تم اُبنیٰ والوں پر صبح کے وقت حملہ کرو اور (ان کے باغوں وغیرہ کو) جلا دو۔

محمد بن حجاج، محمد بن خزیمہ، ابن ابی داؤد اور ابن مرزوق (چاروں) سے مروی ہے چاروں اپنی اپنی سند سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دشمن پر صبح کے وقت حملہ آور ہونے اگر اذان سنتے تو رک جاتے ورنہ حملہ آور ہونے کا حکم فرماتے۔

حضرت زاذان، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ

marfat.com

إِسْحَاقَ قَالَ ثَنِيْ حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَوْمًا لَمْ يُغِرْ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ فَنَزَلْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا أَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْنَا مَعَهُ فَرَكِبْتُ خَلْفَ أَبِيْ طَلْحَةَ وَإِنَّ قَدَمِيْ لَتَمَسُّ قَدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْبَلَنَا عُمَّالُ خَيْبَرَ قَدْ أَخْرَجُوْا مَسَاحِيَهُمْ وَمَكَاتِلَهُمْ فَلَمَّا رَأَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْجَيْشَ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ فَأَدْبَرُوْا هُرَّابًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَبِيْبٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ مَكِيْثٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَالِبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اللَّيْثِيَّ فِيْ سَرِيَّةٍ كُنْتُ فِيْهِمْ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَّشُنُّوا الْغَارَةَ عَلَى ابْنِ الْمُلَوَّحِ بِالْكَدِيْدِ قَالَ فَرَاحَتِ الْمَاشِيَةُ مِنْ إِبِلِهِمْ وَغَنَمِهِمْ فَلَمَّا احْتَلَبُوْا وَعَطَنُوْا وَاطْمَأَنُّوْا نِيَامًا شَنَنَّا عَلَيْهِمُ الْغَارَةَ فَقَتَلْنَا وَاسْتَقْنَا النَّعَمَ۔

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ جَاءَ أَبُو الْعَالِيَةِ إِلَيَّ وَإِلٰى صَاحِبٍ لِيْ فَانْطَلَقْنَا مَعَهُ حَتّٰى أَتَيْنَا نَصْرَ بْنَ عَاصِمٍ اللَّيْثِيَّ فَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ حَدِّثْ هٰذَيْنِ حَدِيْثَكَ

وسلم جب کسی قوم سے جہاد فرمانا چاہتے تو صبح تک حملہ آور نہ ہوتے (صبح کے وقت) اگر اذان سنتے تو رک جاتے اور اگر اذان نہ سنتے تو حملہ آور ہوتے ہم خیبر میں اترے جب صبح ہوئی اور آپ نے اذان نہ سنی تو آپ سوار ہوتے اور ہم بھی آپ کے ہمراہ سوار ہو گئے میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار ہوا میرے قدم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدم سے لگتے تھے خیبر کے محنت کش ہمارے سامنے آئے وہ اپنے ٹوکرے اور کدالیں لے کر نکلے تھے جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے ہمراہ آئے ہیں اور پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہوئے فرمایا خیبر خراب ہوگیا بلاشبہ جب ہم کسی قوم کی زمین پر اترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بُری ہوتی ہے۔

حضرت جندب بن مکیث الجہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب بن عبد اللہ لیثی کو ایک چھوٹے لشکر میں بھیجا میں بھی ان میں تھا آپ نے حکم دیا کہ مقام کدید میں ابن ملوح پر لوٹ مار کریں راوی فرماتے ہیں شام کو جب ان کے اونٹ اور بکریاں واپس آئیں انہوں نے ان کا دودھ دوہا اور انہیں بٹھا دیا پھر اطمینان سے سو گئے تو ہم نے ان پر چاروں طرف سے حملہ کیا اور ان کو قتل کر کے ان کے جانور ہانک لائے۔

حضرت حمید بن ہلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ابوالعالیہ میرے اور میرے ایک ساتھی کے پاس آئے تو ہم ان کے ساتھ چلے حتیٰ کہ نصر بن عاصم لیثی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ابوالعالیہ نے کہا ان دونوں سے اپنی حدیث بیان کریں انہوں نے فرمایا ہم سے حضرت عقبہ بن

marfat.com

قَالَ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مَالِكٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَأَغَارَتْ عَلَى الْقَوْمِ فَشَذَّ رَجُلٌ وَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِّنَ السَّرِيَّةِ ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا أَرَدْنَا مِنْهُ مَا فِيْهِ مِنْ ذِكْرِ الْغَارَةِ۔

مالک لیثی نے بیان کیا فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا لشکر بھیجا اس نے ایک قوم پر حملہ کیا ایک شخص حملہ آور ہوا تو لشکر میں سے ایک شخص اس کے پیچھے ہولیا، پھر انہوں نے ایک طویل حدیث ذکر کی جس کا ہم نے ان سے ارادہ کیا تھا اور اس میں حملہ آور ہونے کا ذکر تھا۔

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَمَّا قَرُبْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ أَمَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ فَشَنَنَّا عَلَيْهِمُ الْغَارَةَ۔

حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب ہم مشرکین کے قریب ہوئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم سے ہم نے ان پر چاروں طرف سے حملہ کیا۔

۸۳۶۔ فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَارَةِ وَالْغَارَةُ لَا تَكُوْنُ وَقَدْ تَقَدَّمَهَا الدُّعَاءُ وَالْإِنْذَارُ فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَحَدُ الْأَمْرَيْنِ مِمَّا رَوَيْنَا نَاسِخًا لِلْآخَرِ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ۔

تو ان روایات میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ مار کا حکم فرمایا اور لوٹ مار اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک اس سے پہلے دعوت اسلام اور ڈرانا نہ ہو، تو اس بات کا احتمال ہے کہ جو دو باتیں ہم نے روایت کی ہیں ان میں سے ایک دوسری کے لیے ناسخ ہو لہٰذا ہم نے اس سلسلے میں غور کیا۔

۸۳۷۔ فَإِذَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الضَّرِيْرُ قَالُوْا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ أَغَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّوْنَ وَأَنْعَامُهُمْ عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى سَبْيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَحَدَّثَنِيْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْجَيْشِ۔

تو یزید بن سنان، ابوبکرہ اور ابن مرزوق اپنی اپنی سند سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عون نے فرمایا کہ میں نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ کو لکھ کر لڑائی سے پہلے دعوت اسلام کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ آغاز اسلام میں تھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مصطلق پر حملہ کیا اور وہ دوپہر کے وقت سوئے ہوئے تھے ان کے جانور پانی پر تھے آپ نے ان کے لڑنے والوں کو قتل کیا اور دوسروں کو قیدی بنایا اس دن حضرت جویریہ بنت حارث (حضور علیہ السلام کی زوجہ مطہرہ) آپ کو حاصل ہوئیں حضرت نافع فرماتے ہیں مجھ سے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کی اور وہ اس لشکر میں تھے۔

۸۳۸۔ وَإِذَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا

حضرت ابن مرزوق فرماتے ہیں ہم سے حضرت

قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا حماد بن زيد عن ابن عون مثله -

بشر بن عمر نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد بن زید نے، ابن عون سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بیان کیا۔

وإذا روح بن الفرج قد حدثنا قال ثنا عمرو بن خالد قال ثنا ابن المبارك عن سليمان التيمي عن أبي عثمان النهدي قال كل ذلك قد كان قد كنا نغزو فندعو ولا ندعو

حضرت سلیمان تیمی، حضرت ابوعثمان النہدی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں دونوں باتیں تھیں بعض اوقات ہم جہاد کرتے تو ان کو دعوتِ اسلام دیتے اور بعض اوقات اسلام کی طرف نہ بلاتے۔

وإذا محمد بن خزيمة قد حدثنا قال ثنا أبو عمر الضرير قال أخبرنا حماد بن سلمة أن سليمان التيمي أخبرهم عن أبي عثمان النهدي قال كنا نغزوا فندعو ولا ندعو

حضرت حماد بن سلمہ فرماتے ہیں کہ سلیمان تیمی نے ان کو ابوعثمان نہدی سے خبر دی کہ ہم جہاد کرتے ہوئے کبھی دعوتِ اسلام دیتے اور کبھی نہ دیتے۔

وإذا ابن مرزوق قد حدثنا قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا مبارك قال كان الحسن يقول ليس على الروم دعوة لأنهم قد دعوا.

حضرت مبارک بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں حضرت حسن فرماتے تھے کہ رومیوں کو دعوتِ اسلام ہو چکی ہے۔

وإذا ابن مرزوق قد حدثنا قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا محمد بن طلحة عن أبي حمزة قال قلت لإبراهيم إن ناسا يقولون إن المشركين ينبغي أن يدعوا فقال قد علمت الروم على ما يقاتلون وقد علمت الديلم على ما يقاتلون

حضرت ابوحمزہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں مشرکین کو دعوت دینی چاہیے انہوں نے فرمایا کہ رومیوں کو معلوم ہے کہ ان سے کس بات پر لڑائی کی جاتی ہے اور دیلمیوں کو بھی پتہ ہے کہ ان سے لڑائی کس وجہ سے کی جاتی ہے۔

وإذا محمد بن خزيمة قد حدثنا قال ثنا يوسف بن عدي قال ثنا عبد الله بن المبارك عن سفيان الثوري عن منصور قال سألت إبراهيم عن دعاء الديلم فقال قد علموا ما الدعاء.

حضرت منصور فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے دیلمیوں کو دعوتِ اسلام کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا انہیں معلوم ہے کہ دعوتِ اسلام کیا ہے۔

قال أبو جعفر فبين ما رويناه من هذا أن الدعاء إنما كان في أول الإسلام لأن الناس حينئذ لم تكن الدعوة بلغتهم ولم يكونوا يعلمون على ما يقاتلون عليه فأمر بالدعاء ليكون ذلك تبليغا لهم و

حضرت امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے روایت کیا ہے اس سے واضح ہو گیا کہ یہ دعوتِ اسلام کے شروع میں تھی کیونکہ ان دنوں ان تک دعوت نہیں پہنچی تھی اور انہیں معلوم نہیں تھا کہ ان سے جنگ کیوں کی جاتی ہے لہٰذا دعوت کا حکم دیا گیا تاکہ ان کو تبلیغ ہو جائے اور ان کو خبردار کیا جائے

marfat.com

إِعْلَامًا مَا لَهُمْ مَا يُقَاتَلُونَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمَرَ بِالْغَارَةِ عَلَى آخَرِينَ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ إِلَّا لِمَعْنًى لَمْ يَحْتَاجُوا مَعَهُ إِلَى الدُّعَاءِ لِأَنَّهُمْ قَدْ عَلِمُوا مَا يُدْعَوْنَ إِلَيْهِ لَوْ دُعُوا وَمَا لَوْ أَجَابُوا إِلَيْهِ لَمْ يُقَاتَلُوا فَلَا مَعْنَى لِلدُّعَاءِ وَهٰكَذَا كَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ يَقُوْلُوْنَ كُلُّ قَوْمٍ قَدْ بَلَغَتْهُمُ الدَّعْوَةُ فَأَرَادَ الْإِمَامُ قِتَالَهُمْ فَلَهُ أَنْ يُّغِيْرَ عَلَيْهِمْ وَلَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يَّدْعُوَهُمْ وَكُلُّ قَوْمٍ لَمْ تَبْلُغْهُمُ الدَّعْوَةُ فَلَا يَنْبَغِيْ قِتَالُهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمُ الْمَعْنَى الَّذِيْ عَلَيْهِ يُقَاتَلُوْنَ وَالْمَعْنَى الَّذِيْ إِلَيْهِ يُدْعَوْنَ۔

کہ ان سے لڑائی کا باعث کیا ہے پھر دوسرے لوگوں پر حملہ آور ہونے کا حکم دیا تو اس کا یہی مطلب ہے کہ یہ دعوت کے محتاج نہیں تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ انہیں کس بات کی طرف بلایا جا رہا ہے اور یہ کہ اگر ان کو دعوت دینے کا کوئی مطلب نہیں، حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ اسی طرح فرماتے ہیں کہ سب قوم تک دعوتِ اسلام پہنچ چکی اب اگر حکمران ان سے لڑائی کرنا چاہے تو وہ ان پر حملہ کر سکتا ہے اور اس پر لازم نہیں کہ ان کو دعوتِ اسلام دے اور جن لوگوں تک دعوت نہیں پہنچی ان سے لڑنا مناسب نہیں یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے کہ ان سے لڑائی کی کیا وجہ ہے اور انہیں کس بات کی طرف بلایا جاتا ہے۔

وَقَدْ تَكَلَّمَ النَّاسُ فِي الْمُرْتَدِّ عَنِ الْإِسْلَامِ أَيُسْتَتَابُ أَمْ لَا فَقَالَ قَوْمٌ إِنِ اسْتَتَابَ الْإِمَامُ الْمُرْتَدَّ فَهُوَ أَحْسَنُ فَإِنْ تَابَ وَإِلَّا قُتِلَ۔

وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَقَالَ آخَرُوْنَ لَا يُسْتَتَابُ وَجَعَلُوْا حُكْمَهُ كَحُكْمِ الْحَرْبِيِّيْنَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ بُلُوْغِ الدَّعْوَةِ إِيَّاهُمْ وَمِنْ تَقْصِيْرِهَا عَنْهُمْ۔

وَقَالُوْا إِنَّمَا يَجِبُ الْاِسْتِتَابَةُ لِمَنْ خَرَجَ عَنِ الْإِسْلَامِ لَا عَنْ بَصِيْرَةٍ مِنْهُ بِهِ فَأَمَّا مَنْ خَرَجَ مِنْهُ إِلٰى غَيْرِهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ فَإِنَّهُ يُقْتَلُ وَلَا يُسْتَتَابُ وَهٰذَا قَوْلٌ قَالَ بِهِ أَبُوْ يُوْسُفَ فِيْ كِتَابِ الْإِمْلَاءِ قَالَ أَقْتُلُهُ وَلَا أَسْتَتِيْبُهُ إِلَّا أَنَّهُ إِنْ بَدَرَنِيْ بِالتَّوْبَةِ خَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ وَوَكَّلْتُ أَمْرَهُ إِلَى اللّٰهِ۔

وَقَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ

اسلام سے پھر جانے والے (مرتد) کے بارے میں فقہاء نے کلام کیا کہ اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے یا نہ؟ ایک جماعت کہتی ہے اگر حکمران، مرتد سے توبہ کا مطالبہ کرے تو اچھا ہے پھر اگر وہ توبہ کرے تو ٹھیک ہے ورنہ اس کو قتل کر دے

اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، دوسرے حضرات فرماتے ہیں اس سے توبہ کا مطالبہ نہ کیا جائے انہوں نے اس کا حکم، حربی کافروں کے حکم جیسا قرار دیا ہے جس طرح ہم نے ان کو دعوت اسلام دینے اور نہ دینے کے بارے میں بیان کیا۔

وہ حضرات فرماتے اس شخص سے توبہ کا مطالبہ کیا جاتا ہے جس نے اسلام سے عدم واقفیت کی وجہ سے اسے چھوڑا لیکن جس نے اسلام سے واقف ہونے ہوئے اسے چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کیا اسے قتل کیا جائے اور توبہ کا مطالبہ نہ کیا جائے حضرت امام ابو یوسف نے یہ بات "کتاب الاملاء" میں فرمائی ہے وہ فرماتے ہیں میں تو اسے قتل کروں گا اور توبہ کا مطالبہ نہیں کروں گا البتہ یہ کہ وہ قتل سے پہلے توبہ کر لے تو اس کا راستہ چھوڑ دوں گا اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دوں گا۔

سلیمان بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے امام ابو یوسف

أَبِيهِ عَنْ أَبِي يُوسُفَ بِذٰلِكَ أَيْضًا.

وَقَدْ رُوِيَ فِي اسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّ وَفِي تَرْكِهَا اخْتِلَافٌ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٨٣٩ - فَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ ثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا افْتَتَحْنَا تُسْتَرَ بَعَثَنِي أَبُو مُوسٰى إِلَى عُمَرَ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَا فَعَلَ جُحَيْنَةُ وَأَصْحَابُهُ وَكَانُوا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَلَحِقُوا بِالْمُشْرِكِينَ فَقَتَلَهُمُ الْمُسْلِمُونَ فَأَخَذْتُ بِهِ فِي حَدِيثٍ آخَرَ فَقَالَ مَا فَعَلَ النَّفَرُ الْبَكْرِيُّونَ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُمْ ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَلَحِقُوا مَعَهُمْ بِالْمُشْرِكِينَ فَقُتِلُوا فَقَالَ عُمَرُ لَأَنْ أَكُونَ أَخَذْتُهُمْ سِلْمًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ سَبِيلُهُمْ لَوْ أَخَذْتَهُمْ سِلْمًا إِلَّا الْقَتْلُ قَوْمٌ ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَلَحِقُوا بِالْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَوْ أَخَذْتُهُمْ سِلْمًا لَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الْبَابَ الَّذِي خَرَجُوا مِنْهُ فَإِنْ رَجَعُوا وَإِلَّا اسْتَوْدَعْتُهُمُ السِّجْنَ.

٨٤٠ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ أَخَذَ بِالْكُوفَةِ رِجَالٌ يُفْشُونَ حَدِيثَ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ فَكَتَبَ فِيهِمْ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَكَتَبَ عُثْمَانُ أَنِ اعْرِضْ عَلَيْهِمْ دِينَ الْحَقِّ وَشَهَادَةَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَمَنْ قَبِلَهَا وَتَبَرَّأَ مِنْ مُسَيْلِمَةَ فَلَا تَقْتُلْهُ وَمَنْ لَزِمَ دِينَ مُسَيْلِمَةَ فَاقْتُلْهُ

رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے یہ بات بیان کی۔

مرتد سے توبہ کا مطالبہ کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے اختلاف مروی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب ہم نے مقام تستر فتح کیا تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے پوچھا جحینہ اور اس کے ساتھیوں نے کیا کیا وہ لوگ اسلام سے مرتد ہو کر مشرکین سے جا ملے تھے مسلمانوں نے ان کو قتل کر دیا، پھر میں نے ایک دوسری بات شروع کر دی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا بکریوں کی جماعت کا کیا حال ہے میں نے عرض کیا امیر المومنین! وہ اسلام سے مرتد ہو کر مشرکین سے جا ملے تو انہیں قتل کر دیا گیا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں ان کو زندہ پکڑتا تو میرے لئے ان باتوں سے بہتر ہوتا (حضرت انس فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا امیر المومنین! اگر آپ ان کو زندہ بھی پکڑتے تو قتل ہی کا حکم دیتے وہ لوگ مرتد ہوئے اور مشرکین کے ساتھ مل گئے انہوں نے فرمایا اگر میں انہیں زندہ سلامت پکڑتا تو میں ان پر وہ دروازہ پیش کرتا جس سے وہ نکلے تھے اگر وہ لوٹ آتے تو ٹھیک، ورنہ میں انہیں قید خانے کے حوالے کر دیتا۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کوفہ میں کچھ لوگ پکڑے گئے جو مسیلمہ کذاب کی (جھوٹی) باتیں پھیلا رہے تھے انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کے بارے میں لکھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (جواباً) لکھا کہ ان پر دین حق اور کلمہ شہادت پیش کرو جو قبول کرے اور مسیلمہ سے دست بردار ہو جائے اسے قتل نہ کرو اور جو مسیلمہ کے (جھوٹے) دین کو اختیار کیے رکھے اسے قتل کر دو چنانچہ بعض لوگوں نے دین اسلام قبول کیا تو انہیں چھوڑ دیا گیا اور کچھ لوگوں نے مسیلمہ کے دین کو اپنائے رکھا تو انہیں قتل

marfat.com

قَبْلَهَا رِجَالٌ مِّنْهُمْ فَتَرَكُوْا وَلَزِمَ دِيْنَ مُسَيْلِمَةَ رِجَالٌ فَقُتِلُوْا۔

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ سَعْدٌ وَّاَبُوْ مُوْسٰى تُسْتَرَ اَرْسَلَ اَبُوْ مُوْسٰى رَسُوْلًا اِلٰى عُمَرَ فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا قَالَ ثُمَّ اَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى الرَّسُوْلِ فَقَالَ هَلْ كَانَتْ عِنْدَكُمْ مُغْرِبَةُ خَبَرٍ قَالَ نَعَمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخَذْنَا رَجُلًا مِّنَ الْعَرَبِ كَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ فَقَالَ عُمَرُ فَمَا صَنَعْتُمْ بِهٖ قَالَ قَدَّمْنَاهُ فَضَرَبْنَا عُنُقَهٗ فَقَالَ عُمَرُ اَفَلَا اَدْخَلْتُمُوْهُ بَيْتًا ثُمَّ طَيَّنْتُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ رَمَيْتُمْ اِلَيْهِ بِرَغِيْفٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ لَعَلَّهٗ اَنْ يَّتُوْبَ اَوْ يُرَاجِعَ اَمْرَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَمْ اٰمُرْ وَلَمْ اَشْهَدْ وَلَمْ اَرْضَ اِذْ بَلَغَنِيْ۔

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ قَالَ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ رَجُلٌ مِّنْ قِبَلِ اَبِيْ مُوْسٰى ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

۸۴۳۔ فَهٰذَا سَعْدٌ وَّاَبُوْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمْ يَسْتَتِيْبَاهُ وَاَحَبَّ عُمَرُ اَنْ يُّسْتَتَابَ فَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ كَانَ يَرْجُوْ لَهُ التَّوْبَةَ وَلَمْ يُوْجِبْ عَلَيْهِمْ بِقَتْلِهِمْ شَيْئًا لِاَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا لَهُمْ اَنْ يَرَدُّهُ فَيَفْعَلُوْهُ وَاِنْ خَالَفَ رَاْيَ اِمَامِهِمْ۔

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ

کر دیا گیا۔

حضرت یعقوب بن عبد الرحمٰن زہری اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت سعد اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما نے تُستر کا علاقہ فتح کیا تو حضرت ابو موسیٰ نے ایک قاصد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا، پھر وہ ایک طویل حدیث بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ قاصد کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی صاف خبر ہے اس نے عرض کیا جی ہاں اے امیر المؤمنین! ہم نے عرب کے ایک ایسے شخص کو پکڑا جو اسلام لانے کے بعد کافر ہو گیا تھا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا اس نے کہا ہم اس کے پاس آئے اور اسے قتل کر ڈالا حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا کیا تم نے اسے کسی کوٹھڑی میں بند نہ کیا کہ اس کی لپائی کر کے بند کر دیتے پھر تین دن اس کی طرف ایک روٹی پھینکتے شاید وہ توبہ کر لیتا یا اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف رجوع کر لیتا اے اللہ! میں نے نہ اس کا حکم دیا نہ میں وہاں موجود تھا اور نہ ہی جب یہ بات مجھے پہنچی تو میں راضی ہوا۔

حضرت عبد الرحمٰن بن محمد بن عبد اللہ بن عبد القاری اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا ایک آدمی آیا، پھر اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

تو حضرت سعد اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما نے اس شخص سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا لیکن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس بات کو پسند فرمایا کہ اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جاتا تو اس بات کا احتمال ہے کہ آپ کا عمل اس سے توبہ کی امید پر تھا لیکن آپ نے اس کے قتل کی وجہ سے ان لوگوں پر کچھ بھی واجب نہیں کیا کیونکہ انہوں نے جو کچھ مناسب سمجھا، کیا اگرچہ انہوں نے امیر کی رائے کے خلاف کیا۔

حضرت ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ ابن مُعَیز سعدی نے مجھ سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں صبح کے وقت اپنے گھوڑے کی تلاش میں نکلا تو میں بنو حنیفہ کی مساجد میں سے ایک مسجد کے پاس سے

قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ قَالَ ثَنِیْ اَبُوْ وَائِلٍ قَالَ ثَنِیْ ابْنُ مُعَیْزٍ السَّعْدِیُّ قَالَ خَرَجْتُ اَطْلُبُ فَرَسًا لِّیْ بِالسَّحَرِ فَمَرَرْتُ عَلٰی مَسْجِدٍ مِّنْ مَسَاجِدِ بَنِیْ حَنِیْفَةَ فَسَمِعْتُهُمْ یَشْهَدُوْنَ اَنَّ مُسَیْلِمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَذَکَرْتُ لَهٗ اَمْرَهُمْ فَبَعَثَ الشُّرَطَ فَاَخَذُوْهُمْ فَجِیْءَ بِهِمْ اِلَیْهِ فَتَابُوْا وَرَجَعُوْا عَمَّا قَالُوْا وَقَالُوْا لَا نَعُوْدُ فَخَلّٰی سَبِیْلَهُمْ وَقَدَّمَ رَجُلًا مِّنْهُمْ یُقَالُ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ النَّوَّاحَةِ فَضَرَبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ النَّاسُ اَخَذْتَ قَوْمًا فِیْ اَمْرٍ وَّاحِدٍ فَخَلَّیْتَ سَبِیْلَ بَعْضِهِمْ وَقَتَلْتَ بَعْضَهُمْ فَقَالَ کُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَجَاءَ ابْنُ النَّوَّاحَةِ وَرَجُلٌ مَعَهٗ یُقَالُ لَهٗ حَجَرُ بْنُ وَثَالٍ وَافِدَیْنِ مِنْ عِنْدِ مُسَیْلِمَةَ فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدَانِ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَا اَتَشْهَدُ اَنْتَ اَنَّ مُسَیْلِمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُمَا اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ لَوْ کُنْتُ قَاتِلًا وَفْدًا لَقَتَلْتُکُمَا فَلِذٰلِکَ قَتَلْتُ هٰذَا۔

گزرا میں نے سنا کہ وہ لوگ مسیلمہ کے رسول ہونے کی گواہی دے رہے ہیں فرماتے ہیں میں واپس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کا معاملہ ذکر کیا انہوں نے کوتوال کو بھیجا جو انہیں پکڑ لایا ان لوگوں نے توبہ کی اور اپنے قول سے رجوع کیا اور کہا کہ ہم آئندہ ایسا نہیں کہیں گے چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کو چھوڑ دیا۔ پھر ان میں سے ایک شخص آیا جس کو عبداللہ بن نواحہ کہا جاتا تھا آپ نے اس کی گردن ماردی لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے ایک ہی معاملہ میں لوگوں کو پکڑا پھر بعض کو چھوڑ دیا اور بعض کو قتل کر دیا انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ابن نواحہ اور اس کے ساتھ ایک دوسرا شخص جس کا نام حجر بن وثال تھا مسیلمہ کی طرف سے بطور وفد آئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں انہوں نے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، اگر میں کسی وفد کو قتل کرتا تو تم دونوں کو قتل کر دیتا (حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں) اسی لیے میں نے اس شخص کو قتل کیا۔

۸۴۵۔ فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَدْ قَتَلَ ابْنَ النَّوَّاحَةِ وَلَمْ یَقْبَلْ تَوْبَتَهٗ اِذْ عَلِمَ اَنَّ هٰکَذَا خُلُقُهٗ یُظْهِرُ التَّوْبَةَ اِذَا ظُفِرَ بِهٖ ثُمَّ یَعُوْدُ اِلٰی مَا کَانَ عَلَیْهِ اِذَا خُلِّیَ۔

تو یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے ابن نواحہ کو قتل کیا اور اس کی توبہ قبول نہیں فرمائی کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ اس کی یہ عادت ہے جب اس پر قابو پایا جائے تو توبہ ظاہر کرتا ہے پھر جب چھوڑ دیا جائے تو اپنے پہلے خیالات ونظریات کی طرف لوٹ جاتا ہے۔

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْوَاسِطِیُّ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ اَبِی الْجَهْمِ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ عَلِیًّا بَعَثَهٗ اِلٰی اَهْلِ النَّهْرَوَانِ فَدَعَاهُمْ ثَلَاثًا۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کو نہروان والوں کی طرف بھیجا تو انہوں نے ان لوگوں کو تین بار دعوتِ اسلام دی۔

۸۴۷ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ الْمَاصِرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ اَقْبَلَ عَلِيٌّ حَتّٰى نَزَلَ بِذِيْ قَارٍ فَاَرْسَلَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبَّاسٍ اِلٰى اَهْلِ الْكُوْفَةِ فَاَبْطَؤُا عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ عَمَّارٌ فَخَرَجُوْا قَالَ زَيْدٌ فَكُنْتُ فِيْمَنْ خَرَجَ مَعَهٗ قَالَ فَكَفَّ عَنْ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَاَصْحَابِهِمْ وَدَعَاهُمْ حَتّٰى بَدَءُوْهُ فَقَاتَلَهُمْ۔

۸۴۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ رَجُلًا كَانَ نَصْرَانِيًّا فَاَسْلَمَ ثُمَّ تَنَصَّرَ فَاُتِيَ بِهٖ عَلِيٌّ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ وَجَدْتُ دِيْنَهُمْ خَيْرًا مِّنْ دِيْنِكُمْ فَقَالَ لَهٗ مَا تَقُوْلُ فِيْ عِيْسٰى قَالَ هُوَ رَبِّيْ اَوْ هُوَ رَبُّ عَلِيٍّ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَتَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ عَلِيٌّ بَعْدَ ذٰلِكَ اِنْ كُنْتُ لَمُسْتَتِيْبَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا۔

۸۴۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّبِّيُّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ الدُّهْنِيِّ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ اَنَّ قَوْمًا ارْتَدُّوْا وَكَانُوْا نَصَارٰى فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ مَعْقِلَ بْنَ قَيْسٍ التَّيْمِيَّ فَقَالَ لَهُمْ اِذَا حَكَكْتُ رَاْسِيْ فَاقْتُلُوا الْمُقَاتِلَةَ وَاسْبُوا الذُّرِّيَّةَ فَاَتٰى عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنْهُمْ فَقَالَ مَا اَنْتُمْ فَقَالُوْا كُنَّا قَوْمًا نَصَارٰى فَخُيِّرْنَا بَيْنَ الْاِسْلَامِ وَبَيْنَ دِيْنِنَا فَاخْتَرْنَا الْاِسْلَامَ ثُمَّ رَاَيْنَا اَنْ لَا دِيْنَ اَفْضَلُ مِنْ دِيْنِنَا الَّذِيْ كُنَّا عَلَيْهِ فَنَحْنُ نَصَارٰى فَحَكَّ

حضرت زید بن وھب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے حتیٰ کہ مقام ذی قار میں اترے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو کوفہ والوں کی طرف بھیجا انہوں نے آنے میں دیر کردی پھران لوگوں کو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے بلایا تو وہ باہر آئے حضرت زید فرماتے ہیں میں بھی ان باہر آنے والوں میں سے تھا فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ نے حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور ان کے ساتھیوں سے درگزر فرمایا اور ا... (لڑنے والوں) کو بلایا یہاں تک کہ جب وہ سامنے آئے تو آپ نے ان سے (لڑائی ...

حضرت جابر، حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عیسائی اسلام لایا پھر عیسائی بن گیا اسے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو آپ نے فرمایا اس بات پر تجھے کس چیز نے ابھارا اس نے کہا میں نے ان کے دین کو آپ کے دین سے بہتر پایا انہوں نے پوچھا کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا وہ میرے رب ہیں یا (کہا کہ) وہ حضرت علی کے رب ہیں آپ نے فرمایا اسے قتل کردو تو اُسے لوگوں نے قتل کیا اس کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں اس سے تین بار توبہ کا مطالبہ کرتا (تو اچھا تھا) پھر آپ نے آیت کریمہ پڑھی (ترجمہ) بے شک جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوتے پھر ایمان لائے پھر کفر کیا پھر کفر میں بڑھ گئے انکی توبہ ہرگز قبول نہیں ہوگی

حضرت ابوطفیل سے مروی ہے فرماتے ہیں کچھ لوگ مرتد ہوکر عیسائی بن گئے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف حضرت معقل بن قیس تیمی کو بھیجا انہوں نے لوگوں سے فرمایا کہ جب میں سر کھجلاؤں تو تم لڑنے والوں کو قتل کرنا اور بچوں کو قیدی بنا لینا چنانچہ وہ ان کی ایک جماعت کے پاس آئے اور پوچھا تم کس دین پر ہو؟ انہوں نے کہا ہم عیسائی تھے ہمیں اسلام اور اپنے دین کے درمیان اختیار دیا گیا تو ہم نے اسلام کو اختیار کیا پھر ہم نے دیکھا کہ جس دین پر ہم تھے اس سے کوئی دین افضل نہیں تو ہم عیسائی ہوگئے انہوں نے سر کھجلایا تو لڑنے والوں کو قتل کردیا گیا اور بچوں کو قیدی بنایا گیا حضرت عمار فرماتے ہیں مجھے حضرت ابوشیبہ نے بتایا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس ان لوگوں کے بچے لائے گئے تو آپ نے فرمایا کہ

دَاسَهٗ فَقُتِلَتِ الْمُقَاتِلَةُ وَسُبِيَتِ الذُّرِّيَّةُ قَالَ عَمَّارٌ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ شَيْبَةَ اَنَّ عَلِيًّا اَتٰى بِذَرَارِيِّهِمْ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيْهِمْ مِنِّيْ فَقَامَ مَصْقَلَةُ بْنُ هُبَيْرَةَ الشَّيْبَانِيُّ فَاشْتَرَاهُمْ مِنْ عَلِيٍّ بِمِائَةِ اَلْفٍ فَاَتَاهُ بِخَمْسِيْنَ اَلْفًا فَقَالَ عَلِيٌّ اِنِّيْ لَا اَقْبَلُ الْمَالَ اِلَّا كَامِلًا فَدَفَنَ الْمَالَ فِيْ دَارِهٖ وَاَعْتَقَهُمْ وَلَحِقَ بِمُعَاوِيَةَ فَنَفَذَ عَلٰى عِتْقِهِمْ۔

ہے جو مجھ سے ان کو خریدے ؟ اس پر مسقلہ بن ہبیرہ شیبانی کھڑے ہوئے اور ان کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ایک لاکھ (درہموں) کے بدلے خریدا اور پچاس ہزار دیئے حضرت علی المرتضیٰ نے فرمایا میں پورا مال لوں گا (یہ سن کر) اس نے مال کو اپنے گھر میں دفن کیا ان بچوں کو آزاد کیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مل گیا انہوں نے ان کی آزادی کو برقرار رکھا۔

بَابُ ۲۲۴ مَا يَكُوْنُ الرَّجُلُ بِهٖ مُسْلِمًا

باب۔ انسان کس بات کے ساتھ مسلمان ہوتا ہے

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنِ اخْتَلَفْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ضَرْبَتَيْنِ فَضَرَبَنِيْ فَاَبَانَ يَدِيْ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَقْتُلُهٗ اَمْ اَتْرُكُهٗ قَالَ بَلْ اُتْرُكْهُ قُلْتُ وَقَدْ اَبَانَ يَدِيْ قَالَ نَعَمْ فَاِنْ قَتَلْتَهٗ فَاَنْتَ مِثْلُهٗ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَهَا وَهُوَ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهٗ۔

حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ! بتلایئے اگر میرے اور کسی مشرک کے درمیان دو ضربوں کا تبادلہ ہو جائے وہ مجھے مارے اور میرا ہاتھ کاٹ دے پھر کلمہ طیبہ پڑھ لے تو کیا میں اسے قتل کر دوں یا چھوڑ دوں ؟ آپ نے فرمایا تم اسے چھوڑ دو میں نے عرض کیا اس نے میرا ہاتھ جدا کر دیا آپ نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے اگر تو اسے قتل کرے گا تو ایسا ہو جائے گا جیسے وہ کلمہ پڑھنے سے پہلے تھا اور وہ تمہاری اس حالت کی طرح ہو جائے گا جو اسے قتل کرنے سے پہلے تھی۔

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ اَوْسًا قَالَ اَنَا لَقُعُوْدٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّفَّةِ وَهُوَ يَقُصُّ عَلَيْنَا وَيُذَكِّرُنَا اِذَا اَتَاهُ رَجُلٌ فَسَارَّهٗ فَقَالَ اذْهَبُوْا فَاقْتُلُوْهُ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ دَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ

حضرت حاتم بن ابو صغیرہ، حضرت نعمان بن عمرو بن اوس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ان کو بتایا کہ حضرت اوس نے فرمایا ہم، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صفہ (چبوترے) پر بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ہمیں واقعات سنا کر نصیحت فرما رہے تھے کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اس نے سرگوشی کی آپ نے فرمایا اسے لے جاؤ اور قتل کر دو جب وہ شخص واپس پھرا تو آپ نے اسے بلایا اور پوچھا کیا تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دیتے ہو ؟ اس شخص نے کہا جی ہاں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لے جاؤ اور اس کا راستہ چھوڑ دو مجھے حکم دیا گیا کہ میں

maktaba.com

الرَّجُلُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبُوْا فَخَلُّوْا سَبِيْلَهٗ فَاِنِّيْ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ثُمَّ يَحْرُمُ دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا۔

لوگوں (کفار) سے لڑوں حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں پھر ان کے خون اور مال حرام ہوں گے البتہ اسلام کے حق ہیں (مواخذہ ہوگا)

۸۵۲ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللهِ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان خبر دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ... سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے حتیٰ کہ وہ کلمہ طیبہ پڑھیں جس ۔ لا الہ الا اللہ (آخر تک) کہا اس کا مال اور جان مجھ سے محفوظ ہو گئے مگر اس کے حق کے ساتھ (اسلامی احکام نافذ ہوں گے) اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے۔

۸۵۳ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۵۴ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۵۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت جابر اور حضرت ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۵۶ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن عجلان فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بیان کرتے ہیں۔

marfat.com

۸۵۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ صَارَ بِهَا مُسْلِمًا لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ.

۸۵۸ - وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَهُمْ لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ يُقَاتِلُ قَوْمًا لَا يُوَحِّدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَكَانَ اَحَدُهُمْ اِذَا وَحَّدَ اللّٰهَ عُلِمَ بِذٰلِكَ تَرْكُهُ لِمَا قُوْتِلَ عَلَيْهِ وَخُرُوْجُهُ مِنْهُ وَلَمْ يُعْلَمْ دُخُوْلُهُ فِي الْاِسْلَامِ اَوْ فِيْ بَعْضِ الْمِلَلِ الَّتِيْ تُوَحِّدُ اللّٰهَ تَعَالٰى وَيَكْفُرُ بِجَحْدِهَا رُسُلَهُ وَغَيْرَ ذٰلِكَ مِنَ الْوُجُوْهِ الَّتِيْ يَكْفُرُ بِهَا اَهْلُهَا مَعَ تَوْحِيْدِهِمْ لِلّٰهِ فَكَانَ حُكْمُ هٰؤُلَاءِ اَنْ لَا يُقَاتَلُوْا اِذَا وَقَعَتْ هٰذِهِ الشُّبْهَةُ حَتّٰى تَقُوْمَ الْحُجَّةُ عَلٰى مَنْ يُقَاتِلُهُمْ بِوُجُوْبِ قِتَالِهِمْ فَلِهٰذَا كَفَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِتَالِ مَنْ كَانَ يُقَاتِلُ بِقَوْلِهِمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاَمَّا مَنْ سِوَاهُمْ مِنَ الْيَهُوْدِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَاهُمْ يَشْهَدُوْنَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيَجْحَدُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسُوْا بِاِقْرَارِهِمْ بِتَوْحِيْدِ اللّٰهِ مُسْلِمِيْنَ اِنْ كَانُوْا جَاحِدِيْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَقَرُّوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُلِمَ بِذٰلِكَ خُرُوْجُهُمْ مِنَ الْيَهُوْدِيَّةِ وَلَمْ يُعْلَمْ بِهِ دُخُوْلُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ لِاَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنُوْا اِنْتَحَلُوْا قَوْلَ مَنْ يَقُوْلُ اِنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے کہ جس نے لاالہ الا اللہ پڑھا وہ اس کلمہ کے ساتھ مسلمان ہو گیا اس کے حقوق وہی ہیں جو دوسرے مسلمانوں کے ہیں اور اس کی ذمہ داری بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح ہے انہوں نے اس سلسلے میں ان آثار سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس حدیث میں تمہارے لیے کوئی حجت نہیں کیونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں سے جہاد کرتے تھے جو اللہ تعالیٰ کو ایک نہیں مانتے تھے تو جب ان میں سے کوئی ایک اللہ تعالیٰ کی توحید کا قائل ہو جاتا تو آپ کو معلوم ہو جاتا کہ جس وجہ سے اس سے لڑائی کی جاتی ہے اس نے اسے چھوڑ دیا اور اس سے باہر آ گیا ہے لیکن اس سے اس کا اسلام میں یا کسی ایسے دین میں آنا معلوم نہ ہوتا جو اللہ تعالیٰ کی توحید کو مانتے ہیں لیکن اس کے رسولوں کا انکار کرنے کی وجہ سے یا اس کے علاوہ کسی ایسی بات کے سبب سے وہ کافر ہیں جس کے سبب آدمی باوجود موحد ہونے کے کافر ہو جاتا ہے۔ تو ایسے لوگوں کا حکم یہ ہے کہ شبہ کی وجہ سے ان سے لڑائی نہ کی جائے یہاں تک کہ ان سے لڑنے والے کے لیے ان سے جہاد کے وجوب پر دلیل قائم ہو جائے اس لیے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم جن لوگوں سے جہاد کرتے ان کے لاالہ الا اللہ پڑھنے پر رک جاتے لیکن ان کے علاوہ یہودی وغیرہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کے باوجود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہیں لہٰذا وہ اقرار توحید کے باوجود مسلمان نہیں کہلاتے کیونکہ وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں جب وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کریں تو اس سے ان کا یہودیت سے نکلنا معلوم ہو جائے گا لیکن اسلام میں داخل ہونا معلوم نہ ہوگا کیونکہ ممکن وہ محمد رسول اللہ "پڑھنے والے کے قول کو خاص عرب کے لیے قرار دیتے ہوں (یعنی آپ صرف عربوں کے لیے رسول ہیں۔

الْعَرَبِ خَاصَّةً ۔

۸۵۹ - وَقَدْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ حِيْنَ بَعَثَهُ اِلٰى خَيْبَرَ وَاَهْلُهَا يَهُوْدُ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَفَعَ الرَّايَةَ اِلٰى عَلِيٍّ حِيْنَ وَجَّهَهُ اِلٰى خَيْبَرَ قَالَ امْضِ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ فَصَرَخَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلٰى مَاذَا اُقَاتِلُ قَالَ قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوْا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ اَبَاحَ لَهُ قِتَالَهُمْ وَاِنْ شَهِدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَتّٰى يَشْهَدُوْا مَعَ ذٰلِكَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ لِاَنَّهُمْ قَوْمٌ كَانُوْا يُوَحِّدُوْنَ اللّٰهَ وَلَا يُقِرُّوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا بِقِتَالِهِمْ حَتّٰى يَعْلَمَ خُرُوْجَهُمْ مِمَّا اُمِرَ بِقِتَالِهِمْ عَلَيْهِ مِنَ الْيَهُوْدِيَّةِ كَمَا اُمِرَ بِقِتَالِ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ خُرُوْجَهُمْ مِمَّا قُوْتِلُوْا عَلَيْهِ وَلَيْسَ فِيْ اِقْرَارِ الْيَهُوْدِ اَيْضًا بِاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَا يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنُوْا مُسْلِمِيْنَ وَلٰكِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِتَرْكِ قِتَالِهِمْ اِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ لِاَنَّهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خیبر کی طرف بھیجا اور وہاں کے رہنے والے یہودی تھے تو آپ نے فرمایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خیبر کی طرف بھیجتے ہوئے جھنڈا عنایت فرمایا تو ارشاد فرمایا چلو اور ادھر ادھر نہ دیکھنا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عطا فرمائے وہ کچھ دور تک چلے پھر ٹھہر گئے اور ادھر ادھر نہ دیکھا بلکہ آواز دی یا رسول اللہ! میں کس بات پر لڑائی کروں؟ آپ نے فرمایا ان سے لڑو حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں جب وہ ایسا کریں تو انہوں نے تم سے اپنے خونوں اور مالوں کو بچا لیا مگر اس (اسلام) کے حق کے ساتھ (مواخذہ ہوگا) اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے لڑنا جائز قرار دیا اگرچہ وہ توحید خداوندی کی گواہی دیں جب تک اس کے ساتھ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں کیونکہ وہ لوگ توحید خداوندی کو مانتے ہیں لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار نہیں کرتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے جہاد کا حکم دیا یہاں تک کہ معلوم ہو جائے کہ جس وجہ سے ان سے لڑا جاتا ہے انہوں نے اسے یعنی یہودیت کو چھوڑ دیا ہے جیسا کہ بت پرستوں سے اس وقت تک لڑنے کا حکم ہے جب تک معلوم نہ ہو جائے کہ انہوں نے اس بات کو چھوڑ دیا جس کے باعث ان سے جہاد کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے بارے میں یہودیوں کے اقرار سے ان کا مسلمان ہونا لازم نہیں آتا لیکن حضور علیہ السلام نے حکم دیا کہ جب وہ کلمہ کہیں تو ان سے لڑائی ترک کی جائے کیونکہ ہو سکتا ہے اس سے

قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنُوْا اَرَادُوْا بِهِ الْاِسْلَامَ اَوْ غَيْرَ الْاِسْلَامِ فَاَمَرَ بِالْكَفِّ عَنْ قِتَالِهِمْ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا اَرَادُوْا بِذٰلِكَ كَمَا ذَكَرْنَا فِيْمَا قَدْ تَقَدَّمَ مِنْ حُكْمِ مُشْرِكِي الْعَرَبِ وَقَدْ اَتَى الْيَهُوْدُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَرُّوْا بِنُبُوَّتِهٖ وَلَمْ يَدْخُلُوْا فِي الْاِسْلَامِ فَلَمْ يُقَاتِلْهُمْ عَلٰى اِبَائِهِمِ الدُّخُوْلَ فِي الْاِسْلَامِ اِذْ لَمْ يَكُوْنُوْا عِنْدَهٗ بِذٰلِكَ الْاِقْرَارِ مُسْلِمِيْنَ۔

۸۶۰ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ وَاَبُوْ اُمَيَّةَ وَاَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالُوْا ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ حَتّٰى نَسْاَلَ هٰذَا النَّبِيَّ فَقَالَ لَهُ الْاٰخَرُ لَا تَقُلْ لَهٗ نَبِيٌّ فَاِنَّهٗ اِنْ سَمِعَهَا صَارَتْ لَهٗ اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ فَاَتَاهُ فَسَاَلَهٗ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ اِلٰى سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهٗ وَلَا تَقْذِفُوا الْمُحْصَنَةَ وَلَا تَفِرُّوْا مِنَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُوْدَ اَنْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلُوْا يَدَهٗ وَقَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ قَالُوْا اِنَّ دَاوٗدَ دَعَا اَنْ لَا يَزَالَ فِيْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ وَاِنَّا نَخْشٰى اِنِ اتَّبَعْنَاكَ اَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ۔

انہوں نے اسلام کا ارادہ کیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اسلام کا ارادہ نہ ہو تو آپ نے ترکِ جہاد کا حکم دیا یہاں تک کہ معلوم ہو جائے ان کا ارادہ کیا ہے جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے عرب کے مشرکین کے بارے میں ذکر کیا، اور یہودی، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی نبوت کا اقرار کیا اور وہ اسلام میں داخل نہ ہوئے لیکن ان کے اسلام میں داخل ہونے سے انکار پر آپ نے ان سے لڑائی نہیں کی حالانکہ آپ کے نزدیک وہ اس اقرار کی وجہ سے مسلمان نہیں ہوئے تھے۔

حضرت ابراہیم بن مرزوق، حضرت ابو بکرہ، حضرت ابو بشر رقی اور حضرت ابن ابی داؤد اپنی اپنی سند سے حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا آؤ اس نبی سے سوال کریں دوسرے نے کہا لفظ نبی نہ کہو کیونکہ اگر اس نے سن لیا تو اس کی چار آنکھیں ہو جائیں گی (یعنی خوش ہو جائیں گے) پھر وہ آپ کے پاس آیا اور اس آیت کے بارے میں پوچھا (ترجمہ) "ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نو (۹) نشانیاں عطا کیں" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ان سے مراد یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور کسی نفس کو جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا، ناحق قتل نہ کرو، چوری نہ کرو، زنا نہ کرو، جادو نہ کرو، سود نہ کھاؤ، کسی بے گناہ کو حکمران کے پاس نہ لے جاؤ کہ وہ اسے قتل کرے، کسی بے گناہ پر زنا کا الزام نہ لگاؤ لڑائی سے نہ بھاگو اور بالخصوص اے یہودیو! تم ہفتے کے دن حد سے تجاوز نہ کرو، راوی فرماتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں آپ نے فرمایا تمہیں کس چیز نے میری اتباع سے روکا ہے؟ انہوں نے کہا حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا مانگی تھی کہ ہمیشہ ان کی اولاد میں نبی رہے اور ہمیں ڈر ہے کہ اگر ہم آپ کی پیروی کریں تو ہمیں یہود قتل کر دیں گے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ الْيَهُوْدَ قَدْ كَانُوْا اَقَرُّوْا بِنُبُوَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ تَوْحِيْدِهِمْ لِلّٰهِ فَلَمْ يُقَاتِلْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يُقِرُّوْا بِجَمِيْعِ مَا يُقِرُّ بِهِ الْمُسْلِمُوْنَ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا بِذٰلِكَ الْقَوْلِ مُسْلِمِيْنَ وَثَبَتَ اَنَّ الْاِسْلَامَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا بِالْمَعَانِي الَّتِيْ تَدُلُّ عَلَى الدُّخُوْلِ فِي الْاِسْلَامِ وَتَرْكِ سَائِرِ الْمِلَلِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث کے مطابق ان یہودیوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کیا اور وہ توحید خداوندی کو بھی مانتے تھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے نہیں لڑتے تھے حتیٰ کہ وہ ان تمام باتوں کا اقرار کریں جن کا مسلمان اقرار کرتے ہیں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ وہ اپنے اس قول سے مسلمان نہیں ہوئے تھے اور ثابت ہوا کہ ان امور کی وجہ سے معتبر ہوگا جو اسلام میں داخلے پر دلالت کرتے ہیں نیز وہ تمام ادیان…

۸۶۱ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے جو اس مفہوم پر دلالت کرتی ہے۔

---

۸۶۲ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا شَهِدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَصَلَّوْا صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا وَاَكَلُوْا ذَبِيْحَتَنَا حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں (کفار سے) لڑوں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں جب وہ توحید و رسالت کی گواہی دے دیں اور ہماری (طرح) نمازیں پڑھیں ہمارے قبلہ کی طرف رُخ کریں ہمارا ذبیحہ کھائیں تو ہم پر ان کے خون اور مال حرام ہو جائیں گے مگر اس (دین) کے حق کے ساتھ (پکڑ ہوگی) ان کے حقوق و فرائض وہی ہوں گے جو دوسرے مسلمانوں کے ہیں۔

۸۶۳ - قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَدَلَّ مَا ذُكِرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ يَحْرُمُ بِهٖ دِمَاءُ الْكُفَّارِ وَيَصِيْرُوْنَ بِهٖ مُسْلِمِيْنَ لِاَنَّ ذٰلِكَ هُوَ تَرْكُ مِلَلِ الْكُفْرِ كُلِّهَا وَجَحْدُهَا وَالْمَعْنَى الْاَوَّلُ مِنْ تَوْحِيْدِ اللّٰهِ خَاصَّةً هُوَ الْمَعْنَى الَّذِيْ نَكُفُّ بِهٖ عَنِ الْقِتَالِ حَتّٰى نَعْلَمَ مَا اَرَادَ بِهٖ قَائِلُهُ الْاِسْلَامَ اَوْ غَيْرَهُ حَتّٰى تَصِحَّ هٰذِهِ الْاٰثَارُ وَلَا تَتَضَادَّ فَلَا يَكُوْنُ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں جو کچھ مذکور ہے وہ اس مفہوم پر دلالت کرتا ہے جس کے باعث کفار کے خون حرام ہو جاتے ہیں اور اس عمل کے ذریعے وہ مسلمان ہو جاتے ہیں کیونکہ اس طرح تمام ادیان کو چھوڑنا اور ان کا انکار پایا جاتا ہے پہلی بات یعنی صرف توحید خداوندی، وہ عقیدہ ہے جس کے باعث ہم ان کے ساتھ لڑنے سے رک جاتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ کلمہ کہنے والا اسلام کا ارادہ کرتا ہے یا کسی اور بات کا، (اور ہم یہ بات اس لیے کہتے ہیں) تاکہ ان روایات کا مفہوم صحیح ہو اور ان کے

marfat.com

الكافر مسلمًا محكومًا له وعليه بحكم الاسلام
حتى يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول
الله ويجحد كل دين سوى الاسلام ويتخلى
منه كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
فيما حدثنا حسين بن نصر قال ثنا نعيم بن
حماد قال ثنا مروان بن معاوية قال ثنا ابو
مالك سعد بن طارق بن اشيم عن ابيه قال
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا
الله ويتركوا ما يعبدون من دون الله فاذا
فعلوا ذلك حرمت على دماؤهم واموالهم
الا بحقها وحسابهم على الله تعالى ۔

۸۶۴۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبدالله
بن بكر قال ثنا بهز بن حكيم عن ابيه عن
جده قال قلت يا رسول الله ما اية الاسلام
قال ان تقول اسلمت وجهي لله وتخليت
وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة وتفارق
المشركين الى المسلمين فلما كان جواب رسول
الله صلى الله عليه وسلم لمعاوية بن حيدة
لما سأله عن اية الاسلام ان تقول اسلمت
وجهي لله وتخليت وتقيم الصلوة وتؤتي
الزكوة وتفارق المشركين الى المسلمين
وكان التخلي هو ترك كل الاديان الى الله ثبت
بذلك ان كل من لم يتخل مما سوى الاسلام
لم يعلم بذلك دخوله في الاسلام وهذا
قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمة
الله عليهم اجمعين ۔

درمیان تضاد ثابت نہ ہو اور کافر پر اسلام کا حکم اس وقت تک نہیں لگایا جا سکتا جب تک وہ توحید و رسالت کی گواہی دے کر اسلام کے سوا تمام دینوں کا انکار نہ کر دے اور ان سے الگ نہ ہو جائے جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

حضرت ابو مالک سعید بن طارق بن اشیم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا حتی کہ وہ "لا الہ الا اللہ" پڑھیں اور اللہ تعالی کے سوا جس کی پوجا کرتے ہیں اسے چھوڑ دیں جب وہ ایسا کریں گے تو مجھ پر ان کے خون اور مال حرام ہو جائیں گے مگر دین کا حق (حدود وغیرہ) باقی ہے اور ان کا حساب اللہ تعالی کے ذمہ ہے۔

حضرت بہز بن حکیم نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسلام کی نشانی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تم کہو "میں اللہ تعالی کے لیے اسلام لایا (دوسرے) تمام ادیان سے الگ ہو جاؤ، نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو مشرکین سے جدا ہو کر مسلمانوں کے ساتھ مل جاؤ، تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی نشانی پوچھنے پر معاویہ بن حیدہ کو یہ جواب دیا کہ کہو میں اللہ تعالی کے لیے اسلام لایا، پھر الگ ہو جاؤ نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو اور مشرکوں سے الگ ہو کر مسلمانوں کے ساتھ جا ملو، اور علیحدگی کا مطلب تمام (باطل) ادیان کو چھوڑ کر اللہ تعالی کی طرف جانا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص اسلام کے علاوہ ادیان سے الگ نہیں ہوتا تو اس سے اس کا اسلام میں داخل ہونا معلوم نہیں ہوتا۔

باب ۲۲۵ بُلُوغِ الصَّبِيِّ بِدُوْنِ الْاِحْتِلَامِ فَيَكُوْنُ بِهٖ فِيْ مَعْنَى الْبَالِغِيْنَ فِيْ سُهْمَانِ الرِّجَالِ وَفِيْ حِلِّ قَتْلِهٖ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ اِنْ كَانَ حَرْبِيًّا

باب۔ احتلام کے بغیر بچے کا بالغ ہونا کہ وہ مردوں کے دو حصے لے سکے اور حربی ہونے کی صورت میں دارالحرب میں اس کو قتل کیا جا سکے۔

۸۶۵ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ التَّمَّارُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ حَكَمَ عَلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ اَنْ يُّقْتَلَ مِنْهُمْ مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوْسٰى وَاَنْ تُقْسَمَ اَمْوَالُهُمْ وَذَرَارِيْهِمْ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ حَكَمَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ حَكَمَ بِهٖ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ۔

حضرت عامر بن سعد، اپنے والد سے روایت کرتے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بنو قریظہ کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ جو اُسترا استعمال کرسکتا ہو (زیر ناف صاف کرنے کی طرف اشارہ ہے) اسے قتل کیا جائے ان کے مال تقسیم کئے جائیں اور ان کی اولاد کو قیدی بنایا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ بات عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے ساتھ فیصلہ کیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے سات آسمان کے اوپر فرمایا۔

۸۶۶ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَطِيَّةَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرَّدُوْهُ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَلَمْ يَرَوُا الْمُوْسٰى جَرَتْ عَلٰى شَعْرِهٖ يُرِيْدُ عَانَتَهٗ فَتَرَكُوْهُ مِنَ الْقَتْلِ۔

حضرت مجاہد، بنو قریظہ کے ایک شخص عطیہ سے نقل کرتے ہیں اس نے ان کو بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے قریظہ کے دن (لڑائی کی طرف اشارہ ہے) ان کو برہنہ کیا تو دیکھا کہ ان کے زیر ناف بالوں پر اُسترا پھرا ہوا نہیں تھا تو انہوں نے اسے قتل نہ کیا۔

۸۶۷ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا يَوْمَ حَكَمَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ اَنْ يُّقْتَلَ مُقَاتِلُهُمْ وَتُسْبٰى ذَرَارِيْهِمْ فَشَكُّوْا فِيَّ فَلَمْ يَجِدُوْنِيْ نَابِتَ الشَّعْرِ فَهَا اَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ۔

حضرت عطیہ قرظی کہتے ہیں جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بنو قریظہ کے بارے میں فیصلہ کیا تو ان دنوں میں لڑکا تھا انہوں نے فیصلہ کیا کہ ان کے لڑنے والوں کو قتل کیا جائے اور بچوں کو قیدی بنایا جائے لوگوں نے میرے بارے میں شکایت کی تو انہوں نے میرے بال اُگے ہوئے نہ پائے تو اب میں تمہارے درمیان ہوں (یعنی قتل سے بچ گیا)

۸۶۸ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

حضرت عبید اللہ بن عمرو، عبد الملک بن عمیر سے اور وہ حضرت عطیہ سے اس کی مثل روایت کرتے

عُمَيْرٍ عَنْ عَطِيَّةَ مِثْلَهُ۔

ہیں۔

٨٦٩۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطِيَّةُ الْقُرَظِيُّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان، حضرت عبدالملک بن عمیر سے، روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھ سے عطیہ قرظی نے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

٨٧٠۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَطِيَّةَ نَحْوَهُ۔

حضرت ابن ابی نجیح اور حضرت مجاہد سے وہ عطیہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٨٧١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطِيَّةُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد کہتے ہیں مجھے حضرت عبدالملک بن عمیر نے خبر دی وہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عطیہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

٨٧٢۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبْنَاءُ قُرَيْظَةَ أَنَّهُمْ عُرِضُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَمَنْ كَانَ مُحْتَلِمًا أَوْ نَبَتَتْ عَانَتُهُ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ احْتَلَمَ أَوْ لَمْ تَنْبُتْ عَانَتُهُ تُرِكَ۔

حضرت ربیع موذن، محمد بن خزیمہ اور احمد بن داؤد اپنی اپنی سند سے روایت کرتے ہیں، حضرت کثیر بن سائب سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھ سے قریظہ کے بیٹوں نے بیان کیا کہ قریظہ کے دن انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو جسے احتلام آتا تھا یا اس کے زیر ناف بال اُگ آئے تھے اسے قتل کیا گیا اور جس کو احتلام نہیں آتا تھا یا اس کے زیر ناف بال نہیں اُگے تھے اسے چھوڑ دیا گیا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوْا لَا يُحْكَمُ لِأَحَدٍ بِالْبُلُوْغِ إِلَّا بِالْاِحْتِلَامِ أَوْ بِإِنْبَاتِ عَانَتِهِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان آثار کو اپناتے ہوئے فرمایا کہ بالغ ہونے کا حکم اسی پر لگایا جائے جس کو احتلام آتا ہو یا اسکے زیر ناف بال اُگ ہوں۔

ذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَمَّنْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِهِ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلٰى أُمَرَاءِ

انہوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال بھی ذکر کیے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت اسلم سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امیروں کو لکھا کہ ان پر جزیہ نافذ کریں جو اُسترا

marfat.com

الْاَجْنَادِ اَنْ لَّا تَضْرِبُوا الْجِزْيَةَ اِلَّا عَلٰى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوْسٰى ۔

٨٧٤ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ ۔

٨٧٥ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَحْسِبُهٗ قَالَ اِنَّ عُثْمَانَ اُتِىَ بِغُلَامٍ قَدْ سَرَقَ فَقَالَ انْظُرُوْا اِخْضَرَّ مِيْزَرُهٗ فَاِنْ كَانَ قَدِ اخْضَرَّ فَاقْطَعُوْهُ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اخْضَرَّ فَلَا تَقْطَعُوْهُ ۔

٨٧٦ ۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ التُّجِيْبِىُّ اَنَّ تَمِيْمَ بْنَ فَرْعٍ الْفَهْرِىَّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ كَانَ فِى الْجَيْشِ الَّذِيْنَ فَتَحُوا الْاِسْكَنْدَرِيَّةَ فِى الْمَرَّةِ الْاٰخِرَةِ فَلَمْ يَقْسِمْ لِىْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ مِنَ الْفَىْءِ شَيْئًا وَقَالَ غُلَامٌ لَمْ يَحْتَلِمْ حَتّٰى كَادَ يَكُوْنُ بَيْنَ قَوْمِىْ وَبَيْنَ نَاسٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فِىْ ذٰلِكَ ثَائِرَةٌ فَقَالَ الْقَوْمُ فِيْكُمْ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلُوْهُمْ فَسَاَلُوْا اَبَا نَضْرَةَ الْغِفَارِىَّ وَعُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِىَّ صَاحِبَىِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا انْظُرُوْا فَاِنْ كَانَ قَدْ اَنْبَتَ الشَّعْرَ فَاقْسِمُوْا لَهٗ قَالَ فَنَظَرَ اِلَىَّ بَعْضُ الْقَوْمِ فَاِذَا اَنَا قَدْ اَنْبَتُّ فَقَسَمَ لِىْ ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا قَدْ يَكُوْنُ الْبُلُوْغُ بِهٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ وَبِمَعْنًى ثَالِثٍ وَهُوَ اَنْ تَمُرَّ

استعمال کرتے ہوں۔

حضرت ایوب اور حضرت عبید اللہ، حضرت نافع سے وہ حضرت اسلم سے اور وہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابو حصین، حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں (حضرت ابو ... فرماتے ہیں) میرا خیال ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکا لایا گیا جس نے چوری کی تھی آپ نے فرمایا دیکھو اس کے زیر ناف سبز ہو چکی ہے (یعنی بال اُگ آتے ہیں) اگر سبز ہو گئی ہے تو اس کا ہاتھ کاٹو اور اگر سبز نہیں تو نہ کاٹو۔

حضرت حرملہ بن عمران تجیبی فرماتے ہیں کہ تمیم بن فرع فہری نے ان سے بیان کیا کہ وہ اس لشکر میں تھے جس نے دوسری بار اسکندریہ کو فتح کیا تھا حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مال فے میں سے مجھے حصہ نہ دیا اور فرمایا یہ لڑکا ہے اور اسے احتلام نہیں ہوا حتی کہ قریب تھا کہ اس سلسلے میں میری قوم اور قریش کے کچھ لوگوں کے درمیان خون ریزی ہو جاتی کچھ لوگوں نے کہا کہ تمہارے درمیان بعض صحابہ کرام موجود ہیں ان سے پوچھو، انہوں نے ابو نضرہ غفاری اور عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہما سے پوچھا یہ دونوں صحابی تھے انہوں نے فرمایا دیکھو اگر بال اُگ آئے ہیں تو انہیں حصہ دو وہ فرماتے ہیں کچھ لوگوں نے مجھے دیکھا تو بال اُگے ہوئے تھے چنانچہ مجھے بھی حصہ دیا گیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی وہ فرماتے ہیں کہ بلوغت کے لیے ان دو کے علاوہ ایک تیسرا سبب بھی ہے وہ یہ کہ

عَلَى الصَّبِيِّ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَا يَحْتَلِمُ وَلَا يَنْبُتُ فَهُوَ أَيْضًا بِذَٰلِكَ فِي حُكْمِ الْبَالِغِينَ.

۸۷۷- وَاحْتَجُّوا فِي ذَٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِي فِي الْمُقَاتِلَةِ وَعُرِضْتُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَنِي فِي الْمُقَاتِلَةِ قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهَٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَٰذَا أَشْبَهُ لِلْحَدِّ بَيْنَ الذَّرَارِيِّ وَالْمُقَاتِلِ فَأَمَرَ أُمَرَاءَ الْأَجْنَادِ أَنْ تُفْرَضَ لِمَنْ كَانَ فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فِي الذُّرِّيَّةِ وَمَنْ كَانَ فِي خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فِي الْمُقَاتِلَةِ.

۸۷۸- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَبِي يُوسُفَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۸۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا فِيهِ مِنْ قَوْلِ نَافِعٍ فَحَدَّثْتُ بِذَٰلِكَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ.

۸۸۰- قَالُوا فَلَمَّا أَجَازَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِخَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَرَدَّهُ لِمَا دُونَهَا ثَبَتَ بِذَٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ ابْنِ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً حُكْمُ الْبَالِغِينَ فِي أَحْكَامِهِ كُلِّهَا وَأَنَّ حُكْمَ مَنْ كَانَ سِنُّهُ دُونَهَا حُكْمُ غَيْرِ الْبَالِغِينَ فِي أَحْكَامِهِ كُلِّهَا

بچے پر پندرہ سال گزر جائیں اور اسے احتلام نہ ہو اور نہ ہی اس کے بال اگیں تو وہ بھی بالغوں کے حکم میں ہوگا۔

انہوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں غزوۂ احد کے دن مجھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا اس وقت میں چودہ سال کا تھا تو آپ نے مجھے جہاد کی اجازت نہ دی اور غزوۂ خندق کے موقعہ پر جب کہ میں پندرہ سال کا تھا مجھے پیش کیا گیا تو آپ نے مجھے لڑنے کی اجازت دے دی۔ حضرت نافع فرماتے ہیں میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا بچوں اور لڑنے والوں کے درمیان یہ حد زیادہ مناسب ہے چنانچہ انہوں نے امراء لشکر کو حکم دیا کہ پندرہ سال سے کم عمر والوں کو بچے شمار کیا جائے اور پندرہ سال والوں کو مجاہدین میں شامل کیا جائے۔

حضرت یعقوب بن ابراہیم (یعنی) امام ابو یوسف رحمہ اللہ حضرت عبید اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابن مبارک، حضرت عبید اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا لیکن اس میں حضرت نافع کا قول کہ میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبد العزیز سے بیان کی (آخر تک) ذکر نہیں کیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو پندرہ سال کی عمر میں اجازت دی اور کم عمر میں روک دیا تو اس سے ثابت ہوا کہ تمام احکام میں پندرہ سالہ لڑکا بالغوں کی طرح ہے اور اس سے کم عمر والا نابالغوں کے حکم میں سے ہے البتہ یہ کہ پہلی دو وجوہ

marfat.com

إِلَّا مَنْ ظَهَرَ بُلُوْغُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ لِمَعْنًى مِنَ الْمَعْنَيَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ۔

۴۸۱- **قَالُوْا** وَقَدْ شَدَّ هٰذَا الْمَعْنٰى أَخْذُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَتَأْوِيْلُهُ ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ عَلَيْهِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ وَجَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا غَيْرَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ كَانَ لَا يَرَى الْإِنْبَاتَ دَلِيْلًا عَلَى الْبُلُوْغِ وَغَيْرَ أَبِيْ حَنِيْفَةَ فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى مَنْ مَرَّتْ عَلَيْهِ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَلَمْ يَحْتَلِمْ وَلَمْ يُنْبِتْ فِيْ مَعْنَى الْمُحْتَلِمِيْنَ حَتّٰى يَأْتِيَ عَلَيْهِ تِسْعَ عَشْرَةَ سَنَةً فِيْمَا حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ۔

۴۸۲- **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا خِلَافُ ذٰلِكَ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَمَاعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا يُوْسُفَ يَقُوْلُ قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ إِذَا تَمَّتْ عَلَيْهِ ثَمَانِيْ عَشْرَةَ سَنَةً فَقَدْ صَارَ بِذٰلِكَ فِيْ أَحْكَامِ الرِّجَالِ وَلَمْ يَخْتَلِفُوْا عَنْهُ جَمِيْعًا فِيْ هَاتَيْنِ الرِّوَايَتَيْنِ فِي الْجَارِيَةِ أَنَّهَا إِذَا مَرَّتْ عَلَيْهَا سَبْعَ عَشْرَةَ سَنَةً أَنَّهَا تَكُوْنُ بِذٰلِكَ كَالَّتِيْ حَاضَتْ وَكَانَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ يَجْعَلُ الْغُلَامَ وَالْجَارِيَةَ سَوَاءً فِيْ مُرُوْرِ الْخَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً عَلَيْهِمَا وَيَجْعَلُهُمَا بِذٰلِكَ فِيْ حُكْمِ الْبَالِغِيْنَ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ يَذْهَبُ فِي الْغُلَامِ إِلٰى قَوْلِ أَبِيْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللهِ وَفِي الْجَارِيَةِ إِلٰى قَوْلِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِأَبِيْ حَنِيْفَةَ عَلٰى أَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ

سے اس کا بلوغ ظاہر ہو جائے

یہ حضرات مزید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا اس حدیث کو قبول کرنا اور اس کی تاویل کرنا اسے مزید قوت دیتا ہے یہ، حضرت امام ابو یوسف اور ہمارے اصحاب (احناف) کی ایک جماعت کا قول ہے جبکہ حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ بالوں کے اُگنے کو بالغ ہونے کی دلیل نہیں سمجھتے، اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک جو بچہ پندرہ سال کا ہو جائے اور اسے احتلام نہ آئے اور نہ اس کے زیر ناف بال اُگیں وہ اسے بالغوں کے حکم میں نہیں سمجھتے حتیٰ کہ وہ انیس سال کا ہو جائے سلیمان بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت امام محمد بن حسن سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

حضرت احمد بن ابو عمران فرماتے ہیں محمد بن سماعہ نے ہم سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے تھے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جب بچہ اٹھارہ سال کا ہو جائے تو وہ مردوں کے احکام کا پابند ہو جاتا ہے امام ابو حنیفہ کا تمام فقہاء کرام نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے ان دو روایتوں میں لڑکی کا فرق نہیں کیا جب وہ سترہ سال کی ہو جائے تو وہ حیض والی عورت کی طرح ہو جاتی ہے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ پندرہ سال گزرنے کے سلسلے لڑکے، لڑکی کو برابر قرار دیتے ہیں اور اس صورت میں دونوں کو بالغوں کے حکم میں سمجھتے ہیں حضرت امام محمد رحمہ اللہ لڑکے کے معاملے میں حضرت امام ابو یوسف کے قول کو اپناتے ہیں جب کہ لڑکی کے سلسلے میں حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے قول پر عمل کرتے ہیں۔

حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے خلاف حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عمر

فِی حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَدَّہٗ وَھُوَ ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَۃَ سَنَۃً لَیْسَ لِاَنَّہٗ غَیْرُ بَالِغٍ وَلٰکِنْ لِّمَا رَاٰی مِنْ ضُعْفِہٖ وَاَجَازَہٗ وَھُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَۃَ سَنَۃً لَیْسَ لِاَنَّہٗ بَالِغٌ لٰکِنْ لِّمَا رَاٰی مِنْ جَلَدِہٖ وَقُوَّتِہٖ وَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمَ کَمْ سِنُّہٗ فِی الْحَالَیْنِ جَمِیْعًا وَقَدْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ مَا یَدُلُّ عَلٰی ھٰذَا اَیْضًا۔

رضی اللہ عنہا کی حدیث میں حضور علیہ السلام کا ان کو چودہ سال کی عمر میں واپس کرنا اس لیے نہ تھا کہ وہ بالغ نہیں بلکہ ہو سکتا ہے ان میں کمزوری ملاحظہ فرمائی ہو اور پندرہ سال کی عمر میں بالغ ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ ان میں مضبوطی اور قوت دیکھ کر اجازت دی ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں حالتوں میں ان کی عمر معلوم نہ کی ہو حضرت سمرہ بن جندب کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ اس بات پر دلالت کرتا ہے۔

۸۸۳- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَسْعُوْدِ الْخَیَّاطُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِیْسَی الطَّبَّاعُ قَالَ ثَنَا ھُشَیْمٌ عَنْ عَبْدِ الْحَمِیْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ اُمَّہٗ کَانَتْ اِمْرَاَۃً جَمِیْلَۃً مِّنْ بَنِیْ فَزَارَۃَ فَذَھَبَتْ بِہٖ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ وَھُوَ صَبِیٌّ وَکَثُرَ خُطَّابُھَا فَجَعَلَتْ تَقُوْلُ اَلَا اَتَزَوَّجُ اِلَّا مَنْ یَّکْفُلُ لِیْ بِابْنِیْ ھٰذَا فَتَزَوَّجَھَا رَجُلٌ عَلٰی ذٰلِکَ فَلَمَّا فَرَضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِغِلْمَانِ الْاَنْصَارِ وَلَمْ یَفْرِضْ لَہٗ کَاَنَّہٗ اسْتَضْعَفَہٗ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ فَرَضْتَ لِصَبِیٍّ وَلَمْ تَفْرِضْ لِیْ اَنَا اَصْرَعُہٗ قَالَ صَارِعْہُ فَصَرَعْتُہٗ فَفَرَضَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمُرَۃَ بْنَ جُنْدُبٍ لَمَّا صَارَعَ الْاَنْصَارِیَّ فَصَرَعَہٗ لَا لِاَنَّہٗ قَدْ بَلَغَ اِحْتَمَلَ اَنْ یَّکُوْنَ کَذٰلِکَ اَیْضًا مَا فَعَلَ فِی ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَجَازَہٗ حِیْنَ اَجَازَہٗ لِقُوَّتِہٖ لَا لِبُلُوْغِہٖ وَرَدَّہٗ حِیْنَ رَدَّہٗ لِضُعْفِہٖ لَا لِعَدَمِ بُلُوْغِہٖ فَانْتَفٰی بِمَا ذَکَرْنَا اَنْ یَّکُوْنَ فِیْ ذٰلِکَ الْحَدِیْثِ حُجَّۃٌ لِاَبِیْ یُوْسُفَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ لِاِحْتِمَالِہٖ مَا ذَھَبَ اِلَیْہِ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ لِاَنَّ اَبَا

حضرت عبد الحمید بن جعفر اپنے والد سے اور وہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ قبیلہ بنو فزارہ کی ایک خوبصورت خاتون تھیں وہ انہیں لے کر مدینہ طیبہ گئیں اس وقت وہ بچے تھے ان کی والدہ کو نکاح کے لیے بہت سے پیغام آئے تو وہ یہی کہتی تھیں میں اس سے نکاح کروں گی جو میرے اس بچے کی پرورش کرے گا تو ایک شخص نے اس شرط کو تسلیم کرتے ہوئے ان سے نکاح کر لیا جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے بچوں کے لیے وظیفہ مقرر فرمایا اور ان کے لیے مقرر نہ کیا گویا انہیں کمزور سمجھا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فلاں بچے کا وظیفہ مقرر فرمایا اور میرے لیے مقرر نہیں کیا میں اس کو پچھاڑ سکتا ہوں آپ نے فرمایا اسے پچھاڑ دو میں نے اس (بچے) کو پچھاڑ دیا چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے وظیفہ بھی مقرر فرما دیا تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا وظیفہ اس وقت مقرر فرمایا جب انصاری بچے سے کشتی میں انہوں نے اسے پچھاڑ دیا اس لیے نہیں کہ وہ بالغ ہو چکے تھے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے معاملے میں بھی اسی بات کا احتمال ہے کہ جب آپ نے ان کو اجازت دی تو قوت کی وجہ سے اجازت دی بالغ ہونے کی وجہ سے نہیں، اور جب ان کو واپس لوٹایا تو کمزوری کی وجہ سے واپس کیا، عدم بلوغ کی وجہ سے نہیں، تو ہماری مذکورہ گفتگو سے امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے لیے اس حدیث کے دلیل بننے کی نفی ہو گئی کیونکہ اس میں اس بات کا احتمال ہے جو حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ نے فرمائی ہے کیونکہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ

حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ لَا يُنْكِرُ اَنْ يُّفْرَضَ لِلصِّبْيَانِ اِذَا كَانُوْا يَحْتَمِلُوْنَ الْقِتَالَ وَيَحْضُرُوْنَ الْحَرْبَ وَاِنْ كَانُوْا غَيْرَ بَالِغِيْنَ ـ

۸۸۴ - **وَقَدْ** رُوِیَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ فِيْمَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَمْرِ ابْنِ عُمَرَ خِلَافُ مَا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا ـ

۸۸۵ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ عَرَضَنِیْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ فَاسْتَصْغَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَجَازَنَا يَوْمَ اُحُدٍ ـ

۸۸۶ - **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَازَ ابْنَ عُمَرَ يَوْمَ اُحُدٍ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَخَالَفَ ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا فِیْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا وَلَمَّا انْتَفٰى اَنْ يَكُوْنَ فِیْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حُجَّةٌ لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ عَلَى الْفَرِيْقِ الْاٰخَرِ الْتَمَسْنَا حُكْمَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ الَّذَيْنِ ذَهَبَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ اِلٰى اَحَدِهِمَا وَاَبُوْ يُوْسُفَ اِلَى الْاٰخَرِ مِنْهُمَا قَوْلًا صَحِيْحًا فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا اللهَ قَدْ جَعَلَ عِدَّةَ الْمَرْاَةِ اِذَا كَانَتْ مِمَّنْ تَحِيْضُ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ وَجَعَلَ عِدَّتَهَا اِذَا كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيْضُ مِنْ صِغَرٍ اَوْ كِبَرٍ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ فَجَعَلَ بَدَلًا مِّنْ حَيْضَةٍ شَهْرًا وَقَدْ تَكُوْنُ الْمَرْاَةُ تَحِيْضُ فِیْ اَوَّلِ الشَّهْرِ وَفِیْ اٰخِرِهٖ فَيَجْتَمِعُ لَهَا فِیْ شَهْرٍ وَّاحِدٍ حَيْضَتَانِ وَقَدْ تَكُوْنُ بَيْنَ حَيْضَتَيْهَا

اس بات سے انکار نہیں فرماتے کہ جب بچے لڑنے کے قابل ہو جائیں اور لڑائی میں شریک ہوں تو ان کا حصہ مقرر کیا جائے اگرچہ وہ بالغ نہ ہوں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے معاملے میں جو کچھ خود ان سے مروی ہے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اس کی خلاف مروی ہے۔

حضرت ابو اسحٰق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بدر کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو سامنے بلایا پھر ہمیں چھوٹا قرار دیا اور جنگ احد کے دن اجازت دے دی۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اُحد کے دن چودہ سال کی عمر میں (لڑنے کی) اجازت دے دی یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں مروی بات کے خلاف ہے تو جب یہ حدیث کسی ایک فریق کی دوسرے کے خلاف دلیل نہ ہو سکی تو ہم نے غور و فکر اور قیاس کے طور پر اس کا حکم تلاش کیا تاکہ ہم ان دو قولوں میں سے صحیح قول کو واضح کریں جن میں سے ایک کو امام اعظم رحمہ اللہ نے اور دوسرے کو امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے اپنایا ہے تو ہم نے اس پر غور کرتے ہوئے دیکھا کہ اگر عورت کو حیض آتا ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس کی عدت تین قروء (حیض) مقرر فرمائی ہے اور اگر کم عمری یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت تین مہینے مقرر فرمائی تو حیض کی جگہ مہینے کو رکھا بعض اوقات عورت کو مہینے کے شروع اور آخر میں حیض آتا ہے اس طرح ایک مہینے میں دو حیض جمع ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات اس کے دو حیضوں کے درمیان دو مہینے یا اس سے زیادہ ہوتے ہیں تو

شهران والاكثر فجعل الخلف في الحيضة على اغلب امور النساء لان اكثرهن تحيض في كل شهر حيضة واحدة فلما كان كذلك وكان الاحتلام يجب به للصبي حكم البالغين فاذا عدم الاحتلام واجمع ان هناك خلفا منه فقال قوم هو بلوغ خمس عشرة سنة وقال اخرون هو اكثر من ذلك من السنين جعل ذلك الخلف على اغلب ما يكون فيه الاحتلام فهو خمس عشرة سنة لان اكثر الاحتلام احتلام الصبيان وحيض النساء في هذا المقدار يكون ولا يجعل على اقل من ذلك ولا على اكثر لان ذلك انما يكون في الخاص ولا نعتبر حكم الخاص في ذلك ولكن نعتبر امر العام كما لم نعتبر امر الخاص فيما جعل خلفا في الحيض واعتبر امر العام فثبت بالنظر الصحيح في هذا الباب كله ما ذهب اليه ابو يوسف رحمة الله عليه بالنظر لا بالاثر وانتفى ما ذهب اليه ابو حنيفة ومحمد رحمة الله عليهما۔

وقد روي عن سعيد بن جبير رحمة الله عليه في هذا نحو من قول ابي حنيفة رحمة الله عليه الذي رواه ابو يوسف عنه۔

۴۸۶ - حدثنا روح بن الفرج قال ثنا يحيى بن عبد الله بن بكير قال ثنا عبد الله بن لهيعة عن عطاء بن دينار عن سعيد بن جبير قال ولا تقربوا مال اليتيم الا بالتي هي احسن حتى يبلغ اشده اي ثماني عشرة سنة ومثلها في سورة بني اسرائيل۔

عام عورتوں کے اعتبار سے حیض کا نائب مقرر فرمایا (یعنی تین مہینے) کیونکہ عام عورتوں کو ہر مہینے میں ایک حیض آتا ہے جب یہ معاملہ اس طرح ہے تو ہم دیکھتے ہیں احتلام سے بچے کے لیے بالغوں کا حکم واجب ہو جاتا ہے اور جب احتلام نہ ہو تو اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس کا کوئی نائب ہے تو ایک جماعت نے کہا کہ وہ پندرہ سال کی عمر کو پہنچ جانا ہے دوسروں نے فرمایا کہ وہ اس سے کچھ زیادہ ہے تو عام طور پر جس عمر میں احتلام ہوتا ہے اور وہ پندرہ سال کی عمر ہے تو اس اعتبار سے نائب مقرر کیا گیا کیونکہ عام طور پر بچوں کو احتلام اور بچیوں کو حیض اسی عمر میں آتا ہے اس سے کم یا زیادہ عمر کو مقرر نہیں کیا کیونکہ وہ خاص حالات میں ہوتا ہے اور اس سلسلے میں ہم خاص کا حکم معتبر نہیں مانتے بلکہ عام کے حکم کا اعتبار کرتے ہیں جس طرح حیض کے مسئلے میں عمومی حالات کا اعتبار کر کے نائب (تین ماہ) مقرر کیا گیا تو اس بات میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول صحیح قیاس سے ثابت ہو گیا حدیث سے ثابت نہ ہوا اور حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ کے مذہب کی نفی ہو گئی۔

اس سلسلے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بھی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اس قول کی طرح مروی ہے جو حضرت ابو یوسف رحمہ اللہ نے روایت کیا۔

حضرت عطاء بن دینار، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں "اور یتیموں کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر اچھے طریقے سے یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائیں" یعنی اٹھارہ سال کے ہو جائیں سورۃ بنی اسرائیل میں بھی اسی طرح ہے۔

marfat.com

باب ۲۲۶ مَا يُنْهٰى عَنْ قَتْلِهٖ مِنَ النِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ

باب۔ دار الحرب میں عورتوں اور بچوں کے قتل سے ممانعت

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْتُلُهُمْ۔

حضرت قتادہ، حضرت عکرمہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھ کر بچوں کو قتل کرنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ان کو لکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو قتل نہیں کرتے تھا۔

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ هَلْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ مِنْ صِبْيَانِ الْمُشْرِكِيْنَ اَحَدًا فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَنَا حَاضِرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْتُلُ مِنْهُمْ اَحَدًا۔

حضرت یزید بن ہرمز فرماتے ہیں نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو لکھ کر پوچھا کہ کیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے بچوں میں سے کسی کو قتل کرتے تھے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا اور اس وقت میں بھی موجود تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے کسی کو بھی قتل نہیں کرتے تھے۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ ابْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِیُّ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا بَعَثَ جُيُوْشَهٗ قَالَ لَا تَقْتُلُوا الْوِلْدَانَ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لشکروں کو بھیجتے وقت فرماتے بچوں کو قتل نہ کرنا۔

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِیُّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَجَدْتُ امْرَاَةً مَقْتُوْلَةً فِیْ بَعْضِ الْمَغَازِیْ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ایک جنگ کے موقع پر ایک مقتولہ عورت کو پایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ

حضرت مالک، حضرت نافع سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا

ابن عمر۔

ذکر نہیں کیا۔

۸۹۲- حدثنا فهد قال ثنا ابو غسان قال ثنا جویریة عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله۔

حضرت جویریہ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۹۳- حدثنا محمد بن عبد الله بن میمون قال ثنا الولید بن مسلم قال ثنا مالك بن انس وغیره عن نافع عن ابن عمر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه نهی عن قتل النساء والصبیان۔

حضرت مالک بن انس اور دوسرے حضرات حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

۸۹۴- حدثنا یونس قال ثنا سفیان بن عیینة عن الزهری قال اخبرنی ابن کعب بن مالك عن عمه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن قتل النساء والولدان حین بعث الی ابن ابی الحقیق۔

حضرت ابن کعب بن مالک اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو ابن ابی حقیق کی طرف بھیجا تو عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

۸۹۵- حدثنا محمد بن عبد الله قال ثنا الولید قال ثنا مالك عن ابن شهاب عن عبد الرحمن بن کعب بن مالك عن کعب بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی الذین قتلوا ابن ابی الحقیق حین خرجوا الیه عن قتل الولدان والنسوان۔

حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک، حضرت کعب بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جنہوں نے ابن ابی حقیق کو قتل کیا تھا جب وہ اس (ابن ابی حقیق) کی طرف نکلے تو بچوں اور عورتوں کے قتل سے منع فرمایا۔

۸۹۶- حدثنا ابن ابی داود قال ثنا اصبغ بن الفرج قال ثنا علی بن عابس عن ابان بن تغلب عن علقمة بن مرثد عن ابن بریدة عن ابیه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا بعث سریة قال لهم لا تقتلوا ولیدا ولا امرأة۔

حضرت علقمہ بن مرثد، حضرت ابن بریدہ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے تو ان سے فرماتے کہ کسی بچے اور عورت کو قتل نہ کرنا۔

۸۹۷- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو حذیفة ح وحدثنا ابو بشر الرقی قال ثنا الفریابی قال ثنا سفیان عن علقمة بن

حضرت ابن مرزوق اور حضرت ابوالبشر رقی اپنی اپنی سند سے حضرت سلیمان بن بریدہ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب

marfat.com

مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا بَعَثَ جَيْشًا كَانَ مِمَّا يُوْصِيْهِمْ بِهٖ اَنْ لَّا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا قَالَ اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ عَلْقَمَةُ فَحَدَّثْتُ بِهٖ مُقَاتِلَ بْنَ حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ هُشَيْمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

کوئی لشکر بھیجتے تو ان کو ایک وصیت یہ بھی فرماتے کہ کسی بچے کو قتل نہ کرنا حضرت ابو بشر رقی اپنی روایت میں فرماتے ہیں حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرمایا کہ میں نے یہ حدیث حضرت مقاتل بن حیان سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث مسلم بن ہشیم نے نعمان بن مقرن کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کی۔

۸۹۸ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا بَعَثَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْ سَرِيَّةٍ كَانَ مِمَّا يُوْصِيْهِ بِهٖ اَنْ لَّا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا۔

حضرت فہد اور حضرت روح بن فرج اپنی اپنی سند سے روایت کرتے ہیں حضرت سلیمان بن بریدہ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بڑے یا چھوٹے لشکر کا امیر مقرر فرماتے تو اسے ایک نصیحت یہ بھی کرتے کہ کسی بچے کو قتل نہ کرنا۔

---

۸۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ قَالَ هُمَا لِمَنْ غَلَبَ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ دونوں (عورتیں اور بچے) غالب ہونے والوں کو حاصل ہوں گے۔

---

۹۰۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُرَقَّعُ بْنُ صَيْفِيٍّ عَنْ جَدِّهٖ رَبَاحِ ابْنِ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ

حضرت مرقع بن صیفی اپنے دادا حضرت رباح بن حنظلہ کاتب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ میں گئے حضرت خالد بن ولید لشکر کے اگلے حصے پر مقرر تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے

غَزَاهَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَلٰى مُقَدِّمَتِهٖ حَتّٰى لَحِقَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهٖ فَانْفَرَجُوْا عَنِ امْرَأَةٍ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهَا مَقْتُوْلَةً فَبَعَثَ اِلٰى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ يَنْهَاهُ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ۔

اونٹنی پر سواران سے جا ملے صحابہ کرام ایک مقتولہ کو دیکھ رہے تھے انہوں نے راستہ دے دیا آپ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا جس میں ان کو عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا الْمُغِيْرَةُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ اَخْبَرَنِي الْمُرَقَّعُ بْنُ صَيْفِيٍّ عَنْ جَدِّهٖ رَبَاحِ بْنِ رَبِيْعٍ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَقْتُلُوْا ذُرِّيَّةً وَّلَا عَسِيْفًا۔

حضرت ابوالزناد فرماتے ہیں مجھے مرقع بن صیفی نے اپنے دادا رباح بن ربیع سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ بچوں اور غلاموں (مزدوروں) کو قتل نہ کرو۔

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا الْمُغِيْرَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید بن منصور فرماتے ہیں ہم سے حضرت مغیرہ نے بیان کرتے ہوئے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْمُرَقَّعِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِامْرَأَةٍ لَهَا خَلْقٌ وَقَدِ اجْتَمَعُوْا عَلَيْهَا فَلَمَّا جَاءَ اَفْرَجُوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَتْ هٰذِهٖ تُقَاتِلُ ثُمَّ اَتْبَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا اَنْ لَّا تَقْتُلَ امْرَأَةً وَّلَا عَسِيْفًا۔

حضرت عبداللہ بن ذکوان، حضرت مرقع بن صیفی سے وہ حضرت حنظلہ کاتب سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا کہ آپ ایک عورت کے پاس سے گزرے جس پر لوگ جمع تھے جب آپ تشریف لائے تو وہ پیچھے ہٹ گئے آپ نے فرمایا یہ تو لڑتی نہیں تھی پھر آپ نے حضرت خالد بن ولید کو پیغام بھیجا کہ کسی عورت اور کسی غلام (خادم وغیرہ) کو قتل نہ کرنا۔

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت فریابی فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ قَتْلُ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ دارالحرب میں

عَلٰی حَالٍ وَ اَنَّہٗ لَا یَحِلُّ اَنْ یُّقْصَدَ اِلٰی قَتْلِ غَیْرِھِمْ اِذَا کَانَ لَا یُؤْمَنُ فِیْ ذٰلِکَ تَلَفُھُمْ مِنْ ذٰلِکَ اِنَّ اَھْلَ الْحَرْبِ اِذَا تَتَرَّسُوْا بِصِبْیَانِھِمْ فَکَانَ الْمُسْلِمِیْنَ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ رَمْیَھُمْ اِلَّا بِاِصَابَۃِ صِبْیَانِھِمْ فَحَرَامٌ عَلَیْھِمْ رَمْیُھُمْ فِیْ قَوْلِ ھٰؤُلَاءِ وَکَذٰلِکَ اِنْ تَحَصَّنُوْا بِحِصْنٍ وَجَعَلُوْا فِیْہِ الْوِلْدَانَ فَحَرَامٌ عَلَیْنَا رَمْیُ ذٰلِکَ الْحِصْنِ عَلَیْھِمْ اِذَا کُنَّا نَخَافُ مِنْ ذٰلِکَ اِصَابَۃَ صِبْیَانِھِمْ وَنِسَاءِھِمْ وَاحْتَجُّوْا بِالْاٰثَارِ الَّتِیْ رَوَیْنَاھَا فِیْ صَدْرِ ھٰذَا الْبَابِ ۔

کسی عورت اور بچے کو کسی حالت میں قتل کرنا جائز نہیں اور ان کے علاوہ لوگوں کو بھی قتل کرنے کا ارادہ کرنا صحیح نہیں جب ان کے ضائع ہونے کا ڈر ہو مثلاً جب لڑائی لڑنے والے اپنے بچوں کو ڈھال بنائیں (آگے کردیں) اور مسلمان ان (بچوں اور عورتوں) پر تیراندازی کئے بغیر اہل حرب پر تیر نہ برسا سکتے ہوں تو ان پر تیر برسانا حرام ہے اسی طرح اگر وہ قلعے میں بند ہوجائیں اور اس میں بچوں کو رکھیں تو اس قلعے میں ان پر تیراندازی کرنا بھی حرام ہے جبکہ ہمیں ڈر ہو کہ یہ تیر ان کے بچوں اور عورتوں تک پہنچیں گے۔ ان حضرات نے ان روایات سے استدلال کیا ہے جنہیں ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا۔

وَوَافَقَھُمْ اٰخَرُوْنَ عَلٰی صِحَّۃِ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ وَعَلٰی تَوَاتُرِھَا وَقَالُوْا وَقَعَ النَّھْیُ فِیْ ذٰلِکَ اِلَی الْقَصْدِ اِلٰی قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ فَاَمَّا عَلٰی طَلَبِ قَتْلِ غَیْرِھِمْ مِمَّنْ لَا یُوْصَلُ اِلٰی ذٰلِکَ مِنْہُ اِلَّا بِتَلَفِ صِبْیَانِھِمْ وَنِسَاءِھِمْ فَلَا بَاْسَ بِذٰلِکَ ۔

دوسرے حضرات نے ان روایات کی صحت اور تواتر پر ان سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ عورتوں اور بچوں کو قصداً قتل کرنے کی ممانعت ہے البتہ اس صورت میں ان بچوں اور عورتوں کو قتل کرنا جائز ہے جب دوسروں کو قتل کرنا مقصود ہو لیکن ان کو قتل کئے بغیر ان تک نہ پہنچ سکیں۔

۹۰۵ - وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِمَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَۃَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَھْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ یُبَیَّتُوْنَ لَیْلًا فَیُصَابُ مِنْ نِسَاءِھِمْ وَصِبْیَانِھِمْ فَقَالَ ھُمْ مِنْھُمْ ۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے
حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان مشرکین کے بارے میں پوچھا گیا جو رات کو اپنے گھروں میں سوتے ہیں پھر ان کی عورتیں اور بچے پکڑے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا وہ ان میں سے ہیں۔

۹۰۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَۃَ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْطَاَتْ خَیْلُنَا اَوْلَادًا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُمْ مِنْ اٰبَاءِھِمْ ۔

ایک دوسری سند سے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھوڑوں نے مشرکین کے بچوں کو روند دیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے باپ دادا میں سے ہیں۔

۹۰۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّۃَ قَالَ ثَنَا سُرَیْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَیَّاشِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَۃَ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الدَّارُ مِنْ دُوْرِ الْمُشْرِکِیْنَ نَفْتَحُهَا فِی الْغَارَۃِ فَنُصِیْبُ الْوِلْدَانَ تَحْتَ بُطُوْنِ الْخَیْلِ وَلَا نَشْعُرُ فَقَالَ اِنَّهُمْ مِنْهُمْ۔

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس سے اور وہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوٹ مار میں مشرکین کا کوئی گھر فتح کرتے ہیں اور ان کے بچے ہمارے گھوڑوں کے پاؤں تلے روندے جاتے ہیں جب کہ ہمیں پتہ نہیں چلتا آپ نے فرمایا وہ ان میں سے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا لَمْ یَنْهَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغَارَۃِ وَقَدْ کَانُوْا یُصِیْبُوْنَ فِیْهَا الْوِلْدَانَ وَالنِّسَآءَ الَّذِیْنَ یَحْرُمُ الْقَصْدُ اِلٰی قَتْلِهِمْ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَا اَبَاحَ فِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ لِمَعْنًی غَیْرَ الْمَعْنَی الَّذِیْ مِنْ اَجْلِهٖ حَظَرَ مَا حَظَرَ فِی الْاٰثَارِ الْاُوَلِ وَاَنَّ مَا حَظَرَ فِی الْاٰثَارِ الْاُوَلِ هُوَ الْقَصْدُ اِلٰی قَتْلِ النِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِیْ اَبَاحَ هُوَ الْقَصْدُ اِلَی الْمُشْرِکِیْنَ وَاِنْ کَانَ فِیْ ذٰلِكَ تَلَفُ غَیْرِهِمْ مِمَّنْ لَا یَحِلُّ الْقَصْدُ اِلٰی تَلَفِهِمْ حَتّٰی تَصِحَّ هٰذِهِ الْاٰثَارُ الْمَرْوِیَّۃُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَتَضَادَّ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ مار سے منع نہیں فرمایا اور اس میں ان کے بچوں اور عورتوں تک بھی پہنچتے تھے جن کو ارادتاً قتل کرنا حرام ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان روایات میں جواز کا سبب وہ نہیں ہے جو ان کے قتل کی حرمت کا باعث ہے اور وہ گزشتہ روایات میں مذکور ہے پہلی روایات میں جو ممانعت ہے وہ ان عورتوں اور بچوں کو قصداً قتل کرنا ہے اور جواز کی صورت یہ ہے کہ مشرکین کو قتل کرنے کا ارادہ کیا جائے اگرچہ اس میں وہ لوگ ہلاک ہو جائیں جن کو قصداً ہلاک کرنا جائز نہیں اس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی تمام احادیث صحیح قرار پائیں گی اور ان کے درمیان تضاد نہیں ہوگا۔

وَقَدْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْغَارَۃِ عَلَی الْعَدُوِّ وَاَغَارَ عَلَی الْاٰخَرِیْنَ فِیْ اٰثَارٍ عَدَدٍ قَدْ ذَکَرْنَاهَا فِیْ بَابِ الدُّعَآءِ قَبْلَ الْقِتَالِ وَلَمْ یَمْنَعْهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا یُحِیْطُ بِهٖ عِلْمُنَا اَنَّهٗ قَدْ کَانَ یَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا یُؤْمَنُ مِنْ تَلَفِ الْوِلْدَانِ وَالنِّسَآءِ فِیْ ذٰلِكَ وَلٰکِنَّهٗ اَبَاحَ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن پر حملہ آور ہونے کی اجازت دی اور آپ نے ان لوگوں پر حملہ کیا جیسا کہ ہم نے "جہاد سے پہلے اسلام کی دعوت" کے باب میں متعدد روایات ذکر کی ہیں۔ اور جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ آپ نے ان کو منع نہیں فرمایا حالانکہ آپ جانتے تھے کہ اس صورت میں ان کے بچے اور عورتیں ہلاکت سے بچ نہیں سکتے لیکن اس کے باوجود آپ نے ان کو اجازت

ذٰلِكَ لَهُمْ لِاَنَّ قَصْدَهُمْ كَانَ اِلٰى غَيْرِ تَلَفِهِمْ. **فَهٰذَا** يُوَافِقُ الْمَعْنَى الَّذِىْ ذَكَرْتُ مِمَّا فِىْ حَدِيْثِ الصَّعْبِ وَالنَّظَرُ يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا.

دی کیونکہ ان کا ارادہ ان کو ہلاک کرنا نہ تھا۔

یہ تاویل اس معنی کے موافق ہے جو میں نے (امام طحاوی نے) حضرت صعب رضی اللہ عنہ کی روایت کے ضمن میں ذکر کی اور قیاس بھی اسی پر دلالت کرتا ہے۔

۹۰۸ - **وَقَدْ** رُوِىَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الَّذِىْ عَضَّ ذِرَاعَهُ رَجُلٌ فَانْتَزَعَ ذِرَاعَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَا الْعَاضِّ اَنَّهُ اَبْطَلَ ذٰلِكَ وَتَوَاتَرَتْ عَنْهُ الْاٰثَارُ فِىْ ذٰلِكَ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں روایت آئی ہے جس کا بازو کسی نے کاٹا تو اس نے اپنا بازو باہر نکالا جس سے (بازو کاٹنے والے) کے اگلے دانت ٹوٹ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا معاوضہ معاف کر دیا اس سلسلے میں آپ سے متواتر روایات مروی ہیں

۹۰۹ - **فَمِنْهَا** مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِىُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ عَمَّيْهِ سَلَمَةَ بْنِ اُمَيَّةَ وَيَعْلَى ابْنِ اُمَيَّةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا فَقَاتَلَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهُ فَجَبَذَهَا مِنْ فِيْهِ فَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَاَتَى الرَّجُلُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَمِسُ الْعَقْلَ فَقَالَ يَنْطَلِقُ اَحَدُكُمْ اِلٰى اَخِيْهِ فَيَعَضُّهُ عَضِيْضَ الْفَحْلِ ثُمَّ يَاْتِىْ يَطْلُبُ الْعَقْلَ لَا عَقْلَ لَهُمَا فَاَبْطَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت صفوان بن عبداللہ بن صفوان اپنے دو چچوں سلمہ بن امیہ اور یعلی بن امیہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تبوک کے لیے گئے ہمارے ساتھ ہمارا ایک ساتھی بھی تھا وہ ایک مسلمان شخص سے لڑ پڑا تو اس شخص نے اس کا بازو کاٹا اس نے اس کے منہ سے کھینچا تو اس کے سامنے کے دانت نکل آئے وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دیت کا مطالبہ کرنے لگا آپ نے فرمایا تم میں سے ایک اپنے بھائی کے پاس جا کر اونٹ کی طرح اسے کاٹتا ہے پھر آ کر دیت کا مطالبہ کرتا ہے ان دونوں کے لیے دیت نہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا معاوضہ باطل کر دیا۔

---

۹۱۰ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِى ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ اَنَّ صَفْوَانَ ابْنَ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ حَدَّثَهُ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ كَانَ لِىْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ اِصْبَعَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَجَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ قَالَ عَطَاءٌ حَسِبْتُ اَنَّ صَفْوَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ

حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں حضرت صفوان بن یعلی بن امیہ نے ان سے بیان کیا وہ حضرت یعلی بن امیہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے پاس ایک مزدور تھا اس نے ایک آدمی سے لڑائی کی تو ان میں سے ایک نے دوسرے کو کاٹ دیا اس نے اپنی انگلی کھینچی تو اس (کاٹنے والے کے) سامنے کے دانت گر گئے وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا تو آپ نے اس کے دانتوں کا معاوضہ باطل قرار دیا حضرت عطاء فرماتے ہیں میرا خیال حضرت صفوان نے فرمایا کہ

marfat.com

عَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيَدَعُ يَدَهٗ فِیْ فِيْكَ فَتَقْضَمُهَا كَقَضْمِ الْجَمَلِ۔

۹۱۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنِیْ اَبُوْ عَامِرِ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يَعْلَی بْنِ اُمَيَّةَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ كَقَضْمِ الْبَكْرِ۔

۹۱۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ قَالَ ثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰی عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ ذِرَاعَهٗ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَا الَّذِیْ عَضَّهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَرَدْتَ اَنْ تَقْضَمَ يَدَ اَخِيْكَ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ فَاَبْطَلَهَا۔

۹۱۳ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا كَانَ الْمَعْضُوْضُ نَزْعُ يَدِهٖ وَاِنْ كَانَ فِیْ ذٰلِكَ تَلَفُ ثَنَايَا غَيْرِهٖ وَكَانَ حَرَامًا عَلَيْهِ الْقَصْدُ اِلٰی نَزْعِ ثَنَايَا غَيْرِهٖ بِغَيْرِ اِخْرَاجِ يَدِهٖ مِنْ فِيْهِ وَلَمْ يَكُنِ الْقَصْدُ فِیْ ذٰلِكَ اِلٰی غَيْرِ التَّلَفِ كَالْقَصْدِ اِلَی التَّلَفِ فِی الْاِثْمِ وَلَا فِیْ وُجُوْبِ الْعَقْلِ كَانَ كَذٰلِكَ كُلُّ مَنْ لَهٗ اَخْذُ شَیْءٍ وَفِیْ اَخْذِهٖ اِيَّاهُ تَلَفُ غَيْرِهٖ مِمَّا يَحْرُمُ عَلَيْهِ الْقَصْدُ اِلٰی تَلَفِهٖ كَانَ لَهُ الْقَصْدُ اِلٰی اَخْذِ مَالِهٖ اَخْذُهٗ مِنْ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ فِيْهِ تَلَفُ مَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ الْقَصْدُ اِلٰی تَلَفِهٖ فَكَذٰلِكَ الْعَدُوُّ قَدْ جُعِلَ لَنَا قِتَالُهُمْ وَحُرِّمَ عَلَيْنَا قَتْلُ نِسَائِهِمْ وَوِلْدَانِهِمْ فَحَرَامٌ عَلَيْنَا الْقَصْدُ اِلٰی مَا نُهِيْنَا عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ اپنے ہاتھ کو تمہارے منہ میں چھوڑ دیتا کہ تم اسے اونٹ کی طرح چبا جاتے۔

حضرت حکم، حضرت مجاہد سے اور وہ حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے فرمایا کہ جوان اونٹ کی طرح چبا لیتا۔

حضرت زرارہ بن اوفی، حضرت عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے آدمی کا بازو دانتوں سے کاٹا اس نے اپنا بازو کھینچا تو کاٹنے والے کے سامنے کے دانت گر گئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا ارادہ تھا کہ اپنے بھائی کا ہاتھ چبا لیتے جیسے اونٹ چبا لیتا ہے آپ نے اس کا معاوضہ باطل قرار دیا۔

حضرت شعبہ، حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس آدمی کا ہاتھ کاٹا گیا جب اس نے اپنا ہاتھ نکالا اگرچہ اس میں دوسرے آدمی کے دانت ضائع ہوگئے اور اس کے منہ سے ہاتھ نکالے بغیر دانتوں کو نکالنے کا قصد کرنا بھی حرام تھا اور اس سلسلے میں دانت ضائع کرنے کا ارادہ نہ کرنا اور اس کا ارادہ کرنا گناہ اور دیت کے اعتبار سے برابر نہیں، تو اسی طرح ہر وہ شخص جس کو کسی چیز کے لینے کا اختیار ہو اور اس کے لینے میں دوسرے کا ایسا نقصان ہوتا ہو جس کا قصد کرنا حرام ہے تو پھر بھی وہ شخص اپنی چیز لے سکتا ہے اگرچہ اس میں وہ چیز ضائع ہو رہی ہو جس کو قصداً ضائع کرنا حرام ہے یہی معاملہ دشمنوں کا ہے کہ ہمیں ان سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا ہم پر حرام ہے پس جس بات سے ہمیں روکا گیا ہے اس کا ارادہ کرنا حرام ہے لیکن جو کچھ ہمارے لیے جائز ہے اس کا ارادہ کرنا جائز

marfat.com

وَحَلَالٌ لَنَا الْقَصْدُ إِلٰى مَا أُبِيحَ لَنَا وَإِنْ كَانَ فِيهِ تَلَفُ مَا قَدْ حُرِّمَ عَلَيْنَا مِنْ غَيْرِهِمْ وَلَا ضَمَانَ عَلَيْنَا فِي ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔

ہے اگرچہ اس میں وہ چیز ضائع ہوتی ہے جس کو ضائع کرنا حرام ہے لہٰذا اس سلسلے میں ہم پر کوئی تاوان نہیں ہوگا حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ هَلْ يُقْتَلُ فِي دَارِ الْحَرْبِ أَمْ لَا

باب۔ بہت بوڑھے شخص کو دارالحرب میں قتل کر سکتے ہیں یا نہ؟

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ لَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلٰى جَيْشٍ إِلٰى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللهُ أَصْحَابَهُ۔

حضرت ابو بردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو آپ نے ابو عامر کی سربراہی میں ایک لشکر اوطاس کی طرف بھیجا درید بن صمہ کے ساتھ ان کا مقابلہ ہوا تو درید قتل ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھیوں کو شکست دی۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِقَتْلِ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ فِي الْحَرْبِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَبِأَنَّ دُرَيْدًا قَدْ كَانَ حِينَئِذٍ فِي حَالِ مَنْ لَا يُقَاتِلُ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ لڑائی میں بہت بوڑھے شخص کو قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا بلکہ ان دنوں درید لڑائی لڑنے کی حالت میں نہیں تھا (بہت بوڑھا تھا)

۹۱۵۔ وَرَوَوْا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ وَجَّهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ أَوْطَاسٍ فَأَدْرَكَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ رَبِيعُ بْنُ رَفِيعٍ فَأَخَذَ بِخِطَامِ جَمَلِهِ وَهُوَ يَظُنُّ أَنَّهُ امْرَأَةٌ فَإِذَا هُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ قَالَ مَاذَا تُرِيدُ مِنِّي قَالَ أَقْتُلُكَ ثُمَّ ضَرَبَهُ بِسَيْفِهِ قَالَ فَلَمْ يُغْنِ شَيْئًا قَالَ بِئْسَمَا سَلَّحَتْكَ أُمُّكَ خُذْ سَيْفِي هٰذَا مِنْ مُؤَخَّرِ رَحْلِي ثُمَّ اضْرِبْ وَارْفَعْ عَنِ

انہوں نے اس سلسلے میں مزید روایت کیا ہے حضرت محمد بن اسحٰق فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوطاس کی طرف لشکر بھیجا تو ربیع بن رفیع نے درید بن صمہ کو پایا انہوں نے اس کے اونٹ کی لگام پکڑ لی ان کا خیال تھا کہ وہ کوئی عورت ہے دیکھا تو ایک بہت بوڑھا شخص تھا اس نے کہا آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں انہوں نے فرمایا میں تجھے قتل کروں گا پھر اسے تلوار ماری لیکن اس نے کوئی کام نہ کیا درید نے کہا تمہاری ماں نے تمہیں ہتھیار رکھنے کا کیا ہی برا طریقہ سکھایا میرے کجاوے کی پچھلی جانب سے میری تلوار لے کر مارو لیکن ہڈیوں اور دماغ سے دور رکھنا میں

الْعِظَامِ وَاِدْفَعْ عَنِ الدِّمَاغِ فَاِنِّیْ كَذٰلِكَ كُنْتُ اَقْتُلُ الرِّجَالَ۔

قَالُوْا فَلَمَّا قُتِلَ دُرَيْدٌ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ فَانٍ لَا يَدْفَعُ عَنْ نَفْسِهٖ فَلَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الشَّيْخَ الْفَانِيَ يُقْتَلُ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ وَاَنَّ حُكْمَهٗ حُكْمُ الشُّبَّانِ لَا حُكْمُ النِّسْوَانِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِیْ قَتْلُ الشُّيُوْخِ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ وَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ كَالنِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ۔

۹۱۱- وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَابِسٍ عَنْ اَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً يَقُوْلُ لَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا كَبِيْرًا۔

فَفِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْمَنْعُ مِنْ قَتْلِ الشَّيْخِ۔

۹۱۲- وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا فِیْ حَدِيْثِ مُرَقَّعِ بْنِ صَيْفِیٍّ فِی الْمَرْاَةِ الْمَقْتُوْلَةِ مَا كَانَتْ هٰذِهٖ تُقَاتِلُ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَنْ اُبِيْحَ قَتْلُهٗ هُوَ الَّذِیْ يُقَاتِلُ وَلٰكِنْ لَمَّا رُوِیَ حَدِيْثُ دُرَيْدٍ وَهٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ الْاُخَرُ وَجَبَ اَنْ تُصَحَّحَ وَلَا يُدْفَعَ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ فَالنَّهْیُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَتْلِ الشُّيُوْخِ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ ثَابِتٌ فِی الشُّيُوْخِ الَّذِيْنَ لَا مَعُوْنَةَ لَهُمْ عَلٰى شَیْءٍ مِنْ اَمْرِ الْحَرْبِ مِنْ قِتَالٍ وَلَا رَاْیٍ وَحَدِيْثُ دُرَيْدٍ

بھی لوگوں کو اسی طرح قتل کیا کرتا تھا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب درید کو قتل کیا گیا اور وہ بہت بوڑھا شخص تھا اپنا دفاع نہیں کر سکتا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل کو ناپسند نہ فرمایا پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ دارالحرب میں بوڑھوں کو قتل کیا جا سکتا ہے اور ان کا حکم وہی ہے جو نوجوانوں کا ہے عورتوں والا حکم نہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ دارالحرب میں بوڑھوں کو قتل کرنا جائز نہیں اور وہ اس سلسلے میں عورتوں اور بچوں کی طرح ہیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت ابن بریدہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے تو فرماتے کسی بوڑھے شخص کو قتل نہ کرنا۔

تو اس حدیث میں بوڑھوں کو قتل کرنے کی ممانعت ہے۔

مرقع بن صیفی کی روایت میں ہے جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقتولہ عورت کو دیکھا تو فرمایا یہ تو لڑتی نہیں تھی تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اسی کو قتل کرنا جائز ہے جو لڑتا ہے لیکن جب درید کے سلسلے میں روایت اور دوسری روایات مروی ہیں تو ان کی تصحیح ضروری ہے تاکہ یہ روایات ایک دوسرے کو رد نہ کریں پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دارالحرب میں بوڑھوں کو قتل کرنے کی ممانعت ان بوڑھوں کے بارے میں ثابت ہے جو لڑائی میں حصہ لے کر یا اپنی رائے وغیرہ سے لشکر کی معاونت نہیں کرتے اور درید والی روایت ایسے بوڑھوں سے متعلق ہے جو لڑائی میں معاونت کرتے

marfat.com

علی الشیوخ الذی لھم معونۃ فی الحرب کما کان لدرید فلا باس بقتلھم وان لم یکونوا یقاتلون لان تلک المعونۃ التی تکون منھم اشد من کثیر من القتال و لعل القتال لایتئتم لمن یقاتل الا بھا فاذا کان ذلک کذلک قتلوا۔

والدلیل علی ذلک قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی حدیث رباح اخی حنظلۃ فی المرأۃ المقتولۃ ما کانت ھذہ تقاتل ای فلا تقتل فانھا لا تقاتل فاذا قاتلت قتلت واذ تفعت العلۃ التی لھا منع من قتلھا وفی قتلھم درید بن الصمۃ للعلۃ التی ذکرنا ودلیل علی انہ لا باس بقتل المرأۃ اذا کانت ایضا ذات تدبیر فی الحرب کالشیخ الکبیر ذی الرأی فی امور الحرب۔

فھذا الذی ذکرنا ھو الذی یوجبہ تصحیح معانی ھذہ الاثار۔

وقد نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن قتل اصحاب الصوامع۔

۹۱۸- **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال اخبرنا ابراھیم بن اسمعیل بن ابی حبیبۃ الاشھلی عن داود بن حصین عن عکرمۃ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان اذا بعث جیوشہ قال لا تقتلوا اصحاب الصوامع۔

فلما جرت سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی ترک قتل اصحاب الصوامع الذین حبسوا انفسھم عن الناس

ہیں جیسا کہ درید کرتا تھا پس ان کو قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ وہ لڑتے نہ ہوں کیونکہ ان سے جو معاونت حاصل ہوتی ہے وہ لڑائی سے بھی زیادہ شدید ہوتی ہے کیونکہ لڑنے والے کی لڑائی ایسی مدد سے ہی تو درست ہوتی ہے۔

جب صورت حال یہ ہے تو انہیں قتل کیا جائے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اس بات پر دلیل جو حنظلہ کے بھائی رباح کی روایت میں منقول ہے آپ نے مقتولہ عورت کے بارے میں فرمایا یہ تو لڑتی نہیں تھی یعنی اس کو قتل نہ کیا جاتا کیونکہ یہ لڑتی نہیں تھی جب وہ لڑے تو اسے قتل کیا جائے کیونکہ جس وجہ سے اس کو قتل کرنا منع تھا وہ ختم ہو گئی اور اس مذکورہ علت کی وجہ ان کا درید بن صمہ کو قتل کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اگر عورت لڑائی کی تدبیر بتانے والی ہو تو اسے قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں جیسے لڑائی کے امور میں ماہرانہ رائے رکھنے والے [illegible] کو قتل۔ معانی روایات کی تصحیح ہے جو کچھ ثابت ہوتا ہے وہ یہی ہے جسے ہم نے ذکر کیا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت گاہوں میں عبادت کرنے والوں کو قتل کرنے سے بھی منع فرمایا۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب لشکروں کو بھیجتے تو فرماتے عبادت کے لیے گوشہ نشینوں کو قتل نہ کرنا۔

توجب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت جاری ہے کہ وہ لوگ جو دوسروں سے الگ ہو کر عبادت گاہوں میں بیٹھ جاتے ہیں اور ان کی کنارہ کشی کی وجہ سے مسلمان بے خوف ہو جاتے ہیں

وَانْقَطَعُوْا عَنْهُمْ وَاٰمِنَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ نَّاحِيَتِهِمْ دَلَّ ذٰلِكَ اَيْضًا عَلٰى اَنَّ كُلَّ مَنْ اٰمِنَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ نَّاحِيَتِهٖ مِنِ امْرَاَةٍ اَوْ شَيْخٍ فَانٍ اَوْ صَبِيٍّ كَذٰلِكَ اَيْضًا لَا يُقْتَلُوْنَ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَهُوَ قِيَاسُ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

تو یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ مسلمان جس شخص سے بھی اس کی علیحدگی کی وجہ سے بے خوف ہو جائیں وہ عورت ہو، بہت بوڑھا آدمی ہو یا بچہ ہو، ان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ اس باب کا یہی بیان ہے حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کا یہی قول ہے حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رحمہما اللہ کے قول کا قیاس بھی یہی ہے۔

بَابُ ٢٢٨ الرَّجُلِ يَقْتُلُ قَتِيْلًا فِيْ دَارِ الْحَرْبِ هَلْ يَكُوْنُ لَهٗ سَلَبُهٗ اَمْ لَا

باب۔ جو شخص دارالحرب میں کسی کو قتل کرے تو مقتول کا سامان اس کو ملے گا یا نہیں

٩١٩۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ السَّلَبَ لِلْقَاتِلِ۔

حضرت صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقتول کا) سامان، قاتل کے لیے قرار دیا۔

٩٢٠۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْتَدَبَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزُّبَيْرَ فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَقَتَلَهٗ فَجَعَلَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهٗ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مشرک نے لڑائی کی دعوت دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا وہ اس کی طرف نکلے اور اسے قتل کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سامان، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے قرار دیا۔

٩٢١۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو السَّكْسَكِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر اپنے والد سے اور وہ حضرت خالد بن ولید اور حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقتول کے) سامان کا قاتل کے لیے فیصلہ فرمایا

٩٢٢۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ

حضرت عوف بن مالک اشجعی سے مروی ہے فرماتے ہیں غزوہ موتہ کے دن میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ

marfat.com

نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قُلْتُ لِخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ يَوْمَ مُؤْتَةَ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُخَمِّسِ السَّلَبَ قَالَ بَلٰى۔

نہیں جانتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے مال و اسباب میں پانچواں حصہ نہیں رکھا انہوں نے فرمایا ہاں میں جانتا ہوں۔

۹۲۳ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ اَبَا قَتَادَةَ سَلَبَ قَتِيْلٍ قَتَلَهٗ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس مقتول کا مال بطور نفل (اضافی طور پر) دیا جسے انہوں نے قتل کیا تھا۔

---

۹۲۴ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ قَالَ فَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاسْتَدَرْتُ لَهٗ حَتّٰى اَتَيْتُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ فَضَرَبْتُهٗ بِالسَّيْفِ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهٖ ضَرْبَةً حَتّٰى قَطَعْتُ حَبْلَ الدِّرْعِ فَاَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِيْ ضَمَّةً حَتّٰى وَجَدْتُ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِيْ فَلَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ فَقَالَ اَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ رَجَعُوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ قَالَ فَقُمْتُ مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ الثَّالِثَةَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُكَ يَا اَبَا قَتَادَةَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے غلام، ابو محمد، ان سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم غزوۂ حنین کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے جب ہم آمنے سامنے ہوئے تو مسلمانوں نے حملہ کیا فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ مشرکین میں سے ایک شخص، ایک مسلمان پر حملہ آور ہوا میں اس کی طرف پھرا حتی کہ اس کے پیچھے سے آیا اور اس کی گردن پر تلوار ماری حتی کہ اس کی زرہ کی زنجیر کاٹ دی وہ میری طرف متوجہ ہوا اور مجھ سے اچھی طرح چمٹ گیا میں نے اس سے موت کی بو پائی پھر اسے موت آگئی تو اس نے مجھے چھوڑ دیا میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملا اور پوچھا لوگوں کا کیا حال ہے؟ انہوں نے فرمایا جیسے خدا کا حکم ہے پھر لوگ واپس لوٹ گئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی شخص کو قتل کیا ہو اور اس کے پاس گواہ موجود ہوں تو اس کا سامان اس (قاتل) کے لیے ہوگا فرماتے ہیں میں اٹھا اور کہا میری گواہی کون دے گا؟ پھر بیٹھ گیا پھر دوسری بار کہا تیسری بار بھی یہی بات کہی میں پھر کھڑا ہو گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو قتادہ! کیا بات ہے میں نے سارا واقعہ سنا دیا قوم میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ سچ کہتے ہیں اور اس مقتول کا سامان میرے پاس ہے یا رسول اللہ! انہیں میری طرف سے راضی کر دیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَلَبُ ذٰلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنِّي يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَاهَا اللهِ إِذًا لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِّنْ أُسْدِ اللهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللهِ وَعَنْ رَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَعْطِهِ إِيَّاهُ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَأَعْطَانِيهِ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ ۔

۹۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ قَتَلَ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِينَ فَنَفَّلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهُ وَدِرْعَهُ فَبَاعَهُ بِخَمْسِ أَوَاقٍ ۔

۹۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَقَتَلَ أَبُو طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِينَ رَجُلًا فَأَخَذَ أَسْلَابَهُمْ ۔

۹۲۷ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ فَقَتَلْتُ رَجُلًا مِّنْهُمْ ثُمَّ جِئْتُ بِجَمَلِهِ أَقُودُهُ عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ فَقَالُوا ابْنُ الْأَكْوَعِ فَقَالَ لَهُ سَلَبُهُ

نے فرمایا نہیں خدا کی قسم، حضور ایسا نہیں کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کے شیروں میں سے ایک شیر اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑا اور اس کا سامان تمہیں دے دیں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس نے وہ سامان مجھے دے دیا میں نے زرہ بیچ کر اس سے بنو سلمہ میں کھجوریں خرید لیں اور یہ پہلا مال تھا جو اسلام میں مجھے ملا۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں انہوں نے ایک مشرک کو قتل کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا سامان اور زرع بطور نفل عطا فرمائی چنانچہ انہوں نے وہ زرہ پانچ اوقیہ (سونے) کے بدلے بیچ دی (ایک اوقیہ ڈیڑھ اونس کا ہوتا ہے۔

حضرت اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین کے دن فرمایا جس نے کسی شخص کو قتل کیا تو اس کا سامان اس کے لیے ہوگا چنانچہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس دن بیس آدمیوں کو قتل کرکے ان کا سامان حاصل کیا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوازن قبیلے کے خلاف جہاد کیا تو میں نے ان کا ایک آدمی قتل کر دیا پھر اس کا اونٹ لے آیا جس پر اس کا کجاوہ اور دیگر سامان تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی آپ کے ساتھ صحابہ کرام بھی تھے آپ نے فرمایا اس شخص کو کس نے قتل کیا ہے ان سب نے کہا حضرت ابن اکوع رضی اللہ عنہ نے، آپ نے فرمایا اس کا سارا سامان ان کے لیے ہے۔

marfat.com

اَجْمَعُ۔

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَيْسٍ عَنِ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ فَجَلَسَ يَتَحَدَّثُ عِنْدَ اَصْحَابِهِ ثُمَّ انْسَلَّ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ اُطْلُبُوْهُ فَاقْتُلُوْهُ فَسَبَقْتُهُمْ اِلَيْهِ فَقَتَلْتُهُ وَاَخَذْتُ سَلَبَهُ فَنَفَّلَنِيْ اِيَّاهُ۔

حضرت ابن سلمہ بن اکوع، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے کہ آپ کے پاس مشرکین کا ایک جاسوس آیا آپ صحابہ کرام کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے لگے تو وہ کھسک گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے تلاش کر کے قتل کر دو حضرت سلمہ بن اکوع فرماتے ہیں میں سب سے پہلے اس تک پہنچا قتل کیا اور اس کا سامان لے آیا تو حضور علیہ السلام نے وہ سامان مجھے دے دیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ كُلَّ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فِيْ دَارِ الْحَرْبِ فَلَهٗ سَلَبُهٗ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَكُوْنُ السَّلَبُ لِلْقَاتِلِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْاِمَامُ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَاِنْ كَانَ قَالَ ذٰلِكَ لِيُحَرِّضَ النَّاسَ عَلَى الْقِتَالِ فِيْ وَقْتٍ يَحْتَاجُ فِيْهِ اِلٰى تَحْرِيْضِهِمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَاِنْ لَمْ يَقُلْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَمَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَسَلَبُهٗ غَنِيْمَةٌ وَحُكْمُهٗ حُكْمُ الْغَنَائِمِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے کہ جو شخص دار الحرب میں کسی کو قتل کرے تو اس کا سارا سامان اسی کا ہوگا اور انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک امام یہ نہ کہے کہ جس نے کسی کو قتل کیا ہے اس کا سامان اس کے لیے ہے، اس وقت تک سامان قاتل کے لیے نہیں ہوگا اور اگر وہ ترغیب کی ضرورت کے پیش نظر لوگوں کو جہاد کی ترغیب دینے کے لیے یہ الفاظ کہے تو اسی طرح ہوگا جیسے اس نے کہا اور اگر وہ یہ الفاظ نہ کہے تو جو آدمی کسی کو قتل کرے اس کا سامان غنیمت قرار پائے گا اور اس کا حکم وہی ہوگا جو مال غنیمت کا ہوتا ہے۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْمَا احْتَجَّ بِهٖ عَلَيْهِمْ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الْاٰثَارِ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا اَنَّ قَوْلَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ لِقَوْلٍ كَانَ تَقَدَّمَ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ جَعَلَ بِهٖ سَلَبَ كُلِّ مَقْتُوْلٍ لِمَنْ قَتَلَهٗ وَكَذٰلِكَ مَا ذُكِرَ فِيْهِ مِنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَبَ لِلْقَاتِلِ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى اَيْضًا۔

پہلے قول والوں نے جن روایات سے استدلال کیا ہے اس کے جواب میں ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ حضرت خالد بن ولید اور حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہما کا قول کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال و اسباب کا فیصلہ قاتل کے حق میں فرمایا تو ہو سکتا ہے اس کا مطلب وہی ہو جس کا پہلے ذکر ہوا کہ ہر مقتول کا سامان اس کے قاتل کو ملے گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان (بعد والی) روایات میں جو کچھ ذکر کیا گیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کا سامان قاتل کو دیا اس کا یہ دوسرا مفہوم ہو۔

marfat.com

٩٢٩ - وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ السَّلَبَ لَا يَجِبُ لِلْقَاتِلِ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ إِنِّي لَوَاقِفٌ يَوْمَ بَدْرٍ بَيْنَ غُلَامَيْنِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ لَوْ أَنِّي بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ أَتَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ فَقُلْتُ مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَتَرَجَّلُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا تَرَيَانِ هٰذَا صَاحِبُكُمُ الَّذِي تَسْأَلَانِ عَنْهُ فَابْتَدَرَاهُ فَضَرَبَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ أَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ أَمَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا قَالَ فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَقَضَى بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَالْآخَرُ مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ.

أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ لَهُمَا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ كِلَاكُمَا قَتَلْتُمَاهُ ثُمَّ قَضَى بِالسَّلَبِ لِأَحَدِهِمَا دُونَ الْآخَرِ فَفِي هٰذَا دَلِيلٌ أَنَّ السَّلَبَ لَوْ كَانَ وَاجِبًا لِلْقَاتِلِ بِقَتْلِهِ إِيَّاهُ لَكَانَ قَدْ وَجَبَ سَلَبُهُ لَهُمَا وَلَمْ يَكُنْ

اس بات پر کہ مقتول کا سامان قاتل کو دینا ضروری نہیں یہ روایات دلالت کرتی ہیں حضرت صالح بن ابراہیم اپنے باپ سے اور وہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں غزوۂ بدر کے دن دو نوعمر لڑکوں کے درمیان کھڑا تھا میں چاہتا تھا کہ ان کی بجائے کسی زیادہ بہادر کے درمیان ہوتا ان دونوں میں سے ایک نے مجھے اشارہ کر کے پوچھا کہ چچا جان! کیا آپ ابوجہل کو جانتے ہیں میں نے کہا اے بھتیجے! تمہارا اس سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے اللہ کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر میں اسے دیکھ لوں تو میرا جسم اس کے جسم سے جدا نہ ہوگا یہاں تک کہ ہم سے جس نے جلدی مرنا ہو، مر جائے (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں) مجھے اس کی بات پر تعجب ہوا تو دوسرے نے مجھے اشارہ کرتے ہوئے وہی بات کہی زیادہ وقت نہ گزرا کہ میری نظر ابوجہل پر پڑی وہ لوگوں کے درمیان ٹہل رہا تھا میں نے کہا کیا تم دیکھ رہے ہو تمہارا مطلوب جس کے بارے میں تم پوچھ رہے تھے یہی ہے وہ دونوں جلدی جلدی اس کی طرف بڑھے اور اپنی تلواروں سے مارتے ہوئے قتل کر دیا پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ بتایا آپ نے فرمایا تم میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے تو ان میں ہر ایک نے کہا میں نے اسے قتل کیا ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کر لی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا نہیں راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تلواروں کو دیکھا تو فرمایا تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے اور آپ نے اس کے سامان کا فیصلہ حضرت معاذ بن عمرو بن جموح کے حق میں کیا اور یہ دونوں حضرت معاذ بن عمرو بن ۲

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس حدیث کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا کہ تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے پھر ان میں سے ایک کے لیے سامان کا فیصلہ فرمایا دوسرے کے لیے نہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اگر قاتل کو قتل کرنے کی وجہ سے سامان دینا واجب ہوتا تو ان دونوں کے لیے واجب

marfat.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَزِعُهُ مِنْ أَحَدِهِمَا فَيَدْفَعُهُ إِلَى الْآخَرِ.

أَلَا تَرَى أَنَّ الْإِمَامَ لَوْ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَقَتَلَ رَجُلَانِ قَتِيلًا إِنَّ سَلَبَهُ لَهُمَا نِصْفَيْنِ وَإِنَّهُ لَيْسَ لِلْإِمَامِ أَنْ يُحْرِمَهُ أَحَدَهُمَا وَيَدْفَعَهُ إِلَى الْآخَرِ لِأَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لَهُ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ مَا لِصَاحِبِهِ وَهُمَا أَوْلَى بِهِ مِنَ الْإِمَامِ.

فَلَمَّا كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَلَبِ أَبِي جَهْلٍ أَنْ يَجْعَلَهُ لِأَحَدِ قَاتِلَيْهِ دُونَ الْآخَرِ دَلَّ ذَلِكَ أَنَّهُ كَانَ أَوْلَى بِهِ مِنْهُمَا لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَالَ يَوْمَئِذٍ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ.

۹۳۰ - وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَدْرٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَلَمَّا هَزَمَهُمُ اللهُ تَعَالَى اتَّبَعَهُمْ طَائِفَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَقْتُلُونَهُمْ وَأَحْدَقَتْ طَائِفَةٌ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوْلَتْ طَائِفَةٌ بِالْعَسْكَرِ وَالنَّهْبِ فَلَمَّا نَفَى اللهُ الْعَدُوَّ وَرَجَعَ الَّذِينَ طَلَبُوهُمْ قَالُوا لَنَا النَّفَلُ نَحْنُ طَلَبْنَا الْعَدُوَّ وَبِنَا نَفَاهُمُ اللهُ وَهَزَمَهُمْ وَقَالَ الَّذِينَ أَحْدَقُوا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْتُمْ بِأَحَقَّ مِنَّا بَلْ هُوَ لَنَا نَحْنُ أَحْدَقْنَا بِرَسُولِ

ہوتا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایک سے لے کر دوسرے کو دے دیتے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر امام اعلان کرے کہ جو شخص کسی کو قتل کرے گا تو مقتول کا سامان اسے ملے گا پھر دو آدمی کسی کو قتل کریں تو دونوں کو نصف نصف ملے گا اور امام ایک کو محروم کر کے سارا سامان دوسرے کو نہیں دے سکتا کیونکہ ان میں سے ہر ایک کا دوسرے کے برابر حق ہے اور وہ اس میں امام سے زیادہ حق رکھتے ہیں۔

تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حق تھا کہ ابوجہل کا سامان اس کے ایک قاتل کو عطا فرمائیں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں کی نسبت زیادہ اختیار تھا کیونکہ آپ نے اس دن یہ اعلان نہیں فرمایا تھا کہ جو شخص کسی کو قتل کرے گا اس کا سامان اسے ہی ملے گا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف تشریف لے گئے تو آپ کا دشمنوں سے مقابلہ ہوا جب اللہ تعالیٰ نے ان کو بھگا دیا تو مسلمانوں کا ایک گروہ انہیں قتل کرنے کے لیے ان کے پیچھے گیا ایک جماعت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد (آپ کی حفاظت کر رہی) تھی اور ایک جماعت ان (کفار) کے لشکر کو قابو کرنے اور غنیمت حاصل کرنے میں مصروف تھی جب دشمن بھاگ گئے اور ان کے پیچھے جانے والے واپس لوٹ آئے تو انہوں نے کہا غنیمت ہمارے لیے ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذریعے ان کو دور کیا اور بھگایا اور جو لوگ حضور علیہ السلام کی حفاظت کر رہے تھے انہوں نے کہا تم، ہم سے زیادہ حق نہیں رکھتے بلکہ وہ ہمارے لیے ہے کیونکہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے رہے کہ کہیں دشمن دھوکے سے آپ پر حملہ نہ کر دے اور جن لوگوں نے دشمن کے لشکر کو قابو کیا اور مال حاصل کیا انہوں نے کہا اللہ کی قسم! تم لوگ ہم سے زیادہ حق نہیں رکھتے ہم نے اسے اکٹھا کیا اور

اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم لا ینال منہ العدو غرۃ وقال الذین استولوا علی العسکر والذھب واللہ ما انتم باحق بہ منا نحن حویناہ واستولینا فانزل اللہ تبارک وتعالی یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول الی قولہ ان کنتم مؤمنین فقسمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بینہم عن فواق۔

افلا تری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لم یفضل فی ذلک الذین تولوا القتل علی الآخرین فثبت بذلک ان سلب المقتول لا یجب للقاتل بقتلہ صاحبہ الا ان یجعل الامام ایاہ لہ علی ما فیہ صلاح المسلمین من التحریض علی قتال عدوھم۔

٩٣١- وقد حدثنا فھد قال ثنا حجاج بن المنھال قال ثنا حماد بن سلمۃ عن بدیل بن میسرۃ العقیلی عن عبد اللہ بن شقیق عن رجل من بلقین قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بوادی القری فقلت یا رسول اللہ لمن المغنم قال للہ سھم وللاربعۃ اسھم فقلت فھل احد احق بشیء من المغنم من احد قال لا حتی السھم یاخذہ احدکم من جنبہ فلیس ھو احق بہ من اخیہ۔

٩٣٢- حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا یوسف بن عدی قال ثنا عبد اللہ بن ادریس عن خالد الحذاء عن عبد اللہ بن شقیق عن رجل من بلقین عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثلہ۔

قال ابو جعفر افلا تری ان رسول

قبضے میں رکھا، چنانچہ اللہ تعالی نے آیت کریمہ نازل فرمائی، " آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرما دیجیے غنیمتیں اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں۔ (آخر تک آیت)

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان مال غنیمت برابر تقسیم فرما دیا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں قتل کرنے والوں کو دوسروں پر کوئی فضیلت نہ دی اس سے ثابت ہوا کہ مقتول کا سامان، قاتل کے لیے صرف قتل کی وجہ سے واجب نہیں البتہ اگر امام مسلمانوں کی بہتری کے لیے ان کو جہاد کی ترغیب دیتے ہوئے اسے مال دے تو ایسا کر سکتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ، بلقین (ایک جگہ کا نام) کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ وادی قری میں تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مال غنیمت کس کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا ایک حصہ اللہ تعالی کے لیے ہے اور (بقیہ) چار حصے ان (مجاہدین) کے لیے ہیں میں نے پوچھا کیا مال غنیمت میں کسی شخص کا دوسرے کی نسبت زیادہ حق ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں حتی کہ اگر تم میں سے کوئی شخص مقتول کے جسم سے تیر نکالے تو اپنے دوسرے بھائی کی نسبت کا بھی زیادہ حقدار نہیں ہے۔

حضرت خالد حذاء، حضرت عبد اللہ بن شقیق سے وہ بلقین کے ایک شخص سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کیا تم نہیں

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْغَنِيْمَةَ خُمُسًا مِّنْهَا لِلّٰهِ تَعَالٰى وَاَرْبَعَةَ اَخْمَاسٍ لِاَصْحَابِهٖ وَبَيَّنَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ جَنْبِهٖ فَنَزَعَهٗ لَمْ يَكُنْ اَحَقَّ بِهٖ مِنْ اَخِيْهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ كُلَّ مَا تَوَلَّاهُ الرَّجُلُ فِي الْقِتَالِ وَكُلَّ مَا تَوَلّٰى غَيْرُهٗ مِمَّنْ هُوَ حَاضِرُ الْقِتَالِ اِنَّهُمَا فِيْهِ سَوَآءٌ.

فَاِنْ قَالَ قَآئِلٌ اِنَّ الَّذِيْ ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ سَلَبِ اَبِيْ جَهْلٍ وَمِمَّا ذَكَرْتُمُوْهُ فِيْ حَدِيْثِ عُبَادَةَ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِيْ يَوْمِ بَدْرٍ قَبْلَ اَنْ يُّجْعَلَ الْاَسْلَابُ لِلْقَاتِلِيْنَ ثُمَّ جَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ الْاَسْلَابَ لِلْقَاتِلِيْنَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَنَسَخَ ذٰلِكَ مَا تَقَدَّمَهٗ.

قِيْلَ لَهٗ مَا دَلَّ مَا ذَكَرْتَ عَلٰى نَسْخِ شَيْءٍ مِّمَّا تَقَدَّمَهٗ لِاَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ الَّذِيْ كَانَ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ بِهٖ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فِيْ تِلْكَ الْحَرْبِ لَا غَيْرَ ذٰلِكَ كَمَا قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ مَنْ اَلْقٰى سِلَاحَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلٰى كُلِّ مَنْ اَلْقٰى سِلَاحَهٗ فِيْ غَيْرِ تِلْكَ الْحَرْبِ.

وَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ حُكْمَ مَا كَانَ قَبْلَ حُنَيْنٍ اَنَّ الْاَسْلَابَ لَا تَجِبُ لِلْقَاتِلِيْنَ ثُمَّ حَدَثَ فِيْ يَوْمِ حُنَيْنٍ هٰذَا الْقَوْلُ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ نَاسِخًا لِّمَا تَقَدَّمَ وَاحْتَمَلَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ نَاسِخًا لَّهٗ لَمْ نَجْعَلْهُ نَاسِخًا حَتّٰى نَعْلَمَ ذٰلِكَ يَقِيْنًا.

۹۳۳ - وَمِمَّا قَدْ دَلَّ اَيْضًا عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ

دیکھتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے اور باقی چار حصے صحابہ کرام کے لیے مقرر فرماتے اور اسے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی (کافر کے) پہلو میں تیر مارے پھر اسے نکالے تو تنہا اس کا حق دار نہیں ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ انسان جنگ میں جو کچھ حاصل کرتا ہے اور جو کچھ اس کا غیر حاصل کرتا ہے جو لڑائی کے وقت موجود ہے یہ دونوں اس (تمام مال) میں برابر ہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جو کچھ تم نے ابوجہل کے مال کا اور جو کچھ تم نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ذکر کیا وہ بدر کے دن کا واقعہ ہے اور یہ قتل کرنے والوں کے لیے حصہ مقرر کرنے سے پہلے کی بات ہے پھر غزوۂ حنین کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولین کا سامان قتل کرنے والوں کے لیے مقرر فرمایا آپ نے فرمایا جو شخص کسی کو قتل کرے اس کا سازوسامان اس (قاتل) کے لیے ہوگا۔ لہٰذا اس سے پہلا حکم منسوخ ہوگیا۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ پہلے حکم کے نسخ پر دلالت نہیں کرتا کیونکہ غزوۂ حنین کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس نے اس لڑائی میں کسی کو قتل کیا، اس کے علاوہ مراد نہ ہو جس طرح آپ نے فتح مکہ کے دن فرمایا جو شخص ہتھیار ڈال دے گا اسے امن حاصل ہوگا تو اس سے کسی دوسری لڑائی میں ہتھیار ڈالنا مراد نہیں۔

پس جب ثابت ہوگیا کہ غزوۂ حنین سے پہلے مقتول کا اسلاب قاتل کے لیے نہیں ہوتا تھا پھر حنین کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی سامنے آیا تو اب اس بات کا احتمال ہے کہ یہ حکم، پہلے حکم کے لیے ناسخ ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ناسخ نہ ہو تو جب تک ہمیں یقین کے ساتھ معلوم نہ ہو ہم اسے ناسخ قرار نہیں دیں گے۔

اس کے ناسخ نہ ہونے پر یہ روایت بھی دلالت کرتی ہے

maktabah.org

الْقَوْلَ لَيْسَ بِنَاسِخٍ لِمَا كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْحُكْمِ اَنَّ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ الْبَرَاءَ ابْنَ مَالِكٍ اَخَا اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَارَزَ مَرْزُبَانَ الضَّرَادَةِ فَطَعَنَهُ طَعْنَةً فَكَسَرَ الْقَرَبُوْسَ وَخَلَصَتْ اِلَيْهِ فَقَتَلَهُ فَقُوِّمَ سَلَبُهُ ثَلَاثِيْنَ اَلْفًا فَلَمَّا صَلَّيْنَا الصُّبْحَ غَدَا عَلَيْنَا عُمَرُ فَقَالَ لِاَبِيْ طَلْحَةَ اِنَّا كُنَّا لَا نُخَمِّسُ الْاَسْلَابَ وَاِنَّ سَلَبَ الْبَرَاءِ قَدْ بَلَغَ مَالًا وَلَا اَرَانَا اِلَّا خَامِسِيْهِ فَقَوَّمْنَاهُ ثَلَاثِيْنَ اَلْفًا فَدَفَعْنَا اِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سِتَّةَ اٰلَافٍ فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اِنَّا كُنَّا لَا نُخَمِّسُ الْاَسْلَابَ ثُمَّ خَمَّسَ سَلَبَ الْبَرَاءِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يُخَمِّسُوْنَ وَلَهُمْ اَنْ يُخَمِّسُوْا وَاَنَّ الْاَسْلَابَ لَا يَجِبُ لِلْقَاتِلِيْنَ دُوْنَ اَهْلِ الْعَسْكَرِ وَقَدْ حَضَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا كَانَ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهُ عَلٰى كُلِّ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فِيْ تِلْكَ الْحَرْبِ خَاصَّةً ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے بھائی براء بن مالک کی ضرارہ کے حاکم سے لڑائی ہوئی تو انہوں نے اسے نیزہ مارا جو اس کی زین کا پچھلا حصہ توڑ کر اس شخص تک پہنچ گیا جس سے وہ ہلاک ہو گیا اس کے سامان کی قیمت تیس ہزار لگائی جب ہم نے صبح کی نماز پڑھی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہم سامان کا خمس نہیں لیتے اور حضرت براء نے جو سامان حاصل کیا وہ بہت زیادہ مال ہے اور ہم اس کا صرف ایک خمس لیں گے راوی فرماتے ہیں ہم نے اس مال کی قیمت لگائی تو وہ تیس ہزار کا تھا چنانچہ ہم نے چھ ہزار، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیئے، تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم مقتول کے ساز و سامان کا خمس نہیں لیتے پھر حضرت براء رضی اللہ عنہ کے سامان کا خمس لے لیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ خمس لیتے نہیں تھے لیکن لے سکتے تھے نیز یہ کہ وہ سامان لشکر کو چھوڑ کر صرف قاتلوں کو دینا واجب نہیں اور (یہ بات بھی ہے کہ) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حنین کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کے وقت موجود تھے جب آپ نے فرمایا کہ جس نے کسی کو قتل کیا تو اس کا سامان اس قاتل کے لیے ہو گا تو ان کے نزدیک یہ ارشاد گرامی صرف اسی لڑائی کے ساتھ خاص نہ تھا۔

۹۳۴ ۔ وَقَدْ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَضَرَ ذٰلِكَ اَيْضًا بِحُنَيْنٍ وَقَضٰى لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاَسْلَابِ الْقَتْلٰى الَّذِيْنَ قَتَلَهُمْ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهُ مُوْجِبًا بِخِلَافِ مَا اَرَادَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ سَلَبِ الْمَرْزُبَانِ ۔

اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بھی حنین کی جنگ میں موجود تھے اور انہوں نے جن لوگوں کو قتل کیا تھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامان کا ان کے حق میں فیصلہ فرمایا اور آپ کے نزدیک یہ ضروری نہ تھا بخلاف اس کے جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مرزبان کے مال میں فیصلہ فرمایا۔

۹۳۵ ۔ وَقَدْ كَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَاضِرًا ذٰلِكَ اَيْضًا مِنْ رَسُوْلِ

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ غزوہ حنین کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُنَيْنٍ وَمِنْ عُمَرَ فِي يَوْمِ الْبَرَاءِ فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهُ عَلٰى مَا رَأٰى عُمَرُ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لَمْ يَجْعَلُوْا قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهُ سَلَبُهُ عَلَى النَّسْخِ لِلْحُكْمِ الْمُتَقَدِّمِ لِذٰلِكَ

۹۳۶ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ مَكْحُوْلًا أَيُخَمَّسُ السَّلَبُ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ الْبَرَاءَ ابْنَ مَالِكٍ بَارَزَ رَجُلًا مِنْ عُظَمَاءِ فَارِسَ فَقَتَلَهُ فَأَخَذَ الْبَرَاءُ سَلَبَهُ فَكَتَبَ فِيْهِ إِلٰى عُمَرَ فَكَتَبَ عُمَرُ إِلَى الْأَمِيْرِ أَنِ اقْبِضْ إِلَيْكَ خُمُسَهُ وَادْفَعْ إِلَيْهِ مَا بَقِيَ فَقَبَضَ الْأَمِيْرُ خُمُسَهُ۔

فَهٰذَا مَكْحُوْلٌ قَدْ ذَهَبَ أَيْضًا فِي الْأَسْلَابِ إِلٰى مَا ذَكَرْنَا۔

۹۳۷ - وَقَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْأَنْفَالِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْفَرَسُ مِنَ النَّفْلِ ثُمَّ عَادَ لِمَسْأَلَتِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذٰلِكَ أَيْضًا ثُمَّ قَالَ الرَّجُلُ الْأَنْفَالُ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ مَا هِيَ قَالَ الْقَاسِمُ فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُ حَتّٰى كَادَ يُخْرِجُهُ۔

۹۳۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ والے واقعہ کے دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے اور ان کے نزدیک بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ خیال اس (حضور علیہ السلام کے قول) کے خلاف تھا۔ تو یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جنہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ حنین والے دن کے قول کو بدر والے حکم کے لیے ناسخ قرار نہیں دیا۔

حضرت یحییٰ بن حمزہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان نے بیان کیا ان کو ان کے والد نے خبر دی انہوں نے حضرت مکحول سے پوچھا کیا مقتول کے سامان سے پانچواں حصہ آجائیگا انہوں نے فرمایا مجھ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایران کے ایک بڑے آدمی سے لڑائی ہوئی تو انہوں نے اسے قتل کر کے اس کا سامان لے لیا پھر اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے امیر لشکر کو لکھا پانچواں حصہ لیں اور باقی ان کو دے دیں چنانچہ امیر نے پانچواں حصہ قبضہ کر لیا۔

تو یہ حضرت مکحول رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے مقتول کے اسباب کے سلسلے میں وہی مذہب اختیار کیا جو ہم نے ذکر کیا ہے۔

حضرت قاسم بن محمد فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو سنا وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھ رہا تھا حضرت ابن عباس نے فرمایا گھوڑا مال غنیمت سے ہے اس نے اپنا سوال دہرایا تو حضرت ابن عباس نے وہی بات فرمائی پھر اس شخص نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جس انفال کا ذکر کیا وہ کیا ہے حضرت قاسم فرماتے ہیں وہ مسلسل سوال کرتا رہا حتیٰ کہ قریب تھا آپ اسے ہم نکال دیتے۔

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے ایک آدمی کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے غنیمتوں کے بارے میں سوال کرتے ہوئے سنا تو انہوں

الْأَنْفَالِ فَقَالَ السَّلَبُ وَالْفَرَسُ مِنَ الْأَنْفَالِ۔

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ وَرَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَا ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَهُ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَسَأَلَهُ عَنِ السَّلَبِ فَقَالَ السَّلَبُ مِنَ النَّفَلِ وَفِي النَّفَلِ الْخُمُسُ۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَدْ جَعَلَ فِي السَّلَبِ الْخُمُسَ وَجَعَلَهُ مِنَ الْأَنْفَالِ وَقَدْ كَانَ عَلِمَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مِنْ تَسْلِيمِهِ إِلَى الزُّبَيْرِ سَلَبَ الْقَتِيلِ الَّذِي كَانَ قَتَلَهُ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا تَقَدَّمَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَنْسُوخًا وَأَنَّ مَا قَضٰى بِهِ مِنْ سَلَبِ الْقَتِيلِ الَّذِي قَتَلَهُ الزُّبَيْرُ إِنَّمَا كَانَ لِقَوْلٍ كَانَ قَدْ تَقَدَّمَ مِنْهُ أَوْ لِمَعْنًى غَيْرِ ذٰلِكَ۔

فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْآثَارِ۔

وَأَمَّا وَجْهُ النَّظَرِ فِي ذٰلِكَ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْإِمَامَ لَوْ بَعَثَ سَرِيَّةً وَهُوَ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَتَخَلَّفَ هُوَ وَسَائِرُ الْعَسْكَرِ عَنِ الْمُضِيِّ مَعَهَا فَغَنِمَتْ تِلْكَ السَّرِيَّةُ غَنِيمَةً كَانَتْ تِلْكَ الْغَنِيمَةُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ سَائِرِ أَهْلِ الْعَسْكَرِ وَإِنْ لَمْ يَكُونُوا تَوَلَّوْا مَعَهُمْ قِتَالًا وَلَا تَكُونُ هٰذِهِ السَّرِيَّةُ أَوْلٰى بِمَا غَنِمَتْ مِنْ سَائِرِ أَهْلِ الْعَسْكَرِ وَإِنْ كَانَتْ قَاتَلَتْ حَتّٰى

نے فرمایا مقتول کا سامان اور گھوڑا مال غنیمت ہے۔

حضرت قاسم بن محمد سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عراق کی جانب سے ایک آدمی آیا اس نے مقتول کے سامان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ سامان مال غنیمت میں سے ہے اور غنیمت میں خمس (پانچواں حصہ) ہے۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی مقتول کے سامان میں پانچویں حصے کے قائل ہیں اور وہ اسے مال غنیمت سے قرار دیتے ہیں حالانکہ انہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسے ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا، معلوم تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے مقتول کا سامان انہیں عطا فرمایا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا غزوۂ بدر کا عمل جس کا ذکر ہو چکا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک منسوخ نہیں ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے مقتول کا سامان انہیں دیا تو اس کی وجہ آپ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو پہلے گزر چکا یا کسی اور وجہ سے عطا فرمایا۔

روایات کی تصحیح معانی کے اعتبار سے اس باب کا بیان یہ تھا۔

اور غور و فکر (قیاس) کے اعتبار سے اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں اگر امام کوئی لشکر بھیجے اور وہ دار الحرب میں ہو امام اور باقی لشکر اس چھوٹے لشکر کے ساتھ نہ جائیں پھر وہ چھوٹا لشکر مال غنیمت لے کر آئے تو یہ غنیمت ان کے اور باقی تمام لشکر کے درمیان تقسیم ہوگی اگرچہ وہ ان کے ساتھ لڑائی میں شریک نہ تھے اور یہ چھوٹا لشکر، دوسروں کی نسبت مال غنیمت کا زیادہ حقدار نہ ہوگا اگرچہ جنگ انہوں نے لڑی اور اسی کی وجہ سے غنیمت حاصل ہوئی اور اگر امام اس لشکر کو بھیجتے ہوئے غنیمت میں سے پانچواں حصہ ان کے لیے مقرر کر

marfat.com

كَانَ عَنْ قِتَالِهَا مَا غَنِمَتْ وَلَوْ كَانَ الْإِمَامُ نَفَلَ تِلْكَ السَّرِيَّةَ لَمَّا بَعَثَهَا الْخُمُسَ مِمَّا غَنِمَتْ كَانَ ذٰلِكَ لَهَا عَلَى مَا نَفَلَهَا إِيَّاهُ الْإِمَامُ وَكَانَ مَا بَقِيَ مِمَّا غَنِمَتْ بَيْنَهَا وَبَيْنَ سَائِرِ أَهْلِ الْعَسْكَرِ فَكَانَتِ السَّرِيَّةُ الْمَبْعُوثَةُ لَا تَسْتَحِقُّ مِمَّا غَنِمَتْ دُونَ سَائِرِ أَهْلِ الْعَسْكَرِ إِلَّا مَا خَصَّهَا بِهِ الْإِمَامُ دُونَهُمْ.

دے تو ان کو وہ ملے گا جو امام نے ان کے لیے مقرر کیا اور باقی مال ان کے اور باقی لشکر کے درمیان تقسیم ہوگا لہذا یہ لشکر باقی لشکر سے الگ صرف اسی مال کا مستحق ہوگا جو امام نے ان کے لیے مخصوص کیا ہے۔

فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ كُلُّ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْعَسْكَرِ فِي دَارِ الْحَرْبِ لَا يَسْتَحِقُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ شَيْئًا مِمَّا تَوَلَّى أَخْذَهُ مِنْ أَسْلَابِ الْقَتْلَى وَغَيْرِهَا إِلَّا كَمَا يَسْتَحِقُّ مِنْهُ سَائِرُ أَهْلِ الْعَسْكَرِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْإِمَامُ نَفَلَهُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَيَكُونُ ذٰلِكَ لَهُ بِتَنْفِيلِ الْإِمَامِ لَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ أَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ.

تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ دار الحرب میں جتنا لشکر ہے ان میں سے کوئی بھی اس سامان کا مستحق نہیں ہوگا جو اس نے مقتولین کے سامان وغیرہ سے حاصل کیا بلکہ وہ باقی لشکر کی طرح استحقاق رکھتا ہے البتہ یہ کہ امام اس کے لیے اس میں سے کچھ مقرر فرما دے لہذا یہ اسے امام کے مقرر کرنے سے ملے گا کسی اور وجہ سے نہیں، اس باب میں قیاس یہی ہے اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مذہب بھی یہی ہے۔

۹۴۰ - وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْهَرَوِيُّ قَالَ ثَنَا دُحَيْمٌ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفٍ قَالَ الْوَلِيدُ وَحَدَّثَنِي ثَوْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرٍ عَنْ عَوْفٍ وَهُوَ ابْنُ مَالِكٍ أَنَّ مَدَدِيًّا رَافَقَهُمْ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ وَأَنَّ رُومِيًّا كَانَ يَشُدُّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَيُغْرِي بِهِمْ فَتَلَطَّفَ لَهُ ذٰلِكَ الْمَدَدِيُّ فَقَعَدَ لَهُ تَحْتَ صَخْرَةٍ فَلَمَّا مَرَّ بِهِ عَرْقَبَ فَرَسَهُ وَخَرَّ الرُّومِيُّ لِقَفَاهُ فَعَلَاهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ فَأَقْبَلَ بِفَرَسِهِ وَسَيْفِهِ وَسَرْجِهِ وَلِجَامِهِ وَمِنْطَقَتِهِ وَسِلَاحِهِ كُلُّ ذٰلِكَ مُذَهَّبٌ بِالذَّهَبِ وَالْجَوْهَرِ إِلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَأَخَذَ مِنْهُ

حضرت خالد بن معدان، حضرت جبیر سے اور وہ حضرت عوف (ابن مالک) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ موتہ کے موقع پر ایک لشکری ان کے ساتھ ہو گیا ایک رومی مسلمانوں پر حملہ کرتا اور ان کا پیچھا کرتا تھا اس لشکری نے اس رومی کے ساتھ نرمی کا رویہ اختیار کیا اور اسکی تاک میں ایک چٹان کے نیچے بیٹھ گیا جب وہ وہاں سے گزرا تو اس نے اس کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ ڈالے رومی اپنی گدی کے بل گر پڑا لشکری نے اس پر تلوار بلند کی اور اسے قتل کر دیا پھر وہ اس کا گھوڑا، تلوار، زین، لگام، کمربند اور اسلحہ لے کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا یہ تمام سامان سونے اور جواہرات سے مرصع تھا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس سے کچھ مال لے لیا اور باقی اسے دے دیا راوی فرماتے ہیں میں نے حضرت خالد بن ولید سے کہا یہ کیا ہے؟ کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتل کو مقتول کا تمام

خَالِدٌ طَائِفَةً وَنَفَّلَهُ بَقِيَّتَهُ فَقُلْتُ يَا خَالِدُ
مَا هٰذَا أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَفَّلَ الْقَاتِلَ السَّلَبَ كُلَّهُ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّي
اسْتَكْثَرْتُهُ فَقُلْتُ إِنِّي وَاللّٰهِ لَأُعَرِّفَنَّكَهَا عِنْدَ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَوْفٌ
فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخْبَرْتُهُ خَبَرَهُ فَدَعَاهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى
الْمَدَدِيِّ بَقِيَّةَ سَلَبِهِ فَوَلّٰى خَالِدٌ لِيَدْفَعَ سَلَبَهُ
فَقُلْتُ كَيْفَ رَأَيْتَ يَا خَالِدُ أَوَلَمْ أَفِ لَكَ
بِمَا وَعَدْتُكَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ فَأَقْبَلَ
عَلَيَّ فَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا أُمَرَائِي لَكُمْ
صِفْوَةُ أَمْرِهِمْ وَعَلَيْهِمْ كَدَرُهُ.

أَفَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ أَمَرَ خَالِدًا أَنْ يَدْفَعَ بَقِيَّةَ
السَّلَبِ إِلَى الْمَدَدِيِّ فَلَمَّا تَكَلَّمَ عَوْفٌ بِمَا
تَكَلَّمَ بِهِ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ خَالِدًا أَنْ لَا يَدْفَعَهُ إِلَيْهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ
أَنَّ السَّلَبَ لَمْ يَكُنْ وَاجِبًا لِلْمَدَدِيِّ بِقَتْلِهِ
الَّذِي كَانَ ذٰلِكَ السَّلَبُ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ وَاجِبًا
لَهُ بِذٰلِكَ إِذًا لَمَا مَنَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلَامٍ كَانَ مِنْ غَيْرِهِ وَلٰكِنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ خَالِدًا
بِدَفْعِهِ إِلَيْهِ وَلَهُ دَفْعُهُ إِلَيْهِ وَأَمَرَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ
بِمَنْعِهِ مِنْهُ وَلَهُ مَنْعُهُ مِنْهُ كَقَوْلِ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِأَبِي طَلْحَةَ فِي
حَدِيثِ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ الَّذِي قَدْ ذَكَرْنَاهُ
فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ إِنَّا كُنَّا لَا نُخَمِّسُ
الْأَسْلَابَ وَإِنَّ سَلَبَ الْبَرَاءِ قَدْ بَلَغَ مَالًا عَظِيمًا

سامان دیا ہے انہوں نے کہا ہاں میں جانتا ہوں لیکن میرے خیال میں یہ بہت زیادہ مال ہے وہ فرماتے ہیں میں نے کہا اللہ کی قسم میں تمہاری بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور عرض کروں گا حضرت عوف فرماتے ہیں جب ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ تک یہ بات پہنچا دی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو بلا کر فرمایا لشکری کا باقی مال بھی اسے دے دو حضرت خالد وہ مال دینے کے لیے واپس لوٹے تو میں نے کہا اے خالد! تمہارا کیا خیال ہے کیا میں نے تم سے کیا ہوا وعدہ پورا نہیں کیا اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور فرمایا اے خالد! اسے نہ دینا اور میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم میرے مقرر کردہ امیروں کو چھوڑ دو گے تمہارے لیے عمدہ چیزیں اور ان کے لیے خراب مال ہو۔

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو حکم دیا کہ باقی مال لشکری کو دے دیں پھر جب حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے کچھ بات کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اسے مال نہ دیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ سامان قتل کی وجہ سے لشکری کے لیے واجب نہیں ہوا تھا کیونکہ اگر وہ قتل کی وجہ سے واجب ہوتا تو کسی دوسرے شخص کی گفتگو کے باعث سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اسے نہ روکتے لیکن آپ نے حضرت خالد بن ولید کو حکم دیا کہ وہ مال دے دیں تو آپ کو دینے کا حق تھا اور پھر منع فرما دیا تو آپ کو روکنے کا حق بھی تھا جس طرح حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور ہم نے اسے اس باب میں ذکر کیا ہے کہ آپ نے فرمایا ہم پانچواں حصہ نہیں لیتے لیکن حضرت براء کو جو سامان ملا وہ بہت بڑا مال ہے اور ہم اس کا پانچواں حصہ لیں گے چنانچہ آپ نے خمس لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ مقتول کے مال سے خمس نہیں لیتے تھے لیکن انہیں خمس لینے کا اختیار ہے ان کا خمس نہ لینا اس

marfat.com

وَلَا اَرَانَا اِلَّا خَامِسِيهِ قَالَ فَخَمَّسَهُ فَاَخْبَرَ عُمَرُ اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يُخَمِّسُوْنَ الْاَسْلَابَ وَلَهُمْ اَنْ يُخَمِّسُوْهَا وَاِنَّ تَرْكَهُمْ تَخْمِيْسَهَا اِنَّمَا كَانَ بِتَرْكِهِمْ ذٰلِكَ لَا لِاَنَّ الْاَسْلَابَ قَدْ وَجَبَتْ لِلْقَاتِلِيْنَ كَمَا تَجِبُ لَهُمْ سُهْمَانُهُمْ مِنَ الْغَنِيْمَةِ فَكَذٰلِكَ مَا فَعَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ مِنْ اَمْرِهٖ خَالِدًا بِمَا اَمَرَهُ بِهٖ وَمِنْ نَهْيِهٖ اِيَّاهُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَمَّا نَهَاهُ عَنْهُ اِنَّمَا اَمَرَهُ بِمَا لَهُ اَنْ يَاْمُرَ بِهٖ وَنَهَاهُ عَمَّا لَهُ اَنْ يَنْهَاهُ عَنْهُ وَفِيْمَا ذَكَرْنَا دَلِيْلٌ صَحِيْحٌ اَنَّ السَّلَبَ لَا يَجِبُ لِلْقَاتِلِيْنَ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَةِ

اختیار کی وجہ سے تھا اس لیے نہیں کہ وہ قتل کرنے والوں کے لیے واجب ہو گیا جیسا کہ ان کے لیے غنیمت سے حصہ واجب ہو جاتا ہے اسی طرح حضرت عوف کی روایت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کیا کہ حضرت خالد بن ولید کو حکم دیا پھر منع فرما دیا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ اس کا حکم دینے اور منع کرنے دو باتوں کا اختیار رکھتے تھے جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس میں اس بات کی صحیح دلیل پائی جاتی ہے اس وجہ سے قاتلین کے لیے سامان واجب نہیں ہوتا۔

---

٩٤١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ كَذَا اَوْ كَذَا فَلَهُ كَذَا اَوْ كَذَا فَذَهَبَ شُبَّانُ الرِّجَالِ وَجَلَسَتِ الشُّيُوْخُ تَحْتَ الرَّايَاتِ فَلَمَّا كَانَتِ الْغَنِيْمَةُ جَاءَتِ الشُّبَّانُ يَطْلُبُوْنَ نَفَلَهُمْ فَقَالَ الشُّيُوْخُ لَا تَسْتَاْثِرُوْا عَلَيْنَا فَاِنَّا كُنَّا تَحْتَ الرَّايَاتِ وَلَوِ انْهَزَمْتُمْ كُنَّا رِدْءًا لَكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ فَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ كَمَا اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكَارِهُوْنَ يَقُوْلُ اَطِيْعُوْنِيْ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ كَمَا رَاَيْتُمْ عَاقِبَةَ اَمْرِيْ حَيْثُ خَرَجْتُمْ وَاَنْتُمْ كَارِهُوْنَ فَقَسَمَ بَيْنَهُمْ بِالسَّوَاءِ بِمَا قَسَمَ.

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب غزوۂ بدر کا دن تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس طرح کیا اس کے لیے ایسا ایسا ہے پس نوجوان مرد چلے گئے اور عمر رسیدہ حضرات جھنڈوں کے نیچے بیٹھے رہے جب مال غنیمت آیا تو نوجوان اپنا اضافی حصہ مانگنے لگے بزرگوں نے کہا کہ تمہیں ہم پر ترجیح نہیں ہے ہم جھنڈوں کے نیچے تھے اگر تمہیں شکست ہوتی تو ہم تمہارے لیے چادر کا کام دیتے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی، آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں (آخر تک) آپ نے اسے پڑھا حتیٰ کہ جب آپ یہاں تک پہنچے "جیسا کہ آپ کا رب آپ کو آپ کے خانۂ اقدس سے حق کے ساتھ باہر لایا اور ایک گروہ ناپسند کرتا تھا" آپ نے فرمایا اس معاملے میں میری اطاعت کرو جیسا کہ تم میرے کام کا نتیجہ دیکھ رہے ہو جب تم نکلے تو بددل تھے، پھر آپ نے مال غنیمت برابر برابر تقسیم فرمایا۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الشُّبَّانَ مَا كَانَ جَعَلَهٗ لَهُمْ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْاَسْلَابَ لَا تَجِبُ لِلْقَاتِلِيْنَ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لِمَا مَنَعَهُمْ مِنْهَا وَلَا اَعْطَاهُمْ اَسْلَابَ مَنِ اسْتَأْثَرُوْا بِقَتْلِهٖ دُوْنَ مَنْ سِوَاهُمْ مِمَّنْ تَخَلَّفَ عَنْهُمْ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا وَجْهُ مَنْعِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُمْ مَا كَانَ جَعَلَهٗ لَهُمْ۔

قِيْلَ لَهٗ لِاَنَّ مَا كَانَ جَعَلَهٗ لَهُمْ فَاِنَّمَا كَانَ لِاَنْ يَّفْعَلُوْا مَا هُوَ صَلَاحٌ لِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَيْسَ مِنْ صَلَاحِ الْمُسْلِمِيْنَ تَرْكُهُمُ الرَّايَاتِ وَالْخُرُوْجُ عَنْهَا وَاِضَاعَةُ الْحَافِظِيْنَ لَهَا فَلَمَّا خَرَجُوْا عَنْ ذٰلِكَ كَانُوْا قَدْ خَرَجُوْا عَنِ الْمَعْنَى الَّذِيْ بِهٖ يَسْتَحِقُّوْنَ مَا جَعَلَ لَهُمْ فَمَنَعَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

بَابُ ۲۲۹ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى

۹۴۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ لَيْلٰى يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْا اِلَيْهِ اَثَرَ الرَّحٰى فِيْ يَدِهَا وَقَدْ بَلَغَهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ سَبْيٌ فَاَتَتْهُ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَلَمْ تَلْقَهٗ وَلَقِيَتْهَا عَائِشَةُ فَاَخْبَرَتْهَا الْحَدِيْثَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ بِذٰلِكَ

تو اس حدیث کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوجوانوں کو اس حصے سے روک دیا جو ان کے لیے مقرر فرمایا تھا پس اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ مقتولین کا سامان، قاتلوں کے لیے واجب نہیں ہوتا اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ ان کو اس سے منع نہ فرماتے اور جنہوں نے قتل کیا تھا سامان کے ساتھ ان کو ترجیح دیتے دوسروں کو جو پیچھے رہ گئے تھے وہ مال نہ دیتے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مال ان کے لیے مقرر کیا تھا تو نہ دینے کی کیا وجہ ہے؟

تو اسے جواباً کہا جائے گا کہ آپ نے ان کے لیے وہ مال اس وجہ سے مقرر فرمایا کہ وہ ایسا عمل کریں جس میں مسلمانوں کی بھلائی ہے اور جھنڈوں کو چھوڑ دینا ان سے نکل جانا اور ان کی حفاظت کرنے والوں کو ضائع کر دینا مسلمانوں کی بھلائی نہیں ہے جب وہ اس عمل سے نکل گئے تو ان کے استحقاق کا سبب باقی نہ رہا لہٰذا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے وہ مال روک دیا اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

باب۔ قرابت داروں کا حصہ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے ہاتھ پر چکی کے نشان کی شکایت کرنے لگیں انہیں خبر ملی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے ہیں اس لیے وہ خادم کا سوال کرنے حاضر ہوئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہ ہوئی البتہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کی اور ان کو بات بتائی، جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو انہوں نے آپ کو اس بات کی خبر دی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور ہم اپنے بستروں پر

قَالَ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَھَبْنَا لِنَقُوْمَ فَقَالَ مَکَانَکُمَا فَقَعَدَ بَیْنَنَا حَتّٰی وَجَدْتُّ بَرْدَ قَدَمَیْہِ عَلٰی صَدْرِیْ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّکُمَا عَلٰی خَیْرٍ مِّمَّا سَاَلْتُمَا تُکَبِّرَانِ اللّٰہَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ وَتُسَبِّحَانِ ثَلٰثًا وَّ ثَلٰثِیْنَ وَتَحْمَدَانِ ثَلٰثًا وَّ ثَلٰثِیْنَ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَکُمَا فَاِنَّہٗ خَیْرٌ لَّکُمَا

چلے گئے تھے ہم اٹھنے لگے تو آپ نے فرمایا اپنی جگہ ٹھہرے رہو چنانچہ آپ ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو اس سے بہتر ہے جس کا تم نے سوال کیا ہے جب تم اپنے بستروں پر جاؤ تو چونتیس بار اللہ اکبر کہو تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار ہی الحمد للہ پڑھو یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّہٗ قَالَ لِفَاطِمَۃَ ذَاتَ یَوْمٍ قَدْ جَاءَ اللّٰہُ اَبَاکِ بِسَعَۃٍ وَّرَقِیْقٍ فَاْتِیْہِ فَاطْلُبِیْ مِنْہُ خَادِمًا فَاَتَتْہُ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ وَاللّٰہِ لَا اُعْطِیْکُمَا وَاَدَعُ اَھْلَ الصُّفَّۃِ یَطْوُوْنَ بُطُوْنَھُمْ وَلَا اَجِدُ مَا اُنْفِقُ عَلَیْھِمْ وَلٰکِنْ اَبِیْعُھَا وَاُنْفِقُ عَلَیْھِمْ اَلَا اَدُلُّکُمَا عَلٰی خَیْرٍ مِّمَّا سَاَلْتُمَا عَلَّمَنِیْہِ جِبْرِیْلُ تُکَبِّرَانِ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ عَشْرًا وَّتُسَبِّحَا عَشْرًا وَّتَحْمَدَا عَشْرًا فَاِذَا اَوَیْتُمَا اِلٰی فِرَاشِکُمَا ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَ مَا فِیْ حَدِیْثِ سُلَیْمَانَ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے ایک دن حضرت خاتون جنت سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد ماجد کو بہت سا مال اور غلام عطا فرمائے ہیں پس ان کے پاس جا کر ایک خادم کا مطالبہ کرو حضرت خاتون جنت حاضر ہوئیں اور آپ کی خدمت میں یہ بات عرض کی آپ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں اہل صفہ کو چھوڑ کر تمہیں نہیں دوں گا (بھوک کی وجہ سے) ان کے پیٹ خالی ہیں اور میرے پاس ان پر خرچ کرنے کے لیے کچھ نہیں لیکن میں ان غلاموں کو بیچ کر ان پر خرچ کروں گا کیا میں تمہیں تمہاری اس مطلوبہ چیز سے بہتر نہ بتاؤں حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے سکھایا ہے ہر نماز کے بعد دس بار اللہ اکبر دس بار سبحان اللہ اور دس بار الحمد للہ پڑھا کرو اور جب تم اپنے بستروں پر جاؤ تو بھی پڑھو پھر حضرت سلیمان کی روایت (گزشتہ روایت) کی مثل ذکر کیا۔

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ نُمَیْرٍ قَالَ ثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَیَّاشُ بْنُ عُقْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنِی الْفَضْلُ بْنُ حَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَکَمِ اَنَّ اُمَّہٗ حَدَّثَتْہُ اَنَّھَا ذَھَبَتْ ھِیَ وَ اُمُّھَا حَتّٰی دَخَلَتْ عَلٰی فَاطِمَۃَ فَخَرَجْنَ جَمِیْعًا فَاَتَیْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَقْبَلَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِیْہِ وَمَعَہٗ رَقِیْقٌ فَسَاَلْنَہٗ اَنْ یُّخْدِمَھُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ

حضرت فضل بن حسن بن عمرو بن حکم سے مروی ہے ان کی ماں نے ان سے بیان کیا کہ وہ اور ان کی والدہ حضرت خاتون جنت کے پاس حاضر ہوئیں پھر وہ اکٹھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ کسی غزوہ سے واپس تشریف لائے تھے اور آپ کے ساتھ کچھ غلام تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے ایک غلام کا سوال کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبَقَکُنَّ یَتَامٰی اَھْلِ بَدْرٍ۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ ذَوِیْ قَرَابَۃِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا سَھْمَ لَھُمْ مِنَ الْخُمُسِ مَعْلُوْمٌ وَلَاحَظَّ لَھُمْ مِنْہُ خِلَافُ حَظِّ غَیْرِھِمْ قَالُوْا وَاِنَّمَا جَعَلَ اللّٰہُ لَھُمْ مَا جَعَلَ مِنْ ذٰلِکَ بِقَوْلِہٖ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسَاکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَبِقَوْلِہٖ مَا اَفَاءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مِنْ اَھْلِ الْقُرٰی فَلِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسَاکِیْنِ بِحَالِ فَقْرِھِمْ وَحَاجَتِھِمْ فَاَدْخَلَھُمْ مَعَ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاکِیْنِ فَکَمَا یَخْرُجُ الْفَقِیْرُ وَالْیَتِیْمُ وَالْمِسْکِیْنُ مِنْ ذٰلِکَ لِخُرُوْجِھِمْ مِنَ الْمَعْنَی الَّذِیْ بِہٖ اِسْتَحَقُّوْا مَا اسْتَحَقُّوْا مِنْ ذٰلِکَ فَکَذٰلِکَ ذَوُوْا قَرَابَۃِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَضْمُوْمُوْنَ مَعَھُمْ اِنَّمَا کَانُوْا ضُمُّوْا مَعَھُمْ لِفَقْرِھِمْ فَاِذَا اسْتَغْنَوْا خَرَجُوْا مِنْ ذٰلِکَ وَقَالُوْا لَوْ کَانَ لِقَرَابَۃِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِکَ حَظٌّ لَکَانَتْ فَاطِمَۃُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْھُمْ اِذْ کَانَتْ اَقْرَبَھُمْ اِلَیْہِ نَسَبًا وَاَمَسَّھُمْ بِہٖ رَحِمًا فَلَمْ یَجْعَلْ لَھَا حَظًّا فِی السَّبْیِ الَّذِیْ ذَکَرْنَا وَلَمْ یُخْدِمْھَا مِنْہُ خَادِمًا وَلٰکِنَّہٗ وَکَلَھَا اِلٰی ذِکْرِ اللہِ عَزَّوَجَلَّ لِاَنَّ مَا تَاْخُذُ مِنْ ذٰلِکَ اِنَّمَا حُکْمُھَا فِیْہِ حُکْمُ الْمَسَاکِیْنِ فِیْمَا تَاْخُذُ مِنَ الصَّدَقَۃِ فَرَاٰی اَنَّ تَرْکَھَا

فرمایا اہل بدر کے یتیم بچے تم سے سبقت لے گئے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کے لیے خمس (پانچویں حصہ) میں سے کوئی معلوم مقدار نہیں اور دوسروں کے حصے سے الگ کوئی حصہ نہیں وہ حضرات فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے وہی حصہ مقرر فرمایا جسے اس نے اس آیت کریمہ میں بیان فرمایا (ترجمہ) "اور جان لو کہ جو کچھ تم مال غنیمت حاصل کرو تو اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، رشتہ داروں، یتیموں، محتاجوں اور مسافروں کے لیے ہے"۔ اور اس ارشاد گرامی میں بیان کیا (ترجمہ) جو کچھ اللہ تعالیٰ نے بستیوں والوں کے مال سے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا وہ اللہ تعالیٰ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے قرابت داروں، یتیموں اور مسکینوں کے لیے ہے" اور یہ اس صورت میں ہے جب وہ محتاج ہوں اور ان کو حاجت ہو تو ان (قرابت داروں) کو فقراء اور مساکین کے ساتھ شامل فرمایا پس جس طرح فقیر، یتیم اور مسکین اس حکم سے خارج ہو جاتے ہیں جب ان میں استحقاق کا سبب نہ پایا جائے اور وہ اس کے مستحق نہیں ہوں گے اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار جن کو ان حضرات کے ساتھ ملایا گیا انہیں ان کی محتاجی کی وجہ سے ملایا گیا اور اگر وہ مالدار ہوں تو اس حکم سے خارج ہو جائیں گے۔ یہ حضرات مزید فرماتے ہیں اگر محض قرابت نبوی کی وجہ سے ان کا حصہ ہوتا تو حضرت خاتون جنت بھی ان میں سے ہوتیں کیونکہ وہ نسب کے اعتبار سے آپ کے زیادہ قریب اور رحم کے لیے زیادہ مستحق تھیں لیکن آپ نے ان کے لیے ان قیدیوں میں حصہ نہیں رکھا جن کا ہم نے ذکر کیا اور انہیں کوئی خادم عطا نہیں فرمایا بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے حوالے کر دیا کیونکہ آپ اس میں سے جو کچھ حاصل کرتیں تو آپ صدقہ لینے کی وجہ سے مساکین میں ہوتیں تو آپ نے دیکھا کہ ان کا اس مطالبہ سے دست بردار ہونا اور اللہ تعالیٰ کے ذکر، تسبیح اور تہلیل کی طرف متوجہ ہونا اس

ذٰلِكَ وَالْاِقْبَالَ عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ تَسْبِيْحَهٗ وَتَهْلِيْلَهٗ خَيْرٌ لَّهَا مِنْ ذٰلِكَ وَاَفْضَلُ.

۹۴۵ - وَقَدْ قَسَمَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعَ الْخُمُسِ فَلَمْ يَرَيَا لِقَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ حَقًّا خِلَافَ حَقِّ سَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ هٰذَا هُوَ الْحُكْمُ عِنْدَهُمَا وَثَبَتَ اِذْ لَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِمَا اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُخَالِفْهُمَا فِيْهِ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ رَاْيُهُمْ فِيْهِ اَيْضًا وَاِذَا ثَبَتَ الْاِجْمَاعُ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَمِنْ جَمِيْعِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَبَتَ الْقَوْلُ بِهٖ وَوَجَبَ الْعَمَلُ بِهٖ وَتَرْكُ خِلَافِهٖ.

ثُمَّ هٰذَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا صَارَ الْاَمْرُ اِلَيْهِ حَمَلَ النَّاسَ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا.

۹۴۶ - وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اسْحَاقَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ رَاَيْتَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ حَيْثُ وَلِيَ الْعِرَاقَ وَمَا وَلِيَ مِنْ اُمُوْرِ النَّاسِ كَيْفَ صَنَعَ فِيْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى قَالَ سَلَكَ بِهٖ وَاللّٰهِ سَبِيْلَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ قُلْتُ وَكَيْفَ وَاَنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ مَا تَقُوْلُوْنَ قَالَ اِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا كَانَ اَهْلُهٗ يَصْدُرُوْنَ اِلَّا عَنْ رَاْيِهٖ قُلْتُ فَمَا مَنَعَهٗ قَالَ كَرِهَ وَاللّٰهِ اَنْ يُدَّعٰى عَلَيْهِ خِلَافُ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ.

فَهٰذَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ

سے بہتر اور افضل ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما نے تمام خمس تقسیم کر دیا اور قرابت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ان کے لیے عام مسلمانوں کے حق سے الگ کوئی حق خیال نہ کیا اس سے ثابت ہوا کہ ان دونوں حضرات کے نزدیک بھی یہی حکم ہے اور جب کسی صحابی نے اس کا انکار نہیں کیا اور نہ ہی ان کی مخالفت کی تو ثابت ہوا کہ صحابہ کرام کی رائے بھی یہی تھی پس جب حضرت صدیق اکبر، حضرت فاروق اعظم اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس بات پر اجماع ہوا تو یہ قول ثابت ہو گیا اس پر عمل کرنا اور اس کے خلاف کو چھوڑنا واجب ہو گیا۔

پھر جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خلافت حاصل ہوئی تو انہوں نے بھی لوگوں کو اسی بات کی ترغیب دی۔

ان حضرات نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا حضرت محمد بن اسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو جعفر سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ عراق کے حکمران بنے اور لوگوں کے معاملات آپ کے سپرد ہوئے تو آپ نے قرابت داروں کے حصے سے متعلق کیا عمل کیا انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! وہ حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے راستے پر چلے، وہ فرماتے ہیں میں نے پوچھا یہ کیسے ہوا حالانکہ تم فلاں فلاں بات کرتے ہو، انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! ان کے ساتھی تو ان کی بات مانتے ہیں میں نے پوچھا تو کس چیز نے انہیں روکا؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس بات کو ناپسند کیا کہ ان کے خلاف حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی مخالفت

تو یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اسے

عَنْهُ قَدْ اَجْرَاهُ عَلٰى مَا كَانَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَجْرَيَاهُ عَلَيْهِ لِاَنَّهٗ رَاٰى ذٰلِكَ عَدْلًا وَّلَوْ كَانَ رَاْيُهٗ خِلَافَ ذٰلِكَ مَعَ عِلْمِهٖ وَدِيْنِهٖ وَفَضْلِهٖ اِذًا لَّرَدَّهٗ اِلٰى مَا رَاٰى۔

۹۲۷- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَاَلْتُ الْحَسَنَ ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ قَالَ اَمَّا قَوْلُهٗ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ فَهُوَ مِفْتَاحُ كَلَامِ اللّٰهِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ لِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسَاكِيْنِ۔

اسی طرح جاری رکھا جس طرح حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے زمانے میں جاری تھا کیونکہ وہ اسے انصاف کے مطابق سمجھتے تھے اور اگر وہ اس کے خلاف رائے رکھتے تو اپنے علم و فضل اور دین کے پیش نظر اپنی رائے کی طرف لوٹا دیتے۔

ان حضرات نے اس طرح بھی استدلال کیا ہے حضرت قیس بن مسلم فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن بن محمد بن علی (رضی اللہ عنہم) سے اللہ تعالیٰ کے قول (ترجمہ) "اور جان لو کہ جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو اس کا پانچواں حصہ ہے" تو یہ صرف تمہید ہے یعنی دنیا اور آخرت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے (پانچواں حصہ) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے رشتہ دارول، یتیموں اور مساکین کے لیے ہے۔

وَاخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَوْمٌ مِّنْهُمْ سَهْمُ ذَوِي الْقُرْبٰى لِقَرَابَةِ الْخَلِيْفَةِ وَقَالَ قَوْمٌ سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِهٖ ثُمَّ اَجْمَعُوْا رَاْيَهُمْ اَنْ جَعَلُوْا هٰذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِي الْخَيْلِ وَالْعُدَّةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَ ذٰلِكَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالُوْا اَفَلَا تَرٰى اَنَّ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ اَجْمَعَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَجَعَ اِلَى الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ الَّذِيْ تَكُوْنُ عُدَّةً لِّلْمُسْلِمِيْنَ لِقِتَالِ عَدُوِّهِمْ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ لِذَوِيْ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمَا مَنَعُوْا مِنْهُ وَلَمَا صَرَفُوْا اِلٰى غَيْرِهِمْ وَلَا خَفِيَ ذٰلِكَ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ مَعَ عِلْمِهٖ وَفَضْلِهٖ وَتَقَدُّمِهٖ فِيْهِمْ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام میں اختلاف ہوا ان میں سے ایک جماعت نے کہا کہ رشتہ داروں کا حق خلیفہ کی قرابت کی وجہ سے ہے بعض نے کہا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کا حصہ خلیفۂ وقت کے لیے ہوگا پھر ان کا اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ ان دونوں حصوں کو گھوڑوں اور جہاد کی تیاری پر صرف کریں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی خلافت میں یہی طریقہ رہا۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ یہ صحابہ کرام کا متفق علیہ فیصلہ ہے اور یہ حصہ ان گھوڑوں اور اسلحہ کی طرف لوٹتا ہے جسے دشمن کے مقابلے میں مسلمانوں نے تیار کیا اور اگر وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کی وجہ سے ہوتا تو وہ اسے نہ روکتے اور کسی دوسرے مصرف پر خرچ نہ کرتے اور یہ بات حضرت حسن بن محمد جیسے اہل علم اور ان میں سے مقدم شخص پر مخفی نہ رہتی۔

marfat.com

وَقَدْ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ جَوَابِهٖ لِنَجْدَةَ لَمَّا كَتَبَ اِلَيْهِ يَسْاَلُهٗ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى ۔

۹۴۸ - وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ هُرْمُزَ حَدَّثَهٗ اَنَّ نَجْدَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ لَنَا وَقَدْ كَانَ دَعَانَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِيُنْكِحَ مِنْهُ اَيِّمَنَا وَيَقْضِيَ عَنْهُ مَنْ غَارِمِنَا فَاَبَيْنَا اِلَّا اَنْ يُسَلِّمَهٗ لَنَا كُلَّهٗ وَرَاَيْنَا اَنَّهٗ لَنَا ۔

۹۴۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ ابْنُ عَامِرٍ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ وَفَرَضَ لَهُمْ فَكَتَبَ اِلَيْهِ وَاَنَا شَاهِدٌ كُنَّا نَرٰى اَنَّهُمْ قَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا ۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُخْبِرُ اَنَّ قَوْمَهُمْ اَبَوْا عَلَيْهِمْ اَنْ يَكُوْنَ لَهُمْ وَلَمْ يَظْلِمْ مَنْ اَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَا اُرِيْدَ فِيْ ذٰلِكَ بِقَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْفَقْرِ وَالْحَاجَةِ فَهٰذِهٖ حُجَجُ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّ ذَوِي الْقُرْبٰى لَا سَهْمَ لَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ وَاَنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نجدہ کو جواب دیتے ہوئے یہی بات فرمائی تھی جب اس نے آپ سے قرابت داروں کے حصہ سے متعلق مسئلہ پوچھنے کے لیے آپ کو لکھا تھا۔

یہ حضرات اس سلسلے میں ذکر کرتے ہیں حضرت ابن شہاب سے مروی ہے یزید بن ہرمز نے ان سے بیان کیا کہ یمامہ کے حکمران نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھ کر قرابت داروں کے حصے کے بارے میں پوچھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو لکھا کہ یہ ہمارے لیے ہے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں بلایا تھا کہ اس سے وہ ہمارے خاندان کی بیوہ عورتوں کا نکاح کر دیں اور ہمارے قرض داروں کے قرض اتار دیں تو ہم نے انکار کیا مگر یہ کہ وہ تمام مال ہمیں دیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہمارا حق ہے۔

حضرت یزید بن ہرمز سے مروی ہے نجدہ بن عامر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھ کر قرابت داروں کے اس حصے کے بارے میں پوچھا جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا اور ان کے لیے مقرر کیا تو انہوں نے ان کو لکھا اور میں بھی موجود تھا کہ ہمارا خیال تھا اس سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت مراد ہے لیکن ہماری قوم نے (ہمیں دینے سے) انکار کر دیا۔

تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ ان کی قوم نے اس بات سے انکار کر دیا کہ یہ حصہ ان کا ہو لیکن انہوں نے انکار کرنے والوں پر کوئی زیادتی نہیں کی تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہاں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت سے جو کچھ مراد ہے وہ وہی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا یعنی فقر اور محتاجی کی صورت میں ان کا ہے۔ یہ ان لوگوں کے دلائل ہیں جن کا موقف ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کے لیے خمس میں کوئی حصہ نہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَنْ بَعْدَهُ.

وَقَدْ خَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا قَدْ كَانَ لَهُمْ سَهْمٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ خُمُسُ الْخُمُسِ وَكَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَضَعَهُ فِيْمَنْ شَاءَ مِنْهُمْ.

۹۵۰- وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ الْبَغْدَادِيَّانِ قَالَا ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى اَعْطٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَلَمْ يُعْطِ بَنِيْ اُمَيَّةَ شَيْئًا وَبَنِيْ نَوْفَلٍ فَاَتَيْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ هَاشِمٍ فَضَّلَهُمُ اللهُ بِكَ فَمَا بَالُنَا وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَاِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ فِي النَّسَبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ فَقَالَ اِنَّ بَنِي الْمُطَّلِبِ لَمْ يُفَارِقُوْنِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَلَا الْاِسْلَامِ.

قَالُوْا فَلَمَّا اَعْطٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ السَّهْمَ بَعْضَ الْقَرَابَةِ وَحَرَمَ مَنْ قَرَابَتُهٗ مِنْهُ كَقَرَابَتِهِمْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ اللهَ لَمْ يُرِدْ بِمَا جَعَلَ لِذَوِي الْقُرْبٰى كُلَّ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا اَرَادَ بِهٖ خَاصًّا مِنْهُمْ وَجَعَلَ الرَّاْيَ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُهٗ فِيْمَنْ شَاءَ مِنْهُمْ وَاِذَا مَاتَ فَانْقَطَعَ رَأْيُهٗ اِنْقَطَعَ مَا جُعِلَ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ كَمَا قَدْ جُعِلَ

اور آپ کے بعد ان کے لیے یہ حصہ نہیں تھا۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ان کے لیے حصہ تھا اور وہ خمس کا خمس تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ ان میں سے جسے چاہیں عطا فرمائیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابت داروں کا حصہ تقسیم فرمایا تو بنو ہاشم اور بنو مطلب کو عطا فرمایا لیکن بنو امیہ اور بنو نوفل کو نہ دیا (وہ فرماتے ہیں) میں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ان بنو ہاشم کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب سے فضیلت عطا فرمائی تو ہمارا اور بنو مطلب کا کیا حال ہے حالانکہ ہم اور وہ (بنو ہاشم) نسبی اعتبار سے ایک ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنو مطلب دور جاہلیت اور دور اسلام (دونوں) میں مجھ سے جدا نہیں ہوئے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حصہ بعض قرابت داروں کو عطا فرمایا اور کچھ لوگوں کو جو اسی درجے کی قرابت رکھتے تھے، محروم رکھا تو اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے قرابت داروں کے لیے جو حصہ مقرر فرمایا اس سے تمام قرابت دار مراد نہیں بعض خاص لوگ مراد ہیں اور یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صوابدید پر ہے ان میں سے جسے چاہیں عطا فرمائیں اور جب آپ کا وصال ہو گیا اور آپ کی رائے باقی نہ رہی تو ان (قرابت داروں) کا جو حصہ مقرر کیا گیا تھا، ختم ہو گیا جس طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لیے مال

marfat.com

لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَغْنَمِ لِنَفْسِهٖ سَهْمَ الصَّفِيِّ فَكَانَ ذٰلِكَ مَا كَانَ حَيًّا يَخْتَارُ لِنَفْسِهٖ مِنَ الْمَغْنَمِ مَا شَآءَ فَلَمَّا مَاتَ انْقَطَعَ ذٰلِكَ۔

وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ ذَوُو الْقُرْبَى الَّذِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ مَا جَعَلَ هُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ فَاَعْطَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَعْطَاهُمْ مِنْ ذٰلِكَ بِجَعْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ لَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ حِيْنَئِذٍ اَنْ يُعْطِيَ غَيْرَهُمْ مِنْ بَنِيْ اُمَيَّةَ وَبَنِيْ نَوْفَلٍ لِاَنَّهُمْ لَمْ يَدْخُلُوْا فِي الْاٰيَةِ وَ اِنَّمَا دَخَلَ فِيْهَا مِنْ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ هٰذَا الْاِخْتِلَافِ فَذَهَبَ كُلُّ فَرِيْقٍ اِلٰى مَا ذَكَرْنَا وَاحْتَجُّوْا لِقَوْلِهٖ بِمَا وَصَفْنَا وَجَبَ اَنْ نَكْشِفَ كُلَّ قَوْلٍ مِنْهَا وَمَا ذَكَرْنَا مِنْ حُجَّةِ قَائِلِهٖ لِنَسْتَخْرِجَ مِنْ هٰذِهِ الْاَقَاوِيْلِ قَوْلًا صَحِيْحًا فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَابْتَدَأْنَا بِقَوْلِ الَّذِيْ نَفٰى اَنْ يَكُوْنَ لَهُمْ فِي الْاٰيَةِ شَيْءٌ بِحَقِّ الْقَرَابَةِ وَاَنَّهٗ اِنَّمَا جُعِلَ لَهُمْ فِيْهَا مَا جُعِلَ لِحَاجَتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ كَمَا جُعِلَ لِلْمَسٰكِيْنِ وَالْيَتِيْمِ فِيْهَا مَا جُعِلَ لِحَاجَتِهِمَا وَفَقْرِهِمَا فَاِذَا ارْتَفَعَ الْفَقْرُ عَنْهُمْ جَمِيْعًا ارْتَفَعَتْ حُقُوْقُهُمْ مِنْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَسَمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى حِيْنَ قَسَمَهٗ فَاَعْطٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَعَمَّهُمْ

غنیمت میں سے کچھ صاف حصہ رکھتے تھے اور یہ آپ کی ظاہری حیات تک تھا کہ آپ مال غنیمت میں سے جو چاہتے اختیار فرماتے جب آپ کا وصال ہو گیا تو یہ سلسلہ بھی ختم ہو گیا۔

یہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

لیکن کچھ دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جن قرابت داروں کے لیے اللہ تعالیٰ نے حصہ مقرر فرمایا وہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں اور انہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ عطا فرمایا وہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مقرر کیا تھا اور اس وقت آپ ان کے علاوہ یعنی بنو امیہ اور بنو نوفل کو نہیں دے سکتے تھے کیونکہ وہ آپ (کے حکم) میں داخل نہیں تھے بنو ہاشم اور بنو مطلب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خصوصی قرابت کے تحت داخل ہوئے تو جب فقہاء کرام کے درمیان اختلاف ہے تو ہر فریق نے وہ موقف اختیار کیا جو ہم نے ذکر کیا ہے اور اپنے قول پر وہ دلائل پیش کئے جو ہم نے بیان کئے ہیں تو ہم پر واجب ہے کہ ان میں سے ہر قول اور اس کی دلیل کو واضح کریں تاکہ ان اقوال میں سے صحیح قول نکال سکیں۔ چنانچہ ہم نے اس میں غور و فکر کیا تو اس جماعت کے قول سے ابتداء کی جو آیت کریمہ میں قرابت داروں کے حصے کی نفی کرتی ہے انہوں نے حاجت اور محتاجی کے باعث ان کا حصہ قرار دیا جیسا کہ مسکینوں اور یتیموں کے لیے ان کی حاجت اور فقر کی وجہ سے حصہ مقرر کیا گیا جب ان سب کا فقر ختم ہو جائے گا تو اس سے ان کے حقوق بھی ختم ہو جائیں گے۔ تو ہم نے دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کے وقت قرابت داروں کا حصہ رکھا اور وہ تمام بنو ہاشم اور بنو مطلب کو دیا اور ان میں مالدار بھی تھے اور فقیر بھی، اس سے ثابت ہوا کہ اگر ان کا حصہ فقر کی وجہ سے

بِذٰلِكَ جَمِيعًا وَقَدْ كَانَ فِيهِمُ الْغَنِيُّ وَالْفَقِيرُ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَوْ كَانَ مَا جَعَلَ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ هُوَ لِعِلَّةِ الْفَقْرِ لَا لِعِلَّةِ الْقَرَابَةِ إِذًا لَمَا دَخَلَ أَغْنِيَاؤُهُمْ فِي فُقَرَائِهِمْ فِي مَا جَعَلَ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ وَلَقَصَدَ إِلَى الْفُقَرَاءِ مِنْهُمْ دُونَ الْأَغْنِيَاءِ فَأَعْطَاهُمْ كَمَا فَعَلَ فِي الْيَتَامَى فَلَمَّا أَدْخَلَ أَغْنِيَاءَهُمْ فِي فُقَرَائِهِمْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ قَصَدَ بِذٰلِكَ إِلَى أَعْيَانِ الْقَرَابَةِ لِعِلَّةِ قَرَابَتِهِمْ لَا لِعِلَّةِ فَقْرِهِمْ۔

٩٥١ - وَأَمَّا مَا ذَكَرُوا مِنْ حَدِيثِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَيْثُ سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْدِمَهَا خَادِمًا مِنَ السَّبْيِ الَّذِي كَانَ قَدِمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَفْعَلْ وَوَكَلَهَا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّسْبِيحِ فَهٰذَا لَيْسَ فِيهِ عِنْدَنَا دَلِيلٌ لَهُمْ عَلَى مَا ذَكَرُوا لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ لَهَا حِينَ سَأَلَتْهُ لَا حَقَّ لَكِ فِيهِ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَبَيَّنَ ذٰلِكَ لَهَا كَمَا بَيَّنَهُ لِلْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حِينَ سَأَلَاهُ أَنْ يَسْتَعْمِلَهُمَا عَلَى الصَّدَقَةِ لِيُصِيبَا مِنْهَا فَقَالَ لَهُمَا إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ۔

وَقَدْ يَجُوزُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ لَمْ يُعْطِهَا الْخَادِمَ حِينَئِذٍ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قُسِمَ فَلَمَّا قَسَمَ أَعْطَاهَا حَقَّهَا مِنْ ذٰلِكَ وَأَعْطَى غَيْرَهَا أَيْضًا حَقَّهُ فَيَكُونُ تَرْكُهُ إِعْطَاءَهَا إِنَّمَا كَانَ لِأَنَّهُ لَمْ يُقْسَمْ وَوَكَلَهَا عَلَى تَسْبِيحِ اللّٰهِ وَتَحْمِيدِهِ وَتَهْلِيلِهِ الَّذِي يُرْجَى لَهَا بِهِ الْفَوْزُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى وَالزُّلْفَى عِنْدَهُ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ قَدْ

ہوتا، قرابت داری کی وجہ سے نہ ہوتا تو اس حصے میں ان کے فقراء کے ساتھ مالدار شریک نہ ہوتے اور صرف فقراء کا ارادہ کیا جاتا مالدار لوگوں کا حصہ نہ ہوتا اور آپ محتاجوں ہی کو دیتے جیسا کہ یتیم کے سلسلے میں کیا تو جب آپ نے ان کے فقراء میں مالداروں کو بھی داخل فرمایا تو اس سے ثابت ہوا کہ آپ نے اس کے ساتھ قرابت داروں کا ارادہ صرف ان کی قرابت کے سبب کیا ان کی محتاجی کی وجہ سے نہیں۔

اور وہ جو انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ذکر کی کہ جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان قیدیوں میں سے ایک غلام کی درخواست کی جو آپ کے پاس آئے تھے تو آپ نے خادم عنایت نہ فرمایا اور انہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر اور تسبیح کی طرف متوجہ کیا تو ہمارے نزدیک اس میں ان کے موقف کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ جب انہوں نے سوال کیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ اس میں تمہارا حق نہیں اگر یہ بات اسی طرح ہوتی تو آپ حضرت خاتون جنت سے بھی اسی طرح بیان فرماتے جیسے حضرت فضل بن عباس اور حضرت ربیعہ بن حارث کو فرمایا تھا جب انہوں نے صدقہ پر عامل مقرر ہونا چاہا تاکہ اس سے کچھ حاصل کریں تو آپ نے فرمایا یہ لوگوں کی میل ہے اور یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کے لیے جائز ہیں۔

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ نے اس وقت اس لیے نہ دیا ہو کہ ابھی تقسیم نہیں ہوئی تھی جب تقسیم ہوئی تو آپ نے ان کو ان کا حق دے دیا اور دوسروں کو بھی ان کا حق عنایت فرمایا تو اس وقت نہ دینے کی وجہ عدم تقسیم تھی اور آپ نے تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تحمید اور تہلیل کا راستہ بتایا کہ آپ ان کلمات کے ذریعے ان کے لیے بارگاہ خداوندی سے کامیابی اور اس کے قرب کی امید رکھتے تھے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ نے ان کو تقسیم کے بعد غلام

أَخَذَ مِنْهَا مِنْ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَسَمَ وَلَا نَعْلَمُ فِي الْآثَارِ مَا يَدْفَعُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ.

وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَنَعَهَا مِنْ ذٰلِكَ إِنْ كَانَ مَنَعَهَا مِنْهُ لِأَنَّهَا لَيْسَتْ قَرَابَةً وَلٰكِنَّ أَقْرَبَ مِنَ الْقَرَابَةِ لِأَنَّ الْوَلَدَ لَا يُقَالُ هُوَ مِنْ قَرَابَةِ أَبِيهِ إِنَّمَا يُقَالُ ذٰلِكَ لِمَنْ غَيْرُهُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْهُ.

أَلَا تَرَى إِلَى قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ فَجَعَلَ الْوَالِدَيْنِ غَيْرَ الْأَقْرَبِينَ لِأَنَّهُمْ أَقْرَبُ مِنَ الْأَقْرَبِينَ فَكَمَا كَانَ الْوَالِدُ يَخْرُجُ مِنْ قَرَابَةِ وَلَدِهِ فَكَذٰلِكَ الْوَلَدُ يَخْرُجُ مِنْ قَرَابَةِ وَالِدِهِ.

وَقَدْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نَحْوًا مِمَّا ذَكَرْنَا فِي رَجُلٍ قَالَ قَدْ أَوْصَيْتُ بِثُلُثِ مَالِي لِقَرَابَةِ فُلَانٍ أَنَّ وَالِدَيْهِ وَوَلَدَهُ لَا يَدْخُلُونَ فِي ذٰلِكَ لِأَنَّهُمْ أَقْرَبُ مِنَ الْقَرَابَةِ وَلَيْسُوا بِقَرَابَةٍ وَاحْتَجَّ فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا.

فَهٰذَا وَجْهٌ آخَرُ فَانْدَفَعَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنْ تَكُونَ لَهُمْ أَيْضًا بِحَدِيثِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا هٰذَا حُجَّةٌ فِي نَفْيِ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى.

۹۵۲- وَأَمَّا مَا احْتَجُّوا فِي حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مِنْ فِعْلِهِمَا وَأَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُنْكِرُوا ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا فَإِنَّ هٰذَا مِمَّا يَسَعُ فِيهِ اجْتِهَادُ الرَّأْيِ فَرَأَيَاهُمَا ذٰلِكَ وَاجْتَهَدَا فَكَانَ مَا أَدَّاهُمَا إِلَيْهِ اجْتِهَادُهُمَا هُوَ مَا رَأَيَا فِي ذٰلِكَ فَحَكَمَا بِهِ وَهُوَ الَّذِي كَانَ

عطا فرمایا ہو اور ہمیں روایات میں کوئی بات اس کے خلاف معلوم نہیں ہوتی۔

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر آپ نے ان کو غلام عطا نہیں فرمایا تو شاید اس لیے کہ ان کو قرابت حاصل نہ تھی بلکہ وہ تو قرابت سے بھی زیادہ قریبی تھیں کیونکہ اولاد کے بارے میں یہ نہیں کہا جاتا کہ وہ باپ کے رشتہ داروں سے ہے بلکہ یہ لفظ اولاد کے غیر کے استعمال ہوتا ہے کہ وہ اس کے زیادہ قریب ہے۔

کیا تم اللہ تعالیٰ کے اس قول کی طرف نہیں دیکھتے ہو،

آپ فرما دیجیے جو کچھ تم اچھی چیز سے خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور زیادہ قریبی رشتہ داروں کے لیے ہے تو ماں باپ کو قرابت داروں کا غیر قرار دیا کیوں کہ وہ زیادہ قریبی لوگوں سے بھی زیادہ قریبی ہیں تو جس طرح انسان کی قرابت سے والد نکل جاتا ہے اسی طرح بیٹا بھی والد کی قرابت سے نکل جاتا ہے۔

حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے بھی اس شخص کے بارے میں جو کہتا ہے کہ میں نے فلاں قرابت کی وجہ سے مال کے تیسرے حصے کی وصیت کی اس کے والدین اور اولاد اس میں داخل نہیں ہوں گے کیونکہ وہ قرابت سے بھی زیادہ قریبی ہیں، قرابت دار نہیں ہیں، وہی بات کہی ہے جو ہم نے ذکر کی اور انہوں نے اس سلسلے میں اسی آیت سے استدلال کیا ہے جسے ہم نے ذکر کیا۔

تو یہ ایک دوسری وجہ ہے بس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے اس بنیاد پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے قرابت داروں کے حصہ کی نفی پر استدلال ختم ہو گیا۔

اور وہ جو انہوں نے حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے عمل سے استدلال کیا اور یہ کہ صحابہ کرام نے اس کا انکار نہیں کیا تو اس بات میں اجتہاد کی گنجائش تھی چنانچہ انہوں نے اس میں غور و فکر کیا اور اپنے اجتہاد کے مطابق فیصلہ کیا اور اسی پر کاربند رہے انہیں اس پر ثواب اور راجح ملے گا۔

اور ان حضرات کا یہ کہنا کہ صحابہ کرام میں سے کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا تو کسی کے لیے اس کا انکار کرنا کیسے جائز

عَلَيْهِمَا وَمِمَّا فِي ذَٰلِكَ مِمَّا كَانَا مَأْجُورَيْنِ وَأَمَّا قَوْلُهُمْ وَلَمْ يُنْكِرْ ذَٰلِكَ عَلَيْهِمَا أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يُنْكِرَ ذَٰلِكَ عَلَيْهِمَا أَحَدٌ وَهُمَا إِمَامَانِ عَدْلَانِ رَأَيَا رَأْيًا فَحَكَمَا بِهِ فَفَعَلَا فِي ذَٰلِكَ الَّذِي كُلِّفَا وَلَكِنْ قَدْ رَأَى فِي ذَٰلِكَ غَيْرُهُمَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِلَافِ مَا رَأَيَا فَلَمْ يُعَنِّفُوهُمَا فِيمَا حَكَمَا بِهِ مِنْ ذَٰلِكَ إِذْ كَانَ الرَّأْيُ فِي ذَٰلِكَ وَاسِعًا وَالِاجْتِهَادُ لِلنَّاسِ جَمِيعًا فَأَدَّى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَأْيُهُمَا فِي ذَٰلِكَ إِلَى مَا رَأَيَا وَحَكَمَا وَأَدَّى غَيْرَهُمَا مِمَّنْ خَالَفَهُمَا اجْتِهَادُهُ فِي ذَٰلِكَ إِلَى مَا رَآهُ وَكُلٌّ مَأْجُورٌ فِي اجْتِهَادِهِ فِي ذَٰلِكَ مُعَاقٌ مُؤَدٍّ لِلْفَرْضِ الَّذِي عَلَيْهِ وَلَمْ يُنْكِرْ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ قَوْلَهُ لِأَنَّ مَا خَالَفَ إِلَيْهِ وَهُوَ رَأْيٌ وَالَّذِي قَالَهُ مُخَالِفُهُ هُوَ رَأْيٌ أَيْضًا وَلَا تَوْقِيفَ مَعَ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِقَوْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا سُنَّةٍ وَلَا إِجْمَاعٍ.

ہو سکتا تھا جب کہ وہ دونوں عادل امام تھے ان کی ایک رائے تھی جس پر انہوں نے فیصلہ کیا تو انہوں نے اس سلسلے میں وہی کچھ کیا جس کا ان کو مکلف بنایا گیا تھا۔

البتہ دوسرے صحابہ کرام کی رائے ان کے خلاف تھی لیکن انہوں نے ان پر سختی نہیں کی کیونکہ اس میں رائے کی گنجائش تھی اور اجتہاد کی بھی سب کو اجازت تھی چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے ایک رائے اختیار کی اور فیصلہ کیا لیکن ان مخالفین نے ایک دوسری رائے اختیار کی جو ان کے اجتہاد کا تقاضا تھا اور یہ تمام حضرات اپنے ہر اجتہاد کا اجر و ثواب پائیں گے انہوں نے اپنی ذمہ داری کو پورا کیا لہذا انہوں نے ایک دوسرے پر اعتراض نہیں کیا کیونکہ اس کی بھی ایک رائے ہے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی قرآن و سنت اور اجماع سے صریح نص حاصل نہیں۔

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ كَانَا خُولِفَا فِيمَا رَأَيَا مِنْ ذَٰلِكَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ كُنَّا نَرَى أَنَّا نَحْنُ هُمْ قَرَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى ذَٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا فَأَخْبَرَ أَنَّهُمْ رَأَوْا فِي ذَٰلِكَ رَأْيًا أَبَاهُ عَلَيْهِمْ قَوْمُهُمْ وَأَنَّ عُمَرَ دَعَاهُمْ إِلَى أَنْ يُزَوِّجَ مِنْهُ أَيِّمَهُمْ وَيَكْسُوَ مِنْهُ عَائِلَهُمْ قَالَ فَأَبَيْنَا عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَهُ لَنَا كُلَّهُ فَدَلَّ ذَٰلِكَ أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوا عَلَى هَٰذَا الْقَوْلِ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ وَأَنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا رَجَعُوا عَمَّا كَانُوا رَأَوْا مِنْ ذَٰلِكَ

اس بات کی دلیل کہ اس سلسلے میں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی رائے کی مخالفت کی گئی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے وہ فرماتے ہیں ہم خیال کیا کرتے تھے کہ ہم ہی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت دار ہیں تو ہماری قوم نے اس بات کا انکار کیا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ اس سلسلے میں ان کی قوم نے ان کی رائے کی مخالفت کی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو دعوت دی کہ وہ اس حصے میں سے ان کی بیوہ عورتوں کا نکاح کر دیں اور ان کے بے لباس لوگوں کو لباس پہنائیں وہ فرماتے ہیں ہم نے صرف اس بات کو تسلیم کیا کہ وہ تمام مال ہمیں عطا فرمائیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر

marfat.com

لِرَأْيِ أَبِي بَكْرٍ وَلَا رَأْيِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ كَانَ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعِنْدَ سَائِرِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَحُكْمِ الْأَشْيَاءِ الَّتِي تَخْتَلِفُ فِيْهَا الَّتِي يَسَعُ فِيْهَا اجْتِهَادُ الرَّأْيِ۔

۹۵۴- وَأَمَّا قَوْلُهُمْ ثُمَّ أَفْضَى الْأَمْرُ إِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يُغَيِّرْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ عَمَّا كَانَ وَضَعَهُ عَلَيْهِ أَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالُوْا فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ كَانَ رَأْيُ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مِثْلَ الَّذِي رَأَيَا فَلَيْسَ ذٰلِكَ كَمَا ذَكَرُوْا لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَقِيَ فِي يَدِ عَلِيٍّ مِمَّا كَانَ وَقَعَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ لِأَنَّهُمَا لَمَّا كَانَ ذٰلِكَ وَقَعَ فِي أَيْدِيْهِمَا أَنْفَذَاهُ فِي وُجُوْهِهِ الَّتِي رَأَيَاهَا فِي ذٰلِكَ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ أَفْضَى الْأَمْرُ إِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَلَمْ يُعْلَمْ أَنَّهُ سَبٰى أَحَدًا وَلَا ظَهَرَ عَلٰى أَحَدٍ مِّنَ الْعَدُوِّ وَلَا غَنِمَ غَنِيْمَةً يَجِبُ فِيْهَا خُمُسٌ لِلّٰهِ لِأَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ شُغْلُهُ فِي خِلَافَتِهِ كُلِّهَا بِقِتَالِ مَنْ خَالَفَهُ مِمَّنْ لَا يُسْبٰى وَلَا يُغْنَمُ وَإِنَّمَا يُحْتَجُّ بِقَوْلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ لَوْ سَبٰى وَغَنِمَ فَفَعَلَ فِي ذٰلِكَ مِثْلَ مَا كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَعَلَا فِي الْأَخْمَاسِ وَأَمَّا إِذْ لَمْ يَكُنْ سَبْيٌ وَلَا غَنَمٌ فَلَا حُجَّةَ لِأَحَدٍ فِي تَغْيِيْرِ مَا كَانَ فُعِلَ قَبْلَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَوْ كَانَ بَقِيَ فِي يَدِهِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ مِمَّا كَانَ غَنِمَهُ مَنْ قَبْلَهُ فَحَرَمَهُ ذَوِي قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَا كَانَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا حُجَّةٌ تَدُلُّ عَلٰى مَذْهَبِهِ فِي ذٰلِكَ كَيْفَ كَانَ لِأَنَّ

فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بھی اسی بات پر قائم رہے اور انہوں نے حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی رائے کی وجہ سے اپنی رائے کو نہ چھوڑا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کا حکم حضرت صدیق اکبر، حضرت عمر فاروق اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک ان اشیاء کی طرح تھا جن میں اختلاف کیا جاتا ہے اور ان میں اجتہاد کی گنجائش ہوتی ہے

ان کا یہ کہنا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں اس طریق کار میں کوئی تبدیلی نہیں کی جو حضرت ابوبکر و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے وضع کیا تھا یہ حضرات کہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس سلسلے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی رائے بھی وہی تھی جو ان دونوں حضرات کی تھی لیکن یہ بات اس طرح نہیں جس طرح انہوں نے ذکر کی ہے کیونکہ جو کچھ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے پاس تھا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے قبضے میں نہیں تھا کیونکہ جو کچھ ان کو حاصل ہوا انہوں نے اپنی رائے کے مطابق جہاں مناسب سمجھا خرچ کیا پھر جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خلافت حاصل ہوئی تو معلوم نہیں کہ انہوں نے کسی کو قیدی بنایا یا کسی دشمن پر کامیابی حاصل کی نہ انہوں نے ایسی غنیمت حاصل کی جس میں خمس واجب ہوتا ہے کیونکہ ان کا تمام دور خلافت ان مخالفین کے خلاف لڑائی میں گزرا جن سے نہ کوئی قیدی بنایا گیا اور نہ مال غنیمت حاصل ہوا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے قول کی ضرورت تو تب ہوتی جب انہوں نے کسی کو قیدی بنایا ہوتا اور مال غنیمت حاصل کیا ہوتا اور آپ اس میں وہ عمل کرتے جو حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما نے خمس میں کیا لیکن جب قیدی اور غلام نہ تھے تو کوئی شخص اس بات کو دلیل نہیں بنا سکتا کہ پہلے سے جاری عمل میں تبدیلی کی گئی۔ اگر ان کے پاس پہلے سے بچا ہوا مال غنیمت میں سے کچھ مال ہوتا پھر وہ اسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں پر حرام کرتے تو بھی یہ بات ان کے مذہب کی دلیل نہ بنتی اور یہ کیسے دلیل بن سکتی ہے جب کہ یہ مال ان تک اس وقت پہنچا جب پہلے امام کی طرف سے اس میں حکم

marfat.com

ذٰلِكَ اِنَّمَا صَارَ اِلَيْهِ بَعْدَ مَا نَفَذَ فِيْهِ الْحُكْمُ مِنَ الْاِمَامِ الَّذِيْ كَانَ قَبْلَهٗ فَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اِبْطَالُ ذٰلِكَ الْحُكْمِ وَاِنْ كَانَ هُوَ يَرٰى خِلَافَهٗ لِاَنَّ ذٰلِكَ الْحُكْمَ مِمَّا يَخْتَلِفُ فِيْهِ الْعُلَمَاءُ وَلَوْ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاٰى فِيْ ذٰلِكَ مَا كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَاَيَاهُ فِيْ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَدْ خَالَفَهٗ لِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كُنَّا نَرٰى اِنَّا نَحْنُ هُمْ فَاَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا فَهٰذِهٖ جَوَابَاتُ الْحُجَجِ الَّتِيْ احْتَجَّ بِهَا الَّذِيْنَ نَفَوْا سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى اَنْ يَكُوْنَ وَاجِبًا لَهُمْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا فِيْ حَيَاتِهٖ وَاَنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ ذٰلِكَ كَسَائِرِ الْفُقَرَاءِ فَبَطَلَ هٰذَا الْمَذْهَبُ فَثَبَتَ اَحَدُ الْمَذَاهِبِ الْاُخَرِ۔

نافذ ہو گیا اب انہیں اس کو باطل کرنے کا حق نہ تھا اگرچہ ان کی رائے اس کی خلاف بھی ہوتی لیکن اس حکم میں علماء کا اختلاف ہے اور اگر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی رائے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی رائے کے موافق ہوتی تو یہاں مخالف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس قول کے موافق کہتا کہ ہم اپنے آپ کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت دار خیال کرتے تھے لیکن قوم نے اس سلسلے میں ہماری بات نہ مانی تو جو لوگ سرکار دو عالم کی حیات طیبہ اور وصال کے بعد آپ کے قرابت داروں کے حصہ کی نفی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ باقی فقراء کی طرح ہیں تو ان کے دلائل کے یہ جوابات ہیں پس یہ مذہب باطل ہو گیا اور دوسرے دو میں سے ایک مذہب ثابت ہوا۔

فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِيْ قَوْلِ مَنْ جَعَلَ قَرَابَةَ الْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ سَهْمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِهٖ هَلْ لِذٰلِكَ وَجْهٌ فَرَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ فُضِّلَ بِسَهْمِ الصَّفِيِّ وَبِخُمُسِ الْخُمُسِ وَجُعِلَ لَهٗ مَعَ ذٰلِكَ فِي الْغَنِيْمَةِ سَهْمٌ كَسَهْمِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ رَاَيْنَاهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ سَهْمَ الصَّفِيِّ لَيْسَ لِاَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّ حُكْمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِيْ ذٰلِكَ خِلَافُ حُكْمِ الْاِمَامِ مِنْ بَعْدِهٖ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَيْضًا اَنَّ حُكْمَهٗ فِيْ خُمُسِ الْخُمُسِ خِلَافُ حُكْمِ الْاِمَامِ مِنْ بَعْدِهٖ ثَبَتَ اَنَّ حُكْمَهٗ فِيْمَا

تو ہم نے ارادہ کیا کہ اس شخص کے قول کو دیکھیں جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سے خلیفہ کے قرابت داروں کے لیے قرار دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ خلیفہ کے لیے مقرر کیا گیا اس کی کوئی دلیل ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کو ایک صاف (خالص) حصے اور خمس کے پانچویں حصے کے ساتھ فضیلت حاصل تھی اس کے علاوہ مال غنیمت میں دوسرے مسلمانوں کی طرح آپ کا حصہ تھا پھر ہم دیکھتے ہیں اس بات پر سب متفق ہیں کہ جو خالص حصہ ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو ملے گا اور اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بعد والے حکمرانوں کے خلاف ہے اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ خمس کے پانچویں حصے کے سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بعد والے حکمرانوں کے حکم کے خلاف ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ جو کچھ ہم نے بیان کیا اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بعد والے حکمرانوں کے احکام

marfat.com

وَصَفْنَاهُ خِلَافُ حُكْمِ الْإِمَامِ مِنْ بَعْدِهِ وَثَبَتَ
أَنَّ حُكْمَ قَرَابَتِهِ فِيْ ذٰلِكَ خِلَافُ حُكْمِ قَرَابَةِ
الْإِمَامِ مِنْ بَعْدِهِ فَثَبَتَ أَحَدُ الْقَوْلَيْنِ مِنَ
الْآخَرَيْنِ۔

فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا اللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ قَالَ وَاعْلَمُوْا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ
فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى
وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَكَانَ
سَهْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَارِيًا لَهُ مَا كَانَ حَيًّا إِلٰى أَنْ مَاتَ وَانْقَطَعَ
بِمَوْتِهِ وَكَانَ سَهْمُ الْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ
وَابْنِ السَّبِيْلِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ۔

ثُمَّ اخْتَلَفُوْا فِيْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى
فَقَالَ قَوْمٌ هُوَ لَهُمْ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ لَهُمْ فِيْ
حَيَاتِهِ وَقَالَ قَوْمٌ قَدِ انْقَطَعَ عَنْهُمْ بِمَوْتِهِ
وَكَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ جَمَعَ كُلَّ قَرَابَةِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهِ
وَلِذِي الْقُرْبٰى فَلَمْ يَخُصَّ أَحَدًا مِنْهُمْ دُوْنَ
أَحَدٍ ثُمَّ قَسَمَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَعْطٰى مِنْهُمْ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي
الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً وَحَرَمَ بَنِيْ أُمَيَّةَ وَبَنِيْ
نَوْفَلٍ وَقَدْ كَانُوْا مَحْصُوْرِيْنَ مَعْدُوْدِيْنَ
وَفِيْمَنْ أَعْطَى الْغَنِيُّ وَالْفَقِيْرُ وَفِيْمَنْ حَرَمَ
كَذٰلِكَ فَثَبَتَ أَنَّ ذٰلِكَ السَّهْمَ كَانَ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَهُ فِيْ أَيِّ
قَرَابَتِهِ شَاءَ فَصَارَ بِذٰلِكَ حُكْمُهُ حُكْمَ
سَهْمِهِ الَّذِيْ كَانَ يَصْطَفِيْ لِنَفْسِهِ فَكَمَا

سے مختلف ہے پس ثابت ہوا کہ آپ
کی قرابت کا حکم بھی بعد والے حکمرانوں کی قرابت
کے حکم سے مختلف ہے پس پچھلے دو قولوں میں سے
ایک قول ثابت ہوا۔

پس ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا ارشاد خداوندی
ہے اور جان لو! جو کچھ تم مالِ غنیمت حاصل کرو تو اللہ تعالیٰ اس کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں
مسافروں کے لیے اس کا پانچواں حصہ ہے تو جب تک سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم (ظاہری زندگی کے ساتھ) زندہ رہے آپ
کا حصہ جاری رہا حتیٰ کہ آپ کا انتقال ہوگیا اور آپ کے وصال
کے ساتھ ہی یہ حصہ منقطع ہوگیا اور یتیموں، مساکین اور
مسافروں کا حصہ، آپ کی وفات کے بعد اسی طرح رہا
جیسے پہلے تھا۔

پھر قرابت داروں کے حصے میں اختلاف ہوا ایک جماعت
نے کہا کہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد
بھی ان کو ملے گا جیسا کہ آپ کی حیات طیبہ میں ان کے لیے تھا
جب کہ دوسری جماعت یہ کہتی ہے کہ آپ کے وصال کی وجہ سے
وہ ختم ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
تمام رشتہ داروں کو "ولذی القربیٰ" میں جمع فرمایا اور ان میں
سے کسی کو مخصوص نہیں کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ حصہ تقسیم فرمایا تو ان میں سے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو دیا جبکہ
بنو امیہ اور بنو نوفل کو محروم رکھا حالانکہ وہ چند گنتی کے افراد تھے
اور جن کو آپ نے عطا فرمایا ان میں مالدار بھی تھے اور محتاج بھی
اور جن کو نہیں دیا ان کا بھی یہی حال تھا تو اس سے
ثابت ہوا کہ یہ حصہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کے لیے تھا پس آپ نے جس رشتہ دار کو دینا
چاہا عطا فرمایا تو اس طرح اس کا حکم آپ کے اس حصے
کی طرح ہوگیا جو خالصتاً آپ کے لیے تھا تو جس طرح آپ
کی وفات سے وہ حصہ ختم ہوگیا آپ کے بعد کسی کے

كَانَ ذٰلِكَ مُرْتَفِعًا بِوَفَاتِهٖ غَيْرَ وَاجِبٍ لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِهٖ كَانَ هٰذَا اَيْضًا كَذٰلِكَ مُرْتَفِعًا بِوَفَاتِهٖ غَيْرَ وَاجِبٍ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ۔

لیے واجب نہیں اسی طرح آپ کے وصال سے یہ حصہ بھی اُٹھ گیا اور آپ کے بعد کسی کے لیے واجب نہیں، حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۳ النَّفْلِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْ قِتَالِ الْعَدُوِّ وَاِحْرَازِ الْغَنِيْمَةِ

دشمن کے ساتھ لڑائی سے فراغت اور مالِ غنیمت جمع کرنے کے بعد غنیمت لینے کا حکم

۹۵۵ ۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَلَ فِىْ بِدَايَتِهِ الرُّبُعَ وَفِىْ رَجْعَتِهِ الثُّلُثَ ۔

حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شروع میں چوتھا حصہ اور واپسی پر تیسرا حصہ لیتے تھے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْاِمَامَ لَهٗ اَنْ يَّنْفُلَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ مَا اَحَبَّ بَعْدَ اِحْرَازِهٖ اِيَّاهَا قَبْلَ اَنْ يَّقْسِمَهَا كَمَا كَانَ لَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ۔

وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّنْفُلَ بَعْدَ اِحْرَازِ الْغَنِيْمَةِ اِلَّا مِنَ الْخُمُسِ فَاَمَّا مِنْ غَيْرِ الْخُمُسِ فَلَا لِاَنَّ ذٰلِكَ قَدْ مَلَكَتْهُ الْمُقَاتِلَةُ فَلَا سَبِيْلَ لِلْاِمَامِ عَلَيْهِ وَقَالُوْا قَدْ يُحْتَمَلُ اَنْ تَكُوْنَ مَا كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفُلُهٗ فِى الرَّجْعَةِ هُوَ ثُلُثُ الْخُمُسِ بَعْدَ الرُّبُعِ الَّذِىْ نَفَلَهٗ كَانَ فِى الْبَدْاَةِ فَلَا يَخْرُجُ مِمَّا قُلْنَا ۔

فَقَالَ لَهُمُ الْاٰخَرُوْنَ اِنَّ الْحَدِيْثَ اِنَّمَا جَآءَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُلُ فِى الْبَدْاَةِ الرُّبُعَ وَفِىْ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ مال غنیمت اکٹھا کرنے کے بعد اور تقسیم سے پہلے امام جس قدر چاہے لے سکتا ہے جیسا کہ اسے اس سے پہلے لینے کا حق ہے انہوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ مال غنیمت اکٹھا کرنے کے بعد وہ صرف پانچواں حصہ لے سکتا ہے اس کے علاوہ نہیں لے سکتا کیونکہ یہ مال، جہاد کرنے والوں کی ملکیت ہے لہٰذا اس میں امام کا کوئی دخل نہیں وہ حضرات فرماتے ہیں کہ ممکن ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ واپسی پر لیتے تھے وہ پانچویں حصے کا تہائی ہو اور پہلے چوتھا حصہ لیتے ہوں اور یہ ہمارے قول سے خارج نہیں۔

پہلے قول والے حضرات جواب دیتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے آپ شروع میں چوتھا حصہ اور واپسی پر تیسرا حصہ لیتے تھے اور آپ

maarfat.com

الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ وَكَمَا كَانَ الرُّبُعَ الَّذِي كَانَ الرُّبُعَ يَنْفُلُهُ فِي الْبَدْأَةِ هُوَ الرُّبُعُ قَبْلَ الْخُمُسِ فَكَذٰلِكَ الثُّلُثُ الَّذِي كَانَ يَنْفُلُهُ فِي الرَّجْعَةِ هُوَ الثُّلُثُ أَيْضًا قَبْلَ الْخُمُسِ وَإِلَّا لَمْ يَكُنْ لِذِكْرِ الثُّلُثِ مَعْنًى ۔

قِيلَ لَهُمْ بَلْ لَهُ مَعْنًى صَحِيحٌ وَذٰلِكَ أَنَّ الْمَذْكُورَ مِنْ نَفْلِهِ فِي الْبَدْأَةِ هُوَ الرُّبُعُ مِمَّا يَجُوزُ لَهُ النَّفْلُ مِنْهُ فَكَذٰلِكَ نَفْلُهُ فِي الرَّجْعَةِ هُوَ الثُّلُثُ مِمَّا يَجُوزُ لَهُ النَّفْلُ مِنْهُ وَهُوَ الْخُمُسُ ۔

۹۵۶۔ **وَقَالَ** أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى فَقَدْ رُوِيَ حَدِيثُ حَبِيبٍ هٰذَا بِلَفْظٍ يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْنَا فَذَكَرُوا مَا حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُلُ فِي الْبَدْأَةِ الرُّبُعَ وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ ۔

۹۵۷۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَلَ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ ۔

۹۵۸۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُلُ فِي الْغَزْوِ الرُّبُعَ

ابتداء میں جو چوتھا حصہ لیتے تھے وہ خمس سے پہلے ہوتا تھا اسی طرح جو تہائی حصہ آپ واپسی پر لیتے تھے وہ بھی خمس نکالنے سے پہلے ہوگا ورنہ تہائی حصے کے ذکر کا کوئی مطلب نہیں بنتا۔

ان سے کہا جائے گا کہ ایسا نہیں بلکہ اس کا صحیح مفہوم ہے وہ یہ کہ ابتداء میں جس چوتھے حصے کا ذکر ہے یہ اس مال ہے جس سے آپ کے لیے لینا جائز تھا اسی طرح واپسی پر تیسرا اس میں سے ہوگا جس سے آپ کے لیے لینا جائز تھا اور وہ خمس (پانچواں حصہ) ہے۔

پہلے قول والے فرماتے ہیں کہ یہ حضرت حبیب کی روایت ایسے الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے جو ہماری اس بات پر دلالت کرتے ہیں۔

وہ فرماتے ہیں حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شروع میں چوتھا حصہ لیتے اور واپسی پر خمس کے بعد تیسرا حصہ لیتے تھے۔

ایک دوسرے طریق سے حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پانچویں حصہ کے بعد تہائی حصہ لیتے تھے۔

ایک اور طریق سے حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے موقع پر خمس کے بعد چوتھا حصہ لیتے اور جب واپس لوٹتے تو خمس کا تیسرا حصہ لیتے تھے۔

marfat.com

بَعْدَ الْخُمُسِ وَيَنْفُلُ إِذَا قَفَلَ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ.

قَالُوْا فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ ذٰلِكَ الثُّلُثَ الَّذِي كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَنْفُلُ فِي الرَّجْعَةِ هُوَ الثُّلُثُ بَعْدَ الْخُمُسِ.

۹۵۹۔ **قِيْلَ** لَهُمْ قَدْ يَحْتَمِلُ هٰذَا أَيْضًا مَا ذَكَرْنَا وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفُلُهُمْ إِذَا خَرَجُوْا بَادِيْنَ الرُّبُعَ وَيَنْفُلُهُمْ إِذَا قَفَلُوا الثُّلُثَ.

قِيْلَ لَهُمْ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا قَدْ يَحْتَمِلُ مَا احْتَمَلَهُ حَدِيْثُ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الَّذِي أَرْسَلَهُ أَكْثَرُ النَّاسِ عَنْ مَكْحُوْلٍ أَنَّهُ كَانَ يَنْفُلُ فِي الْبَدْأَةِ الرُّبُعَ وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ.

وَقَدْ يَجُوْزُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ عُبَادَةُ عَنٰى بِقَوْلِهٖ وَيَنْفُلُهُمْ إِذَا قَفَلُوا الثُّلُثَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ عَلٰى قُفُوْلٍ مِنْ قِتَالٍ إِلٰى قِتَالٍ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَكَانَ الثُّلُثُ الْمُنَفَّلُ هُوَ الثُّلُثُ قَبْلَ الْخُمُسِ فَذٰلِكَ جَائِزٌ عِنْدَنَا أَيْضًا لِأَنَّهُ يُرْجٰى بِذٰلِكَ صَلَاحُ الْقَوْمِ وَتَحْرِيْضُهُمْ عَلٰى قِتَالِ عَدُوِّهِمْ فَأَمَّا إِذَا كَانَ الْقِتَالُ قَدِ ارْتَفَعَ فَلَا يَجُوْزُ النَّفْلُ لِأَنَّهُ لَا مَنْفَعَةَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِي ذٰلِكَ.

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپسی پر غنیمت کا جو تہائی حصہ لیتے تھے وہ خمس کے بعد کا تہائی ہوتا تھا۔

ان سے کہا جائے گا کہ اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو ہم نے ذکر کی ہے انہوں نے اس سلسلے میں اس روایت سے بھی استدلال کیا ہے حضرت ابوامامہ باہلی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب وہ شروع میں نکلتے تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو چوتھا حصہ دیتے اور جب واپس لوٹتے تو تیسرا حصہ دیتے۔

ان کو کہا جائے گا کہ اس حدیث میں بھی وہی احتمال ہے جو حبیب بن مسلمہ کی اس روایت میں احتمال ہے جسے مکحول سے اکثر[1] لوگوں نے مرسل روایت کیا ہے کہ آپ ابتداء میں چوتھا حصہ لیتے اور واپسی پر تہائی حصہ لیتے۔

ہوسکتا ہے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اس قول کہ آپ ان کو واپسی پر تیسرا حصہ دیتے، سے ایک جنگ سے دوسری جنگ کی طرف لوٹنا مراد لیا ہو۔ اگر یہ بات اسی طرح ہے اور غنیمت کا جو تہائی حصہ دیا گیا اس سے خمس سے پہلے کا تہائی مراد ہے تو ہمارے نزدیک یہ بات بھی جائز ہے کیونکہ اس سے قوم کی بہتری کی امید کی جاسکتی ہے اور انہیں دشمنوں سے لڑنے کی رغبت دی جاتی ہے لیکن جب لڑائی نہ ہو رہی ہو تو مال غنیمت میں سے دینا جائز نہیں کیونکہ اس میں مسلمانوں کا کوئی فائدہ نہیں۔

---

[1] مرسل وہ حدیث ہوتی جہاں تابعی، صحابی کو چھوڑ کر براہ راست حضور علیہ السلام سے روایت کرے۔

٩٦٠ - وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ قَالَا ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَمَّا قَرُبْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ أَمَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ فَشَنَنَّا الْغَارَةَ عَلَيْهِمْ فَنَفَّلَنِيْ أَبُوْ بَكْرٍ امْرَأَةً مِّنْ فَزَارَةَ أَتَيْتُ بِهَا مِنَ الْغَارَةِ فَقَدِمْتُ بِهَا الْمَدِيْنَةَ فَاسْتَوْهَبَهَا مِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَهَبْتُهَا لَهٗ فَفَادٰى بِهَا أُنَاسًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

پہلے قول والوں نے اپنے موقف پر اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب ہم مشرکین کے قریب ہوئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے ان پر اچانک حملہ کر دیا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھے قبیلہ فزارہ کی ایک عورت بطور غنیمت عطا فرمائی جسے میں لوٹ مار سے لایا تھا میں اسے مدینہ طیبہ لایا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہبہ کرنے کا حکم دیا چنانچہ میں نے وہ عورت آپ کو ہبہ کر دی تو آپ نے کئی مسلمانوں کے بدلے میں اسے (اس کی قوم کو) دیا۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ فِيْ ذٰلِكَ لِلْآخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ نَفَّلَ سَلَمَةَ قَبْلَ انْقِطَاعِ الْحَرْبِ أَوْ بَعْدَ انْقِطَاعِهَا فَلَا حُجَّةَ فِيْ ذٰلِكَ۔

دوسرے حضرات اس حدیث سے پہلے قول والوں کے خلاف یوں استدلال کرتے ہیں کہ اس حدیث میں یہ بات مذکور نہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے لڑائی ختم ہونے سے پہلے وہ عورت انہیں دی یا اس کے بعد دی لہٰذا یہ حدیث دلیل نہیں بن سکتی۔

٩٦١ - وَاحْتَجُّوْا لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيْهَا ابْنُ عُمَرَ فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً فَكَانَتْ غَنَائِمُهُمْ لِكُلِّ إِنْسَانٍ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا وَنَفَّلَ كُلَّ إِنْسَانٍ مِّنْهُمْ بَعِيْرًا بَعِيْرًا سِوٰى ذٰلِكَ۔

انہوں نے اپنے مذہب پر اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا لشکر بھیجا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اس میں شامل تھے انہیں بہت سا مال غنیمت ملا چنانچہ ہر آدمی کو بارہ بارہ اونٹ ملے اس کے علاوہ بھی ان سب کو ایک ایک اونٹ ملا۔

٩٦٢ - قَالُوْا فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُ أَنَّهُمْ قَدْ نُفِّلُوْا بَعْدَ سِهَامِهِمْ بَعِيْرًا بَعِيْرًا فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جو بتاتے ہیں کہ انہوں نے اپنے حصے سے زائد ایک ایک اونٹ حاصل کیا اور سرکار دو عالم نے ان پر کوئی اعتراض نہیں فرمایا۔

قِيْلَ لَهُمْ مَا لَكُمْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

ان سے کہا جائے گا کہ اس حدیث میں تمہارے لیے کوئی

marfat.com

مِنْ حُجَّةٍ وَ نَهُوَ اِلَى الْحُجَّةِ عَلَيْكُمْ اَقْرَبُ مِنْهُ اِلَى الْحُجَّةِ لَكُمْ لِاَنَّهُ فِيْهِ فَبَلَغَتْ سُهْمَانُهُمْ اِثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا وَنُفِّلُوْا بَعِيْرًا بَعِيْرًا۔

فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّ مَا نُفِّلُوْا مِنْهُ مِنْ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ غَيْرِ مَا كَانَتْ فِيْهِ سُهْمَانُهُمْ وَهُوَ الْخُمُسُ فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فِي النَّفْلِ مِنْ غَيْرِ الْخُمُسِ۔

فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا احْتَجَّ بِهٖ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ مِنَ الْاٰثَارِ مَا يَجِبُ بِهٖ مَا قَالُوْا اَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِيْمَا احْتَجَّ بِهٖ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُخْرٰى لِقَوْلِهِمْ مِنَ الْاٰثَارِ اَيْضًا فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ بَعِيْرٍ ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِيْ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ اِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ فَاَدُّوا الْخَيْطَ وَالْمَخِيْطَ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الْاَنْفَالَ وَقَالَ لِيَرُدَّ قَوِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى ضَعِيْفِهِمْ۔

۹۶۳ - اَفَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِيْ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ اِلَّا الْخُمُسَ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَا سِوَى الْخُمُسِ مِنَ الْغَنَائِمِ لِلْمُقَاتِلَةِ لَا حُكْمَ لِلْاِمَامِ فِيْ ذٰلِكَ ثُمَّ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

دلیل نہیں بلکہ تمہارے حق میں ہونے کی بجائے اس کا تمہارے خلاف ہونا زیادہ مناسب ہے کیونکہ اس میں یوں ہے کہ بارہ بارہ اونٹ ان کے حصے میں آئے اور پھر بطور غنیمت ایک ایک اونٹ مزید ملا۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انہوں نے اس میں سے جو کچھ حاصل کیا وہ ان کے حصے یعنی خمس کے علاوہ تھا پس تمہارے لیے اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ زائد مال غیر خمس میں سے ہے۔

تو جب پہلے قول والوں کے لیے اپنے موقف پر پیش کردہ روایات میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں وہ واجب ہے تو ہم نے ارادہ کیا کہ دوسرے قول والوں نے جن روایات سے استدلال کیا ہے ان کو دیکھیں چنانچہ ہم نے ان کو دیکھا حضرت ابوامامہ باہلی، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے دن اونٹ کے پہلو سے اُون لی پھر فرمایا اے لوگو! جو کچھ اللہ تعالیٰ تمہیں غنیمت عطا فرمائے اس میں سے میرے لیے خمس کے علاوہ کچھ بھی حلال نہیں اور خمس بھی تمہاری طرف لوٹا دیا جاتا ہے لہذا تم سوتی اور دھاگہ ادا کردو۔ یعنی اگر تمہارے پاس مال غنیمت میں سے اتنا بھی ہے تو جمع کرا دو) راوی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت کو پسند نہیں فرماتے تھے اور آپ نے فرمایا مالدار مومنوں کو چاہیے کہ کمزور (نادار) لوگوں کی طرف لوٹا دیں۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال غنیمت عطا فرمایا اس میں سے میرے لیے صرف خمس جائز ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ غنیمت میں سے خمس کے علاوہ مجاہدین کے لیے ہے اس میں امام کا حکم جاری نہیں ہوتا پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ

marfat.com

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْفَالَ وَقَالَ لِيَرُدَّ قَوِيُّ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى ضَعِيْفِهِمْ اَيْ لَا يَفْضُلُ اَحَدٌ مِّنْ اَقْوِيَاۤءِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِمَّا اَفَاۤءَ اللهُ عَلَيْهِمْ لِقُوَّتِهٖ عَلٰى ضَعِيْفِهِمْ لِضُعْفِهٖ وَيَسْتَوُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ وَاسْتَحَالَ اَيْضًا اَنْ يَّكُوْنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَلَ مِنَ الْاَنْفَالِ مَا كَانَ يَكْرَهُ فَكَانَ النَّفَلُ الَّذِيْ لَيْسَ بِمَكْرُوْهٍ هُوَ النَّفَلُ فِي الْخُمُسِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَلَهٗ مِمَّا رَوَاهُ عُبَادَةُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هُوَ مِنَ الْخُمُسِ۔

وسلم نے مال غنیمت (لینا) ناپسند فرمایا اور فرمایا کہ مالدار مسلمان کمزوروں کی طرف لوٹا دیں یعنی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جو مال غنیمت عطا فرمایا اس میں طاقت والوں کو ان کی طاقت کی وجہ سے کمزوروں پر ان کی کمزوری کے باعث کوئی فضیلت نہیں بلکہ اس سلسلے میں وہ سب برابر ہیں اور یہ بات بھی محال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ جانتے کے باوجود مال غنیمت میں سے لیتے ہوں پس جو مال لینا مکروہ نہ تھا وہ خمس میں سے تھا اس سے ثابت ہوا کہ اس حدیث میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے جس زائد مالِ غنیمت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا ہے وہ خمس میں سے تھا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا الْمَذْهَبِ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مذہب کی صحت پر دلالت کرنے والی حدیث بھی مروی ہے۔

۹۶۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِي الْجُوَيْرِيَةِ عَنْ مَعْنِ بْنِ يَزِيْدَ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا نَفَلَ اِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ۔

حضرت معن بن یزید سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا نفل (زائد مال) خمس کے بعد ہی ہوتا ہے۔

وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ اِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ عِنْدَنَا وَاللهُ اَعْلَمُ اَيْ حَتّٰى يُقْسَمَ الْخُمُسُ وَاِذَا قُسِمَ الْخُمُسُ انْفَرَدَ حَقُّ الْمُقَاتِلَةِ وَهُوَ اَرْبَعَةُ اَخْمَاسٍ فَكَانَ ذٰلِكَ النَّفَلُ الَّذِيْ يَنْفُلُهُ الْاِمَامُ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَكْثَرَ بِهٖ اَنْ يَّفْعَلَ ذٰلِكَ مِنَ الْخُمُسِ لَا مِنَ الْاَرْبَعَةِ الْاَخْمَاسِ الَّتِيْ هِيَ حَقُّ الْمُقَاتِلَةِ۔

ہمارے نزدیک ان کے قول "خمس کے بعد" کا مطلب یہ ہے کہ خمس الگ کر دیا جائے جب (تقسیم کے بعد) خمس الگ ہو جائے گا تو مجاہدین کا حصہ میں چار خمس الگ ہو جائیں گے (اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے) تو اب جو نفل (زائد مال) امام لیتا تھا کہ اس میں اپنی مرضی سے کوئی راستہ اختیار کرے وہ اس خمس میں سے ہوتا تھا چار خمسوں میں سے نہیں جو مجاہدین کا حق ہے۔

۹۶۶- وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ

اس بات پر یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے حضرت ابن سیرین سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک ایک

عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ مَعَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا فَأَصَابُوا سَبْيًا فَأَرَادَ عُبَيْدُ اللهِ أَنْ يُعْطِيَ أَنَسًا مِنَ السَّبْيِ قَبْلَ أَنْ يَقْسِمَ فَقَالَ أَنَسٌ لَا وَلَكِنْ اقْسِمْ ثُمَّ أَعْطِنِي مِنَ الْخُمُسِ قَالَ فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ لَا إِلَّا مِنْ جَمِيعِ الْغَنَائِمِ فَأَبَى أَنَسٌ أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ وَأَبَى عُبَيْدُ اللهِ أَنْ يُعْطِيَهُ مِنَ الْخُمُسِ شَيْئًا۔

حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ۔

فَهٰذَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لَمْ يَقْبَلِ النَّفْلَ إِلَّا مِنَ الْخُمُسِ۔

۹۶۷- وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ خَدِيجٍ فِي غَزْوَةِ الْمَغْرِبِ فَنَفَّلَ النَّاسَ وَمَعَنَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدُّوا ذٰلِكَ غَيْرَ جَبَلَةَ بْنِ عَمْرٍو۔

۹۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ النَّفْلِ فِي الْغَزْوِ فَقَالَ لَمْ أَرَ أَحَدًا صَنَعَهُ غَيْرَ ابْنِ خَدِيجٍ نَفَّلَنَا بِأَفْرِيقِيَّةَ النِّصْفَ بَعْدَ الْخُمُسِ وَمَعَنَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جنگ میں حضرت عبداللہ بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ تھے انہیں کچھ قیدی ملے حضرت عبداللہ نے ارادہ کیا کہ تقسیم سے پہلے ان میں سے کچھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا نہیں ہو سکتا، تم پہلے تقسیم کرو پھر مجھے دو راوی فرماتے ہیں حضرت عبیداللہ نے فرمایا نہیں میں تو پورے مال غنیمت میں سے دوں گا لیکن حضرت انس رضی اللہ عنہ نے لینے سے انکار کر دیا اور حضرت عبیداللہ نے خمس میں سے کچھ دینے سے انکار کیا۔

حضرت کہمس بن حسن، حضرت محمد بن سیرین سے اور وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے خمس کے بغیر مال لینا پسند نہ فرمایا۔

حضرت جبلہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مغرب کی جنگ میں حضرت معاویہ بن خدیج کے ہمراہ تھے انہوں نے لوگوں کو مالِ غنیمت دیا ہمارے ساتھ کچھ صحابہ کرام بھی تھے تو حضرت جبلہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی نے واپس نہ کیا۔

حضرت خالد بن ابو عمران رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت سلیمان بن یسار سے جہاد میں نفل دینے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں نے حضرت ابن خدیج رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کو ایسا کرتے نہیں دیکھا انہوں نے ہمیں افریقیہ میں خمس کے بعد نصف مال دیا اور ہمارے ساتھ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اولین مہاجرین صحابہ کرام میں سے بہت سے

marfat.com

مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ أُنَاسٌ كَثِيْرٌ فَأَبَى جَبَلَةُ بْنُ عَمْرٍو أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا شَيْئًا۔

۹۶۹ - فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوٰى جَبَلَةَ بْنِ عَمْرٍو قَدْ قَبِلُوْا۔

قِيْلَ لَهٗ قَدْ صَدَقْتَ وَنَحْنُ فَلَمْ نُنْكِرْ أَنَّ النَّاسَ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ فَمِنْهُمْ مَنْ أَجَازَ لِلْإِمَامِ النَّفْلَ قَبْلَ الْخُمُسِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُجِزْهُ وَأَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانُوْا فِيْ ذٰلِكَ مُخْتَلِفِيْنَ وَإِنَّمَا أَرَدْنَا بِمَا رَوَيْنَا عَنْ أَنَسٍ وَجَبَلَةَ أَنَّهُمَا يُخْبِرَانِ قَوْلَنَا هٰذَا مَعَ مَنْ قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۷۰ - فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ فِيْ هٰذَا۔

فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ يُقَالُ لَهٗ بِشْرُ بْنُ عَلْقَمَةَ قَالَ بَارَزْتُ رَجُلًا يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ فَقَتَلْتُهٗ فَبَلَغَ سَلَبُهٗ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا فَنَفَّلَنِيْهِ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ۔

قِيْلَ لَهٗ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ سَعْدٌ نَفَّلَهٗ ذٰلِكَ وَالْقِتَالُ لَمْ يَرْتَفِعْ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَهٰذَا قَوْلُنَا أَيْضًا وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا نَفَّلَهٗ بَعْدَ ارْتِفَاعِ الْقِتَالِ قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ جَعَلَ ذٰلِكَ مِنَ الْخُمُسِ فَإِنْ كَانَ جَعَلَهٗ مِنْ غَيْرِ الْخُمُسِ فَهٰذَا فِيْهِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا مِنَ الْاِخْتِلَافِ فَلَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ لِأَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ حُجَّةٌ إِذَا كَانَ قَدْ

حضرات تھے حضرت جبلہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کچھ لینے سے انکار کر دیا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اس حدیث کے مطابق حضرت جبلہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے علاوہ باقی صحابہ کرام نے نے اسے قبول کر لیا۔

تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ تم نے ٹھیک کہا ہے ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ اس میں صحابہ کرام کا اختلاف تھا بعض نے خمس نکالنے سے پہلے امام سے لیے کسی کو عطا کرنا جائز قرار دیا اور بعض کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ اس سلسلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اختلاف ہے ہم تو صرف یہ بتانا چاہتے کہ دیگر صحابہ کرام جن کا ہم نے ذکر کیا، کے ساتھ ساتھ حضرت انس اور حضرت جبلہ رضی اللہ عنہما کی روایات بھی ہمارے قول کی خبر دیتی ہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اس سلسلے میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے اور وہ یوں ذکر کرے۔

حضرت اسود بن قیس اپنی قوم کے ایک شخص جسے بشر بن علقمہ کہا جاتا تھا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے جنگ قادسیہ کے دن ایک شخص سے مقابلہ کیا تو اسے قتل کر دیا اس کا سامان بارہ ہزار کی قیمت کو پہنچا تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے وہ مال بطور نفل (زائد) مجھے عطا فرمایا

اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ ہو سکتا ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جنگ ختم ہونے سے پہلے یہ مال دیا ہو اگر یہ بات اسی طرح ہے تو ہم بھی اس کے قائل ہیں اور اگر انہوں نے جنگ ختم ہونے کے بعد دیا تو اس بات کا احتمال ہے کہ وہ خمس میں سے ہو اور اگر انہوں نے غیر خمس میں سے دیا تو یہ بھی اختلافی بات ہے لہٰذا اس حدیث میں کسی فریق کے لیے بھی حجت نہ ہوگی اس میں اس مفہوم کا بھی احتمال ہے جو مخالف فریق

يحتمل ما قد صرفه اليه مخالفه۔

ووجب بعد ذلك ان نكشف وجه هذا الباب لنعلم كيف حكمه من طريق النظر فكان الاصل في ذلك ان الامام اذا قال في حال القتال من قتل قتيلا فله سلبه ان ذلك جائز ولو قال من قتل قتيلا فله كذا وكذا درهما كان ذلك جائزا ايضا ولو قال من قتل قتيلا فله عشر ما اصبنا لم يجز ذلك لان هذا لو جاز جاز ان تكون الغنيمة كلها للمقاتلين فيبطل حق الله تعالى فيها من الخمس فكان النفل لا يكون قبل القتال الا فيما اصابه المتنفل بسيفه ولا يجوز فيما اصاب غيره الا ان يكون فيما حكمه حكم الاجارة فيجوز ذلك كما يجوز الاجارة كقوله من قتل قتيلا فله عشرة دراهم فذلك جائز۔

کی مراد ہے۔

اب اس کے بعد واجب ہے کہ قیاس کے طور پر اس بات کا حل تلاش کیا جائے تو اس میں ضابطہ یہ ہے کہ اگر امام جنگ کے دوران اعلان کرے کہ جو شخص کسی کو قتل کرے گا اس (مقتول) کا سامان اسے ملے گا تو یہ جائز ہے اور اگر وہ کہے کہ جو شخص کسی کو قتل کرے گا تو اسے اتنے درہم ملیں گے تو یہ بھی جائز ہے اور اگر کہے کہ جو شخص کسی کو قتل کرے گا مال غنیمت میں سے اس دسواں حصہ ملے گا تو یہ جائز نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو تمام مالِ غنیمت، مجاہدین کے لیے ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا حق یعنی خمس باطل ہو جاتا لہٰذا لڑائی سے پہلے نفل اسی مال میں سے ہو گا جسے نفل لینے والے نے اپنی تلوار کے ذریعے حاصل کیا یا اس کے عمل کی وجہ سے اس کے لیے مقرر کیا گیا جو کچھ دوسروں کو حاصل ہوا وہ اس کے لیے قرار نہیں دیا جائے گا

فلما كان ما ذكرنا كذلك ولم يجز النفل الا فيما اصابه المتنفل بسيفه او فيما جعل له لعمله ولم يجز ان يتنفل مما اصابه غيره كان النظر على ذلك ان يكون بعد احراز الغنيمة احرى ان لا يجوز ان يتنفل مما اصاب غيره ففسد بذلك قول من اجاز النفل بعد احراز الغنيمة ورجعنا الى حكم ما اصابه هو فكان ذلك قبل ان ينفله الامام اياه قد وجب حق الله تعالى في خمسه وحق المقاتلة في اربعة اخماسه فلو اجزنا النفل اذا كان حقهم قد بطل بعد وجوبه وانما يجوز النفل فيما يدخل في ملك المتنفل

تو قیاس کے مطابق یہ بات زیادہ لائق ہے کہ غنیمت کا مال جمع کرنے کے بعد دوسروں کے حاصل کردہ مال میں سے دینا جائز نہ ہو، اس سے ان لوگوں کا قول فاسد ہو گیا جو غنیمت جمع کرنے کے بعد نفل دینا جائز قرار دیتے ہیں لہٰذا یہ حکم اس چیز کی طرف لوٹ گیا جو اس نے خود حاصل کی ہے۔ تو امام کے اسے نفل دینے سے پہلے خمس میں امام کا اور چار خمسوں میں مجاہدین کا حق واجب تھا تو اگر ہم اسے دینا جائز قرار دیں تو ان کا حق واجب ہونے کے بعد باطل ہو جائے گا نفل صرف اس چیز میں ہو گا جو دشمن کی ملک سے نکل کر اس کی ملک میں آئی ہے اور جو اس سے پہلے دشمن کی ملک سے نکل کر (عام) مسلمانوں کی ملک میں آچکی ہو اس

marfat.com

مِنْ مِلْكِ الْعَدُوِّ وَ اَمَّا مَا قَدْ زَالَ عَنْ مِلْكِ الْعَدُوِّ قَبْلَ ذٰلِكَ وَ صَارَ فِي مِلْكِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَا نَفْلَ فِي ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنْ لَا نَفْلَ بَعْدَ اِحْرَازِ الْغَنِيْمَةِ عَلٰى مَا قَدْ فَصَّلْنَا فِي هٰذَا الْبَابِ وَ بَيَّنَّا وَ هٰذَا قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَ اَبِي يُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

میں نفل نہیں ہے کیونکہ وہ مسلمانوں کا مال ہے اس سے ثابت ہوا کہ مال غنیمت جمع کرنے کے بعد نفل نہیں ہے جیسا کہ ہم نے یہ بات اس باب میں تفصیل کے ساتھ بیان کی ہے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۳۱ الْمَدَدِ يَقْدَمُوْنَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْقِتَالِ فِي دَارِ الْحَرْبِ بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ الْقِتَالُ قَبْلَ قُفُوْلِ الْعَسْكَرِ هَلْ يُسْهَمُ لَهُمْ اَمْ لَا

اختتام جنگ کے بعد لشکر کی واپسی سے پہلے مدد کے لیے آنے والوں کو غنیمت سے حصہ ملے گا یا نہیں

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عَنْبَسَةَ بْنَ سَعِيْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَانَ سَعِيْدٍ عَلٰى سَرِيَّةٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ قِبَلَ نَجْدٍ فَقَدِمَ اَبَانُ وَ اَصْحَابُهٗ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا فَتَحْنَا وَ اِنَّ حُزُمَ خَيْلِهِمْ لَلِيْفٌ فَقَالَ اَبَانُ اِقْسِمْ لَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَا تَقْسِمْ لَهُمْ شَيْئًا يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ اَبَانُ اَتَيْتُ بِهَدَايَا وَفْدِ نَجْدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْلِسْ يَا اَبَانُ فَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ شَيْئًا۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عنبسہ بن سعید نے انہیں خبر دی کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ سے بیان کر رہے تھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابان سعید کی قیادت میں ایک لشکر مدینہ طیبہ سے نجد کی طرف بھیجا حضرت ابان اور ان کے ساتھی فتح خیبر کے بعد اسی مقام پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے گھوڑوں کی لگامیں کھجور کی چھال سے بنی ہوئی تھیں حضرت ابان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے لیے بھی تقسیم فرمائیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! انہیں حصہ نہ دیجئے حضرت ابان نے عرض کیا میں نجد کے وفد کے تحائف لایا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابان! بیٹھ جاؤ اور آپ نے انہیں حصہ نہ دیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّهٗ لَا يُسْهَمُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ اِلَّا لِمَنْ حَضَرَ الْوَقْعَةَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ مال غنیمت سے حصہ صرف ان لوگوں کو ملے گا جو اس واقعہ میں موجود ہوں

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا يُقْسَمُ لِكُلِّ مَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ وَلِمَنْ كَانَ غَائِبًا عَنْهَا فِيْ شَيْءٍ مِنْ أَسْبَابِهَا فَمِنْ ذٰلِكَ مَنْ خَرَجَ يُرِيْدُهَا فَلَمْ يَلْحَقْ بِالْإِمَامِ حَتّٰى ذَهَبَ الْقِتَالُ غَيْرَ أَنَّهٗ لَحِقَ بِهٖ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ قَبْلَ خُرُوْجِهٖ مِنْهَا قُسِمَ لَهٗ۔

۹۷۳- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا كُلَيْبُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ هَانِئُ ابْنُ قَيْسٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا إِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ شَهِدَ عُثْمَانُ بَدْرًا فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ إِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ لَهٗ بِسَهْمِهٖ وَلَمْ يَضْرِبْ لِأَحَدٍ غَابَ غَيْرَهٗ۔

۹۷۴- حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَزْدِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ إِلٰى هُنَا۔

۹۷۵- أَفَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ضَرَبَ لِعُثْمَانَ فِيْ غَنَائِمِ بَدْرٍ بِسَهْمِهٖ وَلَمْ يَحْضُرْهَا لِأَنَّهٗ كَانَ غَائِبًا فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَجَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَنْ حَضَرَهَا فَكَذٰلِكَ كُلُّ مَنْ غَابَ عَنْ وَقْعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ بِأَهْلِ الْحَرْبِ بِشُغْلٍ يَشْغَلُهٗ بِهِ الْإِمَامُ مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِثْلُ أَنْ يَبْعَثَهٗ إِلٰى جَانِبٍ آخَرَ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ لِقِتَالٍ

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ مال غنیمت ان تمام لوگوں کے لیے تقسیم ہوگی جو جنگ میں حصہ لیں اور جو غائب ہوں یعنی اسباب جنگ میں ہوں ان میں وہ لوگ بھی ہوں جنہوں نے نکلنے کا ارادہ کیا لیکن امام کے ساتھ نہ مل سکے حتیٰ کہ جنگ ختم ہوگئی البتہ وہ امام کے دار الحرب سے لوٹنے سے پہلے وہاں جا ملے تو انہیں حصہ دیا جائے گا۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت حبیب بن ابو ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اس نے کہا کیا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے؟ انہوں نے فرمایا نہیں لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی حاجت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کام سے گئے ہیں چنانچہ آپ نے ان کے لیے حصہ مقرر فرمایا اور ان کے علاوہ کسی (غائب) کو نہیں دیا۔

حضرت ابو اسحٰق فزاری، حضرت کلیب بن وائل سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل یہاں تک ذکر کیا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لیے بدر کی غنیمت میں سے حصہ مقرر فرمایا حالانکہ آپ وہاں موجود نہ تھے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کام میں غائب تھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حاضرین کی طرح قرار دیا اسی طرح ہر وہ شخص جو کفار کے ساتھ مسلمانوں کی جنگ سے غائب ہو کہ امام اسے مسلمانوں کے کسی کام میں مشغول رکھے مثلاً دار الحرب کی کسی دوسری جانب دوسرے لوگوں کے ساتھ لڑائی کے لیے بھیجے پھر اس شخص کے جانے کے بعد امام کو مالِ

قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ فَيُصِيْبُ الْاِمَامُ غَنِيْمَةً بَعْدَ مُفَارَقَةِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ اِيَّاهُ اَوْ يَبْعَثُ بِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ اِلٰى دَارِ الْاِسْلَامِ لِيَمُدَّهُ بِالسِّلَاحِ وَالرِّجَالِ فَلَا يَعُوْدُ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اِلَى الْاِمَامِ حَتّٰى يَغْنَمَ غَنِيْمَةً فَهُوَ شَرِيْكٌ فِيْهَا وَهُوَ كَمَنْ حَضَرَهَا وَكَذٰلِكَ مَنْ اَرَادَهَا فَرَدَّهُ الْاِمَامُ عَنْهَا وَشَغَلَهُ بِشَيْءٍ مِنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَهُوَ كَمَنْ حَضَرَهَا وَعَلٰى هٰذَا الْوَجْهِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فِيْ غَنَائِمِ بَدْرٍ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا اَسْهَمَ لَهُ كَمَا لَمْ يُسْهِمْ لِغَيْرِهِ مِمَّنْ غَابَ عَنْهَا لِاَنَّ غَنَائِمَ بَدْرٍ لَوْ كَانَتْ وَجَبَتْ لِمَنْ حَضَرَهَا دُوْنَ مَنْ غَابَ عَنْهَا اِذًا لَمَا ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغَيْرِهِمْ فِيْهَا بِسَهْمٍ وَلٰكِنَّهَا وَجَبَتْ لِمَنْ حَضَرَ الْوَقْعَةَ وَلِكُلِّ مَنْ بَذَلَ نَفْسَهُ لَهَا فَصَرَفَهُ الْاِمَامُ عَنْهَا وَشَغَلَهُ بِغَيْرِهَا مِنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ كَمَنْ حَضَرَهَا وَاَمَّا حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَّهَ اَبَانًا اِلٰى نَجْدٍ قَبْلَ اَنْ يَتَهَيَّاَ خُرُوْجُهُ اِلٰى خَيْبَرَ فَتَوَجَّهَ اَبَانُ فِيْ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَثَ مِنْ خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ مَا حَدَثَ فَكَانَ مَا غَابَ فِيْهِ اَبَانُ مِنْ ذٰلِكَ عَنْ حُضُوْرِ خَيْبَرَ لَيْسَ هُوَ شُغْلًا شَغَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ عَنْ حُضُوْرِهَا بَعْدَ اِرَادَتِهِ اِيَّاهُ فَيَكُوْنُ كَمَنْ حَضَرَهَا۔

غنیمت حاصل ہو یا ان لوگوں میں سے جو دارالحرب میں اس کے ساتھ ہوں، کسی کو دارالاسلام میں بھیجے تاکہ ہتھیاروں اور لشکر کے ذریعے مدد حاصل کرے پھر وہ شخص امام کے غنیمت حاصل کرنے تک واپس نہ آئے تو وہ اس میں شریک ہوگا اور وہ ان موجودہ لوگوں کی طرح ہوگا اسی طرح جو آدمی (جنگ میں جانے کا) ارادہ کرے لیکن اس کو واپس کرکے مسلمانوں کے کسی کام میں مصروف کردے تو وہ بھی اس جنگ میں حاضر لوگوں کی طرح ہوگا

اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے لیکن ہمارے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بدر کی غنیمت سے اسی وجہ سے حصہ دیا اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کو حصہ نہ دیتے جس طرح حاضر نہ ہونے والوں کو حصہ نہیں دیا کیونکہ اگر بدر کا مال غنیمت صرف حاضر ہونے والوں کے لیے واجب ہوتا غیر حاضر صحابہ کرام کے لیے نہ ہوتا تو اس صورت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے غیر کے لیے حصہ مقرر نہ فرماتے لیکن یہ ان کے لیے بھی واجب ہوا جو اس غزوہ میں حاضر تھے اور ان لوگوں کے لیے بھی جنہوں نے اپنے آپ کو اس کے لیے پیش کیا لیکن امام نے ان کو واپس کرکے مسلمانوں کے کسی دوسرے کام میں مشغول کردیا۔ اب وہ بھی حاضرین کی طرح حصہ دار ہوئے جہاں تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا تعلق ہے تو ہمارے خیال میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی طرف جانے کی تیاری کرنے سے پہلے حضرت ابان کو نجد کی طرف بھیجا پھر آپ نے خیبر کی طرف جانے کا پروگرام بنایا۔ تو حضرت ابان رضی اللہ عنہ کا خیبر کی حاضری سے نائب ہونا اس بنیاد پر نہ تھا کہ انہوں نے ادھر جانے کا ارادہ کیا پھر حضور علیہ السلام نے ان کو کسی دوسری طرف مشغول کردیا کہ اب انہیں حاضرین میں شمار کیا جائے۔

فَهٰذَانِ الْحَدِيثَانِ أَصْلَانِ فَكُلُّ مَنْ أَرَادَ الْخُرُوجَ مَعَ الْإِمَامِ إِلَى قِتَالِ الْعَدُوِّ فَرَدَّهُ الْإِمَامُ عَنْ ذٰلِكَ بِأَمْرٍ آخَرَ مِنْ أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَتَشَاغَلَ بِهِ حَتّٰى غَنِمَ الْإِمَامُ غَنِيمَةً فَهُوَ كَمَنْ حَضَرَ مَعَ الْإِمَامِ يُسْهَمُ لَهُ فِي الْغَنِيمَةِ كَمَا يُسْهَمُ لِمَنْ حَضَرَهَا وَكُلُّ شَيْءٍ تَشَاغَلَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ شُغْلِ نَفْسِهِ أَوْ شُغْلِ الْمُسْلِمِينَ مِمَّا كَانَ دُخُولُهُ فِيهِ مُتَقَدِّمًا ثُمَّ حَدَثَ لِلْإِمَامِ قِتَالُ الْعَدُوِّ فَتَوَجَّهَ لَهُ فَغَنِمَ فَلَا حَقَّ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ فِي الْغَنِيمَةِ وَهِيَ بَيْنَ مَنْ حَضَرَهَا وَبَيْنَ مَنْ حُكْمُهُ حُكْمُ الْحَاضِرِ لَهَا۔

تو یہ دونوں حدیثیں اصل ہیں پس جو شخص جہاد کے لیے امام کے ہمراہ جانا چاہتا ہے لیکن امام اسے مسلمانوں کے کسی دوسرے کام کی وجہ سے واپس کر دیتا ہے وہ اس کام میں مشغول ہو جاتا ہے حتیٰ کہ امام مالِ غنیمت حاصل کر لیتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو امام کے ساتھ حاضر ہوا اور اسے بھی شریک جنگ حضرات کی طرح حصہ ملے گا۔ اور وہ شخص جو ذاتی کام میں مصروف رہا یا مسلمانوں کے کام میں مصروف ہوا لیکن اس جنگ سے پہلے اس میں مصروف ہو گیا تھا پھر امام دشمن کی طرف جانے کا پروگرام بنا کر مقابلے میں گیا اور مالِ غنیمت حاصل کیا تو اس شخص کا مالِ غنیمت میں کوئی حصہ نہ ہوگا اور یہ شرکاءِ جنگ اور ان لوگوں کے درمیان ہوگا جن کو حکماً شریک قرار دیا۔

وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ أَنَّ أَهْلَ الْبَصْرَةِ غَزَوْا نَهَاوَنْدَ وَمَدَّهُمْ أَهْلُ الْكُوفَةِ فَظَفِرُوا فَأَرَادَ أَهْلُ الْبَصْرَةِ أَنْ لَا يَقْسِمُوا لِأَهْلِ الْكُوفَةِ وَكَانَ عَمَّارٌ عَلٰى أَهْلِ الْكُوفَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عُطَارِدٍ أَيُّهَا الْأَجْدَعُ تُرِيدُ أَنْ تُشَارِكَنَا فِي غَنَائِمِنَا فَقَالَ خَيْرُ أُذُنِي سَبَبْتَ قَالَ فَكَتَبَ فِي ذٰلِكَ إِلٰى عُمَرَ فَكَتَبَ عُمَرُ أَنَّ الْغَنِيمَةَ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ۔

پہلے قول والوں نے اپنے موقف پر اس طرح بھی استدلال کیا حضرت قیس بن مسلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت طارق بن شہاب سے سنا کہ بصرہ والوں نے نہاوند میں جنگ لڑی کوفہ والوں نے ان کی مدد کی پھر انہیں فتح ہو گئی بصرہ والوں نے ارادہ کیا کہ کوفہ والوں کو حصہ نہ دیں حضرت عمار کوفہ والوں کی قیادت کر رہے تھے بنو عطارد میں سے ایک شخص نے کہا، اے کان کٹے! کیا تم ہمارے ساتھ غنیمت میں شریک ہونا چاہتے ہو انہوں نے کہا میرے کان عنقریب اگ آئیں گے راوی فرماتے ہیں پھر انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے (جواباً) لکھا کہ جو لوگ جنگ میں شریک ہوں غنیمت (صرف) ان کو ملے گی)

۹۷۷ - قَالُوا فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ ذَهَبَ أَيْضًا إِلٰى أَنَّ الْغَنِيمَةَ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ فَذٰلِكَ وَافَقَ هٰذَا قَوْلَنَا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جن کے نزدیک غنیمت صرف ان لوگوں کے لیے ہوگی جو جنگ میں شریک ہوئے۔ پس یہ بات ہمارے قول کے موافق ہے۔

قِيلَ لَهُمْ قَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ نَهَاوَنْدُ فُتِحَتْ وَصَارَتْ دَارَ الْإِسْلَامِ وَأُحْرِزَتِ الْغَنَائِمُ وَقُسِمَتْ قَبْلَ وُرُودِ أَهْلِ الْكُوفَةِ

ان حضرات کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ہو سکتا ہے نہاوند فتح ہو کر دار الاسلام بن گیا ہو اور مالِ غنیمت کو اکٹھا کر کے کوفہ والوں کے آنے سے پہلے اسے تقسیم کر دیا گیا ہو۔ اگر یہ بات اس طرح ہے

marfat.com

فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَإِنَّا نَحْنُ نَقُوْلُ أَيْضًا إِنَّ الْغَنِيْمَةَ فِيْ ذٰلِكَ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ وَإِنْ كَانَ جَوَابُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِيْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَمَّا كَتَبَ بِهِ إِلَيْهِ إِنَّمَا هُوَ لِهٰذَا السُّؤَالِ فَإِنَّا ذٰلِكَ مِمَّا لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ وَإِنْ كَانَ عَلٰى أَنَّ أَهْلَ الْكُوْفَةِ لَحِقُوْا بِهِمْ قَبْلَ خُرُوْجِهِمْ مِنْ دَارِ الشِّرْكِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ الْقِتَالِ فَكَتَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ الْغَنِيْمَةَ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ فَإِنَّ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ أَهْلَ الْكُوْفَةِ قَدْ كَانُوْا طَلَبُوْا أَنْ يُّقْسَمَ لَهُمْ وَفِيْهِمْ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَمَنْ كَانَ فِيْهِمْ غَيْرُهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ مِمَّنْ يُكَافِئُ قَوْلَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِقَوْلِهِمْ فَلَا يَكُوْنُ وَاحِدٌ مِنَ الْقَوْلَيْنِ أَوْلٰى مِنَ الْآخَرِ إِلَّا بِدَلِيْلٍ عَلَيْهِ إِمَّا مِنْ كِتَابٍ أَوْ مِنْ سُنَّةٍ وَإِمَّا مِنْ نَظَرٍ صَحِيْحٍ

تو ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ اس صورت میں غنیمت ان لوگوں کے لیے ہوگی جو اس واقعہ میں شریک ہوئے اور اگر اس حدیث میں مذکور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مکتوب اسی سوال کا جواب ہے تو اس میں بھی کوئی اختلاف نہیں اور اگر بات یہ ہے کہ لڑائی ختم ہونے کے بعد ان لوگوں کے دار شرک سے لوٹنے سے پہلے پہلے کوفہ والے وہاں پہنچ گئے تھے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ غنیمت ان لوگوں کے لیے ہو جو جنگ میں شریک ہوں تو یہ اس حدیث کا مفہوم اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کوفہ والوں نے اپنے حصے کا مطالبہ کیا تھا تو ان میں حضرت عمار اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے جن کا قول حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول کے مساوی ہو جاتا ہے لہٰذا ان دونوں میں سے کوئی قول بھی اس وقت تک دوسرے قول سے بہتر قرار نہیں پاتا جب تک اسے قرآن پاک سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا صحیح قیاس سے دلیل حاصل نہ ہو۔

فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا السَّرَايَا الْمَبْعُوْثَةَ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ إِلٰى بَعْضِ أَهْلِ الْحَرْبِ أَنَّهُمْ فَاغْتَنَمُوْا فَهُوَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ سَائِرِ أَصْحَابِهِمْ وَسَوَاءٌ فِيْ ذٰلِكَ مَنْ كَانَ خَرَجَ فِيْ تِلْكَ السَّرِيَّةِ وَمَنْ لَمْ يَخْرُجْ لِأَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا بَذَلُوْا مِنْ أَنْفُسِهِمْ مَا بَذَلَ الَّذِيْنَ أَسَرُوْا فَلَمْ يُفَضَّلْ فِيْ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَإِنْ كَانَ مَا لَقُوْا مِنَ الْقِتَالِ مُخْتَلِفًا فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ مَنْ بَذَلَ نَفْسَهُ بِمِثْلِ مَا بَذَلَ بِهِ نَفْسَهُ مَنْ حَضَرَ الْوَقْعَةَ فَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ كَمَنْ حَضَرَ الْوَقْعَةَ إِذَا كَانَ عَلَى الشَّرَائِطِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ

پس ہم نے اس سلسلے میں غور و فکر کیا تو ان لشکروں کو دیکھا جو دار الحرب سے ہی دار الحرب کے کسی حصے کی طرف بھیجے جاتے ہیں پھر وہ مال غنیمت لاتے ہیں تو وہ ان کے اور ان کے دیگر ساتھیوں کے درمیان برابر تقسیم ہوتا ہے اور اس سلسلے میں اس لشکر کے ساتھ جانے والے اور نہ جانے والے برابر ہوتے ہیں کیونکہ انہوں نے بھی اپنے آپ کو اسی طرح پیش کیا جس طرح جانے والوں نے پیش کیا لہٰذا ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت حاصل نہ ہوگی اگرچہ ان کی لڑائیاں مختلف ہیں تو اس پر قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو پیش کرتا ہے وہ اس کی مثل ہو جو شریک جنگ ہو کر اپنے آپ کو پیش کرتا ہے پس وہ اس سلسلے میں جنگ میں شریک ہونے کی طرح ہوگا بشرطیکہ وہ شرائط پائی جائیں جنہیں ہم نے اس باب میں ذکر

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

بَابُ ۲۳۲ الْاَرْضِ تُفْتَحُ كَيْفَ يَنْبَغِي لِلْاِمَامِ اَنْ يَفْعَلَ فِيْهَا

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ لَوْلَا اَنْ يَكُوْنَ النَّاسُ بَيَانًا لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ مَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى قَرْيَةٍ اِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْاِمَامَ اِذَا فَتَحَ اَرْضًا عَنْوَةً وَجَبَ عَلَيْهِ اَنْ يَقْسِمَهَا كَمَا يَقْسِمُ الْغَنَائِمَ وَلَيْسَ لَهُ اِحْتِبَاسُهَا كَمَا لَيْسَ لَهُ اِحْتِبَاسُ سَائِرِ الْغَنَائِمِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا الْاِمَامُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ خَمَّسَهَا وَقَسَمَ اَرْبَعَةَ اَخْمَاسِهَا وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهَا اَرْضَ خَرَاجٍ وَلَمْ يَقْسِمْهَا۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَسُفْيَانَ بِذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ

کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

مفتوحہ زمین میں امام کیا طریق کار اختیار کرے

حضرت زید بن اسلم، اپنے والد سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اگر بعد والے لوگوں کا خیال نہ ہو کہ ان کے لیے کچھ نہیں رہے گا تو اللہ تعالیٰ مجھ پر جو بستی بھی فتح فرماتا ہیں اسے تقسیم کر دیتا جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم فرمایا۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ اگر امام کسی علاقے کو لڑائی کے ذریعے فتح کرے تو اس پر واجب ہے کہ اسے بھی مال غنیمت کی طرح تقسیم کر دے اسے یہ علاقہ روک رکھنے کا حق نہیں جیسا کہ وہ مال غنیمت کو روک نہیں سکتا۔ ان حضرات نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ امام کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس کا پانچواں حصہ لے اور باقی چار حصے تقسیم کر دے اور اگر چاہے تو اسے خراجی زمین کے طور پر چھوڑ دے اور تقسیم نہ کرے۔

حضرت ابن مبارک حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت سفیان ثوری رحمہما اللہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

عَلَيْهِمْ۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس سلسلے میں ان کی دلیل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔

۹۸۱ - فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ ثُمَّ أَرْسَلَ ابْنَ رَوَاحَةَ فَقَاسَمَهُمْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو نصف حصہ پر دیا پھر حضرت ابن رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو انہوں نے اسے ا کے درمیان تقسیم کر دیا۔

۹۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنَ الزَّرْعِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے سال خیبر والوں سے کھیتی کی پیداوار کے نصف پر معاملہ طے فرمایا

۹۸۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ الزِّيَادِيُّ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَفَاءَ اللّٰهُ خَيْبَرَ فَأَقَرَّهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانُوا وَجَعَلَهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَبَعَثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خیبر کو بطور غنیمت عطا فرمایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسی طرح برقرار رکھا جس طرح وہ تھے اور اسے اپنے اور ان کے درمیان برابر رکھا پھر حضرت رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو انہوں نے اس کو اندازے سے تقسیم کیا۔

۹۸۴ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن ساق فرماتے ہیں حضرت ابراہیم بن طہمان نے ہم سے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ قَسَمَ خَيْبَرَ بِكَمَالِهَا وَلٰكِنَّهُ قَسَمَ طَائِفَةً مِنْهَا عَلَى مَا احْتَجَّ بِهِ عُمَرُ فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو مکمل طور پر تقسیم نہیں فرمایا تھا بلکہ اس کا ایک حصہ تقسیم فرمایا تھا جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پہلی حدیث میں اس سے استدلال کیا اور ایک حصہ تقسیم کے

marfat.com

فترك طائفة منها فلم يقسمها على ما روي عن ابن عباس وابن عمر وجابر رضي الله عنهم في هذه الآثار الأخر والذي كان قسم منها هو الشق والبطاة وترك سائرها فعلمنا بذلك أنه قسم وله أن يقسم وترك وله أن يترك۔

فثبت بذلك أنه هكذا حكم الأرضين المفتتحة للإمام فيقسمها إن رأى ذلك صلاحا للمسلمين كما قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قسم من خيبر وله تركها إن رأى في ذلك صلاحا للمسلمين أيضا كما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ترك من خيبر يفعل ذلك ما رأى من ذلك على التحري منه لصلاح المسلمين،

۹۸۵۔ وقد فعل عمر بن الخطاب رضي الله عنه في أرض السواد مثل ذلك أيضا فتركها للمسلمين أرض خراج لينتفع بها من يجيء من بعده منهم كما ينتفع بها من كان في عصره من المسلمين۔

فإن قال قائل فقد يجوز أن يكون عمر رضي الله عنه لم يفعل في السواد ما فعل من ذلك من جهة ما قلتم ولكن المسلمين جميعا رضوا بذلك والدليل على أنهم قد كانوا رضوا بذلك أنه جعل الجزية على رقابهم فلم يخل ذلك من أحد وجهين إما أن يكون جعلها عليهم مكريبة للمسلمين لأنهم

بغیر چھوڑ دیا جیسا کہ حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے ان دوسری روایات میں مروی ہے اس میں ہے آپ نے شق اور بطاۃ بستیوں (یا قلعوں) کو تقسیم فرمایا اور باقی کو چھوڑ دیا تو اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ آپ نے تقسیم فرمایا تو اس کا آپ کو اختیار تھا اور آپ نے کچھ حصہ چھوڑ دیا تو آپ اس بات کا بھی اختیار رکھتے تھے۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ جن زمینوں کو فتح کیا جائے ان کے بارے میں امام کو اختیار ہوتا ہے اگر مسلمانوں کی بھلائی دیکھے تو اسے تقسیم کر دے جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا کچھ حصہ تقسیم فرمایا اور اگر تقسیم نہ کرنے میں مسلمانوں کا فائدہ سمجھے تو تقسیم نہ کرے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا کچھ حصہ چھوڑ دیا غور و فکر کے بعد جو بات مسلمانوں کے لیے بہتر ہو اس پر عمل کرے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عراق کی زمین میں یہی طریقہ اختیار فرمایا آپ نے اسے مسلمانوں کے لیے خراجی زمین کے طور پر چھوڑ دیا تاکہ بعد میں آنے والے لوگ بھی اس سے اسی طرح نفع اٹھائیں جس طرح اس دور کے مسلمانوں نے نفع اٹھایا۔

اگر کوئی معترض کہے کہ ہوسکتا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عراق کی سرزمین میں یہ عمل اس وجہ سے اختیار نہ کیا جو تم نے بیان کی ہے بلکہ تمام مسلمانوں نے اسی بات پر رضامندی ظاہر کی ہو اور ان کی رضامندی کی دلیل یہ ہے کہ آپ نے ان لوگوں پر جزیہ مقرر فرمایا تو یہ بات دو حال سے خالی نہیں یا تو آپ نے ان پر مسلمانوں کے لیے جزیہ اس لیے مقرر کیا کہ وہ ان کے غلام ہیں یا اس طرح مقرر کیا جیسے آزاد لوگوں پر جزیہ مقرر کیا جاتا ہے تاکہ اس کے ذریعے ان کی جانوں کی حفاظت کی جائے ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے ان کی عورتوں،

عَبِيْدٌ لَهُمْ اَوْ يَكُوْنَ جَعَلَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ كَمَا
يَجْعَلِ الْجِزْيَةَ عَلَى الْاَحْرَارِ لِيُحْقِنَ بِذٰلِكَ
دِمَاءَ هُمْ فَرَاَيْنَاهُ قَدْ اَهْمَلَ نِسَاءَ هُمْ
وَمَشَائِخَهُمْ وَاَهْلَ الزَّمَانَةِ مِنْهُمْ وَ
صِبْيَانَهُمْ وَاِنْ كَانُوْا قَادِرِيْنَ عَلَى الْاِكْتِسَابِ
اَكْثَرَ مِمَّا يَقْدِرُ عَلَيْهِ بَعْضُ الْبَالِغِيْنَ فَلَمْ
يَجْعَلْ عَلٰى اَحَدٍ مِمَّنْ ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا
فَدَلَّ مَا بَقِيَ اِنَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَا اَوْجَبَ لَيْسَ
لِعِلَّةِ الْمِلْكِ وَلٰكِنَّهُ لِعِلَّةِ الذِّمَّةِ وَقَبْلَ
ذٰلِكَ جَمِيْعُ مَا افْتَتَحَ تِلْكَ الْاَرْضَ اَخْذُهُمْ
ذٰلِكَ مِنْهُمْ دَلِيْلٌ عَلٰى اِجَارَتِهِمْ لِمَا كَانَ
عُمَرُ فَعَلَ ذٰلِكَ ثُمَّ رَاَيْنَاهُ وَضَعَ عَلَى الْاَرْضِ
شَيْئًا مُخْتَلِفًا فَوَضَعَ عَلٰى جَرِيْبِ الْكَرْمِ شَيْئًا مَعْلُوْمًا وَوَضَعَ
عَلٰى جَرِيْبِ الْحِنْطَةِ شَيْئًا مَعْلُوْمًا وَاَهْمَلَ النَّخْلَ فَلَمْ يَاْخُذْ
مِنْهَا شَيْئًا فَلَمْ يَخْلُ ذٰلِكَ مِنْ اَحَدِ وَجْهَيْنِ اِمَّا
اَنْ يَكُوْنَ مَلَكَ بِهِ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ قَدْ ثَبَتَتْ
حُرْمَتُهُمْ بِثِمَارِ اَرْضِيْهِمْ وَالْاَرْضُ مِلْكٌ
لِلْمُسْلِمِيْنَ اَوْ يَكُوْنَ جَعَلَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ
كَمَا جَعَلَ الْخَرَاجَ عَلٰى رِقَابِهِمْ وَلَا يَجُوْزُ
اَنْ يَكُوْنَ الْخَرَاجُ يَجِبُ اِلَّا فِيْمَا مَلَكَهُ لِغَيْرِ
اٰخِذِ الْخَرَاجِ فَاِنْ حَمَلْنَا ذٰلِكَ عَلَى
التَّمْلِيْكِ مِنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِيَّاهُمْ
ثَمَرَ النَّخْلِ وَالْكَرْمِ بِمَا جَعَلَ عَلَيْهِمْ مِمَّا
ذَكَرْنَا جَعَلَ فِعْلَهُ ذٰلِكَ قَدْ دَخَلَ فِيْمَا قَدْ نَهٰى
عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
بَيْعِ السِّنِيْنَ وَمِنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ
فَاسْتَحَالَ اَنْ يَكُوْنَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ
الْاَمْرَ عِنْدَنَا عَلٰى اَنَّ تَمْلِيْكَهُ لَهُمُ الْاَرْضَ
الَّتِيْ اَوْجَبَ هٰذَا عَلَيْهِمْ فِيْمَا قَدْ تَقَدَّمَ

بوڑھوں معذوروں (جو شل تھے) اوران کے بچوں کو چھوڑ د[یا]
(ان پر جزیہ مقرر نہیں کیا) اگرچہ وہ بعض بالغ لوگوں سے زیادہ کما[نے]
پر قادر تھے لیکن جن لوگوں کا ہم نے ذکر کیا ان میں سے کسی پر کچھ
مقرر نہیں کیا اب یہ اس بات کی دلیل ہے کہ باقی لوگوں پر جو کچھ
واجب کیا وہ ان کی ملکیت کی وجہ سے نہیں بلکہ ذمی ہونے کی وجہ
سے تھا اور اس سے پہلے تمام مفتوحہ زمین کا ان سے لینا ان کے
اجارہ کی دلیل ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا،
دیکھتے ہیں کہ انہوں نے زمین پر مختلف چیزیں مقرر کیں
انگور کی زمین پر معین مقدار مقرر فرمائی گندم والی زمین پر بھی ایک
معلوم مقدار مقرر کی، لیکن کھجور کو چھوڑ دیا اور اس سے کچھ بھی
نہ لیا۔ اب یہ دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو یہ کہ جن لوگوں کی حرمت
ثابت ہوئی وہ اپنے پھلوں کے مالک ہوئے لیکن زمین مسلمانوں
کی ملک قرار پائی یا آپ نے ان پر اس طرح مقرر فرمایا جس طرح ان
پر خراج لازم کیا، اور جب تک خراج لینے والا مالک نہ ہو جائے
خراج واجب نہیں ہوتا اگر ہم اسے اس بات پر محمول
کریں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے معاوضہ کے بدلے
میں انہیں کھجوروں اور انگوروں کے پھلوں کا مالک بنایا تھا
تو یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نہی میں داخل
ہو جائے گا کہ آپ نے کئی سالوں کی بیع اور جس چیز کا
مالک نہ ہو اس کی بیع سے منع فرمایا لیکن اس بات کا پایا جانا
محال ہے بلکہ ہمارے نزدیک بات یہ ہے کہ آپ نے ان کو
اس زمین کا مالک بنایا تھا جو پہلے اجرت پر دی گئی تھی کہ اب
یہ ان کی ملک خراجی ہو گی اور جو کچھ ان پر واجب ہوا اس کا یہی
حکم ہے سب لوگوں نے آپ کے اس فیصلے کو قبول کیا اور
آپ نے ان سے جو کچھ لیا تھا اس میں سے ان کو جو کچھ دیا۔
انہوں نے اسے لیا لہٰذا ان کا اسے قبول کرنا ان کی طرف
سے آپ کے اس فعل کی اجازت تھی

عَلٰى اَنْ يَكُوْنَ مِلْكُهُمْ لِذٰلِكَ مِلْكَ خَرَاجٍ
فَهٰذَا حُكْمُهُ فِيْمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فِيْهِ وَ
قَبِلَ النَّاسُ جَمِيْعًا مِنْهُ ذٰلِكَ وَاَخَذُوْا
مِنْهُ مَا اَعْطَاهُمْ مِمَّا اَخَذَ مِنْهُمْ فَكَانَ
قَبُوْلُهُمْ لِذٰلِكَ اِجَازَةً مِنْهُمْ لِفِعْلِهِ ،

قَالُوْا فَلِهٰذَا جَعَلْنَا اَهْلَ السَّوَادِ
مَالِكِيْنَ لِاَرْضِهِمْ وَجَعَلْنَاهُمْ اَحْرَارًا بِالْعِلَّةِ
الْمُتَقَدِّمَةِ وَكُلُّ هٰذَا اِنَّمَا كَانَ بِاِجَازَةِ
الْقَوْمِ الَّذِيْنَ غَنِمُوْا تِلْكَ الْاَرْضَ وَلَوْ لَا
ذٰلِكَ لَمَا جَازَ وَلَكَانُوْا عَلٰى مِلْكِهِمْ قَالُوْا
فَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ كُلُّ اَرْضٍ مُفْتَتَحَةٍ عَنْوَةً فَحُكْمُهَا
اَنْ تُقَسَّمَ كَمَا تُقَسَّمُ الْاَمْوَالُ خُمُسُهَا لِلّٰهِ
وَاَرْبَعَةُ اَخْمَاسِهَا لِلَّذِيْنَ افْتَتَحُوْهَا لَيْسَ
لِلْاِمَامِ مَنْعُهُمْ مِنْ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ تَطِيْبَ اَنْفُسُ
الْقَوْمِ بِتَرْكِهَا كَمَا طَابَتْ اَنْفُسُ الَّذِيْنَ
افْتَتَحُوا السَّوَادَ لِعُمَرَ بِمَا ذَكَرْنَا -

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْاٰخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ
اَنَّا نَعْلَمُ اَنَّ اَرْضَ السَّوَادِ لَوْ كَانَتْ كَمَا
ذَكَرَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لَكَانَ قَدْ وَجَبَ
فِيْهَا خُمُسُ اللّٰهِ بَيْنَ اَهْلِهِ الَّذِيْنَ جَعَلَهُ
اللّٰهُ لَهُمْ وَقَدْ عَلِمْنَا اَنَّهُ لَا يَجُوْزُ لِلْاِمَامِ
اَنْ يَجْعَلَ ذٰلِكَ الْخُمُسَ وَلَا شَيْئًا مِنْهُ لِاَهْلِ
الذِّمَّةِ وَقَدْ كَانَ اَهْلُ السَّوَادِ الَّذِيْنَ
اَقَرَّهُمْ عُمَرُ صَارُوْا اَهْلَ الذِّمَّةِ وَقَدْ
كَانَ السَّوَادُ بِاَسْرِهِ فِيْ اَيْدِيْهِمْ -

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ مَا فَعَلَهُ عُمَرُ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ جِهَةٍ غَيْرِ
الْجِهَةِ الَّتِيْ ذَكَرُوْا وَهُوَ عَلٰى اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ
وَجَبَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ ذٰلِكَ خُمُسٌ وَكَذٰلِكَ

یہ حضرات فرماتے ہیں ہم نے اسی لیے اہلِ سواد کو ان کی زمینوں کا مالک قرار دیا اور پہلے بیان کی گئی علت کے باعث ہم نے انہیں آزاد قرار دیا اور یہ سب کچھ اس قوم کی اجازت سے ہوا جنہوں نے اس زمین کو بطور غنیمت حاصل کیا اگر ان کی مرضی نہ ہوتی تو یہ جائز نہ ہوتا اور وہ زمین ان کی ملک بھی رہتی یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ جو زمین لڑائی کے ذریعے فتح کی جائے اس کا حکم یہ ہے کہ اسے بھی دیگر مالوں کی طرح تقسیم کیا جائے پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے اور چار حصے ان لوگوں کے لیے ہوں گے جنہوں نے اسے فتح کیا امام انکو روک نہیں سکتا البتہ یہ قوم خوشی سے اس کے چھوڑنے پر راضی ہو جائے جیسا کہ سواد کی زمین فتح کرنے والوں نے اسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کیلئے چھوڑ دیا تھا جس طرح ہم نے ذکر کیا۔

ان کے خلاف دوسرے لوگوں کی دلیل یہ ہے کہ ہم جانتے ہیں اگر سواد کی زمین اس طرح ہوتی جس طرح پہلے قول والوں نے کہا ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ کے لیے پانچواں حصہ واجب ہوتا جو اللہ تعالیٰ اور ان لوگوں کے درمیان ہوتا جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسے قرار دیا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ امام کے لیے پانچواں حصہ یا اس میں سے کوئی چیز ذمی لوگوں کو دینا جائز نہیں اور سواد کے جن لوگوں کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے برقرار رکھا وہ ذمی ہو چکے تھے اور سواد کا تمام علاقہ ان کے قبضہ میں تھا

تو اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ عمل اس وجہ سے نہیں تھا جو ان حضرات نے ذکر کی ہے بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے لیے خمس (یا پانچواں حصہ) واجب نہیں ہوا تھا اسی طرح جو کچھ ان کی گردنوں کے سلسلے میں کیا تو آپ نے ان پر احسان

marfat.com

مَا فَعَلَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَمَنَّ عَلَيْهِمْ بِاَنْ اَقَرَّهُمْ فِيْ اَرْضِيْهِمْ وَنَفَى الرِّقَّ مِنْهُمْ وَ اَوْجَبَ الْخَرَاجَ عَلَيْهِمْ فِيْ رِقَابِهِمْ وَاَرْضِيْهِمْ فَمَلَكُوْا بِذٰلِكَ اَرْضِيْهِمْ وَانْتَفَى الرِّقُّ عَنْ رِقَابِهِمْ۔

فرمایا کہ انہیں ان کی زمینوں پر برقرار رکھا اور ان سے غلامی کو اٹھا دیا اور ان کی گردنوں اور زمینوں پر خراج لازم کیا اس طرح وہ اپنی زمینوں کے مالک بن گئے اور ان کی گردنوں سے غلامی کو دور کیا۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّفْعَلَ هٰذَا بِمَا افْتَتَحَ عَنْوَةً فَنَفٰى عَنْ اَهْلِهَا رِقَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَنْ اَرْضِيْهِمْ مِلْكَ الْمُسْلِمِيْنَ وَيُوْجِبُ ذٰلِكَ لِاَهْلِهَا وَيَضَعُ عَلَيْهِمْ مَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ وَضْعُهُ مِنَ الْخَرَاجِ كَمَا فَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْتَجَّ عُمَرُ بِذٰلِكَ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ "مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ثُمَّ قَالَ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَاَدْخَلَهُمْ مَعَهُمْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ الْاَنْصَارَ فَاَدْخَلَهُمْ مَعَهُمْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْنَ جَآؤُا مِنْ بَعْدِهِمْ فَاَدْخَلَ فِيْهَا جَمِيْعَ مَنْ يَّجِيْءُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ فَلِلْاِمَامِ اَنْ يَّفْعَلَ ذٰلِكَ وَيَضَعَهٗ حَيْثُ رَاٰى وَضْعَهٗ فِيْمَا سَمَّى اللّٰهُ فِيْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَ سُفْيَانُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ۔

اس سے ثابت ہوا کہ جس زمین کو امام نے لڑائی کے ذریعے فتح کیا وہ اس میں یہ عمل اختیار کر سکتا ہے وہ ان کو مسلمانوں کے غلام بننے اور ان کی زمینوں کو مسلمانوں کی ملکیت ہونے سے بچا کر ان پر خراج مقرر کر سکتا ہے جس طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ایسا کیا اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے استدلال کیا ہے "اللہ تعالیٰ کچھ بستیوں والوں (کے مال) سے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت عطا فرمائے تو وہ اللہ تعالیٰ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، قرابت داروں، یتیموں، محتاجوں اور مسافروں کے لیے ہے پھر فرمایا مہاجر فقراء کے لیے ہے تو ان کو بھی ان میں داخل کیا، پھر فرمایا "اور وہ لوگ جنہوں نے ان سے پہلے ان کو گھر اور ایمان کا ٹھکانہ دیا اس سے انصار مراد ہیں چنانچہ ان کو بھی ان میں شامل کیا، پھر فرمایا "اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے" اس طرح ان کے بعد آنے والے تمام مومنوں کو بھی اس میں میں شامل کیا۔ تو امام کو اس بات کا حق ہے اور وہ ان لوگوں کو جن کا اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں ذکر فرمایا جس کو مناسب سمجھے دے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت سفیان رحمہما اللہ کا مذہب ثابت ہو گیا اور یہی حضرت امام ابویوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا قول ہے

۹۸۶ - فَاِنِ احْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ مُحْتَجٌّ بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ

اگر اس سلسلے میں کوئی شخص اس روایت سے استدلال کرے حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں جب حضرت جریر بن عبداللہ اور عمار بن یاسر

marfat.com

بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ لَمَّا وَفَدَ جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ وَعَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ فِیْ اُنَاسٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ عُمَرُ لِجَرِیْرٍ یَا جَرِیْرُ وَاللّٰہِ لَوْلَا اَنِّیْ قَاسِمٌ مَسْئُوْلٌ لَکُنْتُمْ عَلٰی مَا قُسِمَتْ لَکُمْ وَلٰکِنِّیْ اَرٰی اَنْ اَرُدَّہٗ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَرَدَّہٗ وَکَانَ رُبُعَ السَّوَادِ لِبَجِیْلَۃَ فَاَخَذَہٗ مِنْھُمْ وَاَعْطَاھُمْ ثَمَانِیْنَ دِیْنَارًا۔

پھر دوسرے مسلمانوں کے ہمراہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت جریر سے فرمایا اے جریر! اللہ کی قسم! اگر میں ایسا قاسم نہ ہوتا جس سے سوال ہوگا تو تم اسی پر قائم رہتے جو میں نے تمہارے لیے تقسیم کیا لیکن میں خیال کرتا ہوں کہ اسے مسلمانوں کی طرف لوٹا دوں چنانچہ آپ نے اسے لوٹا دیا اور سواد کا چوتھا حصہ بجیلہ والوں کے لیے تھا تو آپ نے ان سے لے لیا اور ان کو اسی دینار دیئے۔

۹۸۷ - حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَھَانِیِّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ قَالَ ثَنِیْ اِسْمٰعِیْلُ عَنْ قَیْسٍ عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ کَانَ عُمَرُ قَدْ اَعْطٰی بَجِیْلَۃَ رُبُعَ السَّوَادِ فَاَخَذْنَاہُ ثَلَاثَ سِنِیْنَ فَوَفَدَ بَعْدَ ذٰلِکَ جَرِیْرٌ اِلٰی عُمَرَ وَمَعَہٗ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ فَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰہِ لَوْلَا اَنِّیْ قَاسِمٌ مَسْئُوْلٌ لَتَرَکْتُکُمْ عَلٰی مَا کُنْتُ اَعْطَیْتُکُمْ فَاَرٰی اَنْ تَرُدَّہٗ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَفَعَلَ قَالَ فَاَجَازَنِیْ عُمَرُ ثَمَانِیْنَ دِیْنَارًا۔

حضرت قیس بن جریر فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بجیلہ والوں کو سواد کا چوتھا حصہ عطا فرمایا پھر ہم نے ان سے تین سال تک کے لیے رکھا اس کے بعد حضرت جریر، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے حضرت عمار بن یاسر بھی ان کے ہمراہ تھے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا اللہ کی قسم! اگر میں ایسا تقسیم کرنے والا نہ ہوتا جس سے سوال ہوگا تو میں تمہیں اسی چیز پر چھوڑ دیتا جو تمہیں دی ہے لیکن میرا خیال ہے اسے مسلمانوں کی طرف لوٹا دو چنانچہ انہوں نے اسی طرح کیا وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے اسی دینار (لینے) کی اجازت دی۔

قَالُوْا فَھٰذَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ عُمَرَ قَدْ کَانَ قَسَمَ السَّوَادَ بَیْنَ النَّاسِ ثُمَّ اَرْضَاھُمْ بَعْدَ ذٰلِکَ بِمَا اَعْطَاھُمْ عَلٰی اَنْ یَّعُوْدَ لِلْمُسْلِمِیْنَ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سواد کی زمین کو لوگوں میں تقسیم فرمایا پھر ان کو عطیہ دے کر اسے مسلمانوں کی طرف لوٹانے پر راضی کیا۔

قِیْلَ لَہٗ مَا یَدُلُّ ھٰذَا الْحَدِیْثُ ظَاھِرُہٗ عَلٰی مَا ذَکَرْتُمْ وَلٰکِنْ یَّجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ عُمَرُ فَعَلَ مِنْ ذٰلِکَ مَا فَعَلَ فِیْ طَائِفَۃٍ مِّنَ السَّوَادِ فَجَعَلَھَا لِبَجِیْلَۃَ ثُمَّ اَخَذَ ذٰلِکَ مِنْھُمْ لِلْمُسْلِمِیْنَ وَعَوَّضَھُمْ مِنْھُمْ عِوَضًا مِنْ مَّالِ الْمُسْلِمِیْنَ فَکَانَتْ تِلْکَ الطَّائِفَۃُ الَّتِیْ جَرٰی فِیْھَا ھٰذَا الْفِعْلُ

تو اس استدلال کرنے والے شخص کو جواب دیا جائے گا کہ اس حدیث کا ظاہر اس بات پر دلالت نہیں کرتا جسے تم نے ذکر کیا ہے لیکن ہو سکتا ہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ عمل سواد کے کسی ایک گروہ کے سلسلے میں کیا ہو اسے قبیلہ بجیلہ کے لیے قرار دیا پھر ان سے مسلمانوں کے لیے لے کر ان کو مسلمانوں کے مال سے عوضانہ عطا فرمایا تو یہ صرف ایک گروہ تھا جسے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عوضانہ دے کر مسلمانوں

marfat.com

لِلْمُسْلِمِينَ بِمَا عَوَّضَ عُمَرُ أَهْلَهَا مَا عَوَّضَهُمْ مِنْهَا مِنْ ذٰلِكَ وَمَا بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ السَّوَادِ فَعَلَى الْحُكْمِ الَّذِي قَدْ بَيَّنَّا فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَكَانَتْ أَرْضُ السَّوَادِ أَرْضَ عُشْرٍ وَلَمْ يَكُنْ أَرْضَ خَرَاجٍ۔

۹۸۸۔ **فَإِنِ** احْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَجِيلَةَ إِلَى عُمَرَ فَقَالَتْ إِنَّ قَوْمِي رَضُوا مِنْكَ مِنَ السَّوَادِ بِمَا لَمْ أَرْضَ وَلَسْتُ أَرْضَى حَتّٰى تَمْلَأَ كَفِّي ذَهَبًا أَوْ جَمَلِي طَعَامًا أَوْ كَلَامًا هٰذَا مَعْنَاهُ فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهَا عُمَرُ۔

۹۸۹۔ **قِيلَ** لَهُمْ ذٰلِكَ أَيْضًا عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ عَلَى الْجُزْءِ الَّذِي كَانَ سَلَّمَهُ عُمَرُ لِبَجِيلَةَ فَمَلَكُوهُ ثُمَّ أَرَادَ انْتِزَاعَهُ مِنْهُمْ بِطِيبِ أَنْفُسِهِمْ فَلَمْ يُخْرِجْ حَقَّ تِلْكَ الْمَرْأَةِ مِنْهَا إِلَّا بِمَا طَابَتْ بِهِ نَفْسُهَا فَأَعْطَاهَا عُمَرُ مَا طَلَبَتْ حَتّٰى رَضِيَتْ فَسَلَّمَتْ مَا كَانَ لَهَا مِنْ ذٰلِكَ كَمَا سَلَّمَ سَائِرُ قَوْمِهَا حُقُوقَهُمْ فَهٰذَا عِنْدَنَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ كُلِّهِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ وَمِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ عَلٰى مَا بَيَّنَّا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَسُفْيَانَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔

۹۸۹۔ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي أَرْضِ مِصْرَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِيهِ

کے لیے یہ عمل جاری کیا اور سواد کے باقی حصے کا وہی حکم ہے جیسے ہم نے اس سے پہلے اسی باب میں بیان کیا ہے، اگر یہ بات نہ ہوتی اور سواد کی زمین، عشری زمین ہوتی، خراجی نہ ہوتی۔

اگر وہ اس سلسلے میں یوں استدلال کریں حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرماتے ہیں بجیلہ قبیلہ کی ایک عورت نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، میری قوم سواد کی زمین کے سلسلے میں جس بات پر راضی ہوتی ہے میں اس پر راضی نہیں ہوں اور میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک میری ہتھیلی کو سونے سے یا میرے اونٹ کو غلہ سے نہ بھر دیں یا اس نے اسی قسم کا کلام کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا۔

ان حضرات کو کہا جائے گا کہ یہ بات بھی ہمارے نزدیک صرف اس حصے سے متعلق ہے جو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بجیلہ کو عطا فرمایا تھا وہ اس کے مالک بن گئے پھر آپ نے ان کی مرضی سے اسے واپس لینے کا ارادہ کیا تو اس عورت کا حق اسی صورت میں ختم ہو سکتا تھا کہ وہ خوشی سے دیتی چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کے مطالبہ کے مطابق اسے عنایت فرمایا یہاں تک کہ وہ راضی ہو گئی اور اس نے بھی باقی قبیلے کی طرح جو کچھ ملا تھا آپ کے حوالے کر دیا ہمارے نزدیک روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ (مندرجہ بالا) بیان ہے اور قیاس کے طور پر بھی اسی طرح ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور یہی حضرت امام ابو حنیفہ، حضرت سفیان، حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مصر کی زمین کے بارے میں بھی اسی طرح مروی ہے، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں جب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مصر کی زمین کو فتح فرمایا تو انہوں نے اپنے ساتھ موجود تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کر کے ان سے مشورہ لیا کہ اس زمین کو ان لوگوں کے درمیان

عن عبد الله بن العاص قال لما فتح عمرو بن العاص ارض مصر جمع من كان معه من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم واستشارهم في قسمة ارضها بين من شهدها كما قسم بينهم غنائمهم وكما قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر بين من شهدها او يوقفها حتى راجع في ذلك رأي امير المؤمنين فقال نفر منهم فيهم الزبير بن العوام والله ما ذاك اليك ولا الى عمر انما هي ارض فتح الله علينا واوجفنا عليها خيلنا ورجالنا وحوينا ما فيها فما قسمتها باحق من قسمة اموالها وقال نفر منهم لا نقسمها حتى نراجع رأي امير المؤمنين فيها فاتفق رأيهم على ان يكتبوا الى عمر في ذلك ويخبروه في كتابهم اليه بمقالتهم فكتب اليهم عمر بسم الله الرحمن الرحيم اما بعد فقد وصل الي ما كان من اجماعكم على ان تغتصبوا عطايا المسلمين ومؤن من يغزو اهل العدو واهل الكفر واني ان قسمتها بينكم لم يكن لمن بعدكم من المسلمين مادة يقوون به على عدوكم ولولا ما احمل عليه في سبيل الله وادفع عن المسلمين من مؤنهم واجري على ضعفائهم واهل الديوان منهم لقسمتها بينكم فاوقفوها فيئا على من بقي من المسلمين حتى ينقرض آخر عصابة تغزو من المؤمنين والسلام عليكم.

قال ابو جعفر ففي هذا الحديث ما قد دل في حكم الارضين المفتتحة على

تقسیم کیا جائے جو جنگ کے لیے حاضر ہوئے جیسے آپ نے ان کے درمیان مالِ غنیمت کو تقسیم فرمایا اور جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین ان لوگوں کے درمیان تقسیم فرمائی جو وہاں حاضر تھے یا اسے اسی طرح چھوڑ دیا جائے حتیٰ کہ حضرت امیر المومنین کی رائے معلوم کی جائے کچھ لوگوں نے جن میں حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بھی تھے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم یہ آپ کے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اختیار میں نہیں یہ وہ زمین ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں فتح کیا ہم نے ان پر اپنے گھوڑے اور آدمی دوڑائے اور جو کچھ اس میں ہے اسے ہم نے قابو کیا لہٰذا آپ کا اسے تقسیم کرنا مال کی تقسیم سے زیادہ ضروری ہے بعض لوگوں نے کہا ہم اسے تقسیم نہیں کریں حتیٰ کہ ہم حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ کی رائے کی طرف رجوع کریں چنانچہ وہ سب اس بات پر متفق ہو گئے کہ اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان رحم والا ہے۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد مجھے تمہاری طرف سے یہ بات پہنچی ہے کہ تم اس بات پر متفق ہو کہ تم مسلمانوں کے عطیات اور دشمن نیز کفار کے مقابلے میں لڑنے والوں کی محنت کو چھین لو اگر میں اسے تمہارے درمیان تقسیم کر دوں تو تمہارے بعد والے مسلمانوں کے لیے کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہے گی جس کے ذریعے وہ تمہارے دشمن کے خلاف مضبوط ہو سکیں اگر تمہیں اللہ کی راہ میں برانگیختہ کرنا مسلمانوں سے ان کا بوجھ دور کرنا ان کے کمزوروں اور دیوان والوں پر اسے جاری کرنا نہ ہوتا تو میں اسے تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا لہٰذا اسے باقی مسلمانوں کے لیے بطور غنیمت رکھو حتیٰ کہ مسلمانوں کی آخری جماعت جنگ کرے، والسلام علیکم

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں مفتوحہ زمینوں کے حکم پر دلالت پائی جاتی

مَا ذَكَرْنَا وَاَنَّ حُكْمَهَا خِلَافُ حُكْمِ مَا سِوَاهَا مِنْ سَائِرِ الْاَمْوَالِ الْمَغْنُوْمَةِ مِنَ الْعَدُوِّ.

ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا نیز اس کا حکم ان باقی تمام مالوں سے الگ ہے جو دشمن سے غنیمت کے طور پر حاصل ہوئے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ذَكَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ قَسَمَ خَيْبَرَ بَيْنَ مَنْ كَانَ شَهِدَهَا فَذٰلِكَ يَنْفِيْ اَنْ يَكُوْنَ فِيْمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ حُجَّةٌ لِمَنْ ذَهَبَ اِلٰى مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَسُفْيَانُ وَمَنْ تَابَعَهُمَا فِيْ اِيْقَافِ الْاَرْضِيْنَ الْمُفْتَتَحَةِ لِنَوَائِبِ الْمُسْلِمِيْنَ.

اگر کوئی معترض کہے کہ اس حدیث میں صحابہ کرام سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو ان لوگوں کے درمیان تقسیم فرمایا جو وہاں حاضر تھے لہٰذا خیبر کے سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ان لوگوں کی دلیل کی نفی کرتا ہے۔ جو حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت سفیان اور ان کے متبعین کے مسلک پر چلتے ہیں کہ مفتوحہ زمینیں مسلمانوں کی ضرورت کے لیے چھوڑی جائیں۔

قِيْلَ لَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ لَمْ يُفَسِّرْ لَنَا فِيْهِ كُلَّ الَّذِيْ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ وَقَدْ جَاءَ غَيْرُهٗ فَبَيَّنَ لَنَا مَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا.

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ حدیث سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خیبر سے متعلق پورے عمل کی وضاحت نہیں کرتی۔ دوسرے حضرات سے مروی روایات نے اس سلسلے میں وضاحت کی ہے۔

۹۹۰- حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ نِصْفَيْنِ نِصْفًا لِنَوَائِبِهٖ وَحَاجَتِهٖ وَنِصْفًا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَسَمَهَا بَيْنَهُمْ عَلٰى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا.

حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو دو برابر حصوں میں تقسیم فرمایا نصف حصہ اپنی ضروریات کے لیے رکھا اور باقی نصف مسلمانوں کے درمیان اٹھارہ حصوں میں تقسیم فرمایا۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بَيَانُ مَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ وَاَنَّهٗ اَوْقَفَ نِصْفَهَا لِنَوَائِبِهٖ وَحَاجَتِهٖ وَقَسَمَ نِصْفَهَا بَيْنَ مَنْ شَهِدَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَالَّذِيْ

تو اس حدیث میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر سے متعلق فیصلے کا بیان ہے کہ آپ نے اس کا نصف حصہ اپنی ضروریات کے لیے رکھا اور دوسرا نصف شریک ہونے والے مسلمانوں کے لیے رکھا جو حصہ وقف کیا (اپنے لیے رکھا)

كَانَ أَوْقَفَهُ مِنْهَا هُوَ الَّذِي كَانَ دَفَعَهُ إِلَى الْيَهُودِ مُزَارَعَةً عَلَى مَا فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمُ الَّذِينَ ذَكَرْنَاهُمَا وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى عُمَرُ قِسْمَتَهُ فِي خِلَافَتِهِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ لَمَّا أَجْلَى الْيَهُودَ عَنْ خَيْبَرَ وَفِيمَا بَيَّنَّا مِنْ ذٰلِكَ تَقْوِيَةٌ لِمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ وَسُفْيَانُ فِي إِيقَافِ الْأَرَضِينَ وَتَرْكِ قِسْمَتِهَا إِذَا رَأَى الْإِمَامُ ذٰلِكَ۔

اسے یہودیوں کو مزارعت پر دیا جیسا کہ حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم کی روایات کے ضمن میں ہم نے ذکر کیا اور یہ وہی حصہ ہے جب حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں یہودیوں کو جلاوطن کیا تو اسے مسلمانوں کے درمیان تقسیم فرمایا یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت سفیان رحمہما اللہ کے مذہب کی تقویت ہے کہ اگر امام چاہے تو ان (مفتوحہ) زمینوں کو وقف کردے اور تقسیم نہ کرے۔

بَابُ ۲۳۳ الرَّجُلِ يَحْتَاجُ إِلَى الْقِتَالِ عَلَى دَابَّةٍ مِنَ الْمَغْنَمِ

مجبوراً غنیمت کے جانور پر سوار ہو کر لڑنا

۹۹۱- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ التُّجِيبِيِّ عَنْ حَنَشِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَامَ خَيْبَرَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَأْخُذْ دَابَّةً مِنَ الْمَغَانِمِ فَيَرْكَبُهَا حَتَّى إِذَا أَنْقَصَهَا رَدَّهَا فِي الْمَغَانِمِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنَ الْمَغَانِمِ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهَا فِي الْمَغَانِمِ۔

حضرت رویفع بن ثابت، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے خیبر کے سال فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مال غنیمت میں سے جانور لے کر اس پر سوار نہ ہو حتیٰ کہ اسے ناقص بنا کر مالِ غنیمت میں لوٹا دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مال غنیمت میں سے کوئی کپڑا نہ پہنے یہاں تک کہ اسے پرانا کر کے مالِ غنیمت میں لوٹا دے۔

۹۹۲- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سُلَيْمٍ التُّجِيبِيِّ عَنْ حَنَشٍ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ایک دوسرے طریق سے بھی بواسطہ حضرت رویفع بن ثابت، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ مِنْهُمُ الْأَوْزَاعِيُّ إِلَى أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ السِّلَاحَ مِنَ الْغَنِيمَةِ فَيُقَاتِلُ بِهِ فِي مَعْمَعَةِ الْقِتَالِ مَا

ایک جماعت جن میں امام اوزاعی بھی شامل ہیں اس بات کی طرف گئی ہے کہ مالِ غنیمت میں ہتھیار لے کر لڑائی کے دوران ان کے ذریعے لڑنے میں کوئی حرج نہیں جب تک اسے ضرورت ہو

marfat.com

كَانَ اِلٰى ذٰلِكَ مُحْتَاجًا وَلَا يَنْتَظِرُ بِرَدِّهٖ الْفَرَاغَ مِنَ الْحَرْبِ فَتَعَرَّضَهٗ لِلْهَلَاكِ وَالْكَسَادِ الثَّمَنِ فِىْ طُوْلِ مَكْثِهٖ فِىْ دَارِ الْحَرْبِ وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

۹۹۳- **وَخَالَفَهُمْ** فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ مِنْهُمْ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِيْمَا حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ يُوْسُفَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ اَنْ يَّأْخُذَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ السِّلَاحَ اِذَا احْتَاجَ اِلَيْهِ بِغَيْرِ اِذْنِ الْاِمَامِ فَيُقَاتِلُ بِهٖ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الْحَرْبِ ثُمَّ يَرُدُّهٗ فِى الْمَغْنَمِ.

۹۹۴- **قَالَ** اَبُوْ يُوْسُفَ وَقَدْ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا احْتَجَّ بِهِ الْاَوْزَاعِىُّ وَلِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَانٍ وَوُجُوْهٌ وَتَفْسِيْرٌ لَا يَفْهَمُهٗ وَلَا يُبْصِرُهٗ اِلَّا مَنْ اَعَانَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ عِنْدَنَا عَلٰى مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ وَهُوَ عَنْهُ غَنِىٌّ يَّبْقٰى بِذٰلِكَ عَلٰى دَابَّتِهٖ وَعَلٰى ثَوْبِهٖ اَوْ يَأْخُذُ ذٰلِكَ يُرِيْدُ بِهِ الْخِيَانَةَ فَاَمَّا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فِىْ دَارِ الْحَرْبِ لَيْسَ مَعَهٗ دَابَّةٌ وَّلَيْسَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَضْلٌ يَّحْمِلُوْنَهٗ اِلَّا دَوَابُّ الْغَنِيْمَةِ وَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّمْشِىَ فَاِنَّ هٰذَا لَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِيْنَ تَرْكُهٗ وَلَا بَأْسَ اَنْ يَّرْكَبَهَا هٰذَا شَاءُوْا اَوْ كَرِهُوْا وَكَذٰلِكَ هٰذِهِ الْحَالُ فِى الثِّيَابِ وَكَذٰلِكَ هٰذِهِ الْحَالُ فِى السِّلَاحِ وَالْحَالُ اَبْيَنُ وَاَوْضَحُ.

اَلَا تَرٰى اَنَّ قَوْمًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَوْ تَكَسَّرَتْ سُيُوْفُهُمْ اَوْ ذَهَبَتْ وَلَهُمْ غِنًى عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ اَنَّهٗ لَا بَأْسَ اَنْ يَّأْخُذُوْا سُيُوْفًا مِّنَ الْغَنِيْمَةِ فَيُقَاتِلُوْا بِهَا مَا دَامُوْا فِىْ دَارِ الْحَرْبِ اَرَاَيْتَ وَلَوْ لَمْ يَحْتَاجُوْا اِلَيْهَا فِىْ

لیکن واپس لوٹانے کے لیے لڑائی کے ختم ہونے کا منتظر نہ رہے کہ دارالحرب میں زیادہ دیر ٹھہرنے کی وجہ سے وہ (اسلحہ) ضائع ہوجائے یا اس کی قیمت کم ہوجائے انہوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے ان میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں حضرت سلیمان بن شعیب اپنے والد سے اور وہ حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ ان حضرات نے فرمایا کوئی شخص ضرورت کے تحت امام کی اجازت کے بغیر غنیمت میں سے اسلحہ لے کر شریک جنگ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن جب لڑائی سے فارغ ہوجائے تو مال غنیمت میں لوٹا دے۔

حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث جس سے حضرت امام اوزاعی نے استدلال کیا ہے ہم تک پہنچی ہے لیکن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے کئی معانی و مطالب ہیں اور ایسی وضاحت ہے جسے وہی شخص جان سکتا ہے جو اس کی بصیرت رکھتا ہے جسے اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہو ہمارے نزدیک یہ حدیث اس شخص کے بارے میں ہے جو ضرورت کے بغیر غنیمت سے جانور یا کپڑا لیتا ہے (اور اسے استعمال کرتا ہے) یا خیانت کے طور پر لیتا ہے لیکن وہ مسلمان شخص جس کے پاس دارالحرب میں کوئی جانور نہ ہو اور دوسرے مسلمانوں کے پاس غنیمت کے علاوہ کوئی زائد جانور نہ ہوں اور وہ پیدل بھی نہ چل سکتا ہو تو مسلمانوں کے لیے اسے چھوڑنا جائز نہیں اور اس پر سوار ہونے میں کوئی حرج نہیں دیگر مسلمان پسند کریں یا ناپسند۔ کپڑے کا بھی یہی حکم ہے ہتھیار کا بھی یہی حال ہے بلکہ یہ حال تو بالکل واضح ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر مسلمان قوم کی تلواریں ٹوٹ جائیں یا ان کے پاس نہ رہیں اور مسلمانوں سے انہیں کچھ نہ مل سکے تو اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ مال غنیمت سے تلواریں لے کر ان کے ساتھ لڑیں جب تک وہ دارالحرب میں ہوں کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر وہ گھمسان کی جنگ میں ان (تلواروں) کے محتاج نہ ہوں اور اس کے دو دن بعد

مَعْمَعَةِ الْقِتَالِ وَاحْتَاجُوْا إِلَيْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ بِيَوْمَيْنِ أَغَارَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ أَيَقُوْمُوْنَ هٰكَذَا فِيْ وُجُوْهِ الْعَدُوِّ بِغَيْرِ سِلَاحٍ كَيْفَ يَصْنَعُوْنَ أَيَسْتَأْثِرُوْنَ هٰذَا الرَّأْيَ فِيْهِ تَوْهِيْنٌ لِمَكِيْدَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَيْفَ يَحِلُّ هٰذَا فِي الْمَعْمَعَةِ وَيَحْرُمُ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

۹۹۵- وَقَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ يَأْتِيْ أَحَدُنَا إِلٰى طَعَامٍ مِّنَ الْغَنِيْمَةِ فَيَأْخُذُ مِنْهُ حَاجَتَهُ۔

فَإِذَا كَانَ الطَّعَامُ لَا بَأْسَ بِأَخْذِهِ وَأَكْلِهِ وَاسْتِهْلَاكِهِ لِحَاجَةِ الْمُسْلِمِيْنَ إِلٰى ذٰلِكَ كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا لَا بَأْسَ بِأَخْذِ الدَّوَابِّ وَالسِّلَاحِ وَالثِّيَابِ وَاسْتِعْمَالِهَا لِحَاجَةٍ إِلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ الَّذِيْ أُرِيْدَ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ أَوْفٰى هٰذَا غَيْرَ مَا أُرِيْدَ بِهِ مِنْ حَدِيْثِ رُوَيْفِعٍ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَبِهِ نَأْخُذُ۔

بَابُ ۲۲ الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَعِنْدَهُ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ

۹۹۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الشَّامِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

ان کی ضرورت محسوس کریں کہ دشمن ان پر اچانک حملہ کردے تو وہ اسی طرح ہتھیاروں کے بغیر دشمن کے مقابلے میں کھڑے ہوں گے وہ کیا کریں گے کیا وہ اس رائے کو ترجیح دیں گے جس میں مسلمانوں کے طریقہ جنگ کی توہین ہو اور یہ کیسے ہو گا کہ وہ لڑائی کے دوران تو حلال ہو لیکن اس کے بعد حرام ہو۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ (صحابی) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں ہم خیبر کے موقعہ پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم میں سے ایک غنیمت کے کھانے کی طرف آتا اور اس سے اپنی ضرورت کو پورا کرتا۔

تو جب کھانا حاصل کرنے اسے کھانے اور مسلمانوں کی ضرورت کے لیے خرچ کرنے میں کوئی حرج نہیں تو اسی طرح جانوروں، ہتھیاروں اور کپڑوں کو لے کر ضرورت کے تحت استعمال کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں (یہ مفہوم) اس لیے مراد لیا گیا) تاکہ حضرت ابن ابی اوفیٰ کی حدیث سے جو کچھ مراد ہے حضرت رویفع کی حدیث سے اس کے خلاف مفہوم مراد نہ لیا جائے اور وہ باہم متضاد نہ ہوں یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور ہم بھی اسے ہی اپناتے ہیں۔

جو شخص دار الحرب میں اسلام لائے اور اس کے پاس چار بیویاں ہوں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت غیلان بن سلمہ نے اسلام قبول کیا تو ان کی دس بیویاں تھیں

marfat.com

عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ غَيْلَانَ ابْنَ سَلَمَةَ اَسْلَمَ وَتَحْتَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ خُذْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ان میں سے چار کو رکھ لو۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَسْلَمَ وَعِنْدَهُ اَكْثَرُ مِنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ قَدْ كَانَ تَزَوَّجَهُنَّ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَهُوَ مُشْرِكٌ اَنَّهُ يَخْتَارُ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا فَيُمْسِكُهُنَّ وَيُفَارِقُ سَائِرَهُنَّ وَسَوَاءٌ عِنْدَهُمْ كَانَ تَزْوِيْجُهُ اِيَّاهُنَّ فِيْ عُقْدَةٍ وَّاحِدَةٍ اَوْ فِيْ عُقَدٍ مُتَفَرِّقَةٍ وَمِمَّنْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص ایمان لائے اور اس کے پاس چار سے زیادہ بیویاں ہوں اس نے دارالحرب میں ان سے نکاح کیا ہو جب کہ وہ مشرک تھا تو ان میں سے چار کو اختیار کر اپنے پاس روک لے اور باقی کو جدا کر دے ان کے نزدیک کہ ان سے ایک ہی عقد میں نکاح کیا ہو یا متفرق طور پر نکاح میں لایا ہو، اس بات کے قائلین میں حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنْ كَانَ تَزَوَّجَهُنَّ فِيْ عُقْدَةٍ وَّاحِدَةٍ فَنِكَاحُهُنَّ كُلُّهُنَّ بَاطِلٌ وَّيُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُنَّ وَاِنْ كَانَ تَزَوَّجَهُنَّ فِيْ عُقَدٍ مُتَفَرِّقَةٍ فَنِكَاحُ الْاَرْبَعِ الْاُوَلِ مِنْهُنَّ ثَابِتٌ وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَائِرِهِنَّ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ان سے ایک ہی عقد میں نکاح کیا تھا تو ان سب کا نکاح باطل ہو جائے گا اب اس کے اور ان عورتوں کے درمیان تفریق کر دی جائے اور اگر ان سے متفرق طور پر نکاح کیا تھا تو ان میں سے پہلی چار کا نکاح ثابت ہو جائے گا اور اس کے اور باقی بیویوں کے درمیان تفریق کر دی جائے۔

وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا۔

حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام ابویوسف رحمہما اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

۹۹۷۔ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ مُنْقَطِعٌ لَيْسَ كَمَا رَوَاهُ عَبْدُ الْاَعْلٰى وَاَصْحَابُهُ الْبَصْرِيُّوْنَ عَنْ مَعْمَرٍ اِنَّمَا اَصْلُهُ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ ثَقِيْفٍ اَسْلَمَ وَعِنْدَهُ اَكْثَرُ مِنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ اَمْسِكْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ۔

ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ مندرجہ بالا حدیث منقطع ہے یہ ایسے نہیں جس طرح عبدالاعلیٰ اور ان کے بصری ساتھیوں نے حضرت معمر سے روایت کی ہے اس کی اصل وہ ہے جو ہم (امام طحاوی) سے حضرت یونس نے بیان کی وہ فرماتے ہیں ہمیں ابن وھب نے خبر دی کہ حضرت مالک نے حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثقیف کے ایک آدمی سے جو اسلام لایا تھا، اور اس کے پاس چار سے زیادہ بیویاں تھیں فرمایا کہ ان میں سے چار کو روک لو اور باقی کو جدا کر دو۔

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ الْمَكِّيُّ

حضرت ابن عیینہ، حضرت معمر سے وہ حضرت ابن

قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

شہاب سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبدالرزاق، حضرت معمر سے وہ حضرت ابن شہاب سے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا هُوَ أَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَمَا رَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَكَمَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

تو اس حدیث کی اصل یہ ہے جیسے حضرت مالک نے حضرت زہری سے روایت کیا اور جیسے حضرت عبدالرزاق اور ابن عیینہ نے حضرت معمر سے اور انہوں نے حضرت زہری سے روایت کیا۔

وَقَدْ رَوَاهُ أَيْضًا عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ مَا يَدُلُّ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي أَخَذَهُ الزُّهْرِيُّ مِنْهُ۔

حضرت عقیل نے بھی حضرت زہری سے روایت کیا جو اس مقام پر دلالت کرتی ہے جہاں سے حضرت زہری سے یہ حدیث لی ہے۔

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَا ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِيْ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ سُوَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِغَيْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ الثَّقَفِيِّ حِيْنَ أَسْلَمَ وَتَحْتَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ خُذْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ۔

حضرت عقیل حضرت ابن شہاب زہری سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھے حضرت عثمان بن محمد بن ابوسوید رضی اللہ عنہ سے یہ بات پہنچی ہے کہ جب حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی اسلام لائے اور ان کے پاس دس بیویاں تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے چار کو رکھ لو اور باقی کو جدا کر دو۔

۱۰۰۱۔ فَبَيَّنَ عُقَيْلٌ فِيْ هٰذَا عَنِ الزُّهْرِيِّ مَخْرَجَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَأَنَّهُ إِنَّمَا أَخَذَهُ عَمَّا بَلَغَهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ الزُّهْرِيُّ عِنْدَهُ فِيْ هٰذَا شَيْءٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ فَيَدَعُ الْحُجَّةَ بِهِ وَيَحْتَجُّ بِمَا بَلَغَهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ سُوَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ إِنَّمَا أَتٰى مَعْمَرٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِأَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ عَنِ

تو حضرت عقیل نے حضرت زہری سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ یہ حدیث کہاں سے آئی ہے انہوں نے اسے اس شخص سے لیا ہے جس تک یہ روایت حضرت عثمان بن محمد سے پہنچی اور انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے تو یہ بات محال ہے کہ اس سلسلے میں حضرت زہری کے پاس بواسطہ حضرت سالم ان کے والد سے کوئی روایت ہو تو وہ اس سے استدلال کرنے کی بجائے اس روایت سے استدلال کریں جو ان تک بواسطہ حضرت عثمان بن محمد بن ابوسوید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچی لیکن اس حدیث میں حضرت معمر آئے ہیں کیونکہ ان

الزُّهْرِيِّ فِي قِصَّةِ غَيْلَانَ حَدِيثَانِ هٰذَا أَحَدُهُمَا وَالْآخَرُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ طَلَّقَ نِسَاءَهُ وَقَسَمَ مَالَهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْتَجِعَ نِسَاءَهُ وَمَالَهُ وَقَالَ لَوْ مُتَّ عَلَى ذٰلِكَ لَرَجَمْتُ قَبْرَكَ كَمَا رُجِمَ قَبْرُ أَبِي رِغَالٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَخْطَأَ مَعْمَرٌ فَجَعَلَ إِسْنَادَ هٰذَا الْحَدِيثِ الَّذِي فِيهِ كَلَامُ عُمَرَ لِلْحَدِيثِ الَّذِي فِيهِ كَلَامُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَسَدَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ جِهَةِ الْإِسْنَادِ۔ **ثُمَّ** لَوْ ثَبَتَ عَلَى مَا رَوَاهُ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ لَمَا كَانَتْ أَيْضًا فِيهِ حُجَّةٌ عِنْدَنَا عَلَى مَنْ ذَهَبَ إِلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا فِي ذٰلِكَ لِأَنَّ تَزْوِيجَ غَيْلَانَ ذٰلِكَ إِنَّمَا كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ۔

۱۰۰۲- **حَدَّثَنَا** خَلَّادُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ زَادَ أَنَّهُ كَانَ تَزَوَّجَهُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔

فَكَانَ تَزْوِيجُ غَيْلَانَ لِلنِّسْوَةِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدَهُ حِينَ أَسْلَمَ فِي وَقْتٍ كَانَ تَزَوُّجُ ذٰلِكَ الْعَدَدِ جَائِزًا وَالنِّكَاحُ عَلَيْهِ ثَابِتٌ وَلَمْ يَكُنْ لِوَاحِدَةٍ حِينَئِذٍ مِنْ ثُبُوتِ النِّكَاحِ إِلَّا مَا لِلْعَاشِرَةِ مِثْلُهُ ثُمَّ أَحْدَثَ اللّٰهُ

کے پاس حضرت غیلان کے واقعہ سے متعلق حضرت زہری سے مروی دو حدیثیں تھیں ان میں سے ایک یہ (مندرجہ بالا) ہے اور دوسری حضرت سالم کے واسطے سے ان کے والد سے مروی ہے کہ حضرت غیلان بن سلمہ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی اور اپنا مال تقسیم کر دیا یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو آپ نے حکم دیا کہ اپنی عورتوں اور مال کے سلسلے میں رجوع کرو اور فرمایا اگر تم اسی حالت میں مر جاؤ گے تو میں قبر کو سنگسار کروں گا جیسا کہ دور جاہلیت میں ابو رغال کی قبر کو سنگسار کیا گیا تو اس حدیث میں حضرت معمر سے خطا ہوئی انہوں نے اس حدیث کی سند کو جس میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا کلام تھا اس حدیث کی سند بنا دیا جس میں رسول

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام تھا لہٰذا یہ حدیث سند کے اعتبار سے فاسد ہو گئی۔ ۱۲

پھر اگر وہ روایت ثابت بھی ہو جائے جو حضرت عبد الاعلیٰ نے بواسطہ معمر، حضرت زہری سے روایت کی ہے تو بھی اس میں ہمارے نزدیک حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے مذہب پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ غیلان کا نکاح دورِ جاہلیت میں ہوا تھا جسے اس حدیث میں حضرت سعید بن ابو عروبہ نے حضرت معمر سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا۔

حضرت سعید بن ابو عروبہ، حضرت معمر سے وہ حضرت زہری سے وہ حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں احمد بن داؤد کی روایت (ر۹۹۸) کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ یہ اضافہ ہے کہ انہوں نے ان (عورتوں) سے دورِ جاہلیت میں نکاح کیا تھا۔

تو غیلان کے اسلام لاتے وقت ان کی جو بیویاں تھیں ان سے انہوں نے اس وقت نکاح کیا تھا جب اتنی تعداد میں بیویوں کا ہونا جائز تھا اور ان کا نکاح ثابت تھا اس وقت ایک عورت سے نکاح کا ثبوت، دس عورتوں کے ثبوت جیسا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے دوسرا حکم ظاہر فرمایا اور دو چار سے زیادہ بیویاں کا

عَزَّ وَجَلَّ حُكْمًا اٰخَرَ وَهُوَ تَحْرِيْمُ مَا فَوْقَ الْاَرْبَعِ فَكَانَ ذٰلِكَ حُكْمًا طَارِئًا طَرَاَتْ بِهٖ حُرْمَةٌ حَادِثَةٌ عَلٰى نِكَاحِ غَيْلَانَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ اَنْ يُّمْسِكَ مِنَ النِّسَآءِ الْعَدَدَ الَّذِيْ اَبَاحَهُ اللّٰهُ وَيُفَارِقَ مَاسِوٰى ذٰلِكَ وَجَعَلَ كَرَجُلٍ لَهٗ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَطَلَّقَ اِحْدَاهُنَّ فَحُكْمُهٗ يَخْتَارُ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَيَجْعَلُ ذٰلِكَ الطَّلَاقَ عَلَيْهَا وَ يُمْسِكُ الْاُخْرٰى وَكَذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ يَقُوْلَانِ فِيْ هٰذَا ۔

فَاَمَّا مَنْ تَزَوَّجَ عَشْرَ نِسْوَةٍ بَعْدَ تَحْرِيْمِ اللّٰهِ مَاجَاوَزَ الْاَرْبَعَ فِيْ عُقْدَةٍ وَّاحِدَةٍ فَاِنَّهٗ اِنَّمَا عَقَدَ النِّكَاحَ عَلَيْهِنَّ عَقْدًا فَاسِدًا فَلَا يَثْبُتُ لَهٗ بِذٰلِكَ نِكَاحٌ ۔

اَلَا تَرٰى اَنَّهٗ لَوْ تَزَوَّجَ ذَاتَ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَهُوَ مُشْرِكٌ ثُمَّ اَسْلَمَ اَنَّهَا لَا تَقِرُّ تَحْتَهٗ وَاِنْ كَانَ عَقْدُهٗ لِذٰلِكَ كَانَ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَلَمَّا كَانَ هٰذَا يُرَدُّ حُكْمُهٗ فِيْهِ اِلٰى حُكْمِ نِكَاحَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْمَا يَعْقِدُوْنَ فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ كَانَ كَذٰلِكَ اَيْضًا حُكْمُهٗ فِي الْعَشَرِ نِسْوَةِ اللَّاتِيْ تَزَوَّجَهُنَّ وَهُوَ مُشْرِكٌ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ يُرَدُّ حُكْمُهٗ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى حُكْمِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ نِكَاحَاتِهِمْ فَاِنْ كَانَ تَزَوَّجَهُنَّ فِيْ عُقْدَةٍ وَّاحِدَةٍ فَنِكَاحُهُنَّ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ تَزَوَّجُهُنَّ فِيْ عُقَدٍ مُتَفَرِّقَةٍ جَازَ نِكَاحُ الْاَرْبَعِ الْاُوَلِ مِنْهُنَّ وَبَطَلَ نِكَاحُ سَائِرِهِنَّ ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ تَرَكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ قَوْلَهُمَا فِيْ شَيْءٍ قَالَاهُ فِيْ هٰذَا

حرام ہوتا ہے لہٰذا حرمت کا یہ حکم حضرت غیلان کے نکاح پر طاری ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے ان کو حکم دیا کہ اپنی بیویوں میں سے اتنی تعداد کو رکھ لیں جس کو اللہ تعالیٰ نے جائز قرار دیا اور باقی کو جدا کر دیں اور انہیں اس شخص کی طرح قرار دیا جس کی چار بیویاں ہوں پھر وہ ان میں سے ایک کو طلاق دے تو اس کا حکم یہ ہے کہ ان میں سے کسی کو (طلاق کے لیے) اختیار کرے اسے طلاق دے دے اور دوسری بیویوں کو رکھ لے اس سلسلے میں حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ یہی فرماتے ہیں۔

لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عقد میں چار عورتوں سے زیادہ کے ساتھ نکاح کے حرام ہونے کے بعد دس عورتوں سے نکاح کرے تو اس نے ان سے فاسد عقد کیا ہے لہٰذا اس سے اس کا نکاح ثابت نہیں ہوگا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص دار الحرب میں حالت شرک میں کسی محرم رشتہ دار عورت سے نکاح کرے پھر وہ اسلام لے آئے تو وہ اس کے نکاح میں نہیں رہے گی اگرچہ اس کا یہ نکاح دار الحرب میں اور حالت شرک میں ہوا جب اس صورت میں اس کا حکم مسلمان عورتوں سے نکاح کی طرف لوٹایا جاتا ہے جو دار الاسلام میں کیا جاتا ہے تو اس نے دار الحرب میں اور حالت شرک میں جن دس عورتوں سے نکاح کیا ہے اسے بھی مسلمانوں کے نکاح جیسا حکم دیا جائے گا اگر اس نے ایک عقد میں نکاح کیا تو ان کا نکاح باطل ہوگا اور اگر متفرق عقدوں میں کیا تو ان میں سے پہلی چار کا نکاح جائز ہوگا اور باقی کا نکاح باطل ہو جائے گا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اس سلسلے میں حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ نے اپنا قول چھوڑ دیا ہے اور وہ اس

marfat.com

الْمَعْنٰى وَذٰلِكَ اَنَّهُمَا قَالَا فِىْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْحَرْبِ سُبِىَ وَلَهٗ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ وَسُبِيْنَ مَعَهٗ اِنَّ نِكَاحَهُنَّ كُلَّهُنَّ قَدْ فَسَدَ وَيُفَرَّقُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُنَّ قَالَ فَقَدْ كَانَ يَنْبَغِىْ عَلٰى مَا حَمَلَا عَلَيْهِ حَدِيْثَ غَيْلَانَ اَنْ يَّجْعَلَا لَهٗ اَنْ يَّخْتَارَ مِنْهُنَّ اِثْنَتَيْنِ فَيُمْسِكُهُمَا وَيُفَارِقُ الْاِثْنَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ لِاَنَّ نِكَاحَ الْاَرْبَعِ قَدْ كَانَ كُلُّهٗ ثَابِتًا صَحِيْحًا وَاِنَّمَا طَرَأَ الرِّقُّ عَلَيْهِ فَحَرَّمَ عَلَيْهِ مَا فَوْقَ الْاِثْنَتَيْنِ كَمَا اَنَّهٗ لَمَّا طَرَأَ حُكْمُ اللّٰهِ فِىْ تَحْرِيْمِ مَا فَوْقَ الْاَرْبَعِ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْلَانَ بِاخْتِيَارِ اَرْبَعٍ مِّنْ نِّسَآئِهٖ وَفِرَاقِ سَائِرِهِنَّ ۔

قِيْلَ لَهٗ مَا خَرَجَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ بِمَا ذَكَرْتَ عَنْ اَصْلِهِمَا وَلٰكِنَّهُمَا ذَهَبَا اِلٰى مَا قَدْ خَفِىَ عَلَيْكَ ۔

وَذٰلِكَ اَنَّ هٰذَا كَانَ تَزَوَّجَ الْاَرْبَعَ فِىْ وَقْتٍ مَّا تَزَوَّجَهُنَّ بَعْدَ مَا حُرِّمَ عَلَى الْعَبْدِ تَزَوُّجُ مَا فَوْقَ الْاِثْنَتَيْنِ فَاِذَا تَزَوَّجَ وَهُوَ حَرْبِىٌّ فِىْ دَارِ الْحَرْبِ مَا فَوْقَ اِثْنَتَيْنِ ثُمَّ سُبِىَ وَسُبِيْنَ مَعَهٗ رُدَّ حُكْمُهٗ فِىْ ذٰلِكَ اِلٰى حُكْمِ تَحْرِيْمٍ قَدْ كَانَ قَبْلَ نِكَاحِهٖ فَصَارَ كَاَنَّهٗ تَزَوَّجَهُنَّ فِىْ عُقْدَةٍ بَعْدَ مَا صَارَ رَقِيْقًا وَهُوَ فِىْ ذٰلِكَ كَرَجُلٍ تَزَوَّجَ صَبِيَّتَيْنِ صَغِيْرَتَيْنِ فَجَآءَتْ اِمْرَاَةٌ فَاَرْضَعَتْهُمَا مَعًا فَاِنَّهُمَا تَبِيْنَانِ مِنْهُ جَمِيْعًا وَلَا يُؤْمَرُ بِاَنْ يَّخْتَارَ اِحْدٰهُمَا فَيُمْسِكُهَا فَيُفَارِقُ الْاُخْرٰى لِاَنَّ حُرْمَةَ الرِّضَاعِ طَرَأَتْ عَلَيْهِ بَعْدَ نِكَاحِهٖ اِيَّاهُمَا وَكَذٰلِكَ الرِّقُّ الطَّارِئُ عَلَى النِّكَاحِ الَّذِىْ وَصَفْنَا حُكْمُهٗ حُكْمُ هٰذَا الرِّضَاعِ

طرح کہ جو حربی قید ہو گیا اور اس کی چار بیویاں تھیں جو اس کے ساتھ ہی قید ہوئیں تو ان سب کا نکاح فاسد ہو جائے گا اب اس کے اور ان کے درمیان تفریق کر دی جائے) وہ (معترض) کہتا ہے کہ انہوں نے حدیث غیلان کو جس بات پر محمول کیا اس اعتبار سے مناسب ہے کہ وہ اسے ان میں سے دو عورتوں کو چننے کا اختیار دیں پس وہ انہیں روک لے اور باقی دو کو چھوڑ دے کیونکہ چاروں کا نکاح صحیح ثابت تھا اس پر غلامی طاری ہوئی جس سے دو عورتوں سے زائد حرام ہو گئیں جیسا کہ جب چار سے زائد عورتوں کی حرمت کا حکم طاری ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت غیلان کو اپنی بیویوں میں سے چار کو اختیار کرنے اور باقی کو چھوڑنے کا حکم دیا۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے ذکر کیا ہے اس کی وجہ سے حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ نے اپنے ضابطہ کو ترک نہیں کیا بلکہ انہوں نے وہ بات اختیار کی جو تم سے پوشیدہ ہے اور یہ اس لیے کہ جس وقت اس نے چار عورتوں سے نکاح کیا اس وقت غلام پر دو عورتوں سے زائد کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہو چکا تھا جب اس نے دار الحرب میں حربی ہونے کی حیثیت سے دو سے زائد عورتوں سے نکاح کیا پھر وہ قید ہو گیا اور اس کے ساتھ وہ عورتیں بھی قیدی بن گئیں تو اس کا حکم اس تحریم کی طرف لوٹ گیا جو اس کے نکاح سے پہلے موجود تھی گویا اس نے غلام بننے کے بعد ایک عقد میں ان سے نکاح کیا اس سلسلے میں وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے دو چھوٹی بیویوں سے نکاح کیا پھر کسی عورت نے آکر ان دونوں کو دودھ پلایا تو وہ دونوں اس سے جدا ہو جائیں گی اسے اس بات کا حکم نہیں دیا جائے گا کہ ان میں سے ایک کو اختیار کر کے روک لے اور دوسری کو جدا کر دے کیونکہ دودھ کی وجہ سے حرمت ان دونوں کے ساتھ نکاح کرنے کے بعد طاری ہوئی ہے اسی طرح جو غلامی اس نکاح کے بعد طاری ہوئی جس کا ذکر ہم نے کیا ہے تو اس کا حکم اس رضاعت جیسا ہوگا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے، اور یہ دونوں صورتیں اس صورت سے مختلف ہیں جو سرکار دو عالم

الَّذِیْ ذَکَرْنَا وَهُمَا جَمِیْعًا مُفَارِقَانِ لِمَا کَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَيْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ لِاَنَّ غَيْلَانَ لَمْ يَكُنْ حُرْمَةُ اللّٰهِ لِمَا فَوْقَ الْاَرْبَعِ تَقَدَّمَتْ نِكَاحَهُ فَيُرَدُّ حُكْمُ نِكَاحِهِ اِلَيْهَا اِنَّمَا طَرَاَتِ الْحُرْمَةُ عَلٰى نِكَاحِهِ بَعْدَ ثُبُوْتِهِ كُلِّهِ فَرُدَّتْ حُرْمَةُ مَا حَرُمَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ اِلٰى حُكْمٍ حَادِثٍ بَعْدَ النِّكَاحِ فَوَجَبَ لَهُ بِذٰلِكَ الْخِيَارُ كَمَا يَجِبُ لَهُ فِی الطَّلَاقِ الَّذِیْ ذَكَرْنَا۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت غیلان کے نکاح سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے چار عورتوں سے زائد کے ساتھ نکاح کی حرمت نہیں آئی تھی کہ ان کے نکاح کا حکم اس کی طرف لوٹایا جاتا بلکہ نکاح کی حرمت اس وقت طاری ہوئی جب نکاح مکمل طور پر ثابت ہو چکا تھا لہٰذا اب جو کچھ ان پر حرام ہوگا اس کی نسبت نکاح کے بعد پیدا ہونے والے حکم کی طرف ہوگی لہٰذا اس سے ان کے لیے اختیار کا پایا جانا ضروری ہو گیا جیسا کہ اس طلاق میں اختیار واجب ہے جسے ہم نے بیان کیا۔

فَاِنِ احْتَجُّوْا اَيْضًا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ حُمَيْضَةَ بِنْتِ الشَّمَرْدَلِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ اَسْلَمْتُ وَعِنْدِیْ ثَمَانِیْ نِسْوَةٍ فَاَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَخْتَارَ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا۔

اگر وہ اس حدیث سے استدلال کریں حضرت حارث بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسلام لایا تو میری آٹھ بیویاں تھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں ان میں سے چار کو اختیار کر لوں۔

۱۰۰- حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مُغِيْرَةُ عَنْ بَعْضِ وُلْدِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت مغیرہ، حضرت حارث بن قیس کے کسی صاحبزادے سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قِيْلَ لَهٗ قَدْ يَحْتَمِلُ ذٰلِكَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِیْ حَدِيْثِ غَيْلَانَ وَقَدْ يَجُوْزُ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ بِقَوْلِهِ لَهُ اخْتَرْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا اَیْ اخْتَرْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا فَتَزَوَّجْهُنَّ وَلَا دَلَالَةَ لَهُ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى وَاحِدٍ مِنْ هٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ۔

تو ان کو کہا جائے گا کہ اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جیسے ہم نے حضرت غیلان والی حدیث کے ضمن میں بیان کیا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ ان میں سے چار اختیار کرو، سے مراد یہ ہو کہ ان میں سے چار کو پسند کر کے ان سے نکاح کر لو، اور اس حدیث میں ان دونوں معنوں میں سے کسی پر بھی دلالت نہیں پائی جاتی۔

فَاِنِ احْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ وَحَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِیْ وَهْبٍ الْجَيْشَانِیِّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ

اور اگر وہ اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کریں حضرت ضحاک بن فیروز دیلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اسلام لایا تو میرے نکاح میں دو

marfat.com

فیروز الدیلمی عن ابیه قال اسلمت وعندی اختان فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال طلق احدهما۔

١٠٠٦- **حدثنا** علی بن عبد الرحمن قال ثنا یحیی بن معین قال ثنا وهب بن جریر عن ابیه عن یحیی بن ایوب عن یزید بن ابی حبیب عن ابی وهب الجیشانی عن الضحاک ابن فیروز الدیلمی عن ابیه قال اسلمت وعندی اختان فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم فسألته فقال طلق ایتهما شئت۔

قیل لهم هذا یوجب الاختیار کما ذکرتم وهو اوضح من حدیث حارث بن قیس ولکنه قد یجوز ان یکون رسول الله صلی الله علیه وسلم انما خیّره لان نکاحه کان فی الجاهلیة قبل تحریم الله عز وجل ما فوق الاربع فیکون معنی هذا الحدیث مثل معنی حدیث غیلان بن سلمة فقد ثبت بما بیّنّا فی هذا الباب ما ذهب الیه ابوحنیفة وابو یوسف رحمهما الله وفسد ما ذهب الیه محمد بن الحسن رحمة الله وقد ذهب الی ما ذهب الیه ابو حنیفة وابو یوسف بعض المتقدمین۔

١٠٠٧- **حدثنا** احمد بن داود قال ثنا بکر بن خلف قال ثنا غندر او عبد الاعلی عن سعید عن قتادة قال یاخذ الاولی والثانیة والثالثة والرابعة۔

بہنیں تھیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدم(ت) میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا ان میں سے ایک کو طلاق دے دو۔

ایک دوسری سند سے بھی بواسطہ حضرت ضحاک بن فیروز دیلمی، ان کے والد سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں اسلام لایا تو میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں میں نے بارگاہ نبوی حاضر ہو کر مسئلہ پوچھا تو آپ نے فر(مایا) میں سے جس کو چاہو طلاق دے دو۔

تو ان حضرات کو (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ حدیث اختیار کو واجب کرتی ہے جیسا کہ تم نے کہا اور یہ روایت حضرت حارث بن قیس کی حدیث سے زیادہ واضح ہے لیکن ہو سکتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اختیار اس لیے دیا ہو کہ ان کا نکاح دورِ جاہلیت میں (یعنی) چار سے زیادہ عورتوں کے ساتھ نکاح کے حرام ہونے سے پہلے ہوا لہٰذا اس حدیث کا مفہوم، حضرت غیلان بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مفہوم جیسا ہوا تو جو کچھ ہم نے اس باب میں بیان کیا اس سے حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کا مذہب ثابت ہوا اور حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا موقف فاسد ہو گیا حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ جس طرف گئے ہیں بعض متقدمین کا بھی یہی مسلک ہے۔

حضرت بکر بن خلف فرماتے ہیں ہم سے حضرت غندر یا عبد الاعلیٰ نے بیان کیا انہوں نے حضرت سعید سے اور انہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں پہلی دوسری تیسری اور چوتھی عورت کو رکھ لے۔

باب ۲۳۵ الْحَرْبِيَّةُ تُسْلِمُ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ فَتَخْرُجُ إِلَى دَارِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ يَخْرُجُ زَوْجُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ مُسْلِمًا۔

کوئی حربیہ عورت دار الحرب اسلام لانے کے بعد دار الاسلام میں آجائے پھر اس کا خاوند مسلمان ہو کر آئے۔

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَلَى النِّكَاحِ الْأَوَّلِ بَعْدَ ثَلَاثِ سِنِيْنَ۔

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو تین سال بعد پہلے نکاح کے ساتھ حضرت ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹا دیا۔

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ رَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عِكْرِمَةَ بْنِ أَبِيْ جَهْلٍ أُمَّ حَكِيْمٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ بَعْدَ أَشْهُرٍ أَوْ قَرِيْبٍ مِنْ سَنَةٍ۔

حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حکیم بنت حارث بن ہشام کو کچھ مہینوں یا سال کے قریب مدت کے بعد حضرت عکرمہ بن ابو جہل، رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹا دیا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا أَسْلَمَتْ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَجَاءَتْنَا مُسْلِمَةً ثُمَّ جَاءَ زَوْجُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَدْرَكَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ فَهِيَ امْرَأَتُهُ عَلَى حَالِهَا وَإِنْ لَمْ يُدْرِكْهَا حَتّٰى تَخْرُجَ مِنَ الْعِدَّةِ فَلَا سَبِيْلَ لَهُ عَلَيْهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی عورت دار الحرب میں اسلام لائے اور اسی حالت اسلام میں ہمارے پاس آجائے پھر اس کے بعد اس کا خاوند آئے اور وہ اسے حالت عدت میں پائے تو وہ بدستور اس کی بیوی ہوگی اور اگر وہ عدت کے ختم ہونے تک اسے نہ پائے تو اب اس کا اس عورت سے کوئی تعلق نہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا سَبِيْلَ لَهُ عَلَيْهَا فِي الْوَجْهَيْنِ جَمِيْعًا وَخُرُوْجُهَا عِنْدَهُمْ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ يَقْطَعُ الْعِصْمَةَ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا وَيُبِيْنُهَا مِنْهُ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا دونوں صورتوں میں اس کا اس عورت سے کوئی تعلق نہیں رہا ان کے نزدیک دار الحرب سے نکلنے کی وجہ سے وہ عصمت ختم ہو گئی جو اس کے اور اس کے خاوند کے درمیان تھی اور وہ عورت اس سے جدا ہو جائے گی۔

۱۰۱۰۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت

يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ۔

کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ابن العاص کی طرف نئے نکاح کے ساتھ لوٹایا۔

۱۰۱۱- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنْ دَاوٗدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهٗ۔

حضرت حفص، حضرت داؤد سے اور وہ حضرت شعبی سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالُوْا فَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا خِلَافُ مَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو کی حدیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا کی روایت کے خلاف ہے۔

۱۰۱۲- وَقَدْ وَافَقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَلٰى ذٰلِكَ عَامِرَ الشَّعْبِيَّ مَعَ عِلْمِهٖ بِمَغَازِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَهٰذَا أَوْلٰى مِمَّا قَدْ خَالَفَهٗ لِمَعَانٍ سَنُبَيِّنُهَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اور حضرت عبداللہ بن عمرو نے اس سلسلے میں حضرت عامر شعبی کی موافقت کی ہے حالانکہ انہیں حضور علیہ السلام کے غزوات کا علم تھا یہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ حدیث چند وجوہ سے اپنی مخالف روایت سے اولیٰ ہے ان وجوہ کو ہم انشاء اللہ اسی باب میں بیان کریں گے

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ ذَهَبَ إِلَى الْقَوْلِ الْأَوَّلِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا إِنَّمَا فِيْ حَدِيْثِهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّهَا عَلٰى أَبِي الْعَاصِ عَلَى النِّكَاحِ الْأَوَّلِ فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهٗ رَدَّهَا إِلَيْهِ لِأَنَّهَا فِي الْعِدَّةِ وَلَا كَيْفَ كَانَ الْحُكْمُ يَوْمَئِذٍ فِي الْمُشْرِكَةِ تُسْلِمُ وَزَوْجُهَا مُشْرِكٌ أَيُبِيْنُهَا ذٰلِكَ مِنْهُ أَوْ يَكُوْنُ زَوْجَةً لَهٗ عَلٰى حَالِهَا وَإِنَّمَا يَكُوْنُ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حُجَّةً لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى لَوْ كَانَ فِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّهَا عَلٰى أَبِي الْعَاصِ لِأَنَّهٗ أَدْرَكَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ۔

پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان لوگوں کی ایک دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا کی روایت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت زینب کو حضرت ابن العاص کی طرف لوٹانے کا جو ذکر ہے اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ آپ نے ان کو عدت کے باقی رہنے کی وجہ سے لوٹایا اور یہ بات (واضح) ہے کہ ان دنوں اس مشرکہ عورت کا حکم کیا تھا جو ایمان لائے اور اس کا خاوند مشرک ہی رہے کیا وہ اس سے جدا ہو جائے گی یا پہلے کی طرح اس کی بیوی ہی رہے گی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا کی روایت پہلے قول والوں کی دلیل اس وقت بنتی جب اس میں یہ بات ہوتی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حضرت ابن العاص رضی اللہ عنہا کی طرف اس لیے لوٹایا کہ انہوں نے ان کو عدت میں پا لیا۔

فَأَمَّا إِذَا لَمْ يَتَبَيَّنْ لَنَا الْعِلَّةُ الَّتِيْ لَهَا رَدَّهَا عَلَيْهِ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ هِيَ

تو جب ہمارے لیے یہ بات واضح نہیں کہ آپ نے کس وجہ سے ان کو لوٹایا تو ہو سکتا ہے وہ عدت میں ہوں اور

الْعِدَّةِ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ لِاَنَّ الْاِسْلَامَ لَمْ يَكُنْ حِيْنَئِذٍ يُبِيْنُهَا مِنْهُ وَلَا يُزِيْلُهَا عَنْ حُكْمِهَا الْمُتَقَدِّمِ۔

۱۰۱۳- وَلَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ مِنْ اَيْنَ جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ فِيْ زَيْنَبَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ رَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ عَلَى النِّكَاحِ الْاَوَّلِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ رَدَّهَا بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ اَتَرٰى كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ لَمْ يَجِئِ اخْتِلَافُهُمْ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ فَاِنَّمَا جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ اَنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا حَرَّمَ اَنْ تَرْجِعَ الْمُؤْمِنَاتُ اِلَى الْكُفَّارِ فِيْ سُوْرَةِ الْمُمْتَحِنَةِ بَعْدَ مَا كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا حَلَالًا فَعَلِمَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ثُمَّ رَاٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَدَّ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ بَعْدَ مَا كَانَ عَلِمَ حُرْمَتَهَا عَلَيْهِ بِتَحْرِيْمِ اللّٰهِ الْمُؤْمِنَاتِ عَلَى الْكُفَّارِ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهُ اِلَّا بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ فَقَالَ رَدَّهَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ وَلَمْ يَعْلَمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بِتَحْرِيْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمُؤْمِنَاتِ عَلَى الْكُفَّارِ حَتّٰى عَلِمَ بِرَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ فَقَالَ رَدَّهَا عَلَيْهِ بِالنِّكَاحِ الْاَوَّلِ لِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بَيْنَ اِسْلَامِهِ وَاِسْلَامِهَا فَسْخٌ لِلنِّكَاحِ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَهُمَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَمِنْ هٰهُنَا

اس وجہ سے لوٹانے کا امکان بھی ہے کہ ان دونوں اسلام اسے جدا نہیں کرتا تھا اور سابقہ حکم کو بھی اس سے زائل نہیں کرتا تھا۔

حضرت ابو توبہ بن ربیع نافع فرماتے ہیں میں نے حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بارے میں اختلاف کہاں سے پیدا ہوا کہ بعض حضرات فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حضرت ابوالعاص کی طرف پہلے نکاح کے ساتھ لوٹایا اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ انہیں جدید نکاح کے ساتھ لوٹایا کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ان میں ہر گروہ وہی بات کہتا ہے جو اس نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان کے درمیان اختلاف اس وجہ سے نہیں آیا بلکہ اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ ممتحنہ میں مومنات کے کفار کی طرف لوٹنے کو حرام قرار دیا جب کہ پہلے یہ عمل جائز اور حلال تھا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم تھی پھر انہوں نے دیکھا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کو حضرت ابوالعاص کی طرف لوٹایا یا اس سے پہلے انہیں علم تھا کہ یہ بات جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومنات کے کفار کی طرف رجوع کو حرام قرار دیا تو ان کے نزدیک یہ جدید نکاح کے ساتھ لوٹنا تھا لہٰذا انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جدید نکاح کے ساتھ لوٹایا جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنہ عورتوں کا کفار کی طرف لوٹنا حرام قرار دیا ہے حتیٰ کہ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت زینب کو حضرت ابوالعاص کی طرف لوٹانے کا علم ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ نے پہلے نکاح کے ساتھ لوٹایا کیونکہ ان کے نزدیک حضرت ابوالعاص کے اسلام لانے اور حضرت زینب کے اسلام کے درمیان (عدت میں) فسخ نہیں ہوا تھا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس وجہ سے اختلاف

marfat.com

جَآءَ اِخْتِلَافُهُمْ لَا مِنْ اخْتِلَافٍ سَمِعُوْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذِكْرِهٖ مَا رَدَّ زَيْنَبَ بِهٖ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ اَنَّهُ النِّكَاحُ الْاَوَّلُ اَوِ النِّكَاحُ الْجَدِيْدُ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَقَدْ اَحْسَنَ مُحَمَّدٌ فِيْ هٰذَا وَتَصْحِيْحُ الْاٰثَارِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنَى الصَّحِيْحِ يُوْجِبُ صِحَّةَ مَا قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو۔

۱۰۱۴۔ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَدْ كَانَ يَقُوْلُ فِي النَّصْرَانِيَّةِ اِذَا اَسْلَمَتْ فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ مَا قَدْ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْيَهُوْدِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ تَكُوْنُ تَحْتَ النَّصْرَانِيِّ اَوِ الْيَهُوْدِيِّ فَتُسْلِمُ هِيَ قَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا الْاِسْلَامُ يَعْلُوْا وَلَا يُعْلٰى۔

۱۰۱۵۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَقُلِ الْاِسْلَامُ يَعْلُوْ وَلَا يُعْلٰى۔

۱۰۱۶۔ اَفَيَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ النَّصْرَانِيَّةُ عِنْدَهٗ اِذَا اَسْلَمَتْ فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ وَزَوْجُهَا نَصْرَانِيٌّ اَنَّهَا تَبِيْنُ مِنْهُ وَلَا يُنْتَظَرُ بِهَا اِسْلَامُهٗ اِلٰى اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْعِدَّةِ وَتَكُوْنُ الْحَرْبِيَّةُ الَّتِيْ لَيْسَتْ بِكِتَابِيَّةٍ اِذَا اَسْلَمَتْ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ ثُمَّ جَاءَتْنَا مُسْلِمَةً يُنْتَظَرُ بِهَا

پیدا ہوا اس وجہ سے نہیں کہ انہوں نے حضور علیہ السلام سے حضرت زینب کو ابوالعاص کی طرف لوٹانے کا ذکر سن کر کہا کہ آپ نے پہلے نکاح کے ساتھ لوٹایا یا جدید نکاح کے ساتھ واپس کیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ نے اس سلسلے میں کتنی اچھی بات فرمائی ہے اس صحیح بات کی بنیاد پر روایات کے معانی کی تصحیح حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے قول کی صحت واجب...

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول اس نصرانیہ عورت کے بارے میں جو دارالاسلام میں اسلام لائی اور اس کا خاوند کافر ہے، اس بات کی دلیل ہے حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے اس یہودیہ اور نصرانیہ عورت کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو نصرانی یا یہودی کے نکاح میں ہو اور اسلام قبول کرے کہ ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی جائے کیونکہ اسلام بلند ہے اور اس سے کوئی دین بلند نہیں ہے۔

حضرت عبدالکریم جزری، حضرت عکرمہ سے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انہوں نے یہ الفاظ ذکر نہیں کئے کہ اسلام بلند ہے اور اس سے کوئی دین بلند نہیں ہے۔

تو کیا یہ صحیح ہے کہ ان کے نزدیک یہ بات جائز ہے کہ نصرانیہ جب دارالاسلام میں مسلمان ہو جائے اور اس کا خاوند نصرانی ہو تو وہ جدا ہو جاتی ہے اور اس کے خاوند کے اسلام کا انتظار نہیں کیا جاتا یہاں تک کہ اس عورت کی عدت ختم ہو جائے اور وہ حربیہ عورت جو کتابیہ نہ ہو وہ دارالحرب میں اسلام لانے کے بعد ہمارے پاس آ جائے تو اس کے خاوند کو اس کے ساتھ

الحاق زوجها بها مسلما فيما بينه وبين خروجها من العدة هذا محال لان اسلامها في دار الاسلام اذا كان يبينها من زوجها النصراني الذمي فاسلامها في دار الحرب وخروجها الى دار الاسلام وتركها زوجها المشرك في دار الحرب احرى ان تبينها۔

ملانے کے لیے اس بات کا انتظار کیا جائے کہ عورت کی عدت ختم ہونے سے پہلے پہلے وہ اسلام قبول کرے یہ بات محال ہے کیونکہ جب اس کا دارالاسلام میں اسلام قبول کرنا اسے اس کے نصرانی ذمی خاوند سے جدا کر دیتا ہے تو دارالحرب میں اس کا اسلام لانا اور پھر دارالاسلام کی طرف آجانا جب کہ وہ اپنے مشرک خاوند کو دارالحرب میں چھوڑ آئے اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ وہ اس سے جدا ہو جائے۔

فثبت بهذا من قول ابن عباس رضي الله تعالى عنهما انه كان يرى العصمة منقطعة باسلام المرأة لا لخروجها من العدة واذا ثبت ذلك من قوله استحال ان يكون ترك ما قد كان ثبت عنده من حكم رسول الله صلى الله عليه وسلم في رده زينب على ابي العاص على النكاح الاول وصار الى خلافه الا بعد نسخ ذلك عنده فهذا وجه هذا الباب من طريق الآثار۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس قول سے ثابت ہوا کہ وہ عدت کے اسلام لانے کی وجہ سے عصمت کو منقطع سمجھتے تھے اس کی عدت ختم ہونے کی وجہ سے نہیں تو جب یہ بات ان کے قول سے ثابت ہوئی تو محال ہے کہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت زینب کو نکاح اول کے ساتھ حضرت ابوالعاص کی طرف لوٹانے والے حکم کو چھوڑ دیں جو ان کے نزدیک ثابت ہے اور وہ اس کے خلاف کو اختیار کریں یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب ان کے نزدیک یہ حکم منسوخ ہو چکا ہو روایات کے طریقے پر اس بات کا یہ (مندرجہ بالا) بیان ہے۔

واما النظر في ذلك فانا رأينا المرأة اذا اسلمت وزوجها كافر فقد صارت الى حال لا يجوز ان تستأنف نكاحه عليها لانها مسلمة وهو كافر فاردنا ان ننظر الى ما يطرأ على النكاح مما لا يجوز معه الاستقبال للنكاح كيف حكمه فرأينا الله عز وجل قد حرم الاخوات من الرضاعة وكان من تزوج امرأة صغيرة لا رضاع بينه وبينها فارضعتها امه حرمت عليه بذلك وانفسخ النكاح فكان الرضاع الطارئ على النكاح في حكم الرضاع المتقدم للنكاح في اشباه لذلك يطول

اور قیاس کے طور پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جب کوئی عورت اسلام لاتی ہے اور اس کا خاوند کافر ہی رہتا ہے تو وہ ایسی حالت میں ہو جاتی ہے کہ اس آدمی کا اس سے نکاح جائز نہیں ہوتا کیونکہ وہ مسلمان ہے جب کہ وہ شخص کافر ہے تو ہم نے ارادہ کیا کہ اس حالت کا حکم معلوم کریں جو نکاح پر طاری ہوتی ہے اور وہ ایسی حالت ہے جس کی موجودگی میں نکاح کرے جن کے ساتھ اس کا رضاعی رشتہ نہ ہو پھر اس بچی کو اس مرد کی ماں دودھ پلائے تو اس سے وہ اس پر حرام ہو جائے گی اور نکاح ٹوٹ جائے گا اور نکاح پر طاری ہونے والی رضاعت نکاح سے پہلے پائی جانے والی رضاعت کی طرح ہوگی اس قسم کی بہت سی مثالیں ہیں جن کے ذکر سے کتاب طویل ہو جائے گی اور کئی ایسے امور ہیں کہ اگر وہ نکاح سے پہلے ہوں یا نکاح پر طاری ہوں تو ان کا

marfat.com

الْكِتَابُ بِذِكْرِهَا وَكَانَتْ ثَمَّةَ أَشْيَاءُ يَخْتَلِفُ فِيهَا الْحُكْمُ إِذَا كَانَتْ مُتَقَدِّمَةً لِلنِّكَاحِ أَوْ طَرَأَتْ عَلَى النِّكَاحِ۔

مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ نِكَاحَ الْمَرْأَةِ فِي عِدَّتِهَا مِنْ زَوْجِهَا وَأَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ أَنَّ الْعِدَّةَ مِنَ الْجِمَاعِ فِي النِّكَاحِ الْفَاسِدِ يَمْنَعُ مِنَ النِّكَاحِ كَمَا يَمْنَعُ إِذَا كَانَتْ بِسَبَبِ نِكَاحٍ صَحِيحٍ وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ لَوْ وُطِئَتْ بِشُبْهَةٍ وَلَهَا زَوْجٌ فَوَجَبَتْ عَلَيْهَا بِذٰلِكَ عِدَّةٌ لَمْ تَبِنْ بِذٰلِكَ مِنْ زَوْجِهَا وَلَمْ يَجْعَلْ هٰذِهِ الْعِدَّةَ كَالْعِدَّةِ الْمُتَقَدِّمَةِ لِلنِّكَاحِ فَفَرَّقَ فِي هٰذَا بَيْنَ حُكْمِ الْمُسْتَقْبِلِ وَالْمُسْتَدْبِرِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا أَسْلَمَتْ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ هَلْ تَبِينُ مِنْهُ بِذٰلِكَ وَيَكُونُ حُكْمُ مُسْتَقْبِلِ ذٰلِكَ وَمُسْتَدْبِرِهِ سَوَاءً كَمَا كَانَ ذٰلِكَ فِي الرَّضَاعِ الَّذِي ذَكَرْنَا أَوْ لَا تَبِينُ مِنْهُ بِإِسْلَامِهَا فَلَا يَكُونُ حُكْمُ إِسْلَامِهَا الْحَادِثِ كَهُوَ إِذَا كَانَ قَبْلَ النِّكَاحِ كَالْعِدَّةِ الَّتِي ذَكَرْنَا الَّتِي فُرِّقَ بَيْنَ حُكْمِ الْمُسْتَقْبِلِ فِيهَا وَحُكْمِ الْمُسْتَدْبِرِ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا الْعِدَّةَ الطَّارِئَةَ عَلَى النِّكَاحِ لَا يَجِبُ فِيهَا فُرْقَةٌ فِي حَالِ وُجُوبِهَا وَلَا بَعْدَ ذٰلِكَ وَكَانَ الرَّضَاعُ الَّذِي ذَكَرْنَا يَجِبُ بِهِ الْفُرْقَةُ فِي حَالِ كَوْنِهِ وَلَا يُنْتَظَرُ بِهَا شَيْءٌ بَعْدَهُ وَكَانَ الْإِسْلَامُ الطَّارِئُ عَلَى النِّكَاحِ كُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ فُرْقَةً تَجِبُ بِهِ فَقَالَ قَوْمٌ تَجِبُ فِي وَقْتِ إِسْلَامِ الْمَرْأَةِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَالَ آخَرُونَ لَا تَجِبُ الْفُرْقَةُ حَتّٰى تُعْرَضَ عَلَى الزَّوْجِ الْإِسْلَامُ

حکم بدل جاتا ہے۔

ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عورت سے نکاح حرام قرار دیا جو اپنے خاوند کی عدت میں ہو اور مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ نکاح فاسد کے سبب کئے گئے جماع کی عدت بھی نکاح کرنے کو منع کرتی ہے جس طرح وہ نکاح صحیح کی وجہ سے (عدت کے دوران) منع ہے اور اگر کسی عورت سے وطی بالشبہ کی جائے اور اس کا خاوند بھی موجود ہو تو اس پر عدت واجب ہو گی لیکن وہ اپنے خاوند سے جدا نہ ہو گی اور یہ عدت اس عدت کی طرح نہ ہو گی جو نکاح سے پہلے پائی جاتی ہے تو اس میں مقدم و موخر کا فرق کیا جائے گا[1] تو ہم نے ارادہ کیا کہ اس عورت کے بارے میں معلوم کریں جو اسلام لائی اور اس کا خاوند کافر ہے کیونکہ وہ اس وجہ سے اس سے جدا ہو جائے گی اور اس میں مقدم و موخر کا حکم ایک جیسا ہو گا جیسا کہ رضاعت کے سلسلے میں ذکر کیا یا اسلام کی وجہ سے اس سے جدا نہ ہو گی اور اس کے ابھی اسلام قبول کرنے کو نکاح سے پہلے والے اسلام کی طرح قرار نہیں دیا جائے جیسا کہ عدت کا مسئلہ ہم نے ذکر کیا کہ اس میں مقدم و موخر کا حکم مختلف ہے تو ہم نے اس میں غور کیا تو نکاح پر طاری ہونے والی عدت کو یوں پایا کہ جس وقت وہ عدت واجب ہے اس وقت بھی اور اس کے بعد بھی ان کے درمیان تفریق واجب نہیں ہوتی اور جس رضاعت کا ہم نے ذکر کیا اس سے فرقت واجب ہو جاتی ہے اور اس کے بعد کسی اور بات کی انتظار نہیں کی جاتی اور جو اسلام نکاح کے بعد آتا ہے اس کے بارے میں سب کا اتفاق ہے کہ اس سے جدائی واجب ہو جاتی ہے۔ تو ایک قوم کے نزدیک عورت کے اسلام لاتے ہی جدائی واجب ہو جاتی ہے اور یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے جب کہ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ جب تک خاوند پر اسلام پیش نہ کیا جائے اور وہ انکار نہ کرے ان کے درمیان فرقت نہیں ہو گی اس وقت

---

[1] مطلب یہ ہے کہ جب نکاح کی موجودگی میں عدت گزارے تو وہ نکاح باقی رہے گا یہ مقدم ہے اور عدت کے دوران نکاح کرنا چاہے تو جائز نہیں یہ موخر ہے ۱۲ ہزاروی

فَيَأْبَاهُ فَيُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ أَوْ يَخْتَارُهُ فَتَكُوْنُ امْرَأَتَهُ عَلَى حَالِهَا وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ آخَرُوْنَ هِيَ امْرَأَتُهُ مَا لَمْ يُخْرِجْهَا مِنْ أَرْضِ الْهِجْرَةِ وَهُوَ قَوْلُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَسَنَأْتِي أَسَانِيْدِ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ فِي آخِرِ هٰذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى۔

فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ إِسْلَامَ الزَّوْجَةِ الطَّارِئَ عَلَى النِّكَاحِ يُوْجِبُ الْفُرْقَةَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَبَيْنَ زَوْجِهَا فِي حَالٍ مَا ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ بِحُكْمِ الرِّضَاعِ أَشْبَهُ مِنْهُ بِحُكْمِ الْعِدَّةِ فَلَمَّا كَانَ الرِّضَاعُ تَجِبُ بِهِ الْفُرْقَةُ سَاعَةَ يَكُوْنُ وَلَا يُنْتَظَرُ بِهِ خُرُوْجُ الْمَرْأَةِ مِنْ عِدَّتِهَا كَانَ كَذٰلِكَ الْإِسْلَامُ۔

فَهٰذَا وَجْهُ النَّظَرِ فِي هٰذَا الْبَابِ أَنَّ الْمَرْأَةَ تَبِيْنُ مِنْ زَوْجِهَا بِإِسْلَامِهَا فِي دَارِ الْإِسْلَامِ كَانَتْ أَوْ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَقَدْ كَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ يُخَالِفُوْنَ هٰذَا وَيَقُوْلُوْنَ فِي الْحَرْبِيَّةِ إِذَا أَسْلَمَتْ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ أَنَّهَا امْرَأَتُهُ مَا لَمْ تَحِضْ ثَلَاثَ حِيَضٍ أَوْ تَخْرُجْ إِلَى دَارِ الْإِسْلَامِ فَأَيُّ ذٰلِكَ كَانَتْ بَانَتْ بِهِ مِنْ زَوْجِهَا وَقَالُوْا كَانَ النَّظَرُ فِي هٰذَا أَنْ تَبِيْنَ مِنْ زَوْجِهَا بِإِسْلَامِهَا سَاعَةَ أَسْلَمَتْ وَقَالُوْا إِذَا أَسْلَمَتْ وَزَوْجُهَا فِي دَارِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ امْرَأَتُهُ عَلَى حَالِهَا حَتَّى يَعْرِضَ الْقَاضِي عَلَى زَوْجِهَا الْإِسْلَامَ فَيُسْلِمَ فَتَبْقَى تَحْتَهُ أَوْ يَأْبَى فَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَقَالُوْا كَانَ النَّظَرُ فِي ذٰلِكَ أَنْ تَبِيْنَ مِنْهُ

ان کے درمیان تفریق کر دی جائے گی یا وہ خاوند اسلام کو اختیار کرے تو وہ اسی طرح اس کی بیوی رہے گی یہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا قول ہے کچھ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ جب تک وہ اسے دارالحرب (دارالحرب) سے نکال نہ دے یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ ہم ان روایات کی اسناد اس باب کے آخر میں لائیں گے۔

جب ثابت ہو گیا کہ عورت کا نکاح کے بعد اسلام لانا بیوی اور خاوند کے درمیان تفریق کو واجب کرتا ہے چاہے کوئی بھی حالت ہو تو ثابت ہوا کہ اس کا حکم، عدت کے حکم کی بجائے، رضاعت کے حکم سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے تو جب رضاعت کی وجہ سے جدائی واجب ہو جاتی ہے جب بھی رضاعت پائی جائے اور عورت کے عدت سے نکلنے کا انتظار نہیں کیا جاتا تو اسلام لانے کا بھی یہی حکم ہوگا۔

قیاس کے طور پر اس باب کا یہ بیان ہے کہ عورت اسلام لاتے ہی خاوند سے جدا ہو جاتی ہے دارالاسلام میں ہو یا دارالحرب میں حضرت ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ اس کی مخالفت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر حربیہ عورت، دارالحرب میں اسلام لائے اور اس کا خاوند کافر ہی رہے تو جب تک اس عورت کو تین حیض نہ آئیں یا وہ دارالاسلام کی طرف نہ نکلے وہ اس کی بیوی ہی رہے گی ان دونوں میں سے کوئی بھی بات پائی جائے تو وہ خاوند سے جدا ہو جائے گی

یہ حضرات (امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے علاوہ) یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اس سلسلے میں قیاس یہی ہے کہ وہ عورت اسلام قبول کرتے ہی خاوند سے جدا ہو جائے وہ فرماتے ہیں جب وہ اسلام لائے اور اس کا خاوند دارالاسلام میں ہو تو وہ پہلے کی طرح اس کی بیوی رہے گی یہاں تک قاضی اس کے خاوند پر اسلام پیش کرے پس وہ اسلام لے آئے تو اس کی بیوی رہے گی یا وہ انکار کرے تو ان کے درمیان تفریق کر دی جائے۔ یہ حضرات مزید فرماتے ہیں کہ اس سلسلے میں قیاس یہی ہے کہ وہ عورت اسلام لاتے ہی

marfat.com

بِإِسْلَامِهَا سَاعَةً أَسْلَمَتْ وَلٰكِنَّا قَلَّدْنَا مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۱۰۱۷- فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ السَّفَّاحِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ كُرْدُوْسٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَّا مِنْ بَنِيْ تَغْلِبَ نَصْرَانِيٌّ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ نَصْرَانِيَّةٌ فَأَسْلَمَتْ فَرُفِعَتْ إِلٰى عُمَرَ فَقَالَ لَهُ أَسْلِمْ وَإِلَّا فَرَّقْتُ بَيْنَكُمَا فَقَالَ لَمْ أَدَعْ هٰذَا إِلَّا اسْتِحْيَاءً مِّنَ الْعَرَبِ أَنْ يَّقُوْلُوْا إِنَّهُ أَسْلَمَ عَلٰى بُضْعِ امْرَأَةٍ قَالَ فَفَرَّقَ عُمَرُ بَيْنَهُمَا۔

۱۰۱۸- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا هِلَالُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا أَبُوْ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنِ السَّفَّاحِ عَنْ كُرْدُوْسِ بْنِ دَاوُدَ التَّغْلِبِيِّ عَنْ عُمَرَ نَحْوَهُ۔

۱۰۱۹- فَقَلَّدُوْا مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الَّذِيْ أَسْلَمَتْ امْرَأَتُهُ فِيْ دَارِ الْإِسْلَامِ وَجَعَلُوا الَّذِيْ أَسْلَمَتْ امْرَأَتُهُ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ أَجَلًا إِنْ أَسْلَمَ فِيْهِ وَإِلَّا وَقَعَتِ الْفُرْقَةُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ بَدَلًا مِّنَ الْعَرْضِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْرِضُوْنَهُ عَلَيْهِ لَوْ كَانَ فِيْ دَارِ الْإِسْلَامِ وَهُوَ الْعِدَّةُ إِلَّا أَنْ تَخْرُجَ الْمَرْأَةُ قَبْلَ ذٰلِكَ إِلٰى دَارِ الْإِسْلَامِ فَيَنْقَطِعُ الْأَجَلُ بِذٰلِكَ وَيَجِبُ بِهِ الْبَيْنُوْنَةُ وَنَحْنُ فِيْ هٰذَا عَلٰى مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ وُجُوْبِ الْبَيْنُوْنَةِ بِالْإِسْلَامِ سَاعَةً يَكُوْنُ مِنَ الْمَرْأَةِ۔

۱۰۲۰- وَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ فَمَا حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

اسی وقت اس سے جدا ہو جائے لیکن ہم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت کو اپنایا ہے۔

انہوں نے یوں ذکر کیا حضرت داؤد بن کردوس سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں ہم سے بنو تغلب کے ایک شخص نے بیان کیا کہ ایک نصرانی شخص کی نصرانیہ بیوی تھی وہ اسلام لے آئی تو یہ مسئلہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا آپ نے فرمایا اسلام قبول کرو ورنہ میں تم دونوں کے درمیان تفریق کر دوں گا اس نے کہا میں اس کو نہ چھوڑتا (یعنی اسلام قبول کرتا) لیکن مجھے عربوں سے شرم آتی ہے وہ کہیں گے یہ اپنی بیوی کی شرمگاہ کے لیے مسلمان ہو گیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان تفریق کر دی۔

ایک دوسری سند سے بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مروی ہے۔

تو ان حضرات نے اس شخص کے سلسلے میں جس کی بیوی دارالاسلام میں مسلمان ہوئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کی تقلید کی اور جس کی بیوی دارالحرب میں اسلام لائی ایک وقت مقرر کیا کہ اگر وہ اس مدت میں اسلام لے آئے تو ٹھیک ہے ورنہ اس شخص کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ہو جائے گی اور یہ اس اسلام کا بدل ہے جو اس کے دارالاسلام میں ہونے کی صورت میں اس پر پیش کیا جاتا اور یہ وقت عدت کا گزرنا ہے البتہ یہ کہ عورت اس سے پہلے دارالاسلام کی طرف نکل جائے تو اس سے وہ مدت ختم ہو جائے گی اور ان کے درمیان تفریق واجب ہو گی اور ہم اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کو اپناتے ہیں کہ عورت جس وقت بھی اسلام لائے جدائی واجب ہو گی۔

اس سلسلے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے یوں مروی ہے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تک وہ دارالحرب

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ هُوَ اَحَقُّ بِنِكَاحِهَا مَا كَانَتْ فِيْ دَارِ هِجْرَتِهَا.

(دارالحرب) میں ہے اس کا خاوند اس کے ساتھ نکاح کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

١٠٢١- وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَتَادَةَ فِيْ رَدِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ اِنَّ ذٰلِكَ مَنْسُوْخٌ وَاخْتَلَفَا فِيْمَا نَسَخَهُ.

حضرت زہری اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت زینب کو حضرت ابوالعاص (رضی اللہ عنہا) کی طرف لوٹانے کے سلسلے میں مروی ہے کہ یہ منسوخ ہے البتہ اس کے ناسخ کے سلسلے میں ان کا اختلاف ہے۔

١٠٢٢- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْمُؤَدِّبُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ اَبَا الْعَاصِ بْنَ رَبِيْعَةَ اُخِذَ اَسِيْرًا يَوْمَ بَدْرٍ فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ اِبْنَتَهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ الْفَرَائِضُ يَعْنِي ابْنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَدَّهَا عَلٰى زَوْجِهَا.

حضرت سفیان بن حسین، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوالعاص بن ربیعہ بدر کے دن قیدی بنائے گئے انہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے اپنی صاحبزادی ان کے حوالے کر دی حضرت زہری فرماتے ہیں کہ یہ بات یعنی حضور علیہ السلام کی صاحبزادی کا ان کے خاوند کی طرف لوٹانا احکام فرائض (یعنی حرمت کے احکام) نازل ہونے سے پہلے تھا۔

١٠٢٣- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا عَلِيٌّ قَالَ عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ اِبْنَتَهُ قَالَ قَتَادَةُ كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ سُوْرَةُ بَرَاءَةَ.

حضرت سعید، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کو حضرت ابوالعاص کی طرف لوٹایا حضرت قتادہ فرماتے ہیں یہ سورۃ برأت کے نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔

بَابُ ٢٣ الْفِدَاءِ

فدیہ دینے کا بیان

١٠٢٤- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَفَّلَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ امْرَاَةً مِّنْ فَزَارَةَ اَتَيْتُ بِهَا مِنَ الْغَارَةِ فَقَدِمْتُ بِهَا الْمَدِيْنَةَ فَاسْتَوْهَبَهَا مِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَادٰى بِهَا اُنَاسًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھے فزارہ قبیلہ کی ایک عورت بطور نفل (غنیمت) دی جسے میں (لڑائی کی) لوٹ مار سے لایا تھا میں اسے لے کر مدینہ طیبہ آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مجھ سے بطور ہبہ طلب کر لیا چنانچہ آپ نے اس کے عوض کئی مسلمانوں کو چھڑایا

١٠٢٥- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُمَيْرُ

حضرت عمیر بن یونس، حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے

marfat.com

بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ كَانُوْا أُسَارٰى بِمَكَّةَ۔

روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ وہ مسلمان مکہ مکرمہ میں قید تھے۔

١٠٢٦ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادٰى بِرَجُلٍ مِّنَ الْعَدُوِّ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کے ایک شخص کے عوض کچھ مسلمانوں کو چھوڑایا

١٠٢٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدٰى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِرَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ بَنِيْ عُقَيْلٍ۔

حضرت ابوالمطلب حضرت عمران بن [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوعقیل کے ایک مشرک شخص کے بدلے دو مسلمانوں کو چھوڑا دیا۔

١٠٢٨ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَدَّاكِ جَبْرُ بْنُ نَوْفٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصَبْنَا سَبْيًا فَأَرَدْنَا نُفَادِيْ بِهِنَّ فَسَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يَكُوْنُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُصِيْبُ مِنْهَا فَيَعْزِلُ عَنْهَا مَخَافَةَ أَنْ تَعْلَقَ مِنْهُ فَقَالَ افْعَلُوْا مَا بَدَا لَكُمْ فَمَا يَقْضِيْ مِنْ أَمْرٍ يَكُنْ وَإِنْ كَرِهْتُمْ۔

حضرت ابوالوداک جبر بن نوف، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے کچھ لوگوں کو قیدی بنایا ہم نے ان کے ذریعے اپنے قیدیوں کو چھوڑانا چاہا تو ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ ایک شخص کے پاس لونڈی ہو تو وہ اس سے بچے کی پیدائش کے ڈر سے عزل کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا جو چاہو کرو جس کام کا اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا ہے وہ ہو کر رہے گا اگرچہ تم ناپسند کرو۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يُّفْدٰى مَا فِيْ أَيْدِي الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ أَسْرَى الْمُسْلِمِيْنَ بِمَنْ قَدْ مَلَكَهُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ مسلمانوں کو اہل حرب سے جو مرد یا عورتیں ہاتھ آئیں ان کو ان مسلمان قیدیوں کا فدیہ دینے میں کوئی حرج نہیں جو مشرکین کے قبضہ میں ہیں ان حضرات نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى هٰذَا الْقَوْلِ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

وَكَرِهَ آخَرُوْنَ أَنْ يُفَادٰى بِمَنْ قَدْ وَقَعَ مِلْكُ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ قَدْ صَارَتْ لَهُ ذِمَّةٌ بِمِلْكِ الْمُسْلِمِيْنَ إِيَّاهُ فَمَكْرُوْهٌ أَنْ يُرَدَّ حَرْبِيًّا بَعْدَ أَنْ كَانَ ذِمَّةً۔

وَقَالُوْا إِنَّمَا كَانَ الْفِدَاءُ الْمَذْكُوْرُ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ فِيْ وَقْتٍ كَانَ لَا بَأْسَ أَنْ يُفَادٰى فِيْهِ بِمَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ فَيُرَدُّوْا إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى أَنْ يَرُدُّوْا إِلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ أَسَرُوْا مِنْهُمْ كَمَا صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ مَكَّةَ عَلٰى أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ مَنْ جَاءَ إِلَيْهِ مِنْهُمْ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا۔

۱۰۲۹- فَمِمَّا بَيَّنَ أَنَّ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ أَسَرَتْ ثَقِيْفٌ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُوْثَقٌ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَامَ أُحْتَبَسُ قَالَ بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكَ ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْأَسِيْرُ إِنِّيْ مُسْلِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائلین میں شامل ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان لوگوں کو مسلمانوں کے فدیہ میں دینا ناپسند کیا ہے جو مسلمانوں کی ملک میں آچکے ہیں کیونکہ اب مسلمانوں کی ملک میں آنے کی وجہ سے وہ ذمی قرار پاچکے ہیں تو ذمی بننے کے بعد ان کو حربی بنانا مکروہ ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں ان روایات میں جس فدیہ کا ذکر ہے وہ اس وقت کی بات ہے جب اہل حرب میں سے مسلمان ہونے والے کو بطور فدیہ مشرکین کی طرف لوٹایا جاتا تھا تاکہ وہ مسلمانوں میں سے قیدی بنائے گئے لوگوں کو مسلمانوں کی طرف واپس کریں جیسا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ سے اس بات پر مصالحت کی تھی کہ ان میں سے جو آپ کے پاس آئے گا اسے ان کی طرف لوٹا دیں گے اگرچہ وہ مسلمان ہو۔

جن روایت سے واضح ہوتا کہ بات اس طرح تھی ان میں سے ایک یہ ہے حضرت ابو المہلب حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں قبیلہ ثقیف نے صحابہ کرام میں سے دو آدمیوں کو قیدی بنا لیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بنو عامر بن صعصعہ کے ایک شخص کو قید کیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے گزرے تو وہ بندھا ہوا تھا آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے کہا مجھے کیوں قید کیا گیا ہے آپ نے فرمایا تمہارے حلیفوں کے جرم میں، پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو اس نے آواز دی آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو قیدی نے عرض کیا میں مسلمان ہو گیا ہوں آپ نے فرمایا اگر تو اس وقت یہ بات کہتا جب تو اپنے معاملے کا مالک تھا تو مکمل طور پر فلاح پا جاتا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو اس نے پکارا آپ متوجہ ہوئے تو اس نے کہا میں بھوکا ہوں آپ نے فرمایا یہ تمہاری

marfat.com

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَنَادَاہُ اَیْضًا فَاَقْبَلَ فَقَالَ اِنِّیْ جَائِعٌ فَاَطْعِمْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْفُذُ لَکَ حَاجَتَکَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَادَاہُ بِالرَّجُلَیْنِ الَّذَیْنِ کَانَتْ ثَقِیْفُ اَسَرَتْھُمَا۔

۱۰۳۰- حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَبِی الْمُھَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ کَانَتِ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ عُقَیْلٍ اُسِرَ فَاُخِذَتِ الْعَضْبَاءُ مِنْہُ فَاُتِیَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ عَلٰی مَا تَاْخُذُنِیْ وَتَاْخُذُ سَابِقَۃَ الْحَاجِّ وَقَدْ اَسْلَمْتُ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰخُذُکَ بِجَرِیْرَۃِ حُلَفَائِکَ وَکَانَتْ ثَقِیْفُ قَدْ اَسَرَتْ رَجُلَیْنِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی حِمَارٍ عَلَیْہِ قَطِیْفَۃٌ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ جَائِعٌ فَاَطْعِمْنِیْ وَظَمْاٰنٌ فَاسْقِنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذِہٖ حَاجَتُکَ ثُمَّ اِنَّ الرَّجُلَ فُدِیَ بِرَجُلٍ وَحَبَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَضْبَاءَ لِرَحْلِہٖ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَھٰذَا الْحَدِیْثُ مُفَسَّرٌ قَدْ اَخْبَرَ فِیْہِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَادٰی بِذٰلِکَ الْمَاْسُوْرِ بَعْدَ اَنْ اَقَرَّ بِالْاِسْلَامِ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ ذٰلِکَ مَنْسُوْخٌ وَاَنَّہٗ لَیْسَ لِلْاِمَامِ اَنْ یَّفْدِیَ مَنْ اُسِرَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ بِمَنْ فِیْ یَدَیْہِ مِنْ اُسَارٰی اَھْلِ الْحَرْبِ الَّذِیْنَ قَدْ

حاجت کو پورا کروں گا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان دو آدمیوں کے عوض میں دیا جنہیں بنو ثقیف نے قیدی بنایا تھا۔

حضرت ابوالمہلب، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عضباء اونٹنی بنو عقیل کے ایک شخص کی تھی جسے قید کیا گیا تھا اس سے وہ اونٹنی لے لی گئی اس شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو اس نے کہا اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے مجھے کس بات پر پکڑا ہے اور اس اونٹنی کو بھی پکڑا جو سب حاجیوں سے آگے جانے والی تھی حالانکہ میں مسلمان ہو گیا ہوں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں تمہارے حلیفوں کے جرم میں پکڑا ہے اور بنو ثقیف نے دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کو قیدی بنا لیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دراز گوش پر سوار تھے اور آپ پر ایک دھاری دار چادر تھی اس نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلائیں پیاسا ہوں پانی پلائیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہاری حاجت ہے پھر حضور علیہ السلام نے اس کے عوض ایک صحابی کو چھڑا لیا اور اونٹنی کو اپنی سواری کے لیے رکھ لیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں وضاحت ہے اس میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے اسلام کا اقرار کرنے کے باوجود اسے قیدی صحابی کے عوض کے طور پر دیا اور اس پر اتفاق ہے کہ یہ منسوخ ہے اور امام کو اس بات کا حق نہیں ہے کہ وہ اہل حرب میں سے حاصل ہونے والے ان قیدیوں جو مسلمان ہو جائیں، مسلمان قیدیوں کے عوض دے اور

أَسْلَمُوْا وَاَنَّ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَرْجِعُوْهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ قَدْ نَسَخَ اَنْ يُّرَدَّ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ إِلَى الْكُفَّارِ.

فَلَمَّا ثَبَتَ بِذٰلِكَ وَثَبَتَ اَنْ لَّا يُرَدَّ إِلَى الْكُفَّارِ مَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ بِذِمَّةٍ وَثَبَتَ اَنَّ الذِّمَّةَ تُحَرِّمُ مَا حَرَّمَهُ الْاِسْلَامُ مِنْ دِمَاءِ اَهْلِهَا وَاَمْوَالِهِمْ وَاَنَّهُ يَجِبُ عَلَيْنَا مَنْعُ اَهْلِهَا مِنْ نَقْضِهَا وَالرُّجُوْعِ إِلَى دَارِ الْحَرْبِ كَمَا يُمْنَعُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ نَقْضِ اِسْلَامِهِمْ وَالْخُرُوْجِ إِلَى دَارِ الْحَرْبِ عَلٰى ذٰلِكَ وَكَانَ مَنْ اَصَبْنَاهُ مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ فَمَلَكْنَاهُ صَارَ بِمِلْكِنَا اِيَّاهُ ذِمَّةً لَّنَا وَ اَعْتَقْنَاهُ لَمْ يُعَدَّ حَرْبِيًّا بَعْدَ ذٰلِكَ وَكَانَ لَنَا اَخْذُهُ بِاَدَاءِ الْجِزْيَةِ اِلَيْنَا كَمَا نَاْخُذُ بِسَائِرِ ذِمَّتِنَا وَعَلَيْنَا حِفْظُهُ مِمَّا نَحْفَظُهُمْ مِنْهُ وَكَانَ حَرَامًا عَلَيْنَا اَنْ نُّفَادِيَ بِعَبِيْدِنَا الْكُفَّارِ الَّذِيْنَ قَدْ وُلِدُوْا فِيْ دَارِنَا لِمَا قَدْ صَارَ لَهُمْ مِّنَ الذِّمَّةِ فَالنَّظْرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ هٰذَا الْحَرْبِيُّ اِذَا اَسَرْنَاهُ فَصَارَ ذِمَّةً لَّنَا وَقَعَ مِلْكُنَا عَلَيْهِ اَنْ تَحْرُمَ عَلَيْنَا الْمُفَادَاةُ بِهٖ وَرَدُّهُ اِلٰى اَيْدِي الْمُشْرِكِيْنَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی، "انہیں کفار کی طرف نہ لوٹاؤ" نے کسی مسلمان کو کفار کی طرف لوٹانے کے عمل کو منسوخ کر دیا۔

جب یہ بات ثابت ہوگئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جو شخص ذمی بن کر ہمارے پاس آئے اسے کفار کی طرف نہ لوٹایا جائے اور ثابت ہوا کہ جس طرح اسلام کی وجہ سے خونوں اور مالوں کو تحفظ حاصل ہو جاتا ہے اسی طرح کسی سے عہد و پیمان (ذمہ) بھی ان چیزوں کو حرام کر دیتا ہے اور ہم پر واجب ہے کہ ہم اہل ذمہ کو اس (ذمہ) کے توڑنے اور انہیں دار الحرب کی طرف جانے سے روکیں جس طرح مسلمانوں کو اسلام کے چھوڑنے اور دار الحرب کی طرف جانے سے روکا جاتا ہے، اور جن اہل حرب کو ہم حاصل کریں اور ان کے مالک بن جائیں تو ہماری ملکیت کے باعث وہ ذمی ہو جاتے ہیں اور اگر ہم انہیں آزاد کریں تو اس کے بعد وہ حربی شمار نہیں ہوتے اور ہمارے لیے جائز ہے کہ ہم ان سے جزیہ لے کر اپنی طرف بلائیں جس طرح ہم تمام ذمی لوگوں کو اپنے ہاں لے لیتے ہیں اب ان تمام امور میں ان کی حفاظت ہمارے ذمہ ہوگی جن میں ہم ذمیوں کی حفاظت کرتے ہیں اور یہ بات حرام ہے کہ جو کفار غلام ہمارے ملک میں پیدا ہوئے اور ذمی بن گئے ہم انہیں فدیہ میں دیں تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ یہ حربی جسے ہم نے قید کیا اور وہ ہمارے ذمہ میں آگیا اس کا بھی یہی حال ہونا چاہیے کہ اب اس میں ہماری ملک ثابت ہوگئی اسے فدیہ میں دینا اور مشرکین کے قبضہ میں دینا جائز نہیں یہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۳ مَا اَحْرَزَ الْمُشْرِكُوْنَ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ هَلْ يَمْلِكُوْنَهٗ اَمْ لَا

مشرکین نے مسلمانوں کے جس مال پر قبضہ کیا کیا وہ ان کی ملکیت بن جاتی ہے۔

۱۰۳۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں عضباء اونٹنی تمام حاجیوں سے آگے جانے والی تھی مشرکین نے

عَنْ اَبِی الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ
كَانَتِ الْعَضْبَاءُ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ فَاَغَارَ
الْمُشْرِكُوْنَ عَلٰی سَرْحِ الْمَدِیْنَةِ فَذَهَبُوْا بِهٖ
وَفِیْهِ الْعَضْبَاءُ وَاَسَرُوْا امْرَاَةً مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ
وَكَانُوْا اِذَا نَزَلُوْا یُرْسِلُوْنَ اِبِلَهُمْ اَفْنِیَتِهِمْ
فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتَ لَیْلَةٍ قَامَتِ الْمَرْاَةُ وَقَدْ
نُوِّمُوْا فَجَعَلَتْ لَا تَضَعُ یَدَهَا عَلٰی بَعِیْرٍ اِلَّا
رَغَا حَتّٰی اِذَا اَتَتْ عَلَی الْعَضْبَاءِ فَاَتَتْ عَلٰی
نَاقَةٍ ذَلُوْلٍ فَرَكِبَتْهَا وَتَوَجَّهَتْ قِبَلَ الْمَدِیْنَةِ
وَنَذَرَتْ لَئِنْ نَجَّاهَا اللّٰهُ عَلَیْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا
فَلَمَّا قَدِمَتْ عُرِفَتِ النَّاقَةُ فَاَتَوْا بِهَا النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ
بِنَذْرِهَا فَقَالَ بِئْسَ مَا جَزَیْتِهَا اَوْدُ فَیْتِهَا
لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ وَلَا فِیْمَا لَا
یَمْلِكُ ابْنُ اٰدَمَ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ
غَنِیْمَةَ اَهْلِ الْحَرْبِ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِیْنَ
مَرْدُوْدٌ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ قَبْلَ الْقِسْمَةِ وَبَعْدَهَا
لِاَنَّ اَهْلَ الْحَرْبِ فِیْ قَوْلِهِمْ لَا یَمْلِكُوْنَ
اَمْوَالَ الْمُسْلِمِیْنَ بِاَخْذِهِمْ اِیَّاهَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ
وَقَالُوْا قَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لِلْمَرْاَةِ الَّتِیْ اَخَذَتِ الْعَضْبَاءَ لَا نَذْرَ لِابْنِ اٰدَمَ
فِیْمَا لَا یَمْلِكُ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ
مَلَكَتْهَا بِاَخْذِهَا اِیَّاهَا مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ
وَاَنَّ اَهْلَ الْحَرْبِ لَمْ یَكُوْنُوْا مَلَكُوْهَا
عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا
مَا اَخَذَهٗ اَهْلُ الْحَرْبِ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِیْنَ
فَاَحْرَزُوْهُ فِیْ دَارِهِمْ فَقَدْ مَلَكُوْهُ وَزَالَ

مدینہ طیبہ کی چراگاہ میں لوٹ مار کر کے اسے (چراگاہ کے جانوروں کو) لے گئے اس میں عضباء بھی تھی انہوں نے مسلمانوں کی ایک عورت کو بھی قیدی بنا لیا ان کی عادت تھی کہ جب کسی جگہ اترتے تو اپنے اونٹوں کو ان کے میدانوں میں چھوڑ دیتے تھے۔ ایک رات وہ عورت کھڑی ہوئی اور وہ لوگ سو چکے تھے وہ جس اونٹ پر ہاتھ رکھتی وہ شور مچاتا حتیٰ کہ جب وہ عضباء کے پاس آئی تو گویا وہ ایک فرمانبردار اونٹنی کے پاس آئی، وہ اس سوار ہو کر مدینہ طیبہ کی طرف متوجہ ہو گئی اور نذر مانی کہ " تعالیٰ نے اسے بچا لیا تو وہ اس اونٹنی کو ذبح کرے گی جب وہ مدینہ طیبہ آئی تو اونٹنی پہچانی گئی چنانچہ صحابہ کرام اس عورت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے اس نے آپ کو اپنی نذر کے بارے میں بتایا آپ نے فرمایا اگر تم یہ نذر پوری کرو تو تم نے برا بدلہ دیا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور غیر مملوک چیز میں نذر پوری نہیں کی جاتی۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اس بات کی طرف گئی ہے کہ مسلمانوں کے مال میں سے جو کچھ اہل حرب سے بطور غنیمت حاصل ہوا سے تقسیم سے پہلے یا بعد (دونوں) صورتوں میں مسلمانوں کی طرف لوٹایا جائے گا کیونکہ ان حضرات کے قول کے مطابق حربی مسلمان جو حاصل کرتے ہیں اس کے مالک نہیں بنتے وہ کہتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس عورت کو جس نے عضباء لی تھی یہ فرمانا کہ انسان جس چیز کا مالک نہ ہو اس میں نذر پوری نہیں کی جاتی، اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اسے اہل حرب سے لینے کے بعد مالک نہیں بنی تھیں اور اہل حرب کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس کی ملکیت حاصل نہیں ہوئی تھی۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ مشرکین مسلمانوں کا جو مال حاصل کر کے اسے دارالحرب میں محفوظ کریں وہ اس کے مالک بن جاتے ہیں، اور اس سے

marfat.com

عَنْهُ مِلْكُ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِذَا اَوْجَفَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَاَخَذُوْا مِنْهُمْ فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ قَبْلَ اَنْ يُّقْسَمَ اَخَذَهُ بِغَيْرِ شَيْءٍ وَاِنْ جَاءَ بَعْدَ مَا قُسِمَ اَخَذَهُ بِالْقِيْمَةِ۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ اَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ اٰدَمَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ اِنَّمَا كَانَ قَبْلَ اَنْ تَمْلِكَ الْمَرْاَةُ النَّاقَةَ لِاَنَّهَا قَالَتْ ذٰلِكَ وَهِيَ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَكُلُّ النَّاسِ يَقُوْلُ اِنَّ مَنْ اَخَذَ شَيْئًا مِّنْ اَهْلِ الْحَرْبِ فَلَمْ يَتَحَوَّلْ بِهٖ اِلٰى دَارِ الْاِسْلَامِ اِنَّهٗ غَيْرُ مُحْرِزٍ لَهٗ وَغَيْرُ مَالِكٍ وَاَنَّ مِلْكَهٗ لَا يَقَعُ عَلَيْهِ حَتّٰى يُخْرِجَ بِهٖ اِلٰى دَارِ الْاِسْلَامِ فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ غَنِمَهٗ وَمَلَكَهٗ فَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَاْنِ الْمَرْاَةِ مَا قَالَ لِاَنَّهَا نَذَرَتْ قَبْلَ اَنْ تَمْلِكَهَا لَئِنْ نَجَّاهَا اللّٰهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ اٰدَمَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُهٗ لِاَنَّ نَذْرَهَا ذٰلِكَ كَانَ مِنْهَا قَبْلَ اَنْ تَمْلِكَهَا۔

۱۰۳۲- **فَهٰذَا** وَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ كَانُوْا مَلَكُوْهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَخْذِهِمْ اِيَّاهَا مِنْهُ اَمْ لَا وَلَا عَلٰى اَنَّ اَهْلَ الْحَرْبِ يَمْلِكُوْنَ مَا اَوْجَفُوْا عَلَيْهِ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ اَيْضًا اَمْ لَا۔

۱۰۳۳- **وَالَّذِيْ** فِيْهِ الدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

مسلمانوں کی ملکیت زائل ہو جاتی ہے پس جب مسلمان اس پر گھوڑے دوڑائیں (حملہ کریں) اور ان سے واپس لے لیں پھر تقسیم سے پہلے اس کا مالک آجائے تو کسی عوض کے بغیر حاصل کرے گا اور اگر تقسیم کے بعد آئے تو قیمت دے کر حاصل کرے گا۔

پہلی حدیث میں ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی "غیر مملوک چیز میں انسان کی نذر معتبر نہیں"، عورت کے لیے اونٹنی کی ملکیت کے حصول سے پہلے کی بات ہے کیونکہ اس نے یہ بات دار الحرب میں کہی تھی اور سب لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص دار الحرب والوں سے کچھ لے اور اسے دار الاسلام کی طرف نہ لائے تو وہ اس کا محافظ اور مالک نہیں ہوگا اس چیز پر اس کی ملک واقع نہیں ہوگی جب تک اسے لے کر دار الاسلام کی طرف نہ نکلے جب وہ ایسا کرے گا تو وہ مالِ غنیمت ہوگا اور یہ شخص اس کا مالک بن جائے گا اسی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جو کچھ فرمایا کیونکہ اس نے مالک بننے سے پہلے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے نجات دی تو وہ اسے ذبح کرے گی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا انسان جس چیز کا مالک نہ ہو اس میں اس کی نذر صحیح نہیں کیونکہ اس نے اس (اونٹنی) کی مالک بننے سے پہلے نذر مانی تھی۔

اس حدیث کا یہ بیان ہے اور اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اونٹنی لینے کے بعد مشرکین کو اس کی ملکیت حاصل ہو گئی تھی یا نہیں اور نہ اس بات کی کوئی دلیل ہے کہ اہلِ حرب مسلمانوں کے جس مال پر حملہ کریں تو انہیں اس کی ملکیت حاصل ہو جاتی ہے یا نہیں۔

اس بات کی دلیل اس حدیث میں ہے حضرت سماک بن حرب، حضرت تمیم بن طرفہ طائی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کے دشمن نے اس کا اونٹ لے لیا پھر ایک دوسرے

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ الطَّائِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ لَهُ الْعَدُوُّ بَعِيْرًا فَاشْتَرَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَجَاءَ بِهِ فَعَرَفَهُ صَاحِبُهُ فَخَاصَمَهُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ أَعْطَيْتَهُ ثَمَنَهُ الَّذِي اشْتَرَاهُ بِهِ وَهُوَ لَكَ وَإِلَّا فَهُوَ لَهُ.

۱۰۳۴- **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

فَهٰذَا هُوَ الَّذِيْ نَبِيْهِ وَجْهُ الْحُكْمِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ كَيْفَ هُوَ **وَقَدْ** رُوِيَ هٰذَا عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ.

۱۰۳۵- **فَمِمَّا** رُوِيَ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِيْمَا أَحْرَزَ الْمُشْرِكُوْنَ فَأَصَابَهُ الْمُسْلِمُوْنَ فَعَرَفَهُ صَاحِبُهُ قَالَ إِنْ أَدْرَكَهُ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ فَهُوَ لَهُ وَإِنْ جَرَتْ فِيْهِ السِّهَامُ فَلَا شَيْءَ لَهُ.

۱۰۳۶- **حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَأَبَا عُبَيْدَةَ قَالَا ذٰلِكَ.

۱۰۳۷- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَهُ.

شخص نے اس سے خرید لیا وہ لے کر آیا تو مالک نے اپنا اونٹ پہچان لیا وہ اپنا مقدمہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو اس شخص کو اس کی اتنی قیمت دے جس کے ساتھ اس نے اسے خریدا ہے اور یہ اونٹ تمہارا ہوگا ورنہ وہ اس کا ہوگا۔

حضرت سفیان ثوری۔ حضرت سماک سے وہ تمیم بن طرفہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

اس باب میں یہی حکم ہے جو بیان ہوا اور یہی بات متقدمین کی ایک جماعت سے مروی ہے۔

ان سے مروی روایات میں سے ایک یہ ہے حضرت قبیصہ بن ذویب سے مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس چیز کے بارے میں جو مشرکین نے حاصل کیا تھا پھر مسلمانوں نے اسے لے لیا، اس کے بعد اس کے مالک نے اسے پہچان لیا۔ فرماتے ہیں اگر اس نے تقسیم سے پہلے اسے پالیا تو وہ اسی کی ہوگی اور اگر اس میں حصے جاری ہو گئے تو اس کے لیے کچھ نہ ہوگا۔

حضرت رجاء بن حیوہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہما نے یہ بات فرمائی۔

حضرت بکیر بن عبداللہ بن اشج، حضرت سلیمان بن یسار سے اور وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

١٠٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمُشْرِكُونَ الشَّيْءَ لِلْمُسْلِمِينَ فَأَصَابَهُ الْمُسْلِمُونَ فَقَدَرَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ فَهُوَ لَهُ وَإِنْ قَدَرَ عَلَيْهِ بَعْدَ الْقِسْمَةِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ بِالثَّمَنِ الَّذِي أَخَذَ بِهِ۔

حضرت زائدہ بن قدامہ، حضرت لیث سے اور وہ حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب مسلمانوں کا مال مشرکین کے ہاتھ لگ جائے پھر مسلمانوں کو حاصل ہو جائے اور تقسیم سے پہلے اس کا مالک اس پر قادر ہو جائے تو وہ اسی کا ہوگا اور اگر تقسیم کے بعد اس پر قادر ہو، تو جس قیمت پر اس نے لیا تھا وہ قیمت ادا کر کے لینے کا زیادہ مستحق ہے۔

١٠٣٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَسَدِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ غُلَامًا لِابْنِ عُمَرَ أَبَقَ إِلَى الْعَدُوِّ وَظَهَرَ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ قُسِمَ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا ایک غلام دشمن کی طرف بھاگ گیا اور مسلمانوں نے اس پر غلبہ حاصل کیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے واپس کر دیا لیکن ابھی تک وہ تقسیم نہیں ہوا تھا۔

١٠٤٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَحَبِيبٍ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ جَارِيَةً مِنَ الْعَدُوِّ فَوَطِئَهَا فَوَلَدَتْ مِنْهُ فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَخَاصَمَهُ إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ الْمُسْلِمُ أَحَقُّ أَنْ يَرُدَّ عَلَى أَخِيهِ بِالثَّمَنِ قَالَ فَإِنَّهَا قَدْ وَلَدَتْ مِنْهُ فَقَالَ أَعْتِقْهَا قَضَاءُ الْأَمِيرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔

حضرت ایوب، حبیب اور ہشام، حضرت محمد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دشمن سے ایک لونڈی خریدی اور اس سے وطی کی پھر اس سے بچہ پیدا ہوا تو اس کا مالک آیا اور اپنا مقدمہ حضرت شریح رحمہ اللہ کے پاس لے گیا راوی فرماتے ہیں انہوں نے فرمایا مسلمانوں کے لیے مناسب ہے کہ اسے قیمت لے کر اپنے بھائی کی طرف لوٹا دے اس نے کہا اس سے بچہ پیدا ہوا ہے انہوں نے فرمایا اسے آزاد کر دو اور یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہے۔

١٠٤١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَعَامِرٍ قَالَ قَتَادَةُ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُمْ قَالُوا فِيمَا أَصَابَ الْمُشْرِكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ أَصَابَهُ الْمُسْلِمُونَ بَعْدُ قَالُوا إِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ

حضرت ابراہیم اور حضرت عامر دونوں فرماتے ہیں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ان سب نے فرمایا کہ مسلمانوں کا جو مال، مشرکین نے لے لیا پھر مسلمانوں نے اس پر قبضہ کر لیا تو اگر اس کا مالک تقسیم سے پہلے آ جائے تو وہ اس کا زیادہ مستحق ہے۔

marfat.com

فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔

۱۰۴۲- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ اَصَابُوْا فَرَسًا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَاَصَابَهُ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدُ فَاَخْبَرَهُ عَبْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ قَبْلَ اَنْ يُقْسَمَ الْمَقَاسِمُ وَلَمْ يَذْكُرْ نَافِعٌ هُنَا قَبْلَ اَنْ يُقْسَمَ الْمَقَاسِمُ اِلَّا اَنَّ الْحُكْمَ بَعْدَ مَا يَقَعُ الْمَقَاسِمُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ۔

حضرت ایوب، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ مشرکین، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا گھوڑا لے گئے پھر مسلمانوں نے اس پر قبضہ کر لیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے تقسیم سے پہلے وہ لے لیا حضرت نافع نے یہاں یہ ذکر نہیں کیا کہ انہوں نے تقسیم سے پہلے لیا لیکن ان کے نزدیک تقسیم کے بعد اس کا حکم اس کے خلاف ہے۔

۱۰۴۳- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى مَا اَحْرَزَ الْعَدُوُّ فَهُوَ جَائِزٌ۔

حضرت خلاس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا دشمن کسی چیز کو قابو کر لے تو اس کے بعد اسے خریدنا جائز ہے۔

۱۰۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَالْحَسَنِ قَالَا مَا اَحْرَزَ الْمُشْرِكُوْنَ فَهُوَ فَيْءٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ لَا يُرَدُّ مِنْهُ شَيْءٌ۔

حضرت زہری اور حضرت حسن دونوں فرماتے ہیں جو چیز مشرکین کے قابو میں ہو وہ مسلمانوں کے لیے غنیمت ہے اس سے کچھ واپس نہ کیا جائے۔

فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ رَوَيْنَا عَنْهُمْ هٰذِهِ الْاٰثَارَ قَدْ ثَبَتَ مِلْكُ الْمُشْرِكِيْنَ لِمَا اَحْرَزُوْا مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّمَا اخْتِلَافُهُمْ فِيْمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ الْحَسَنُ وَالزُّهْرِيُّ اِنَّ مَا اَحْرَزَ الْمُشْرِكُوْنَ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ قَدَرَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَا سَبِيْلَ لِصَاحِبِهٖ عَلَيْهِ۔

تو یہ سب حضرات جن سے ہم نے یہ احادیث روایت کی ہیں اس چیز میں مشرکین کی ملک کو ثابت کرتے ہیں جو مشرکین نے مسلمانوں سے اپنے قبضے میں لی ہو لیکن اس سلسلے میں اختلاف یہ ہے حضرت حسن اور زہری فرماتے ہیں کہ مشرکین، مسلمانوں کے مال سے جو کچھ اپنے قابو میں کریں پھر اس کے بعد مسلمان اس پر قادر ہو جائیں تو اب اس کے مالک کا کوئی حق نہیں۔

وَقَدْ خَالَفَهُمَا فِيْ ذٰلِكَ شُرَيْحٌ وَمُجَاهِدٌ وَاِبْرَاهِيْمُ وَعَامِرٌ وَمَنْ تَقَدَّمَهُمْ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ وَابْنُ عُمَرَ وَزَيْدٌ

لیکن اس سلسلے حضرت شریح حضرت مجاہد، ابراہیم، عامر اور ان سے مقدم صحابہ کرام حضرت عمر فاروق، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت ابو عبیدہ حضرت ابن عمر اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم نے ان دونوں (حضرت زہری اور حضرت حسن رحمہما اللہ)

ثَابِتٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَشَدَّ مَا قَالُوْهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ فَذٰلِكَ اَوْلٰى مِمَّا ذَهَبْنَا اِلَيْهِ وَاِنْ كَانَ النَّظْرُ مُخَالِفًا لِّمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ الْفَرِيْقَانِ جَمِيْعًا وَذٰلِكَ اَنَّا رَأَيْنَا الْمُسْلِمِيْنَ يَسْبُوْنَ اَهْلَ الْحَرْبِ وَاَمْوَالَهُمْ فَيَمْلِكُوْنَ اَمْوَالَهُمْ كَمَا يَمْلِكُوْنَ رِقَابَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ اِذَا اَسَرُوا الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَمْلِكُوْا رِقَابَهُمْ فَالنَّظْرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ لَّا يَمْلِكُوْنَ اَمْوَالَهُمْ وَيَكُوْنُ حُكْمُ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ كَحُكْمِ رِقَابِهِمْ كَمَا كَانَ حُكْمُ اَمْوَالِ الْمُشْرِكِيْنَ كَحُكْمِ رِقَابِهِمْ وَلٰكِنَّا مَنَعْنَا مِنْ ذٰلِكَ بِمَا حَكَمَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا حَكَمَ بِهِ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ بَعْدِهٖ فَلَمَّا ثَبَتَ مَا حَكَمُوْا بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ نَظَرْنَا اِلٰى مَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنْ حُكْمِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ فَاَخَذُوْهُ مِنْ اَيْدِي الْمُشْرِكِيْنَ فَجَاءَ صَاحِبُهٗ بَعْدَ مَا قُسِمَ هَلْ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَهٗ بِالْقِيْمَةِ كَمَا قَالَ بَعْضُ مَنْ رَّوَيْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَوْ لَا يَاْخُذُهٗ بِقِيْمَةٍ وَّلَا غَيْرِهَا كَمَا قَدْ قَالَ بَعْضُ مَنْ رَّوَيْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَيْضًا فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَكَمَ فِيْ مُشْتَرِي الْبَعِيْرِ مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ اَنَّ لِصَاحِبِهٖ اَنْ يَّاْخُذَهٗ مِنْهُ بِالثَّمَنِ وَكَانَ ذٰلِكَ الْبَعِيْرُ قَدْ مَلَكَهُ الْمُشْتَرِيْ مِنَ الْحَرْبِيِّيْنَ كَمَا يَمْلِكُ الَّذِيْ يَقَعُ فِيْ سَهْمِهٖ مِنَ الْغَنِيْمَةِ مَا يَقَعُ فِيْ سَهْمِهٖ مِنْهَا فَالنَّظْرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ

کی مخالفت کی ہے انہوں نے اپنے قول کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے مؤکد کیا ہے جسے ہم نے حضرت تمیم بن طرفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں روایت کیا ہے یہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف ہم گئے ہیں اگرچہ قیاس ان دونوں فریقوں کے خلاف ہے وہ اس طرح کہ ہم دیکھتے ہیں مسلمان، اہل حرب (کفار) کو قیدی بناتے اور ان کے مال پر قبضہ کر کے ان کے مالوں کے مالک بن جاتے ہیں جس طرح وہ ان کی گردنوں کے مالک ہوتے ہیں اور مشرکین جب مسلمانوں کو قیدی بناتے ہیں تو وہ ان کی گردنوں کے مالک نہیں بنتے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ وہ ان کے مالوں کے مالک بھی نہ بنیں اور مسلمانوں کے مال کا حکم وہی ہو جو ان کی گردنوں کا ہے جس طرح مشرکین کے مالوں کا حکم ان کی گردنوں کے حکم جیسا ہے لیکن ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد والے مسلمانوں کے حکم کی وجہ سے اسے چھوڑ دیا تو جب اس سلسلے میں ان کا فیصلہ ثابت ہو گیا تو ہم نے مختلف فیہ مسئلے میں غور کیا یعنی جب مسلمان اس پر قادر ہو کر مشرکین کے ہاتھوں سے لے لیں اور پھر تقسیم کے بعد اس کا مالک آجائے تو وہ قیمت کے ساتھ لے سکتا ہے جیسا کہ ان بعض حضرات نے فرمایا جن سے ہم نے اس باب میں روایت کیا ہے یا وہ قیمت کے ساتھ اور قیمت کے بغیر کسی طرح نہیں لے سکتا جس طرح بعض حضرات نے فرمایا اور ہم نے اس باب میں اسے روایت کیا۔ پس ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل حرب سے اونٹ خریدنے والے کے سلسلے میں فرمایا کہ اس کا مالک قیمتاً اسے لے سکتا ہے حالانکہ حربی کفار سے اس اونٹ کو خریدنے والا اس کا مالک بن چکا تھا جس طرح غنیمت سے حصہ حاصل کرنے والا اس حصے کا مالک بن جاتا ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ جب امام، مال غنیمت تقسیم کر دے اور اس میں سے کوئی چیز کسی شخص کے قبضے میں آجائے

يَكُوْنَ الْاِمَامُ اِذَا قَسَمَ الْغَنِيْمَةَ فَوَقَعَ شَيْءٌ مِنْهَا فِيْ يَدِ رَجُلٍ وَقَدْ كَانَ اَسَرَ ذٰلِكَ مِنْ يَدِ اٰخَرَ اَنْ يَكُوْنَ الْمَاسُوْرُ مِنْ يَدِهٖ كَذٰلِكَ وَاَنْ يَكُوْنَ لَهٗ اَخْذُ مَا كَانَ اُسِرَ مِنْ يَدِهٖ الَّذِيْ وَقَعَ فِيْ سَهْمِهٖ بِقِيْمَتِهٖ كَمَا يَاْخُذُهٗ مِنْ يَدِ مُشْتَرِيْهِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا بِثَمَنِهٖ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

حالانکہ یہ دوسرے کے ہاتھ سے قبضے میں گئی تھی تو اس ماسور (مقبوضہ) چیز کا یہی حکم ہوا اور جو کچھ اس کے ہاتھ سے کسی کے قبضہ میں گئی تھی اب اس آدمی سے جس کے حصے میں آئی ہے قیمت دے کر لے سکتا ہے جس طرح وہ خریدنے والے کو قیمت دے کر لے سکتا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا، یہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

باب ۲۳۸ مِيْرَاثُ الْمُرْتَدِّ لِمَنْ هُوَ

مرتد کی وراثت کسے ملے گی

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَلَا الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا۔

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن وھب فرماتے ہیں حضرت یونس نے ابن شہاب سے نقل کرتے ہوئے مجھے خبر دی انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ۔

حضرت عمرو بن عثمان، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مسلمان، کافر کا وارث نہیں ہوتا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْمُرْتَدَّ اِذَا قُتِلَ عَلٰى رِدَّتِهٖ اَوْ مَاتَ عَلَيْهَا كَانَ مَالُهٗ لِبَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ مرتد جب حالت ارتداد میں قتل ہو جائے یا مر جائے تو اس کا مال مسلمانوں کے بیت المال میں جائے گا ان حضرات نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مِيْرَاثُهٗ لِوَرَثَتِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا مال اس کے مسلمان ورثاء کے لیے ہوگا۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّ ذٰلِكَ الْكَافِرَ الَّذِي عَنَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ لَمْ يُبَيِّنْ لَنَا فِيهِ أَيُّ كَافِرٍ هُوَ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ هُوَ الْكَافِرُ الَّذِي لَهُ مِلَّةٌ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ هُوَ الْكَافِرُ كُلُّ كُفْرٍ كَانَ مَا كَانَ مِلَّةً أَوْ غَيْرَ مِلَّةٍ فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ لَمْ يَجُزْ أَنْ يُصْرَفَ إِلَى أَحَدِ الْمَعْنَيَيْنِ دُونَ الْآخَرِ إِلَّا بِدَلِيلٍ يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ فَنَظَرْنَا هَلْ فِي شَيْءٍ مِنَ الْآثَارِ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا أَرَادَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ۔

پہلے قول والوں کے خلاف ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کافر مراد لیا ہے اس کی وضاحت نہیں فرمائی کہ وہ کون سا کافر ہے ہوسکتا ہے کہ یہ ایسا کافر ہو جس کا کسی ملت سے تعلق ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ مطلق کافر مراد ہو چاہے اس کا کسی ملت سے تعلق ہو یا نہ تو جب اس بات کا احتمال ہے تو کسی دلیل کے بغیر اسے کسی ایک معین معنی کی طرف پھیرنا جائز نہیں تو ہم نے دیکھا کہ کیا کوئی ایسی روایت ہے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد پر دلالت کرتی ہو۔

١٠٤٨ - فَإِذَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَدْ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَارَثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ۔

تو حضرت عمرو بن عثمان، حضرت اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان، کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر کسی مسلمان کا وارث ہوتا ہے۔

فَلَمَّا جَاءَ هٰذَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا ذَكَرْنَا عَلِمْنَا أَنَّهُ أَرَادَ الْكَافِرَ ذَا الْمِلَّةِ فَلَمَّا رَأَيْنَا الرِّدَّةَ لَيْسَتْ بِمِلَّةٍ وَرَأَيْنَاهُمْ مُجْمِعِينَ أَنَّ الْمُرْتَدِّينَ لَا يَرِثُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لِأَنَّ الرِّدَّةَ لَيْسَتْ بِمِلَّةٍ ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَ مِيرَاثِهِمْ حُكْمُ مِيرَاثِ الْمُسْلِمِينَ۔

تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت آئی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ آپ نے صاحب ملت کافر مراد لیا ہے جب ہم نے دیکھا کہ ارتداد (مرتد ہونا) کوئی دین نہیں اور ہم نے اسی بات پر اجماع بھی پایا کہ مرتد ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے کیونکہ ارتداد کوئی دین نہیں ہے تو ثابت ہوا کہ ان کی وراثت کا حکم، مسلمانوں کی وراثت کے حکم جیسا ہے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَأَنْتَ لَا تُوَرِّثُهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَكَذٰلِكَ لَا تُوَرِّثُ الْمُسْلِمِينَ مِنْهُمْ۔

اگر کوئی کہنے والا یوں کہے کہ تم انہیں مسلمانوں کا وارث نہیں سمجھتے تو اسی طرح مسلمان بھی ان کے وارث نہیں ہوں گے۔

قِيلَ لَهُ مَا فِي هٰذَا دَلِيلٌ لَكَ عَلَى مَا ذَكَرْتَ لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا مَنْ يَمْنَعُ الْمِيرَاثَ بِفِعْلٍ كَانَ مِنْهُ وَلَا يَمْنَعُ ذٰلِكَ الْفِعْلُ أَنْ

تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ اس میں تمہاری بات پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے کسی عمل کی وجہ سے وراثت سے محروم ہو جاتا ہے تو وہ اس کے مورث

marfat.com

يُوَرَّثُ ۔

مِنْ ذٰلِكَ اِنَّا قَدْ رَاَيْنَا الْقَاتِلَ لَا يَرِثُ مَنْ قَتَلَ وَرَاَيْنَا لَوْ جَرَحَ رَجُلٌ رَجُلًا جِرَاحَةً ثُمَّ مَاتَ الْجَارِحُ ثُمَّ مَاتَ الْمَجْرُوْحُ مِنَ الْجِرَاحَةِ وَالْجَارِحُ اَبُو الْمَجْرُوْحِ اَنَّهٗ يَرِثُهٗ فَقَدْ صَارَ الْمَقْتُوْلُ يَرِثُ مِمَّنْ قَتَلَهٗ وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ مِمَّنْ قُتِلَ لِاَنَّ الْقَاتِلَ عُوْقِبَ بِقَتْلِهٖ فَمُنِعَ الْمِيْرَاثَ مِمَّنْ قَتَلَهٗ وَلَمْ يُمْنَعِ الْمَقْتُوْلُ مِنَ الْمِيْرَاثِ مِمَّنْ جَرَحَهُ الْجِرَاحَةَ الَّتِيْ قَتَلَتْهُ اِذْ كَانَ لَمْ يَفْعَلْ شَيْئًا فَكَذٰلِكَ الْمُرْتَدُّ مُنِعَ مِنْ مِيْرَاثِ غَيْرِهٖ عُقُوْبَةً لِمَا اَتَاهُ وَلَمْ يُمْنَعْ غَيْرُهٗ مِنَ الْمِيْرَاثِ مِنْهُ اِذْ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ مَا يُعَاقَبُ عَلَيْهِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ يُوَرِّثُ مِنَ الْمُرْتَدِّ وَرَثَتَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔

بننے میں رکاوٹ نہیں بنتا۔

اسی سے یہ بات ہے کہ ہم دیکھتے ہیں قاتل مقتول کا وارث نہیں بنتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی کو زخمی کرتا ہے پھر زخمی کرنے والا مر جاتا ہے پھر وہ زخمی شخص اس زخم کی وجہ سے مر جاتا ہے اور زخمی کرنے والا، اس زخمی کا باپ ہے تو وہ اس کا وارث بن جائے گا تو مقتول اپنے قاتل کا وارث بن جاتا ہے اور قاتل، مقتول کا وارث نہیں بنتا کیونکہ قاتل کو اس کے قتل کرنے کی سزا دی گئی اور یوں وہ مقتول کی وراثت سے محروم ہو گیا لیکن مقتول اس شخص کی وراثت سے محروم نہیں ہوتا جس نے اسے ایسا زخم لگایا جس زخم کی وجہ سے وہ مر گیا کیونکہ اس نے کوئی فعل نہیں کیا اسی طرح مرتد کو اس کے عمل کی سزا دیتے ہوئے دوسروں کی وراثت سے محروم رکھا جائے گا لیکن دوسروں کو اس کی وراثت سے محروم نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس (دوسرے) نے ایسا کام نہیں کیا جس کی اسے سزا دی جائے اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جو مرتد کے مسلمان ورثا کو اس کی وراثت دینے کے قائل ہیں

وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ اَيْضًا ۔

اس سلسلے میں متقدمین کی ایک جماعت سے بھی روایات آئی ہیں۔

۱۰۴۹ ۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ جَعَلَ مِيْرَاثَ الْمُسْتَوْرِدِ لِوَرَثَتِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔

حضرت ابو عمرو شیبانی، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مستورد کی وراثت اس کے مسلمان ورثاء کے لیے قرار دی۔

۱۰۵۰ ۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ الْاَبْرَصِ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِلْمُسْتَوْرِدِ عَلٰى دِيْنِ مَنْ اَنْتَ قَالَ عَلٰى دِيْنِ عِيْسٰى قَالَ عَلِيٌّ وَاَنَا عَلٰى دِيْنِ عِيْسٰى فَمَنْ رَبُّكَ فَزَعَمَ الْقَوْمُ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّهٗ رَبُّهٗ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ وَلَمْ يَتَعَرَّضْ لِمَالِهٖ ۔

حضرت ابن عبید بن ابرص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے مستورد سے فرمایا تم کس کے دین پر ہو؟ اس نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر، آپ نے فرمایا میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر ہوں، (پھر پوچھا) تمہارا رب کون ہے؟ قوم کا خیال ہے کہ اس نے کہا وہی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اس کے رب ہیں تو آپ نے فرمایا اسے قتل کر دو لیکن آپ نے اس کے مال کو نہ چھیڑا۔

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا مَاتَ الْمُرْتَدُّ وَرِثَهٗ وَلَدُهٗ۔

حضرت قاسم بن عبدالرحمن، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ جب مرتد مرجائے تو اس کی اولاد اس کی وارث ہوتی ہے۔

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ مِيْرَاثُهٗ لِوَرَثَتِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

حضرت حکم بن عتیبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس (مرتد) کی وراثت اس کے مسلمان ورثاء کے لیے ہے۔

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ مِيْرَاثِ الْمُرْتَدِّ فَقَالَ هُوَ لِاَهْلِهٖ۔

حضرت موسیٰ بن ابوکثیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مرتد کی وراثت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ اس کے گھر والوں (ورثاء) کے لیے ہے۔

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْمُرْتَدِّيْنَ فَقَالَ نَرِثُهُمْ وَلَا يَرِثُوْنَنَا۔

حضرت موسیٰ بن ابوکثیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مرتد لوگوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہم ان کے وارث ہوں گے لیکن وہ ہمارے نہیں ہوں گے۔

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهٗ۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت موسیٰ بن ابوکثیر، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوْسَى بْنِ الصَّبَّاحِ وَقَالَ مَرَّةً عَنْ اَبِي الصَّبَّاحِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهٗ۔

حضرت موسیٰ بن صباح حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت شعبہ کبھی "موسیٰ بن صباح" فرماتے اور کبھی "ابن صباح" ذکر کرتے۔

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمُرْتَدِّ يَلْحَقُ بِدَارِ الْحَرْبِ قَالَ مَالُهٗ بَيْنَ وَلَدِهٖ مِنَ

حضرت اشعث، حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے پہلے ایسے مرتد کے بارے میں جو دارالحرب میں چلا جائے، نقل کرتے ہیں کہ قرآن پاک کے مطابق اس کا مال

marfat.com

الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ ۔

۱۰۵۸ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ الْحَسَنَ قَالَ مِيْرَاثُهٗ لِوَارِثِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِذَا ارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ ۔

فَهٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ ذَكَرْنَا قَدْ جَعَلُوْا مِيْرَاثَ الْمُرْتَدِّ لِوَرَثَتِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَشَدَّ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ مَا قَدْ وَصَفْتُهٗ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِمَّا يُوْجِبُهُ النَّظَرُ ۔

وَفِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ أُخْرٰى مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ أَيْضًا وَهِيَ أَنَّا رَأَيْنَاهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْمُرْتَدَّ قَبْلَ رِدَّتِهٖ مَحْظُوْرٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ ثُمَّ إِذَا ارْتَدَّ فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْحَظْرَ الْمُتَقَدِّمَ قَدِ ارْتَفَعَ عَنْ دَمِهٖ وَصَارَ دَمُهٗ مُبَاحًا وَمَالُهٗ مَحْظُوْرٌ فِيْ حَالَةِ الرِّدَّةِ بِالْحَظْرِ الْمُتَقَدِّمِ وَقَدْ رَأَيْنَا الْحَرْبِيِّيْنَ حُكْمُ دِمَائِهِمْ وَحُكْمُ أَمْوَالِهِمْ سَوَاءٌ قُتِلُوْا أَوْ لَمْ يُقْتَلُوْا فَلَمْ يَكُنِ الَّذِيْ يَحِلُّ بِهٖ أَمْوَالُهُمْ هُوَ الْقَتْلُ بَلْ كَانَ الْكُفْرُ وَكَانَ الْمُرْتَدُّ لَا يَحِلُّ مَالُهٗ بِكُفْرِهٖ فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ مَالَهٗ لَا يَحِلُّ بِكُفْرِهٖ ثَبَتَ أَنَّهٗ لَا يَحِلُّ بِقَتْلِهٖ ۔

وَقَدْ رَأَيْنَا أَمْوَالَ الْحَرْبِيِّيْنَ تَحِلُّ بِالْغَنَائِمِ فَتُمْلَكُ بِهَا وَرَأَيْنَا مَا وَقَعَ مِنْ أَمْوَالِهِمْ فِيْ دَارِنَا مَلَكْنَاهُ عَلَيْهِمْ وَغَنِمْنَاهُ بِالدَّارِ وَإِنْ لَمْ نَقْتُلْهُمْ فَلَمَّا كَانَ مَالُ الْمُرْتَدِّ غَيْرَ مَغْنُوْمٍ بِرِدَّتِهٖ كَانَ فِي النَّظَرِ أَيْضًا غَيْرَ مَغْنُوْمٍ بِسَفْكِ دَمِهٖ فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ مَالَهٗ لَا يَدْخُلُ فِيْ حُكْمِ الْغَنَائِمِ لَمْ يَخْلُ مِنْ أَحَدٍ

اس کی مسلمان اولاد کے درمیان تقسیم کیا جائے ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب وہ اسلام سے پھر جائے تو اس کی وراثت اس کے مسلمان ورثاء کے لیے ہو گی ۔

تو یہ حضرات جن کا ہم نے ذکر کیا ہے مرتد کی وراثت اس کے مسلمان ورثاء کے لیے قرار دیتے ہیں اور ان کے اس قول کو جو میں نے اس باب میں بیان کیا اس بات سے بھی تقویت حاصل ہوتی ہے جو قیاس سے واجب ہوتا ہے ۔

اس سلسلے میں غور وفکر اور قیاس کے طریقے پر بھی دلیل پائی جاتی ہے وہ یوں کہ مرتد ہو جاتا ہے تو بالاتفاق اس کے خون کی وہ حرمت جو پہلے کی طرح محفوظ ومحترم ہوتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ حربی کفار کی جانوں اور مالوں کا حکم برابر ہوتا ہے وہ قتل کئے جائیں یا قتل نہ کئے جائیں ان کے مال، قتل کی وجہ سے نہیں بلکہ کفر کی وجہ سے حلال ہوتے ہیں جب کے مرتد کا مال اس کے کفر کی وجہ سے حلال نہیں ہوتا تو جب ثابت ہو گیا کہ اس کا مال اس کے کفر کی وجہ سے حلال نہیں ہوتا تو ثابت ہوا کہ وہ اس کے قتل سے بھی حلال نہیں ہوتا ۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ اہل حرب کا مال غنیمت بن جانے کی وجہ سے حلال ہو جاتا ہے اور اس کی ملکیت حاصل ہو جاتی ہے اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ان کا جو مال ہمارے ملک میں آجاتا ہے ہم اس کے مالک ہو جاتے ہیں اور اسے اپنے ملک میں غنیمت بنا لیتے ہیں اگرچہ ہم ان کو قتل نہیں کرتے تو جب مرتد کا مال اس کے ارتداد کی وجہ سے مال غنیمت نہیں بنتا، تو قیاس کا تقاضا ہے کہ اس کا خون بہانے کے سبب سے بھی اس کا مال، غنیمت نہ بنے پس

وَجْهَيْنِ إِمَّا أَنْ يَرِثَهُ وَرَثَتُهُ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَهُ لَوْ مَاتَ عَلَى الْإِسْلَامِ أَوْ يَصِيْرُ لِلْمُسْلِمِيْنَ فَإِنْ صَارَ لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَهُوَ مَا قُلْنَا وَإِنْ صَارَ لِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَدْ وَرِثَ الْمُسْلِمُوْنَ مُرْتَدًّا۔

فَلَمَّا كَانَ الْمُرْتَدُّ فِيْ حَالِ مَنْ يَرِثُهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَمْ يَخْرُجْ بِرِدَّتِهِ مِنْ ذٰلِكَ كَانَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَهُ هُمْ وَرَثَتُهُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَرِثُوْنَهُ لَوْ مَاتَ فِي الْإِسْلَامِ لَا غَيْرُهُمْ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ وَإِنَّمَا زَالَ مِلْكُ الْمُرْتَدِّ بِاللُّحُوْقِ بِدَارِ الْحَرْبِ لِخُرُوْجِهِ مِنْ دَارِنَا إِلٰى دَارِ الْحَرْبِ عَلٰى طَرِيْقِ الْإِسْتِحْقَاقِ مَعَ كَوْنِهِ مُقَاتِلًا لَنَا مُبَاحَ الدَّمِ فِيْ دَارِنَا بِدَلِيْلِ الْحَرْبِيِّ يَدْخُلُ إِلَيْنَا إِذَا عَادَ إِلٰى دَارِ الْحَرْبِ وَخَلَّفَ مَالًا هٰهُنَا لَمْ يَزَلْ عَنْهُ مِلْكُهُ مَعَ وُجُوْدِ هٰذَا وَلَمْ يَخْرُجْ مُسْتَحِقًّا لِأَنَّهُ فِيْ أَمَانِنَا إِلٰى أَنْ يَدْخُلَ دَارَ الْحَرْبِ۔

جب ثابت ہوا کہ اس کا مال غنیمتوں کے حکم میں داخل نہیں ہے تو وہ دو صورتوں سے خالی نہیں یا تو ان ورثا کو وراثت ملے گی جو اس کے حالتِ اسلام میں فوت ہونے کی وجہ سے وارث بنتے ہیں یا عام مسلمانوں کے لیے ہو جائے گا اگر وہ اس کے مسلمان ورثاء کو ملے تو وہی بات ہے جو ہم نے کہی ہے اور اگر عام مسلمان اس کے وارث بن جائیں تو بھی مسلمان، مرتد کے وارث ہو گئے۔

تو جب مرتد اس شخص کی طرح ہے جس کی وراثت اس کے مسلمان ورثاء کو حاصل ہوتی ہے اور وہ مرتد ہونے کی وجہ سے اس حکم سے خارج نہیں ہوتا تو اس کے ورثاء وہی لوگ ہوں گے جو اس صورت میں وارث ہو جاتے جب وہ حالتِ اسلام میں فوت ہوتا دوسرے لوگ وارث نہ ہوں گے یہ، حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے مرتد کے دارالحرب میں چلے جانے سے اس کی ملک اس لیے زائل ہو جاتی ہے کیونکہ وہ بطورِ استحقاق ہمارے ملک سے نکل کر دارالحرب میں چلا گیا حالانکہ ہمارے ملک میں ہم سے لڑنے کی وجہ سے اس کا خون مباح تھا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر کوئی حربی کافر ہمارے ملک میں آتے پھر دارالحرب طرف لوٹ جائے اور یہاں مال چھوڑ جائے تو اس کے باوجود اس کی ملکیت زائل نہ ہوگی کیونکہ وہ دارالحرب کا مستحق ہو کر نہیں نکلا اس لیے کہ وہ دارالحرب میں داخل ہونے تک ہماری حفاظت میں ہے۔

بَابُ ۲۳۹ إِحْيَاءِ الْأَرْضِ الْمَيْتَةِ

غیر آباد زمین کو آباد کرنا

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَاطَ حَائِطًا عَلٰى أَرْضٍ فَهِيَ لَهُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی زمین کے گرد دیوار بنا لے وہ اسی کے لیے ہے (یعنی ایسی زمین جو کسی کی ملک بس نہ ہو)

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ

حضرت کثیر بن عبداللہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

marfat.com

ثنا کثیر بن عبد اللہ عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احیی ارضا مواتا من ارض فھی لہ ولیس لعرق ظالم حق۔

۱۰۶۱ - حَدَّثَنَا ابن ابی داؤد قال ثنا محمد بن المنھال قال ثنا یزید بن زریع عن سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن الحسن عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احاط علی شیء فھو لہ

قَالَ ابوجعفر فذھب ذاھبون الی ان من احیی ارضا میتۃ فھی لہ اذن لہ الامام فی ذلک او لم یاذن وجعلھا لہ الامام او لم یجعلھا لہ واحتجوا فی ذلک بھذہ الاثار۔

وَمِمَّنْ ذھب الی ذلک ابو یوسف و محمد بن الحسن رحمۃ اللہ علیہما وقالوا انہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احیی ارضا میتۃ فھی لہ فقد جعل حکم احیاء ذلک الی من احب فلا امر للامام فی ذلک وقالوا قد دلت علی ھذا ایضا شواھد النظر۔

الا ترى ان الماء الذی فی البحار والانھار من اخذ منہ شیئا ملکہ باخذہ ایاہ وان لم یامرہ الامام باخذہ ویجعلہ لہ وکذلک الصید من اصطادہ فھو لہ ولا یحتاج فی ذلک الی اباحۃ من الامام ولا الی تملیک والامام فی ذلک وسائر الناس سواء قالوا فکذلک الارض المیتۃ التی لا ملک لاحد علیھا فھی کالطیر الذی لیس بمملوک فمن اخذ من ذلک شیئا فھو لہ باخذہ ایاہ ولا یحتاج فی ذلک الی امر

جس نے کسی مردہ (بنجر) زمین کو آباد کیا وہ اسی کے لیے ہے اور ظالم کے پسینے کا کوئی حق نہیں۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما[یا] جس نے کسی چیز (زمین) پر دیوار کھینچ لی وہ اسی کے لیے ہے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض حضرات اسی بات کی طرف گئے ہیں کہ جس نے کسی غیر آباد زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ہوگی اس سلسلے میں امام اسے اجازت دے یا نہ دے امام اسے اس شخص کے لیے مختص کرے یا نہ کرے، ان حضرات نے اس سلسلے میں ان روایا[ت سے استدلال کیا ہے]

اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابویوسف اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ بھی شامل ہیں یہ حضرات فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غیر آباد زمین کو آباد کیا وہ اسی کے لیے ہوگی تو آپ نے اسے آباد کرنے کا اختیار ہر شخص کو دیا جو اسے پسند کرے لہذا اس میں امام کا اختیار نہیں یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اس پر قیاس کے شواہد بھی دلالت کرتے ہیں۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ سمندروں اور دریاؤں کے پانی سے اگر کوئی شخص کچھ پانی حاصل کرے تو وہ اس کے لینے سے مالک بن جاتا ہے اگرچہ امام نے اسے لینے کا حکم نہ دیا ہو اور نہ اس کے لیے قرار دیا ہو اسی طرح اگر کوئی شخص شکار کرتا ہے تو وہ اسی کا ہوتا ہے اور وہ اس سلسلے میں امام کی طرف سے مباح قرار دینے اور مالک بنانے کا محتاج نہیں ہوتا بلکہ اس سلسلے میں امام اور دوسرے لوگ برابر ہوتے ہیں یہ حضرات فرماتے ہیں کہ غیر مملوکہ بے آباد زمین کا حکم بھی یہی ہے کہ وہ غیر مملوک پرندے کی طرح ہے کہ جو شخص اسے حاصل کرتا ہے وہ محض اسے پکڑنے سے اس کا مالک ہو جاتا ہے اور اس سلسلے میں وہ امام کے حکم یا تملیک کا محتاج نہیں ہوتا جس طرح وہ

marfat.com

مِنَ الْإِمَامِ وَلَا إِلَى تَمْلِيكِهِ كَمَا لَا يُحْتَاجُ إِلَى ذٰلِكَ مِنْهُ فِي الْمَاءِ وَالصَّيْدِ الَّذِيْنَ ذَكَرْنَا .

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ مِنْهُمْ أَبُو حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَقَالُوْا لَا يَكُوْنُ الْأَرْضُ تُحْيٰى إِلَّا بِأَمْرِ الْإِمَامِ فِي ذٰلِكَ لِمَنْ يُحْيِيْهَا وَجَعَلَهَا لَهُ وَقَالُوْا لَيْسَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا ذُكِرَ فِي هٰذَا الْبَابِ بِدَافِعٍ لِمَا قُلْنَا لِأَنَّ ذٰلِكَ الْإِحْيَاءَ الَّذِي جَعَلَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَرْضَ لِلَّذِي أَحْيَاهَا فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ لَمْ يُفَسَّرْ لَنَا مَا هُوَ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هُوَ مَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ بِأَمْرِ الْإِمَامِ فَيَكُوْنُ قَوْلُهُ مَنْ أَحْيٰى أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ أَيْ مَنْ أَحْيَاهَا عَلٰى شَرَائِطِ الْإِحْيَاءِ فَهِيَ لَهُ وَمِنْ شَرَائِطِهِ تَحْظِيْرُهَا وَإِذْنُ الْإِمَامِ لَهُ فِيْهَا وَتَمْلِيْكُهُ إِيَّاهَا فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا هُوَ مَعْنَى الْحَدِيْثِ وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى مَا تَأَوَّلَهُ أَبُو يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا إِلَّا أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ أَنْ يُقْطَعَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَوْلِ أَنَّهُ أَرَادَ مَعْنًى إِلَّا بِالتَّوْقِيْفِ مِنْهُ أَوْ بِإِجْمَاعٍ مِمَّنْ بَعْدَهُ أَنَّهُ أَرَادَ ذٰلِكَ الْمَعْنٰى .

فَنَظَرْنَا إِذْ لَمْ نَجِدْ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ حُجَّةً لِأَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ فِي غَيْرِهِ مِنَ الْأَحَادِيْثِ هَلْ فِيْهَا مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ .

فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پانی اور شکار کے سلسلے میں محتاج نہیں ہوتا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

لیکن اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی ان میں شامل ہیں وہ فرماتے ہیں زمین کو حکمران کے حکم سے آباد کیا جا سکتا ہے اور یہ اسی کے لیے ہوگی جو اسے آباد کرے اور حکمران اس زمین کو اس کے لیے قرار دے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اس سلسلے میں جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے وہ ہماری بات کی نفی نہیں کرتا کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں جس آباد کاری کی بنیاد پر اس زمین کو آباد کرنے والے کے لیے قرار دیا ہے اس کی وضاحت نہیں فرمائی کہ وہ کیا ہے ہو سکتا ہے اس سے مراد وہ زمین ہو جو حکمران کے حکم سے آباد کی ہیں آپ کے ارشاد گرامی کہ "جس نے مردہ زمین کو آباد کیا وہ اسی کے لیے ہے" کا مطلب یہ ہوگا کہ جو آباد کرنے کی شرائط کے مطابق آباد کرے، اور اس کی شرائط میں سے اس کا کسی کے تصرف میں نہ ہونا، حکمران کی اجازت اور اس کا اس شخص کو مالک بنانا ہے تو ہو سکتا ہے حدیث کا یہی مفہوم ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کی تاویل کے مطابق ہو البتہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ آپ نے اس سے فلاں معنی مراد لیا ہے جب تک ہمیں آپ کی طرف سے آگاہی حاصل نہ ہو یا آپ کے بعد والوں کا اس بات پر اجماع نہ ہو کہ آپ نے فلاں معنی مراد لیا ہے۔

تو جب ہم اس حدیث میں کسی ایک فریق کے لیے بھی دلیل نہیں پاتے تو ہم نے دوسری احادیث کو دیکھا کہ کیا ان میں اس بات پر دلالت کرنے والی کوئی بات ہے۔

تو حضرت ابن عباس، حضرت صعب بن جثامہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی

marfat.com

يَقُوْلُ لَاحِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

۱۰۶۳- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِىْ رَبِيْعَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الْبَقِيْعَ وَقَالَ لَاحِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ۔

کے لیے چراگاہ نہیں۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع کو حرم قرار دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کے لیے چراگاہ نہیں ہے۔

۱۰۶۴- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَاحِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چراگاہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے۔

فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاحِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَالْحِمٰى مَا حُمِىَ مِنَ الْاَرْضِ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ حُكْمَ الْاَرَضِيْنَ اِلَى الْاَئِمَّةِ لَا اِلٰى غَيْرِهِمْ وَاَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ غَيْرُ حُكْمِ الصَّيْدِ۔

تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کے لیے کوئی چراگاہ نہیں اور چراگاہ سے مراد وہ زمین ہے جسے محفوظ کیا گیا ہو تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ زمینوں کا اختیار حکمرانوں کا حاصل ہے دوسروں کو نہیں اور اس کا حکم، شکار کے حکم کے خلاف ہے۔

وَقَدْ بَيَّنَّا مَا يَحْتَمِلُهُ الْاَثَرُ الْاَوَّلُ فَكَانَ الْاَوْلٰى مِنَ الْاَشْيَاءِ بِنَا اَنْ نَحْمِلَ وَجْهَهُ عَلٰى مَا يُخَالِفُ هٰذَا الْاَثَرُ الثَّانِىْ

پہلی روایت میں جس بات کا احتمال ہے ہم نے اسے بیان کر دیا اور سب سے بہتر بات یہ ہے کہ ہم اسے اس بات پر محمول کریں

جو اس دوسری روایت کے خلاف نہ ہو حضرت امام ابوحنیفہ

وَاَمَّا مَا يَدْخُلُ لِاَبِىْ حَنِيْفَةَ فِىْ ذٰلِكَ مِنْ جِهَةِ النَّظْرِ مِمَّا يُفَرَّقُ بِهٖ بَيْنَ الْاَرْضِ الْمَوَاتِ وَبَيْنَ مَاءِ الْاَنْهَارِ وَالصَّيْدِ اِنَّا رَاَيْنَا الصَّيْدَ وَمَاءَ الْاَنْهَارِ لَا يَجُوْزُ لِلْاِمَامِ تَمْلِيْكُ ذٰلِكَ اَحَدًا وَرَاَيْنَاهُ لَوْ مَلَّكَ رَجُلًا اَرْضًا مَيْتَةً ثُمَّ مَلَّكَهَا لِرَجُلٍ اٰخَرَ جَازَ وَكَذٰلِكَ لَوِ احْتَاجَ الْاِمَامُ اِلٰى بَيْعِهَا فِىْ نَائِبَةٍ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَازَ بَيْعُهُ لَهَا وَلَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ

رحمہ اللہ کی طرف اس سلسلے میں جو بات بطور قیاس پائی جاتی ہے کہ غیر آباد زمینوں اور نہروں کے پانی یا شکار کے درمیان فرق کیا جاتا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ امام کے لیے کسی کو شکار یا نہروں کے پانی کا مالک بنانا جائز نہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر وہ کسی شخص کو مردہ زمین کا مالک بنائے پھر کسی دوسرے شخص کو اس کا مالک بنائے تو جائز ہے اسی طرح اگر امام مسلمانوں کے مفادات میں اسے بیچنے کی ضرورت محسوس کرے تو اس کے لیے بیچنا جائز ہے لیکن نہر کے

مَآءِ نَهْرٍ وَلَا فِيْ صَيْدِ بَرٍّ وَّلَا بَحْرٍ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ إِلَى الْإِمَامِ فِي الْأَرْضِيْنَ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مِلْكَهَا إِلَيْهِ وَأَنَّهَا فِيْ يَدِهٖ كَسَائِرِ الْأَمْوَالِ الَّتِيْ فِيْ يَدِهٖ لِلْمُسْلِمِيْنَ لَا يَرُدُّ لَهَا بِعَيْنِهٖ وَلَا يَمْلِكُهَا أَحَدٌ بِأَخْذِهٖ إِيَّاهَا حَتّٰى يَكُوْنَ الْإِمَامُ يُمَلِّكُهَا إِيَّاهُ عَلٰى حُسْنِ النَّظَرِ مِنْهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَلَمَّا كَانَ الصَّيْدُ وَالْمَآءُ لَيْسَ إِلَى الْإِمَامِ بَيْعُهُمَا وَلَا تَمْلِيْكُهُمَا أَحَدًا كَانَ الْإِمَامُ فِيْهِمَا كَسَائِرِ النَّاسِ وَكَانَ مِلْكُهُمَا يَجِبُ بِأَخْذِهِمَا دُوْنَ الْإِمَامِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ بِمَا وَصَفْنَا مِنَ الْآثَارِ وَالدَّلَائِلِ الَّتِيْ ذَكَرَ۔

١٠٦٥۔ فَإِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا وَيُوْنُسَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَاهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ أَحْيٰى أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهٗ وَذٰلِكَ أَنَّ رِجَالًا كَانُوْا يَتَحَجَّرُوْنَ مِنَ الْأَرْضِ۔

١٠٦٦۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

قِيْلَ لَهٗ لَا حُجَّةَ لَكَ فِيْ هٰذَا وَمَعْنٰى هٰذَا عِنْدَنَا عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ مِنْ مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْيٰى أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهٗ۔

١٠٦٧۔ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ مُرَادَهٗ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ هُوَ مَا ذَكَرْنَاهُ۔

١٠٦٨۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ

پانی پر خشکی اور سمندر کے شکار کے سلسلے میں یہ بات جائز نہیں تو جب زمینوں کے سلسلے میں یہ اختیار حکمران کو حاصل ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان (زمینوں) کا حکم حکمران کے اختیار میں ہے اور یہ زمینیں اس کے قبضے میں مسلمانوں کے ان دیگر اموال کی طرح ہیں جو حکمران کے قبضے میں ہیں اسے معین طور پر کوئی رد نہیں کرسکتا اور نہ ہی کوئی شخص اسے لے کر اس کا مالک بن سکتا ہے جب تک کہ حکمران مسلمانوں کی بھلائی دیکھتے ہوئے اسے اس کا مالک نہ بنا دے تو جب حکمران، شکار اور پانی کو بیچ نہیں سکتا اور نہ ہی کسی کو ان کا مالک بنا سکتا ہے تو ان دونوں چیزوں کے معاملے میں حکمران دوسرے لوگوں کی طرح ہے اور ان دو چیزوں کو حاصل کرنے سے ان کی ملکیت واجب ہو جاتی ہے اس میں حکمران کا دخل نہیں ہوتا ہم نے روایات کا جو مفہوم بیان کیا اور جو دلائل ذکر کیے ہیں ان سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ

اگر کوئی شخص حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے مردہ زمین کو زندہ کیا وہ اسی کے لیے ہے آپ نے یہ بات اس لیے فرمائی کہ لوگ زمین کو (ارد گرد پتھر لگا کر) روک لیتے تھے۔

حضرت سفیان، حضرت زہری سے وہ حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

اس (استدلال کرنے والے) شخص کو جواب دیا جائے گا کہ اس میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں اور ہمارے نزدیک اس کا مفہوم وہی ہے جو ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے ضمن میں ذکر کیا جس میں آپ نے فرمایا جس نے بے آباد زمین کو آباد کیا وہ اسی کے لیے ہے۔

اس حدیث کے علاوہ بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس حدیث سے وہی معنی مراد ہے جو ہم نے ذکر کیا۔

حضرت محمد بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں بصرہ والوں میں سے ایک شخص جسے ابوعبداللہ کہا جاتا تھا،

marfat.com

بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ بِاَرْضِ الْبَصْرَةِ اَرْضًا لَا تَضُرُّ بِاَحَدِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَيْسَتْ مِنْ اَرْضِ الْخَرَاجِ فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَقْطَعَنِيْهَا اَتَّخِذُهَا قَضْبًا وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا فِيْ نَخِيْلِيْ فَافْعَلْ فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ اَخَذَ الْفَلَايَا بِاَرْضِ الْبَصْرَةِ قَالَ فَكَتَبَ عُمَرُ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيْ اِنْ كَانَتْ حِمًى فَاَقْطِعْهَا اِيَّاهُ.

اَفَلَا تَرٰى اَنَّ عُمَرَ لَمْ يَجْعَلْ لَهٗ اَخْذَهَا وَلَا جَعَلَ لَهٗ مِلْكَهَا اِلَّا بِاِقْطَاعِ خَلِيْفَتِهٖ ذٰلِكَ الرَّجُلَ اِيَّاهَا وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَكَانَ يَقُوْلُ لَهٗ وَمَا حَاجَتُكَ اِلٰى اِقْطَاعِيْ اِيَّاكَ لِاَنَّ لَكَ اَنْ تُحْيِيَهَا دُوْنِيْ وَتَعْمُرَهَا فَتَمْلِكُهَا فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْاِحْيَاءَ عِنْدَ عُمَرَ هُوَ مَا اَذِنَ الْاِمَامُ فِيْهِ لِلَّذِيْ يَتَوَلَّاهُ وَمَلَّكَهٗ اِيَّاهُ.

١٠٦٩ - **وَقَدْ** دَلَّ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَنَا رِقَابُ الْاَرْضِ.

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ رِقَابَ الْاَرَضِيْنَ كُلَّهَا اِلٰى اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّهَا لَا تَخْرُجُ مِنْ اَيْدِيْهِمْ اِلَّا بِاِخْرَاجِهِمْ اِيَّاهَا اِلٰى مَا رَاَوْا عَلٰى حُسْنِ النَّظَرِ مِنْهُمْ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْ عِمَارَةِ بِلَادِهِمْ وَصَلَاحِهَا فَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

بَابُ ٢٤٠ اِنْزَاءِ الْحَمِيْرِ عَلَى الْخَيْلِ

١٠٧٠ - **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ اَبِيْ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے کہا کہ بصرہ کی سرزمین میں ایک جگہ ایسی ہے اگر آپ چاہیں تو اسے میرے لیے مختص کر دیں میں اس میں سبزی، زیتون اور کھجوریں لگاؤں گا تو یہ پہلا شخص تھا جس نے سرزمین بصرہ میں جنگل کو حاصل کیا راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اگر وہ جگہ چراگاہ ہے تو اسے اس شخص کے لیے مختص کر دیں۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے لیے اس کا لینا اور مالک بننا، خلیفہ کی تقسیم کے بغیر جائز قرار نہیں دیا اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ فرماتے کہ میری تقسیم کی کیا ضرورت ہے کیونکہ تم میری اجازت کے بغیر بھی اسے زندہ اور آباد کر سکتے ہو پس تم اس کے مالک ہو، تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ اسی کے لیے ہو گی جسے حکمران اس کا اختیار دے گا اور مالک بنائے گا۔

یہ حدیث بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے حضرت محمد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا زمین کی ملکیت ہمارے اختیار میں ہے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ اس بات پر دلالت ہے کہ تمام زمینوں کی ملکیت مسلمان حکمرانوں کو حاصل ہے ان کے ہاتھ سے یہ زمین اسی وقت نکلے گی جب وہ اپنی صوابدید کے مطابق اس کی آبادکاری اور بہتری کے لیے مسلمانوں کے حوالے کریں یہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

گھوڑی کو گدھے سے جفتی کرانا

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خچر بطور تحفہ پیش کی گئی صحابہ کرام نے عرض کیا اگر ہم گھوڑی کو گدھے

زریر عن علي بن ابي طالب قال اهديت لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بغلة فركبها فقال لو حملنا الحمير على الخيل لكان لنا مثل هذه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما يفعل ذلك الذين لا يعلمون

سے جفتی کرائیں تو ہمارے لیے بھی اس کی طرح (خچر) ہو جائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کام وہ لوگ کرتے ہیں جو بے علم ہیں۔

۱۰۷۱ - **حدثنا** فهد قال ثنا ابو غسان قال ثنا شريك عن عثمان عن سالم عن عثمان بن علقمة عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه.

حضرت عثمان بن علقمہ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۷۲ - **حدثنا** ربيع المؤذن قال ثنا اسد ح وحدثنا احمد بن داؤد قال ثنا سليمان بن حرب قالا ثنا حماد بن زيد عن ابي جهضم عن عبد الله بن عبيد الله بن عباس عن ابن عباس قال ما اختصنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بشيء دون الناس الا بثلاث اسباغ الوضوء وان لا ناكل الصدقة وان لا ننزي الحمر على الخيل.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دوسرے حضرات سے صرف تین باتوں کے ساتھ خاص کیا مکمل وضو کرنا، صدقہ نہ کھانا اور گھوڑی کو گدھے سے جفتی نہ کرنا

فذهب قوم الى هذا فكرهوا انزاء الحمر على الخيل وحرموا ذلك ومنعوا منه واحتجوا بهذه الآثار.

ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے وہ گھوڑی کو گدھے سے جفتی کرنا مکروہ جانتے ہیں انہوں نے حرام قرار دیا اور اس سے روکا ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

وخالفهم في ذلك آخرون فلم يروا بذلك بأسا.

لیکن دوسرے حضرات اس سلسلے میں مخالفت کرتے ہوئے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھے

وكان من الحجة لهم في ذلك ان ذلك لو كان مكروها لكان ركوب البغال مكروها لانه لولا رغبة الناس في البغال وركوبهم اياها لما انزيت الحمر على الخيل.

اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ اگر یہ کام ناپسند ہوتا تو خچر پر سوار ہونا بھی مکروہ ہوتا کیونکہ اگر لوگوں کو خچروں اور ان پر سواری کی رغبت نہ ہوتی تو گھوڑیوں کو گدھوں سے جفتی نہ کرایا جاتا

الا ترى انه لما نهى عن اخصاء

کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب انسانوں کو خصی کرنے سے منع

marfat.com

بَنِيْ آدَمَ كُرِهَ بِذٰلِكَ اِتِّخَاذُ الْخُصْيَانِ لِاَنَّ فِيْ اِتِّخَاذِهِمْ مَا يَحْمِلُ مِنْ تَخْصِيْصِهِمْ عَلٰى اِخْصَائِهِمْ لِاَنَّ النَّاسَ اِذَا تَحَامُوْا اِتِّخَاذَهُمْ لَمْ يَرْغَبْ اَهْلُ الْفِسْقِ فِيْ اِخْصَائِهِمْ۔

کیا گیا تو اس سے خصی لوگوں (غلاموں) کو حاصل کرنا مکروہ ہو گیا کیونکہ انہیں حاصل کرنے میں لوگوں کو خصی کرنے کی رغبت ہوتی اس لیے کہ جب لوگ انہیں حاصل کرنے سے پرہیز کریں تو فاسق و فاجر لوگ ان کو خصی کرنے میں رغبت نہیں کرتے۔

۱۰۷۳۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ ثَنَا عَفِيْفُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عِيْسَى الذَّهَبِيُّ قَالَ اُتِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِخَصِيٍّ فَكَرِهَ اَنْ يَّبْتَاعَهٗ وَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُعِيْنَ عَلَى الْاِخْصَاءِ فَكُلُّ شَيْءٍ فِيْ تَرْكِ كَسْبِهٖ تَرْكٌ لِبَعْضِ اَهْلِ الْمَعَاصِيْ لِمَعْصِيَتِهِمْ فَلَا يَنْبَغِيْ كَسْبُهٗ فَلَمَّا اُجْمِعَ عَلٰى اِبَاحَةِ اِتِّخَاذِ الْبِغَالِ وَرُكُوْبِهَا دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ النَّهْيَ الَّذِيْ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ لَمْ يُرِدْ بِهِ التَّحْرِيْمَ وَلٰكِنَّهٗ اُرِيْدَ بِهٖ مَعْنًى اٰخَرَ۔

حضرت علاء بن عیسیٰ ذہبی فرماتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس ایک خصی لایا گیا تو آپ نے اس کو خریدنا ناپسند فرمایا اور ارشاد فرمایا میں خصی کرنے (کے عمل) پر مدد نہیں کرتا تو جس چیز کے کسب کو چھوڑنے سے بعض گناہگاروں کو چھوڑنا لازم آئے اس کا کسب مناسب نہیں تو جب خچر میں رکھنے اور ان پر سواری کرنے پر اتفاق ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ پہلی روایت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام کرنے کا ارادہ نہیں فرمایا بلکہ آپ نے کسی دوسری بات کا ارادہ فرمایا۔

۱۰۷۴۔ فَمِمَّا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رُكُوْبِ الْبِغَالِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا اَبَا عُمَارَةَ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ وَلّٰى سَرَعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَهُوَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ۔

خچر پر سواری کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات میں سے یہ روایت بھی ہے حضرت ابو اسحٰق سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اے ابو عمارہ! تم لوگ غزوۂ حنین کے دن بھاگ گئے تھے تو انہوں نے جواب دیا اللہ کی قسم! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے بلکہ بعض جلد باز حضرات بھاگے تھے جنہیں ہوازن کے تیر لگے اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی سفید خچر پر سوار تھے اور حضرت ابو سفیان بن حارث نے اس کی لگام پکڑ رکھی تھی آپ فرما رہے تھے "میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا (پوتا) ہوں۔"

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت شعبہ، فرماتے ہیں ہمیں حضرت ابو اسحٰق نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۷۶۔ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا علی بن الجعد قال ثنا زهیر بن ابی اسحاق عن البراء مثله۔

حضرت علی بن جعد فرماتے ہیں حضرت ابواسحٰق نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے اس کی مثل بیان کیا

۱۰۷۷۔ حدثنا فهد قال ثنا عبد الله بن صالح قال حدثنی اللیث قال حدثنی عبد الرحمن بن خالد عن ابن شهاب عن کثیر بن عباس ان اباه العباس بن عبد المطلب قال شهدت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم حنین فلزمت انا وابو سفیان بن الحارث رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم نفارقه ورسول الله صلی الله علیه وسلم علی بغلة له بیضاء اهداها له فروة بن نفاثة الجذامی۔

حضرت کثیر بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں غزوہ حنین کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا تو میں اور حضرت ابو سفیان بن حارث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے آپ سے جدا نہ ہوئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سفید خچر پر سوار تھے جو حضرت فروہ بن نفاثہ جذامی نے آپ کو بطور ہدیہ پیش کی تھی۔

۱۰۷۸۔ حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا ابراهیم بن بشار قال ثنا سفیان قال سمعت الزهری یحدث عن کثیر بن العباس عن ابیه نحوه۔

حضرت سفیان فرماتے ہیں میں نے حضرت زہری سے سنا وہ حضرت کثیر بن عباس سے اور وہ اپنے والد سے اس کی مثل بیان کرتے تھے۔

۱۰۷۹۔ حدثنا علی بن عبد الرحمن قال ثنا عفان قال ثنا عبد الواحد بن زیاد قال ثنا الحارث بن حصین قال ثنا القاسم بن عبد الرحمن عن ابیه قال قال عبد الله بن مسعود کنت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم حنین ورسول الله صلی الله علیه وسلم علی بغلته۔

حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں غزوہ حنین کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اور آپ اپنی خچر پر تھے۔

۱۰۸۰۔ حدثنا فهد قال ثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال ثنا علی بن مسهر عن یزید بن ابی زیاد عن سلیمان بن عمرو بن الاحوص عن امه قالت رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم النحر عند جمرة العقبة

حضرت سلیمان بن عمرو بن احوص اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں نے قربانی کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرۂ عقبہ کے پاس دیکھا آپ اپنی خچر پر سوار تھے۔

marfat.com

وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ۔

١٠٨١۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ وَهُوَ رَاكِبٌ عَلَى بَغْلَتِهِ۔

حضرت عبداللہ بن بشر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے پاس تشریف لائے اور آپ اپنی خچر پر سوار تھے۔

١٠٨٢۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ وَحُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ شَهْبَاءَ فَمَرَّ عَلَى حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ فَإِذَا قَبْرٌ يُعَذَّبُ صَاحِبُهُ فَحَاصَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللهَ يُسْمِعُكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خچر شہباء پر سوار تھے آپ بنو بخار کے ایک باغ کے پاس سے گزرے تو وہاں ایک قبر تھی اور صاحبِ قبر کو عذاب ہو رہا تھا خچر اُچھلی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ تم (مُردوں کو) دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذابِ قبر سُنا دے۔

١٠٨٣۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى قَالَ ثَنَا فَائِدٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى بَغْلَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْبَاءَ وَكَانَتْ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ۔

حضرت عبید اللہ بن علی بن ابو رافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خچر شہباء کو دیکھا اور وہ حضرت علی بن حسین (حضرت امام زین العابدین) رضی اللہ عنہما کے پاس تھی۔

١٠٨٤۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا فِيهِ فَمَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْهَزِمًا وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ۔

حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم نے حنین کے دن سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کیا پھر انہوں نے ایک طویل حدیث ذکر کی اس میں یہ بات بھی ہے کہ میں بھاگتا ہوا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو آپ اپنی خچر شہباء پر (سوار) تھے۔

١٠٨٥۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا

حضرت اسلم بن ابو عمران، حضرت عقبہ بن عامر رضی

ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ أَسْلَمَ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَتَهُ فَاتَّبَعْتُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خچر پر سوار ہوئے تو میں آپ کے پیچھے ہوا پھر انہوں نے حدیث ذکر کی۔

فَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِبَاحَةِ رُكُوْبِ الْبِغَالِ۔

تو خچر پر سواری کے جواز پر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ احادیث مروی ہیں۔

۱۰۸۶ - وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَشْوَعَ عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا أُتِيَ بِبَغْلَةٍ يَوْمَ الْأَضْحٰى فَرَكِبَهَا فَلَمْ يَزَلْ يُكَبِّرُ حَتّٰى أَتَى الْجَبَّانَةَ۔

اس سلسلے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے حضرت حنش بن معتمر فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا قربانی کے دن آپ کے پاس خچر لائی گئی تو آپ اس پر سوار ہوئے اور صحراء تک مسلسل تکبیر کہتے رہے۔

۱۰۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ الْجَزَّارِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَأَخَذَ بِخِطَامِ بَغْلَتِهِ فَسَأَلَهُ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ هُوَ يَوْمُكَ هٰذَا خَلِّ سَبِيْلَهَا۔

حضرت حکم فرماتے ہیں میں نے حضرت یحییٰ بن جزار سے سنا وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ قربانی کے دن اپنی سفید خچر پر نماز کے ارادے سے نکلے تو ایک شخص آیا جس نے آپ کی خچر کی لگام پکڑ کر حج اکبر کے دن سے متعلق سوال کیا آپ نے فرمایا وہ یہی دن ہے اس (خچر) کا راستہ چھوڑ دو۔

۱۰۸۸ - فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

اگر کوئی معترض کہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "یہ عمل وہ لوگ کرتے ہیں جنہیں علم نہیں" کا کیا مطلب ہے۔

قِيْلَ لَهُ قَدْ قَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي ذٰلِكَ مَعْنَاهُ أَنَّ الْخَيْلَ قَدْ جَاءَ فِي ارْتِبَاطِهَا وَاكْتِسَابِهَا وَعَلْفِهَا الْأَجْرُ وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِي الْبِغَالِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ علماء نے اس کا مطلب یوں بیان کیا ہے کہ گھوڑے کے باندھنے، اسے حاصل کرنے اور اسے چارہ دینے میں ثواب ہے جب کہ خچر میں یہ بات نہیں ہے چنانچہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑی پر گھوڑا

marfat.com

اِنَّمَا یُنْزَاُ فَرَسٌ عَلٰی فَرَسٍ حَتّٰی یَکُوْنَ عَنْھُمَا مَا فِیْہِ الْاَجْرُ وَیَحْمِلُ حِمَارًا عَلٰی فَرَسٍ فَیَکُوْنُ عَنْھُمَا بَغْلٌ لَا اَجْرَ فِیْہِ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اَیْ لِاَنَّھُمْ یَتْرُکُوْنَ بِذٰلِکَ اِنْتَاجَ مَا فِیْ اِرْتِبَاطِہٖ الْاَجْرُ وَیُنْتِجُوْنَ مَا لَا اَجْرَ فِیْ اِرْتِبَاطِہٖ۔

جست کرے اسے مال کرے اگر ان دونوں سے وہ چیز حاصل ہو جس میں ثواب ہے گھوڑی پر گدھے کی جست وہ لوگ کرواتے ہیں جو بے علم ہیں کیونکہ ان دونوں سے خچر پیدا ہوتی ہے جس میں کوئی ثواب نہیں وہ (اپنی لاعلمی کی وجہ سے) اس سے اُس بچے کا حصول چھوڑ دیتے ہیں جسے باندھنے میں ثواب ہے اور وہ ایسا جانور حاصل کرتے ہیں جسے باندھنے میں کوئی ثواب نہیں۔

۱۰۸۹- فَمِمَّا رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الثَّوَابِ فِیْ اِرْتِبَاطِ الْخَیْلِ مَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ھِشَامُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَیْلِ فَقَالَ ھِیَ لِثَلَاثَۃٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَلِرَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا مَنْ رَبَطَھَا عُدَّۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ لَوْ طَوَّلَ لَھَا فِیْ مَرْجٍ خَصِیْبٍ اَوْ رَوْضَۃٍ خَصِیْبَۃٍ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ عَدَدَ مَا اَکَلَتْ حَسَنَاتٍ وَعَدَدَ اَرْوَاثِھَا حَسَنَاتٍ وَلَوِ انْقَطَعَ طِوَلُھَا ذٰلِکَ فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَیْنِ کَتَبَ اللّٰہُ عَدَدَ اٰثَارِھَا حَسَنَاتٍ وَلَوْ مَرَّتْ بِنَھْرٍ عَجَّاجٍ لَا یُرِیْدُ السَّقْیَ بِہٖ فَشَرِبَتْ مِنْہُ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ وَمَنِ ارْتَبَطَھَا تَغَنِّیًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ یَنْسَ حَقَّ اللّٰہِ فِیْ رِقَابِھَا وَظُھُوْرِھَا کَانَتْ لَہٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ وَمَنِ ارْتَبَطَھَا فَخْرًا وَرِیَاءً وَنِوَاءً عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ کَانَتْ لَہٗ وِزْرًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالُوْا فَالْحُمُرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَمْ یَنْزِلْ عَلَیَّ فِی الْحُمُرِ شَیْءٌ اِلَّا ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ الْفَاذَّۃُ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھوڑے باندھنے کے ثواب کے سلسلے میں روایات مروی ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھوڑے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ تین قسم کے لوگوں کے لیے ہیں ایک کیلئے اجر ہے دوسرے کیلئے پردہ ہے اور تیسرے کیلئے بوجھ ہے جو شخص اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کی تیاری کے لیے گھر میں باندھتا ہے اور اسے زیادہ عرصہ تک سرسبز و شاداب چراگاہ یا سرسبز باغ میں رکھتا ہے تو جس قدر وہ کھاتا ہے اور جس قدر وہ لید کرتا ہے اس کے مطابق اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اگر وہ وہاں دیر نہ چرے بلکہ ایک یا دو ٹیلوں پر چڑھے تو اس کے قدموں کے نشانات کے مطابق اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اگر وہ ٹھاٹھیں مارتے دریا سے گزرے اور پانی پلانے کا ارادہ نہ ہو لیکن وہ اس سے پی لے تو جس قدر اس نے پیا اللہ تعالیٰ اس کے مطابق اس شخص کیلئے نیکیاں لکھ دیتا ہے اور جو شخص اسے مالداری کے حصول اور مانگنے سے بچنے کے لیے باندھتا ہے پھر اس کی گردن اور پیٹھ میں اللہ تعالیٰ کا حق نہیں بھلاتا وہ اس کے لیے جہنم کی آگ سے آڑ بنے گا اور جو آدمی اسے تکبر ریاکاری اور مسلمانوں سے دشمنی کے لیے باندھتا ہے تو وہ قیامت کے دن اس کے لیے بوجھ ہوگا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! گدھوں کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا گدھوں کے بارے میں مجھ پر اس ایک آیت کے سوا کچھ نازل نہیں ہوا جو شخص ایک ذرہ کے برابر نیکی کرے وہ اسے دیکھ لے گا (پالے گا) اور جو آدمی ایک ذرہ کے برابر برائی کرے وہ اسے بھی دیکھے گا۔

۱۰۹۰ - حدثنا يونس قال أخبرنا ابن وهب قال أخبرني عمرو بن الحارث عن بكير عن أبي صالح عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بنحو ذلك أيضا.

حضرت بکیر، حضرت ابو صالح سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۹۱ - حدثنا محمد بن عمرو قال ثنا عبد الله بن نمير عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الخيل معقود في نواصيها الخير إلى يوم القيامة.

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں سے بھلائی وابستہ ہے۔

۱۰۹۲ - حدثنا فهد قال ثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال ثنا علي بن مسهر عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

ایک دوسرے طریق سے بھی بواسطہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

۱۰۹۳ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا مسدد قال أخبرنا حماد بن زيد عن أيوب عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

حضرت ایوب، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۹۴ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي قال ثنا مالك عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

حضرت مالک، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۹۵ - حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال ثنا طلحة بن أبي سعيد أن سعيدا المقبري حدثه عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من احتبس فرسا في سبيل الله إيمانا بالله وتصديقا بموعود الله كان شبعه وريه وروثه حسنات في ميزانه يوم القيامة.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے وعدوں کی تصدیق کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے راستے میں (جہاد کے لیے) گھوڑا رکھتا ہے تو اس (گھوڑے) کا پیٹ بھر کر کھانا، سیراب ہونا اور اس کی لید، قیامت کے دن اس (شخص) کی نیکیوں میں شمار ہوں گے۔

۱۰۹۶ - حدثنا فهد قال ثنا ابن أبي مريم

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي عُتْبَةُ بْنُ اَبِي حَكِيمٍ عَنِ الْحُصَيْنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْمَهْدِيِّ عَنْ اَبِي الْمُصَبِّحِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ وَالنَّيْلُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَقَلِّدُوْهَا وَلَا تُقَلِّدُوْهَا الْاَوْتَارَ ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت کے دن تک بھلائی اور ثواب رکھا گیا ہے ان کے گلے میں ہار ڈالو لیکن تانت کا ہار نہ ڈالو۔

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ ۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک بھلائی ثواب اور غنیمت وابستہ ہے۔

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُوْنُسَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت یزید بن زریع، حضرت یونس سے روایت کرتے ہیں وہ اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ زِيَادُ بْنُ نُعَيْمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا كَبْشَةَ يُحَدِّثُ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ وَاَهْلُهَا مُعَانُوْنَ عَلَيْهَا وَالْمُنْفِقُ عَلَيْهَا كَالْبَاسِطِ يَدَيْهِ بِالصَّدَقَةِ ۔

حضرت زیادہ بن نعیم سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابوکبشہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ گھوڑوں کی پیشانیوں سے بھلائی وابستہ ہے ان کے مالک ان کی وجہ سے مشقت اٹھاتے ہیں اور ان پر خرچ کرنے والا صدقہ کرنے کے لیے ہاتھ پھیلانے والے کی طرح ہے۔

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِيْسَ وَابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلائی گھوڑوں کی پیشانیوں سے وابستہ ہے عرض کیا گیا یارسول اللہ! یہ کیسے؟ فرمایا قیامت تک ثواب اور مال غنیمت ملتا ہے

الْخَيْرُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مِمَّ ذٰلِكَ قَالَ الْأَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَزَادَ فِيهِ ابْنُ إِدْرِيسَ وَالْإِبِلُ عِزٌّ لِأَهْلِهَا وَالْغَنَمُ بَرَكَةٌ۔

گا ابن ادریس نے یہ اضافہ کیا ہے کہ اونٹ، اپنے مالکوں کے لیے باعثِ عزت اور بکریاں برکت کا سبب ہیں۔

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ ثَنَا فِطْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ وَقَفَ عَلَيْنَا عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسِنَا فَحَدَّثَنَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ أَبَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

حضرت فطر، حضرت ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت بارقی ہمارے پاس آکر ٹھہرے اور ہم ایک مجلس میں تھے انہوں نے ہم سے بیان کرتے ہوئے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ سے سنا کہ قیامت تک ہمیشہ کے لیے گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی رکھی گئی ہے۔

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عیزار بن حریث، حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ الْأَجْرَ وَالْغَنِيمَةَ۔

حضرت جابر بن عامر، حضرت عروہ بارقی سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے لفظ اجر اور غنیمت کا اضافہ کیا۔

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَالِمٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَفْطَسُ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرَشِيُّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ قَيْسٍ السَّكُونِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَهْلُهَا مُعَانُونَ عَلَيْهَا۔

حضرت سلمہ بن قیس سکونی (یا سکری) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی رکھی گئی ہے اور ان کے مالک ان پر مشقت برداشت کرتے رہیں گے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنَى اخْتِصَاصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي هَاشِمٍ بِالنَّهْيِ عَنْ إِنْزَاءِ الْحَمِيرِ عَلَى الْخَيْلِ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف بنو ہاشم کو گھوڑیوں پر گدھوں کی جست سے منع کرنے کا کیا مطلب ہے۔

maktabah.org

١١٠٥ - قِيلَ لَهُ لِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا الْمُرَجَّى هُوَ ابْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا أَبُو جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا اخْتَصَّنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِثَلَاثٍ أَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَأَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ وَأَنْ لَا نُنْزِيَ حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ قَالَ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَسَنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ صَدَقَ كَانَتِ الْخَيْلُ قَلِيلَةً فِي بَنِي هَاشِمٍ فَأَحَبَّ أَنْ تَكْثُرَ فِيهِمْ فَبَيَّنَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ بِتَفْسِيرِهِ هَذَا الْمَعْنَى الَّذِي اخْتَصَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي هَاشِمٍ أَنْ يَنْزُوا حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ وَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِلتَّحْرِيمِ وَإِنَّمَا كَانَتِ الْعِلَّةُ قِلَّةَ الْخَيْلِ فِيهِمْ فَإِذَا ارْتَفَعَتْ تِلْكَ الْعِلَّةُ وَكَثُرَتِ الْخَيْلُ فِي أَيْدِيهِمْ صَارُوا فِي ذَلِكَ كَغَيْرِهِمْ وَفِي اخْتِصَاصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ بِالنَّهْيِ عَنْ ذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى إِبَاحَتِهِ إِيَّاهُ لِغَيْرِهِمْ وَلَمَّا كَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ فِي ارْتِبَاطِ الْخَيْلِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الثَّوَابِ وَالْأَجْرِ وَسُئِلَ عَنِ ارْتِبَاطِ الْحَمِيرِ فَلَمْ يَجْعَلْ فِي ارْتِبَاطِهَا شَيْئًا وَالْبِغَالُ الَّتِي هِيَ خِلَافُ الْخَيْلِ مِثْلُهَا كَانَ مَنْ تَرَكَ أَنْ تُنْتِجَ مَا فِي ارْتِبَاطِهِ وَكَسْبِهِ ثَوَابٌ وَأَنْتَجَ مَا لَا ثَوَابَ ارْتِبَاطِهِ وَكَسْبِهِ مِنَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ.

تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صرف تین باتوں کے ساتھ خاص کیا یہ کہ ہم صدقہ نہ کھائیں، وضو مکمل کریں اور گدھے سے گھوڑی کو جفتی نہ کریں حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں پھر میں حضرت عبد اللہ بن حسن رضی اللہ عنہ سے ملا اور وہ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے میں نے ان سے یہ بات بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے) سچ فرمایا ہے بنو ہاشم میں گھوڑے کم تھے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کثرت کو پسند فرمایا، تو حضرت عبد اللہ بن حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی تفسیر سے اس بات کو واضح کر دیا جس کے سبب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ہاشم کو گدھوں سے گھوڑیوں کو جفتی کرنے سے منع فرمایا نیز یہ کہ یہ کام حرام نہیں ان کے پاس گھوڑوں کی قلت اس کا سبب تھا، جب یہ علت ختم ہو گئی اور ان کے پاس گھوڑے زیادہ ہو گئے تو وہ اس سلسلے میں دوسرے لوگوں کی طرح ہو گئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف ان کو اس بات سے منع کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ دوسروں کے لیے یہ عمل جائز ہے تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کے باندھنے میں اجر و ثواب کا ذکر فرمایا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور آپ سے گدھوں کے باندھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ان کے باندھنے میں کوئی ثواب نہ بتایا تو خچر میں جو گھوڑوں کے خلاف ہیں وہ بھی ان (گدھوں) کی مثل ہیں تو جو شخص جانوروں کے وہ بچے لینا چھوڑ دے جن کو باندھنے اور حاصل کرنے میں ثواب ہے اور وہ بچے حاصل کرے جن میں ثواب نہیں ہے تو وہ بے علم لوگوں میں سے ہے۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اِبَاحَةُ نَتَاجِ الْبِغَالِ لِبَنِيْ هَاشِمٍ وَغَيْرِهِمْ وَاِنْ كَانَ اِنْتَاجُ الْخَيْلِ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ بنو ہاشم اور ان کے غیر کے لیے خچر میں پیدا کرنا جائز ہے اگرچہ گھوڑوں کے بچے حاصل کرنا اس سے افضل ہے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے ۔

marfat.com

۱۳

كِتَابُ وُجُوْهِ الْفَيْءِ وَخُمُسِ الْغَنَائِمِ

فئ اور غنیمتوں کے خُمس کی اقسام کا بیان

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَانَ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْاٰيَةِ الْاُوْلٰى هُوَ فِيْمَا صَالَحَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ اَهْلَ الشِّرْكِ مِنَ الْاَمْوَالِ وَفِيْمَا اَخَذُوْهُ مِنْهُمْ فِيْ جِزْيَةِ رِقَابِهِمْ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ وَكَانَ مَا ذَكَرَهٗ فِي الْاٰيَةِ الثَّانِيَةِ هُوَ خُمُسُ مَا غَلَبُوْا عَلَيْهِ بِاَسْيَافِهِمْ وَمَا اَشْبَهَهٗ مِنَ الرِّكَازِ الَّذِيْ جَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُمُسَ وَتَوَاتَرَتْ بِذٰلِكَ الْاٰثَارُ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

۱۱۰۶- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جو کچھ اللہ تعالیٰ بستیوں والوں سے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے تو وہ اللہ تعالیٰ اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، قرابت داروں، یتیموں محتاجوں اور مسافروں کیلئے ہے نیز ارشاد فرمایا اور جان لو! جو کچھ تم مال غنیمت سے حاصل کرو تو بے شک اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، قرابت داروں، یتیموں محتاجوں اور مسافروں کے لیے ہے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے پہلی آیت میں جو کچھ ذکر فرمایا یہ مشرکین کے اس مال کے بارے میں ہے جس پر مسلمان، مشرکین سے صلح کریں اور وہ مال جو ان سے ان کی جانوں کے جزیہ کے طور پر حاصل کریں اور اسی قسم کے دوسرے مال سے متعلق ہے اور جو کچھ دوسری آیت میں ذکر فرمایا تو وہ اس مال کا پانچواں حصہ ہے جس پر انہوں نے اپنی تلواروں کے ذریعے غلبہ حاصل کیا یا وہ مال مدفون ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے خمس قرار دیا اس سلسلے میں آپ سے متواتر احادیث مروی ہیں۔

حضرت سعید بن میسب اور حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدفون مال میں

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ فِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ۔

خمس (پانچواں حصہ ہے)

۱۱۰۷ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ فَقَالَ لَہُ السَّائِلُ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَمَعَہٗ اَبُوْ سَلَمَةَ فَقَالَ اِنْ کَانَ مَعَہٗ فَھُوَ مَعَہٗ فَکَانَ حُکْمُ جَمِیْعِ الْفَیْءِ وَخُمُسِ الْغَنَائِمِ حُکْمًا وَاحِدًا ثُمَّ تَکَلَّمَ النَّاسُ بَعْدَ ذٰلِکَ فِیْ تَاوِیْلِ قَوْلِہٖ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ اٰیَةِ الْفَیْءِ فَلِلّٰہِ وَ فِی الْغَنِیْمَةِ فَاَنَّ لِلّٰہِ فَقَالَ بَعْضُھُمْ قَدْ وَجَبَ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ بِذٰلِکَ سَھْمٌ فِی الْفَیْءِ وَ فِیْ خُمُسِ الْغَنِیْمَةِ فَجَعَلَ ذٰلِکَ السَّھْمَ فِیْ نَفَقَةِ الْکَعْبَةِ۔

حضرت سفیان، حضرت زہری سے وہ حضرت سعید بن مسیب سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں کسی نے ان (حضرت سفیان) سے پوچھا اے ابومحمد! کیا ان کے ساتھ حضرت ابوسلمہ بھی تھے تو انہوں نے فرمایا اگر وہ ان کے ساتھ تھے تو تھے (ورنہ حضرت سعید بن مسیب تنہا بھی معتبر ہیں) تو تمام فئی اور غنیمتوں کے خمس کا ایک ہی حکم ہے پھر اس کے بعد محدثین نے آیت فئی میں "فللہ" اور آیت غنیمت میں "فان للہ" کی تاویل میں گفتگو کی ہے ان میں سے بعض نے فرمایا کہ فئی میں اللہ تعالیٰ کے لیے ایک حصہ واجب ہے اسی طرح غنیمت کے خمس میں بھی، انہوں نے اس حصے کو کعبۃ اللہ پر خرچ کے لیے قرار دیا۔

۱۱۰۸ - وَرَوَوْا ذٰلِکَ عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ کَتَبَ اِلَیَّ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ حَدَّثَنِیْ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ الرَّازِیِّ عَنِ الرَّبِیْعِ عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِالْغَنِیْمَةِ فَیَضْرِبُ بِیَدِہٖ فَمَا وَقَعَ فِیْھَا مِنْ شَیْءٍ جَعَلَہٗ لِلْکَعْبَةِ وَھُوَ سَھْمُ بَیْتِ اللّٰہِ ثُمَّ یَقْسِمُ مَا بَقِیَ عَلٰی خَمْسَةٍ فَیَکُوْنُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَھْمٌ وَ لِذِی الْقُرْبٰی سَھْمٌ وَ لِلْیَتَامٰی سَھْمٌ وَلِلْمَسَاکِیْنِ سَھْمٌ وَلِابْنِ السَّبِیْلِ سَھْمٌ قَالَ وَالَّذِیْ جَعَلَہٗ لِلْکَعْبَةِ ھُوَ السَّھْمُ الَّذِیْ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ۔

انہوں نے یہ بات حضرت ابوالعالیہ سے روایت کی ہے حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال غنیمت لایا جاتا تو آپ اس میں ہاتھ ڈالتے جو کچھ اس میں آجاتا اسے کعبہ شریف کے لیے قرار دیتے اور وہ بیت اللہ شریف کا حصہ ہوتا پھر جو کچھ بچتا اسے پانچ حصوں میں تقسیم کرتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک حصہ ہوتا آپ کے قرابت داروں کے لیے ایک حصہ ہوتا، یتیموں کے لیے ایک حصہ ہوتا، محتاجوں کے لیے ایک حصہ ہوتا اور مسافروں کے لیے ایک حصہ ہوتا، وہ (حضرت ابوالعالیہ) فرماتے ہیں کعبہ شریف کے لیے وہی حصہ قرار دیتے جو اللہ تعالیٰ کا حصہ ہوتا۔

وَذَھَبَ اٰخَرُوْنَ اِلٰی مَا اَضَافَ اللّٰہُ جَلَّ ثَنَاؤُہٗ اِلٰی نَفْسِہٖ مِنْ ذٰلِکَ اَنَّہٗ مِفْتَاحُ

دوسرے حضرات اس بات کی طرف گئے ہیں کہ اس میں سے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی طرف منسوب کیا تو وہ محض

marfat.com

كَلَامٍ اِفْتَتَحَ بِهٖ مَا اَمَرَ مِنْ قِسْمَةِ الْفَيْءِ وَخُمُسِ الْغَنَائِمِ فِيْهِ قَالُوْا وَكَذٰلِكَ مَا اَضَافَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

آغاز کلام کے لیے ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ فئی اور غنیمتوں کے خمس کی تقسیم کے حکم کا آغاز کیا یہ حضرات فرماتے ہیں کہ جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہے اس کا بھی یہی حکم ہے۔

۱۱۰۹ - وَرَوَوْا ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ بْنِ رَاشِدٍ الْبَصْرِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ الْكُوْفِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتِ الْغَنِيْمَةُ تُقْسَمُ عَلٰى خَمْسَةِ اَخْمَاسٍ فَاَرْبَعَةٌ مِّنْهَا لِمَنْ قَاتَلَ عَلَيْهَا وَخُمُسٌ وَّاحِدٌ يُقْسَمُ عَلٰى اَرْبَعَةٍ فَرُبُعٌ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِذِي الْقُرْبٰى يَعْنِيْ قَرَابَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَ لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ فَهُوَ لِقَرَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَاْخُذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخُمُسِ شَيْئًا وَالرُّبُعُ الثَّانِيْ لِلْيَتَامٰى وَالرُّبُعُ الثَّالِثُ لِلْمَسَاكِيْنِ وَالرُّبُعُ الرَّابِعُ لِابْنِ السَّبِيْلِ وَهُوَ الضَّعِيْفُ الْفَقِيْرُ الَّذِيْ يَنْزِلُ بِالْمُسْلِمِيْنَ۔

انہوں نے یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں مال غنیمت کو پانچ حصوں پر تقسیم کیا جاتا تھا ان میں سے ۴ حصے جہاد کرنے والوں کے لیے ہوتے پانچواں حصہ چار حصوں میں تقسیم ہوتا ایک حصہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نیز آپ کے قرابت داروں کے لیے ہوتا، دوسرا حصہ یتیموں کے لیے تیسرا حصہ محتاجوں کے لیے اور چوتھا حصہ مسافروں کے لیے ہوتا اور مسافروں سے وہ کمزور محتاج لوگ مراد ہیں جو مسلمانوں کے پاس آکر ٹھہرتے۔

وَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ مَعْنٰى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ مِفْتَاحُ كَلَامٍ وَاَنَّ قَوْلَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ يَجِبُ بِهٖ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ سَهْمٌ وَكَذٰلِكَ مَا اَضَافَهٗ اِلٰى مَنْ ذَكَرَهٗ فِيْ اٰيَةِ خُمُسِ الْغَنَائِمِ جَمِيْعًا۔

ایک دوسری جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی "فان للہ خمسہ" افتتاح کلام ہے اور "للرسول" کے الفاظ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حصہ واجب ہوتا ہے غنیمتوں کے خمس کے سلسلے میں جو کچھ انکی طرف مذکور ہے اس سے بھی یہی مراد ہے۔

۱۱۱۰ - وَرَوَوْا ذٰلِكَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

انہوں نے یہ بات حضرت حسن بن محمد بن علی رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے۔

۱۱۱۱ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ ثَنَا

[1] فرمایا "فان للہ خمسہ" دنیا اور آخرت میں تمہید کلام الٰہی ہے (اس کے بعد) رسول اکرم

---

[1] حضرت قیس بن مسلم فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن بن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی واعلموا انما غنمتم من شئی فان للہ خمسہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ۱۲

سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ الْآيَةَ قَالَ أَمَّا قَوْلُهُ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ فَهُوَ مِفْتَاحُ كَلَامِ اللهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَاخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ ذَوِي الْقُرْبٰى لِقَرَابَةِ الْخَلِيفَةِ وَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِيفَةِ مِنْ بَعْدِهِ ثُمَّ أَجْمَعَ رَأْيُهُمْ عَلٰى أَنْ جَعَلُوا هٰذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِي الْخَيْلِ وَالْعُدَّةِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكَانَ ذٰلِكَ فِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا۔

صلی اللہ علیہ وسلم، قرابت داروں، یتیموں محتاجوں اور مسافروں کا حصہ ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اس سلسلے میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف ہوا کسی کہنے والے نے کہا کہ قرابت داروں کا حصہ خلیفہ کے قرابت داروں کے لیے ہے کسی نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کا حصہ خلیفہ کے لیے ہے پھر اس بات پر وہ سب متفق ہو گئے کہ وہ ان دونوں حصوں کو جہاد کے لیے تیاری اور گھوڑوں پر خرچ کریں یہ بات حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے دور میں ہوئی۔

فَلَمَّا اخْتَلَفُوا فِيمَا يُقْسَمُ عَلَيْهِ الْفَيْءُ وَخُمُسُ الْغَنَائِمِ هٰذَا الْاِخْتِلَافَ فَقَالَ كُلُّ فَرِيقٍ مِنْهُمْ مَا قَدْ ذَكَرْنَا عَنْهُ وَجَبَ أَنْ نَنْظُرَ فِي ذٰلِكَ لِنَسْتَخْرِجَ مِنْ أَقْوَالِهِمْ فِيهِ قَوْلًا صَحِيحًا فَاعْتَبَرْنَا قَوْلَ الَّذِينَ ذَهَبُوا إِلٰى أَنَّهُمَا يُقْسَمَانِ عَلٰى سِتَّةِ أَسْهُمٍ وَجَعَلُوا مَا أَضَافَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلٰى نَفْسِهِ مِنْ ذٰلِكَ يَجِبُ بِهِ سَهْمٌ يُصْرَفُ فِي حَقِّ اللهِ تَعَالٰى كَمَا ذَكَرُوا هَلْ لَهُ مَعْنًى أَمْ لَا فَرَأَيْنَا الْغَنِيمَةَ قَدْ كَانَتْ مُحَرَّمَةً عَلٰى مَنْ سِوٰى هٰذِهِ الْأُمَّةِ مِنَ الْأُمَمِ ثُمَّ أَبَاحَهَا اللهُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ رَحْمَةً مِنْهُ إِيَّاهَا وَتَخْفِيفًا مِنْهُ عَنْهَا وَجَاءَتْ بِذٰلِكَ

جب اس سلسلے میں فقہاء کے درمیان مال فیٔ اور غنیمت کے خمس کی تقسیم پر اختلاف ہے اور ہر فریق نے وہ بات کہی ہے جو ہم نے ذکر کی تو ہم پر واجب ہے کہ اس سلسلے میں غور کریں تاکہ ان کے اقوال سے صحیح قول نکال سکیں پس ہم نے ان کے قول کا جائزہ لیا جو اسے چھ حصوں پر تقسیم کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جس حصے کی اپنی ذات کی طرف نسبت کی ہے اسے وہ اللہ تعالیٰ کے حق پر خرچ کرتے ہیں جیسا کہ انہوں نے ذکر کیا ہے، کہ کیا ان حضرات کے قول کا کوئی مفہوم ہے یا نہیں تو ہم نے دیکھا کہ اس امت کے علاوہ دیگر امتوں پر غنیمت حرام تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی خصوصی رحمت اور آسانی پیدا کرنے کی خاطر اس امت کے لیے حلال قرار دیا اس سلسلے میں رسول

marfat.com

الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

۱۱۱۲ - **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لَمْ تَحِلَّ الْغَنِيْمَةُ لِاَحَدٍ سُوْدِ الرُّؤُوْسِ قَبْلَنَا كَانَتِ الْغَنِيْمَةُ تَنْزِلُ النَّارُ فَتَاْكُلُهَا فَنَزَلَتْ لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِي الْكِتَابِ السَّابِقِ۔

۱۱۱۳ - **حَدَّثَنَا** حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَحِلَّ الْغَنِيْمَةُ لِقَوْمٍ سُوْدِ الرُّؤُوْسِ قَبْلَكُمْ كَانَتْ تَنْزِلُ نَارٌ مِّنَ السَّمَاءِ فَتَاْكُلُهَا حَتّٰى لَوْ كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ فَوَقَعُوْا فِي الْغَنَائِمِ فَاخْتَلَفَ بِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا ثُمَّ اِنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِي الْاَنْفَالِ فَانْتَزَعَهَا اللّٰهُ مِنْهُمْ ثُمَّ جَعَلَهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ۔

۱۱۱۴ - **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات مرو[ی] ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم سے پہلے کسی سیاہ سروں (بالوں) والی قوم کے لیے غنیمت حلال نہ تھی آسمان سے آگ اترتی اور مال غنیمت کو جلا دیتی پس آیت نازل ہو[ئی] کہ اگر اللہ تعالیٰ کا لکھا ہوا گزر نہ چکا ہوتا تو پہلے کے مطابق تمہیں عذاب پہنچتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے کسی سیاہ بالوں والی قوم کے لیے مال غنیمت حلال نہ تھا آسمان سے آگ آکر اسے جلا دیتی تھی حتیٰ کہ بدر کا دن آیا اور مسلمان مال غنیمت میں پڑ گئے اور ان میں اختلاف ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی اگر اللہ تعالیٰ کا لکھا ہوا گزر نہ چکا ہوتا تو جو کچھ تم نے (فدیہ) لیا اس کے بدلے میں بہت بڑا عذاب ہوتا پس جو مال غنیمت حاصل کرو اسے حلال اور پاکیزہ سمجھتے ہوئے کھاؤ پھر صحابہ کرام کے درمیان غنیمتوں کے بارے میں اختلاف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ان سے لے لیا پھر اسے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قرار دیا اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے غنیمتیں اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہیں۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف تشریف لے گئے اور دشمن سے مقابلہ کیا جب اللہ تعالیٰ نے ان کو بھگا دیا تو مسلمانوں کا ایک گروہ ان کے پیچھے چلا اور ان کو قتل کرنے لگا جب کہ دوسرا گروہ رسول اکرم صلی اللہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَدْرٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَلَمَّا هَزَمَهُمُ اللّٰهُ اتَّبَعَتْهُمْ طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَقْتُلُوْنَهُمْ وَاَحْدَقَتْ طَائِفَةٌ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوْلَتْ طَائِفَةٌ بِالْعَسْكَرِ وَالنَّهْبِ فَلَمَّا نَفَى اللّٰهُ الْعَدُوَّ وَرَجَعَ الَّذِيْنَ طَلَبُوْهُمْ قَالُوْا لَنَا النَّفَلُ نَحْنُ طَلَبْنَا الْعَدُوَّ وَبِنَا نَفَاهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهَزَمَهُمْ وَقَالَ الَّذِيْنَ اَحْدَقُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْتُمْ بِاَحَقَّ مِنَّا نَحْنُ اَحْدَقْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَالُ الْعَدُوُّ مِنْهُ غِرَّةً وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتَوْلَوْا عَلَى الْعَسْكَرِ وَالنَّهْبِ وَاللّٰهِ مَا اَنْتُمْ اَحَقَّ بِهٖ مِنَّا نَحْنُ حَوَيْنَاهُ وَاسْتَوْلَيْنَاهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ فَقَسَمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ عَنْ فَوَاقٍ۔

علیہ وسلم کی حفاظت کرتا تھا ایک گروہ لشکر پر غالب آیا اور ان کو لوٹنے لگا جب اللہ تعالیٰ نے دشمن کو بھگایا اور ان کے پیچھے جانے والے واپس آ گئے تو کہنے لگا مالِ غنیمت ہمارے لیے ہے کیونکہ ہم نے دشمن کا پیچھا کیا ہے اور ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو دور کیا اور بھگایا جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی تاکہ دشمن دھوکے سے آپ پر حملہ آور نہ ہو اور جنہوں نے دشمن پر غلبہ پایا اور لوٹ مار کی تھی، کہنے لگے اللہ تعالیٰ کی قسم! تم ہم سے زیادہ حق نہیں رکھتے ہم نے اسے گھیرے میں لیا اور حاصل کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے" غنیمتیں اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں اگر تم مومن ہو" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان کے درمیان برابر برابر تقسیم فرمایا۔

۱۱۱۵- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا اَبُو النَّضْرِ قَالَ ثَنَا الْاَشْجَعِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ عُبَادَةَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَسَمَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَوَاقٍ بَيْنَهُمْ وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنٰى۔

حضرت مکحول، حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا البتہ یہ فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان برابر برابر تقسیم فرمایا اور قرآن پاک کی آیت نازل ہوئی "آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں" آخر تک ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ آیت دوسرے معنیٰ میں نازل ہوئی ہے۔

marfat.com

۱۱۱۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ فِي قَوْلِهِ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ قَالَ فَاِنَّهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ غَيْرِ قِتَالٍ مِنْ دَابَّةٍ وَنَحْوِ ذٰلِكَ فَهُوَ نَفْلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا التَّاوِيْلِ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَمْرِ اَبِي بَكْرَةَ -

حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبدالملک بن سلیمان نے بیان کیا وہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں آخر تک کے بارے میں حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ مشرکین کا جو جانور لڑائی کے بغیر بھاگ کر مسلمانوں کی طرف آجائے یا اس قسم کی کوئی صورت ہو تو وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے۔ وہ فرماتے ہیں حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت اس تاویل کی صحت پر دلالت کرتی ہے۔

۱۱۱۷- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا اَبِي عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ مَنْ خَرَجَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الطَّائِفِ اَعْتَقَهُ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرَةَ مِنْهُمْ فَهُوَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ طائف کے دن جو بھی حضور علیہ السلام کی طرف آگیا آپ نے اسے آزاد کر دیا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بھی ان میں سے تھے اور وہ آپ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

۱۱۱۸- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ الْخَلِيْلِ الْكُوْفِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَعْتَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الطَّائِفِ مَنْ خَرَجَ اِلَيْهِ مِنْ عَبِيْدِ الطَّائِفِ فَكَانَ مِمَّنْ عُتِقَ يَوْمَئِذٍ اَبُوْ بَكْرَةَ وَغَيْرُهُ فَكَانُوْا مَوَالِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں طائف کے دن وہاں کا جو غلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا آپ نے اسے آزاد کر دیا اور اس دن آپ نے جن کو آزاد کیا ان میں حضرت ابو بکرہ اور دوسرے حضرات بھی تھے تو یہ حضرات آپ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

۱۱۱۹- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنِ الْفُضَيْلِ

حضرت شعبی، ثقیف کے ایک مرد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ حضرت

بْنِ مُهَلْهَلٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ وَعَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ
الشَّعْبِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيْفٍ قَالَ سَأَلْنَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَرُدَّ اِلَيْنَا
اَبُوْ بَكْرَةَ فَاَبٰى عَلَيْنَا وَقَالَ هُوَ طَلِيْقُ اللّٰهِ وَ
طَلِيْقُ رَسُوْلِهٖ اَفَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْتَقَ اَبَا بَكْرَةَ وَمَنْ
نَزَلَ اِلَيْهِ مِنْ عَبِيْدِ الطَّائِفِ عِتْقًا صَارُوْا
بِهٖ مَوَالِيَهٗ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ مِلْكَهُمْ كَانَ
وَجَبَ لَهٗ قَبْلَ الْعِتَاقِ دُوْنَ سَائِرِ مَنْ كَانَ
مَعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَنَّهُمْ اِذَا اُخِذُوْا بِغَيْرِ
قِتَالٍ كَمَا لَوْ لَمْ يُوْجِفْ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ
وَذٰلِكَ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ
مَنْ سِوَاهُ مِمَّنْ كَانَ مَعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَدْ
قَالَ قَوْمٌ اِنَّ تَاْوِيْلَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اُرِيْدَ بِهٖ
مَعْنًى غَيْرُ هٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ۔

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ
سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى
قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ
ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ
بَدْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا فَذَهَبَ شُبَّانُ
الرِّجَالِ وَجَلَسَ شُيُوْخٌ تَحْتَ الرَّايَاتِ فَلَمَّا
كَانَتِ الْغَنِيْمَةُ جَاءَ الشُّبَّانُ يَطْلُبُوْنَ نَفْلَهُمْ
فَقَالَ الشُّيُوْخُ لَا تَسْتَاْثِرُوْا عَلَيْنَا فَاِنَّا كُنَّا
تَحْتَ الرَّايَاتِ وَلَوِ انْهَزَمْتُمْ كُنَّا رِدْءًا لَّكُمْ
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ
فَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ كَمَا اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ
بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کو ہماری طرف لوٹا دیں تو آپ نے انکار فرمایا اور ارشاد فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا آزاد کردہ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی طرف سے آزاد شدہ ہے تو کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرہ اور طائف کی طرف سے آنے والے دوسرے غلاموں کو اس طرح آزاد کیا کہ اس سے وہ آپ کے موالی (آزاد کردہ غلام) بن گئے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کو آزاد کرنے سے پہلے ہی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی ملک حاصل ہو چکی تھی باقی مسلمانوں کی حاصل نہ تھی اور جب وہ لڑائی کے بغیر پکڑے جائیں جیسا کہ وہ مال جس پر گھوڑے اور سواریاں دوڑائی نہیں گئیں تو یہ صرف سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں آپ کے ساتھ دوسرے مسلمانوں کو ان کی ملک حاصل نہیں ہوتی ایک جماعت کہتی ہے کہ اس آیت سے ان دو معنوں کے علاوہ مفہوم مراد لیا گیا ہے۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب بدر کا دن ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایسا ایسا کرے گا اس کے لیے اتنا اتنا اجر ہے پس نوجوان صحابہ کرام چلے گئے اور ضعیف العمر جھنڈوں کے نیچے بیٹھے رہے جب غنیمت کا مال آیا تو نوجوانوں نے آکر اپنا اپنا حصہ مانگنا شروع کیا بزرگوں نے کہا کہ تمہیں ہم پر ترجیح نہیں ہے ہم جھنڈوں کے نیچے تھے اگر تمہیں شکست ہوتی تو ہم تمہارے لیے رکاوٹ (آڑ) بنے ہوئے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں" آپ نے یہ آیت پڑھی یہاں تک کہ آپ اس مقام پر پہنچے "جیسا کہ آپ کا رب آپ کو گھر سے حق کے ساتھ باہر لایا اور بے شک ایک گروہ ناپسند کرتا تھا" آپ فرما رہے تھے کہ اس معاملے میں اطاعت کرو جیسا کہ تم میرے کام کا نتیجہ دیکھ رہے ہو کہ جب تم (گھروں سے) نکلنے تو ناخوش تھے۔

marfat.com

كَارِهُوْنَ يَقُوْلُ اَطِيْعُوْا فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ كَمَا رَاَيْتُمْ عَاقِبَةَ اَمْرِيْ حَيْثُ خَرَجْتُمْ وَاَنْتُمْ كَارِهُوْنَ فَقَسَمَ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ اَفَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَسَمَهٗ كُلَّهٗ بَيْنَهُمْ كَمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ وَكَانَ مَا اَضَافَهُ اللّٰهُ اِلٰى نَفْسِهٖ عَلٰى سَبِيْلِ الْغَرَضِ وَمَا اَضَافَهٗ اِلٰى رَسُوْلِهٖ عَلٰى سَبِيْلِ التَّمْلِيْكِ. وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ وَجْهٌ اٰخَرُ اَيْضًا.

١١٢١ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَزَلَتْ فِيَّ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ اَصَبْتُ سَيْفًا يَوْمَ بَدْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيْهِ فَقَالَ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهٗ ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيْهِ فَقَالَ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهٗ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيْهِ فَقَالَ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهٗ اَتُجْعَلُ كَمَنْ لَّا غِنٰى لَهٗ اَوْ قَالَ اَوَجُعِلَ كَمَنْ لَا غِنٰى لَهٗ اَلشَّكُّ مِنَ ابْنِ مَرْزُوْقٍ قَالَ وَنَزَلَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ.

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ كُلِّهَا الَّتِيْ اِبَاحَةُ الْغَنَائِمِ اِنَّمَا جُعِلَتْ فِيْ بَدْءِ تَحْلِيْلِهَا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ فَلَمْ يَكُنْ مَا اَضَافَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى مِنْهَا اِلٰى نَفْسِهٖ عَلٰى اَنْ يُّصْرَفَ شَيْءٌ مِّنْهَا فِيْ حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيُصْرَفُ ذٰلِكَ فِيْ ذٰلِكَ الْحَقِّ بِعَيْنِهٖ لَا يَجُوْزُ اَنْ يُّتَعَدّٰى اِلٰى غَيْرِهٖ وَيُصْرَفُ بِعَيْنِهَا اِلٰى سَهْمٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَكُوْنُ مُقَسَّمَةً عَلٰى سَهْمَيْنِ مَصْرُوْفَةً فِيْ وَجْهَيْنِ بَلْ جُعِلَتْ كُلُّهَا

پس آپ نے ان کے درمیان برابر تقسیم فرمایا تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ جوں ہی اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ "آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں" نازل فرمائی تو آپ نے تمام مال ان کے درمیان تقسیم فرما دیا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا وہ فرض ہے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جس کی نسبت کی وہ تملیک (مالک بنانے) کے طور پر۔ اس سلسلے میں ایک اور مفہوم بھی بیان کیا گیا ہے۔

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے بارے میں چار آیات نازل ہوئی ہیں مجھے بدر کے دن ایک تلوار ملی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) یہ مجھے عطا کیجئے آپ نے فرمایا اسے جہاں سے لیا ہے وہاں ہی رکھ دو میں پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تلوار مجھے عطا کیجئے آپ نے فرمایا اسے وہیں رکھو جہاں سے تم نے اسے لیا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ مجھے عطا کیجئے آپ نے فرمایا اسے وہاں ہی رکھیں جہاں سے لیا ہے کیا تجھے اس شخص کی طرح قرار دیا جائے جو مالدار نہیں یا فرمایا اسے اس کی طرح کر دیا جائے جسے مالداری حاصل نہیں (ابن مرزوق کو شک ہے) وہ فرماتے ہیں اس پر آیت کریمہ "اور آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں" نازل ہوتی۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان تمام روایات میں غنیمتوں کے حلال ہونے کا جو ذکر ہے تو وہ ابتداء میں اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قرار دیا گیا پس اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اپنی ذات کی طرف منسوب کیا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے حق پر خرچ کیا جائے وہ بعینہ اس کے حق پر خرچ کیا جائے اور کسی دوسری طرف اس کا پھرنا جائز نہ ہو، اور اسے بعینہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے کی طرف پھیرا جائے اور اس کو دو حصوں پر تقسیم کر کے دو جگہوں پر خرچ کیا جائے بلکہ یہ تمام مال ایک ہی مصرف پر خرچ کیا جائے گا وہ یہ

مُتَصَرِّفَةً فِيْ وَجْهٍ وَّاحِدٍ وَّهُوَ اَنْ جُعِلَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْتَأْثِرْ بِهَا عَلٰى اَصْحَابِهٖ وَلَمْ يَخُصَّ بِهَا بَعْضَهُمْ دُوْنَ بَعْضٍ بَلْ عَمَّهُمْ بِهَا جَمِيْعًا وَسَوّٰى بَيْنَهُمْ فِيْهَا وَلَمْ يُخْرِجْ مِنْهَا لِلّٰهِ خُمُسًا لِاَنَّ اٰيَةَ الْخُمُسِ فِي الْاَفْيَاءِ وَاٰيَةَ الْغَنَائِمِ لَمْ تَكُنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ حِيْنَئِذٍ فَفِيْمَا ذَكَرْنَا مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ لَمَّا نَزَلَتْ اٰيَةُ الْغَنَائِمِ وَهِيَ الَّتِيْ وَقَعَ فِيْ تَاْوِيْلِهَا مِنَ الْاِخْتِلَافِ مَا قَدْ ذَكَرْنَا اَنْ لَّا يَكُوْنَ مَا اَضَافَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهَا اِلٰى نَفْسِهٖ مِنَ الْغَنَائِمِ يَجِبُ بِهٖ لِلّٰهِ فِيْهَا سَهْمٌ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ السَّهْمُ خِلَافَ سَهْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا وَلٰكِنَّهٗ كَانَ مِنْهُ عَلٰى اَنَّهٗ لَهٗ عَزَّ وَجَلَّ فَرْضٌ اَنْ يُّقْسَمَ عَلٰى مَا سَمَّاهُ مِنَ الْوُجُوْهِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فَبَطَلَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّ الْغَنِيْمَةَ تُقْسَمُ عَلٰى سِتَّةِ اَسْهُمٍ.

۱۱۲۲- ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّهَا تُقْسَمُ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَسْهُمٍ اِلٰى مَا احْتَجُّوْا بِهٖ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ فِيْ صَدْرِ هٰذَا الْكِتَابِ وَاِنْ كَانَ خَبَرًا مُنْقَطِعًا لَا يَثْبُتُ مِثْلُهٗ غَيْرَ اَنَّ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ بِالْاٰثَارِ يَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ صَحِيْحٌ وَاَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاِنْ كَانَ لَمْ يَكُنْ رَاٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاِنَّمَا اَخَذَ ذٰلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ وَّعِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

۱۱۲۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ فَهْمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ

کہ اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ قرار دیا جائے پھر آپ اس کے ساتھ نہ تو صحابہ کرام کو ترجیح دیں اور نہ بعض کو چھوڑ کر دوسرے بعض کے لیے اسے خاص کریں بلکہ ان سب کو عطا فرمائیں اور ان کے درمیان برابر تقسیم کریں اور اس میں سے اللہ تعالیٰ کے لیے پانچواں حصہ نہ نکالا جائے کیونکہ آیت خمس مال فئی کے بارے میں نازل ہوئی اور اس وقت تک آپ پر غنیمتوں کے بارے میں آیت نازل نہیں ہوئی تھی تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ جب غنیمتوں والی آیت نازل ہوئی اور یہ وہ ہے جس کی تاویل میں اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے غنیمتوں سے اپنی ذات کی طرف منسوب کیا اس سے اللہ تعالیٰ کے لیے ایسا حصہ ثابت نہیں ہوتا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ کے خلاف ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کا حصہ ان لوگوں پر تقسیم ہونا چاہیے جن کا ہم نے ذکر کیا اس سے ان لوگوں کا قول باطل ہو گیا جن کے نزدیک غنیمت کو چھ حصوں پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

پھر ہم نے ان لوگوں کے قول کی طرف رجوع کیا جن کے نزدیک اسے چار حصوں میں تقسیم کیا جائے انہوں نے اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا ہے جسے ہم نے باب کے شروع میں نقل کیا ہے اگرچہ یہ حدیث منقطع ہے اور اس قسم کی روایت ثابت نہیں ہوتی لیکن روایات کا علم رکھنے والی ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ صحیح ہے اور علی بن ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اگرچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو نہیں دیکھا لیکن انہوں نے یہ روایت حضرت مجاہد اور حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہما سے لی ہے۔

حضرت علی بن حسین بن عبدالرحمن فرماتے ہیں میں نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے سنا فرماتے تھے اگر کوئی

marfat.com

ابن حنبل يقول لو ان رجلا رحل الى مصر فانصرف منها بكتاب التاويل لمعاوية بن صالح ما رايت رحلته ذهبت باطلة فوجدنا ما اضيف الى رسول الله صلى الله عليه وسلم والتحية في اية الانفال قد كان على التمليك لا على ما سواه فقد كان في هذا حجة قاطعة تغنينا عن الاحتجاج بما سواها على اهل هذا القول ولكنا نريد في الاحتجاج عليهم فنقول قد وجدنا الله عز وجل اضاف الى رسوله صلى الله عليه وسلم شيئا من الفيء في غير الايتين اللتين قدمنا ذكرهما في اول هذا الباب فكان ذلك على التمليك منه اياه ما اضافه اليه من ذلك عز وجل قال ما افاء الله على رسوله منهم فما اوجفتم عليه من خيل ولا ركاب۔

شخص مصر جاکر معاویہ بن صالح کی "کتاب التاویل" لے آئے تو میں اس کے اس سفر کو بے فائدہ نہیں سمجھتا پس ہم نے یوں پایا کہ آیت انفال میں جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہے وہ محض تملیک کے لیے ہے کوئی دوسرا مفہوم نہیں اس میں قطعی دلیل ہے جو ہمیں کسی دوسری دلیل کے ساتھ ان لوگوں کے خلاف استدلال سے بے نیاز کر دیتی ہے لیکن ہم ان کے خلاف مزید دلیل پیش کرنا چاہتے ہیں پس ہم کہتے کہ جن دو آیتوں کا ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا ہے ان کے علاوہ آیات میں بھی اللہ تعالیٰ نے فیٔ کا کچھ حصہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا ہے اس سے مراد بھی "تملیک" ہے ارشاد خداوندی ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کفار سے بطور فیٔ عطا فرمایا تو تم نے اس پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے۔

١١٢٤- حدثنا يزيد بن سنان وابو امية قالا ثنا بشر بن عمر الزهراني قال ثنا مالك بن انس عن ابن شهاب عن مالك بن اوس النصري قال ارسل الى عمر بن الخطاب رضي الله عنه فقال انه قد حضر المدينة اهل ابيات قومك وقد امرنا لهم برضخ فاقسمه بينهم فبينا انا كذلك اذ جاءه حاجبه يرفا فقال هذا عثمان وعبد الرحمن وسعد والزبير وطلحة يستاذنون عليك فقال ائذن لهم ثم مكثنا ساعة فقال هذا العباس وعلي يستاذنان عليك فقال ائذن لهما فدخل العباس قال يا امير المؤمنين اقض بيني وبين هذا الرجل وهما حينئذ فيما افاء الله على رسوله من اموال بني النضير فقال القوم

حضرت مالک بن اوس نصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا اور فرمایا کہ آپ کی قوم کے کچھ خاندان مدینہ طیبہ میں آئے ہیں اور ہم نے انہیں عطا کرنے کا فیصلہ کیا ہے لہٰذا آپ ان میں تقسیم فرمائیں (فرماتے ہیں) ہم اسی حالت میں تھے کہ آپ کا دربان یرفا آگیا اس نے کہا حضرت عثمان، عبد الرحمٰن بن سعد، زبیر اور طلحہ رضی اللہ عنہم آپ کے پاس آنے کی اجازت طلب کرتے ہیں فرمایا انہیں اجازت دو پھر ہم کچھ دیر ٹھہرے تو اس (دربان) نے کہا حضرت عباس اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما آپ کی خدمت میں حاضری کی اجازت مانگتے ہیں آپ نے فرمایا ان کو اجازت دو حضرت عباس رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور فرمایا اے امیر المومنین میرے اور اس شخص کے درمیان فیصلہ کیجیے وہ دونوں اسی وقت بنو نضیر سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونے والے مال فی میں جھگڑ رہے تھے، حاضرین نے کہا اے امیر المومنین

اِقْضِ بَيْنَهُمَا يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَأَرِحْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَنْ صَاحِبِهِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنْشُدُكُمُ اللهَ الَّذِيْ بِإِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوْا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ لَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّيْ سَأُخْبِرُكُمْ عَنْ هٰذَا الْفَيْءِ إِنَّ اللهَ خَصَّ نَبِيَّهُ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ غَيْرَهُ فَقَالَ مَا أَفَاءَ اللهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَوَاللهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ وَلَقَدْ قَسَمَهَا بَيْنَكُمْ وَبَثَّهَا فِيْكُمْ حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ وَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهُ عَلٰى أَهْلِهِ رِزْقَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْمَعُ مَا بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ وَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهُ عَلٰى أَهْلِهِ رِزْقَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْمَعُ مَا بَقِيَ مَجْمَعَ مَالِ اللهِ أَفَلَا تَرٰى أَنَّ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أَفَاءَ اللهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ هُوَ عَلٰى فِيْءٍ تَمْلِيْكِهِ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ سَائِرِ النَّاسِ لَيْسَ عَلٰى مِفْتَاحِ الْكَلَامِ الَّذِيْ لَا يَجِبُ لَهُ بِهِ مِلْكٌ فَكَذٰلِكَ مَا أَضَافَهُ إِلَيْهِ أَيْضًا فِيْ آيَةِ الْفَيْءِ وَفِيْ آيَةِ الْغَنِيْمَةِ اللَّتَيْنِ قَدَّمْنَا ذِكْرَهُمَا فِيْ صَدْرِ هٰذَا الْكِتَابِ هُوَ عَلَى التَّمْلِيْكِ مِنْهُ لَهُ لَيْسَ عَلٰى افْتِتَاحِ الْكَلَامِ الَّذِيْ لَا يَجِبُ لَهُ بِهِ مِلْكٌ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْفَيْءَ وَالْخُمُسَ مِنَ الْغَنَائِمِ قَدْ كَانَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفَانِ فِيْ خَمْسَةِ أَوْجُهٍ لَا فِيْ أَكْثَرَ مِنْهَا وَلَا فِيْمَا دُوْنَهَا.

ان کے درمیان فیصلہ کیجئے اور ان دونوں میں سے ہر ایک کو دوسرے کی طرف سے راحت پہنچائیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں تمہیں اس ذات کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری (انبیاء کرام) کی وراثت نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے ان سب نے کہا (ہاں) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی ہے پھر آپ نے ان دونوں حضرات سے یہی بات فرمائی ہے تو انہوں نے بھی جواباً "ہاں" فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا عنقریب میں تمہیں اس مال فئی کے بارے میں خبر دوں گا بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک چیز کے ساتھ خاص فرمایا وہ کسی اور کو نہیں دی ارشاد خداوندی ہے "جو مال اللہ تعالیٰ نے ان کفار سے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دلایا تم نے اس پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے اللہ تعالیٰ کی قسم! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مال تمہارے علاوہ کسی کے لیے اٹھا نہیں رکھا اور نہ ہی تم پر کسی کو ترجیح دی ہے آپ نے وہ مال تم لوگوں میں تقسیم کر دیا اور پھیلا دیا حتی کہ اس سے یہ مال باقی رہ گیا آپ اس میں سے اپنے گھر والوں پر سال بھر خرچ فرماتے تھے پھر باقی مال کو اللہ تعالیٰ کا مال قرار دے کر جمع فرماتے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی "جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کفار سے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دلایا یہ اس فئی کے بارے ہیں جس کی ملکیت صرف سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوئی دوسرے لوگوں کو نہیں، اور یہ افتتاح کلام کے لیے نہیں کہ اس کے ساتھ ملک واجب نہ ہو اسی طرح آیت فئی اور آیت غنیمت جو ہم نے پہلے ذکر کی ہیں ان میں بھی آپ کی طرف نسبت تملیک کے طور پر ہے ایسے افتتاح کلام کے طور پر نہیں جس کے سبب آپ کے لیے اس کی ملک واجب نہیں ہوتی تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہو گیا کہ فئی اور غنیمتوں کا خمس سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پانچ مصارف پر صرف ہوتے تھے نہ اس سے زیادہ پر اور نہ کم پر۔

marfat.com

۱۱۲۵ - وَقَدْ كَتَبَ إِلَيَّ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُحَدِّثُنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُفَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ الْمَغَانِمَ تُجَزَّأُ خَمْسَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ تُسْهَمُ عَلَيْهَا فَمَا كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ لَهُ يَتَخَيَّرُ.

اور حضرت علی بن عبد العزیز نے مجھے (امام طحاوی کو) لکھا وہ اپنی سند سے روایت کرتے ہوئے حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ غنیمتیں پانچ حصوں میں تقسیم ہوتی تھیں پھر ان میں سے ہر ایک کو حصہ ملتا تھا جو کچھ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملتا وہ آپ ہی کے لیے ہوتا کسی اور کے لیے جمع نہ کیا جاتا۔

۱۱۲۶ - ثُمَّ حَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا أَبِي وَسَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ فَذَكَرَا بِإِسْنَادِهِ وَمَتْنِهِ مِثْلَهُ.

پھر مجھ (امام طحاوی) سے یہی حدیث یحیی بن عثمان نے بیان کی وہ فرماتے ہیں میرے والد اور سعید بن عفیر نے ہم سے بیان کیا۔ پھر انہوں نے ان دونوں کی سند اور متن کے ساتھ ذکر کیا

۱۱۲۷ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَمَا كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ لَهُ وَيُقْسَمُ الْبَقِيَّةُ بَيْنَهُمْ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ.

حضرت ابن مبارک فرماتے ہیں ہمیں ابن لہیعہ نے خبر دیتے ہوئے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ آپ ہی کے لیے ہوتا اور باقی ماندہ ان حضرات میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ یہی بات حضرت یحیی بن جزار اور عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے۔

۱۱۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ الْجَزَّارِ يَقُولُ سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمُسُ الْخُمُسِ.

حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے یحیی بن جزار سے سنا وہ فرماتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ، خمس کا خمس (یا پانچویں حصہ کا پانچواں حصہ) ہوتا تھا۔

۱۱۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ خُمُسُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَخُمُسُ الرَّسُولِ وَاحِدٌ. ثُمَّ تَكَلَّمُوا فِي تَأْوِيلِ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِذِي الْقُرْبَى مِنْهُمْ.

حضرت عبد الملک بن ابو سلیمان، حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا پانچواں حصہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچواں حصہ ایک ہی چیز ہے۔ پھر محدثین نے ارشاد خداوندی "اور ان میں سے قرابت داروں کے لیے" کے مفہوم سے متعلق گفتگو کی ہے۔

marfat.com

١١٣٠- فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُمْ بَنُو هَاشِمٍ الَّذِيْنَ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الصَّدَقَةَ لَا مَنْ سِوَاهُمْ مِنْ ذَوِيْ قُرْبٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ مِنَ الْفَيْءِ وَمِنْ خُمُسِ الْغَنَائِمِ مَا جُعِلَ لَهُمْ مِنْهَا بَدَلًا مِمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ الصَّدَقَةِ وَقَالَ قَوْمٌ هُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً دُوْنَ مَنْ سِوَاهُمْ مِنْ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١١٣١- وَقَالَ قَوْمٌ هُمْ قُرَيْشٌ كُلُّهَا الَّذِيْنَ يَجْمَعُهُ وَإِيَّاهُمْ أَقْصٰى اٰبَائِهٖ مِنْ قُرَيْشٍ دُوْنَ مَنْ سِوَاهُمْ مِمَّنْ يُقَارِبُهٗ مِنْ قِبَلِ أُمَّهَاتِهٖ مِمَّنْ لَيْسَ مِنْ قُرَيْشٍ غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ أَنْ يَعُمَّهُمْ إِنَّمَا كَانَ عَلَيْهِ أَنْ يُعْطِيَ مَنْ رَأٰى إِعْطَاءَهٗ مِنْهُمْ دُوْنَ بَقِيَّتِهِمْ۔

١١٣٢- وَقَالَ قَوْمٌ هُمْ قَرَابَتُهٗ مِنْ قِبَلِ اٰبَائِهٖ إِلٰى أَقْصٰى أَبٍ لَهٗ مِنْ قُرَيْشٍ وَمِنْ قِبَلِ أُمَّهَاتِهٖ إِلٰى أَقْصٰى أُمٍّ لِكُلِّ أُمٍّ مِنْهُنَّ مِنَ الْعَشِيْرَةِ الَّتِيْ هِيَ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ أَنْ يَعُمَّهُمْ بِعَطِيَّتِهٖ إِنَّمَا يُعْطِيْ مَنْ رَأٰى إِعْطَاءَهٗ مِنْهُمْ۔

١١٣٣- وَقَدِ احْتَجَّ كُلُّ فَرِيْقٍ مِنْهُمْ لِمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا سَنَذْكُرُهٗ فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا وَنَذْكُرُ مَعَ ذٰلِكَ مَا يَلْزَمُهٗ مِنْ مَذْهَبِهٖ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَأَمَّا أَهْلُ الْقَوْلِ الْأَوَّلِ الَّذِيْنَ جَعَلُوْهُ لِبَنِيْ هَاشِمٍ خَاصَّةً۔

١١٣٤- فَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اخْتَصَّهُمْ بِذٰلِكَ بِتَحْرِيْمِ الصَّدَقَةِ عَلَيْهِمْ فَإِنَّ قَوْلَهُمْ هٰذَا عِنْدَنَا فَاسِدٌ لِأَنَّهٗ

ان میں سے بعض نے فرمایا کہ اس سے بنو ہاشم مراد ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے صدقہ حرام کیا ہے ان کے علاوہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے قرابت دار مراد نہیں ہیں ان (بنو ہاشم) کے لیے اللہ تعالیٰ نے مال فئی اور غنیمتوں کے خمس سے حصہ مقرر فرمایا یہ اس صدقہ کا بدلہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ان پر حرام فرمایا، بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس سے صرف بنو ہاشم اور بنو مطلب مراد ہیں ان کے علاوہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے رشتہ دار مراد نہیں ہیں۔

کچھ حضرات نے فرمایا اس سے وہ تمام قریش مراد ہیں جو ان (بنو ہاشم) کے ساتھ جد اعلیٰ قریش پر اکٹھے ہو جاتے ہیں اس میں آپ کے وہ رشتہ دار داخل نہیں جو ماؤں کی طرف سے آپ کے قریبی ہیں لیکن قریش نہیں ہیں، لیکن آپ پر واجب نہیں تھا کہ ان سب کو عطا کریں بلکہ آپ جس کو دینا مناسب سمجھتے اس کو عطا کرنا واجب تھا دوسروں کو نہیں۔

بعض حضرات کے نزدیک اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو آپ کے آباؤ واجداد کی طرف سے قریش کے آخری باپ تک آپ سے رشتہ رکھتے ہوں اور آپ کی ماؤں کی طرف سے اس قبیلہ کی آخری ماں تک جس قبیلہ سے اس کا تعلق ہے البتہ ان سب کو دینا بھی واجب نہ تھا بلکہ آپ جسے مناسب سمجھتے عطا فرمائے۔

ان میں سے ہر مسلک والے نے اپنے موقف پر استدلال کیا ہے جسے ہم اپنی اس کتاب میں عنقریب ذکر کریں گے اس کے ساتھ ہی ہم وہ بات بھی ذکر کریں گے جو ان کے مذہب سے لازم آتی ہے (ان شاء اللہ تعالیٰ) پہلے قول والے جنہوں نے اسے صرف بنو ہاشم کے لیے قرار دیا ہے۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صدقہ کے حرام ہونے کے سلسلے میں انہیں مختص کیا لیکن ہمارے نزدیک ان کا یہ قول صحیح نہیں کیونکہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَرَّمَتِ الصَّدَقَةُ عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَدْ حَرَّمَهَا عَلٰى مَوَالِيْهِمْ كَتَحْرِيْمِهِ اِيَّاهَا عَلَيْهِمْ وَتَوَاتَرَتْ عَنْهُ الْاٰثَارُ بِذٰلِكَ۔

علیہ وسلم نے جب بنو ہاشم پر صدقہ حرام کیا تو جس طرح ان پر حرام فرمایا اسی طرح ان کے غلاموں پر بھی حرام کیا ہے اس سلسلے میں متواتر روایات مروی ہیں

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْمِقْسَمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُسْتُعْمِلَ اَرْقَمُ بْنُ اَرْقَمَ عَلَى الصَّدَقَاتِ فَاسْتَتْبَعَ اَبَا رَافِعٍ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا رَافِعٍ اِنَّ الصَّدَقَةَ حَرَامٌ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔

حضرت مقسم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ارقم بن ارقم رضی اللہ عنہ کو صدقات پر عامل مقرر کیا گیا ہے تو انہوں نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ لے جانا چاہا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا اے ابو رافع! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر صدقہ حرام ہے اور قوم کا غلام انہی میں سے ہوتا ہے۔

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِاَبِيْ رَافِعٍ اَصْحِبْنِيْ كَيْمَا تُصِيْبَ مِنْهَا فَقَالَ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا يَحِلُّ لَهُمُ الصَّدَقَةُ وَاِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔

حضرت حکم، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع کے بیٹے سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے والد سے کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مخزوم کے ایک شخص کو صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو انہوں نے کہا اے ابو رافع! آپ بھی میرے ساتھ چلیں تاکہ آپ کو بھی کچھ حاصل ہو انہوں نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیے بغیر نہیں جا سکتا پھر وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور یہ معاملہ ذکر کیا آپ نے فرمایا آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے صدقہ حلال نہیں اور کسی قوم کا غلام ان ہی میں سے ہوتا ہے۔

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ كُلْثُوْمٍ ابْنَةِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت ورقاء بن عمر، حضرت عطاء بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ ہمارے ایک آزاد کردہ غلام

فقالت ان مولى لنا يقال له هرمز او كيسان اخبر انه مر على رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فدعاني فقال يا فلان انا اهل بيت قد نهينا ان ناكل الصدقة وان مولى القوم من انفسهم فلا ناكل الصدقة فلما كانت الصدقة المحرمة على بني هاشم قد دخل فيهم مواليهم ولم يدخل مواليهم معهم في سهم ذوي القربى باتفاق المسلمين ثبت بذلك فساد قول من قال انما جعلت لذوي القربى في اية الفيء وفي اية خمس الغنيمة بدلا مما حرم عليهم الصدقة.

ہرمز یا (فرمایا) کیسان نے خبر دی کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے فرماتے ہیں مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر فرمایا اے فلاں ہم اہل بیت کو صدقہ کھانے سے روکا گیا ہے اور قوم کا غلام ان ہی میں سے ہوتا ہے لہذا تم بھی صدقہ نہ کھانا تو جب صدقہ کے حرام ہونے کے سلسلے میں بنو ہاشم میں ان کے غلام بھی شامل ہیں اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ قرابت داروں کے حصے میں ان کے ساتھ غلام شامل نہیں تو اس سے ان لوگوں کے قول کا فساد ثابت ہو گیا جو کہتے ہیں کہ آیت فئ اور خمس غنیمت کی آیت میں قرابت داروں کا حصہ ان پر صدقہ کے حرام ہونے کے بدلے میں رکھا گیا ہے۔

ويفسد هذا القول ايضا من جهة اخرى وذلك انا راينا الصدقة لو كانت حلالا لبني هاشم كهي لجميع المسلمين لكانت حراما على اغنيائهم كحرمتها على اغنياء جميع المسلمين ممن سواهم وقد راينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ادخل بني هاشم في سهم ذوي القربى جميعا وفيهم العباس بن عبد المطلب وقد كان موسرا في الجاهلية والاسلام جميعا الا ترى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد تعجل منه زكوة ماله عامين فلما راينا يساره لم يمنعه من سهم ذوي القربى وكان ذلك اليسار يمنعه من الصدقة قبل تحريم الله اياها على بني هاشم فدل ذلك ان سهم ذوي القربى لم يجعل لمن يجعل له خلفا من الصدقة التي

یہ قول ایک اور وجہ سے بھی فاسد ہو جاتا ہے وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر صدقہ بنو ہاشم کے لیے بھی حلال ہوتا جس طرح تمام مسلمانوں کے لیے حلال ہے تو ان کے مالداروں پر حرام ہوتا جس طرح دیگر مسلمانوں کے مالداروں پر حرام ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابت داروں کے حصے میں تمام بنو ہاشم کو داخل فرمایا اور ان میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں حالانکہ وہ دور جاہلیت اور اسلام کے دور میں بھی مالدار تھے کیا تم نہیں دیکھتے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دو سال کی زکوٰۃ پیشگی وصول فرمائی تو جب ہم نے دیکھا کہ ان کی مالداری نے ان کو قرابت داروں کے حصے سے محروم نہیں کیا حالانکہ یہ مالداری بنو ہاشم پر صدقہ کے حرام ہونے سے پہلے بھی ان کے لیے صدقہ کو حرام کرتی تھی تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جن لوگوں کے لیے یہ حصہ مقرر کیا گیا حرمت صدقہ کے بدلے میں مقرر نہیں کیا گیا اور جو لوگ اس بات کی طرف گئے ہیں کہ اس

حُرِّمَتْ عَلَيْهِ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى اَنَّ ذَوِي الْقُرْبٰى فِي الْاٰيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَدَّمْنَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْكِتَابِ هُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً فَاِنَّهُمْ اِحْتَجُّوْا لِقَوْلِهِمْ بِمَا رَوٰى جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ۔

باب کے شروع میں مذکور روایتوں میں جن قرابت داروں کا ذکر ہے وہ صرف بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں انہوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ الْبَغْدَادِيَّانِ قَالَا ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى بِهٖ اَعْطٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَّبَنِي الْمُطَّلِبِ وَلَمْ يُعْطِ بَنِيْ اُمَيَّةَ شَيْئًا فَاَتَيْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ هَاشِمٍ فَضَّلَهُمُ اللّٰهُ بِكَ فَمَا بَالُنَا وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَاِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ فِي النَّسَبِ شَيْءٌ وَّاحِدٌ فَقَالَ اِنَّ بَنِي الْمُطَّلِبِ لَمْ يُفَارِقُوْنِيْ

حضرت سعید بن مسیب، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی علیہ وسلم نے قرابت داروں کا حصہ تقسیم فرمایا تو وہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ہی کو دیا بنو امیہ کو کچھ بھی نہ دیا (چنانچہ) میں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ان بنو ہاشم کو تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی وجہ سے فضیلت دی ہے لیکن ہمارا اور بنو مطلب کا کیا معاملہ ہے وہ اور ہم نسب میں برابر ہیں آپ نے فرمایا وہ (بنو مطلب) جاہلیت اور اسلام دونوں وقتوں میں مجھ سے جدا نہیں ہوتے۔

قَالُوْا فَلَمَّا رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَمَّ بِعَطِيَّتِهٖ مَا اُمِرَ اَنْ تُّعْطِيَهٗ ذَوِيْ قُرْبَاهُ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَحَرَّمَ مَنْ فَوْقَهُمْ فَلَمْ يُعْطِهٖ شَيْئًا دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَنْ فَوْقَهُمْ لَيْسُوْا مِنْ ذَوِيْ قُرْبَاهُ وَهٰذَا الْقَوْلُ اَيْضًا عِنْدَنَا فَاسِدٌ لِاَنَّا قَدْ رَاَيْنَاهُ قَدْ حَرَّمَ بَنِيْ اُمَيَّةَ وَبَنِيْ نَوْفَلٍ وَلَمْ يُعْطِهِمْ شَيْئًا لِاَنَّهُمْ لَيْسُوْا قَرَابَةً وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُوْنَ قَرَابَةً وَّمَوْضِعُهُمْ مِنْهُ كَمَوْضِعِ بَنِي الْمُطَّلِبِ فَلَمَّا كَانَ بَنُوْ اُمَيَّةَ وَبَنُوْ نَوْفَلٍ لَمْ يَخْرُجُوْا مِنْ قَرَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَرْكِهٖ اِعْطَاءَهُمْ كَانَ كَذٰلِكَ مَنْ فَوْقَهُمْ مِنْ

یہ علماء فرماتے ہیں جب ہم نے دیکھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابت داروں کو عطیہ دینے کے حکم کے مطابق بنو ہاشم اور بنو مطلب دونوں کو دیا اور ان سے اوپر والوں کو محروم کیا انہیں کچھ بھی نہ دیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اوپر والے قرابت داروں میں سے نہیں ہیں ہمارے نزدیک یہ قول بھی فاسد ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے بنو امیہ اور بنو نوفل دونوں کو محروم کیا اور انہیں کچھ نہ دیا کیونکہ وہ قرابت دار نہ تھے تو وہ کیسے قرابت دار نہ ہوں گے جب کہ ان کا مقام وہی ہے جو بنو مطلب کا ہے تو جب غنیمت عطا نہ کرنے کے باوجود بنو امیہ اور بنو نوفل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت سے نہیں نکلے تو ان سے اوپر کے جتنے بھی بطونِ قریش ہیں، عدم عطا کی وجہ سے آپ کی قرابت داری سے خارج نہیں ہوں گے

سَائِرِ بُطُوْنِ قُرَيْشٍ لَا يَخْرُجُوْنَ مِنْ قَرَابَتِهٖ بِتَرْكِهٖ اِعْطَاءَهُمْ وَقَدْ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا مِّنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى مَنْ لَيْسَ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ وَلَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَلٰكِنَّهٗ مِنْ قُرَيْشٍ مِّمَّنْ يَلْقَاهُ اِلٰى اَبٍ هُوَ اَبْعَدُ مِنَ الْاَبِ مِنَ الَّذِيْ يَلْقَاهُ عَنْهُ بَنُوْ اُمَيَّةَ وَبَنُوْ نَوْفَلٍ وَهُوَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ۔

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بِاَرْبَعَةِ اَسْهُمٍ سَهْمٌ لِلزُّبَيْرِ وَسَهْمٌ لِذِي الْقُرْبٰى لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ المطلب وسهمين للفرس

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوٗدَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ دَاوٗدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَى الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ يَوْمَ خَيْبَرَ اَرْبَعَةَ اَسْهُمٍ سَهْمًا لَهٗ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَسَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ وَسَهْمًا لِذِي الْقُرْبٰى۔

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ الزُّبَيْرُ يَضْرِبُ لَهٗ فِي الْغَنَمِ بِاَرْبَعَةِ اَسْهُمٍ سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهٖ وَسَهْمَانِ لِذِي الْقُرْبٰى فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْطَى الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ لِقَرَابَتِهٖ مِنْهُ مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالزُّبَيْرُ لَيْسَ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابت داروں کے حصہ سے ان لوگوں کو بھی عطا کیا جو نہ تو بنو ہاشم تھے اور نہ ہی بنو مطلب، بلکہ وہ قریش کے اس قبیلے سے تعلق رکھتے تھے جو آپ سے اس پشت میں ملتے تھے جو بنو امیہ اور بنو نوفل کے آباء سے دُور کی پشت ہے اور وہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ ہیں۔

حضرت یحیی بن عباد بن عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہم) اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے لیے چار حصے مقرر فرماتے ایک حصہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے دوسرا حصہ قرابت داری کا جو ان کی والدہ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب کے لیے اور دو حصہ گھوڑے کے لیے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ نے خیبر کے دن حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو چار حصے عطا فرمائے عام مسلمانوں کے حصے کے ساتھ ایک حصہ ان کو دو حصے گھوڑے کے لیے اور ایک حصہ قرابت داری کا (حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو)

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے مال غنیمت میں چار حصے مقرر کیے گئے دو حصے آپ کے گھوڑے کے لیے ایک حصہ قرابتدار (حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا) کیلئے تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ قرابت کی وجہ سے قرابت داروں کے حصہ سے عطا فرمایا حالانکہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نہ تو بنو ہاشم سے تھے اور نہ ہی بنو مطلب سے،

maktabah.org

وَلَا بَنِي الْمُطَّلِبِ وَقَدْ جَعَلَهُ فِيمَا اَعْطَاهَا مِنْ ذٰلِكَ كَبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ ذَوِي الْقُرْبٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُوا الْمُطَّلِبِ وَمَنْ سِوَاهُمْ مِنْ ذَوِي قَرَابَتِهٖ۔

مدا کو عطا فرما کر آپ نے بنو ہاشم بنو مطلب اور ان کے علاوہ دیگر قرابتداروں کا
بنا دیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ قرابتداروں سے بنو ہاشم بنو مطلب اور ان کے
علاوہ آپکے دیگر رشتہ دار مراد ہیں۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اِنَّ الزُّبَيْرَ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَاِنَّ اُمَّهٗ مِنْهُمْ وَهِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ فَبِهٰذَا اَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَعْطَاهُ فَقَامَ عِنْدَهٗ بِمَوْضِعِهٖ مِنْهُ بِاُمِّهٖ مَقَامَ غَيْرِهٖ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اگرچہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بنو ہا
سے نہ تھے لیکن ان کی والدہ تو ان (بنو ہاشم) سے تھیں اور وہ
صفیہ بنت عبد المطلب ہیں اسی وجہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و
نے انہیں عطا فرمایا جو کچھ عطا کیا، تو وہ اپنی والدہ کی وجہ سے بنو ہا
کے دیگر افراد کی طرح ہو گئے۔

قِيْلَ لَهٗ لَوْ كَانَ مَا وَصَفْتَ كَمَا ذَكَرْتَ اِذًا لَاَعْطٰى مَنْ سِوَاهُ مِنْ غَيْرِ بَنِي هَاشِمٍ مِمَّنْ اُمُّهٗ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَقَدْ كَانَ بِحَضْرَتِهٖ مِنْ غَيْرِ بَنِي هَاشِمٍ مِمَّنْ اُمَّهَاتُهُمْ هَاشِمِيَّاتٌ مِمَّنْ هُوَ اَمَسُّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَسَبِ اُمِّهٖ رَحِمًا مِنَ الزُّبَيْرِ مِنْهُمْ اُمَامَةُ اِبْنَةُ اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَقَدْ حَرَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعْطِهَا شَيْئًا مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى اِذْ حَرَمَ بَنِي اُمَيَّةَ وَهِيَ مِنْ بَنِي اُمَيَّةَ وَلَمْ يُعْطِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُمِّهَا الْهَاشِمِيَّةِ وَهِيَ زَيْنَبُ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا وَحَرَمَ اَيْضًا جَعْدَةَ بْنَ هُبَيْرَةَ الْمَخْزُوْمِيَّ فَلَمْ يُعْطِهٖ شَيْئًا وَاُمُّهٗ اُمُّ هَانِئٍ اِبْنَةُ اَبِي طَالِبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ فَلَمْ يُعْطِهٖ بِاُمِّهٖ شَيْئًا اِذْ كَانَتْ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا اگر اس کی وجہ وہ ہوتی
تم نے ذکر کی ہے تو آپ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے علاوہ ان د
غیر ہاشمیوں کو بھی عطا فرماتے جن کی مائیں بنو ہاشم سے تھیں علا
آپ کے سامنے ایسے لوگ بھی تھے جو بنو ہاشم سے نہیں تھے لیکن
ان کی مائیں ہاشمی تھیں اور وہ ماں کے لحاظ سے آپ کے سا
حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی نسبت زیادہ قرب رکھتے تھے ان م
سے حضرت ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضر
امامہ رضی اللہ عنہا ہیں لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
نے انہیں محروم رکھا اور قرابت داروں کے حصے میں سے
انہیں کچھ بھی نہیں دیا کیونکہ یہ مال بنو امیہ پر حرام تھا او
وہ بنو امیہ سے تعلق رکھتی تھیں آپ نے ان کی ہاشمی والدہ
یعنی حضرت زینب بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا
کی وجہ سے کچھ نہ دیا اسی طرح حضرت جعدہ بن ہبیرہ مخزومی
کو محروم کیا اور انہیں کچھ نہ دیا حالانکہ ان کی والدہ
حضرت ام ہانی بنت ابی طالب بن عبد المطلب ہاشمیہ
تھیں تو ان کی والدہ کے ہاشمیہ ہونے کے باوجود
انہیں کچھ نہ دیا۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْمَعْنَى الَّذِيْ اَعْطٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ آپ نے حضرت زبیر بن
عوام رضی اللہ عنہ کو قرابت داروں کے حصے سے جو کچھ دیا وہ مال

الزبير بن العوام ما اعطاه من سهم ذوي القربى ليس لقرابته لامه ولكنه لمعنى غير ذلك فثبت بما ذكرنا ان ذوي قربى رسول الله صلى الله عليه وسلم هم بنو هاشم وبنو المطلب ومن سواهم ممن هو له قرابة من غير بني هاشم ومن غير بني المطلب وقد امر الله عز وجل رسوله في غير هذه الاية وانذر عشيرتك الاقربين فلم يقصد رسول الله صلى الله عليه وسلم بالنذارة بني هاشم وبني المطلب خاصة بل قد انذر من قومه ممن هو ابعد منه رحما من بني امية ومن بني نوفل۔

کی وجہ سے (حاصل ہونے والی) قرابت کی بنیاد پر نہیں تھا بلکہ کسی اور وجہ سے تھا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت دار بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں اور ان کے علاوہ وہ لوگ بھی جو اگرچہ بنو ہاشم یا بنو مطلب سے تعلق نہیں رکھتے لیکن انہیں آپ کے ساتھ قرابت ہے اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے علاوہ ارشاد فرمایا "آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں"۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ڈرانے کے ساتھ صرف بنو ہاشم اور بنو مطلب کا قصد نہیں فرمایا بلکہ آپ نے اپنی قوم کے ان لوگوں کو بھی ڈرایا جو آپ سے دور کا رشتہ رکھتے تھے اور ان کا بنو امیہ اور بنو نوفل سے تعلق تھا۔

۱۱۴۲- حدثنا محمد بن عبد الله الاصبهاني قال ثنا عباد بن يعقوب قال ثنا عبد الله بن عبد القدوس عن الاعمش عن المنهال بن عمرو عن عباد بن عبد الله قال قال علي رضي الله عنه لما نزلت وانذر عشيرتك الاقربين قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي اجمع لي بني هاشم وهم اربعون رجلا او اربعون الا رجلا ثم ذكر الحديث۔

حضرت عباد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب آیت کریمہ "اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں" نازل ہوئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے علی! بنو ہاشم کو میرے پاس جمع کرو اور وہ چالیس یا انتالیس مرد تھے پھر مکمل حدیث ذکر کی۔

قال ابو جعفر رضي الله عنه ففي هذا الحديث انه قصد بالنذارة الى بني هاشم خاصة۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ آپ نے صرف بنو ہاشم کو ڈرانے کا قصد فرمایا۔

۱۱۴۳- فحدثنا محمد بن عبد الله الاصبهاني قال ثنا محمد بن حميد قال ثنا سلمة بن الفضل عن محمد بن اسحاق عن عبد الغفار بن القاسم عن المنهال بن عمرو عن عبد الله بن الحارث عن ابن عباس عن علي رضي الله تعالى عنهم مثله غير انه قال اجمع لي بني المطلب۔

حضرت عبداللہ بن حارث، حضرت ابن عباس سے اور وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا بنو مطلب کو میرے پاس بلاؤ۔

marfat.com

۱۱۴۴ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ وَزُهَيْرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ اِنْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَضْفَةٍ مِّنْ جَبَلٍ فَعَلَا اَعْلَاهَا ثُمَّ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ اِنِّيْ نَذِيْرٌ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِدْخَالُهٗ بَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ مَعَ مَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْهُمْ مِنْ قَرَابَتِهٖ۔

حضرت قبیصہ بن مخارق اور حضرت زہیر بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں جب آیت کریمہ "اور اپنے قرابت داروں کو ڈرائیں" نازل ہوئی تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک پہاڑ کے گرم پتھریلے حصے پر تشریف لے گئے پھر اس کے اوپر چڑھ گئے اس کے بعد فرمایا اے بنو مناف! میں ڈرانے والا ہوں اس حدیث کے مطابق آپ نے بنو عبدمناف ان لوگوں میں شامل کیا جنہیں آپ کے ساتھ ان کی نسبت زیادہ قرب حاصل تھا۔

۱۱۴۵ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ وَحَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ قَالَا ثَنَا ضِمَامُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُوْسَى بْنِ وَرْدَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَا بَنِيْ هَاشِمٍ يَا بَنِيْ قُصَيٍّ يَا بَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ اَنَا النَّذِيْرُ وَالْمَوْتُ الْمُغِيْرُ وَالسَّاعَةُ الْمَوْعِدُ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ دَعَا بَنِيْ قُصَيٍّ مَعَ مَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْهُمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا اے بنو ہاشم! اے بنو عبد مناف! میں ڈرانے والا ہوں موت لُوٹنے والی ہے اور قیامت کا وعدہ ہے اس حدیث میں ہے کہ آپ نے زیادہ قریبی رشتہ داروں کے ساتھ قصی کی اولاد کو بھی بلایا۔

۱۱۴۶ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَعَفَّانُ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادٰى يَا بَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں جب آیت کریمہ اور قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں نازل ہوئی تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے آواز دی اے کعب بن لوئی کی اولاد! اپنے آپ کو آگ (جہنم) سے بچاؤ اے عبد مناف کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے بنو ہاشم! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ اے عبدالمطلب کی اولاد، اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ اے فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ بے شک میں

أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ أَنْذَرَ بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ مَعَ مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْهُمْ وَفِي الْحَدِيثِ أَيْضًا أَنَّهُ جَعَلَهُمْ جَمِيعًا ذَوِي أَرْحَامٍ.

۱۱۴۷ - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ صَعِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِي يَا بَنِي عَدِيٍّ يَا بَنِي فُلَانٍ لِبُطُونِ قُرَيْشٍ حَتَّى اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ وَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ دَعَا بُطُونَ قُرَيْشٍ كُلَّهَا.

۱۱۴۸ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ

تمہارے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں سوائے اس کے کہ قرابت داری ہے اسے تر رکھوں گا (صلہ رحمی کروں گا) تو اس حدیث میں ہے کہ آپ نے بنو کعب بن لوئی کو ان لوگوں کے ساتھ رکھا جو ان کی نسبت آپ کے زیادہ قریب تھے تو اس حدیث میں ہے کہ آپ نے ان سب کو ذوی الارحام بنایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں جب آیت کریمہ "وانذر عشیرتک الاقربین" نازل ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفا (پہاڑی) پر تشریف لے گئے اور پکارنے لگے اے بنو عدی! اے بنو فلاں! قریش کے تمام قبائل کو پکارا یہاں تک کہ وہ جمع ہو گئے حتیٰ کہ جو شخص نہیں آسکتا تھا اس نے اپنا قاصد بھیجا تاکہ وہ جائزہ لے ابولہب بھی آیا اور تمام قریش آئے پس وہ اکٹھے ہوئے تو آپ نے فرمایا بتاؤ اگر میں تمہیں خبر دوں کہ اس وادی میں ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے انہوں نے عرض کیا "جی ہاں" ہم نے آپ کو ہمیشہ سچا پایا آپ نے فرمایا تو پھر میں تمہیں آنے والے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں تو اس حدیث میں ہے آپ نے قریش کے تمام قبائل کو بلایا۔

حضرت سعید بن مسیب اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت کریمہ "وانذر عشیرتک الاقربین" نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا اے قریش کے گروہ! اللہ تعالیٰ سے اپنے نفسوں کا سودا کرو میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے تمہیں نہیں بچاؤں گا اے عبد مناف کی اولاد

marfat.com

أَنْزَلَ عَلَيْهِ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ ابْنَةَ رَسُولِ اللهِ

اپنے نفسوں کا اللہ تعالیٰ سے سودا کر دیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے عذاب کو دور نہیں کروں گا، اے عباس بن عبد المطلب! میں تمہیں خدا کے عذاب سے نہیں بچاؤں گا، اے رسول اللہ کی پھوپھی حضرت صفیہ میں تم سے عذاب خداوندی کو دور نہیں کروں اے فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا میں اللہ تعالیٰ کے عذاب کے سلسلے میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔[1]

١١٤٩ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ يَا صَفِيَّةُ يَا فَاطِمَةُ فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَمَرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُنْذِرَ عَشِيرَتَهُ الْأَقْرَبِينَ أَنْذَرَ قُرَيْشًا بَعِيدَهَا وَقَرِيبَهَا دَلَّ ذَلِكَ أَنَّهُمْ جَمِيعًا ذَوُو قَرَابَتِهِ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَقَصَدَ بِإِنْذَارِهِ إِلَى ذَوِي قَرَابَتِهِ مِنْهُمْ وَتَرَكَ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ بِذِي قَرَابَةٍ لَهُ فَلَمْ يُنْذِرْهُ كَمَا لَمْ يُنْذِرْ مَنْ يَجْمَعُهُ وَإِيَّاهُ أَبٌ غَيْرُ قُرَيْشٍ۔

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے سعید اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اے صفیہ! اے فاطمہ! تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے قبیلے کو ڈرانے کا حکم دیا تو آپ نے قریش کے قریب و بعید تمام لوگوں کو ڈرایا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ وہ سب آپ کے قرابت دار ہیں اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ ان میں سے صرف قرابت داروں کو ڈرانے کا قصد فرماتے اور جو آپ کے قرابت دار نہ تھے ان کو چھوڑ دیتے اور نہ ڈراتے جیسا کہ آپ نے ان لوگوں کو نہیں ڈرایا جن کا آپ سے تعلق تھا لیکن ان کے باپ غیر قریشی تھے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّهُ إِنَّمَا جَمَعَ قُرَيْشًا كُلَّهَا فَأَنْذَرَهَا لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَهُ أَنْ يُنْذِرَ عَشِيرَتَهُ الْأَقْرَبِينَ وَلَا عَشِيرَةَ لَهُ أَقْرَبُ مِنْ قُرَيْشٍ فَلِذَلِكَ دَعَا قُرَيْشًا كُلَّهَا إِذْ كَانَتْ بِأَجْمَعِهَا عَشِيرَتَهُ الَّتِي هِيَ أَقْرَبُ الْعَشَائِرِ إِلَيْهِ۔

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ آپ نے تمام قریش کو جمع کیا اور انہیں ڈرایا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا تھا کہ آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں اور قریش سے زیادہ قریبی رشتہ دار کوئی نہیں تھا اس لیے آپ نے قریش کو بلایا کیونکہ وہ تمام آپ کے اس قبیلے سے تعلق رکھتے تھے جو دیگر قبائل کی نسبت آپ کے زیادہ قریب تھا۔

[1] اس کا یہ مطلب نہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن کسی کے کام نہیں آسکیں گے بلکہ محض تنبیہ ہے اور امت کو بتانا ہے کہ جب آپ کے خاندان والوں کے لیے عمل ضروری ہے تو دوسرے اس سے کیسے بے نیاز ہو سکتے ہیں۔

قيل له: لو كان كما ذكرت لكان الله عز وجل يقول: وأنذر عشيرتك القربى، ولكن الله عز وجل لم يقل له كذلك، وقال له: وأنذر عشيرتك الأقربين، فأعلمه أن كل أهل هذه العشيرة من أقربيه، فبطل بما ذكرنا قول من جعل ذا قربى رسول الله صلى الله عليه وسلم بني هاشم وبني المطلب خاصة، وفيما ذكرنا من هذه الحجج التي احتججنا بها ما يغنينا عن الاحتجاج لقول من قال: إن ذوي قربى رسول الله صلى الله عليه وسلم هم قريش كلها.

تو اس شخص کو جواب دیا جائے گا کہ اگر بات اسی طرح ہوتی جس طرح تم کہہ رہے ہو تو اس صورت میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا "وانذر عشیرتک القربی" (یعنی قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ) لیکن اللہ تعالیٰ نے یوں نہیں فرمایا اور "وانذر عشیرتک الاقربین" فرمایا اور آپ کو بتایا کہ اس قبیلے کے تمام لوگ آپ کے زیادہ قریبی ہیں تو اس سے ان لوگوں کا قول باطل ہو گیا جو صرف بنو ہاشم اور بنو مطلب کو آپ کے قرابت دار قرار دیتے ہیں اور یہ دلیل جو ہم نے ذکر کی اور ہم نے اس سے استدلال کیا اس کی وجہ سے ان لوگوں کی دلیل دینے کی ضرورت باقی نہیں رہتی جو کہتے ہیں کہ تمام قریش آپ کے قرابت دار ہیں۔

۱۱۵۔ وقد روي عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما في تأويل قول الله عز وجل: قل لا أسألكم عليه أجرا إلا المودة في القربى ما يدل على هذا المعنى أيضا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی "قل لا اسألکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی" (آپ فرما دیجئے میں تم سے اس (تبلیغ دین) پر قرابت کی محبت کے علاوہ کوئی اجر نہیں مانگتا) کی تفسیر کے سلسلے میں ایسی بات مروی ہے جو اس معنیٰ پر دلالت کرتی ہے

۱۱۶۔ حدثنا عبد الله بن محمد بن سعيد بن أبي مريم قال: ثنا الفريابي قال: ثنا سفيان عن داود بن أبي هند عن الشعبي عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما في قوله عز وجل: قل لا أسألكم عليه أجرا إلا المودة في القربى قال: أن تصلوا قرابتي ولا تكذبوني، فهذا على الخطاب لقريش، لما كان ذلك دل على أن قريشا كلها له قرابة، وقد روي في ذلك أيضا عن عكرمة ما يدل على هذا المعنى أيضا.

حضرت شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشاد خداوندی "قل لا اسألکم الایۃ" کی تفسیر یوں کرتے ہیں کہ میرے قرابت داروں سے صلہ رحمی کرو اور مجھے نہ جھٹلاؤ، اور یہ مفہوم تمام قریش کو خطاب کی صورت میں ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ تمام قریش آپ کے قرابت دار ہیں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس قسم کا مفہوم مروی ہے جو اس معنیٰ پر دلالت کرتا ہے۔

۱۱۷۔ حدثنا ابن أبي مريم قال: ثنا الفريابي قال: ثنا يحيى بن أيوب البجلي

حضرت یحییٰ بن ایوب بجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ

قَالَ سَأَلْتُ عِكْرِمَةَ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَّآ اَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى قَالَ كَانَتْ قَرَابَاتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بُطُوْنِ قُرَيْشٍ كُلِّهَا فَكَانُوْا اَشَدَّ النَّاسِ لَهٗ اَذًى فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى فِيْهِمْ قُلْ لَّا اَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۔

تو اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی آپ ... فرما دیجئے میں تم سے اس (تبلیغ) پر اجر ... نہیں مانگتا صرف اپنی قرابت داری کے سبب ... صلہ رحمی چاہتا ہوں ۔

١١٥٣ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ فَرُّوْخٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ عِكْرِمَةَ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَّآ اَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى قَالَ اَسَبَائِيٌّ اَنْتَ قَالَ لَسْتُ بِسَبَائِيٍّ وَلٰكِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَعْلَمَ قَالَ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ اَنْ تَعْلَمَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ حَيٌّ مِّنْ اَحْيَاءِ قُرَيْشٍ اِلَّا وَقَدْ عَرَقَ فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَتْ قُرَيْشٌ يَصِلُوْنَ اَرْحَامَهُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ فَلَمَّا عَدَا اِذَا جَاءَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَقَطَعُوْهُ وَمَنَعُوْهُ وَحَرَمُوْهُ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَّآ اَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى اَنْ تَصِلُوْنِيْ كَمَا كُنْتُمْ تَصِلُوْنَ بِهٖ قَرَابَتَكُمْ قَبْلِيْ ۔

حضرت حبیب بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ر... ہے فرماتے ہیں ایک شخص، حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ ... خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا اے ابو عبد اللہ ... ارشاد خداوندی "قل لا اسئلکم الایۃ" کا کیا مطلب ... آپ نے فرمایا کیا تو سبائی ہے[1] اس نے کہا میں سبائی نہیں ... ہوں لیکن میں جاننا چاہتا، آپ نے فرمایا اگر تو جاننا چاہتا ... ہے تو (جان لے کہ) قریش کے ہر قبیلے میں سرکار دو ... صلی اللہ علیہ وسلم کی رگ (اصل) تھی اس سے پہلے قریش ... اپنوں اور دوسروں سب سے صلہ رحمی کرتے تھے جب ... رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے ان ... کو اسلام کی طرف بلایا تو انہوں نے آپ سے قطع تعلق ... کیا، آپ کو روکا اور محروم کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ ... فرما دیجئے میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا ... صرف قرابت کی صلہ رحمی چاہتا ہوں مجھ سے اسی طرح صلہ رحمی کرو جس طرح تم مجھ سے پہلے اپنے قرابتداروں سے کرتے تھے ۔

١١٥٤ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُّجَاهِدٍ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى ۔

اسی معنیٰ پر دلالت کرنے والی تفسیر حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے ۔

١١٥٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ فِيْ قَوْلِهٖ قُلْ لَّآ اَسْأَلُكُمْ

حضرت ابن ابی نجیح، حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی "قل لا اسئلکم الایۃ" کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں (کہ آپ نے ارشاد فرمایا) میری اتباع

[1] سبائی۔ شیعہ کا ایک فرقہ ہے جو صرف حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خدا کہتے ہیں نعوذ باللہ من ذلک

عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى اَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ
وَتُصَدِّقُوْنِيْ وَتَصِلُوْا رَحِمِيْ فَفِيْ مَا رُوِّيْنَا
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَنْ
عِكْرِمَةَ وَعَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ تَاْوِيْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ
مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ قُرَيْشًا كُلَّهَا ذَوُوْ قَرَابَةٍ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ
وَافَقَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَاهُ فِيْ تَاْوِيْلِ قَوْلِ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ
غَيْرَ اَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ فِيْ تَاْوِيْلِ
هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَجْهٌ يُخَالِفُ هٰذَا الْوَجْهَ۔

۱۱۵۶- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ
ثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ هُشَيْمٍ
عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ فِيْ قَوْلِهٖ
قُلْ لَّا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي
الْقُرْبٰى قَالَ التَّقَرُّبُ اِلَى اللّٰهِ بِالْعَمَلِ
الصَّالِحِ فَاَمَّا مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّ قُرَيْشًا
مِنْ ذَوِيْ قُرْبٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّ مِنْ ذَوِي الْقُرْبٰى
اَيْضًا مَنْ مَسَّتْهُ بِرَحِمٍ مِنْ قِبَلِ اُمَّهَاتِهٖ
اِلٰى اَقْصٰى كُلِّ اَبٍ لِكُلِّ اُمٍّ مِنْ اُمَّهَاتِهٖ
مِنَ الْعَشِيْرَةِ الَّتِيْ هِيَ مِنْهَا فَاِنَّهُ احْتَجَّ
لِمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ بِالنَّظَرِ وَقَالَ
رَاَيْتُ الرَّجُلَ بِنِسْبَتِهٖ مِنْ اَبِيْهِ وَمِنْ
اُمِّهٖ مُخْتَلِفًا وَلَمْ يَمْنَعْهُ اخْتِلَافُ
نِسْبَتِهٖ مِنْهُمَا اَنْ كَانَ اِبْنًا لَهُمَا ثُمَّ
رَاَيْنَاهُ يَكُوْنُ لَهٗ قَرَابَةٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ
مِنْهُمَا فَيَكُوْنُ بِمَوْضِعِهٖ مِنْ اَبِيْهِ قَرَابَةً
لِذَوِيْ قَرَابَةِ اَبِيْهِ وَيَكُوْنُ بِمَوْضِعِهٖ مِنْ
اُمِّهٖ قَرَابَةً لِذَوِيْ قُرْبٰى اُمِّهٖ اَلَا تَرٰى

کرو، میری تصدیق کرو اور مجھ سے صلہ رحمی کرو۔ تو جو کچھ ہم نے حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عکرمہ اور حضرت مجاہد (رضی اللہ عنہم) سے اس آیت کی تفسیر کے سلسلے میں ذکر کیا ہے وہ اس بات پر دلالت ہے کہ تمام قریش سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتدار ہیں، اور یہ مفہوم، آیت کریمہ "وانذر عشیرتك الاقربین" کی مذکورہ تفسیر کے موافق ہے البتہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے اس کے خلاف تفسیر مروی ہے۔

حضرت منصور بن زاذان، حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے ارشاد خداوندی "قل لا اسئلکم الایۃ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے اعمال صالح کے ساتھ قرب خداوندی حاصل کرنا مراد ہے اور جو لوگ اس بات کی طرف گئے ہیں کہ قریش سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت دار ہیں نیز وہ لوگ بھی قرابتداروں میں سے ہیں جو آپ کی ماؤں کی طرف سے آپ سے صلہ رحمی رکھتے ہیں یہ سلسلہ آپ کی ماؤں کے قبیلے کی طرف سے ان کے جد اعلیٰ تک پہنچتا ہے اس شخص نے اپنے مذہب پر قیاس سے بھی دلیل لی ہے اس نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ ایک شخص کو اپنے باپ اور ماں کی طرف سے مختلف نسبت حاصل ہوتی ہے تو اگر وہ ان دونوں کا بیٹا ہے تو یہ نسبت اس کو ان سے ہونے سے منع نہیں کرتی پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اسے ان میں سے ہر ایک کے ساتھ قرابت حاصل ہوتی ہے پھر وہ باپ کی قرابت کے سبب اس کے قرابتداروں میں سے ہوگا اور ماں کی طرف سے قرابت کے سبب اس کے قرابت داروں سے ہوگا کیا تو نہیں دیکھتا کہ وہ باپ کی طرف سے بھائیوں کا وارث بھی ہوتا ہے اور ماں کی طرف سے بھائیوں کا وارث بھی اسی طرح اس کے باپ کی طرف سے بھائی اور ماں کی طرف سے بھائی اس کے وارث بنتے ہیں اگرچہ ان فریقوں

marfat.com

أَنَّهُ يَرِثُ إِخْوَتَهُ لِأَبِيهِ وَإِخْوَتَهُ لِأُمِّهِ وَتَرِثُهُ إِخْوَتُهُ لِأَبِيهِ وَإِخْوَتُهُ لِأُمِّهِ وَإِنْ كَانَ مِيرَاثُ فَرِيقٍ مِمَّنْ ذَكَرْنَا مُخَالِفًا لِمِيرَاثِ الْفَرِيقِ الْآخَرِ وَلَيْسَ اخْتِلَافُ ذَلِكَ بِمَانِعٍ مِنْهُ الْقَرَابَةَ فَلَمَّا كَانَ ذَوُو قُرْبَى أُمِّهِ قَدْ صَارُوا لَهُ قَرَابَةً كَمَا أَنَّ ذَوِي قُرْبَى أَبِيهِ قَدْ صَارُوا لَهُ قَرَابَةً كَانَ مَا يَسْتَحِقُّهُ ذَوُو قُرْبَى أَبِيهِ بِقَرَابَتِهِمْ مِنْهُ يَسْتَحِقُّ ذَوُو قُرْبَى أُمِّهِ بِقَرَابَتِهِمْ مِنْهُ مِثْلَهُ۔

کی میراث ایک دوسرے کے خلاف ہے لیکن یہ اختلاف قرابت سے منع نہیں کرتا تو جب ماں کے قرابت دار اس کے بھی قرابت دار ہوئے جیسے باپ کے قرابت دار اس کے قریبی ہوتے ہیں تو جس چیز کے حق دار اس کے قرابت دار ہوں گے اس کی ماں کے قرابت دار بھی قرابت کی وجہ اسی طرح کے مستحق ہوں گے۔

وَقَدْ تَكَلَّمَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي مِثْلِ هَذَا فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِذِي قَرَابَةِ فُلَانٍ بِثُلُثِ مَالِهِ فَقَالُوا فِي ذَلِكَ أَقْوَالًا سَنُبَيِّنُهَا وَنُبَيِّنُ مَذْهَبَ صَاحِبِ كُلِّ قَوْلٍ مِنْهَا الَّذِي أَدَّاهُ إِلَى قَوْلِهِ الَّذِي قَالَهُ مِنْهَا فِي كِتَابِنَا هَذَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى فَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ هِيَ كُلُّ ذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْ فُلَانٍ الْمُوصِي لِقَرَابَتِهِ بِمَا أَوْصَى لَهُمْ بِهِ مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ وَمِنْ قِبَلِ أُمِّهِ غَيْرَ أَنَّهُ يَبْدَأُ فِي ذَلِكَ بِمَنْ كَانَتْ قَرَابَتُهُ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ عَلَى مَنْ كَانَتْ قَرَابَتُهُ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ وَتَفْسِيرُ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ لَهُ عَمٌّ وَخَالٌ فَقَرَابَةُ عَمِّهِ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ كَقَرَابَةِ خَالِهِ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ فَيُبْدَأُ فِي ذَلِكَ بِعَمِّهِ عَلَى خَالِهِ فَيُجْعَلُ الْوَصِيَّةُ لَهُ وَكَانَ زُفَرُ بْنُ الْهُذَيْلِ يَقُولُ الْوَصِيَّةُ لِكُلِّ مَنْ قَرُبَ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ أَوْ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ دُونَ مَنْ كَانَ

اہل علم نے اس قسم کے مسئلے میں بحث کی ہے کہ ایک شخص کسی کے قرابت دار کے لیے تہائی مال کی وصیت کرتا ہے تو اس سلسلے میں کئی اقوال ہیں جنہیں عنقریب ہم اپنی اسی کتاب میں بیان کریں گے اور ہر قول والے کے مذہب پر اس کی دلیل بھی ذکر کریں گے جس کی وجہ سے اس نے یہ مذہب اختیار کیا، انشاء اللہ تعالیٰ۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے تھے یہ مال اس فلاں (جس کے قرابت داروں کے لیے وصیت کی گئی) کے ان ذو رحم محرموں کو ملے گا جنہیں اس کے باپ اور ماں کی طرف سے رشتہ داری حاصل ہے البتہ جن پر باپ کی طرف سے قرابت حاصل ہے انہیں ان لوگوں پر مقدم کیا جائے گا جو ماں کی طرف سے اس کے رشتہ دار ہیں۔ اس کی وضاحت اس طرح ہے کہ مثلاً اس کا چچا اور ماموں ہے تو باپ کی طرف سے چچا کی قرابت اسی طرح ہے جیسے ماں کی طرف سے ماموں کی قرابت ہے لہذا یہاں چچا کو ماموں پر مقدم کرتے ہوئے وصیت کو اس کے حق میں کیا جائے گا۔ حضرت زفر بن ہزیل فرماتے تھے کہ یہ وصیت ہر اس شخص کے لیے ہو گی جو باپ کی طرف سے یا ماں کی طرف سے قریبی رشتہ دار ہے دور والے رشتہ دار مراد نہیں ہیں اسی میں مُوصیٰ لہ

أَبْعَدَ مِنْهُ مِنْهُمْ وَسَوَاءٌ فِي ذٰلِكَ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ ذَا رَحِمٍ لِلْمُوصِي لِقَرَابَتِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ ذَا رَحِمٍ وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا الْوَصِيَّةُ فِي ذٰلِكَ لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَفُلَانًا أَبٌ وَاحِدٌ مُنْذُ كَانَتِ الْهِجْرَةُ مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ أَوْ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ وَسَوَّيَا فِي ذٰلِكَ بَيْنَ مَنْ بَعُدَ مِنْهُمْ وَبَيْنَ مَنْ قَرُبَ وَبَيْنَ مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ مَحْرَمَةً مِنْهُمْ وَبَيْنَ مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ مِنْهُمْ غَيْرَ مَحْرَمَةٍ وَلَمْ يُفَضِّلَا فِي ذٰلِكَ بَيْنَ مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ مِنْهُمْ مِنْ قِبَلِ الْأَبِ عَلَى مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ مِنْهُمْ مِنْ قِبَلِ الْأُمِّ.

کے ذو رحم محرم اور ان کے علاوہ رشتہ دار دونوں برابر ہیں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں کہ موصیٰ لہ اور ان کا جدِ اعلیٰ ایک ہو جب سے ہجرت ہوئی خواہ ماں کی طرف سے ہوں یا باپ کی طرف سے نیز اس میں دُور کے رشتہ دار اور قریب کے، ذو رحم محرم اور غیر ذی رحم محرم برابر ہیں ان دونوں ائمہ نے باپ کی طرف سے رشتہ دار کو ماں کی طرف سے رشتہ دار پر فضیلت نہیں دی۔

وَكَانَ آخَرُونَ يَذْهَبُونَ فِي ذٰلِكَ إِلَى أَنَّ الْوَصِيَّةَ بِمَا وَصَفْنَا لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَالْمُوصِي لِقَرَابَتِهِ أَبُوهُ الثَّالِثُ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ آخَرُونَ يَذْهَبُونَ فِي ذٰلِكَ إِلَى أَنَّ الْوَصِيَّةَ لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَفُلَانًا الْمُوصِي لِقَرَابَتِهِ أَبُوهُ الرَّابِعُ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْ ذٰلِكَ.

وَكَانَ آخَرُونَ يَذْهَبُونَ فِي ذٰلِكَ إِلَى أَنَّ الْوَصِيَّةَ فِيمَا ذَكَرْنَا لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَفُلَانًا الْمُوصِي لِقَرَابَتِهِ أَبٌ وَاحِدٌ فِي الْإِسْلَامِ أَوْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِمَّنْ يَرْجِعُ بِآبَائِهِ أَوْ بِأُمَّهَاتِهِ إِلَيْهِ إِمَّا عَنْ أَبٍ وَإِمَّا عَنْ أُمٍّ إِلَى أَنْ يَلْقَاهُ يَثْبُتُ بِهِ الْمَوَارِيثُ وَيَقُومُ بِهِ الشَّهَادَاتُ فَأَمَّا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ مِمَّا ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْفَصْلِ فَفَاسِدٌ عِنْدَنَا

دوسرے حضرات اس سلسلے میں اس بات کی طرف گئے ہیں کہ جس وصیت کا ذکر ہم نے کیا یہ ہر اس شخص کے لیے ہے جو وصیت کئے گئے شخص کے ساتھ تیسرے باپ اور اس سے نیچے رشتہ میں شریک ہو کچھ دوسرے حضرات اس سلسلے میں اس بات کی طرف گئے ہیں کہ یہ وصیت ہر اس شخص کے لیے ہوگی جو اس (موصیٰ لہ) کے ساتھ چوتھے باپ (پردادا) اور اس سے نیچے کی قرابت میں شریک ہو۔ کچھ اور حضرات اس بات کی طرف گئے ہیں کہ جس وصیت کا ہم نے ذکر کیا ہے اس میں وہ سب لوگ شریک ہیں جو اس (موصیٰ لہ) کے ساتھ اسلام یا جاہلیت میں ایک باپ کی قرابت میں ہوں اور وہ اپنے باپوں یا ماؤں کے ساتھ اس کی طرف لوٹتا ہو یا باپ کی طرف سے یا ماں کی طرف سے، یہاں تک کہ وہ اس سے مل جائے، اس رشتہ داری کے ساتھ وراثت ثابت ہوگی اور اس کے ساتھ شہادتیں قائم ہوں گی۔ لیکن جس بات کی طرف حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ گئے ہیں اور ہم نے اسے بیان کیا ہے وہ صحیح نہیں

marfat.com

لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى اَعْطٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَاَكْثَرُهُمْ غَيْرُ ذَوِيْ اَرْحَامٍ مَحْرَمَةٍ۔

۱۱۵۷- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَمَرَ اَبَا طَلْحَةَ اَنْ يَجْعَلَ شَيْئًا مِنْ مَالِهٖ قَدْ جَاءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَجْعَلَ فِيْ فُقَرَاءِ قَرَابَتِهٖ فَجَعَلَهٗ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَلِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ فَاَمَّا حَسَّانُ فَيَلْقَاهُ عِنْدَ اَبِيْهِ الثَّالِثِ وَاَمَّا اُبَيٌّ فَيَلْقَاهُ عِنْدَ اَبِيْهِ السَّابِعِ وَلَيْسَا بِذَوِيْ اَرْحَامٍ مِنْهُ مَحْرَمَةٍ۔

۱۱۵۸- وَجَاءَتْ بِذٰلِكَ الْاٰثَارُ فَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا الْمَاجِشُوْنُ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ جَاءَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ وَكَانَ دَارُ ابْنِ جَعْفَرٍ وَالدَّارُ الَّتِيْ تَلِيْهَا قَصْرُ حُدَيْلَةَ حَوَائِطَ قَالَ وَكَانَ قَصْرُ حُدَيْلَةَ حَائِطًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ فِيْهَا بِيْرٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا فَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا وَيَاْكُلُ ثَمَرَهَا فَجَاءَهٗ اَبُوْ طَلْحَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ

کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابت داروں کا حصہ تقسیم کر کے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو دیا حالانکہ ان میں سے اکثر ذو رحم محرم نہیں تھے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ اس مال میں سے جسے وہ آپ کے پاس لائے ہیں کچھ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کردیں۔ اور ان کو حکم دیا کہ وہ (یہ مال) اپنے قرابتداروں کو دیں تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اسے حضرت ابی بن کعب اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما کے لیے قرار دیا حالانکہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے ان کا رشتہ تیسرے باپ (پر دادا) سے شروع ہوتا ہے جب کہ حضرت ابی بن کعب کے ساتھ ان کا رشتہ ساتویں باپ پر جا کر ملتا ہے اور وہ ان کے ذو رحم محرم نہ تھے۔

اس سلسلے میں روایات آئی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی "تم ہرگز نیکی نہیں پاسکو گے یہاں تک کہ اپنا پسندیدہ مال خرچ کرو" تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے حضرت ابن جعفر کا گھر اور جس گھر کے ساتھ قصر حدیلہ ملے ہوئے تھے وہ باغ تھے راوی فرماتے ہیں قصر حدیلہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا باغ تھا اس میں ایک کنواں تھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے جاتے اس کا پانی نوش فرماتے اور اس کا پھل تناول فرماتے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے انہوں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "تم ہرگز نیکی نہیں پاؤ گے حتیٰ کہ اپنا پسندیدہ مال خرچ کرو" تو میرا سب سے پیارا مال یہ کنواں ہے یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے میں اس کی نیکی (ثواب)

marfat.com

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ فَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ هٰذِهِ الْبِيْرُ فَهِيَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ اَرْجُوْا بِرَّهٗ وَذُخْرَهٗ اِجْعَلْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ يَا اَبَا طَلْحَةَ مَالٌ رَابِحٌ قَدْ قَبِلْنَاهُ مِنْكَ وَرَدَدْنَاهُ عَلَيْكَ فَاجْعَلْهُ فِي الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ فَتَصَدَّقَ اَبُوْ طَلْحَةَ عَلٰى ذَوِيْ رَحِمِهٖ فَكَانَ مِنْهُمْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ فَبَاعَ حَسَّانُ نَصِيْبَهٗ مِنْ مُعَاوِيَةَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ حَسَّانًا يَبِيْعُ صَدَقَةَ اَبِيْ طَلْحَةَ فَقَالَ لَا اَبِيْعُ صَاعًا بِصَاعٍ مِّنْ دَرَاهِمَ۔

اور ذخیرہ کی امید رکھتا ہوں یا رسول اللہ! آپ جہاں مناسب سمجھیں اس کو خرچ فرمائیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واہ واہ ابو طلحہ! یہ نفع بخش مال ہے ہم نے تم سے قبول کیا اور واپس تمہاری طرف لوٹا دیا لہٰذا اسے اپنے قرابت داروں پر خرچ کرو راوی فرماتے ہیں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے (زرہ مال) اپنے ذی رحم حضرات پر صدقہ کر دیا ان میں حضرت ابی بن کعب اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما بھی تھے راوی فرماتے ہیں حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے اپنا حصہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر بیچ دیا ان (حضرت معاویہ) سے کہا گیا کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ حضرت ابو طلحہ کے صدقہ کو بیچتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کیا میں ایک صاع (کھجور) کو ایک صاع درہم کے بدلے نہ بیچوں۔

۱۱۵۹ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَالَ اَوْ قَالَ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا جَاءَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَائِطِي الَّذِيْ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا لَوِ اسْتَطَعْتُ اَنْ اُسِرَّهٗ لَمْ اُعْلِنْهُ قَالَ اِجْعَلْهُ فِيْ فُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ وَفُقَرَاءِ اَهْلِكَ۔

حضرت حمید طویل، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب آیت کریمہ "اور تم ہرگز نیکی نہیں پاؤ گے حتیٰ کہ اپنی پسندیدہ چیز خرچ کرو" نازل ہوئی یا انہوں نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دے" تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا باغ جو فلاں فلاں جگہ پر ہے اگر میں اسے چھپا سکتا تو اعلان نہ کرتا آپ نے فرمایا اسے اپنے محتاج قرابت داروں اور غریب گھر والوں کو دو۔

۱۱۶۰ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ قَالَ اَنَسٌ كَانَتْ لِاَبِيْ طَلْحَةَ اَرْضٌ فَجَعَلَهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِجْعَلْهَا فِيْ فُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَاُبَيٍّ قَالَ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ

حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس زمین تھی انہوں نے اسے اللہ تعالیٰ کے لیے قرار دیا پس سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا اسے اپنے محتاج رشتہ داروں کو دو، تو انہوں نے وہ حضرت حسان اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو دے دیا حضرت محمد بن عبد اللہ انصاری فرماتے ہیں میرے والد نے حضرت

أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَا أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنِّيْ۔

١١٦١ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ حَائِطًا حُدَيْلَةَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرِبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٌ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَإِنَّ أَحَبَّ الْاَمْوَالِ إِلَيَّ الْحَائِطُ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ أَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ شِئْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ بَخٍ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيْهِ وَأَنَا أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا أَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ أَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا أَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ جَعَلَهَا فِيْ أُبَيٍّ وَّحَسَّانٍ وَإِنَّمَا يَلْتَقِيْ هُوَ وَأُبَيٌّ عِنْدَ أَبِيْهِ السَّابِعِ لِأَنَّ أَبَا

تمامہ سے اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ ق
ہیں یہ دونوں حضرات (حضرت حسان اور حضرت ابی بن کعب) انکے مجھ سے زیادہ قریبی رشتہ

حضرت اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کھجوروں کے اعتبار سے مدینہ طیبہ کے انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھے اور ان کا محبوب ترین مال حدیلہ کا ا ... اور وہ مسجد کے سامنے تھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ ... تشریف لے جاتے اور وہاں سے عمدہ پانی نوش فرماتے ... انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آیت کریمہ "اور تم ہرگز نیکی نہیں پاسکتے جب تک اپنی محبوب ترین چیز خرچ نہ کرو" نازل ہوئی تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے "لن تنالوا البر الآیۃ" اور میرا سب سے پسندیدہ مال باغ ہے تو وہ صدقہ ہے میں اللہ تعالیٰ سے اس کی نیکی (ثواب) اور ذخیرہ کی امید کرتا ہوں یارسول اللہ! آپ جہاں چاہیں اسے استعمال کریں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واہ یہ تو نفع بخش مال ہے واہ یہ تو نفع بخش مال ہے اس کے بارے میں جو کچھ تو نے کہا وہ میں نے سُن لیا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ تم اسے اپنے قریبی رشتہ داروں کو دو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! میں ایسا ہی کروں گا چنانچہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے قریبی رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے وہ باغ حضرت ابی بن کعب اور حضرت حسان رضی اللہ عنہما میں تقسیم کر دیا حالانکہ وہ اور

طَلْحَةَ اِسْمُهٗ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَحَسَّانُ ابْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَكِلَاهُمَا لَيْسَ بِذِيْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى فَسَادِ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْقَرَابَةَ لَيْسَتْ اِلَّا مَنْ كَانَتْ رَحِمُهٗ رَحِمًا مَحْرَمَةً وَاَمَّا مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ زُفَرُ بْنُ الْهُذَيْلِ مِمَّا قَدْ حَكَيْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْفَصْلِ فَفَاسِدٌ اَيْضًا لِاَنَّا رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَعْطٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ مَا اَعْطَاهُمْ مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى قَدْ سَوّٰى بَيْنَ مَنْ قَرُبَتْ رَحِمُهٗ مِنْهُ وَبَيْنَ مَنْ بَعُدَتْ رَحِمُهٗ مِنْهُمْ مِنْهُ لِاَنَّهُمْ جَمِيْعًا لَهٗ ذَوُوْ قَرَابَةٍ فَلَوْ كَانَ مَنْ قَرُبَ مِنْهُ يَحْجُبُ مَنْ بَعُدَ مِنْهُ اِذًا لَمَّا اَعْطَاهُ بَعِيْدًا مَعَ قَرِيْبٍ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِنَّمَا اَمَرَهٗ اَنْ يُّعْطِيَ ذَا قَرَابَتِهٖ وَلَمْ يَكُنْ لِيُخَالِفَ مَا اَمَرَهٗ بِهٖ وَهٰذَا اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَدْ جَمَعَ فِيْ عَطِيَّتِهٖ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَحَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ وَاَحَدُهُمَا اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنَ الْاٰخَرِ اِنْ كَانَا مِنْ ذَوِيْ قَرَابَتِهٖ وَلَمْ يَكُنْ بِمَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ مُخَالِفًا لِمَا اَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِعْطَائِهٖ بَنِي الْمُطَّلِبِ مَعَ بَنِيْ هَاشِمٍ مُخَالِفًا لِمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ فِيْ اِعْطَائِهِمْ مِنْ اَمْرِهٖ بِاِعْطَائِهِمْ مِنْ قَرَابَتِهٖ وَاَمَّا مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ الَّذِيْنَ

حضرت ابی ساتویں پشت میں جمع ہوتے ہیں کیونکہ حضرت ابوطلحہ کا اسم گرامی زید بن سہل ہے اور ان کا شجرۂ نسب یوں ہے حضرت زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن مالک بن نجار، اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا شجرۂ نسب اس طرح ہے حضرت حسان بن ثابت بن منذر بن حرام بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار اور وہ دونوں ان (حضرت ابوطلحہ) کے ذورحم محرم نہیں تھے تو یہ ان لوگوں کے قول کے فساد پر دلیل ہے جن کے خیال میں قرابت صرف ان لوگوں کے ساتھ ہوتی ہے جو کسی کے ذورحم محرم ہوں اور جو کچھ زفر بن ہذیل نے کہا ہے اور ہم نے اسے اسی فصل میں ذکر کیا ہے وہ بھی فاسد ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بنوہاشم اور بنو مطلب کو قرابت داروں کا حصہ دیا تو جو آپ کے قریبی رشتہ دار تھے ان کو بھی عطا فرمایا اور دُور کے رشتہ داروں کو بھی عطا کیا کیونکہ وہ تمام آپ کے قرابت دار تھے پس اگر قریب کے رشتہ دار دُور والوں کے لیے رکاوٹ بنتے تو آپ قریبی رشتہ داروں کے ساتھ دور والوں کو عطا نہ فرماتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرابت داروں کو دینے کا حکم فرمایا اور آپ اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت نہیں کرتے تھے۔ اور یہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اپنے عطیہ میں حضرت ابی بن کعب اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما کو جمع کیا حالانکہ ان میں سے ایک دوسرے کی نسبت ان کے زیادہ قریب تھے اگرچہ وہ دونوں قرابت داروں میں سے تھے اور انہوں نے ایسا کرتے ہوئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کی جیسا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوہاشم کے ساتھ ساتھ بنو مطلب کو بھی عطا کر کے قرابتداروں کو دینے میں ارشاد خداوندی کی خلاف ورزی نہیں کی۔ اور جو لوگ کہتے ہیں کہ کسی شخص کے قرابتدار وہ لوگ ہیں جو اس کے ساتھ چوتھی پشت سے نیچے تک جمع ہوں تو ان کا قول بھی فاسد ہے کیونکہ ان حضرات کی دلیل

marfat.com

قَالُوْا قَرَابَةُ الرَّجُلِ كُلُّ مَنْ جَمَعَهٗ وَاِيَّاهُ اَبُوْهُ الرَّابِعُ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ مِنْ اٰبَائِهٖ فَفَاسِدٌ اَيْضًا لِاَنَّ اَهْلَهُ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلَيْهِ اَيْضًا وَتَهُمْ عَلَيْهِ فِيْمَا ذَكَرُوْا اِعْطَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَهْمِ ذَوِى الْقُرْبٰى بَنِى الْمُطَّلِبِ وَهُمْ بَنُوْ اَبِيْهِ الرَّابِعِ وَلَمْ يُعْطِ بَنِىْ اَبِيْهِ الْخَامِسِ وَلَا بَنِىْ اَحَدٍ مِّنْ اٰبَائِهِ الَّذِيْنَ فَوْقَ ذٰلِكَ وَقَدْ رَاَيْنَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَمَ بَنِىْ اُمَيَّةَ وَبَنِىْ نَوْفَلٍ فَلَمْ يُعْطِهِمْ شَيْئًا لَيْسَ لِاَنَّهُمْ لَيْسُوْا مِنْ ذَوِىْ قَرَابَتِهٖ فَكَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ اِذْ حَرَمَ مَنْ فَوْقَهُمْ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ مِنْهُ لَيْسَ لِاَنَّهُمْ لَيْسُوْا مِنْ قَرَابَتِهٖ وَهٰذَا اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَدْ اَعْطٰى مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ وَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِعْطَائِهٖ اِيَّاهُ ذَا قَرَابَتِهِ الْفُقَرَاءَ بَعْضَ بَنِىْ اَبِيْهِ السَّابِعِ فَلَمْ يَكُنْ بِذٰلِكَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لِمَا اَمَرَهُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَالِفًا وَّلَا اَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَهٗ مِنْ ذٰلِكَ فَاَمَّا مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَنَّ قَرَابَةَ الرَّجُلِ كُلُّ مَنْ جَمَعَهٗ وَاِيَّاهُ اَبُوْهُ الثَّالِثُ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَاِنَّهُمْ قَالُوْا اِنَّمَا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِى الْقُرْبٰى اَعْطٰى بَنِىْ هَاشِمٍ جَمِيْعًا وَهُمْ بَنُوْ اَبِيْهِ الثَّالِثِ فَكَانُوْا قَرَابَتَهُمْ مِنْهُ وَاَعْطٰى بَنِى الْمُطَّلِبِ مَا اَعْطَاهُمْ لِاَنَّهُمْ حُلَفَاؤُهٗ وَلَوْ كَانَ اَعْطَاهُمْ لِاَنَّهُمْ قَرَابَتُهٗ لَاَعْطٰى مَنْ هُوَ فِى الْقَرَابَةِ مِثْلُهُمْ مِنْ بَنِىْ

جو انہوں نے ذکر کی یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابت داروں کا حصہ بنو مطلب کو دیا اور وہ چوتھی پشت میں آپ کے ساتھ شریک تھے اور آپ نے پانچویں پشت یا اس سے اوپر کے شرکاء کو عطا نہیں فرمایا حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو امیہ اور بنو نوفل کو محروم کیا اور انہیں کچھ نہیں دیا کیونکہ وہ آپ کے قرابتداروں میں سے نہیں تھے اسی طرح اس بات کا بھی احتمال ہے کہ جب آپ نے اوپر کے لوگوں کو محروم رکھا تو اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ وہ قرابت دار نہیں تھے حالانکہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اپنے بعض ایسے قرابت داروں کو عطا فرمایا جو ساتویں پشت میں آپ کے ساتھ جمع ہوتے ہیں اس عمل میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کی اور نہ ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس عمل پر اعتراض کیا اور جو لوگ یہ مذہب رکھتے ہیں کہ کسی شخص کے قرابتدار وہ لوگ ہیں جو اس کے ساتھ تیسری پشت سے نیچے تک جمع ہوتے ہیں تو ان کا کہنا یہ ہے کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابتداروں کا حصہ تقسیم فرمایا تو تمام بنو ہاشم کو دیا اور وہ آپ کے ساتھ تیسری پشت سے شریک تھے لہٰذا آپ کے ساتھ ان کو قرابت حاصل تھی اور بنو مطلب کو عطا فرمایا کیونکہ وہ آپ کے حلیف تھے اگر آپ ان کو قرابتداری کی وجہ سے عطا فرماتے تو جو قرابت داری میں ان کی مثل تھے یعنی بنوامیہ اور بنو نوفل تو ان کو بھی عطا کرتے تو ہمارے نزدیک یہ قول فاسد ہے کیونکہ اگر حضور علیہ السلام بنو مطلب کو معاہدے کی وجہ سے عطا کرتے قرابتداری

أُمَيَّةَ وَبَنِيْ نَوْفَلٍ فَهٰذَا الْقَوْلُ عِنْدَنَا فَاسِدٌ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ اَعْطٰى بَنِي الْمُطَّلِبِ بِالْحِلْفِ لَا بِالْقَرَابَةِ لَاَعْطٰى جَمِيْعَ حُلَفَآئِهٖ فَقَدْ كَانَتْ خُزَاعَةُ حُلَفَآءَهٗ وَلَقَدْ نَاشَدَهٗ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ الْخُزَاعِيُّ بِذٰلِكَ الْحِلْفِ ۔

کی وجہ سے نہ دیتے تو اپنے تمام حلیفوں کو عطا فرماتے بنو خزاعہ بھی آپ کے حلیف تھے عمرو بن سالم خزاعی نے آپ کے سامنے حلف کے اشعار پڑھے تھے۔

۱۱۶۲ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ لَمَّا وَادَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ مَكَّةَ وَكَانَتْ خُزَاعَةُ حُلَفَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَتْ بَنُوْ بَكْرٍ حُلَفَاءَ قُرَيْشٍ فَدَخَلَتْ خُزَاعَةُ فِيْ صُلْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَتْ بَنُوْ بَكْرٍ فِيْ صُلْحِ قُرَيْشٍ فَكَانَ بَيْنَ خُزَاعَةَ وَبَيْنَ بَنِيْ بَكْرٍ بَعْدُ قِتَالٌ فَاَمَدَّتْهُمْ قُرَيْشٌ بِسِلَاحٍ وَطَعَامٍ وَظَلَّلُوْا عَلَيْهِمْ وَظَهَرَتْ بَنُوْ بَكْرٍ عَلٰى خُزَاعَةَ فَقَتَلُوْا فِيْهِمْ فَقَدِمَ وَافِدُ خُزَاعَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَ بِمَا صَنَعَ الْقَوْمُ وَدَعَاهُ اِلَى النُّصْرَةِ وَاَنْشَدَ فِيْ ذٰلِكَ شِعْرًا

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ سے صلح کی اور خزاعہ جاہلیت کے دور میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیف تھے جب کہ بنو بکر قریش کے حلیف تھے تو خزاعہ پھر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صلح میں داخل ہوئے اور بنو بکر قریش کی صلح میں داخل ہوئے اس کے بعد خزاعہ اور بنو بکر کے درمیان لڑائی ہوئی تو قریش نے ہتھیاروں اور کھانے کے ساتھ بنو بکر کی مدد کی اور ان پر سایہ بھی کیا تو اس طرح بنو بکر، خزاعہ پر غالب آگئے اور انہوں نے ان کو قتل کیا چنانچہ خزاعہ کا وفد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور قوم نے جو کچھ کیا ہے آپ کو بتایا اور آپ سے مدد کی درخواست کی اور اس سلسلے میں یہ اشعار پڑھے۔

لَاهُمَّ اِنِّيْ نَاشِدٌ مُحَمَّدًا
حِلْفَ اَبِيْنَا وَاَبِيْهِ الْاَتْلَدَا
وَالِدًا كُنَّا وَكُنْتَ وَلَدًا
اِنَّ قُرَيْشًا اَخْلَفُوْكَ الْمَوْعِدَا
وَزَعَمُوْا اَنْ لَسْتُ اَدْعُوْ اَحَدًا
وَنَقَضُوْا مِيْثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا
وَجَعَلُوْا لِيْ بِكَدَآءٍ رُصَّدًا

اے اللہ! میں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے باپ اور ان کے جد امجد کے درمیان طے پانے والا معاہدہ یاد دلاتا ہوں ہم والد تھے (عمر میں بڑے تھے) اور آپ فرزند تھے بے شک قریش نے معاہدے کی خلاف ورزی کی اور انہوں نے گمان کیا کہ میں کسی کو نہیں بلاؤں گا انہوں نے آپ سے مضبوط میثاق کو توڑ دیا اور کداء (مکہ مکرمہ کے بلند حصہ میں مقام) میں میرے لیے گھات بنا

وَهُمْ اَذَلُّ وَاَقَلُّ عَدَدًا
وَهُمْ اَتَوْنَا بِالْوَتِيْرِ هُجَّدًا
نَتْلُوا الْقُرْاٰنَ رُكَّعًا وَّسُجَّدًا
ثُمَّتَ اَسْلَمْنَا وَلَمْ نَنْزَعْ يَدًا
فَانْصُرْ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَصْرًا عَتِدًا
وَابْعَثْ جُنُوْدَ اللّٰهِ تَاْتِيْ مَدَدًا
فِيْ فَيْلَقٍ كَالْبَحْرِ يَاْتِيْ مُزْبِدًا
فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ تَجَرَّدَا
اِنْ سِيْمَ خَسْفًا وَجْهُهٗ تَرَدَّدَا

قَالَ حَمَّادٌ وَّهٰذَا الشِّعْرُ بَعْضُهٗ عَنْ اَيُّوْبَ وَبَعْضُهٗ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَازِمٍ وَاَكْثَرُهٗ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ۔

۱۱۶۳ - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَغَيْرِهٖ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّ الْمُنَاشِدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الشِّعْرِ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُدْخِلْ خُزَاعَةَ فِيْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى لِلْحِلْفِ الَّذِيْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ اِسْتَحَالَ اَنْ يَكُوْنَ اِعْطَاءُ بَنِي الْمُطَّلِبِ لِلْحِلْفِ وَلَوْ كَانَ اَعْطَاهُمْ لِلْحِلْفِ اَيْضًا لَاَعْطٰى مَوَالِيَ بَنِيْ هَاشِمٍ وَهُوَ فَلَمْ يُعْطِهِمْ شَيْئًا وَاَمَّا مَا ذَهَبَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُمَا فَهُوَ اَحْسَنُ هٰذِهِ الْاَقْوَالِ كُلِّهَا عِنْدَنَا لِمَا رَاَيْنَا النَّاسَ فِيْ دَهْرِنَا هٰذَا يَنْتَسِبُوْنَ اِلَى الْعَبَّاسِ وَكَذٰلِكَ اٰلُ عَلِيٍّ

رکھی ہے وہ نہایت کمزور اور کم تعداد میں وہ ہم پر تیر مقام سے بچ
پھر آئے (جبکہ) ہم اسی جگہ رکوع و سجود میں قرآن پڑھتے
رہے ہم نے امن پسندی اختیار کی اور ہاتھ نہیں
کھینچا اے اللہ! اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کی نہایت مضبوط مدد فرما اور مدد کے لیے خدائی لشکر بھیج
دے اتنا بڑا لشکر جو سمندر کی طرح جھاگ چھوڑتا ہو
ان میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم بے نیام تلوار کے
ہوں اگر ذلت و رسوائی پہنچے تو آپ کے چہرہ انور سے
الگ رہے۔

حضرت حماد فرماتے ہیں ان میں سے بعض اشعار ایوب
سے بعض یزید بن حازم سے اور اکثر محمد بن اسحق سے مروی
ہیں۔

حضرت محمد بن اسحق، حضرت، زہری وغیرہ سے
اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے یہ فرمایا کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ اشعار پڑھنے والا شخص
عمرو بن سالم تھا۔ تو جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے اور خزاعہ کے درمیان معاہدے کی وجہ سے ان
کو قرابت داروں کے حصے میں شریک نہیں کیا تو
محال ہے کہ بنو مطلب کو معاہدے کی وجہ سے عطا
فرماتے اگر آپ معاہدے کی وجہ سے عطا فرماتے تو
بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلاموں کو بھی دیتے لیکن
آپ نے ان کو کچھ نہیں دیا حضرت امام ابویوسف
اور امام محمد رحمہما اللہ نے جو موقف اختیار کیا
اور جسے ہم نے ذکر کیا ہے ہمارے نزدیک
وہ ان تمام اقوال سے بہتر ہے کیونکہ ہم دیکھتے
ہیں کہ ہمارے اس زمانے میں لوگ حضرت
عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں
اسی طرح آل علی، آل جعفر، آل عقیل، آل زبیر
اور آل طلحہ ہیں ان سب کی اولاد اپنے جد اعلیٰ

وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَقِيْلٍ وَآلُ الزُّبَيْرِ وَطَلْحَةَ
كُلُّ هٰؤُلَاءِ يُنْسَبُ أَوْلَادُهُمْ إِلَى آبَائِهِمُ
الْأَعْلَى فَيُقَالُ بَنُو الْعَبَّاسِ وَبَنُو عَلِيٍّ وَبَنُو
مَنْ ذَكَرْنَا حَتّٰى قَدْ صَارَ ذٰلِكَ يَجْمَعُهُمْ وَحَتّٰى
قَدْ صَارُوْا بِآبَائِهِمْ مُتَفَرِّقِيْنَ كَأَهْلِ
الْعَشَائِرِ وَالْمُخْتَلِفَةِ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ وَرَأَيْنَا رَسُوْلَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَسَمَ سَهْمَ ذَوِي
الْقُرْبٰى إِنَّمَا جَعَلَهُ فِيْمَنْ يَجْمَعُهُ وَإِيَّاهُ
أَبٌ جَاهِلِيٌّ فَكَانَ بَنُو ذٰلِكَ الْأَبِ مِنْ ذَوِي
قَرَابَتِهِ وَكَذٰلِكَ مَنْ أَعْطَاهُ أَبُوْ طَلْحَةَ
مَا أَعْطَاهُ مِمَّنْ ذَكَرْنَا فَإِنَّمَا يَجْمَعُهُمْ
وَإِيَّاهُ أَبٌ جَاهِلِيٌّ فَلِمَ قُلْتُمْ أَنَّ قَرَابَةَ
الرَّجُلِ هِيَ مَنْ جَمَعَهُ وَإِيَّاهُ أَقْصٰى آبَائِهِ
فِي الْإِسْلَامِ۔

قِيْلَ لَهُ قَدْ ذَكَرْنَا فِيْمَا تَقَدَّمَ
مِنَّا فِي كِتَابِنَا هٰذَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَعْطٰى قَرَابَةً
وَمَنَعَ قَرَابَةً وَقَدْ كَانَ كُلُّ مَنْ أَعْطَاهُ
وَكُلُّ مَنْ حَرَمَهُ مِمَّنْ لَمْ يُعْطِهِ مِمَّنْ
لَوْ صَنَعَهُ وَمَوْضِعُ الَّذِيْ أَعْطَاهُ
يَجْمَعُهُ وَإِيَّاهُمْ عَشِيْرَةٌ وَاحِدَةٌ
يَنْتَسِبُوْنَ إِلَيْهَا حَتّٰى يُقَالَ لَهُمْ جَمِيْعًا هٰؤُلَاءِ
الْقُرَشِيُّوْنَ وَلَا يَنْتَسِبُوْنَ إِلٰى مَا بَعْدَ
قُرَيْشٍ فَيُقَالُ هٰؤُلَاءِ الْكِنَانِيُّوْنَ فَصَارَ
أَهْلُ الْعَشِيْرَةِ جَمِيْعًا بَنِيْ أَبٍ وَاحِدٍ وَقَرَابَةٍ
وَاحِدَةٍ وَبَانُوْا مِمَّنْ سِوَاهُمْ فَلَمْ يَنْتَسِبُوْا
إِلَيْهِ فَكَذٰلِكَ أَيْضًا كُلُّ أَبٍ حَدَثَ فِي الْإِسْلَامِ
صَارَ فَخِذًا أَوْ صَارَ عَشِيْرَةً يُنْتَسَبُ

کی طرف منسوب ہوتی ہے کہا جاتا ہے
بنو عباس، بنو علی اور اسی طرح جن کا ہم نے ذکر کیا
ان کی اولاد بھی، حتی کہ یہ امر (جداعلی کا ایک
ہونا) ان کو جمع کرتا ہے اور وہ اپنے آباء و
اجداد کی وجہ سے الگ الگ ہوتے ہیں جس طرح مختلف
قبائل ہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قرابتداروں کا حصہ تقسیم فرمایا
تو ان لوگوں کو دیا جو آپ کے ساتھ دورِ جاہلیت کے
باپ میں شریک تھے تو اس باپ کی اولاد آپ کے
قرابتدار تھے اسی طرح حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے
جن لوگوں کو عطا کیا اور ہم نے ان کا ذکر کیا ان کی بھی یہی
صورت تھی تو آپ یہ بات کیوں کہتے ہیں کہ کسی شخص کی قرابت
میں وہ لوگ شامل ہیں جن کے ساتھ وہ اسلام میں
جداعلی کے ساتھ جمع ہوتے ہیں۔

تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا ہم نے اپنی اس
کتاب میں پہلے ذکر کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے بعض قرابتداروں کو دیا اور بعض سے روکا تو آپ
نے جن کو عطا فرمایا اور جن کو نہیں دیا وہ سب آپ
کے ساتھ ایک ہی قبیلے میں جمع ہوتے ہیں اور اسی
قبیلے کی طرف منسوب ہوتے ہیں حتی کہ ان سب کو قریشی کہا
جاتا ہے اور وہ قریش کے بعد کی طرف منسوب نہیں کیے
جاتے کہ ان کو کنانی کہا جائے تو وہ سب
ایک قبیلے کے افراد ہوئے ایک باپ کی اولاد
ہیں اور ایک ہی قرابت سے تعلق رکھتے ہیں
اور باقی لوگوں سے جدا ہو گئے اور ان کی طرف
منسوب نہیں ہوتے اسی طرح جو باپ اسلام
میں سامنے آیا تو وہ فخذ یا عشیرہ ہوا اس کی اولاد اسلام
میں اس کی طرف منسوب ہوتی ہے تو وہ اور اس کی اولاد

marfat.com

وَلَدُهُ إِلَيْهِ فِي الْإِسْلَامِ فَكَانَ هُوَ وَوَلَدُهُ يُنْسَبُونَ جَمِيعًا إِلَى عَشِيرَةٍ وَاحِدَةٍ قَدْ تَقَدَّمَ مِنَ الْإِسْلَامِ فَهُمْ جَمِيعًا مِنْ أَهْلِ تِلْكَ الْعَشِيرَةِ هٰذَا أَحْسَنُ الْأَقْوَالِ فِي هٰذَا الْبَابِ عِنْدَنَا وَاللّٰهَ نَسْأَلُهُ التَّوْفِيقَ۔

ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى مَا أَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَوِي قُرْبَاهُ فَوَجَدْنَا النَّاسَ قَدِ اخْتَلَفُوا فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَعْطَاهُ بِحَقٍّ قَدْ وَجَبَ لَهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِيَّاهُمْ فِي آيَةِ الْغَنَائِمِ وَفِي آيَةِ الْفَيْءِ وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْعُهُمْ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا التَّخَطِّي بِهِ عَنْهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ وَلَا نُفُسِهِمْ مِنْ خُمُسِ جَمِيعِ الْفَيْءِ وَمِنْ خُمُسِ خُمُسِ جَمِيعِ الْغَنَائِمِ كَمَا لَيْسَ لَهُ مِنْهُ مَنْعُ الْمُقَاتِلَةِ مِنْ أَرْبَعَةِ أَخْمَاسِ الْغَنَائِمِ وَلَا التَّخَطِّي بِهِ عَنْهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ۔

وَقَالَ آخَرُونَ لَمْ يَجِبْ لِذِي قَرَابَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ فِي الْفَيْءِ وَلَا فِي خُمُسِ الْغَنَائِمِ بِالْآيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا فِي أَوَّلِ كِتَابِنَا هٰذَا وَإِنَّمَا وَكَّدَ اللّٰهُ أَمْرَهُمْ بِذِكْرِهِ إِيَّاهُمْ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ ثُمَّ لَا يَجِبُ بَعْدَ ذٰلِكَ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَخُمُسِ الْغَنَائِمِ إِلَّا كَمَا يَجِبُ لِغَيْرِهِمْ مِنْ سَائِرِ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ لَا قَرَابَةَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْقَوْلُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ۔

سب ایک قبیلہ (عشیرہ) کی طرف منسوب ہوتے ہی جو اسلام سے پہلے ہوا اور وہ سب اس قبیلہ (عشیر سے تعلق رکھتے ہیں[1] ہمارے نزدیک اس باب میں ی سب سے اچھا قول ہے اور ہم اللہ تعالیٰ ہی سے توفیق مانگتے ہیں۔

پھر ہم نے اس مال (کے بیان) کی طرف رجو کیا جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ا قرابت داروں کو عطا فرمایا تو ہم نے دیکھا کہ ا سلسلے میں لوگوں (محدثین) کا اختلاف ہے ان می سے بعض فرماتے ہیں کہ آپ نے ان کو وہ حق جسے اللہ تعالیٰ نے آیت غنیمت اور آیت فئی می ذکر کرتے ہوئے ان کے لیے واجب کیا رسو اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اختیار نہیں تھا کہ آپ ان سے ی حق روکتے یا ان کو چھوڑ کر دوسروں کو عطا فرماتے ان کے لیے تمام فئی کے پانچویں حصے میں سے اور تمام غنیمت کے پانچویں حصے میں سے ہوتا جیسا کہ غنیمتوں کے پانچ حصوں میں چار حصے مجاہدین سے روکنے یا ان کو چھوڑ کر دوسروں کو عطا کرنے کا آپ کو اختیار نہیں تھا۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قرابتداروں کے لیے فئی اور غنیمتوں کے خمس میں جو حق واجب ہوا وہ ان دو آیتوں کے باعث نہیں جنہیں اس کتاب کے شروع میں ذکر کیا گیا اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں اس حق کا تاکیداً ذکر فرمایا پھر ان کے لیے فئی اور غنیمت کے خمس میں اسی طرح واجب ہوا جس طرح ان دیگر فقراء مسلمانوں کے لیے واجب ہے جنہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت حاصل نہ تھی یہ قول حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے مروی ہے۔

---

[1] خلاصہ یہ ہے کہ دور جاہلیت میں جو باپ ہے اس کی اولاد عشیرہ کہلائی ہے پھر آگے اسلام میں جو جد اعلیٰ ہوگا اسکی اولاد فخذ کہلائے گی۔ گویا فخذ عشیرہ کے تحت ہے۔

۴۱۶۴ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ هٰذَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْفَيْءِ وَالْمَغْنَمِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَائِرَ وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ فَشَرَعَ فِيهِ الدِّينَ وَأَنْهَجَ بِهِ السَّبِيلَ وَصَرَّفَ بِهِ الْقَوْلَ وَبَيَّنَ مَا يُؤْتَى مِمَّا يُنَالُ بِهِ مِنْ رِضْوَانِهِ وَمَا يُنْتَهَى عَنْهُ مِنْ مَنَاهِيهِ وَمَسَاخِطِهِ ثُمَّ أَحَلَّ حَلَالَهُ الَّذِي شَرَعَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ فَجَعَلَهُ مَرْغُوبًا عَنْهُ مَسْخُوطًا عَلَى أَهْلِهِ وَجَعَلَ مِمَّا رَحِمَ بِهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ وَشَرَّفَهُمْ بِهِ عَلَيْهِمْ مَا أَحَلَّ مِنَ الْمَغْنَمِ وَبَسَطَ مِنْهُ وَلَمْ يَحْظُرْهُ عَلَيْهِمْ كَمَا ابْتُلِيَ بِهِ أَهْلُ النُّبُوَّةِ وَالْكِتَابِ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَهُمْ فَكَانَ مِنْ ذٰلِكَ مَا نَفَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَاصَّتِهِ دُونَ النَّاسِ مِمَّا غَنِمَهُ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ إِذْ يَقُولُ اللهُ حِينَئِذٍ مَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلٰكِنَّ اللهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَاللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فَكَانَتْ تِلْكَ الْأَمْوَالُ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجِبْ فِيهَا خُمُسٌ وَلَا مَغْنَمٌ لِيُوَلِّيَ اللهُ رَسُولَهُ أَمْرَهُ وَأَخْتَارَ أَهْلَ الْحَاجَةِ بِهَا السَّابِقَةَ عَلَى مَا يُلْهِمُهُ مِنْ ذٰلِكَ

حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ اپنے چچا حضرت ابوسہیل بن مالک رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں یہ فی اور غنیمت کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا خط ہے فرماتے ہیں (حمد و صلوٰۃ کے بعد!) اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح نازل فرمایا کہ وہ مومنین کے لیے باعث بصیرت اور رحمت ہے۔ اس میں دین کو ظاہر کیا، راستہ مقرر فرمایا اور طرح طرح کا کلام کیا، اس میں ان چیزوں کی عطا کا ذکر ہے جن سے اس کی رضا حاصل ہوتی ہے اور اس کے ذریعے اس کی منع کردہ اور باعث غضب امور سے اجتناب کیا جاتا ہے پھر بعض چیزوں کو حلال کر کے اس میں وسعت عطا فرمائی اور کچھ چیزوں کو حرام کر کے ان سے نفرت دلائی اور ان کو حاصل کرنے والوں پر ناراضگی کا اظہار فرمایا اس اس امت پر جن چیزوں کے ذریعے وسیع رحمت فرمائی ان میں سے ایک یہ ہے کہ ان کے لیے مال غنیمت کو حلال کیا اس کے بارے میں کشادگی عطا فرمائی اور انہیں اس سے منع نہیں کیا جیسا کہ اس سے پہلے انبیاء کرام اور اہل کتاب کو اس میں بتلا کیا گیا اور اس میں سے وہ مال ہے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بنو قریظہ اور بنو نضیر سے بطور فی حاصل ہوا وہ آپ کے ساتھ خاص تھا لوگوں کے لیے نہیں تھا اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ جو اللہ تعالیٰ نے ان میں صرف اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ان پر تم نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جس پر چاہے مسلط کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے یہ اموال سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھے ان میں خمس واجب نہیں تھا اور نہ یہ مال غنیمت تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا اختیار دیتا اور آپ اللہ تعالیٰ کے

marfat.com

وبأذن له به فلم يضربها رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يحتزها لنفسه ولا لاقاربه ولم يخصص بهذا منهم بفرض ولا سهمان ولكن اثر باوسعها واكثرها اهل الحق والقدم من المهاجرين الذين اخرجوا من ديارهم واموالهم يبتغون فضلا من الله ورضوانا وينصرون الله ورسوله اولئك هم الصادقون وقسم الله طوائف منها في اهل الحاجة من الانصار وحبس رسول الله صلى الله عليه وسلم فريقا منها لنائبته وحقه وما يعروه غير مفتقد شيئا منها ولا مستاثر به ولا مريد ان يورثه احدا بعده فجعله صدقة لا ميراث لاحد فيه هادة في الدنيا ومحقرة لها واثرة لما عند الله فهذا الذي لم يوجف فيه خيل ولا ركاب ومن الانفال التي اثر الله بها رسوله ولم يجعل لاحد فيها مثل الذي جعل له من المغنم الذي فيه اختلاف من اختلف قال الله عز وجل ما افاء الله على رسوله من اهل القرى فلله وللرسول ولذي القربى واليتامى والمساكين وابن السبيل كيلا يكون دولة بين الاغنياء منكم ثم قال وما اتكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا واتقوا الله ان الله شديد العقاب فاما قوله فلله فان الله تبارك وتعالى غني عن الدنيا واهلها وكل ما فيها وله ذلك كله ولكنه يقول اجعلوه في

بتانے سے ان میں پہلے حاجتمندوں کا انتخاب فرماتے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تقسیم نہ فرمایا اور اپنے یا اپنے رشتہ داروں کے لیے اسے اختیار بھی نہ کیا اور نہ ہی ان میں سے کسی کو مقرر حصے یا دو حصوں کے ساتھ خاص کیا بلکہ اس میں سے زیادہ اور وسیع مال کے ساتھ حق داروں اور تقدیر مہاجرین کو ترجیح دی جنہیں ان کے گھروں اور سے نکالا گیا وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور رضا تلاش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی مدد کرتے ہیں وہی لوگ سچے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس کا حصہ انصار میں سے حاجتمند لوگوں میں تقسیم فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ اپنی ضرورتوں اور حق کے لیے رکھا اور وہ مال جو آپ کے پاس یوں ہو [illegible] کہ آپ اس میں کسی چیز کو گم نہ پاتے اور نہ اس کے ساتھ کسی کو ترجیح دیتے اور نہ ہی اس کے بعد کسی کو دینے کا ارادہ فرماتے اسے آپ صدقہ قرار دیتے اس میں سے کسی کو وراثت نہ ملتی دنیا میں سخاوت کرتے ہوئے اسے (دنیا کو) حقیر سمجھتے ہوئے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اسے ترجیح دیتے ایسا کرتے یہ وہ مال ہے جس پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے گئے اور یہ اس مال غنیمت سے ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ترجیح دی اور اس میں کسی شخص کے لیے اس مال غنیمت کی طرح حصہ قرار نہیں دیا جس میں اختلاف کرنے والوں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں اختلاف کیا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ بستیوں والوں کے مال سے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا پس وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (آپ کے) قرابتداروں، یتیموں، محتاجوں اور مسافروں کے لیے ہے تاکہ وہ تمہارے دولتمندوں کے درمیان گردش نہ کرتا رہے پھر فرمایا جو کچھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں دے دیں اسے لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے

marfat.com

سَبِيْلِهِ الَّتِيْ اَمَرَ بِهَا وَ قَوْلُهُ وَ لِلرَّسُوْلِ
فَاِنَّ الرَّسُوْلَ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَظٌّ فِي الْمَغْنَمِ
اِلَّا كَحَظِّ الْعَامَّةِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ لٰكِنَّهُ
يَقُوْلُ اِلَى الرَّسُوْلِ قِسْمَتُهُ وَ الْعَمَلُ بِهِ
وَ الْحُكُوْمَةُ فِيْهِ فَاَمَّا قَوْلُهُ وَ لِذِي
الْقُرْبٰى فَقَدْ ظَنَّ جَهَلَةٌ مِّنَ النَّاسِ اَنَّ
اَنَّ لِذِي قُرْبٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ سَهْمًا مَّفْرُوْضًا مِّنَ الْمَغْنَمِ قُطِعَ
عَنْهُمْ وَ لَمْ يُؤْتِهِ اِيَّاهُمْ وَ لَوْ كَانَ كَذٰلِكَ
لَبَيَّنَهُ كَمَا بَيَّنَ فَرَائِضَ الْمَوَارِيْثِ فِي
النِّصْفِ وَ الرُّبُعِ وَ السُّدُسِ وَ الثُّمُنِ وَ مَا
نَقَصَ حَظُّهُمْ مِّنْ ذٰلِكَ غِنًى كَانَ عِنْدَ اَحَدِهِمْ
اَوْ فَقْرٌ كَمَا لَا يُقْطَعُ ذٰلِكَ حَظُّ الْوَرَثَةِ
مِنْ سِهَامِهِمْ وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَفَلَ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ
شَيْئًا مِّنَ الْمَغْنَمِ مِنَ الْعَقَارِ وَ السَّبْيِ
وَ الْمَوَاشِيْ وَ الْعُرُوْضِ وَ الصَّامِتِ وَلٰكِنَّهُ
لَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَرْضٌ يُعْلَمُ وَلَا
اَثَرٌ يُقْتَدٰى بِهِ حَتّٰى قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ
قَسَمَ فِيْهِمْ قَسْمًا يَوْمَ خَيْبَرَ لَمْ يَعُمَّ
بِذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ عَامَّتَهُمْ وَ لَمْ يُخَصِّصْ
قَرِيْبًا دُوْنَ اٰخَرَ اَحْوَجَ مِنْهُ لَقَدْ اَعْطٰى
يَوْمَئِذٍ مَنْ لَيْسَتْ لَهُ قَرَابَةٌ وَ ذٰلِكَ
لِمَا شَكَوْا اِلَيْهِ مِنَ الْحَاجَةِ وَ مَا كَانَ
مِنْهُمْ فِيْ جَنْبِهِ مِنْ قَوْمِهِمْ وَ مَا خَلَصَ
اِلٰى حُلَفَائِهِمْ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمْ يُفَضِّلْهُمْ عَلَيْهِمْ
لِقَرَابَتِهِمْ وَ لَوْ كَانَ لِذِي الْقُرْبٰى حَقٌّ
كَمَا ظَنَّ اُوْلٰئِكَ لَكَانَ اَخْوَالُهُ ذَوِيْ

ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے جہاں تک اللہ تعالیٰ کے ارشاد "فللہ" کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا اور اس کے رہنے والوں اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بے نیاز ہے اور یہ سب کچھ اس کی ملکیت ہے لیکن وہ فرماتا ہے کہ اسے اس کے راستے میں خرچ کرو جس کا اس نے حکم دیا اور ارشاد خداوندی "وللرسول" کا جہاں تک تعلق ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مالِ غنیمت میں حصہ، عام مسلمانوں کے حصے کی طرح تھا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی تقسیم، اس پر عملدرآمد اور فیصلے کا اختیار حاصل تھا۔ ارشاد خداوندی "ولذی القربیٰ" کے بارے میں جاہل لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں کے لیے حصہ مقرر ہے اور آپ نے ان سے دور کر دیا ان کو عطا نہیں فرمایا اگر ایسی بات ہوتی تو اللہ تعالیٰ بیان فرما دیتا جیسا کہ وراثتوں کے سلسلے میں نصف، چوتھا حصہ، چھٹا اور آٹھواں حصہ بیان فرمایا اور ان کا حصہ اس سے کم نہ ہوتا ان میں سے کوئی مالدار ہوتا یا محتاج جیسا کہ ورثاء کا حصہ ان سے روکا نہیں جاتا۔ بلکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مالِ غنیمت کچھ مال زمین، قیدی، سامان اور سونا چاندی دیا لیکن اس میں سے کچھ بھی فرض نہ تھا جو جانا جائے اور نہ سنت جس کی پیروی کی جائے حتیٰ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا البتہ آپ نے ان کے درمیان خیبر کے دن یوں تقسیم فرمایا کہ اس دن ان کو عمومی طور پر عطا نہ فرمایا اور نہ کسی ایسے قریبی کو جو دوسرے کی نسبت زیادہ محتاج تھا، خاص کیا اس دن آپ نے ان لوگوں کو بھی دیا جنہیں آپ سے قرابت نہ تھی اور یہ اس وقت کی بات ہے جب انہوں نے آپ کی خدمت میں ضرورت کی شکایت کی ان لوگوں کو آپ سے قرابت حاصل نہ تھی اور نہ ہی وہ آپ کے حلیف تھے تو انہیں قرابت داری کی وجہ سے دوسرے لوگوں پر فضیلت نہیں دی اگر قرابتداروں کا حق ہوتا جیسا کہ ان لوگوں کا خیال ہے تو آپ کے ماموں آپ کے باپ دادا کے

marfat.com

قُرْبٰی وَاَخْوَالَ اَبِیْہِ وَجَدِّہٖ وَکُلٌّ مِنْ
ضَرَبَہٗ یَرْحَمُ فَاِنَّہَا الْقُرْبٰی کُلُّہَا وَکَمَا
لَوْ کَانَ ذٰلِکَ کَمَا ظَنُّوْا لَاَعْطَاھُمْ اِیَّاہُ
اَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ بَعْدَ مَا وَسَعَ الْفَیْءُ وَکَثُرَ
وَاَبُوالْحَسَنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا حِیْنَ مَلَکَ
مَامَلَکَ وَلَمْ یَکُنْ عَلَیْہِ فِیْہِ قَائِلٌ اَفَلَا
عَلَّمَہُمْ مِّنْ ذٰلِکَ اَمْرًا یُّعْمَلُ بِہٖ فِیْہِمْ وَ
یُعْرَفُ بَعْدَہٗ وَلَوْ کَانَ ذٰلِکَ کَمَا زَعَمُوْا
لَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کَیْلَا یَکُوْنَ دُوْلَۃً بَیْنَ
الْاَغْنِیَآءِ مِنْکُمْ فَاِنَّ مِنْ ذَوِیْ قَرَابَۃِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَنْ
کَانَ غَنِیًّا وَّکَانَ فِیْ سِعَۃٍ یَّوْمَ یُنَزَّلُ
الْقُرْاٰنُ وَبَعْدَ ذٰلِکَ فَلَوْ کَانَ ذٰلِکَ السَّہْمُ
جَائِزًا لَّہٗ وَلَہُمْ کَانَتْ تِلْکَ دَوْلَۃً بَلْ کَانَتْ
مِیْرَاثًا لِقَرَابَتِہٖ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ قَطْعُہَا وَلَا
نَقْضُہَا وَلٰکِنَّہٗ یَقُوْلُ لِذِیْ قُرْبٰی بِحَقِّہِمْ
وَقَرَابَتِہِمْ فِی الْحَاجَۃِ وَالْحَقِّ اللَّازِمِ
کَحَقِّ الْمُسْلِمِیْنَ فِیْ مَسْکَنَتِہٖ وَحَاجَتِہٖ فَاِذَا
اسْتَغْنٰی فَلَا حَقَّ لَہٗ وَالْیَتِیْمُ فِیْ یُتْمِہٖ
وَاِنْ کَانَ الْیَتِیْمُ وَرَثَ عَنْ وَّارِثِہٖ فَلَا
حَقَّ لَہٗ وَابْنُ السَّبِیْلِ فِیْ سَفَرِہٖ وَصَیْرُوْرَتِہٖ
اِنْ کَانَ کَبِیْرَ الْمَالِ مُوْسِعًا عَلَیْہِ فَلَا
حَقَّ لَہٗ فِیْہِ وَرَدَّ ذٰلِکَ الْحَقَّ اِلٰی اَھْلِ
الْحَاجَۃِ وَبَعَثَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ بَعَثَ وَذَکَرَ
الْیَتِیْمَ ذَا الْمَقْرَبَۃِ وَالْمِسْکِیْنَ ذَا
الْمَتْرَبَۃِ کُلُّ ھٰؤُلَآءِ ھٰکَذَا لَمْ یَکُنْ نَبِیُّ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا صَالِحٌ
مَنْ مَضٰی لِیَدَعُوْا حَقًّا فَرَضَہُ اللّٰہُ عَزَّ
وَجَلَّ لِذِیْ قَرَابَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

ماموں اور آپ کے تمام ذی رحم محارم، "ذوی القربیٰ" میں شامل ہوتے کیونکہ یہ سب آپ کے قرابتدار تھے اور اگر یہ بات اسی طرح ہوتی جس طرح یہ حضرات خیال کرتے ہیں تو مال فئی کے زیادہ ہونے کے بعد حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما ان کو عطا فرماتے اور جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو ان پر کوئی اعتراض کرنے والا بھی نہ تھا تو انہوں نے اس سلسلے ان (قرابتداروں) کو وہ بات یاد نہ دلائی جس پر ان کے لیے عمل کیا جاتا اور بعد میں مشہور ہو جاتی نیز اگر یہ بات اسی طرح ہوتی جس طرح ان لوگوں نے خیال کیا تو اللہ تعالیٰ یوں نہ فرماتا "تاکہ وہ تمہارے مالداروں کے درمیان گردش نہ کرے" کیونکہ نزول قرآن کے وقت اور اس کے بعد بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتداروں میں مالدار لوگ بھی تھے اگر یہ حصہ ان کے لیے جائز ہوتا تو یہ ان کے درمیان گردش کرنے والی دولت ہوتی بلکہ آپ کی قرابت کی وجہ سے ملی وراثت بن جاتا کسی کو اس کے توڑنے کا حق نہ ہوتا لیکن وہ فرماتا ہے کہ قرابتداروں کا حق ان کی قرابت کی وجہ سے حاجت کے وقت ہے اور لازم حق، محتاج اور حاجت کے وقت مسلمانوں کے حق کی طرح ہے پس جب وہ ضرورت مند نہ رہے تو اس کا کوئی حق نہیں اور یتیم کا حق یتیمی کی حالت میں ہے اگر وہ اپنے وارث سے حصہ لیتا ہے تو اب اس کا کوئی حق نہیں "ابن السبیل" کا حق سفر کی حالت میں ہے اور اگر وہ زیادہ مالدار ہے اور اس کے پاس وسیع مال ہے تو اس کا کوئی حق نہیں بلکہ یہ حق، ضرورتمندوں کی طرف لوٹایا جائے گا اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا اور قرابت دار یتیم کا ذکر کیا اور لس مسکین کا ذکر کیا جو محتاج ہے ان سب کا یہی حکم ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین میں سے کوئی آپ کے قرابتداروں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ حق کو چھوڑنے والا نہ تھا۔ بلکہ وہ سب ان کا حق ادا کرتے تھے جیسا کہ ارشاد خداوندی "اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْمُوْنَ لَهُمْ بِحَقِّ اللّٰهِ
فِيْهِ كَمَا قَالَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَاَحْكَامُ الْقُرْاٰنِ وَلَقَدْ عَلٰى ذٰلِكَ اَمْضَوْا
عَطَايَا مِنْ عَطَايَا وَضَعَهَا فِيْ اَفْيَاءِ النَّاسِ وَاَنَّ
بَعْضَ مَنْ اُعْطِيَ مِنْ تِلْكَ الْعَطَايَا لِمَنْ هُوَ
عَلٰى غَيْرِ دِيْنِ الْاِسْلَامِ فَاَمْضَوْا ذٰلِكَ
لَهُمْ فَمَنْ زَعَمَ غَيْرَ هٰذَا كَانَ مُفْتَرِيًا
مُتَقَوِّلًا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلِهٖ
وَصَالِحِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا غَيْرَ
الْحَقِّ وَاَمَّا قَوْلُ مَنْ يَّقُوْلُ فِي الْخُمُسِ
اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَهٗ فَرَائِضَ مَعْلُوْمَةً
فِيْهَا حَقٌّ مَنْ سَمّٰى فَاِنَّ الْخُمُسَ فِيْ هٰذَا
الْاَمْرِ بِمَنْزِلَةِ الْمَغْنَمِ وَقَدْ اَتَى اللّٰهُ نَبِيَّهٗ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيًا فَاَخَذَ مِنْهُ
اُنَاسًا وَتَرَكَ ابْنَتَهٗ وَقَدْ اَرَاتْهُ يَدَيْهَا
مِنْ مَّحَلِّ الرَّحٰى فَوَكَّلَهَا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى
وَالتَّسْبِيْحِ فَهٰذِهٖ اِدَّعَتْ حَقًّا لِقَرَابَتِهٖ
وَلَوْ كَانَ هٰذَا الْخُمُسُ وَالْفَيْءُ عَلٰى مَا
ظَنَّ مَنْ يَّقُوْلُ هٰذَا الْقَوْلَ كَانَ ذٰلِكَ
حَيْفًا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَاعْتِرَاضًا لِمَا اَفَاءَ
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَمَا عَطَلَ قَسْمُ ذٰلِكَ فِيْمَنْ
يَدَّعِيْ فِيْهِ بِالْقَرَابَةِ وَالنَّسَبِ وَالْوِرَاثَةِ
وَلَمَا خَلَتْ فِيْهِ سَهْمَانُ الْعَصَبَةِ وَالنِّسَاءِ
اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ وَيَرٰى مَنْ تَفَقَّهَ فِي
الدِّيْنِ اَنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ مُوَافِقٍ لِقَوْلِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ وَمَا
اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ
الْمُتَكَلِّفِيْنَ وَقَوْلُ الْاَنْبِيَاءِ لِقَوْمِهِمْ

وغیرہ احکام قرآن (پر وہ عمل کرتے تھے) بلا شبہ انہوں نے ان عطیات کو جاری رکھا جو لوگوں کے مال غنیمت میں رکھا تھا جن لوگوں کو عطیات دیئے گئے ان میں سے بعض وہ بھی تھے جو دینِ اسلام پر نہیں تھے تو ان حضرات نے ان کے لیے اسے جاری رکھا اب جو شخص اس کے علاوہ بات کہے وہ اللہ تعالیٰ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اتباع کرنے والے نیک مسلمانوں پر جھوٹ باندھتا اور ناحق بات کہنے کا الزام لگاتا ہے اور وہ لوگ جو خمس کے بارے میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کا ذکر کیا ہے ان کا حصہ مقرر فرمایا تو یہ خمس غنیمت کی طرح ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قیدی عطا فرمائے تو ان میں کچھ صحابہ کرام کو دیئے جب کہ اپنی صاحبزادی (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا) کو نہ دیا حالانکہ انہوں نے آپ کو اپنے ہاتھ دکھائے جن پر چکی پیسنے کے نشانات تھے آپ نے ان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور تسبیح پر توکل کا حکم دیا حالانکہ انہوں نے اپنی قرابتداری کا حق مانگا تھا تو جس طرح ان لوگوں نے گمان کیا ہے اگر یہ خمس اور فیٔ اسی طرح ہوتا تو یہ مسلمانوں پر زیادتی اور اس کے خلاف جو اللہ تعالیٰ نے ان کو غنیمت کے طور پر عطا فرمایا اور اس کا حصہ معطل نہ ہوتا جو اس سلسلے میں قرابت، نسب اور وراثت کا دعویٰ کرتا اور اس میں دو حصے داخل ہوتے، عصبہ،

اور اولاد کے ماں ہونے کا اب جس شخص کو دین کی سمجھ حاصل ہے وہ سمجھتا ہے کہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے اس قول کے موافق نہیں ہے جو اس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمائی ہے، آپ فرمادیجئے میں تم سے جو اجرت مانگتا ہوں وہ تمہارے ہی لیے ہے اور میں اس (تبلیغ دین) پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا اور نہ ہی میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں دیگر انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی اپنی قوموں سے اسی طرح فرمایا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے نہ تھے کہ جو کچھ

marfat.com

مِثْلُ ذٰلِكَ وَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدَّعِيَ مَا لَيْسَ لَهٗ وَلَا لِيَدَعَ حَقًّا وَّلَا قَسْمًا لِّنَفْسِهٖ وَلَا لِغَيْرِهٖ وَاخْتَارَهُ اللهُ لَهُمْ وَامْتَنَّ عَلَيْهِمْ فِيْهِ وَلَا لِيَحْرِمَهُمْ اِيَّاهُ وَلَقَدْ سَأَلَهٗ نِسَآءُ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ الْفِكَاكَ وَتَخْلِيَةَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ سَبَايَاهُمْ بَعْدَ مَا كَانُوْا فَيْئًا فَفَكَّهُمْ وَاَطْلَقَهُمْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُسْأَلُ مِنْ اَنْعَامِهِمْ لَدٰى شَجَرَةٍ بِرِدَآئِهٖ فَظَنَّ اَنَّهُمْ نَزَعُوْهُ عَنْهُ لَوْ كَانَ عَدَدُ شَجَرِ تِهَامَةَ نَعَمًا لَقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ وَمَا اَنَا بِاَحَقَّ بِهٖ مِنْكُمْ يَعَدَ بِوَبَرَةٍ اَخَذَهَا مِنْ كَاهِلِ الْبَعِيْرِ اِلَّا الْخُمُسَ فَاِنَّهٗ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ فَفِيْ هٰذَا بَيَانُ مَوَاضِعِ الْفَيْءِ الَّتِيْ وَجَّهَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ بِحُكْمِ اللهِ تَعَالٰى وَعَدْلِ قَضَآئِهٖ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ هٰذَا اَوْ اَلْحَدَ فِيْهِ وَسَمّٰى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَيْرِ مَا سَمَّاهُ بِهٖ رَبُّهٗ كَانَ بِذٰلِكَ مُفْتَرِيًا مُّكَذِّبًا مُحَرِّفًا لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ مَوَاضِعِهٖ مَصِيْرًا بِذٰلِكَ وَمَنْ تَابَعَهٗ عَلَيْهِ عَلَى التَّكْذِيْبِ وَاِلٰى مَا صَارَ اِلَيْهِ ضُلَّالُ اَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِيْنَ يَدَّعُوْنَ عَلٰى اَنْبِيَآئِهِمْ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ اِنَّمَا جَعَلَ اللهُ اَمْرَ الْخُمُسِ اِلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَضَعُهٗ فِيْمَنْ رَاٰى وَضْعَهٗ فِيْهِ مِنْ قَرَابَتِهٖ غَنِيًّا كَانَ اَوْ فَقِيْرًا مَعَ مَنْ اَمَرَ اَنْ يُّعْطِيَهٗ

آپ کے لیے نہ ہوتا اس کا مطالبہ کرتے اور نہ ہی آپ اپنا ب
دوسروں کا حصہ چھوڑتے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے لیے پسن
فرمایا اور ان پر احسان کیا اسی طرح آپ ان کو محروم کرنے وال
بھی نہ تھے بنو سعد بن بکر کی عورتوں نے آپ سے اپنے قید
چھوڑنے اور ان کو مسلمانوں سے لینے کا مطالبہ کیا حالانکہ وہ ما
فے بن چکے تھے تو آپ نے ان کو رہا کر دیا اور چھوڑ دیا اور
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی چادر مبارک پکڑ کر ا
جانوروں کا مطالبہ کیا گیا جو درخت کے پاس تھے اور آپ نے
خیال کیا کہ وہ آپ سے چادر لے گئے ہیں تو آپ نے فرمایا اگر تہام
کے درختوں کے برابر جانور ہوتے تو میں وہ بھی تم میں تقسیم کر دیتا
میں خمس کے علاوہ اونٹ کی گردن کے بالائی حصے کے بالوں کے
برابر بھی تم سے زیادہ حق نہیں رکھتا اور وہ خمس بھی تمہاری طرف
لوٹایا جاتا ہے۔ تو یہ ان مواقع کا بیان ہے جہاں سرکار دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم اور اپنے انصاف پر
مبنی فیصلے کے مطابق فے کو رکھا لہٰذا جو شخص اس سے اعراض
کرے اور اس سلسلے میں دین سے نکل جائے اور جس طرح
اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک رکھا
اس کے علاوہ نام لے تو وہ افتراء باندھنے والا بہت جھوٹا اور
اللہ تعالیٰ کے قول کو اس کی جگہوں سے بدلنے والا ہے اور
جو شخص اس پر اس کی اتباع کرے گا وہ تکذیب
اور اس عمل کی طرف جانے والا ہو گا جس کی طرف اہل کتاب
کے وہ گمراہ لوگ گئے ہیں جو اپنے انبیاء کرام
علیہم السلام پر جھوٹے دعوے کرتے
ہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کچھ دوسرے لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے خمس کا اختیار اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تاکہ وہ اپنے قرابت داروں میں سے جس کو چاہیں عطا فرمائیں وہ مالدار ہوں یا محتاج لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کو بھی عطا فرمائیں جن کو خمس سے

مِنَ الْخُمُسِ سِوَاهُمْ مِمَّنْ تَبَيَّنَ فِيْ اٰيَةِ الْخُمُسِ وَلِذٰلِكَ اَمَرَهٗ فِيْ اٰيَةِ الْفَيْءِ اَيْضًا فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ هٰذِهِ الْاِخْتِلَافِ الَّذِيْ وَصَفْنَا وَجَبَ اَنْ نَنْظُرَ فِيْ ذٰلِكَ لِنَسْتَخْرِجَ مِنْ اَقْوَالِهِمْ هٰذِهٖ قَوْلًا صَحِيْحًا فَاعْتَبَرْنَا قَوْلَ مَنْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى مِنْ قَرَابَتِهٖ مَنْ اَعْطٰى مَا اَعْطَاهُ بِحَقٍّ وَّاجِبٍ لَّهُمْ لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهُ اِيَّاهُمْ فِيْ اٰيَةِ الْغَنَائِمِ وَفِيْ اٰيَةِ الْفَيْءِ فَوَجَدْنَا هٰذَا الْقَوْلَ فَاسِدًا لِاَنَّا رَاَيْنَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى قَرَابَةً وَّمَنَعَ قَرَابَةً فَلَوْ كَانَ مَا اَضَافَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِمْ فِيْ اٰيَةِ الْغَنَائِمِ وَفِيْ اٰيَةِ الْفَيْءِ عَلٰى طَرِيْقِ الْفَرْضِ مِنْهُ لَهُمْ اِذًا لَّمَا حَرَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَحَدًا وَلَعَمَّهُمْ بِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ خَارِجًا عَمَّا اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ فِيْهِمْ اَلَا يُرٰى اَنَّ رَجُلًا لَوْ اَوْصٰى لِذِيْ قَرَابَةِ فُلَانٍ بِثُلُثِ مَالِهٖ وَهُمْ يُحْصَوْنَ وَيُعْرَفُوْنَ اَنَّ الْقَائِمَ بِوَصِيَّتِهٖ لَيْسَ لَهٗ وَضْعُ الثُّلُثِ فِيْ بَعْضِ الْقَرَابَةِ دُوْنَ بَقِيَّتِهِمْ حَتّٰى يَعُمَّهُمْ جَمِيْعًا بِالثُّلُثِ الَّذِيْ يُوْصٰى لَهُمْ بِهٖ وَيُسَوِّيْ بَيْنَهُمْ فِيْهِ وَاِنْ فَعَلَ فِيْهِ مَا سِوٰى ذٰلِكَ كَانَ مُخَالِفًا لِمَا اُمِرَ بِهٖ وَحَاشَ لِلّٰهِ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ فِعْلِهٖ لِمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ مُخَالِفًا وَّلِحُكْمِهٖ تَارِكًا فَلَمَّا كَانَ مَا اَعْطٰى مِمَّا صَرَفَهٗ فِيْ

دینے کا حکم دیا جس کا اظہار آیۂ خمس سے ہوتا ہے اسی لیے آیت فے میں بھی اس کا حکم دیا تو جب اس سلسلے میں انہوں نے یہ اختلاف کیا جو ہم نے بیان کیا تو ہمارے لیے اس میں غور کرنا ضروری ہوگیا تاکہ ہم ان کے ان اقوال سے صحیح قول نکال سکیں چنانچہ ہم نے اس شخص کے قول میں غور کیا جو کہتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قرابتداروں میں سے جن لوگوں کو جو کچھ عطا کیا وہ ان کے لیے واجب تھا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے غنیمتوں سے متعلق آیت اور آیت فے میں ان کا ذکر نہیں کیا پس ہم نے اس قول کو فاسد پایا کیونکہ ہم دیکھتے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض قرابتداروں کو عطا فرمایا اور کچھ کو عطا نہیں کیا آیت غنیمت اور آیت فے میں ان کی طرف جس چیز کی اضافت کی گئی ہے اگر وہ ان کے لیے فرض کے طور پر ہوتی تو اس صورت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے کسی ایک کو بھی محروم نہ فرماتے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کے لیے مقرر فرمایا ان سب کو عطا فرماتے حتیٰ کہ آپ ان کے بارے میں حکم خداوندی سے ذرا بھر بھی باہر نہ جاتے کیا وہ نہیں دیکھتا کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کے قرابتداروں کے لیے اپنے مال کے تیسرے حصے کی وصیت کرے اور انہیں یہ بات معلوم ہے کہ جس شخص کو وصیت کی گئی ہے اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ بعض رشتہ داروں کو تہائی حصہ دے اور دوسروں کو چھوڑ دے بلکہ جس تہائی مال کی وصیت کی گئی ہے وہ ان سب کو دینا ہوگا اور وہ ان کے درمیان برابر تقسیم کرے گا اگر وہ اس کے خلاف کرے تو جس بات کا حکم دیا گیا ہے وہ اس کی خلاف ورزی کرنے والا ہوگا اور پناہ بخدا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے افعال میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والے اور اس کے حکم کو چھوڑنے والے ہوں تو جب آپ نے اپنے رشتہ داروں کو جو کچھ دیا وہ سب رشتہ داروں کو نہ دیا تو یہ بات محال ہے کہ آپ اپنے رشتہ داروں

marfat.com

ذوی قرباه لم یعمّ به قرابته کلّها استحال بذلک ان یکون الله عزّ وجلّ لقرابته صلی الله علیه وسلم ما قد منعهم منه لانّ قرابته لو کان جعل لهم شیء بعینه کانوا کذوی قرابة فلان الموصی لهم بثلث المال الذی لیس للموصی منع بعضهم ولا ایثار احدهم دون احد فبطل بذلک هذا القول ثم اعتبرنا قول الذی قالوا لم یجب لذی قرابة رسول الله صلی الله علیه وسلم حق فی آیة الفیء ولا فی آیة الغنائم وانما ذکر امرهم بذکر الله ایاهم ای فیعطون لقرابتهم ولفقرهم ولحاجتهم فوجدنا هذا القول فاسدا لانّه لو کان ذلک کما قالوا لما اعطی رسول الله صلی الله علیه وسلم اغنیاء بنی هاشم منهم العباس بن عبد المطلب رضوان الله علیهم فقد اعطاه معهم وکان موسرا فی الجاهلیة والاسلام حتی لقد تعجّل رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ذی القربی لیس للفقر لکن لمعنی سواه ولو کان للفقر اعطاهم لکان ما اعطاهم ما سبیله سبیل الصدقة والصدقة محرّمة علیهم ۔

سے متعلق اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ کو روک دیتے کیونکہ اگر ان سب کے لیے کوئی حصہ مقرر ہوتا تو وہ اس فلاں موصیٰ لہ (جس کے لیے وصیت کی گئی) کے قرابتداروں کی طرح ہوتے جن کے لیے مال کے تہائی کی وصیت کی گئی تھی تو وہاں وصیت کرنے والے کے لیے جائز نہیں کہ ان میں سے بعض کو نہ دے اور کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح دے تو اس سے یہ قول باطل ہو گیا۔ پھر ہم نے ان لوگوں کے قول کا جائزہ لیا جو کہتے ہیں کہ آیت فے اور آیت غنیمت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں کے لیے کچھ بھی واجب نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر محض تاکید کے لیے کیا یعنی ان کو ان کی قرابت اور فقر و احتیاج کی وجہ سے دیا جائے تو ہم نے اس قول کو بھی فاسد پایا کیونکہ اگر بات اس طرح ہوتی جس طرح وہ کہتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنو ہاشم کے مالدار لوگوں کو عطا نہ فرماتے جن میں حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں آپ نے انہیں عطا فرمایا حالانکہ وہ جاہلیت اور اسلام دونوں حالتوں میں مالدار تھے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابت داروں کو فوری طور پر جو کچھ عنایت فرمایا وہ ان کے فقر کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ کسی اور وجہ سے تھا اگر آپ ان کو محتاجی کی وجہ سے عنایت فرماتے تو جو کچھ عطا فرماتے وہ صدقہ ہوتا جب کہ صدقہ ان پر حرام ہے۔

۱۱۶۵ - حدثنا ابراهیم بن مرزوق قال ثنا وهب بن جریر قال ثنا شعبة عن یزید بن ابی مریم عن ابی الجوزاء

حضرت ابو الجوزاء سعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ آپ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے

السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا تَحْفَظُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَذْكُرُ اَنِّيْ اَخَذْتُ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلْتُهَا فِيْ فِيَّ فَاَخْرَجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْقَاهَا فِي التَّمْرِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَ عَلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ التَّمْرَةِ لِهٰذَا الصَّبِيِّ فَقَالَ اِنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ۔

کیا بات یاد کی ہے انہوں نے فرمایا مجھے یاد ہے کہ میں نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر اسے اپنے منہ میں ڈالا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نکالا پھر اسے کھجوروں میں ڈال دیا ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! اس بچے کے لیے اس کھجور میں آپ پر کوئی حرج نہ تھا، آپ نے فرمایا ہم آل محمد کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔

۱۱۶۶- حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَمَّارَةَ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فِيْ اٰخِرِهِ وَلَا لِاَحَدٍ مِّنْ اَهْلِهِ۔

حضرت ربیعہ بن سنان فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ اس کے آخر میں فرمایا کہ نہ آپ کے گھر والوں کے لیے (حلال ہے)

۱۱۶۷- حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ وَسَعِيْدٌ اِبْنَا زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ جَهْضَمٍ مُوْسٰى بْنِ سَالِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ مَا اخْتَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ اِلَّا بِثَلَاثٍ اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ وَاَنْ لَّا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ وَاَنْ لَّا نُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ۔

حضرت ابوجہضم موسیٰ بن سالم، حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے لوگوں سے الگ ہمیں صرف تین باتوں کے ساتھ خاص کیا یہ کہ ہم وضو مکمل طور پر کریں صدقہ نہ کھائیں اور گدھے سے گھوڑی کو جفتی نہ کریں۔

۱۱۶۸- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

حضرت ابوعمر حوضی فرماتے ہیں ہم سے حضرت شبابہ بن سوار نے بیان کیا اور حضرت سلیمان بن شعیب فرماتے ہیں ہم سے عبد الرحمٰن بن زیاد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر اسے اپنے منہ میں ڈال

marfat.com

زِيَادٍ قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَاَدْخَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَخْ كَخْ اَلْقِهَا اَلْقِهَا اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ۔

۱۱۶۹ - حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ اِبِلٍ سَائِمَةٍ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ مَنْ اَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا فَلَهٗ اَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَاَنَا اٰخُذُهَا مِنْهُ وَشَطْرَ اِبِلِهٖ عَزْمَةٌ مِّنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ مِّنَّا مِنْهَا شَيْءٌ۔

۱۱۷۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مَرْوَانَ الضَّرِيْرُ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَا ثَنَا مَعْرُوْفُ بْنُ وَاصِلٍ السَّعْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَةَ فِيْ سَنَةِ تِسْعِيْنَ قَالَ ابْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ فِيْ حَدِيْثِهٖ ابْنَةَ طَلْقٍ تَقُوْلُ ثَنَا رَشِيْدُ بْنُ مَالِكٍ وَاَبُوْ عُمَيْرٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِطَبَقٍ عَلَيْهِ تَمْرٌ فَقَالَ اَصَدَقَةٌ اَمْ هَدِيَّةٌ فَقَالَ بَلْ صَدَقَةٌ قَالَ فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ وَالْحَسَنُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَخَذَ الصَّبِيُّ تَمْرَةً فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ

دیا تو حضور علیہ السلام نے ان سے فرمایا کخ کخ (یہ کلمہ بچے کو جھڑکنے کے لیے بولا جاتا ہے) اسے پھینک دو پھینک دو کیا تم نہیں جانتے کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

حضرت بہز بن حکیم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ چرنے والے اونٹوں (کی زکوٰۃ) کے بارے میں فرماتے تھے ہر چالیس اونٹوں میں ایک بنت لبون (اونٹ کا وہ بچہ جو تیسرے سال میں داخل ہوگیا) ہے جو شخص ثواب حاصل کرنے کے لیے دے گا اس کے لیے اس کا ثواب ہے اور جو اسے روکے گا تو میں خود اس سے لے لوں گا اور اس کے اونٹوں کا حصہ ہمارے رب کے فرائض میں سے ایک فریضہ ہے ہم میں سے کسی کے لیے اس میں سے کچھ بھی حلال نہیں۔

حضرت علی بن معبد فرماتے ہیں ہم سے حکم بن مروان نابینا نے حدیث بیان کی اور حضرت ابراہیم بن ابوداؤد فرماتے ہیں ہم سے احمد بن عبد اللہ بن یونس نے حدیث بیان کی پھر یہ دونوں (حکم بن مروان اور احمد بن عبد اللہ) معروف بن واصل سعدی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ۹۰ھ میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے سنا ابن ابی داؤد فرماتے ہیں وہ (حضرت حفصہ) حضرت طلق کی بیٹی ہیں وہ فرماتی ہیں ہم سے رشید بن مالک اور ابو عمیر نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ کھجوروں کا ایک تھال لایا گیا آپ نے فرمایا یہ صدقہ ہے یا ہدیہ؟ (لانے والے نے) عرض کیا صدقہ ہے راوی کہتے ہیں آپ نے اسے لوگوں کے سامنے رکھ دیا حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے تھے بچے یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ایک کھجور لے کر

marfat.com

فَاَدْخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَهٗ وَجَعَلَ يَتَرَقَّقُ بِهٖ فَاَخْرَجَهَا فَقَذَفَهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ ۔

اپنے منہ میں ڈال دی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی مبارک ان کے منہ میں ڈال کر آرام سے کھجور نکالی اور اسے پھینک دیا پھر فرمایا ہم آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صدقہ نہیں کھاتے۔

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيْمِ الْاَوْدِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ الصَّدَقَةِ فَتَنَاوَلَ الْحَسَنُ تَمْرَةً فَاَخْرَجَهَا مِنْ فِيْهِ وَقَالَ اِنَّا اَهْلُ بَيْتٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صدقہ والے کمرے میں داخل ہوا تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈال دی آپ نے فرمایا ہم اہل بیت کے لیے صدقہ جائز نہیں۔

۱۱۷۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّا اَهْلُ بَيْتٍ لَا يَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ وَلَمْ يَشُكَّ ۔

حضرت محمد بن سعید اصبہانی فرماتے ہیں ہمیں حضرت شریک نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے (یوں نقل کیا کہ آپ نے) فرمایا ہم اہل بیت ہیں ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں (یہ بات کسی شک کے بغیر فرمائی)

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَفَلَا يُرٰى اَنَّ الصَّدَقَةَ الَّتِيْ تَحِلُّ لِسَائِرِ الْفُقَرَاءِ مِنْ غَيْرِ بَنِيْ هَاشِمٍ مِّنْ جِهَةِ الْفَقْرِ لَا تَحِلُّ لِبَنِيْ هَاشِمٍ مِّنْ حَيْثُ تَحِلُّ لِغَيْرِهِمْ فَكَذٰلِكَ الْفَيْءُ وَالْغَنِيْمَةُ لَوْ كَانَ مَا يُعْطَوْنَ مِنْهَا عَلٰى جِهَةِ الْفَقْرِ اِذًا لَمَا حَلَّ لَهُمْ فَاَمَّا مَا احْتَجَّ بِهٖ اَهْلُ هٰذَا الْقَوْلِ لِقَوْلِهِمْ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِالتَّسْبِيْحِ عِنْدَمَا سَاَلَتْهُ اَنْ يُّخْدِمَهَا خَادِمًا عِنْدَ قُدُوْمِ السَّبْيِ عَلَيْهِ فَوَكَّلَهَا اِذًا اَمَرَهَا بِهٖ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَلَمْ يُخْدِمْهَا مِنَ السَّبْيِ اَحَدًا ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کیا یہ شخص نہیں دیکھتا کہ جو صدقہ غیر بنوہاشم کے لیے محتاجی کی وجہ سے حلال ہے وہ بنوہاشم کے لیے اس طرح حلال نہیں جس طرح دوسروں کے لیے حلال ہے مال فے اور غنیمت کا بھی یہی حکم ہے اگر ان کو یہ مال فقر کی وجہ سے دیا جاتا تو اس صورت میں حلال نہ ہوتا یہ حضرات اپنے قول پر جو دلیل پیش کرتے ہیں وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تسبیح پڑھنے کا حکم ہے جب انہوں نے قیدیوں کے آنے پر آپ سے ایک خادم کی درخواست کی تھی تو آپ نے انہیں تسبیح پڑھنے کا حکم دیا اور قیدیوں میں سے کوئی غلام نہ دیا۔

فَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ لَيْلٰى يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْا اِلَيْهِ اَثَرَ الرَّحٰى فِيْ يَدَيْهَا وَبَلَغَهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَاهُ سَبْيٌ فَاَتَتْهُ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَلَمْ تَلْقَهُ وَلَقِيَتْهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاَخْبَرَتْهَا الْحَدِيْثَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ بِذٰلِكَ قَالَ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا اَنْ نَقُوْمَ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِمَّا سَاَلْتُمَا تُكَبِّرَانِ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُسَبِّحَانِ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدَانِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَاِنَّهٗ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

۱۱۷۴ - حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِفَاطِمَةَ ذَاتَ يَوْمٍ قَدْ جَاءَ اللّٰهُ اَبَاكِ بِسَعَةٍ مِّنْ رَّقِيْقٍ فَاسْتَخْدِمِيْهِ فَاَتَتْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اُعْطِيْكُمَا وَاَدَعُ اَهْلَ الصُّفَّةِ يَطْوُوْنَ بُطُوْنَهُمْ وَلَا اَجِدُ مَا اُنْفِقُ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ اَبِيْعُهَا وَاُنْفِقُ عَلَيْهِمْ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِمَّا

اس (استدلال) کے یوں ذکر کیا حضرت شعبہ، حضرت حکم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خاتون جنت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے ہاتھوں پر چکی (پیسنے) کے نشانات کی شکایت کی اور انہیں یہ خبر ملی تھی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے ہیں تو وہ خادم کا سوال کرنے حاضر ہوئیں لیکن آپ سے ملاقات نہ ہوئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ان کو سارا قصہ بتایا جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ام المومنین نے ساری صورت حال عرض کی (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے جبکہ ہم لیٹ گئے تھے، ہم اٹھنے لگے تو آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس چیز سے بہتر کی راہنمائی نہ کروں جس کا تم دونوں نے سوال کیا ہے جب تم لیٹنے لگو تو چونتیس بار (۳۴) اللہ اکبر تینتیس بار (۳۳) سبحان اللہ اور تینتیس بار (۳۳) الحمدللہ پڑھا کرو یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔

حضرت عطاء بن سائب، اپنے والد سے اور وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ایک دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا آپ کے والد ماجد کو اللہ تعالیٰ نے بہت سے غلام دیئے ہیں تو ان میں سے ایک خادم مانگ لاؤ وہ حاضر ہوئیں اور حضور کی خدمت میں یہ بات عرض کی تو آپ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں اصحاب صُفّہ کو چھوڑ کر تمہیں نہیں دوں گا کہ (بھوک کی وجہ سے) ان کے پیٹوں میں بل پڑ رہے ہوں اور میرے پاس ان پر خرچ کرنے کے لیے کچھ نہ ہو لیکن میں ان غلاموں کو فروخت کر کے ان پر خرچ کروں گا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو اس سے بہتر ہے جس کا تم نے سوال کیا ہے

سَاُنَبِّئُكُمَا عَلَّمَنِيهِ جِبْرِيلُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ تُكَبِّرَا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَتَحْمَدَا عَشْرًا وَتُسَبِّحَا عَشْرًا فَاِذَا اَوَيْتُمَا اِلٰى فِرَاشِكُمَا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ مَا ذَكَرَ فِي حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ شُعَيْبٍ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اَفَلَا يُرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُخْدِمْهَا مِنَ السَّبْيِ خَادِمًا وَلَوْ كَانَ لَهَا فِيهِ حَقٌّ بِمَا ذَكَرَ اللهُ مِنْ ذَوِي الْقُرْبٰى فِي اٰيَةِ الْغَنِيْمَةِ وَفِي اٰيَةِ الْفَيْءِ اِذًا لَمَا مَنَعَهَا مِنْ ذٰلِكَ وَاٰثَرَ غَيْرَهَا عَلَيْهَا اَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ وَاللهِ لَا اُعْطِيْكِهَا وَاَدَعُ اَهْلَ الصُّفَّةِ يَطْوُوْنَ بُطُوْنَهُمْ وَلَا اَجِدُ مَا اُنْفِقُ عَلَيْهِمْ۔

قِيْلَ لَهُ مَنْعُهُ اِيَّاهَا يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ لِاَنَّهَا لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ قَرَابَةً وَلٰكِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَهُ اَقْرَبُ مِنَ الْقَرَابَةِ لِاَنَّ الْوَلَدَ لَا يَجُوْزُ اَنْ يُقَالَ هُوَ قَرَابَةُ اَبِيْهِ اِنَّمَا الْقَرَابَةُ مِنْ بَعْدِ الْوَلَدِ اَلَا يُرٰى اِلٰى قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهٖ قُلْ مَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ فَجَعَلَ الْوَالِدَيْنِ غَيْرَ الْاَقْرَبِيْنَ فَكَمَا كَانَ الْوَالِدَانِ يَخْرُجَانِ مِنْ قَرَابَةِ وَلَدِهِمَا فَكَذٰلِكَ وَلَدُهُمَا يَخْرُجُ مِنْ قَرَابَتِهِمَا وَلَقَدْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فِي رَجُلٍ اَوْصٰى بِثُلُثِ مَالِهٖ لِذِي قَرَابَةِ فُلَانٍ اَنَّ وَالِدَيْهِ وَوَلَدَهُ لَا يَدْخُلُوْنَ فِي ذٰلِكَ لِاَنَّهُمْ اَقْرَبُ مِنَ الْقَرَابَةِ فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُعْطِ فَاطِمَةَ مَا سَاَلَتْهُ لِهٰذَا الْمَعْنٰى۔

۱۱۷۵۔ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ

بات مجھے حضرت جبریل علیہ السلام نے سکھائی ہے ہر نماز کے بعد دس بار اللہ اکبر دس بار الحمد للہ اور دس بار سبحان اللہ پڑھا کرو اور جب لیٹنے لگو (تو بھی پڑھو) اس کے بعد سلیمان بن شعیب کی روایت (حدیث نمبر ۱۱۷۳) کی طرح ذکر کیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر کوئی معترض ہے کہ کیا اس شخص نے نہیں دیکھا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خاتون جنت کو قیدیوں میں سے کوئی خادم نہیں دیا اگر آیت غنیمت اور آیت فے میں قرابتداروں کے ذکر کی وجہ سے اس میں ان کا حق ہوتا تو آپ ان سے نہ روکتے اور دوسروں کو ان پر ترجیح نہ دیتے کیا تم نہیں دیکھتے کہ آپ نے فرمایا اللہ کی قسم میں اہل صفہ کو چھوڑ کر تمہیں نہیں دوں گا کہ بھوک کی وجہ سے ان کے پیٹوں میں بل پڑ رہے ہوں اور میرے پاس کوئی ایسی چیز نہ ہو جو ان پر خرچ کروں تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا آپ کے ان کو عطا کرنے میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ انہیں آپ کے ہاں قرابت نہ ہو کیونکہ وہ تو قرابت سے بھی بڑھ کر قریب تھیں کیونکہ اولاد کے بارے میں یہ بات کہنا جائز نہیں کہ وہ اپنے باپ کے قریبی ہیں قرابت تو اولاد کے بعد شروع ہوتی ہے کیا وہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کو نہیں دیکھتا جو اس نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا آپ فرمادیجیے جو کچھ تم اچھی چیز سے خرچ کرو وہ ماں باپ کے لیے اور قریبی رشتہ داروں کے لیے ہے تو ماں باپ کو غیر قریبی قرار دیا تو جس طرح والدین، اولاد کی قرابت سے خارج ہیں اسی طرح ان کی اولاد بھی ان کی قرابت سے خارج ہے حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ اس شخص کے بارے میں جو فلاں کے قرابت داروں کے لیے تہائی مال کی وصیت کرتا ہے، فرماتے ہیں کہ اس (فلاں) کے والدین اور اولاد اس میں داخل نہیں ہوں گے کیونکہ وہ تو قرابت سے زیادہ قریبی ہیں تو اس بات کا احتمال ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سوال پر اس (مذکورہ بالا) وجہ سے (غلام) عطا نہ فرمایا ہو۔

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ آپ سے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی

أَيْضًا فِي غَيْرِ فَاطِمَةَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ مِثْلَ هٰذَا أَيْضًا۔

اللہ عنہا کے علاوہ دوسرے بنو ہاشم کے بارے میں بھی اس کی مثل مروی ہے۔

١١٧٦ - فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَكِيمِ إِنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا ذَهَبَتْ هِيَ وَأُمُّهَا حَتَّى دَخَلَتَا عَلَى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَخَرَجْنَ جَمِيعًا فَأَتَيْنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَقْبَلَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِيهِ وَمَعَهُ رَقِيقٌ فَسَأَلْنَهُ أَنْ يُخْدِمَهُنَّ فَقَالَ سَبَقَكُنَّ يَتَامَى أَهْلِ بَدْرٍ۔

اور وہ یوں ذکر کرے حضرت فضل بن حسن، حضرت عمرو بن حکیم سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی ماں نے ان سے بیان کیا کہ وہ اور ان کی ماں (یعنی حضرت عمرو بن حکیم کی نانی) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں پھر وہ سب وہاں سے نکل کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ کسی غزوہ سے واپس تشریف لائے تھے آپ کے کچھ غلام تھے حضرت خاتون جنت نے ان سب کے لیے غلام مانگے تو آپ نے فرمایا اہلِ بدر کے یتیم تمہاری نسبت پچھاڑے ہوئے (حاجت مند) ہیں۔

١١٧٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ أَمْلَى عَلَيْنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عُقْبَةَ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ الْفَضْلَ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ أُمِّ الْحَكِيمِ أَوْ ضُبَاعَةَ ابْنَتَيِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَهُ عَنْ إِحْدَاهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ أَصَابَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيًا فَذَهَبْتُ أَنَا وَأُخْتِي فَاطِمَةُ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَحْنُ فِيهِ وَسَأَلْنَاهُ أَنْ يُعْطِيَنَا شَيْئًا مِنَ السَّبْيِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَكُنَّ يَتَامَى بَدْرٍ وَلٰكِنْ سَأَدُلُّكُنَّ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُنَّ تُكَبِّرْنَ اللهَ عَلَى أَثَرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ

حضرت عیاش بن عقبہ حضرمی سے روایت ہے حضرت فضل بن حسن بن عمرو بن امیہ نے ان سے بیان کیا کہ حضرت زبیر بن عبدالمطلب کی صاحبزادی ام حکیم یا ضباعہ کے بیٹے نے ان میں سے ایک سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے تو میں اور میری بہن یعنی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں ہم نے اپنی حالت کی شکایت کی اور آپ سے سوال کیا کہ قیدیوں میں سے کچھ ہمیں عطا فرمائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدر والوں کے یتیم تم پر سبقت رکھتے ہیں لیکن میں عنقریب تمہیں اس سے بہتر بات کی راہنمائی کروں گا۔ ہر نماز کے بعد تینتیس ۳۳ بار اللہ اکبر پڑھو تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور ایک بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر پڑھو حضرت عیاش فرماتے ہیں وہ دونوں (حضرت ام حکیم اور حضرت ضباعۃ) رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چچا زاد بہنیں تھیں۔

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَاحِدَةً قَالَ عَيَّاشٌ وَهُمَا ابْنَتَا عَمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَلَا أَدْرِي مَا اسْمُ الرَّجُلِ وَلَا اسْمُ أَبِيهِ۔

قِيلَ لَهُ لَيْسَ هٰذَا حُجَّةً لَكَ عَلَى مَنْ أَوْجَبَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى لِأَنَّهُ إِنَّمَا يُوجِبُهُ لِمَنْ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيثَارَهُ بِهِ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ آثَرَ بِهِ ذَا قُرْبَاهُ مِنْ يَتَامَى أَهْلِ بَدْرٍ وَمِنَ الضُّعَفَاءِ الَّذِينَ قَدْ صَارُوا لِضَعْفِهِمْ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ فَلَمَّا انْتَفَى قَوْلُ مَنْ رَأَى سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى وَاحِدًا بِجُمْلَتِهِمْ عَلَى أَنَّهُمْ عِنْدَهُ بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ عَامَّةً لَا يَتَخَطَّوْنَ إِلَى غَيْرِهِمْ وَقَوْلُ مَنْ قَالَ إِنَّ حَقَّ ذَوِي الْقُرْبَى فِي خُمُسٍ فِي الْغَنَائِمِ وَفِي الْفَيْءِ بِفَقْرِهِمْ وَلِحَاجَتِهِمْ بِمَا احْتَجَجْنَا بِهِ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْقَوْلَيْنِ ثَبَتَ الْقَوْلُ الْآخَرُ وَهُوَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ لَهُ أَنْ يَخُصَّ بِهِ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ وَحَرَمَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ وَمَا دَلِيلُكَ عَلَى ذٰلِكَ۔

قِيلَ لَهُ قَدْ ذَكَرْنَا مِنَ الدَّلَائِلِ عَلَى ذٰلِكَ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ مَا يُغْنِينَا عَنْ إِعَادَتِهِ هٰهُنَا مَعَ أَنَّا نَزِيدُ فِي ذٰلِكَ بَيَانًا أَيْضًا۔

حضرت اصبغ بن فرج فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ بن وہب نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس شخص (راوی) اور اس کے باپ کا نام معلوم نہیں۔

اس قائل سے کہا جائے گا کہ یہ بات تمہارے لیے ان لوگوں کے خلاف دلیل نہیں بن سکتی جو قرابتداروں کا حصہ واجب قرار دیتے ہیں کیونکہ وہ اسے ان لوگوں کے لیے واجب قرار دیتا ہے جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ترجیح دینا مناسب سمجھیں تو ہو سکتا ہے کہ آپ نے اس کے ساتھ اپنے قرابتداروں میں اہلِ بدر کے یتیموں اور ان کمزور لوگوں کو ترجیح دی ہو جو اپنی کمزوری کی وجہ سے اہلِ صفہ میں سے ہو گئے۔ تو جب ہمارے دلائل سے دونوں قولوں کی نفی ہو گئی یعنی اس شخص کے قول کی بھی جو قرابتداروں کے لیے ایک ہی حصہ قرار دیتا ہے یعنی وہ ان کے نزدیک صرف بنو ہاشم اور بنو مطلب کے لیے ان سے دوسروں کی طرف تجاوز نہیں کرتا، اور اس شخص کا قول بھی جو غنیمتوں کے خمس اور مال فئے میں ان کا حصہ ان کی محتاجی اور حاجت کی وجہ سے قرار دیتا تو دوسرا قول ثابت ہو گیا وہ یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ اس کے ساتھ ان میں سے جس کو چاہیں خاص کریں اور جسے چاہیں محروم کریں۔

اگر کوئی معترض کہے کہ اس پر تمہارے پاس کیا دلیل ہے تو اسے کہا جائے گا

کہ ہم نے اس کتاب میں اس سے پہلے دلائل ذکر کر دیئے ہیں اب ان کو لوٹانے کی ضرورت نہیں البتہ ہم اس کی وضاحت کے لیے کچھ اضافہ کرتے ہیں۔

marfat.com

١١٧٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ اجْتَمَعَ رَبِيعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَا لَوْ بَعَثْنَا هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ لِي وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَدَّيَا مَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَأَصَابَا مَا يُصِيبُ النَّاسُ قَالَ فَبَيْنَا هُمَا فِي ذٰلِكَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَوَقَفَ عَلَيْهِمَا فَذَكَرَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ عَلِيٌّ لَا تَفْعَلَا فَوَاللهِ مَا هُوَ بِفَاعِلٍ فَقَالَا مَا يَمْنَعُكَ هٰذَا إِلَّا نَفَاسَةً عَلَيْنَا فَوَاللهِ لَقَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَفِسْنَا عَلَيْكَ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَبُو حَسَنٍ أَرْسِلَاهُمَا فَانْطَلَقَا وَاضْطَجَعَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ سَبَقْنَاهُ إِلَى الْحُجْرَةِ فَقُمْنَا عِنْدَهَا حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِآذَانِنَا فَقَالَ أَخْرِجَا مَا تُضْمِرَانِ ثُمَّ دَخَلَ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ ثُمَّ تَكَلَّمَ أَحَدُنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْتَ أَبَرُّ النَّاسِ وَأَوْصَلُ النَّاسِ وَقَدْ بَلَغْنَا النِّكَاحَ وَقَدْ جِئْنَاكَ لِتُؤَمِّرَنَا عَلَى بَعْضِ الصَّدَقَاتِ فَنُؤَدِّيَ إِلَيْكَ كَمَا يُؤَدُّونَ وَنُصِيبَ كَمَا يُصِيبُونَ فَسَكَتَ حَتَّى أَرَدْنَا أَنْ نُكَلِّمَهُ وَجَعَلَتْ زَيْنَبُ تُلْمِعُ إِلَيْنَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ أَنْ لَا

حضرت مالک بن انس، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن نوفل بن حارث نے ان سے بیان کیا کہ عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث نے ان سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبد المطلب اکٹھے ہوئے اور باہم گفتگو کی کہ اگر ہم ان دو بچوں میرے اور حضرت فضل بن عباس کے بارے میں فرمایا، صدقہ کی وصولی کے لیے بھیجیں تو جو کچھ لوگ دیتے ہیں یہ بھی دیں اور جو کچھ لوگ حاصل کرتے ہیں یہ بھی حاصل کریں راوی فرماتے ہیں وہ دونوں اسی حالت میں تھے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان دونوں کے پاس کھڑے ہو گئے انہوں نے آپ کے سامنے ذکر کیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا نہ کرو اللہ کی قسم! حضور علیہ السلام ایسا نہیں کریں گے ان دونوں نے فرمایا کہ آپ بخل کی وجہ سے اس بات سے رُک رہے ہیں اللہ کی قسم! آپ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ہیں لیکن ہم آپ سے بخل نہیں کرتے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ابو الحسن ہوں (یعنی میں خوبیوں کا مالک ہوں حسد نہیں کرتا) ان دونوں کو بھیجو پھر وہ دونوں چلے گئے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ لیٹ گئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز پڑھ چکے تو ہم آپ سے پہلے حجرہ مبارک میں پہنچ گئے اور وہاں کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ آپ تشریف لائے اور آپ نے ہم دونوں کے کان پکڑ کر فرمایا جو کچھ تمہارے دل میں ہے ظاہر کرو پھر آپ اندر تشریف لے گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ اندر گئے آپ ان دنوں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے ہم نے ایک دوسرے کو بات کرنے کا وکیل بنایا پھر ہم میں سے ایک نے کلام کیا انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ لوگوں میں سے سب سے زیادہ نیکی کرنے والے اور زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں ہم نکاح کی عمر کو

تكلما فقال ان الصدقة لا تنبغي لآل محمد
انما هي اوساخ الناس ادعوا لي محمية وكان
على الخمس ونوفل بن الحارث بن عبد المطلب
فجاءا فقال لمحمية انكح هذا الغلام
ابنتك للفضل بن عباس فانكحه وقال
لنوفل بن الحارث انكح هذا الغلام ابنتك
فانكحني فقال لمحمية اصدق عنهما
من الخمس وكذا افلا يرى ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم امر محمية ان
يصدق عنهما من الخمس ولم يقسم
الخمس بعد ذلك عن عدد بني هاشم و
بني المطلب فيعلم مقدار ما لكل واحد
منهم فدل ذلك على انه اي ما سمى الله
لذوي القربى في الآيتين اللتين ذكرناهما
في صدر كتابنا هذا ليس لقوم باعيانهم
لقرابتهم لو كان ذلك كذلك اذا اوجب
التسوية فيه بينهم واذا انما كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يحبسه
في يد محمية دون اهله حتى يضعه
فيهم كما لم يحبس اربعة اخماس الغنائم
عن اهلها ولم يول عليها حافظا دون
اهلها ففي تولية النبي صلى الله عليه
وسلم على الخمس من الغنائم من
يحفظه حتى يضعه فيمن يامره النبي
صلى الله عليه وسلم فوضعه فيه دليل
على ان حكمه اليه فيمن يرى في ذوي
قرباه ولو كان لذوي القربى حق بعينه
لا يجوز ان يصرف سهم عن كل واحد
منهم حظه منه الى من سواه وان كانوا

پہنچ چکے ہیں ہم آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوتے ہیں کہ آپ ہمیں بعض صدقات (کی وصولی) پر مقرر فرمائیں تاکہ ہم بھی دوسروں کی طرح آپ تک مال پہنچائیں اور دوسروں کی طرح ہم بھی فائدہ حاصل کریں آپ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے ارادہ کیا کہ آپ سے (دوبارہ) کلام کریں حضرت زینب رضی اللہ عنہا پردہ کے پیچھے سے ہمیں بات نہ کرنے کا اشارہ کر رہی تھیں آپ نے فرمایا آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے صدقہ حلال نہیں یہ تو لوگوں کی میل ہے محمیہ کو میرے پاس بلاؤ اور وہ خمس پر مقرر تھے اور نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کو بھی بلاؤ جب وہ آ گئے تو آپ نے حضرت محمیہ سے فرمایا اس لڑکے یعنی حضرت فضل بن عباس سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دو چنانچہ انہوں نے نکاح کر دیا اور نوفل بن حارث سے فرمایا اس لڑکے (عبدالمطلب بن ربیعہ) سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دو تو انہوں نے میرے ساتھ نکاح کر دیا پھر حضرت محمیہ سے فرمایا کہ ان دونوں کی طرف سے خمس میں سے اتنا اتنا مہر ادا کرو تو کیا وہ (معترض) نہیں جانتا کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت محمیہ کو خمس میں سے ان دونوں کی طرف سے مہر ادا کرنے کا حکم فرمایا اور اس کے بعد بنو ہاشم اور بنو مطلب کی تعداد کے مطابق خمس تقسیم نہیں فرمایا جس سے معلوم ہوتا کہ ان میں سے ہر ایک کے لیے کتنی مقدار ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دو آیتوں میں جن کا ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا قرابتداروں کا جو حصہ بیان کیا ہے وہ قرابتداری کی وجہ سے کسی معین جماعت کے لیے نہیں اگر ایسا ہوتا تو اس صورت میں ان کے درمیان برابری ضروری ہوتی اور اس صورت میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اسے اہلِ بیت سے الگ کر کے حضرت محمیہ کے پاس نہ رکھتے حتیٰ کہ وہ ان سب کو عطا فرماتے جیسا کہ آپ نے غنیمت کے چار حصے ان کے مستحقین سے نہیں روکے اور ان سے روک کر اس پر کوئی محافظ مقرر نہیں فرمایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

اَوْلِيْ قُرْبٰى لَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْمِسُ حَقًّا لِلْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَلَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَلَا عَنْ غَيْرِهِمَا حَتّٰى يُؤَدِّيَ اِلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ حَقَّهٗ وَلَمَا احْتَاجَ الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَعَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيْعَةَ اَنْ يُّصَدِّقَ عَنْهُمَا شَيْئًا قَدْ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَهُمَا بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ ذَكَرَهُمْ فِيْهَا فَفِيْ اِنْتِفَاءِ مَا ذَكَرْنَا دَلِيْلٌ صَحِيْحٌ وَّحُجَّةٌ قَائِمَةٌ اَنَّ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَهٗ فِيْ ذَوِيْ قُرْبَاهُ الَّذِيْنَ جَعَلَهٗ فِيْهِمْ وَمَا قَدْ كَانَ لَهٗ صَرْفُهٗ عَنْهُمْ اِلٰى ذَوِيْ قُرْبَاهُ مِثْلَهُمْ وَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَمْ يَكُنْ اَوْلٰى بِهٖ مِنْ بَعْضٍ اِلَّا مَنْ رَّاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَضْعَهٗ فِيْهِ مِنْهُمْ فَيَكُوْنُ بِذٰلِكَ اَوْلٰى مِمَّنْ رَاٰى يُخْطِيَهٗ بِهٖ مِنْهُمْ.

١١٨٠ - فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا حُجَّةٌ اُخْرٰى وَهِيَ اَنَّ فَهْدَ بْنَ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَحْيٰى قَالَ قَدْ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَلْقِيْنَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِوَادِي الْقُرٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنِ الْمَغْنَمُ فَقَالَ لِلّٰهِ سَهْمٌ وَلِهٰؤُلَاءِ اَرْبَعَةُ اَسْهُمٍ قُلْتُ فَهَلْ اَحَدٌ اَحَقُّ بِشَيْءٍ مِّنَ الْمَغْنَمِ مِنْ اَحَدٍ قَالَ لَا حَتّٰى السَّهْمِ يَاْخُذُهٗ اَحَدُكُمْ مِّنْ اَخِيْهِ فَلَيْسَ بِاَحَقَّ بِهٖ مِنْ اَخِيْهِ.

١١٨١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا

کا غنیمت کے خمس پر کسی کو مقرر کرنا پھر آپ کے حکم سے اس کسی کو عطا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا اختیار آپ کو حاصل تھا کہ قرابتداروں میں سے جسے مناسب سمجھیں عطا فرمائیں اگر قرابتداروں کا مقررہ حصہ ہوتا تو آپ کسی ایک قرابتدار کا حصہ دوسرے کو عطا نہ فرماتے اگرچہ وہ قریبی ہو اور آپ یقیناً حضرت فضل بن عباس، عبدالمطلب بن ر بن حارث اور ان کے علاوہ دوسروں کا حق نہ روک ان میں سے ہر ایک کو اس کا حق دیتے اور اس سے حضرت فضل بن عباس اور عبدالمطلب بن ربیعہ اس بات کے محتاج نہ ہوتے کہ ان کی طرف سے کوئی چیز بطور صدقہ اد جائے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آیت مذکورہ کے ذریعے اسے ان کے لیے قرار دیا جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات کی نف پر صحیح دلیل اور مضبوط حجت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں اپنے قرابتداروں کے لیے جو عمل کیا کہ بعض کو عطا فرمایا اور دوسروں کو نہ دیا حالانکہ ان میں سے بعض دوسروں سے زیادہ قریبی نہ تھے تو اس کی وجہ صرف یہی تھی کہ آپ کو اس بات کا اختیار تھا کہ ان میں سے جس کو چاہیں مقدم کریں

اس سلسلے میں ایک اور دلیل بھی ہے وہ یہ ہے حضرت بدیل بن میسرہ، حضرت عبداللہ بن شقیق سے اور وہ بلقین کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ وادئ قریٰ میں تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مال غنیمت کس کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے لیے ایک حصہ ہے اور ان لوگوں کے لیے چار حصے ہیں میں نے پوچھا کیا کوئی شخص دوسرے کی نسبت غنیمت کا زیادہ حقدار ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں حتیٰ کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے حصہ لیتا ہے تو وہ اپنے بھائی کی نسبت اس کا زیادہ حق نہیں رکھتا۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت عبداللہ بن شقیق،

marfat.com

يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ شَقِيْقٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَلْقِيْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

بلقین کے ایک شخص سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۸۲- حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ كُنْتُ اَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوْا رَبِيْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَادِمِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَّاْتِيَكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِاَصْلٍ فَصْلٍ نُخْبِرُ بِهٖ مَنْ وَّرَآءَنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ.

حضرت شعبہ، حضرت ابوحمزہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب عبدالقیس کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کون سی قوم ہے یا (فرمایا) کون وفد ہے انہوں نے عرض کیا "ربیعہ" آپ نے فرمایا قوم یا وفد کا آنا مبارک ہو نہ ذلت ہو نہ پشیمانی انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم آپ کے پاس صرف حرمت والے مہینوں (رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم) میں آسکتے ہیں (باقی مہینوں میں لڑائی کا خطرہ ہوتا ہے) آپ ہمیں اصل اور فیصلہ کن بات بتادیں تاکہ ہم اپنے پچھلوں کو بتائیں اور اس کے ذریعے ہم جنت میں داخل ہوں آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان کیا ہے انہوں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور یہ کہ تم مال غنیمت سے پانچواں حصہ (خمس) دو۔

۱۱۸۳- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَعُلِمَ اَنَّهٗ قَدْ اَضَافَ الْخُمُسَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يُضِفْ اِلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَخْمَاسِهَا وَاَنَّ مَا سِوَاهُ مِنْهَا

حضرت ابوحمزہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عبدالقیس کا وفد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس سے معلوم ہوا کہ خمس کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا اور باقی چار حصوں کو اس کی طرف منسوب نہیں کیا خمس کے علاوہ کو قوم کے لیے غیر معین طور پر رکھا حضور علیہ السلام جس کو چاہیں عطا فرمائیں اگر یہ قرابت داروں کی معلوم تعداد کے لیے ہوتا تو اس طرح نہ ہوتا کیا وہ شخص نہیں دیکھتا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ

لِقَوْمٍ بِغَيْرِ أَعْيَانِهِمْ يَضَعُهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ عَلَى مَا يَرَى وَلَوْ كَانَ لِذِي الْقُرْبَى الْمَعْلُومِ عَدَدُهُمْ لَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ أَفَلَا يَرَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ الْخُمُسَ لِيَضَعَهُ فِيمَا يَرَى وَضْعَهُ وَيَقْسِمُ مَا بَقِيَ بَعْدَهُ عَلَى السُّهْمَانِ فَدَلَّ أَنَّ مَا كَانَ يَقْسِمُهُ عَلَى السُّهْمَانِ أَنَّهُ لِقَوْمٍ بِأَعْيَانِهِمْ لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ مَنْعُهُمْ مِنْهُ وَأَنَّ الَّذِي يَأْخُذُهُ لَا يَقْسِمُهُ حَتَّى يَدْخُلَ فِيهِ رَأْيُهُ هُوَ الَّذِي لَيْسَ لِقَوْمٍ بِأَعْيَانِهِمْ وَأَنَّهُ مَرْدُودٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَضَعَهُ فِيمَا يَرَى ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّاسُ فِي حُكْمِ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُهُ فِي ذَوِي قُرْبَاهُ فِي حَيَاتِهِ كَيْفَ حُكْمُهُ بَعْدَ وَفَاتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلُونَ هُوَ رَاجِعٌ مِنْ قَرَابَتِهِ إِلَى قَرَابَةِ الْخَلِيفَةِ مِنْ بَعْدِهِ وَقَالَ آخَرُونَ هُوَ لِبَنِي هَاشِمٍ وَلِبَنِي الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً وَقَالَ آخَرُونَ وَهُمُ الَّذِينَ ذَهَبُوا إِلَى أَنَّ مَا كَانَ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضْعَهُ فِيهِ مِنْ قَرَابَتِهِ هُوَ مُنْقَطِعٌ عَنْهُمْ بِوَفَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْنَا فِي هٰذِهِ الْأَقْوَالِ لِنَسْتَخْرِجَ مِنْهَا قَوْلًا صَحِيحًا فَرَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي حَيَاتِهِ فِي الْمَغْنَمِ سَهْمُ الصَّفِيِّ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَ

علیہ وسلم خمس لیتے تاکہ اسے جہاں مناسب سمجھیں صرف فرمائیں اور جو باقی بچے اسے حصوں میں تقسیم فرمائیں تو یہ اس بات پر دلال ہے کہ جو کچھ آپ مختلف حصوں میں تقسیم فرماتے وہ معین قوم کے لیے تھا کسی کے لیے جائز نہ تھا کہ ان سے روکے اور جسے آپ لیتے اور اپنی رائے کے بغیر تقسیم نہ فرماتے یہ وہ مال تھا جو کسی معین قوم کے لیے نہ تھا وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طر لوٹایا جاتا آپ جہاں مناسب سمجھتے خرچ کرتے پھر محدثین اس بارے میں گفتگو کی کہ جو کچھ آپ اپنی حیات طیبہ میں قرابتداروں کو دیتے تھے آپ کے وصال کے بعد اس کا حکم کیا ہوگا ؟ کچھ کہنے والوں نے فرمایا کہ آپ کے بعد وہ آپ کی قرابت سے خلیفۂ وقت کی قرابت کی طرف لوٹے گا دوسرے حضرات نے فرمایا کہ وہ صرف بنو ہاشم اور بنو مطلب کے لیے ہوگا کچھ دوسرے حضرات ہیں جو کہتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات طیبہ میں اپنے اختیار سے جو کچھ قرابت داروں کو دیتے تھے آپ کے وصال سے وہ حصہ ختم ہوگیا چنانچہ ہم نے ان اقوال میں غور و فکر کیا تاکہ ان سے صحیح قول نکال سکیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپ کے لیے ایک منتخب حصہ ہوتا تھا اس سلسلے میں علماء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ۔

اهل العلم في ذلك۔

١١٨٤ - وقد روى عنه فيه ما حدثنا الربيع بن سليمان المرادي قال ثنا اسد بن موسى قال ثنا ابو هلال الراسبي عن ابي حمزة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قدم وفد عبد القيس على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا ان بيننا وبينك هذا الحي من مضر وانا لا نستطيع ان نأتيك الا في الشهر الحرام فمرنا بامر نأخذ به ونحدث به من بعدنا قال آمركم باربع وانهاكم عن اربع شهادة ان لا اله الا الله وان تقيموا الصلوة وتؤتوا الزكوة وتعطوا سهم الله من الغنائم والصفي وانهاكم عن الحنتم والدباء والنقير والمزفت۔

١١٨٥ - حدثنا احمد بن داود بن موسى قال ثنا ابو الوليد الطيالسي قال ثنا ابن ابي الزناد عن ابيه عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم تنفل سيفه ذا الفقار يوم بدر۔

١١٨٦ - حدثنا مالك بن يحيى الهمداني قال ثنا ابو النضر قال ثنا الاشجعي عن سفيان عن مطرف قال سالت الشعبي عن سهم النبي صلى الله عليه وسلم والصفي قال كان سهم النبي صلى الله عليه وسلم كسهم رجل من المسلمين وكان الصفي يصطفي به ان شاء عبدا وان شاء امة وان شاء فرسا۔

حضرت ابوحمزہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عبد القیس کا وفد، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے عرض کیا کہ آپ کے اور ہمارے درمیان یہ مضر کا قبیلہ حائل ہے اور ہم آپ کے پاس حرمت والے مہینوں کے علاوہ آنے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں آپ کوئی بات بتائیں جسے ہم اختیار کریں اور اپنے پچھلے لوگوں سے بھی بیان کریں آپ نے فرمایا میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے روکتا ہوں اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور مالِ غنیمت میں اللہ تعالیٰ کا حصہ اور منتخب حصہ نکالنا اور تمہیں سبز گھڑے کدو سے بنائے گئے برتن، لکڑی کے برتن اور تارکول لگے ہوئے برتن سے منع کرتا ہوں (ان برتنوں میں شراب بنائی جاتی تھی اس لیے منع فرمایا)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ذوالفقار تلوار کو بطور نفل (زائد) لیا۔

حضرت مطرف فرماتے ہیں میں نے حضرت شعبی سے حضور علیہ السلام کے حصے اور منتخب حصے کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ ایک عام مسلمان کی طرح ہوتا تھا اور جو منتخب حصہ ہوتا آپ خود اس کا انتخاب فرماتے غلام یا لونڈی یا گھوڑا جو چاہتے لیتے۔

maarfat.com

۱۱۸۷ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ تَنَفَّلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفَهُ ذَا الْفِقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ الَّذِيْ رَأَى فِيْهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ أُحُدٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالفقار (نامی) تل بدر کے دن بطور نفل لی اور یہ وہی تلوار ہے جس کے بارے میں آپ نے غزوۂ احد کے دن خواب دیکھا تھا۔

۱۱۸۸ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اللَّيْثِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ فِيْمَا يَحْتَجُّ بِهِ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ صَفَايَا بَنِي النَّضِيْرِ وَخَيْبَرَ وَفَدَكَ فَأَمَّا بَنُو النَّضِيْرِ فَكَانَتْ فَجَزَّأَهَا ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَقَسَمَ مِنْهَا جُزْءًا مِّنْ بَيْنِ الْمُسْلِمِيْنَ وَحَبَسَ جُزْءًا لِّلنَّفَقَةِ فَمَا فَضَلَ عَنْ أَهْلِهِ رَدَّهُ إِلَى فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ۔

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ (فرماتے ہیں) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تین منتخب مال تھ یعنی بنونضیر اور خیبر (کا مال) اور فدک (کا باغ) بنونضی (سے حاصل ہونے والے مال) کو آپ نے تین حصو میں تقسیم فرمایا ایک حصہ مسلمانوں میں تقسیم فرما دیا ایک حصہ اپنے خرچ کے لیے رکھا اور جو کچھ آپ کے گھر والوں سے بچا اسے مہاجرین فقراء (رضی اللہ عنہم) کی طرف لوٹا دیا۔

۱۱۸۹ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى الْهَمْدَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ مُطَرِّفٍ بِأَعْلَى الْمِرْبَدِ فِيْ سُوْقِ الْإِبِلِ إِذَا أَتَى عَلَيْنَا أَعْرَابِيٌّ مَعَهُ قِطْعَةُ أَدِيْمٍ أَوْ قِطْعَةُ جِرَابٍ شَكَّ الْجُرَيْرِيُّ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ يَقْرَأُ فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَأُ قَالَ هَا فَاقْرَأْهُ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَهُ لَنَا فَإِذَا فِيْهِ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ لِبَنِيْ زُهَيْرِ بْنِ قَيْسٍ حَيٍّ مِنْ عُكْلٍ أَنَّهُمْ شَهِدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ وَفَارَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَأَقَرُّوْا بِالْخُمُسِ فِيْ غَنَائِمِهِمْ

حضرت جریری، حضرت ابوالعلاء سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اس دوران کہ میں اونٹوں کے بازار میں مربد کے بالائی حصہ میں تھا کہ اچانک ہمارے پاس ایک اعرابی آیا اس کے پاس چمڑے یا جراب (تلوار کا میان) کا ایک ٹکڑا تھا حضرت جریری کو شک ہے، اس نے کہا کیا تم میں سے کوئی پڑھا ہوا ہے (حضرت ابوالعلاء فرماتے ہیں) میں نے کہا میں پڑھتا ہوں اس نے کہا یہ لو اور پڑھو، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہمارے لیے لکھا ہے دیکھا تو اس میں (یوں تحریر) تھا حضرت محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بنو زہیر بن قیس کی طرف جو عُکل قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبو نہیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے

marfat.com

وَسَهْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفِيِّهِ فَإِنَّهُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ بَعْضُهُمْ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تُحَدِّثُنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَذْهَبَ عَنْهُ وَحَرُ الصَّدْرِ فَلْيَصُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا أَرَاكُمْ تَرَوْنَ أَنِّي أَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَدَّثْتُكُمُ الْيَوْمَ حَدِيثًا فَأَخَذَهَا ثُمَّ انْطَلَقَ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَأَجْمَعُوا جَمِيعًا أَنَّ هٰذَا السَّهْمَ لَيْسَ لِلْخَلِيفَةِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ لَيْسَ فِيهِ كَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ الْخَلِيفَةُ لَا يَخْلُفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا كَانَ لَهُ مِمَّا خَصَّهُ اللّٰهُ بِهِ دُونَ سَائِرِ الْمُقَاتِلِينَ مَعَهُ كَانَتْ قَرَابَتُهُ أَحْرَى أَنْ لَا تَخْلُفَ قَرَابَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا كَانَ لَهُمْ فِي حَيَاتِهِ مِنَ الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ فَبَطَلَ بِهٰذَا قَوْلُ مَنْ قَالَ إِنَّ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى بَعْدَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَرَابَةِ الْخَلِيفَةِ مِنْ بَعْدِهِ ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى مَا قَالَ النَّاسُ سِوَى هٰذَا الْقَوْلِ مِنْ هٰذِهِ الْأَقْوَالِ الَّتِي ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْفَصْلِ فَأَمَّا مَنْ خَصَّ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ دُونَ مَنْ سِوَاهُمْ مِنْ ذَوِي قُرْبَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى لَهُمْ خَاصَّةً فَقَدْ ذَكَرْنَا فَسَادَ قَوْلِهِ

رسول میں وہ مشرکین سے جدا ہو گئے انہوں نے اپنی غنیمتوں میں خمس اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ اور آپ کے منتخب (صفی) مال کا اقرار کیا انہیں اللہ تعالیٰ کی امان کے ساتھ امن ہے حاضرین میں سے بعض نے کہا کیا تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی ہے جو ہم سے بیان کرے اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کے سینے سے بغض جاتا رہے وہ صبر کے مہینے (رمضان المبارک کے مکمل) اور ہر مہینے میں تین روزے رکھے قوم میں سے ایک شخص نے کہا کیا تم نے یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ اس نے کہا میرے خیال میں تم مجھے حضور علیہ السلام پر جھوٹ بولنے والا سمجھتے ہو کوئی حدیث ہرگز نہیں سناؤں گا پھر وہ چلا گیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس بات پر ان سب کا اتفاق ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ حصہ خلیفہ کو نہیں ملے گا اور وہ اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نہیں ہے تو جب خلیفہ اس مال میں جو مجاہدین کے علاوہ صرف آپ کے ساتھ خاص ہے، آپ کا نائب نہیں بن سکتا۔ تو یہ بات زیادہ مناسب ہے کہ آپ کی قرابت کو آپ کی حیات طیبہ میں جو کچھ غنیمت اور مال فے سے ملتا تھا اس میں خلیفہ کی قرابت کو نیابت حاصل نہ ہو۔ اس سے اس شخص کا قول باطل ہو گیا جو کہتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کے قرابتداروں کا حصہ خلیفہ کے قرابتداروں کے لیے ہو گا۔ پھر ہم اس قول کے علاوہ دوسرے اقوال کی طرف لوٹتے ہیں جن کا ہم نے اس فصل میں ذکر کیا تو جس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی قرابتداروں کو چھوڑ کر اسے بنو ہاشم اور بنو مطلب کے ساتھ خاص کیا تو ہم نے اس سے پہلے اپنی اس کتاب میں اس کے قول کا فساد ذکر کیا ہے لہٰذا اب اسے لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے اسی طرح جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ مال آپ کے ان رشتہ داروں کے لیے ہے جو محتاج ہوں مالداروں کے لیے نہیں اور انہوں نے ان لوگوں کو دوسرے مسلمانوں کے فقراء کی

marfat.com

فِيْمَا تَقَدَّمَ فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا فَاَغْنَانَا ذٰلِكَ عَنْ اِعَادَتِهٖ هٰهُنَا وَكَذٰلِكَ مَنْ جَعَلَهٗ لِفُقَرَاءِ قَرَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ اَغْنِيَائِهِمْ وَجَعَلَهُمْ كَغَيْرِهِمْ مِّنْ سَائِرِ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَدْ ذَكَرْنَا اَيْضًا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ فَسَادَ قَوْلِهٖ فَاَغْنَانَا عَنْ اِعَادَتِهٖ هٰهُنَا وَبَقِيَ قَوْلُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهٗ اَنْ يَّضَعَهٗ فِيْمَنْ رَاٰى وَضَعَهٗ فِيْهِ مِنْ ذَوِيْ قَرَابَتِهٖ وَاِنَّ اَحَدًا مِّنْهُمْ لَا يَسْتَحِقُّ مِنْهُ شَيْئًا حَتّٰى يُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ لَهٗ اَنْ يَّصْطَفِيَ مِنَ الْمَغْنَمِ لِنَفْسِهٖ مَا رَاٰى فَكَانَ ذٰلِكَ مُنْقَطِعًا بِوَفَاتِهٖ غَيْرَ وَاجِبٍ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِ وَفَاتِهٖ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ مَا لَهٗ اَنْ يَّخُصَّ بِهٖ مَنْ رَاٰى مِنْ ذَوِيْ قُرْبَاهُ دُوْنَ مَنْ سِوَاهُ مِنْ ذَوِيْ قُرْبَاهُ فِيْ حَيَاتِهٖ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِ وَفَاتِهٖ وَلَمَّا بَطَلَ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ اِلٰى اَحَدٍ بَعْدَ وَفَاتِهٖ بَطَلَ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ السَّهْمُ لِاَحَدٍ مِّنْ ذَوِيْ قَرَابَتِهٖ بَعْدَ وَفَاتِهٖ۔

طرح قرار دیا ہے تو ہم نے اس کتاب میں ان لوگوں کے قول کا فساد بھی ذکر کر دیا ہے لہٰذا اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں اب ان لوگوں کا قول باقی رہ گیا جو کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ ان قرابت داروں میں سے جسے مناسب سمجھیں عطا فرمائیں اور جب تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عطا نہ فرمائیں ان میں سے کوئی مستحق ؛ آپ کو یہ بھی حق تھا کہ مالِ غنیمت میں سے اپنی ذات کے لیے جو کچھ چاہیں چن لیں تو یہ آپ کے وصال سے منقطع ہو گیا آپ کے بعد کسی کے لیے واجب نہیں تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ آپ کو اپنی زندگی میں اختیار تھا اپنے قرابت داروں میں سے جسے چاہیں عطا فرمائیں اور دوسروں کو چھوڑ دیں آپ کے وصال کے بعد کسی کو یہ حق حاصل نہیں تو پھر جب آپ کے وصال کے بعد کسی کے لیے اس اختیار کا ہونا باطل ہو گیا تو آپ کی وفات کے بعد اس حصے کا آپ کے کسی قرابت دار کے لیے ہونا بھی باطل ہو گیا۔

١١٩٠- فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ اَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ حَدَّثَهٗ اَنَّ نَجْدَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ كَتَبَ اِلٰى

اگر کوئی معترض کہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس بات میں تم سے اختلاف کرتے ہیں حضرت ابن شہاب حضرت یزید بن ہرمز سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نجدہ صاحب یمامہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے "ذوی القربیٰ" کا حصہ معلوم کرنے کے لیے ان کو خط لکھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو لکھا کہ وہ (حصہ) ہمارے لیے تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ لَنَا وَقَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعَانَا لِيُنْكِحَ مِنْهُ أَيِّمَنَا وَيَقْضِيَ مِنْهُ عَنْ غَارِمِنَا فَأَبَيْنَا أَنْ يُسَلِّمَهُ لَنَا كُلَّهُ وَرَأَيْنَا أَنَّهُ لَنَا۔

بلایا تاکہ وہ اس مال سے ہمارے رنڈووں کا نکاح کریں اور اس سے ہمارے قرضوں کو ادا کریں تو ہم نے انکار کیا مگر یہ کہ وہ مال ہمیں دیں ہمارا یہی خیال ہے کہ وہ ہمارا حق ہے۔

١١٩١- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى الَّذِينَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَفَرَضَ لَهُمْ فَكَتَبَ إِلَيْهِ وَأَنَا شَاهِدٌ كِتَابَهُ أَنَّهُمْ قَرَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا۔

حضرت یزید بن ہرمز فرماتے ہیں حضرت نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک تحریر کے ذریعے ان "ذوی القربیٰ" کے بارے میں پوچھا جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا اور ان کا حصہ مقرر کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا اور میں ان کی تحریر کا گواہ ہوں کہ ہم ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت ہیں لیکن ہماری قوم نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔

قِيلَ لَهُ إِنَّا لَمْ نَدْفَعْ أَنْ يَكُونَ قَدْ خُولِفْنَا فِيمَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ مِمَّا ذَكَرْنَا وَلٰكِنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَأَى فِي ذٰلِكَ أَنَّ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى ثَابِتٌ وَأَنَّهُمْ بَنُو هَاشِمٍ فِي حَيٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْدَ وَفَاتِهِ وَقَدْ أَخْبَرَ أَنَّ قَوْمَهُ أَبَوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَفِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَمَنْ تَابَعَهُ مِنْهُمْ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَمِثْلُ مَنْ ذَكَرْنَا يَكُونُ قَوْلُهُ مُعَارِضًا لِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا۔

تو اس معترض کو جواب دیا جائے گا کہ ہم اس بات کا رد نہیں کرتے کہ ہمارے مذکورہ بالا موقف پر ہماری مخالفت کی گئی لیکن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا اس سلسلے میں خیال یہ ہے کہ ذوی القربیٰ کا حق ثابت ہے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی اور آپ کے بعد بھی بنوہاشم کے لیے ہے اور انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ان کی قوم نے ان کی اس بات کا انکار کیا۔ ان (انکار کرنے والوں) میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور آپ کی اتباع کرنے والے دوسرے حضرات بھی ہیں تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے خلاف ہے۔

١١٩٢- وَلَقَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ عَنِ ابْنِ حُمَيْدٍ قَالَ وَقَعَتْ جَرَّةٌ فِيهَا وَرِقٌ مِنْ دَيْرِ خَرُوبَ فَأَتَيْتُ بِهَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ

حضرت عبداللہ بن بشر خثعمی، حضرت ابن حمید سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں چاندی کا ایک گھوڑا گرا ہوا تھا میں اسے لے کر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے فرمایا اسے پانچ حصوں میں تقسیم کر کے چار حصے لے لو اور پانچواں حصہ میرے پاس لاؤ

اَقْسِمْهَا عَلٰى خَمْسَةِ اَخْمَاسٍ فَخُذْ اَرْبَعَةً وَّهَاتِ خُمُسًا فَلَمَّا اَدْبَرْتُ قَالَ اَفِيْ نَاحِيَتِكَ مَسَاكِيْنُ فُقَرَآءُ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَخُذْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ اَفَلَا يَرٰى اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدْ اَمَرَهٗ اَنْ يَّقْسِمَ الْخُمُسَ مِنَ الرِّكَازِ فِيْ فُقَرَآءِ نَاحِيَتِهٖ فَلَمْ يُوْجِبْ عَلَيْهِ دَفْعَ شَيْءٍ مِّنْهُ اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ ذَوِيْ قُرْبٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا خِلَافُ مَا كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَاٰهُ فِيْ ذٰلِكَ.

جب اس نے پیٹھ پھیری تو آپ نے فرمایا کیا تمہارے پڑوس میں کچھ مساکین فقراء ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں تو فرمایا یہ لو اور ان کے درمیان تقسیم کر دو تو کیا یہ شخص نہیں دیکھتا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا کہ وہ مدفون مال میں سے اپنی پڑوسی فقراء پر تقسیم کرے اور آپ نے اس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی رشتہ دار کو دینے کچھ بھی واجب نہ فرمایا تو یہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے موقف کے خلاف ہے۔

۱۱۹۳ - وَقَدْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدِ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَيْرُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ اُمَيَّةَ اَللّٰهُمَّ اَوْ حَدَّثَ الْقَوْمَ وَاَنَا فِيْهِمْ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ عُمَرُ ظُهْرًا فَاَتَيْتُهٗ فَلَمَّا انْتَهَيْتُ اِلَى الْبَابِ سَمِعْتُ نَحِيْبًا شَدِيْدًا فَقُلْتُ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَغِيْرِيْ عُمَرَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فَدَخَلْتُ حَتّٰى جِئْتُ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَا بَاْسَ بِكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ اَعْجَبَكَ مَا رَاَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَا اِنَّ الْخَطَّابَ عَلَى اللّٰهِ لَوْ كَرُسْنَا عَلَيْهِ كَانَ حَذَا اِلٰى صَاحِبَيَّ قَبْلِيْ قَالَ ثُمَّ قَالَ ثُمَّ اِجْلِسْ بِنَا نَتَذَكَّرْ فَكَتَبْنَا الْمُحِقِّيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكَتَبْنَا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ دُوْنَ ذٰلِكَ فَاَصَابَ الْمُحِقِّيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَرْبَعَةَ الْاٰفٍ وَّاَصَابَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِنَّ وَمَنْ دُوْنَ ذٰلِكَ اَلْفًا

حضرت عمیر بن اسحٰق فرماتے ہیں (اللہ تعالیٰ جانتا ہے) حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن امیہ نے مجھ سے یا قوم سے بیان کیا اور میں بھی ان میں تھا فرمایا مجھ سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ظہر کے وقت کسی کو میری طرف بھیجا میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا جب میں دروازے تک پہنچا تو میں نے بہت زیادہ بلند آواز سے رونے کی آواز سنی میں نے "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھا کیا یہ میرے سردار حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں میں اندر گیا حتیٰ کہ ان کے پاس پہنچا تو میرا ہاتھ ان پر لگا میں نے عرض کیا امیر المومنین! آپ کو کوئی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔ انہوں نے فرمایا جو کچھ تم نے دیکھا اس پر تمہیں تعجب ہوا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا دیکھو اگر میں اللہ تعالیٰ کے حکم پر سختی سے عمل پیرا ہوں تو میرے پہلے ساتھی (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) کی برابری ہوگی فرماتے ہیں پھر فرمایا ہمارے پاس بیٹھو تاکہ ہم غور و فکر کریں ہم نے ان لوگوں کے نام لکھے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں مستحق ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور ان کے علاوہ دوسروں کے نام بھی لکھے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں مستحق ہیں ان کو چار ہزار ملے جب کہ ازواج مطہرات اور دوسرے لوگوں کو ایک ہزار، حتیٰ کہ ہم نے مال کو

حَتّٰی وَرَنَ عَنِ الْمَالِ اَفَلَا تَرٰی اَنَّ عُمَرَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ قَدْ سَوَّیَا بَیْنَ الْمُحِقِّیْنَ وَبَیْنَ اَهْلِ الدَّرَجَةِ الَّتِیْ بَعْدَهُمْ وَلَمْ یُدْخِلْ فِیْ ذٰلِكَ ذَوِیْ قُرْبٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِقَرَابَتِهِمْ كَمَا اَدْخَلَا الْاِسْتِحْقَاقَ بِاسْتِحْقَاقِهِمْ۔

۱۱۹۴- وَقَدْ حَدَّثَنَا اَیْضًا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ رَجَاءٍ الْهَاشِمِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰی غُفْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَوَلِیَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدِمَ عَلَیْهِ مَالٌ مِّنَ الْبَحْرَیْنِ فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْیَاْتِنِیْ وَلْیَاْخُذْ فَاَتٰی جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ وَعَدَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ مَالٌ مِّنَ الْبَحْرَیْنِ اَعْطَانِیْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِّلْءَ كَفَّیْهِ فَقَالَ خُذْ بِیَدِكَ فَاَخَذَ بِیَدِهٖ فَوَجَدَهَا خَمْسَمِائَةٍ فَقَالَ اُعْدُدْ اِلَیْهَا اَلْفًا ثُمَّ اَعْطٰی مَنْ كَانَ وَعَدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا ثُمَّ قَسَمَ بَیْنَ النَّاسِ مَا بَقِیَ فَاَصَابَ كُلَّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ جَاءَهٗ مَالٌ كَثِیْرٌ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَسَمَهٗ بَیْنَ النَّاسِ فَاَصَابَ كُلَّ اِنْسَانٍ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا وَفَضَلَ مِنَ الْمَالِ فَضْلٌ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ فَضَلَ فَضْلٌ وَلَكُمْ خَدَمٌ یُعَالِجُوْنَ لَكُمْ وَیَعْمَلُوْنَ لَكُمْ فَاِنْ شِئْتُمْ رَضَخْنَا لَهُمْ

تقسیم کر دیا تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما نے مستحقین اور ان کے بعد قرابت داروں میں مساوات قائم کی ان میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کو قربت کی وجہ سے شامل نہ کیا جیسا کہ مستحقین کو ان کے استحقاق کی وجہ سے شامل کیا۔

حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے اور وہ حضرت عمر بن عبداللہ (غفرہ کے آزاد کردہ غلام) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلافت پر متمکن ہوئے تو آپ کے پاس بحرین سے مال آیا آپ نے فرمایا جس کسی سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا ہو وہ میرے پاس آئے اور (وعدہ کے مطابق) لے جائے چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ آئے اور فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ جب بحرین سے مال آیا تو آپ مجھے اتنا اتنا دیں گے تین مرتبہ ہاتھوں کو ملا کر فرمایا آپ نے فرمایا اپنے ہاتھ سے لے لیں انہوں نے اپنے ہاتھ سے لیا تو اسے پانچ سو پایا فرمایا اس کے ساتھ ایک ہزار گن لو پھر جس جس سے حضور علیہ السلام کا وعدہ تھا اسے عطا فرمایا پھر باقی ماندہ کو صحابہ کرام میں تقسیم کر دیا تو ہر شخص کو دس درہم ملے جب دوسرا سال ہوا تو آپ کے پاس پہلے سے بھی زیادہ مال آیا آپ نے اسے صحابہ کرام کے درمیان تقسیم کر دیا تو ہر شخص کو بیس درہم ملے اور کچھ مال بچ گیا آپ نے فرمایا اے لوگو! کچھ مال بچ گیا ہے تم سے کچھ لوگ مقدم ہیں وہ تمہارے لیے محنت اور کام کاج کرتے ہیں اگر تم چاہو تو ہم انہیں (مزید) دے دیں چنانچہ ان کو پانچ درہم عطا فرمائے عرض کیا اے خلیفۂ رسول! اگر آپ مہاجرین وانصار کو ان کی فضیلت کے باعث زیادہ دیتے (تو اچھا تھا) آپ نے فرمایا ان کا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے یہ مالِ غنیمت ہے اور مالِ غنیمت میں کسی کو ترجیح دینے کی بجائے مساوات افضل ہے جب

marfat.com

فَرَضَ لَهُمْ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَقِيلَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ فَضَّلْتَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ
بِفَضْلِهِمْ قَالَ إِنَّمَا أُجُورُهُمْ عَلَى اللهِ إِنَّمَا
هٰذَا مَغَانِمُ وَالْأُسْوَةُ فِي الْمَغَانِمِ أَفْضَلُ مِنَ
الْأَثَرَةِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُ وَاسْتَخْلَفَ عُمَرُ فُتِحَتْ عَلَيْهِ الْفُتُوحُ
وَجَاءَهُمْ مَالٌ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ لِأَبِي
بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي هٰذَا الْمَالِ رَأْيٌ
وَلِي رَأْيٌ آخَرُ رَأَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يُقْسَمَ بِالسَّوِيَّةِ
وَرَأَيْتُ أَنْ أُفَضِّلَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ
وَلَا أَجْعَلُ مَنْ قَاتَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَنْ قَاتَلَ مَعَهُ فَفَضَّلَ الْمُهَاجِرِينَ
وَالْأَنْصَارَ فَجَعَلَ لِمَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْهُمْ خَمْسَةَ
آلَافٍ وَمَنْ كَانَ لَهُ إِسْلَامٌ كَإِسْلَامِهِمْ إِلَّا أَنَّهُ
لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا أَرْبَعَةَ آلَافٍ أَرْبَعَةَ آلَافٍ
وَلِلنَّاسِ عَلَى قَدْرِ إِسْلَامِهِمْ وَمَنَازِلِهِمْ
وَفَرَضَ لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ إِلَّا صَفِيَّةَ
وَجُوَيْرِيَةَ فَرَضَ لَهُمَا سِتَّةَ آلَافٍ سِتَّةَ
آلَافٍ فَأَبَتَا أَنْ تَأْخُذَا فَقَالَ إِنَّمَا فَرَضْتُ
لَكُنَّ بِالْهِجْرَةِ فَقَالَتَا إِنَّمَا فَرَضْتَ لَهُنَّ
لِمَكَانِهِنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَنَا مِثْلُ مَكَانِهِنَّ فَأَبْصَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَجَعَلَهُنَّ سَوَاءً وَفَرَضَ لِلْعَبَّاسِ
بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا لِقَرَابَتِهِ مِنْ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرَضَ
لِنَفْسِهِ خَمْسَةَ آلَافٍ وَفَرَضَ لِعَلِيِّ
بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ خَمْسَةَ
آلَافٍ وَرُبَّمَا زَادَ الشَّيْءَ وَفَرَضَ لِلْحَسَنِ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اور حضرت عمر فار
رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو آپ پر فتوحات کا دروازہ کھل گیا او
اس سے مسلمانوں کے پاس بہت زیادہ مال آیا انہوں نے
فرمایا اس مال کے بارے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہ کی ایک رائے تھی لیکن میری اور رائے ہے حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے تھی کہ اسے برابر تقسیم کیا
جائے اور میرا خیال ہے کہ میں مہاجرین و انصار کو فضی
دوں اور جس شخص نے (حالتِ کفر میں) رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم سے لڑائی کی ہے اسے اس کی طرح قرار نہ
دوں جس نے آپ کے ساتھ مل کر (کفار سے) لڑائی کی چنانچ
آپ نے مہاجرین و انصار کو ترجیح دی ان میں سے جو غزوہ
بدر میں شریک ہوئے ان کے لیے پانچ پانچ ہزار اور جو ان
کے ساتھ ہی مسلمان ہوئے لیکن بدر میں شریک نہیں ہوئے
ان کو چار چار ہزار عطا فرمایا دوسرے حضرات کو ان کے اسلام
لانے اور مقام و مرتبہ کے اعتبار سے عطا فرمایا۔ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے ہر ایک کے لیے بارہ
ہزار مقرر فرمائے البتہ حضرت صفیہ اور حضرت جویریہ رضی اللہ عنہما
کے لیے چھ چھ ہزار مقرر فرمائے انہوں نے لینے سے انکار کر دیا
آپ نے فرمایا میں نے تمہارے لیے ہجرت کی وجہ سے مقرر کیا
ہے تو انہوں نے فرمایا ازواج مطہرات کے لیے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ ان کی نسبت کی وجہ سے مقرر ہوا اور ہمارے
لیے بھی ان کے برابر مقام ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
سمجھ گئے اور ان سب کا حصہ برابر برابر کر دیا رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم سے قرابت کی وجہ سے حضرت عباس بن عبد المطلب
رضی اللہ عنہ کے لیے بارہ ہزار مقرر فرمائے اور اپنے لیے پانچ
ہزار مقرر کیے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بھی پانچ ہزار
مقرر فرمائے۔ اور بعض اوقات زائد بھی دیا حضرت امام حسن و
امام حسین رضی اللہ عنہما کے لیے پانچ پانچ ہزار مقرر فرمائے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت کی وجہ سے ان

وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا خَمْسَةَ آلَافٍ خَمْسَةَ آلَافٍ أَلْحَقَهُمَا بِأَبِيهِمَا لِقَرَابَتِهِمَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرَضَ لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَرْبَعَةَ آلَافٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ثَلَاثَةَ آلَافٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِأَيِّ شَيْءٍ زِدْتَهُ عَلَيَّ فَمَا كَانَ لِأَبِيهِ مِنَ الْفَضْلِ مَا لَمْ يَكُنْ لَكَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مَا لَمْ يَكُنْ لِي فَقَالَ إِنَّ أَبَاهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِيكَ فَكَانَ هُوَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ وَفَرَضَ لِأَبْنَاءِ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا أَلْفَيْنِ أَلْفَيْنِ فَمَرَّ بِهِ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ زِدْهُ أَلْفًا يَا غُلَامُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَحْشٍ لِأَيِّ شَيْءٍ زِدْتَهُ عَلَيَّ وَاللهِ مَا كَانَ لِأَبِيهِ مِنَ الْفَضْلِ مَا لَمْ يَكُنْ لِآبَائِنَا قَالَ فَرَضْتُ لِأَبِي سَلَمَةَ أَلْفَيْنِ وَزِدْتُهُ لِأُمِّ سَلَمَةَ أَلْفًا فَلَوْ كَانَتْ لَكَ أُمٌّ مِثْلُ أُمِّ سَلَمَةَ زِدْتُكَ أَلْفًا وَفَرَضَ لِأَهْلِ مَكَّةَ ثَمَانِيَ مِائَةٍ فِي الشَّرَفِ مِنْهُمْ ثُمَّ النَّاسُ عَلَى قَدْرِ مَنَازِلِهِمْ وَفَرَضَ لِعُثْمَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍو ثَمَانِيَ مِائَةٍ وَفَرَضَ لِلنَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ فِي أَلْفَيْ دِرْهَمٍ فَقَالَ لَهُ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ جَاءَكَ ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍو وَنَسَبَهُ إِلَى جَدِّهِ فَفَرَضْتَ لَهُ ثَمَانِيَ مِائَةٍ وَجَاءَكَ هُنَيَّةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَفَرَضْتَ لَهُ فِي أَلْفَيْنِ فَقَالَ إِنِّي لَقِيتُ أَبَا هٰذَا يَوْمَ أُحُدٍ فَسَأَلَنِي

دونوں کو ان کے والد کے ساتھ ملایا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لیے چار ہزار مقرر کیے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے لیے تین ہزار مقرر فرمائے انہوں نے عرض کیا کہ آپ نے کس وجہ سے انہیں مجھ سے زیادہ دیا ان کے والد کو آپ کی طرح فضیلت حاصل نہیں اور انہیں مجھ سے بڑھ کر فضیلت نہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے والد تمہارے والد سے زیادہ محبوب تھے اور وہ خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں تم سے زیادہ محبوب تھے بدر میں شریک ہونے والے مہاجرین وانصار کے بچوں کے لیے دو دو ہزار مقرر فرمائے عمر بن ابی سلمہ وہاں سے گزرے تو آپ نے فرمایا اے غلام! (تقسیم کرنے والے سے فرمایا) انہیں کچھ زیادہ دے دو حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہما نے عرض کیا آپ نے ان کو مجھ سے زیادہ کس وجہ سے دیا اللہ کی قسم ان کے والد کو ہمارے آباء واجداد سے زیادہ فضیلت حاصل نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے حضرت ابوسلمہ کے لیے دو ہزار مقرر فرمائے اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کی وجہ سے ایک ہزار کا اضافہ کیا اگر تمہاری ماں بھی حضرت ام سلمہ کی طرح ہوتی تو میں تمہیں بھی ایک ہزار زائد دیتا اہل مکہ کے لیے ان کی عزت واحترام کی وجہ سے آٹھ سو مقرر کیا پھر ان لوگوں کو ان کے مرتبے کے مطابق عطا فرمایا حضرت عثمان بن عبداللہ بن عثمان بن عمرو کے لیے آٹھ سو مقرر فرمائے حضرت نضر بن انس رضی اللہ عنہ کو دو ہزار دیئے حضرت طلحہ بن عبیداللہ نے عرض کیا آپ کے پاس حضرت عثمان بن عمرو کا بیٹا آیا (دادا کی طرف نسبت کی) تو آپ نے اس کے لیے آٹھ سو مقرر کیے اور انصار کا ایک سست (ادنیٰ) آدمی آیا تو آپ نے اس کے لیے دو ہزار مقرر کر دیئے آپ نے فرمایا میں نے غزوہ اُحد کے دن اس کے باپ سے ملاقات کی اس نے مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
مَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ قُتِلَ فَسَلَّ سَيْفَهُ وَكَسَرَ
غِمْدَهُ وَقَالَ إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُتِلَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ
وَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ وَهٰذَا يَرْعَى الْغَنَمَ بِمَكَّةَ
أَفَتَرَانِي أَجْعَلُهُمَا سَوَاءً قَالَ فَعَمِلَ عُمَرُ
عُمْرَهُ كُلَّهُ بِهٰذَا حَتّٰى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ السَّنَةِ
الَّتِي قُتِلَ فِيهَا سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ حَجَّ
فَقَالَ أُنَاسٌ مِّنَ النَّاسِ لَوْ مَاتَ أَمِيْرُ
الْمُؤْمِنِيْنَ قُمْنَا إِلٰى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ
فَبَايَعْنَاهُ قَالَ أَبُوْ مَعْشَرٍ يَعْنُوْنَ طَلْحَةَ
بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الْمَدِيْنَةَ خَطَبَ
فَقَالَ فِي خُطْبَتِهٖ رَأٰى أَبُوْ بَكْرٍ فِي هٰذَا الْمَالِ
رَأْيًا رَأٰى أَنْ يَّقْسِمَ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ وَرَأَيْتُ
أَنْ أُفَضِّلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارَ بِفَضْلِهِمْ
فَإِنْ عِشْتُ هٰذِهِ السَّنَةَ أَرْجِعُ إِلٰى رَأْيِ
أَبِي بَكْرٍ فَهُوَ خَيْرٌ مِّنْ رَّأْيِي أَفَلَا تَرٰى أَنَّ
أَبَا بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا قَسَمَ سَوّٰى بَيْنَ
النَّاسِ جَمِيْعًا فَلَمْ يُقَدِّمْ ذَوِي قُرْبٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ
عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ سَهْمًا
فِي ذٰلِكَ الْمَالِ أَبَانَهُمْ بِهٖ عَنِ النَّاسِ فَذٰلِكَ
دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى لَهُمْ بَعْدَ مَوْتِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا
فِي مَالِ الْفَيْءِ سِوٰى مَا يَأْخُذُوْنَهُ كَمَا يَأْخُذُ
مَنْ لَّيْسَ بِذِي الْقُرْبٰى ثُمَّ هٰذَا عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا أُفْضِيَ إِلَيْهِ
الْأَمْرُ وَرَأَى التَّفْضِيْلَ بَيْنَ النَّاسِ عَلَى
الْمَنَازِلِ لَمْ يَجْعَلْ لِذَوِي الْقُرْبٰى سَهْمًا

کے بارے میں پوچھا میں نے کہا میرا خیال ہے آپ شہید ہو گئے
ہیں چنانچہ اس نے تلوار نکال کر اس کی میان کو توڑ دیا اور کہا
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوئے لیکن خدا تو زندہ ہے
اسے موت نہیں آئے گی اور لڑتے رہے حتیٰ کہ شہید ہو گئے
اور یہ شخص مکہ مکرمہ میں بکریاں چراتا رہا تو تمہارا کیا خیال ہے
میں ان کو برابر کر دوں۔ راوی فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی
اللہ عنہ اپنی ساری زندگی اس پر عمل پیرا رہے حتیٰ کہ جب
اس سال کا آخر ہوا جس میں آپ کو شہید کیا گیا یعنی سنہ
آپ نے حج کیا بعض لوگوں نے کہا اگر امیر المومنین انتقال فرما
جائیں تو فلاں بن فلاں کی طرف اٹھیں گے اور ان کی بیعت
کریں گے حضرت ابو معشر فرماتے ہیں ان کی مراد حضرت طلحہ
بن عبید اللہ تھے جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینہ
طیبہ تشریف لائے تو آپ نے خطبہ دیا اور اپنے خطبہ میں فرمایا
اس مال میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ایک رائے تھی
ان کا خیال تھا کہ اسے لوگوں میں برابر تقسیم کریں۔ اور میرا خیال
تھا کہ میں مہاجرین و انصار کو ان کی فضیلت کے باعث ترجیح
دوں اگر میں اس سال زندہ رہا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
کی رائے کی طرف رجوع کروں گا وہ میری رائے سے بہتر ہے۔
تو کیا وہ نہیں دیکھتا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب
لوگوں کے درمیان برابر برابر تقسیم فرمایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کے قرابت داروں کو دوسروں پر مقدم نہیں کیا اور ان
کے لیے اس مال میں ایسا حصہ مقرر نہیں کیا جس کے باعث
وہ دوسروں سے ممتاز ہوں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال
کے بعد آپ کے قرابتداروں کے لیے مال فے میں صرف وہی حق
سمجھتے تھے جیسے وہ دوسروں (غیر قرابتداروں) کی طرح لیتے تھے
پھر یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جب حکومت ان کو ملی
اور انہوں نے صحابہ کرام میں درجات کے اعتبار سے فضیلت
کو مناسب سمجھا تو انہوں نے بھی اہل قرابت کے لیے ایسا حصہ

يمنون به على الناس ولكنه جعلهم وسائر
الناس سواء وفضل بينهم بالمنازل غير
ما يستحقونه بالقرابة لو كان لاهلها سهم
كما يتم فدل ذلك على ما ذهبنا اليه من
ارتفاع سهم ذوي القربى بعد وفاة رسول
الله صلى الله عليه وسلم بحديث روي
عن عمر رضي الله تعالى عنه -

١١٩٥ - حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا
ابن هلال قال ثنا حماد بن زيد عن ايوب
عن عكرمة بن خالد عن مالك بن اوس قال
كنت جالسا الى عمر بن الخطاب رضي الله
عنه فجاءه علي والعباس رضي الله عنهما
يختصمان قال العباس يا امير المؤمنين
اقض بيني وبين هذا الكذا الكذا قال
حماد انا اكني عن الكلام فقال والله
لاقضين بينكما ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم لما توفي وولي ابو بكر صدقته
فقوي عليها وادى فيها الامانة فزعم
هذا انه خان وفجر وكلمة قالها ايوب
قال والله يعلم انه ما خان ولا فجر ولا
كذا قال حماد حدثنا عمرو بن دينار
عن مالك وغير واحد عن الزهري انه
قال لقد كان فيها راشدا تابعا للحق ثم
رجع الى حديث ايوب فلما توفي ابو بكر
وليتها بعده فقويت عليها فاديت فيها
الامانة وزعم هذا اني خنت ولا فجرت
وكذا تلك الكلمة وفي حديث عمرو عن الزهري
ولقد كنت فيها راشدا تابعا للحق ثم
رجع الى حديث عكرمة ثم اتياني فقالا

مقرر نہیں کیا جس کی وجہ سے انہیں دوسرے لوگوں پر برتری حاصل
ہو بلکہ انہوں نے ان کو اور باقی تمام لوگوں کو برابر رکھا اور ان
کے درمیان صرف مراتب کے لحاظ سے اس فضیلت کو قائم کیا تھا
جو قرابت کی وجہ سے ان کو حاصل ہوتا قرابت داروں کا کوئی حصہ
ہوتا۔ تو یہ ہمارے اس موقف کی دلیل ہے کہ حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کی وجہ سے سرکار دو عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد آپ کے قرابتداروں کا حصہ اٹھ گیا۔

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی
اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جھگڑتے ہوتے آئے
حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اے امیر المومنین میرے اور
اس کے درمیان جو ایسا ایسا ہے فیصلہ کر دیجئے حضرت حماد
راوی فرماتے ہیں میں اشارۃً کلام کہتا ہوں انہوں نے فرمایا
اللہ کی قسم! میں ضرور ضرور تمہارے درمیان فیصلہ کروں گا جب
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ صدقہ کے مختار بنے تو وہ اس پر مضبوط رہے اور
انہوں نے اس میں امانت کو ادا کیا اس شخص نے گمان کیا
کہ انہوں نے خیانت کی اور گناہ کیا ایوب نے یہ بات روایت
کی (ایوب راوی ہیں) "اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ انہوں نے
نہ خیانت کی اور نہ ہی گناہ کیا اور نہ ہی کچھ اور" حماد کہتے ہیں
ہم سے عمرو بن دینار نے، حضرت مالک اور کئی دوسرے لوگوں
کے واسطہ سے حضرت زہری سے روایت کرتے ہوئے بیان
کیا انہوں نے فرمایا کہ وہ یقیناً اس سلسلے میں راہ راست پر
ہے حق کی اتباع کرنے والے تھے، پھر حماد، ایوب کی حدیث
کی طرف لوٹے (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا) جب
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کے بعد مجھے
اختیارات حاصل ہوئے تو میں اس میں مضبوط رہا اور امانت
ادا کی اور اس کا گمان ہے کہ میں نے خیانت کی اور گناہ گار ہوا
اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے خیانت نہیں کی اور نہ میں راس

إِذْ دَفَعَ إِلَيْنَا صَدَقَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا فَقَالَ هٰذَا لِهٰذَا أَعْطِنِيْ
نَصِيْبِيْ مِنِ ابْنِ أَخِيْ وَقَالَ هٰذَا لِهٰذَا أَعْطِنِيْ
نَصِيْبِيْ مِنِ امْرَأَتِيْ مِنْ أَبِيْهَا وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ
نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُوْرَثُ
مَا تَرَكَ صَدَقَةٌ وَفِيْ حَدِيْثِ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ
إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ إِنَّا لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ ثُمَّ رَجَعَ
إِلٰى حَدِيْثِ عِكْرِمَةَ ثُمَّ تَلَا ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا
الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْعَامِلِيْنَ
عَلَيْهَا الْآيَةَ فَهٰذِهٖ لِهٰؤُلَآءِ ثُمَّ تَلَا وَاعْلَمُوْا
أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ
وَلِذِي الْقُرْبٰى إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ ثُمَّ قَالَ وَهٰذِهٖ
لِهٰؤُلَآءِ وَفِيْ حَدِيْثِ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ مَا
أَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ
عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ
فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَاصَّةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ
فِيْهِ خَيْلًا وَّلَا رِكَابًا فَكَانَ يَأْخُذُ مِنْ ذٰلِكَ
قُوْتَهٗ وَقُوْتَ أَهْلِهٖ وَيَجْعَلُ بَقِيَّةَ الْمَالِ
لِأَهْلِهٖ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى حَدِيْثِ أَيُّوْبَ ثُمَّ تَلَا
مَا أَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ أَهْلِ الْقُرٰى
فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى إِلٰى آخِرِ
الْآيَةِ ثُمَّ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ
أُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ حَتّٰى بَلَغَ
أُولٰٓئِكَ هُمُ الصَّادِقُوْنَ فَهٰؤُلَآءِ الْمُهَاجِرُوْنَ
ثُمَّ قَرَأَ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُو الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ
مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى بَلَغَ حَاجَةً فَأُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ قَالَ فَهٰؤُلَآءِ الْأَنْصَارُ قَالَ

سلسلے میں) گناہ گار ہوا اور نہ وہ بات کی حضرت عمرو کی حضر
زہری سے روایت میں ہے کہ (انہوں نے فرمایا) میں اس
سلسلے میں راہ ہدایت پر تھا اور میں نے حق کی اتباع کی۔
پھر انہوں نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرف
رجوع کیا فرماتے ہیں پھر وہ دونوں حضرت علی المرتضیٰ اور
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما میرے پاس آئے اور کہا ک
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ہمیں دیجئے تو میں ن
ان دونوں کو دے دیا اب یہ (حضرت عباس) ان (حضرت
سے فرماتے ہیں کہ میرے بھتیجے کی طرف سے میرا حصہ مجھے د
اور یہ (حضرت علی المرتضیٰ) ان (حضرت عباس) سے کہتے ہیں ک
میری زوجہ کا ان کے والد سے حصہ مجھے دو۔ حالانکہ یہ جانتے
ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ نہیں ہے آپ نے ج
کچھ چھوڑا وہ صدقہ ہے حضرت زہری کی روایت میں ہے
انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تھے ہماری وراثت نہیں ہوتی جو کچھ ہم
چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے پھر وہ حضرت عکرمہ کی روایت
کی طرف لوٹے کہ اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
نے یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) بے شک صدقات فقراء مساکین
اور اس پر کام کرنے والوں کے لیے ہیں۔ پس یہ صدقات ان
لوگوں کے لیے ہیں پھر آپ نے تلاوت فرمائی (ترجمہ) جان لو
کہ جو کچھ تم مالِ غنیمت سے حاصل کرو تو اس کا خمس اللہ تعالیٰ کے
لیے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قرابت داروں کے لیے
ہے (آخر تک) پھر فرمایا یہ ان حضرات کے لیے ہے (جن کا
ذکر ہوا) حضرت زہری سے حضرت عمرو کی روایت میں ہے انہوں
نے فرمایا "جو کچھ اللہ تعالیٰ ان سے اپنے نبی کو بطور فے عطا فرمائے
جس پر تم نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے (آخر تک) تو یہ جس
پر مسلمانوں نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے سرکار دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص ہے آپ اس سے اپنا رزق اور
اپنے گھر والوں کی روزی لیتے پھر باقی مال اپنے

ثُمَّ قَرَأَ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ حَتّٰى بَلَغَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَهٰذِهِ الْاٰيَةُ اِسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَمْ يَبْقَ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا لَهٗ حَقٌّ اِلَّا مَا تَمْلِكُوْنَ مِنْ رَّقِيْقِكُمْ فَاِنْ اَعِشْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمْ يَبْقَ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا سَيَاْتِيْهِ حَقُّهٗ حَتّٰى رَاعِيَ الثَّلَّةِ يَاْتِيْهِ حَظُّهٗ اَوْ قَالَ حَقُّهٗ قَالَ فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدْ تَلَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ ثُمَّ قَالَ وَهٰذِهٖ لِهٰٓؤُلَآءِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى قَدْ كَانَ ثَابِتًا عِنْدَهٗ لَهُمْ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ لَهُمْ فِيْ حَيَاتِهٖ قِيْلَ لَهٗ لَيْسَ فِيْمَا ذَكَرْتَ عَلٰى مَا ذَهَبْتَ اِلَيْهِ وَكَيْفَ يَكُوْنُ لَكَ فِيْهِ دَلَالَةٌ عَلٰى مَا ذَهَبْتَ اِلَيْهِ وَقَدْ كَتَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِلٰى نَجْدَةَ حِيْنَ كَتَبَ يَسْاَلُهٗ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى قَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعَانَا اِلٰى اَنْ يُّنْكِحَ مِنْهُ اَيِّمَنَا وَيَكْسُوَ مِنْهُ عَارِيَنَا فَاَبَيْنَا عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يُّسَلِّمَهٗ لَنَا كُلَّهٗ فَاَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُ اَنَّ عُمَرَ اَبٰى عَلَيْهِمْ دَفْعَ الشَّهْمِ اِلَيْهِمْ لِاَنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ لَهُمْ فَكَيْفَ يَتَوَهَّمُ عَلَيْهِ فِيْمَا رُوِيَ عَنْهُ مَالِكُ بْنُ اَوْسٍ غَيْرَ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ مَعْنٰى مَا رُوِيَ عَنْهُ مَالِكُ بْنُ اَوْسٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ قَوْلِهٖ هٰذِهٖ لِهٰٓؤُلَآءِ اَيْ هِيَ لَهُمْ عَلٰى مَعْنٰى مَا جَعَلَهَا اللّٰهُ لَهُمْ فِيْ وَقْتِ اِنْزَالِهِ الْاٰيَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گھر والوں کے لیے رکھتے پھر وہ (راوی) حضرت ایوب کی روایت کی طرف لوٹے کہ آپ نے یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) جو کچھ اللہ تعالیٰ نے بستیوں والوں سے اپنے رسول کو عطا فرمایا پس وہ اللہ تعالیٰ کے لیے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے آپ کے اہلِ قرابت کے لیے ہے (آخر تک) پھر ان فقراء مہاجرین کے لیے ہے جنہیں ان کے گھروں اور مالوں سے نکالا گیا۔ "وہی لوگ سچے ہیں" تک پڑھا تو یہ لوگ مہاجرین ہیں فرماتے ہیں پھر انہوں نے تلاوت فرمائی (ترجمہ) اور وہ لوگ جو اُن کے بعد آئے مہربان" رحم فرمانے والا ہے" تک پڑھا۔ تو اس آیت نے تمام مسلمانوں کو گھیر لیا تو کوئی مسلمان نہ رہا جسے حق نہ ملا ہو البتہ وہ غلام جن کے وہ مالک ہوں اگر میں آئندہ سال زندہ رہا (ان شاء اللہ) تو مسلمانوں میں سے کوئی شخص باقی نہ رہے گا جسے میں اس کا حق نہ دوں حتیٰ کہ ریوڑ چرانے کو اس کا حصہ یا فرمایا اس کا حق ملے گا تو وہ شخص لیتا ہے یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اس حدیث میں یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) اور جان لو جو کچھ تم مالِ غنیمت سے حاصل کرو پس بے شک اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اس کا پانچواں حصہ اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور ذوی القربیٰ کے لیے (آخر تک) پھر فرمایا یہ ان (مذکورہ) لوگوں کے لیے ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کے نزدیک قرابت داروں کا حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی ثابت ہے جیسا کہ آپ کی حیاتِ طیبہ میں ان کے لیے تھا تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ جو کچھ تو نے ذکر کیا اس میں تیرے مذہب پر کوئی دلیل نہیں اور اس میں تیرے موقف پر دلیل کیسے ہو سکتی ہے حالانکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جب ذوی القربیٰ کے حصے کے بارے میں نجدہ کے سوال پر لکھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں بلایا تاکہ وہ اس مال میں سے ہمارے رنڈووں کا نکاح کریں اور ہمارے لیے لباس لوگوں کو اس سے لباس پہنائیں تو ہم نے انکار کیا حتیٰ کہ وہ سب مال ہمیں دے

marfat.com

فِيْهِمْ وَعَلٰى مِثْلِ مَا عَلٰى بِهٖ عَزَّ وَجَلَّ مَا
جَعَلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْهَا مِنَ السَّهْمِ الَّذِيْ اَضَافَهٗ اِلَيْهِ فَلَمْ
يَكُنْ ذٰلِكَ السَّهْمُ جَارِيًا لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ حَيَاتِهٖ وَبَعْدَ وَفَاتِهٖ غَيْرَ مُنْقَطِعٍ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ بَلْ كَانَ جَارِيًا لَهٗ فِيْ حَيَاتِهٖ
مُنْقَطِعًا عَنْهُ بِمَوْتِهٖ وَكَذٰلِكَ مَا اَضَافَهٗ
فِيْهَا اِلٰى ذَوِيْ قُرْبَاهُ كَذٰلِكَ اَيْضًا وَاجِبًا
لَهُمْ فِيْ حَيَاتِهٖ يَضَعُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْمَنْ
شَاءَ مِنْهُمْ مُرْتَفِعًا بِوَفَاتِهٖ كَمَا لَمْ يَكُنْ
قَوْلُ عُمَرَ فَهٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ لَا يَجِبُ بِهٖ بَقَاءُ
سَهْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِلَى الْوَقْتِ الَّذِيْ قَالَ فِيْهِ مَا قَالَ كَانَ
ذٰلِكَ قَوْلُهٗ فَهِيَ لِهٰؤُلَاءِ لَا يَجِبُ بِهٖ بَقَاءُ
سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى اِلَى الْوَقْتِ الَّذِيْ قَالَ
فِيْهِ مَا قَالَ مُعَارَضَةً صَحِيْحَةً بَاقِيَةً اَنْ
يَّكُوْنَ حَدِيْثُ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ هٰذَا عَنْ عُمَرَ
مُخَالِفًا لِحَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ عُمَرَ فِيْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى۔

۱۱۹۶- وَلَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ
قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ
بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ
هَانِئٍ اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ
يَا اَبَا بَكْرٍ مَنْ يَرِثُكَ اِذَا مُتَّ قَالَ وَلَدِيْ وَ
اَهْلِيْ قَالَتْ فَمَا لَكَ تَرِثُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنِيْ قَالَ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَرِثْتُ اَبَاكِ
دَارًا وَلَا ذَهَبًا وَلَا غُلَامًا قَالَتْ وَلَا سَهْمَ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ الَّذِيْ جَعَلَهٗ لَنَا وَصَافِيَتَنَا الَّتِيْ

دیں لیکن انہوں نے اس بات سے انکار کر دیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ
خبر دیتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ نے ذوی القربیٰ کا حصہ انکو دینے سے انکار ف
کیونکہ ان کے نزدیک یہ ان حضرات کا حق نہیں تھا تو کیسے حضرت مالک بن اوس
کی ان سے روایت کی روشنی میں اس کے علاوہ بات کا وہم کیا جا سکتا ہے
بلکہ حضرت مالک بن اوس نے ان سے جو کچھ روایت کیا کہ یہ ان لوگوں کیلئے
ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم پر نازل فرمائی تو اس وقت یہ ان کا حصہ تھا جیسا کہ اللہ تعا
ان کے لیے مقرر فرمایا جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ ان کی
طرف اضافت ہے اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ وہ آپ کی حیات طیبہ میں اور
آپکی وفات کے بعد بھی آپ کیلئے نہ تھا بلکہ آپ کی زندگی میں تو جاری تھا اور
وصال مبارک سے منقطع ہو گیا اسی طرح جو کچھ آپکے قرابتداروں کی طرف
منسوب ہوا وہ بھی آپکی حیات طیبہ میں ان کیلئے وصال سے یہ حصہ اٹھ
گیا تو جس طرح حضرت فاروقؓ کے قول کہ یہ ان لوگوں کیلئے ہے سے سرکار
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ اس وقت تک باقی رہے جب اس قائل
نے یہ بات کہی اسی طرح آپ کے اس ارشاد سے کہ یہ مال ان لوگوں کے
لیے ہے لازم نہیں آتا کہ اس قول تک ذوی القربیٰ کا حصہ باقی رہے
تو حضرت عمر فاروقؓ سے حضرت مالک بن اوس کی یہ روایت اس
حدیث کے خلاف ہے جسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ذوی القربیٰ
کے حصہ کے بارے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضرت
فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ
کے وصال کے بعد آپ کا وارث کون ہوگا آپ نے فرمایا میری اولاد
اور میری بیوی، انہوں نے فرمایا پھر کیا وجہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی وراثت میری بجائے آپ لیتے ہیں انہوں نے فرمایا
اے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی! میں آپ کے والد
ماجد سے کسی مکان، سونے اور غلام کا وارث نہیں بنا انہوں نے
فرمایا اور آپ اس حصے کے وارث بھی نہیں بنے جو اللہ تعالیٰ
نے ہمارے لیے قرار دیا اور وہ جو خالصتاً ہمارے لیے ہے
اور آپ کے قبضہ میں ہے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

بِيَدِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَنِيْهَا
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا مِتُّ كَانَتْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔

١١٩٧ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا
مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ
هَانِئٍ اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لِاَبِيْ
بَكْرٍ مَنْ يَرِثُكَ اِذَا مُتَّ قَالَ وَلَدِيْ وَاَهْلِيْ
قَالَتْ فَمَا لَكَ تَرِثُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَنَا قَالَ يَا ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
مَا وَرِثَ اَبُوْكِ دَارًا وَّلَا مَالًا وَّلَا غُلَامًا
وَّلَا ذَهَبًا وَّلَا فِضَّةً قَالَتْ فَدَكَ
الَّتِيْ جَعَلَهَا اللّٰهُ لَنَا وَصَافِيَتُنَا
الَّتِيْ بِيَدِكَ لَنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا طُعْمَةٌ
اَطْعَمَنِيْهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا مِتُّ فَهِيَ
بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَفَلَا يَرَى اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدْ اَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَا كَانَ
يُعْطِيْهِ ذَوِيْ قُرْبَاهُ فَاِنَّمَا كَانَ مِنْ طُعْمَةٍ
اَطْعَمَهَا اللّٰهُ اِيَّاهُ وَمَلَّكَهُ اِيَّاهَا حَيَاتَهُ
وَقَطَعَهَا عَنْ ذَوِيْ قَرَابَتِهِ بِمَوْتِهِ وَقَدْ
ذَكَرْنَا فِيْ صَدْرِ هٰذَا الْكِتَابِ عَنِ الْحَسَنِ
بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمْ اَنَّهُ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ وَفَاةِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
قَائِلٌ سَهْمُ ذَوِي الْقُرْبٰى لِقَرَابَةِ
الْخَلِيْفَةِ وَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِهٖ

نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ حصہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بطور خوراک عطا فرمایا جب میرا انتقال ہو جائے گا تو یہ مسلمانوں کے درمیان تقسیم ہوگا۔

حضرت ابو صالح، حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب آپ کا انتقال ہو جائے گا تو آپ کا وارث کون ہو گا؟ انہوں نے فرمایا میری اولاد اور بیوی، انہوں نے فرمایا پھر کیا وجہ ہے کہ ہماری بجائے آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث بنے انہوں نے فرمایا اے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی! آپ کے والد ماجد نے کوئی مکان، مال، غلام اور سونا چاندی ورثہ میں نہیں چھوڑا انہوں نے فرمایا باغ فدک جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے قرار دیا اور ہمارا وہ منتخب مال جو آپ کے قبضے میں ہے وہ ہمارے لیے ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا یہ خوراک جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں کھلائی ہے جب میرا انتقال ہو جائے گا تو وہ مسلمانوں کے درمیان تقسیم ہو جائے گی تو کیا وہ شخص (معترض) نہیں دیکھتا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہوئے بتایا کہ آپ جو کچھ اپنے قرابتداروں کو عطا فرماتے تھے وہ کھانا تھا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو کھلایا اور آپ کی حیات طیبہ میں آپ کو اس کا مالک بنایا پھر آپ کے وصال پر اسے آپ کے قرابتداروں سے منقطع کر دیا ہم نے اس کتاب (باب) کے شروع میں حضرت حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام کے درمیان اختلاف ہوا کسی نے کہا ذوی القربیٰ کا حصہ خلیفہ کے قرابتداروں کے لیے ہے کسی کا قول ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ آپ کے بعد خلیفہ کے لیے تھا پھر ان سب نے بالاتفاق ان دونوں حصوں کو لشکر اور جہاد کی تیاری میں صرف کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ایسا ہوا تو اختلاف کے بعد جب وہ متفق ہو گئے

marfat.com

ثُمَّ اجْتَمَعَ رَأْيُهُمْ عَلٰى اَنْ جَعَلُوْا هٰذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِي الْخَيْلِ وَالْعُدَّةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَكَانَ ذٰلِكَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا اَجْمَعُوْا بَعْدَ مَا كَانُوْا اخْتَلَفُوْا كَانَ اِجْمَاعُهُمْ حُجَّةً وَفِيْمَا اَجْمَعُوْا عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ بُطْلَانُ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى مِنَ الْمَغَانِمِ وَالْفَيْءِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاَمَّا مَا رَوَيْتُمُوْهُ عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاِنَّمَا كَانَ فِيْمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ مُتَابِعًا لِّاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَرَاهَةَ اَنْ يُّدَّعٰى عَلَيْهِ خِلَافُهُمَا۔

تو ان کا اجماع حجت ہے انہوں نے جس بات پر اجماع کیا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد مال غنیمت اور مال فے سے قرابتداروں کے حصے کا بطلان ہے اگر کوئی معترض کہے کہ تم نے جو کچھ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے تو انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی اتباع اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کی کہ آپ پر ان دونوں حضرات کی مخالفت پر الزام نہ آئے۔

وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ قُلْتُ اَرَاَيْتَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَيْثُ وَلِيَ الْعِرَاقَ وَمَا وَلِيَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ كَيْفَ صَنَعَ فِيْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى قَالَ سَلَكَ بِهٖ وَاللّٰهِ سَبِيْلَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قُلْتُ وَكَيْفَ وَاَنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ مَا كَانَ اَهْلُهٗ يَصْدُرُوْنَ اِلَّا عَنْ رَاْيِهٖ قُلْتُ فَمَا مَنَعَهٗ قَالَ كَرِهَ وَاللّٰهِ اَنْ يُّدَّعٰى عَلَيْهِ خِلَافُ اَبِيْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قِيْلَ لَهٗ هٰذَا تَاَوَّلَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ تَرْكِهٖ خِلَافَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَرٰى فِي الْحَقِيْقَةِ خِلَافَ مَا رَاَيَا لَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَا

اور وہ (معترض) اس سلسلے میں یوں ذکر کرے حضرت محمد بن اسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ مجھے بتائیے جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ عراق کے حکمران بنے اور لوگوں کے معاملات آپ کے سپرد ہوئے تو آپ نے ذوی القربیٰ کے حصے کے بارے میں کیا کیا انہوں نے کہا اللہ کی قسم وہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے نقش قدم پر چلے میں نے کہا یہ کیسے ہوسکتا ہے جب کہ تم لوگ (ذوالقربیٰ کے حق کا) قول کرتے ہو انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! ان کے ساتھی تو صرف ان کی رائے پر چلتے تھے۔ میں نے کہا تو انہیں کس چیز نے منع کیا فرمایا اللہ کی قسم! انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ ان پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مخالفت کا الزام لگایا جائے۔ تو اس شخص (معترض) سے کہا جائے گا کہ حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ کی طرف سے حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی مخالفت ترک کرنے کے بارے میں یہ تاویل کی ہے ورنہ حقیقت میں ان کی رائے ان دونوں کی رائے کے خلاف تھی ہمارے نزدیک حضرت علی المرتضیٰ رضی

يَتَوَهَّمُ عَلَى مِثْلِهِ فَكَيْفَ يُتَوَهَّمُ عَلَيْهِ وَقَدْ
خَالَفَ اَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي اَشْيَاءَ
وَخَالَفَ عُمَرَ وَحْدَهُ فِي اَشْيَاءَ اُخَرَ مِنْهَا
رَاْيُهُ بَيْعُ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ بَعْدَ نَهْيِ عُمَرَ عَنْ
بَيْعِهِنَّ وَمِنْ ذٰلِكَ مَا رَاٰى مِنَ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ
النَّاسِ فِي الْعَطَاءِ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
يُفَضِّلُ بَيْنَهُمْ عَلَى قَدْرِ سَوَابِقِهِمْ وَلَعَلِيُّ
بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ اَعْرَفَ بِاللهِ
مِنْ اَنْ يُّجْرِيَ شَيْئًا عَلَى مَا الْحَقُّ عِنْدَهُ
فِي خِلَافِهِ وَلٰكِنَّهُ اَجْرَى الْاَمْرَ بِسَهْمِ ذَوِي
الْقُرْبٰى عَلَى مَا رَاٰهُ حَقًّا وَّ عَدْلًا فَلَمْ يُخَالِفْ
اَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِيهِ وَلَقَدْ
كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيهِ يُخَالِفُ
اَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي حَيَاتِهِمَا
فِي اَشْيَاءَ قَدْ رَاٰيَا فِي ذٰلِكَ خِلَافَ مَا رَاٰى
فَلَا يَرَى الْاَمْرَ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ دَنِفًا وَلَا يَمْنَعَانِهِ
مِنْ ذٰلِكَ وَلَا يُؤَاخِذَانِهِ عَنْهُ فَكَيْفَ يَسَعُهُ
هٰذَا فِي حَالِ الْاِمَامِ فِيهَا غَيْرُهُ ثُمَّ يَضِيقُ
عَلَيْهِ فِي حَالٍ هُوَ الْاِمَامُ فِيهَا نَفْسُهُ هٰذَا
عِنْدَنَا مُحَالٌ۔

۱۱۹۹- وَلَقَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ
قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ
بْنُ حَازِمٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زَاذَانَ
قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ فَتَذَاكَرْنَا الْخِيَارَ فَقَالَ اَمَا
اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَدْ
سَاَلَنِي عَنْهُ فَقُلْتُ اِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا
فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهُوَ اَحَقُّ بِهَا وَاِنِ اخْتَارَتْ
نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ فَقَالَ لَيْسَ
كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّهَا اِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ

اللہ عنہ کے بارے میں یہ خیال جائز نہیں اس جیسے شخص کے بارے میں یہ وہم نہیں کیا جا سکتا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ وہم کیسے کیا جائے گا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بہت سے معاملات میں حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی مخالفت کی ہے پھر کچھ دوسری باتوں میں صرف حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی ہے ان میں ام ولد لونڈیوں کو بیچنے کا مسئلہ ہے جبکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو بیچنے سے منع کر دیا تھا اسی طرح عطیات میں صحابہ کرام کے درمیان مساوات قائم کرنا ہے جب کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کے مراتب سبقت کی بنیاد پر انہیں ایک دوسرے پر فضیلت دیتے تھے اور یقیناً حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی زیادہ پہچان رکھتے تھے کہ وہ اپنی دانست میں کسی بات کو حق سمجھتے ہوئے اس کے خلاف کام کریں لیکن انہوں نے ذوی القربیٰ کے حصے سے متعلق وہی حکم جاری کیا جو ان کے نزدیک حق اور انصاف تھا پس انہوں نے اس سلسلے میں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہما کی مخالفت نہیں کی حضرت علی المرتضیٰ ان دونوں حضرات کی زندگی میں ان سے کئی مسائل میں اختلاف کرتے تھے لیکن ان کی یہ مخالفت معیوب نہ سمجھی گئی اور نہ ہی وہ دونوں آپ کو اس سے منع کرتے تھے نہ انہوں نے اس پر مواخذہ کیا پھر کیسے ہو سکتا ہے کہ جب دوسرا امام ہو تو مخالفت کرنا جائز ہو اور جب آپ خود امام ہوں تو اسے اپنائے رکھیں ہمارے نزدیک یہ محال ہے۔

حضرت زاذان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ہم نے خیار (عورت کو طلاق کا اختیار دیا جائے تو اس کا کیا حکم ہوگا) کے بارے میں باہم گفتگو کی تو انہوں نے فرمایا امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اس سلسلے میں پوچھا تو میں نے کہا اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو ایک طلاق (رجعی) ہوگی اور وہی (خاوند) اس کا زیادہ حق دار ہوگا اور اگر وہ اپنے نفس کو اختیار کرے تو ایک بائن طلاق ہوگی انہوں نے فرمایا ایسا نہیں بلکہ اگر وہ اپنے نفس کو اختیار کرے تو ایک طلاق ہوگی اور وہ خاوند اس کا زیادہ

marfat.com

وَاحِدَةٌ وَّهُوَ اَحَقُّ بِهَا وَاِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ فَلَمْ اَسْتَطِعْ اِلَّا مُتَابَعَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا اٰلَ الْاَمْرُ اِلَيَّ عَرَفْتُ اَنِّيْ مَسْئُوْلٌ عَنِ الْفُرُوْجِ فَاَخَذْتُ بِمَا كُنْتُ اَرٰى فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ رَاْيٌ رَاَيْتَهٗ تَابَعَكَ عَلَيْهِ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ رَاْيٍ اِنْفَرَدْتَّ بِهٖ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلَ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَخَالَفَنِيْ وَاِيَّاهُ فَقَالَ اِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ وَّهُوَ اَحَقُّ بِهَا وَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَثَلَاثٌ لَا تَحِلُّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ اَفَلَا يَرٰى اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ اَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ لَمَّا خَلَصَ اِلَيْهِ الْاَمْرُ وَعَرَفَ اَنَّهٗ مَسْئُوْلٌ عَنِ الْفُرُوْجِ اَخَذَ بِمَا كَانَ يَرٰى وَاَنَّهٗ لَمْ يَرَ تَقْلِيْدَ عُمَرَ فِيْمَا يَرٰى خِلَافَهٗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَكَذٰلِكَ اَيْضًا لَمَّا خَلَصَ اِلَيْهِ الْاَمْرُ اِسْتَحَالَ مَعَ مَعْرِفَتِهٖ بِاللّٰهِ وَمَعَ عِلْمِهٖ اَنَّهٗ مَسْئُوْلٌ عَنِ الْاَمْوَالِ اَنْ يَكُوْنَ يُبِيْحُهَا مَنْ يَرَاهُ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهَا وَيَمْنَعُ مِنْهَا اَهْلَهَا وَلٰكِنَّهٗ كَانَ الْقَوْلُ عِنْدَهٗ فِيْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى كَالْقَوْلِ فِيْمَا كَانَ عِنْدَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاَجْرَى الْاَمْرَ عَلٰى ذٰلِكَ لَا عَلٰى مَاسِوَاهُ فَاَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ فَاِنَّ الْمَشْهُوْرَ عَنْهُمْ فِيْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى اَنَّهٗ قَدِ ارْتَفَعَ بِوَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّ الْخُمُسَ مِنَ الْغَنَائِمِ وَجَمِيْعِ الْفَيْءِ يُقْسَمَانِ فِيْ ثَلَاثَةِ اَسْهُمٍ لِلْيَتَامٰى

حق دار ہوگا (یعنی رجوع کرے) اور اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو کوئی طلاق واقع نہیں ہوگی تو میرے لیے امیر المومنین کی اتباع کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ جب معاملہ میرے سپرد ہوا (مجھے خلافت ملی) تو میں نے جان لیا کہ مجھ سے (عورتوں کی) شرمگاہوں کے بارے میں سوال ہوگا تب میں نے اپنی رائے پر عمل کیا اس وقت ان کے بعض ساتھیوں نے کہا کہ اگر امیر المومنین آپ کی رائے پر چلتے تو مجھے یہ بات اس سے زیادہ پسند تھی کہ آپ اپنی رائے پر تنہا ہوں انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تو انہوں نے میری اور ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو ایک طلاق ہوگی اور وہ خاوند اس عورت کا زیادہ حق دار ہوگا اور اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو تین طلاقیں ہوں گی جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے اس کے لیے حلال نہ ہوگی۔ تو کیا یہ شخص (معترض) نہیں دیکھتا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں خبر دی کہ جب حکومت ان کے سپرد ہوئی اور انہیں معلوم ہوا کہ عورتوں کے بارے میں ان سے سوال ہوگا تو انہوں نے اپنی رائے پر عمل کیا اور انہوں نے جس معاملہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی اس میں ان کی تقلید کو جائز نہ جانا اسی طرح جب آپ کو خلافت ملی تو محال تھا کہ خدا کی معرفت اور اس علم کے باوجود کہ مالوں کے بارے میں ان سے سوال ہوگا آپ ان اموال کو غیر اہل کے لیے جائز قرار دیتے اور اہل لوگوں سے روک دیتے بلکہ قرابتداروں کے حصے کے بارے میں ان کا قول، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے قول کی طرح تھا لہٰذا انہوں نے اسی پر حکم جاری کیا اس کے علاوہ پر نہیں حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مشہور مسلک یہی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے قرابت داروں کا حصہ اٹھ گیا اور غنیمتوں کا خمس نیز مال فے تین حصوں میں یعنی یتیموں محتاجوں اور مسافروں کے لیے تقسیم ہوگا۔

وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ

۱۲۰۰ - وَكَذٰلِكَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ ابْنِ الرَّبِيْعِ اللُّؤْلُؤِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَهٰكَذَا يُعْرَفُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ فِيْ جَمِيْعِ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ رَأْيِهِ وَمِمَّا حَكَاهُ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا فَاَمَّا اَصْحَابُ الْاِمْلَاءِ فَاِنَّ جَعْفَرَ بْنَ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ اَمْلٰى عَلَيْنَا اَبُوْ يُوْسُفَ فِيْ رَمَضَانَ فِيْ سَنَةِ اِحْدٰى وَثَمَانِيْنَ وَمِائَةٍ قَالَ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَهٰذَا فِيْمَا بَلَغَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ فِيْمَا اَصَابَ مِنْ عَسَاكِرِ اَهْلِ الشِّرْكِ مِنَ الْغَنَائِمِ وَالْخُمُسِ مِنْهَا عَلٰى مَا سَمَّى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهِ اَرْبَعَةُ اَخْمَاسِهَا بَيْنَ الْجُنْدِ الَّذِيْ اَصَابُوْا ذٰلِكَ لِلْفَرَسِ سَهْمًا وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا عَلٰى مَا جَاءَ مِنَ الْاَحَادِيْثِ وَالْاٰثَارِ وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ لِلرَّجُلِ سَهْمٌ وَلِلْفَرَسِ سَهْمٌ وَالْخُمُسُ يُقْسَمُ عَلٰى خَمْسَةِ اَسْهُمٍ خُمُسُ اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ وَاحِدٌ وَخُمُسُ ذِي الْقُرْبٰى لِكُلِّ صِنْفٍ سَمَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ خُمُسُ الْخُمُسِ فَفِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ ثُبُوْتُ سَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى قَالُوْا وَاَمْلٰى عَلَيْنَا اَبُوْ يُوْسُفَ فِيْ مَسَائِلَ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ اِذَا ظَهَرَ الْاِمَامُ عَلٰى بَلَدٍ مِنْ بِلَادِ اَهْلِ الشِّرْكِ فَهُوَ

حضرت یعقوب بن ابراہیم، حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ سے جن روایات میں ان کی رائے مذکور ہے ان سے بھی یہی بات معلوم ہوتی ہے اسی طرح انہوں نے جو کچھ حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رحمہما سے نقل کیا وہ بھی یہی ہے جہاں تک اصحاب املاء (احادیث لکھنے والے محدثین) کا تعلق ہے تو جعفر بن احمد فرماتے ہیں ہم سے حضرت بشر بن ولید نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ نے رمضان المبارک ۱۸۱ھ میں لکھوایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی "اور جان لو! جو کچھ تم مال غنیمت سے حاصل کرو تو اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے قرابت داروں، یتیموں، مساکین اور مسافروں کے لیے ہے" تو یہ اس چیز کے بارے میں جیسا کہ ہم تک بات پہنچی اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ مشرکین کے لشکروں سے جو مال غنیمت کے طور پر حاصل ہو اور اس میں سے خمس ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کا ذکر فرمایا چار حصے اس لشکر کے لیے ہوں گے جس نے اسے حاصل کیا ایک حصہ گھوڑے کا اور ایک حصہ مرد کا ہوگا جیسا کہ احادیث و آثار میں آیا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں مرد کے لیے ایک حصہ اور گھوڑے کے لیے ایک حصہ ہوگا خمس کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچواں حصہ ایک ہی ہوگا پانچواں حصہ آپ کے قرابت داروں کے لیے ہوگا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جن لوگوں کا ذکر کیا ان میں سے ہر قسم کے لوگوں کے لیے پانچواں حصہ ہوگا تو اس روایت میں قرابت داروں کے حصے کا ثبوت ہے اور یہ حضرات فرماتے ہیں ایک مسئلہ میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے ہمیں لکھایا کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ نے فرمایا جب (مسلمانوں کا) امام، مشرکین کے کسی شہر پر غلبہ حاصل کرے تو اسے اختیار ہے جو کچھ مسلمانوں کے لیے

marfat.com

بِالْخِيَارِ يَفْعَلُ فِيْهِ الَّذِيْ يَرَى اَنَّهُ اَفْضَلُ وَخَيْرٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ اِنْ رَّاٰى اَنْ يُّخَمِّسَ الْاَرْضَ وَالْمَتَاعَ وَيُقْسِمَ اَرْبَعَةَ اَخْمَاسِهِ بَيْنَ الْجُنْدِ الَّذِيْ افْتَتَحُوْا مَعَهُ فَعَلَ وَيُقْسِمُ الْخُمُسَ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَسْهُمٍ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَاِنْ رَّاٰى اَنْ يَّتْرُكَ الْاَرْضِيْنَ وَيَتْرُكَ اَهْلَهَا فِيْهَا وَيَجْعَلَهَا ذِمَّةً وَّيَضَعَ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى اَرْضِهِمُ الْخَرَاجَ وَكَمَا فَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالسَّوَادِ كَانَ ذٰلِكَ لَهٗ۔

بہتر اور افضل سمجھے کرے اگر مناسب سمجھے کہ زمین اور سامان پانچ حصوں میں تقسیم کرے چار حصے ان مجاہدین میں تقسیم کرے جنہوں نے اسے فتح کیا اور پانچویں حصے کو تین حصوں میں تقسیم کرے فقراء، مساکین اور مسافروں کو دے اور اگر زمین کو اسی طرح ان کے مالکوں کے پاس چھوڑ دے انہیں ذمی قرار دے کر ان پر جزیہ اور زمین پر خراج مقرر کر دے تو ایسا کرے جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عراق والوں کے ساتھ کیا تھا اس بات کی اسے اجازت ہے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ سُقُوْطُ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى وَهٰذَا الْقَوْلُ الْمَشْهُوْرُ عَنْهُمْ وَالَّذِيْ اتَّفَقَتْ عَلَيْهِ هَاتَانِ الرِّوَايَتَانِ فِي الْفَيْءِ وَفِيْ خُمُسِ الْغَنِيْمَةِ اَنَّهُمَا اِذَا خَلَصَا جَمِيْعًا وَضَعَ خُمُسَ الْغَنَائِمِ فِيْمَا يَجِبُ وَضْعُهٗ فِيْهِ مِمَّا ذَكَرْنَا وَاَمَّا الْفَيْءُ فَيُبْدَاُ مِنْهُ بِاِصْلَاحِ الْقَنَاطِرِ وَبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ وَاَرْزَاقِ الْقُضَاةِ وَاَرْزَاقِ الْجُنْدِ وَجَوَائِزِ الْوُفُوْدِ ثُمَّ يُوْضَعُ مَا بَقِيَ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ مِثْلِ مَا يُوْضَعُ فِيْهِ خُمُسُ الْغَنَائِمِ سَوَآءً فَهٰذِهٖ وُجُوْهُ الْفَيْءِ وَاَخْمَاسُ الْغَنَائِمِ الَّتِيْ كَانَتْ تَجْرِيْ عَلَيْهِمَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَنْ تُوُفِّيَ وَمَا يَجِبُ اَنْ يُّمْتَثَلَ فِيْهِمَا بَعْدَ وَفَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَدْ بَيَّنَّاهُ ذٰلِكَ وَشَرَحْنَاهُ بِغَايَةِ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت کے مطابق قرابتداروں کا حصہ ساقط ہو گیا اور ان حضرات سے یہی قول مشہور ہے فے اور غنیمت کے خمس کے سلسلے میں جس بات پر یہ دو روایتیں متفق ہیں وہ یہ ہے کہ جب یہ دونوں حاصل ہوں تو غنیمت کا خمس ان لوگوں کو دیا جائے جن کا حق ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا لیکن مال فے سے ابتداءً پلوں کی مرمت کی جائے مسجدیں بنائی جائیں، قاضیوں کی تنخواہیں، فوج کی تنخواہ، وفود کے اخراجات حاصل کیے جائیں اس کے بعد باقی مال ان لوگوں میں برابر تقسیم کیا جائے جن کو خمس دیا جاتا ہے یہ مال فے اور غنیمت کے خمس کی وہ صورتیں ہیں جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں جاری تھیں اور آپ کی وفات کے بعد قیامت تک اسی پر عمل ہونا چاہیے ہم نے اپنے بساط کے مطابق اسے خوب واضح کیا اور تشریح کر دی اور اللہ تعالیٰ ہی سے توفیق کا سوال کرتے ہیں۔

مَا مَلَكْنَا وَاللّٰهُ نَسْأَلُهُ التَّوْفِيقَ ۔

۱۲۰۱ ۔ وَأَمَّا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَإِنَّهُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا أَبُو النَّضْرِ قَالَ ثَنَا الْأَشْجَعِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخُمُسِ هُوَ خُمُسُ الْخُمُسِ وَمَا بَقِيَ فَلِهٰذِهِ الطَّبَقَاتِ الَّتِي سَمَّى اللّٰهُ وَالْأَرْبَعَةُ الْأَخْمَاسِ لِمَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ ۔

جہاں تک حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کا تعلق ہے تو حضرت اشجعی فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان ثوری نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ، خمس سے ہے اور وہ خمس کا خمس ہے اور جو باقی رہا وہ ان لوگوں کے لیے ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا جبکہ چار حصے مجاہدین کے لیے ہیں ۔

marfat.com

۱۴

كِتَابُ الْحُجَّةِ فِي فَتْحِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَنْوَةً

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کو بطور غلبہ فتح فرمایا

۱۲۰۲- قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ اجْتَمَعَتِ الْاُمَّةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَالَحَ اَهْلَ مَكَّةَ قَبْلَ افْتِتَاحِهِ اِيَّاهَا ثُمَّ افْتَتَحَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ قَوْمٌ كَانَ افْتِتَاحُهُ اِيَّاهَا بَعْدَ اَنْ نَقَضَ اَهْلُ مَكَّةَ الْعَهْدَ وَخَرَجُوْا مِنَ الصُّلْحِ فَافْتَتَحَهَا وَهِيَ دَارُ حَرْبٍ لَا صُلْحَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَهْلِهَا وَلَا عَقْدَ وَلَا عَهْدَ وَمِمَّنْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَالْاَوْزَاعِيُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَسُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ وَاَبُوْيُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللهُ۔

وَقَالَ قَوْمٌ بَلِ افْتَتَحَهَا صُلْحًا۔

ثُمَّ احْتَجَّ كُلُّ فَرِيْقٍ مِنْ هٰذَيْنِ الْفَرِيْقَيْنِ لِقَوْلِهِ مِنَ الْاٰثَارِ بِمَا سَنُبَيِّنُهُ فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا وَنَذْكُرُ مَعَ ذٰلِكَ صِحَّةَ مَا احْتَجَّ بِهِ اَوْ فَسَادِهِ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کو فتح کرنے سے پہلے مصالحت فرمائی اس کے بعد اسے فتح کیا ایک جماعت کہتی ہے کہ آپ نے اسے اہل مکہ کے عہد شکنی کرنے اور صلح کو توڑنے کے بعد فتح کیا۔ اور یہ دار الحرب تھا ان لوگوں کے ساتھ نہ صلح تھی نہ کوئی معاہدہ اور نہ عہد و پیمان تھا اس قول کے قائلین میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام اوزاعی، مالک بن انس، سفیان بن سعید ثوری، ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ شامل ہیں۔

ایک جماعت کہتی ہے کہ آپ نے صلح کے طور پر اسے فتح کیا۔

پھر ان میں سے ہر گروہ نے اپنے موقف پر روایات سے استدلال کیا جنہیں ہم اپنی اس کتاب میں عنقریب ذکر کریں گے لہٰذا اس کے ساتھ ساتھ ہر ایک کی دلیل کی صحت افساد کو بھی ذکر کریں گے (ان شاء اللہ تعالیٰ)

وَكَانَ حُجَّةُ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْتَتَحَهَا صُلْحًا اَنْ قَالَ اَمَّا الصُّلْحُ فَقَدْ كَانَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَهْلِ مَكَّةَ فَاَمِنَ كُلُّ فَرِيْقٍ مِّنْهُ وَمِنْ اَهْلِ مَكَّةَ مِنَ الْفَرِيْقِ الْاٰخَرِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ مِّنْ اَهْلِ فِيْ ذٰلِكَ مَا يُوْجِبُ نَقْضَ الصُّلْحِ وَاِنَّمَا كَانَتْ بَنُوْ نُفَاثَةَ وَهُمْ غَيْرٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ قَاتَلُوْا خُزَاعَةَ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ رِجَالٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَثَبَتَ بَقِيَّةُ اَهْلِ مَكَّةَ عَلٰى صُلْحِهِمْ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِهِمُ الَّذِيْ عَاهَدُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَتْ بَنُوْ نُفَاثَةَ وَمَنْ تَابَعَهُمْ عَلٰى مَا فَعَلُوْا مِنْ ذٰلِكَ مِنَ الصُّلْحِ وَثَبَتَ بَقِيَّةُ اَهْلِ مَكَّةَ عَلَى الصُّلْحِ الَّذِيْ كَانُوْا صَالَحُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جن لوگوں کا موقف ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے صلح کے طور پر فتح کیا ان کی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہلِ مکہ کے درمیان صلح ہو گئی تھی۔ اور ہر گروہ دوسرے سے بے خوف ہو چکا تھا بنو نفاثہ جو اہل مکہ میں سے نہیں تھے انہوں نے خزاعہ قبیلے سے لڑائی کی اور اس پر قریش کے کچھ لوگوں نے ان کی مدد کی، جبکہ باقی اہل مکہ اپنی صلح پر قائم رہے اور انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو معاہدہ کیا تھا اسے مضبوطی سے تھامے رکھا پس بنو نفاثہ اور ان کے پیچھے چلنے والے اس صلح سے نکل گئے جب کہ باقی اہل مکہ اس صلح پر قائم رہے جو انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تھی۔

قَالُوْا وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا افْتَتَحَهَا لَمْ يَقْسِمْ فِيْهَا فَيْئًا وَّلَمْ يَسْتَعْبِدْ فِيْهَا اَحَدًا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں اس کی دلیل یہ ہے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح کیا تو مال فے تقسیم نہیں فرمایا اور نہ ہی کسی کو غلام بنایا۔

۱۲۰۴- وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ لِمُخَالِفِيْهِمْ اَنَّ عِكْرِمَةَ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَمُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيَّ عَلَيْهِمَا يَدُوْرُ اَكْثَرُ اَخْبَارِ الْمَغَازِيْ قَدْ رُوِيَ عَنْهُمَا مَا يَدُلُّ عَلٰى خُرُوْجِ اَهْلِ مَكَّةَ مِنَ الصُّلْحِ الَّذِيْ كَانُوْا صَالَحُوْا عَلَيْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَحْدَاثٍ اَحْدَثُوْهَا۔

ان کے خلاف ان کے مخالفین کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عکرمہ، جو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام تھے اور حضرت محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ جن پر لڑائیوں کی اکثر خبروں کا دارومدار ہے ان دونوں سے مروی ہے کہ اہل مکہ اپنے عمل کی وجہ سے اس صلح سے نکل گئے تھے جو انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی تھی۔

۱۲۰۵ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ لَمَّا وَادَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ مَكَّةَ وَكَانَتْ خُزَاعَةُ حُلَفَاءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَتْ بَنُو بَكْرٍ حُلَفَاءَ قُرَيْشٍ فَدَخَلَتْ خُزَاعَةُ فِي صُلْحِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَتْ بَنُو بَكْرٍ فِي صُلْحِ قُرَيْشٍ فَكَانَ بَيْنَ خُزَاعَةَ وَبَيْنَ بَنِي بَكْرٍ بَعْدُ قِتَالٌ فَأَمَدَّهُمْ قُرَيْشٌ بِسِلَاحٍ وَطَعَامٍ وَظَلَّلُوا عَلَيْهِمْ وَظَهَرَتْ بَنُو بَكْرٍ عَلَى خُزَاعَةَ فَقَتَلُوا فِيهِمْ فَخَافَتْ قُرَيْشٌ أَنْ يَكُونُوا عَلَى قَوْمٍ قَدْ نَقَضُوا فَقَالُوا لِأَبِي سُفْيَانَ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَأَجِدَّ الْحِلْفَ وَأَصْلِحْ بَيْنَ النَّاسِ وَأَنَّ لَيْسَ فِي قَوْمٍ ظَلَّلُوا عَلَى قَوْمٍ وَأَمَدُّوهُمْ بِسِلَاحٍ وَطَعَامٍ مَا أَنْ يَكُونُوا نَقَضُوا فَانْطَلَقَ أَبُو سُفْيَانَ وَسَارَ حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَكُمْ أَبُو سُفْيَانَ وَسَيَرْجِعُ رَاضِيًا بِغَيْرِ حَاجَةٍ فَأَتَى أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَجِدَّ الْحِلْفَ وَأَصْلِحْ بَيْنَ النَّاسِ أَوْ بَيْنَ قَوْمِكَ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْأَمْرُ إِلَى اللهِ تَعَالَى وَإِلَى رَسُولِهِ وَقَدْ قَالَ فِيمَا قَالَ لَهُ بِأَنْ لَيْسَ فِي قَوْمٍ ظَلَّلُوا عَلَى قَوْمٍ وَأَمَدُّوهُمْ بِسِلَاحٍ وَطَعَامٍ مَا أَنْ يَكُونُوا نَقَضُوا قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْأَمْرُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى رَسُولِهِ قَالَ ثُمَّ أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت ایوب، حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ سے صلح کی اور قبیلہ خزاعہ دورِ جاہلیت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیف تھا جبکہ بنو بکر قریش کے حلیف تھے خزاعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معاہدہ صلح میں اور بنو بکر، قریش کی صلح میں شامل ہو گئے اس کے بعد خزاعہ اور بنو بکر میں لڑائی ہو گئی قریش نے اسلحہ اور کھانے کے ذریعے ان کی مدد کی اور ان پر سایہ کیا چنانچہ بنو بکر، خزاعہ پر غالب آ گئے انہوں نے ان کو قتل کیا تو قریش کو نقض عہد کرنے والی قوم کا ساتھ دینے سے ڈر محسوس ہوا (ندامت ہوئی) انہوں نے ابوسفیان سے کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر معاہدہ کی تجدید کریں اور لوگوں کے درمیان صلح کروائیں اور کہیں کہ اگر کچھ لوگوں نے ان کی ہتھیاروں اور کھانے سے مدد کی اور ان پر سایہ کیا تو یہ عہد توڑنا نہیں ہے حضرت ابوسفیان وہاں سے چلے حتیٰ کہ مدینہ طیبہ پہنچے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوسفیان تمہارے پاس آ گئے ہیں لیکن یہ مقصد حاصل کئے بغیر خوش ہو کر چلے جائیں گے وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! معاہدے کی تجدید کیجئے اور لوگوں کے درمیان یا (کہا) اپنی قوم کے درمیان صلح کروائیں راوی کہتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا معاملہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہے انہوں نے اس دوران یہ بھی کہا کہ اگر کچھ لوگوں نے ان لوگوں پر سایہ کیا اور ہتھیار اور کھانے سے ان کی مدد کی تو یہ عہد کو توڑنا نہیں ہے راوی فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا معاملہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہے راوی فرماتے ہیں پھر وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے بھی وہی

فذكر له نحوا مما ذكر لابي بكر رضي الله عنه فقال عمر رضي الله عنه انقضتم فما كان منه جديدا فابلاه الله تعالى وما كان منه شديدا او قال متينا فقطعه الله تعالى فقال ابو سفيان وما رايت كاليوم شاهد عشيرة ثم اتى فاطمة رضي الله عنها فقال لها يا فاطمة هل لك في امر تسودين فيه نساء قومك ثم ذكر لها نحوا مما قال لابي بكر رضي الله عنه ثم قال لها فتجددين الحلف وتصلحين بين الناس فقالت رضي الله عنها ليس الامر الا الى الله والى رسوله قال ثم اتى عليا رضي الله عنه فقال له نحوا مما قال لابي بكر رضي الله عنه فقال علي رضي الله عنه ما رايت كاليوم رجلا اصل انت سيد الناس فجدد الحلف واصلح بين الناس فضرب ابو سفيان احدى رجليه على الاخرى وقال قد اخذت بين الناس بعضهم من بعض قال ثم انطلق حتى قدم فقالوا والله ما اتيتنا بحرب فنحذر ولا اتيتنا بصلح فنامن ارجع ارجع قال وقدم وفد خزاعة على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره بما صنع القوم ودعاه بالنصرة وانشد في ذلك ؎

لاهم اني ناشد محمدا
حلف ابينا وابيه الا تلدا
والدا كنا وكنت ولدا
ان قريشا اخلفوك الموعدا

بات کہی جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہی تھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے عہد شکنی کی ہے جو عہد نیا تھا اسے اللہ تعالیٰ نے پرانا کر دیا اور وہ جو اس سے سخت تھا یا فرمایا مضبوط تھا اللہ تعالیٰ نے توڑ دیا ابوسفیان کہتے ہیں میں نے آج کے دن کی طرح کوئی سخت دن نہیں دیکھا پھر وہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! کیا آپ کسی معاملے میں اپنی قوم کی عورتوں کی سرداری کریں گی پھر ان سے بھی وہی بات کہی جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کہی تھی پھر ان سے کہا کہ معاہدہ کی تجدید کریں اور لوگوں کے درمیان صلح کرائیں حضرت خاتونِ جنت نے فرمایا معاملہ صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں ہے راوی فرماتے ہیں پھر وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ ان سے بھی وہی بات کہی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہی تھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آج کے دن کی طرح (کسی دن) بہت ملنسار آدمی نہیں دیکھا تم لوگوں کے سردار ہو تم ہی تجدید عہد کرو اور لوگوں کے درمیان صلح کراؤ حضرت ابوسفیان نے اپنا پاؤں دوسرے پاؤں پر مارا اور کہا میں نے لوگوں کو ایک دوسرے سے جوڑ دیا راوی کہتے ہیں پھر وہ چلے گئے حتیٰ کہ مکہ مکرمہ آ گئے لوگوں نے کہا اللہ کی قسم! نہ تو تم لڑائی کی خبر لائے کہ اس سے بچا جاتا اور نہ صلح کا پیغام لائے ہو کہ اس سے امن ہو جاتا واپس جاؤ، واپس جاؤ راوی فرماتے ہیں خزاعہ کا وفد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ کو قوم کی خبر سنائی اور مدد کی درخواست کی اور اس سلسلے میں یہ شعر پڑھے۔

؎ اے اللہ! میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے اور ان کے جدامجد کا حلف پڑھتا ہوں (اے محمد صلی اللہ علیک وسلم!) ہم والد (کی جگہ تھے) اور آپ بچے تھے بے شک قریش نے آپ سے بدعہدی کی اور مضبوط معاہدے کو توڑ دیا میرے لیے کداء

marfat.com

وَنَقَضُوْا مِيْثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا
وَجَعَلُوْا لِيْ بِكَدَاءٍ رُصَّدَا
وَزَعَمُوْا اَنْ لَّسْتُ اَدْعُوْ اَحَدًا
وَهُمْ اَذَلُّ وَاَقَلُّ عَدَدَا
وَهُمْ اَتَوْنَا بِالْوَتِيْرِ هُجَّدَا
نَتْلُوْا الْقُرْاٰنَ رُكَّعًا وَّسُجَّدَا
ثَمَّتَ اَسْلَمْنَا وَلَمْ نَنْزِعْ يَدَا
فَانْصُرْ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَصْرًا عَتِدَا
وَابْعَثْ جُنُوْدَ اللّٰهِ تَاْتِيْ مَدَدَا
فِيْ فَيْلَقٍ كَالْبَحْرِ يَاْتِيْ مُزْبِدَا
فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ تَجَرَّدَا
اِنْ سِيْمَ خَسْفًا وَجْهُهٗ تَرَبَّدَا

قَالَ حَمَّادٌ هٰذَا الشِّعْرُ بَعْضُهٗ عَنْ اَيُّوْبَ وَبَعْضُهٗ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَازِمٍ وَاَكْثَرُهٗ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى حَدِيْثِ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ مَا قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؎

اَتَانِيْ وَلَمْ اَشْهَدْ بِبَطْحَاءِ مَكَّةَ
رِجَالُ بَنِيْ كَعْبٍ تُحَزُّ رِقَابُهَا
وَصَفْوَانُ عُوْدٌ حُزَّ مِنْ وَرْقِ اَسْتِهٖ
فَذَاكَ اَوَانُ الْحَرْبِ حَانَ غِضَابُهَا
فَيَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ تَنَالَنَّ نُصْرَتِيْ
سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو حَرُّهَا وَعِقَابُهَا

قَالَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّحِيْلِ فَارْتَحَلُوْا فَسَارُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ قَالَ وَجَاءَ اَبُوْ سُفْيَانَ حَتّٰى نَزَلَ لَيْلًا فَرَاَى الْعَسْكَرَ وَالنِّيْرَانَ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقِيْلَ هٰذِهٖ تَمِيْمٌ اَمْحَلَتْ بِلَادُهَا فَانْتَجَعَتْ بِلَادَكُمْ قَالَ هٰؤُلَاءِ

میں گھات بنادی اور انہوں نے گمان کیا کہ میں کسی کو نہی
بلاؤں گا وہ کمزور اور تعداد میں تھوڑے ہیں وہ وتیر میں ہ
پر پچھلے پہر آئے جب کہ ہم رکوع و سجدہ کرتے اور قرآن
پڑھ رہے تھے اس جگہ، ہم نے صلح کی اور ہم نے ہاتھ
نہ کھینچا اے اللہ! اپنے رسول کی قوی مدد فرما ان کی مد
کے لیے اپنے لشکر بھیج اتنا بڑا لشکر جو سمندر ک
طرح جھاگ چھوڑتا ہو ان میں اللہ تعا
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو
نے تلوار کو ننگا کیا اگر قوم کو ذلت پہن
تو آپ کا چہرہ انور دوسری طرف
ہو۔

حضرت حماد فرماتے ہیں ان میں سے بعض اشعار حضرت ایوب سے، بعض یزید بن حازم سے اور اکثر حضرت محمد اسحٰق سے مروی ہیں، پھر وہ (راوی) حضرت ایوب کی حضرت عکرمہ سے روایت کی طرف لوٹے اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ بات کہی
"میرے پاس مکہ مکرمہ کے میدان میں بنو کعب کے لوگ آئے جن کی گردنیں کاٹی جاتی تھیں لیکن میں موجود نہ تھا اور صفوان ایک ایسی لکڑی سے جو اپنی جڑ کے کنارے سے کاٹی گئی پس یہ لڑائی کا وقت ہے جو مشکل وقت تک آ گیا ہے ہائے افسوس مجھے معلوم ہوتا کہ میری مدد کا جوش اور بدلہ لینے کا جذبہ سہیل بن عمرو کو پالے گا۔

راوی کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ کا حکم دیا صحابہ کرام روانہ ہوئے اور چلے حتیٰ کہ مرالظہران میں اترے فرماتے ہیں ابو سفیان حاضر ہوئے حتیٰ کہ ایک رات وہاں اترے لشکر اور آگ کو دیکھا تو کہا یہ کیا ہے؟ کسی نے کہا یہ قبیلہ تمیم ہے جن کے ملک میں قحط سالی پڑ گئی ہے اور وہ رزق کی تلاش میں تمہارے علاقے میں آئے ہیں کہا

وَاللّٰهِ اَكْثَرُ مِنْ اَهْلِ مِنًا اَوْ مِثْلَ اَهْلِ مِنًا فَلَمَّا عَلِمَ اَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَكَّرَ وَقَالَ دُلُّوْنِيْ عَلَى الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَتَى الْعَبَّاسَ فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ وَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ لَهُ فَقَالَ يَا اَبَا سُفْيَانَ اَسْلِمْ تَسْلَمْ قَالَ وَكَيْفَ اَصْنَعُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى قَالَ اَيُّوْبُ فَحَدَّثَنِيْ اَبُو الْخَلِيْلِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ خَارِجٌ مِّنَ الْقُبَّةِ مَا قُلْتَهَا اَبَدًا قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ مَنْ هٰذَا قَالُوْا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَسْلَمَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَانْطَلَقَ بِهِ الْعَبَّاسُ فَلَمَّا اَصْبَحُوْا ثَارَ النَّاسُ لِطُهُوْرِهِمْ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ يَا اَبَا الْفَضْلِ مَا لِلنَّاسِ اُمِرُوْا فِيْ شَيْءٍ قَالَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنَّهُمْ قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَمَرَهُ فَتَوَضَّاَ وَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ فَكَبَّرَ النَّاسُ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوْا ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوْا فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ طَاعَةَ قَوْمٍ جَمَعَهُمْ مِّنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَلَا فَارِسَ الْاَكَارِمَ وَلَا الرُّوْمَ ذَاتَ الْقُرُوْنِ بِاَطْوَعَ مِنْهُمْ قَالَ حَمَّادٌ وَزَعَمَ يَزِيْدُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ يَا اَبَا الْفَضْلِ اَصْبَحَ وَاللّٰهِ ابْنُ اَخِيْكَ عَظِيْمَ الْمُلْكِ قَالَ لَيْسَ بِمُلْكٍ وَلٰكِنَّهَا نُبُوَّةٌ قَالَ اَوْ ذَاكَ اَوْ ذَاكَ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى حَدِيْثِ اَيُّوْبَ عَنْ

اللہ کی قسم ! یہ تو منیٰ والوں سے زیادہ ہیں یا منیٰ والوں جتنے ہیں جب انہیں معلوم ہوا کہ یہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو حالت خراب ہوگئی۔ کہا حضرت عباس بن عبدالمطلب کے بارے میں میری راہنمائی کرو پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آکر ماجرا ذکر کیا وہ انہیں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ایک خیمہ میں تھے آپ نے فرمایا اے ابوسفیان ! ایمان لاؤ بچ جاؤ گے انہوں نے کہا لات وعزیٰ کا کیا کروں ؟ حضرت ایوب فرماتے ہیں حضرت ابوالخلیل نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور آپ میدان سے باہر کھڑے تھے، تم نے یہ بات کبھی نہیں کہی تھی، ابوسفیان نے پوچھا یہ کون ہے ؟ لوگوں نے بتایا یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں تو ابوسفیان نے اسلام قبول کرلیا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ ان کو لے کر چلے جب صبح ہوئی تو صحابہ کرام وضو کیلئے دوڑے ابوسفیان نے کہا اے ابوالفضل لوگوں کو کیا ہوا انہیں کوئی حکم ملا ہے انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ یہ نماز کی تیاری کر رہے ہیں انہوں نے ابوسفیان کو بھی حکم دیا چنانچہ انہوں نے وضو کیا اور وہ ان کو لے کر بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوئے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کرتے ہوئے "اللہ اکبر" کہا تو صحابہ کرام نے بھی "اللہ اکبر" کہا پھر رکوع کیا تو انہوں نے بھی رکوع کیا پھر سر اٹھایا (تو بعد نماز) ابوسفیان نے کہا میں نے آج کی طرح کسی قوم کو اکٹھے یہاں سے وہاں تک (اپنے سردار کی) اطاعت کرتے نہیں دیکھا بڑے بڑے معزز ایرانیوں اور گھوڑوں والے رومیوں کو اس سے زیادہ اطاعت گزار نہیں دیکھا حماد فرماتے ہیں یزید بن حازم نے حضرت عکرمہ سے روایت کرتے ہوئے یہ خیال کیا کہ حضرت ابوسفیان نے کہا اے ابوالفضل (حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی کنیت) اللہ کی قسم تمہارا بھتیجا تو بہت بڑا بادشاہ ہوگیا ہے انہوں نے فرمایا یہ بادشاہی

marfat.com

عِكْرِمَةَ قَالَ فَقَالَ أَبُوْسُفْيَانَ وَاصَبَاحَ
قُرَيْشٍ قَالَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ أَذِنْتَ لِيْ فَأَتَيْتُ أَهْلَ مَكَّةَ
فَدَعَوْتُهُمْ وَأَمَّنْتُهُمْ وَجَعَلْتَ لِأَبِيْ سُفْيَانَ
شَيْئًا يُذْكَرُ بِهِ قَالَ فَانْطَلَقَ فَرَكِبَ بَغْلَةَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْبَاءَ
وَانْطَلَقَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوْا عَلَيَّ أَبِيْ رُدُّوْا عَلَيَّ أَبِيْ
إِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيْهِ إِنِّيْ أَخَافُ أَنْ
تَفْعَلَ بِكَ قُرَيْشٌ كَمَا فَعَلَتْ ثَقِيْفٌ بِعُرْوَةَ
بْنِ مَسْعُوْدٍ دَعَاهُمْ إِلَى اللّٰهِ فَقَتَلُوْهُ أَمَا
وَاللّٰهِ لَئِنْ رَكِبُوْهَا مِنْهُ لَأُضْرِمَنَّهَا عَلَيْهِمْ
نَارًا قَالَ فَانْطَلَقَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
فَقَالَ يَا أَهْلَ مَكَّةَ أَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَدِ
اسْتَبْطَنْتُمْ بِأَشْهَبَ بَازِلٍ قَالَ وَقَدْ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ
الزُّبَيْرَ مِنْ قِبَلِ أَعْلَى مَكَّةَ وَبَعَثَ خَالِدَ بْنَ
الْوَلِيْدِ مِنْ قِبَلِ أَسْفَلِ مَكَّةَ قَالَ فَقَالَ لَهُمْ
هٰذَا الزُّبَيْرُ مِنْ قِبَلِ أَعْلَى مَكَّةَ وَهٰذَا خَالِدٌ
مِنْ قِبَلِ أَسْفَلِ مَكَّةَ وَمَا خَالِدٌ وَ
خُزَاعَةُ مُجَدَّعَةُ الْأُنُوْفِ ثُمَّ قَالَ مَنْ
أَلْقٰى سِلَاحَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ
فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِيْ سُفْيَانَ
فَهُوَ آمِنٌ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَتَرَامَوْا بِشَيْءٍ مِنَ النَّبْلِ ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَأَمِنَ
النَّاسُ إِلَّا خُزَاعَةَ عَنْ بَنِيْ بَكْرٍ وَذَكَرَ أَرْبَعَةً
مِقْيَسَ بْنَ صَبَابَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ سَرْحٍ
وَابْنَ خَطَلٍ وَسَارَةَ مَوْلَاةَ بَنِيْ هَاشِمٍ

نہیں نبوت ہے انہوں نے کہا چلو یہی سہی، چلو یہی سہی پھر وہ (راوی) حضرت عکرمہ سے حضرت ایوب کی روایت کی طرف لوٹے وہ فرماتے ہیں ابوسفیان نے کہا قریش کی صبح پر افسوس ہے راوی کہتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے (بارگاہ نبوی میں) عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اہل مکہ کے پاس جا کر ان کو دعوت دوں اور انہیں امن کی خوشخبری سناؤں اور آپ ابوسفیان کو کوئی ایسا حکم دیں جسے وہ یاد رکھیں پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفید خچر پر سوار ہو کر چلے راوی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے باپ کو میری طرف لوٹاؤ میرے باپ کو میری طرف لوٹاؤ یقیناً آدمی کا چچا اس کے باپ کی طرح ہوتا ہے مجھے ڈر ہے کہ قریش تمہارے ساتھ وہ معاملہ کریں جو ثقیف نے عروہ بن مسعود کے ساتھ کیا تھا انہوں نے ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور انہوں نے (ثقیف نے) ان کو شہید کر دیا سنو! اللہ کی قسم! اگر انہوں نے بھی وہی چال چلی تو میں ان پر آگ برسا دوں گا راوی فرماتے ہیں پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ چلے اور فرمایا اے اہل مکہ! اسلام لاؤ امن پاؤ گے اس واقعہ میں تم دشوار اور سخت معاملہ میں الجھ گئے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ کی اوپر والی جانب سے بھیجا راوی فرماتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا یہ حضرت زبیر ہیں جو مکہ مکرمہ کی اوپر والی جانب سے آئے ہیں اور یہ حضرت خالد ہیں جو اس کی نچلی طرف سے آئے ہیں حضرت خالد اور قبیلہ خزاعہ کو جانتے ہو وہ ناک کاٹنے والے ہیں پھر فرمایا جو شخص ہتھیار ڈال دے گا اسے امن ملے گا جو اپنا دروازہ بند کر دے گا وہ امن میں ہو گا جو ابوسفیان کے گھر داخل ہو جائے گا وہ مامون ہوگا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے کچھ تیر ایک دوسرے پر پھینکے پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر غالب آگئے تو لوگوں کو امن حاصل ہوا مگر خزاعہ اور بنو بکر کی لڑائی جاری رہی، اور چار آدمیوں کا ذکر کیا مقیس بن ضبابہ، عبداللہ بن ابی سرح ابن خطل اور بنو ہاشم کی آزاد کردہ لونڈی سارہ، حضرت حماد نے

قَالَ حَمَّادٌ سَبَارَةٌ فِيْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ اَوْ فِيْ حَدِيْثِ غَيْرِهٖ قَالَ فَمَا تَدَعُهُمْ خُزَاعَةُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ اِلٰى قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ قَالَ خُزَاعَةُ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ۔

۱۲۰۶- حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اِسْحَاقَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ وَغَيْرُهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَالَحَ قُرَيْشًا عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى اَنَّهٗ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْ عَقْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَهْدِهٖ دَخَلَ فِيْهِ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْ عَقْدِ قُرَيْشٍ وَعَهْدِهِمْ دَخَلَ فِيْهِ فَتَوَاثَبَتْ خُزَاعَةُ وَبَنُوْ كَعْبٍ وَغَيْرُهُمْ مَعَهُمْ فَقَالُوْا نَحْنُ فِيْ عَقْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَهْدِهٖ وَتَوَاثَبَتْ بَنُوْ بَكْرٍ فَقَالُوْا نَحْنُ فِيْ عَقْدِ قُرَيْشٍ وَعَهْدِهِمْ وَقَامَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْوَفَاءِ بِذٰلِكَ سَنَةً وَّبَعْضَ سَنَةٍ ثُمَّ اِنَّ بَنِيْ بَكْرٍ عَدَوْا عَلٰى خُزَاعَةَ عَلٰى مَاءٍ لَّهُمْ بِاَسْفَلِ مَكَّةَ فَقَالَ لَهُ الزُّبَيْرُ بَيِّتُوْهُمْ فِيْهِ فَاَصَابُوْا مِنْهُمْ رَجُلًا وَتَحَاوَزَ الْحَرَمَ فَاقْتَتَلُوْا وَرَفَدَتْ قُرَيْشٌ بَنِيْ بَكْرٍ بِالسِّلَاحِ وَقَاتَلَ مَعَهُمْ مَنْ قَاتَلَ مِنْ قُرَيْشٍ بِاللَّيْلِ مُسْتَخْفِيًا حَتّٰى جَاوَزُوْا خُزَاعَةَ اِلَى الْحَرَمِ وَقَائِدُ بَنِيْ بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ نَوْفَلُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَلَمَّا انْتَهَوْا اِلَى الْحَرَمِ قَالَتْ بَنُوْ بَكْرٍ يَا نَوْفَلُ الْهَلَكَ الْهَلَكَ اِنَّا قَدْ دَخَلْنَا الْحَرَمَ فَقَالَ كَلِمَةً

حضرت ایوب کی روایت میں یا کسی دوسری روایت میں اس کا نام سبارہ بتایا ہے فرماتے ہیں خزاعہ دوپہر تک ان سے لڑتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی کیا تم ان لوگوں سے نہیں لڑتے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نکالنے کا ارادہ کیا (یہاں تک) اور وہ مومنوں کے سینے کو ٹھنڈک عطا فرمائے فرماتے ہیں اس سے خزاعہ مراد ہیں' اور ان کے دلوں سے غصہ لے جائے اور اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے اسکی توبہ قبول کرتا ہے۔

حضرت ابن اسحق فرماتے ہیں ہم سے حضرت محمد بن مسلم بن شہاب زہری وغیرہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال قریش سے اس بات پر مصالحت کی کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد و پیمان میں داخل ہونا چاہتا ہے وہ اس میں داخل ہو تو خزاعہ اور بنو کعب کود پڑے اور ان کے ساتھ کچھ دوسرے لوگ بھی کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد و پیمان میں داخل ہوتے ہیں جبکہ بنو بکر نے جلدی کرتے ہوئے کہا کہ ہم قریش کے عہد و پیمان میں داخل ہوتے ہیں قریش ایک سال اور کچھ اوپر اس وعدے پر قائم رہے پھر بنو بکر نے مکہ مکرمہ کی نچلی جانب خزاعہ کا مال لوٹا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اسی وقت (رات کو) ان پر حملہ کر دو چنانچہ انہوں نے ان کے ایک آدمی کو مار ڈالا اور قوم آگے بڑھی اور وہ باہم لڑنے لگے قریش نے بنو بکر کو ہتھیاروں سے مدد دی اور چھپ کر ان کے ہمراہ لڑنے لگے حتیٰ کہ وہ حرم کی طرف خزاعہ سے آگے بڑھے اس دن بنو بکر کی قیادت نوفل بن معاویہ کے ہاتھ میں تھی جب وہ حرم شریف تک پہنچے تو بنو بکر نے کہا اے نوفل! ہلاکت ہے ہلاکت ہے بے شک ہم حرم میں داخل ہو گئے تو انہوں نے ایک بڑی بات کہی کہ آج اس کا کوئی معبود نہیں اے بنو بکر! تم اپنا بدلہ لو اور خزاعہ نے اسلام سے پہلے تین آدمیوں کو قتل کر ڈالا تھا اور وہ (لڑائی سے) الگ تھے (ان کے نام یہ تھے) ذویب، کلثوم اور سلمان بن اسود بن زرلی یعمری۔ مجھے

عَنِيْمَةَ لَا اِلٰهَ لَهُ الْيَوْمَ يَا بَنِيْ بَكْرٍ اَصِيْبُوْا
ثَارَكُمْ فَقَدْ كَانَتْ خُزَاعَةُ اَصَابَتْ قَبْلَ
الْاِسْلَامِ مِنْكُمْ ثَلَاثَةً وَهُمْ مُتَحَرِّفُوْنَ
ذُوَيْبًا وَكُلْثُوْمًا وَسُلَيْمَانَ بْنَ الْاَسْوَدِ
بْنِ ذُرَيْقِ بْنِ يَعْمَرَ فَلَعَمْرِيْ يَا بَنِيْ بَكْرٍ
اِنَّكُمْ تُشْرِفُوْنَ فِي الْحَرَمِ اَفَلَا تُصِيْبُوْنَ ثَارَكُمْ
فِيْهِ قَالَ وَقَدْ كَانُوْا اَصَابُوْا مِنْهُمْ رَجُلًا
لَيْلَةَ بَيَّتُوْهُمْ بِالْوَتِيْرِ وَمَعَهُ رَجُلٌ مِّنْ
قَوْمِهٖ يُقَالُ لَهٗ مُنَبِّهٌ رَجُلًا مُفْرَدًا فَخَرَجَ
هُوَ وَتَمِيْمٌ فَقَالَ مُنَبِّهٌ يَا تَمِيْمُ النَّجَ بِنَفْسِكَ
فَاَمَّا اَنَا فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَمَيِّتٌ قَتَلُوْنِيْ اَوْلَمْ
يَقْتُلُوْنِيْ فَانْطَلَقَ تَمِيْمٌ فَاَدْرَكُوْا مُنَبِّهًا
فَقَتَلُوْهُ وَاَفْلَتَ تَمِيْمٌ فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ
لَحِقَ اِلٰى دَارِ بُدَيْلِ بْنِ وَرْقَاءَ وَدَارِ رَافِعٍ
مَوْلٰى لَهُمْ وَخَرَجَ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ حِيْنَ قَدِمَ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَوَقَفَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ عَمْرٌو ثُمَّ

اپنی عمر کی قسم اے بنو بکر! تم حرم میں پہنچ گئے
ہو تو کیا تم اس میں اپنا بدلہ نہیں لوگے راوی
فرماتے ہیں انہوں نے رات کے وقت ان
کے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا انہوں نے وتیر
میں ان پر شب خون مارا، اس کے ساتھ
اس کی قوم کا ایک آدمی تھا جس کو منبہ کہتے
تھے وہ تنہا تھا وہ اور تمیم نکلے تو منبہ
کہا اے تمیم! تم اپنی جان پر نرمی کرو اللہ
کی قسم! میں تو مرچکا ہوں وہ مجھے قتل
کریں یا نہ، تو تمیم چلا اس نے منبہ کو اس
حالت میں پایا کہ اسے لوگوں نے
قتل کر دیا تھا تمیم بچ کر نکل گیا جب مکہ مکرمہ
میں داخل ہوئے تو بدیل بن ورقاء اور
ان کے غلام رافع سے جا ملے اور عمرو
بن سالم نکل کر بارگاہ نبوی میں حاضر
ہوئے وہ کھڑے ہوگئے جبکہ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے تو عمرو نے وہاں
یہ اشعار پڑھے (ترجمہ)

لَاهُمَّ اِنِّيْ نَاشِدٌ مُحَمَّدًا
حِلْفَ اَبِيْنَا وَاَبِيْهِ الْاَتْلَدَا
وَالِدًا كُنَّا وَكُنْتَ وَلَدًا
ثُمَّتَ اَسْلَمْنَا فَلَمْ نَنْزَعْ يَدًا
فَانْصُرْ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَصْرًا اَعْتَدَا
وَادْعُ عِبَادَ اللّٰهِ يَاْتُوْا مَدَدَا
فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ تَجَرَّدَا
اِنْ سِيْمَ خَسْفًا وَجْهُهٗ تَرَبَّدَا
فِيْ فَيْلَقٍ كَالْبَحْرِ يَاْتِيْ مُزْبِدَا
اِنَّ قُرَيْشًا اَخْلَفُوْكَ الْمَوْعِدَا

اے اللہ! میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے باپ
اور ان کے دادا کا معاہدہ یاد دلاتا ہوں ہم باپ (کی جگہ تھے)
اور یہ بچے تھے ہم نے وہاں صلح کی اور اس سے ہاتھ نہیں نکالا
اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قوی مدد فرمایا اور آپ اللہ تعالی
کے بندوں کو پکاریں مدد کے لیے آئیں گے ان میں اللہ تعالی
کے رسول ہیں جنہوں نے تلوار نکالی ہے اگر ذلت و رسوائی
ہو تو ان کا چہرہ اور دوسری طرف ہوگا (یعنی آپ محفوظ ہوں
گے) وہ بہت بڑے لشکر میں ہیں جو ایسے دریا کی طرح ہے جس سے
جھاگ نکلتی ہے بے شک قریش نے آپ سے وعدہ خلافی کی ہے
اور آپ کے ساتھ کیا ہوا مضبوط عہد توڑا ہے انہوں نے مقام کداء

marfat.com

وَنَقَضُوْا مِيْثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا
وَجَعَلُوْا لِيْ فِيْ كَدَاءٍ رُصَّدَا
وَزَعَمُوْا اَنْ لَسْتَ اَدْعُوْا اَحَدَا
وَهُمْ اَذَلُّ وَاَقَلُّ عَدَدَا
هُمْ بَيَّتُوْنَا بِالْوَتِيْرِ هُجَّدَا
فَقَتَلُوْنَا رُكَّعًا وَّسُجَّدَا

میں بہرے گھات لگائی اور اُن کا خیال تھا کہ میں کسی کو نہیں پکاروں گا وہ نہایت کمزور اور کم تعداد والے ہیں انہوں نے رات کے پچھلے پہر مقام وتیر میں ہم پر حملہ کیا اور انہوں نے ہمیں رکوع و سجود کی حالت میں قتل کیا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نُصِرَتْ بَنِيْ كَعْبٍ ثُمَّ خَرَجَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ فِيْ نَفَرٍ مِنْ خُزَاعَةَ حَتّٰى قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَخْبَرُوْهُ بِمَا اُصِيْبَ مِنْهُمْ وَقَدْ رَجَعُوْا وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّكُمْ بِاَبِيْ سُفْيَانَ قَدْ قَدِمَ لِيَزِيْدَ فِي الْعَهْدِ وَيَزِيْدَ فِي الْمُدَّةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوًا مِمَّا فِيْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ فِيْ طَلَبِ اَبِيْ سُفْيَانَ الْجَوَابَ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّمِنْ عُمَرَ وَمِنْ عَلِيٍّ وَمِنْ فَاطِمَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَجَوَابُ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ لَهٗ بِمَا اَجَابَهٗ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ خَبَرَ اَبِيْ سُفْيَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَا اَمَانَ الْعَبَّاسِ اِيَّاهُ وَلَا اِسْلَامَهٗ وَلَا بَقِيَّةَ الْحَدِيْثِ۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنو کعب کو فتح ہوگئی پھر بدیل بن ورقہ، خزاعہ کے چند آدمیوں کے ہمراہ مدینہ طیبہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور جو کچھ ان پر بیتی اس کا ماجرا سنا کر واپس لوٹ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گویا تم ابوسفیان سے ملو گے جو اس لیے آرہا ہے کہ معاہدے کو بڑھائے اور مدت میں اضافہ کرے پھر اسی قسم کی حدیث بیان کی جو حضرت ایوب نے حضرت عکرمہ سے روایت کی کہ ابوسفیان نے حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہم سے سوال کیا تھا اور ان حضرات نے جو جوابات دیئے جیسا کہ حضرت عکرمہ سے حضرت ایوب نے روایت کیا انہوں نے حضرت عباس کے ساتھ ابوسفیان کی گفتگو اور حضرت عباس کے ان کو امن دینے نیز ان کے اسلام لانے کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی حدیث کا باقی حصہ نقل کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فِيْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ اَنَّ الصُّلْحَ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَهْلِ مَكَّةَ دَخَلَتْ خُزَاعَةُ فِيْ صُلْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحِلْفِ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهٗ وَدَخَلَتْ بَنُوْ بَكْرٍ فِيْ صُلْحِ قُرَيْشٍ لِلْحِلْفِ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهٗ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان دو حدیثوں میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل مکہ کے درمیان جو صلح ہوئی اس میں خزاعہ، آپ کی صلح میں داخل ہوئے اور اس کی وجہ وہ پرانا معاہدہ تھا جو آپ کے اور ان کے درمیان تھا اور بنوبکر اس معاہدے کی وجہ سے جو ان کے اور قریش کے درمیان تھا، قریش کے ساتھ شریک ہوئے تو ان میں سے ہر فریق کے حلیف کا حکم اس کی طرح ہو گیا

فَصَارَ حُكْمُ حُلَفَاءِ كُلِّ فَرِيقٍ مِّنْ رَّسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ قُرَيْشٍ فِي الصُّلْحِ كَحُكْمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُكْمِ قُرَيْشٍ وَكَانَ بَيْنَ حُلَفَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ حُلَفَاءِ قُرَيْشٍ مِّنَ الْقِتَالِ مَا كَانَ فَكَانَ ذٰلِكَ نَقْضًا مِّنْ حُلَفَاءِ قُرَيْشٍ لِلصُّلْحِ الَّذِي كَانُوا دَخَلُوا فِيهِ وَخُرُوجًا مِّنْهُمْ بِذٰلِكَ مِنْهُ فَصَارُوا بِذٰلِكَ حَرْبًا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ ثُمَّ أَمَدَّتْ قُرَيْشٌ حُلَفَاءَهَا هٰؤُلَاءِ بِمَا قَوَّوْهُمْ بِهِ عَلَى قِتَالِ خُزَاعَةَ حَتّٰى قُتِلَ مِنْهُمْ مَنْ قُتِلَ وَقَدْ كَانَ الصُّلْحُ مَنَعَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ فَكَانَ فِيمَا فَعَلُوا مِنْ ذٰلِكَ نَقْضًا لِلْعَهْدِ وَخُرُوجًا مِّنَ الصُّلْحِ فَصَارَتْ قُرَيْشٌ بِذٰلِكَ حَرْبًا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَصْحَابِهِ۔

یعنی حضور علیہ السلام کے حلیف، کا حکم آپ کے حکم کی طرح اور قریش کے حلیف کا حکم ان کے حکم جیسا ہوگیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیفوں اور قریش کے حلیفوں کے درمیان جنگ ہوئی تو یہ قریش کی طرف سے اس صلح کو توڑنا تھا جس میں وہ داخل ہوگئے نیز اس معاہدے سے نکلنا تھا اس طرح وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے لڑنے والے قرار پائے۔ نے اپنے حلیفوں کی مدد کرتے ہوئے انہیں خزاعہ کے ساتھ لڑائی پر برقرار رکھا حتی کہ ان میں سے کچھ لوگ شہید ہوئے حالانکہ صلح ان کو اس بات سے روکتی تھی تو اس سلسلے میں انہوں نے جو کچھ کیا وہ نقض عہد اور صلح سے نکلنا تھا تو اس طرح قریش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام سے لڑائی کی۔

فَقَالَ الْآخَرُونَ وَكَيْفَ يَكُونُ بِمَا ذَكَرْتُمْ كَمَا وَصَفْتُمْ وَقَدْ رَوَيْتُمْ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ وَفَدَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ بَعْدَ أَنْ كَانَ بَيْنَ بَنِي بَكْرٍ وَبَيْنَ خُزَاعَةَ مِنَ الْقِتَالِ مَا كَانَ وَبَعْدَ أَنْ كَانَ مِنْ قُرَيْشٍ لِبَنِي بَكْرٍ مِّنَ الْمَعُونَةِ لَهُمْ مَا كَانَ عَلِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْضِعِهِ فَلَمْ يَصِلْهُ وَلَمْ يَعْرِضْ لَهُ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ فِي أَمَانِهِ عَلَى حَالِهِ غَيْرَ خَارِجٍ مِّنْهُ مِمَّا كَانَ مِنْ بَنِي بَكْرٍ فِي قِتَالِ خُزَاعَةَ وَمَا كَانَ

دوسرے حضرات فرماتے ہیں جو کچھ تم نے ذکر کیا وہ کیسے ہو سکتا ہے جب کہ ابو سفیان، مدینہ طیبہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ حاضری بنو بکر اور خزاعہ کے درمیان لڑائی کے بعد ہوئی اور قریش اس سے پہلے بنو بکر کی مدد کر چکے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس (ابو سفیان) کی حالت کا علم تھا اس کے باوجود نہ تو آپ نے کوئی صلہ رحمی کی اور نہ ہی تعرض فرمایا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے نزدیک وہ امان میں تھے بنو بکر اور خزاعہ کے درمیان لڑائی کی وجہ سے وہ اس امان سے خارج نہیں ہوئے اور قریش نے کھانے ہتھیاروں اور سواری کے ذریعے بنو بکر کی جو مدد کی اس سے بھی وہ صلح ختم نہیں

مِنْ قُرَيْشٍ فِي مَعُونَةِ بَنِي بَكْرٍ بِمَا أَعَانُوهُمْ بِهِ مِنَ الطَّعَامِ وَالسِّلَاحِ وَالتَّظْلِيلِ غَيْرَ نَاقِضٍ لِأَمَانِهِ بِصُلْحِهِ الَّذِي كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرَ مُخْرِجٍ لَهُ مِنْهُ۔

ہوئی جو ان کے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تھی اور نہ ہی وہ اس سے خارج ہوئے۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِلْآخَرِينَ أَنَّ تَرْكَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّعَرُّضَ لِأَبِي سُفْيَانَ لَمْ يَكُنْ لِأَنَّ الصُّلْحَ الَّذِي كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ مَكَّةَ قَائِمٌ وَلٰكِنَّهُ تَرَكَهُ لِأَنَّهُ كَانَ وَافِدًا إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ طَالِبًا الصُّلْحَ الثَّانِيَ سِوَى الصُّلْحِ الْأَوَّلِ لِانْتِقَاضِ الصُّلْحِ الْأَوَّلِ فَلَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلٍ وَلَا غَيْرِهِ لِأَنَّ مِنْ سُنَّةِ الرُّسُلِ أَنْ لَا يُقْتَلُوا۔

ان کے خلاف دوسرے حضرات کی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوسفیان سے تعرض نہ کرنے کی وجہ یہ نہ تھی کہ آپ کے اور اہل مکہ کے درمیان صلح باقی تھی بلکہ آپ نے اسے اس لیے چھوڑا کہ وہ پہلی صلح کے علاوہ دوسری صلح کے لیے بطور وفد آپ کی خدمت میں آئے کیونکہ پہلی صلح ٹوٹ چکی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل وغیرہ کے ذریعے تعرض نہیں فرمایا بلکہ دستور یہ ہے کہ قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا۔

۱۲۰۷۔ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو وَائِلٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ مُعَيْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ خَرَجْتُ أَسْتَبِقُ فَرَسًا لِي بِالشَّجَرِ فَمَرَرْتُ عَلَى مَسْجِدٍ مِنْ مَسَاجِدِ بَنِي حَنِيفَةَ فَسَمِعْتُهُمْ يَشْهَدُونَ أَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُولُ اللّٰهِ فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَذَكَرْتُ لَهُ أَمْرَهُمْ فَبَعَثَ الشُّرَطَ فَأَخَذُوهُمْ وَجِيءَ بِهِمْ إِلَيْهِ فَتَابُوا وَرَجَعُوا عَمَّا قَالُوا وَقَالُوا لَا نَعُودُ فَخَلَّى سَبِيلَهُمْ وَقَدَّمَ رَجُلًا مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ النَّوَّاحَةِ فَضَرَبَ عُنُقَهُ فَقَالَ النَّاسُ أَخَذْتَ قَوْمًا

پھر اس سلسلے میں آپ سے مروی ہے حضرت ابووائل فرماتے ہیں ہم سے ابن معیر سعدی نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں اپنے گھوڑے کو درخت کے ساتھ باندھنے کے لیے آگے بڑھا، تو میں بنوحنیفہ کی مساجد میں سے ایک مسجد کے پاس سے گزرا میں نے سُنا کہ وہ گواہی دے رہے ہیں کہ مسیلمہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹا اور ان سے ان لوگوں کا معاملہ ذکر کیا انہوں نے کچھ سپاہیوں کو بھیجا انہوں نے ان کو پکڑا چنانچہ ان کو آپ کی خدمت میں لایا گیا انہوں نے توبہ کی اور اپنے قول سے رجوع کر لیا کہنے لگے ہم آئندہ ایسی بات نہیں کہیں گے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کو چھوڑ دیا پھر ان میں سے ایک شخص آیا جسے عبداللہ بن نواحہ کہا جاتا تھا آپ نے اس کی گردن ماردی صحابہ کرام نے پوچھا آپ

marfat.com

فِيْ اَمْرٍ وَّاحِدٍ فَخَلَّيْتَ سَبِيْلَ بَعْضِهِمْ وَقَتَلْتَ بَعْضَهُمْ فَقَالَ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَجَاءَهُ ابْنُ النَّوَّاحَةِ وَرَجُلٌ مَّعَهُ يُقَالُ لَهُ ابْنُ وَثَّالِ ابْنِ حَجَرٍ وَافِدَيْنِ مِنْ عِنْدِ مُسَيْلَمَةَ فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدَانِ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَا اَتَشْهَدُ اَنْتَ اَنَّ مُسَيْلَمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا وَّفْدًا لَقَتَلْتُكُمَا فَلِذٰلِكَ قَتَلْتُ هٰذَا۔

۱۲۰۸ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا رَافِعٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ اَقْبَلَ بِكِتَابٍ مِّنْ قُرَيْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُلْقِيَ فِيْ قَلْبِيَ الْاِسْلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَيْهِمْ اَبَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنِّيْ لَا اَخِيْسُ بِالْعَهْدِ وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلٰكِنْ اِرْجِعْ فَاِنْ كَانَ فِيْ قَلْبِكَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِكَ الْاٰنَ فَارْجِعْ قَالَ فَرَجَعْتُ ثُمَّ اَقْبَلْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَسْلَمْتُ قَالَ بُكَيْرٌ وَّاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اَبَا رَافِعٍ كَانَ قِبْطِيًّا۔

۱۲۰۹ - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ

نے ایک قوم کو ایک بات میں پکڑا تو ان میں سے بعض کو چھوڑ دیا اور بعض کو قتل کر دیا آپ نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ابن نواحہ اور اس کے ساتھ ایک دوسرا شخص آیا جسے وثال بن حجر کہا جاتا تھا یہ دونوں مسیلمہ کے نمائندے بن کر آئے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں انہوں نے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے آپ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لایا اگر میں کسی قاصد کو قتل کرتا تو تم دونوں کو قتل کرتا (حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں) میں نے اس لیے انکو قتل کیا (کیونکہ یہ مسیلمہ کو رسول مان کر اور حضور علیہ السلام کی منصب رسالت کا انکار کر رہے تھے ۱۲ مترجم)

حضرت حسن بن علی بن ابی رافع فرماتے ہیں حضرت ابو رافع نے ان کو خبر دی کہ وہ قریش کا خط لے کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے فرماتے ہیں جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام ڈال دیا گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں ان کی طرف کبھی بھی واپس نہیں جاؤں گا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عہد شکنی نہیں کرتا اور نہ قاصدوں کو روکتا ہوں اس لیے تم واپس جاؤ اگر تمہارے دل میں وہ بات ہوئی جو اس وقت ہے تو دوبارہ آجانا (فرماتے ہیں) پھر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور اسلام قبول کیا حضرت بکیر فرماتے ہیں مجھے حضرت حسن نے خبر دی کہ حضرت ابو رافع قبطی تھے۔

حضرت مسلمہ بن نعیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

ابن اسحاق قال حدثني سعيد بن طارق عن مسلمة بن نعيم عن ابيه قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم حين جاءه رسول مسيلمة بكتابه ورسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لهما وانتما تقولان مثل ما يقول فقالا نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما لولا ان الرسل لا تقتل لضربت اعناقكما۔

پاس تھا جب آپ کے پاس مسیلمہ کا قاصد اس کا خط لے کر آیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں قاصدوں سے فرما رہے تھے کہ تم بھی وہی بات کہتے ہو جو وہ کہتا ہے انہوں نے کہا جی ہاں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر قاصدوں کو قتل نہ کرنے کا دستور نہ ہوتا تو میں تم دونوں کی گردن مار دیتا۔

والدليل على خروج اهل مكة من الصلح بما كان بين بني بكر وبين خزاعة وبما كان من معونة قريش لبني بكر في ذلك طلب ابي سفيان تجديد الحلف وتوكيد الصلح عند سؤال اهل مكة اياه ذلك ولو كان الصلح لم ينتقض اذا لما كان بهم الى ذلك حاجة ولكان ابوبكر الصديق وعمر بن الخطاب وعلي وفاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم لما سألهم ابو سفيان ما سألهم من ذلك يقولون ما حاجتك وحاجة اهل مكة الى ذلك انتم جميعا في صلح وفي امان لا تحتاجون معهما الى غيرهما۔

اس بات کی دلیل کہ بنو بکر اور خزاعہ کے درمیان لڑائی ہونے اور قریش کے ان کی مدد کرنے کی وجہ سے اہل مکہ سے صلح ختم ہو گئی، ابو سفیان کا معاہدے کی تجدید کرنا اور صلح کی تاکید طلب کرنا ہے جب اہل مکہ نے ان سے یہ مطالبہ کیا اگر صلح ختم نہ ہو جاتی تو انہیں اس بات کی حاجت نہ تھی اور جب ابو سفیان نے حضرت ابوبکر صدیق حضرت فاروق اعظم حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہم سے سوال کیا تو وہ پوچھتے کہ تمہیں اور اہل مکہ کو اس کی کیا حاجت ہے وہ تمام لوگ صلح اور امان میں ہیں اب ان کو کسی دوسری صلح (یا معاہدے) کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۲۱۰- ثم هذا عمرو بن سالم واحد خزاعة يناشد رسول الله صلى الله عليه وسلم بما قد ذكرنا من مناشدته اياه في حديث عكرمة والزهري وسالة في ذلك النصر ويقول فيما يناشده من ذلك۔

پھر یہ عمرو بن سالم ہیں جو خزاعہ قبیلہ کے ایک فرد ہیں وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ (اشعار پر مبنی) معاہدہ سناتے ہیں جس کا ہم نے حضرت عکرمہ اور حضرت زہری کی روایات میں ذکر کیا ہے وہ اس میں آپ سے مدد طلب کرتے ہیں اور ان اشعار کے ضمن میں وہ کہتے ہیں۔

ان قريشا اخلفوك الموعدا
ونقضوا ميثاقك المؤكدا

بے شک قریش نے آپ سے کئے ہوئے معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے اور آپ کے ساتھ کیا ہوا پکا معاہدہ توڑا ہے" رسول

marfat.com

وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ثُمَّ كَشَفَ لَهُ عَمْرُو بْنُ سَالِمِ الْمَعْنَى الَّذِيْ بِهٖ كَانَ نَقْضُ قُرَيْشٍ مَا كَانُوْا عَاهَدُوْهُ عَلَيْهِ وَوَافَقُوْهُ بِأَنْ قَالَ ؎

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس بات کا انکار نہیں فرمایا پھر عمرو بن سالم نے اس بات کو واضح کیا جس کے سبب قریش کا معاہدہ ٹوٹ گیا وہ فرماتے ہیں

وَهُمْ أَتَوْنَا بِالْوَتِيْرِ هُجَّدًا
فَقَتَلُوْنَا رُكَّعًا وَّسُجَّدًا

"وہ اندھیرے منہ مقام وتیر میں ہم پر حملہ آور ہوئے اور انہوں نے ہمیں رکوع اور سجدے کی حالت میں قتل کیا"۔

وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ ذٰلِكَ أَحَدًا غَيْرَ قُرَيْشٍ مِّنْ بَنِيْ نُفَاثَةَ وَلَا مِنْ غَيْرِهِمْ ثُمَّ أَنْشَدَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ فِي الشِّعْرِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ عِكْرِمَةَ الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرَهُ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ فِي الشِّعْرِ الَّذِيْ نَاشَدَ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

انہوں نے اس سلسلے میں قریش کے علاوہ نفاثہ وغیرہ کسی کا ذکر نہیں کیا پھر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے اس شعر میں اس کا ذکر کیا جسے ہم نے ان سے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں نقل کیا اس کا مفہوم وہی ہے جو حضرت عمرو بن سالم نے اس شعر میں ذکر کیا جسے انہوں نے حضور علیہ السلام کے سامنے پڑھا۔

فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّ رِجَالَ بَنِيْ كَعْبٍ أَصَابَهُمْ مَا أَصَابَهُمْ مِّنْ نَقْضِ قُرَيْشٍ الَّذِيْ بِهٖ خَرَجُوْا مِنْ عَهْدِهِمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ أَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ ؎

أَتَانِيْ وَلَمْ أَشْهَدْ بِبَطْحَاءِ مَكَّةَ
رِجَالُ بَنِيْ كَعْبٍ تُحَزُّ رِقَابُهَا

اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ بنو کعب کے لوگوں کو جو اذیت پہنچی وہ قریش کی اس عہد شکنی کی وجہ سے پہنچی جو انہوں نے مکہ مکرمہ کی وادی میں کی کیا تو نہیں دیکھتا کہ وہ (حضرت عمرو بن سالم) فرماتے ہیں "بنو کعب کے کچھ لوگ جن کی گردنیں کاٹی گئیں، وادی مکہ میں میرے پاس آئے اور میں وہاں موجود نہیں تھا"۔

ثُمَّ ذَكَرَ مَا بَيَّنَّاهُ لِمَنْ كَانَ سَبِيًّا مِّنْ ذٰلِكَ قُرَيْشٌ وَّرِجَالُهَا فَقَالَ ؎

فَيَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ تَنَالَنَّ نُصْرَتِيْ
سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو حَرُّهَا وَعِقَابُهَا

پھر انہوں نے قیدیوں کا حال بیان کیا جسے ہم نے ذکر کیا ان میں قریش اور ان کے کچھ لوگ تھے وہ کہتے ہیں۔

"ہائے افسوس: مجھے معلوم ہوتا کہ میری مدد کا جوش اور بدلہ لینے کا جذبہ سہیل بن عمرو کو پالے گا۔"

وَسُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَهُوَ كَانَ أَحَدَ مَنْ عَاقَدَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّلْحَ .

اور یہ سہیل بن عمرو ان لوگوں میں سے ایک ہے جن سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاہدہ کیا تھا۔

فَأَمَّا مَا ذَكَرَ لَكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا افْتَتَحَهَا لَمْ يَقْسِمْ مَالًا وَّلَمْ يَسْتَعْبِدْ أَحَدًا وَّلَمْ يَغْنَمْ أَرْضًا فَكَيْفَ يَسْتَعْبِدُ مَنْ قَدْ

اور وہ جو اس نے تم سے ذکر کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ مکرمہ کو فتح کیا تو مال تقسیم نہیں فرمایا نہ کسی کو غلام بنایا اور نہ زمین کو غنیمت قرار دیا تو آپ ان لوگوں کو کیسے غلام بناتے جن پر ان کے خون اور مال کے

مَنَّ عَلَيْهِ فِيْ دَمِهٖ وَمَالِهٖ۔

سلسلے میں احسان فرما چکے تھے۔

فَاَمَّا اَرْضُ مَكَّةَ فَاِنَّ النَّاسَ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ تَرْكِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّعَرُّضَ لَهَا فَمَنْ يَّذْهَبُ اِلٰى اَنَّهُ افْتَتَحَهَا عَنْوَةً فَقَالَ تَرَكَهَا مِنْهُ عَلَيْهِمْ كَمِنَّتِهٖ عَلَيْهِمْ فِيْ دِمَائِهِمْ وَفِيْ سَائِرِ اَمْوَالِهِمْ۔

جہاں تک سرزمین کا تعلق ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سے تعرض نہ فرمانے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض حضرات اس طرف گئے ہیں کہ آپ نے اسے غلبہ کے طور پر فتح کیا تو وہ فرماتے ہیں کہ آپ نے ان لوگوں پر احسان فرماتے ہوئے اسے اسی طرح چھوڑ دیا جیسا کہ ان کی جانوں اور اموال کے سلسلے میں احسان فرمایا۔

وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ اَبُوْ يُوْسُفَ لِاَنَّهٗ كَانَ يَذْهَبُ اِلٰى اَنَّ اَرْضَ مَكَّةَ تَجْرِيْ عَلَيْهَا الْاَمْلَاكُ كَمَا تَجْرِيْ عَلٰى سَائِرِ الْاَرَضِيْنَ۔

اس موقف والوں میں حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کیونکہ ان کا مذہب یہ ہے کہ مکہ مکرمہ کی زمین میں ملکیت جاری ہوگی جس طرح باقی تمام زمینوں میں جاری ہوتی ہے۔

وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَمْ تَكُنْ اَرْضُ مَكَّةَ مِمَّا وَقَعَتْ عَلَيْهِ الْغَنَائِمُ لِاَنَّ اَرْضَ مَكَّةَ عِنْدَهُمْ لَا تَجْرِيْ عَلَيْهَا الْاَمْلَاكُ۔

اور بعض دوسرے حضرات نے فرمایا کہ سرزمین مکہ ان زمینوں میں سے نہیں جن پر غنیمتوں کا اجراء ہو کیونکہ ان کے نزدیک مکہ مکرمہ کی زمین کا کوئی مالک نہیں بن سکتا۔

وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَحِمَهُمَا۔

اس مذہب والوں میں حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت سفیان ثوری رحمہما اللہ بھی شامل ہیں۔

وَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ الْاٰثَارَ الَّتِيْ رَوَاهَا كُلُّ فَرِيْقٍ مِّمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ فِيْ كِتَابِ الْبُيُوْعِ مِنْ شَرْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ الْمُخْتَلِفَةِ الْمَرْوِيَّةِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَحْكَامِ فَاَغْنَانَا ذٰلِكَ عَنْ اِعَادَتِهٖ هٰهُنَا۔

ہم نے اس سلسلے میں حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام ابویوسف رحمہما اللہ دونوں کے مذہب پر ان کی روایات کردہ روایات کو کتاب البیوع میں نقل کیا احکام کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی مختلف روایات کے معانی کو واضح کیا ہے یہاں اس کے لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے۔

ثُمَّ رَجَعَ الْكَلَامُ اِلٰى مَا يُثْبِتُ اَنَّ مَكَّةَ فُتِحَتْ عَنْوَةً۔

پھر کلام اس بات کو ثابت کرنے کی طرف لوٹ گیا کہ مکہ مکرمہ بطور غلبہ فتح ہوا۔

فَاِنْ قُلْتُمْ اِنَّ حَدِيْثَيِ الزُّهْرِيِّ وَعِكْرِمَةَ الَّذِيْنَ ذَكَرْنَا مُنْقَطِعَانِ۔

اگر تم یہ کہو کہ حضرت زہری اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہما کی جو روایات ہم نے ذکر کی ہیں وہ منقطع ہیں۔

قِيْلَ لَكُمْ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا۔

تو تمہیں (جواباً) کہا جائے گا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس بات پر دلالت کرنے والی روایت مروی ہے۔

maktabah.com

١٢١١ - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيَى
قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بَهْلُولٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ
بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ
قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ
عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضَى لِسَفَرِهِ وَخَرَجَ
لِعَشْرٍ مَضَيْنَ مِنْ رَمَضَانَ فَصَامَ وَصَامَ النَّاسُ
مَعَهُ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالْكَدِيدِ أَفْطَرَ ثُمَّ مَضَى
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلَ
مَرَّ الظَّهْرَانِ فِي عَشْرَةِ آلَافٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
فَسَمِعَتْ سُلَيْمٌ وَمُزَيْنَةُ فَلَمَّا نَزَلَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنَ الظَّهْرَانِ
وَقَدْ عَمِيَتِ الْأَخْبَارُ عَلَى قُرَيْشٍ فَلَا يَأْتِيهِمْ
خَبَرٌ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا يَدْرُونَ مَا هُوَ فَاعِلٌ وَخَرَجَ فِي تِلْكَ
اللَّيْلَةِ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ وَحَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ
وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَنْظُرُونَ هَلْ يَجِدُونَ
خَبَرًا أَوْ يَسْمَعُونَهُ فَلَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ الظَّهْرَانِ قَالَ الْعَبَّاسُ
بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قُلْتُ وَاصَبَاحَ
قُرَيْشٍ لَئِنْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَنْوَةً قَبْلَ أَنْ يَأْتُوهُ فَيَسْتَأْمِنُوهُ
إِنَّهُ لَهَلَاكُ قُرَيْشٍ إِلَى آخِرِ الدَّهْرِ قَالَ
فَجَلَسْتُ عَلَى بَغْلَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَاءِ فَخَرَجْتُ عَلَيْهَا
حَتّٰى دَخَلْتُ الْأَرَاكَ فَلَقِيتُ بَعْضَ الْحَطَّابَةِ
أَوْ صَاحِبَ لَبَنٍ أَوْ ذَا حَاجَةٍ يَأْتِيهِمْ
يُخْبِرُهُمْ بِمَكَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجُوا إِلَيْهِ قَالَ فَإِنِّي

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابن عبا
رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسل
رمضان المبارک کی گیارہ تاریخ کو سفر پر تشریف لے گئے صحاب
کرام نے آپ کے ساتھ روزہ رکھا حتی کہ جب مقام کدید پر تشر
لائے تو روزہ افطار کیا پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لے گئے یہاں تک کہ دس ہزار مسلمانوں کے ساتھ مرالظہران
(مقام) پر پہنچے تو قبیلہ سلیم اور قبیلہ مزینہ نے سنا جب ا
مرالظہران پر اترے اور قریش پر آپ کی خبریں بند ہو چکی
تھیں لہٰذا ان کو آپ کے آنے کی اطلاع نہ ہوئی اور نہ انہیں
معلوم تھا کہ آپ کیا کرنے والے ہیں اس رات ابوسفیان بن
حرب، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء یہ دیکھنے نکلے
کہ انہیں آپ کی کوئی خبر ملے یا آپ کے بارے میں
وہ کچھ سنیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مرالظہران میں
اترے تو حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے
فرمایا قریش کے لیے بری صبح ہے اگر وہ آکر رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم سے امن طلب نہ کریں اور آپ مکہ مکرمہ میں
بطور غلبہ داخل ہوئے تو قریش کے لیے عمر بھر کی ہلاکت ہے
فرماتے ہیں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفید خچر پر بیٹھا حتی کہ
پیلو کے درختوں (کے جھنڈ) میں داخل ہوا تاکہ لکڑیاں
جمع کرنے والوں، دودھ والوں اور کام کرنے والوں
سے مل کر انہیں بتاؤں کہ وہ قریش کو جا کر رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے وہاں آنے کی خبر دیں اور بتائیں
کہ وہ آپ کے پاس آئیں فرماتے ہیں میں اپنے مقصد
کی تلاش میں تھا کہ اچانک ابوسفیان اور بدیل کی گفتگو
سنی وہ واپس لوٹ رہے تھے ابوسفیان کہہ رہے تھے
آج رات کی طرح میں نے آگ نہیں دیکھی اور نہ ایسا
لشکر دیکھا بدیل نے کہا اللہ کی قسم! یہ خزاعہ میں جو
لڑائی کے لیے جمع ہوئے ہیں ابوسفیان نے کہا خزاعہ
اللہ کی قسم وہ تو نہایت کمزور ہیں ان کی ایسی آگ کہاں

لَا تُشِيرُ عَلَيْهِ وَالْتَمِسُ مَا خَرَجْتُ لَهُ إِذَا
سَمِعْتُ كَلَامَ أَبِي سُفْيَانَ وَبُدَيْلٍ وَهُمَا
يَتَرَاجَعَانِ وَأَبُو سُفْيَانَ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ
كَاللَّيْلَةِ نِيرَانًا قَطُّ وَلَا عَسْكَرًا قَالَ بُدَيْلٌ
هٰذِهِ وَاللّٰهِ خُزَاعَةُ حَبَسَتْهَا الْحَرْبُ فَقَالَ
أَبُو سُفْيَانَ خُزَاعَةُ وَاللّٰهِ أَذَلُّ مِنْ أَنْ تَكُونَ
هٰذِهِ نِيرَانُهُمْ فَعَرَفْتُ صَوْتَ أَبِي سُفْيَانَ
فَقُلْتُ يَا أَبَا حَنْظَلَةَ قَالَ فَعَرَفَ صَوْتِي فَقَالَ
أَبُو الْفَضْلِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا لَكَ فِدَاكَ
أَبِي وَأُمِّي قَالَ قُلْتُ وَيْلَكَ هٰذَا وَاللّٰهِ رَسُولُ
اللّٰهِ فِي النَّاسِ وَاصَبَاحُ قُرَيْشٍ وَاللّٰهِ لَئِنْ
دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ
عَنْوَةً قَبْلَ أَنْ يَأْتُوهُ فَيَسْتَأْمِنُوهُ إِنَّهُ
لَهَلَاكُ قُرَيْشٍ إِلَى آخِرِ الدَّهْرِ قَالَ فَمَا
الْحِيلَةُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ قُلْتُ وَاللّٰهِ
إِلَّا أَنْ تَرْكَبَ فِي عَجُزِ هٰذِهِ الدَّابَّةِ فَآتِيَ
بِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ لَئِنْ ظَفِرَ بِكَ لَيَضْرِبَنَّ
عُنُقَكَ قَالَ فَرَكِبَ فِي عَجُزِ الْبَغْلَةِ وَرَجَعَ
صَاحِبَاهُ قَالَ وَكُلَّمَا مَرَرْتُ بِنَارٍ مِنْ
نِيرَانِ الْمُسْلِمِينَ قَالُوا مَنْ هٰذَا فَإِذَا
نَظَرُوا قَالُوا عَمُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ حَتّٰى مَرَرْتُ بِنَارِ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا وَقَامَ
إِلَيَّ فَلَمَّا رَآهُ عَلَى عَجُزِ الدَّابَّةِ عَرَفَهُ وَقَالَ
أَبُو سُفْيَانَ عَدُوُّ اللّٰهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي
أَمْكَنَ مِنْكَ وَخَرَجَ يَشْتَدُّ نَحْوَ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَضْتُ الْبَغْلَةَ
فَسَبَقْتُهُ كَمَا تَسْبِقُ الدَّابَّةُ الْبَطِيئَةُ الرَّجُلَ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ابوسفیان کی آواز پہچان لی میں نے کہا اے ابوحنظلہ! انہوں نے بھی میری آواز پہچان لی اور کہا ابوالفضل ہو؟ فرماتے ہیں میں نے کہا ہاں میں ہی ہوں۔ انہوں نے کہا آپ کو کیا ہوا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ فرماتے ہیں میں نے کہا تمہارے لیے ہلاکت ہے اللہ کی قسم! یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام ہیں قریش کی صبح پر افسوس، اللہ کی قسم! اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غلبہ پاتے ہوئے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور اس سے پہلے ان لوگوں نے آکر آپ سے امان نہ مانگی تو قریش کے لیے دائمی ہلاکت ہے انہوں نے کہا تو اس کی تدبیر کیا ہے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ فرماتے ہیں میں نے کہا اللہ کی قسم کوئی تدبیر نہیں البتہ یہ کہ تم میری سواری پر پیچھے بیٹھ جاؤ اور میں تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جاؤں اللہ کی قسم! اگر حضور نے تم پر قابو پا لیا تو تمہاری گردن ماردیں گے فرماتے ہیں وہ خچر کی پیٹھ پر سوار ہو گئے اور ان کے دونوں ساتھی واپس لوٹ گئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں مسلمانوں کی کسی آگ (یعنی ڈیرے) کے پاس سے گزرتا تو وہ پوچھتے یہ کون ہے جب دیکھتے تو کہتے یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں جو آپ کی خچر پر سوار ہیں حتی کہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آگ (پڑاؤ) سے گزرا تو انہوں نے فرمایا یہ کون ہے؟ اور (پھر) میری طرف اٹھے جب ابوسفیان کو سواری پر میرے پیچھے دیکھا تو اسے پہچان لیا اور فرمایا ابوسفیان؟ اللہ کا دشمن اللہ تعالیٰ کے لیے حمد ہے جس نے اسے میرے قابو میں دیا اور تیزی سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نکل گئے میں نے بھی خچر کو ایڑ لگائی (تیز دوڑایا) پھر میں خچر سے بعجلت اترا اور بارگاہ نبوی میں حاضر ہو گیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے اور

marfat.com

الْبَطْحَى ثُمَّ اقْتَحَمْتُ عَنِ الْبَغْلَةِ وَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَدَخَلَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا أَبُو سُفْيَانَ قَدْ أَمْكَنَ اللهُ مِنْهُ بِلَا عَقْدٍ وَلَا عَهْدٍ فَدَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ أَجَرْتُهُ، قَالَ ثُمَّ جَلَسْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُ بِرَأْسِهِ فَقُلْتُ وَاللهِ لَا يُنَاجِيهِ رَجُلٌ دُونِي قَالَ فَلَمَّا أَكْثَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي شَأْنِهِ فَقُلْتُ مَهْلًا يَا عُمَرُ وَاللهِ لَوْ كَانَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ مَا قُلْتَ هٰذَا وَلٰكِنْ قَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ قَالَ فَقَالَ مَهْلًا يَا عَبَّاسُ لَإِسْلَامُكَ يَوْمَ أَسْلَمْتَ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ إِسْلَامِ الْخَطَّابِ وَمَا لِيَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ إِسْلَامَكَ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِسْلَامِ الْخَطَّابِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ بِهِ إِلَى رَحْلِكَ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَأْتِنَا بِهِ قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهُ قَالَ وَيْحَكَ يَا أَبَا سُفْيَانَ أَلَمْ يَأْنِ لَكَ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَمَا أَحْلَمَكَ وَأَكْرَمَكَ وَأَوْصَلَكَ أَمَا وَاللهِ لَقَدْ كَادَ يَقَعُ فِي نَفْسِي أَنْ لَوْ كَانَ مَعَ اللهِ غَيْرُهُ لَقَدْ أَغْنَى شَيْئًا بَعْدُ وَقَالَ وَيْلَكَ يَا أَبَا سُفْيَانَ أَلَمْ يَأْنِ لَكَ أَنْ تَشْهَدَ أَنِّي رَسُولُ اللهِ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا أَحْلَمَكَ وَأَكْرَمَكَ

داخل ہوئے عرض کیا یارسول اللہ! یہ ابوسفیان ہے اللہ تعالیٰ نے کسی عہد و ذمہ کے بغیر اس پر قابو دیا ہے مجھے اس کی گردن مارنے کی اجازت دیجئے (حضرت عباس رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے اسے پناہ دی ہے فرماتے ہیں پھر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھ گیا اور آپ کے سر انور کو پکڑ کر کہا اللہ کی قسم! آپ سے میرے سوا کوئی مشورہ نہیں کرے گا فرماتے ہیں جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کے بارے میں زیادہ بولنے لگے تو میں نے کہا اے عمر! ٹھہر جائیے اگر بنو عدی بن کعب میں سے کوئی شخص ہوتا تو آپ یہ بات نہ کہتے لیکن آپ جانتے ہیں کہ یہ بنو عبد مناف میں سے ایک شخص ہیں انہوں نے فرمایا اے عباس! ٹھہر جائیے اللہ کی قسم! جس دن آپ اسلام لائے تو آپ کا اسلام لانا مجھے (اپنے باپ) خطاب کے ایمان لانے سے زیادہ پسند تھا (یعنی اگر وہ اسلام لاتے تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی جتنی خوشی آپ کے اسلام لانے پر ہوئی) اور یہ اس لیے کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کا اسلام لانا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو اپنے مسکن میں لے جائیں صبح ہو جائے تو میرے پاس لانا فرماتے ہیں صبح ہوئی تو میں انکو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے دیکھا تو فرمایا اے ابوسفیان! تجھ پر افسوس ہے کیا تمہارے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا جس میں تم گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں انہوں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کس قدر بردبار، کریم اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں اللہ کی قسم! میرے دل میں یہ بات آرہی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی ہوتا تو ابھی تک کچھ فائدہ تو دیتا۔ آپ نے فرمایا اے ابوسفیان تجھ پر افسوس ہے کیا تمہارے لیے ابھی وقت نہیں آیا کہ تم گواہی دو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کس قدر حلیم، کریم اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں اللہ کی قسم

marfat.com

وَاَوْصَلَكَ اَمَا وَاللّٰهِ هٰذِهٖ فَاِنَّ فِي النَّفْسِ مِنْهَا
حَتَّى الْاٰنَ شَيْئًا قَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قُلْتُ وَيْلَكَ اَسْلِمْ وَاشْهَدْ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ
يُّضْرَبَ عُنُقُكَ قَالَ فَشَهِدَ شَهَادَةَ الْحَقِّ
وَاَسْلَمَ قَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ
يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُّحِبُّ
هٰذَا الْفَخْرَ فَاجْعَلْ لَهٗ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ مَّنْ
دَخَلَ دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ
اَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ فَلَمَّا ذَهَبْتُ
لِاَنْصَرِفَ قَالَ يَا عَبَّاسُ اِحْبِسْهُ بِمَضِيْقِ
الْوَادِيْ عِنْدَ خَطِيْمِ الْجَبَلِ حَتّٰى يَمُرَّ بِهٖ
جُنُوْدُ اللّٰهِ فَيَرَاهَا قَالَ فَحَبَسْتُهٗ حَيْثُ
اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ وَمَرَّتْ بِهِ الْقَبَائِلُ عَلٰى رَايِهَا بِهَا
فَكُلَّمَا مَرَّتْ بِهٖ قَبِيْلَةٌ قَالَ مَنْ هٰذِهٖ قُلْتُ
بَنُوْ سُلَيْمٍ قَالَ يَقُوْلُ مَالِيْ وَلِبَنِيْ سُلَيْمٍ ثُمَّ
تَمُرُّ بِهٖ قَبِيْلَةٌ فَيَقُوْلُ مَنْ هٰذِهٖ فَاَقُوْلُ
مُزَيْنَةُ فَيَقُوْلُ مَالِيْ وَلِمُزَيْنَةَ حَتّٰى نَفِدَتِ
الْقَبَائِلُ لَا تَمُرُّ بِهٖ قَبِيْلَةٌ اِلَّا سَاَلَنِيْ
عَنْهَا فَاُخْبِرُهٗ اِلَّا قَالَ مَالِيْ وَلِبَنِيْ فُلَانٍ
حَتّٰى مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْخَضْرَاءِ كَتِيْبَةٌ فِيْهَا الْمُهَاجِرُوْنَ وَ
الْاَنْصَارُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لَا يُرٰى مِنْهُمْ اِلَّا
الْحَدَقُ فِي الْحَدِيْدِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَنْ
هٰؤُلَاۤءِ يَا عَبَّاسُ قُلْتُ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُهَاجِرِيْنَ وَ
الْاَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَ مَا لِاَحَدٍ
بِهٰؤُلَاۤءِ قِبَلٌ وَاللّٰهِ يَا اَبَا الْفَضْلِ لَقَدْ

یہی ایک بات ہے جس کے بارے میں ابھی تک میرے دل میں کھٹکا رہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا تمہارے لیے ہلاکت ہو اس سے پہلے کہ آپ تمہیں قتل کر دیں اسلام لاؤ اور گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں فرماتے ہیں چنانچہ انہوں نے سچی گواہی دی اور اسلام لائے حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابوسفیان اس فخر کو پسند کرتے ہیں انہیں کوئی اعزاز عطا فرمائیں آپ نے فرمایا ہاں جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگا اسے امن حاصل ہوگا جو اپنا دروازہ بند کر دے گا (مزاحمت نہیں کرے گا) اسے بھی امن ملے گا جب میں واپس لوٹنے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عباس! انہیں وادی کی کسی تنگ جگہ میں لشکر کی گزرگاہ پر کھڑا کریں یہاں تک کہ وہاں سے اللہ تعالیٰ کے لشکر گزریں اور یہ ان کو دیکھیں فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جگہ کا مجھے حکم دیا تھا میں نے ان کو وہاں کھڑا کیا فرماتے ہیں وہاں سے مختلف قبائل اپنے جھنڈوں کے ساتھ گزرتے جب ان کے پاس سے ایک قبیلہ گزرا تو پوچھا یہ کونسا قبیلہ ہے؟ میں نے کہا قبیلہ بنو سلیم فرماتے ہیں حضرت ابوسفیان نے کہا مجھے بنو سلیم سے کیا کام، پھر ایک اور قبیلہ گزرا تو پوچھنے لگے یہ کون سا قبیلہ ہے؟ میں نے کہا مزنیہ قبیلہ ہے تو کہا میرا مزنیہ قبیلہ سے کیا واسطہ حتیٰ کہ قبیلے گزر گئے جو قبیلہ بھی گزرتا وہ مجھ سے اس کے بارے میں پوچھتے اور میں ان کو اس کے بارے میں بتاتا اور وہ کہتے مجھے اس فلاں قبیلے سے کیا غرض ہے حتیٰ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سبز پوش لشکر میں گزرے ان میں مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم دونوں تھے ان میں سے ہر ایک لوہے میں حرکت کرنے والا دکھائی دیتا ابوسفیان نے کہا سبحان اللہ! اے عباس یہ کون ہیں میں نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ کے ساتھ مہاجرین وانصار ہیں انہوں نے کہا

أَصْبَحَ مُلْكُ ابْنِ أَخِيكَ الْعُدَاةَ قَالَ قُلْتُ وَيْلَكَ يَا أَبَا سُفْيَانَ إِنَّهَا النُّبُوَّةُ قَالَ فَنَعَمْ قَالَ قُلْتُ الْتَجَاءُ إِلَى قَوْمِكَ أُخْرُجْ إِلَيْهِمْ حَتَّى إِذَا جَاءَهُمْ صَرَخَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ هَذَا مُحَمَّدٌ قَدْ جَاءَكُمْ فِيمَا لَا قِبَلَ لَكُمْ بِهِ فَمَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ فَقَامَتْ إِلَيْهِ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَأَخَذَتْ سَارِيَةً فَقَالَتْ اقْتُلُوا الْحُمُسَ الدَّسَمَ فَبِئْسَ طَلِيعَةُ قَوْمٍ قَالَ وَيْلَكُمْ لَا تَغُرَّنَّكُمْ هَذِهِ مِنْ أَنْفُسِكُمْ وَإِنَّهُ قَدْ جَاءَ مَا لَا قِبَلَ لَكُمْ بِهِ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ قَالُوا قَاتَلَكَ اللهُ وَمَا يُغْنِي عَنَّا دَارُكَ قَالَ وَمَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ۔

فَهَذَا حَدِيثٌ مُتَّصِلُ الْإِسْنَادِ صَحِيحٌ مَا فِيهِ مَعْنًى يَدُلُّ عَلَى فَتْحِ مَكَّةَ عَنْوَةً وَيَنْفِي أَنْ يَكُونَ صُلْحًا وَيُثْبِتُ أَنَّ الْهُدْنَةَ الَّتِي كَانَتْ تَقَدَّمَتْ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ قَدْ كَانَتْ انْقَطَعَتْ وَذَهَبَتْ قَبْلَ وُرُودِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ۔

أَلَا يَرَى إِلَى قَوْلِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَا صَبَاحَ قُرَيْشٍ وَاللهِ لَئِنْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَنْوَةً قَبْلَ أَنْ يَأْتُوهُ فَيَسْتَأْمِنُوهُ إِنَّهُ لَهَلَاكُ قُرَيْشٍ إِلَى آخِرِ الدَّهْرِ۔

أَفَتَرَى الْعَبَّاسَ عَلَى فَضْلِ رَأْيِهِ وَعَقْلِهِ يَتَوَهَّمُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَرَّضُ قُرَيْشًا وَهُمْ مِنْهُ فِي

اللہ کی قسم! کسی کو ان کے ساتھ مقابلے کی طاقت نہیں اے ابوالفضل! اللہ کی قسم! تمہارا بھتیجا تو دشمنوں پر حکمران بن گیا فرماتے ہیں میں نے کہا تمہارے لیے ہلاکت ہو اے ابوسفیان! یہ نبوت ہے (بادشاہی نہیں) ابوسفیان نے کہا "ہاں" فرماتے ہیں میں نے کہا اپنی قوم کے پاس جائیں یہاں تک کہ جب وہ ان کے پاس گئے تو بلند آواز سے پکارا اے قریش کے گروہ! حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے لشکر کے ہمراہ تشریف لائے ہیں کہ تم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے پس جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگا اسے امن حاصل ہوگا چنانچہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ کھڑی ہوئی اور ستون پر ... کہنے لگی کیا سخت چربی والے (بہادر) قتل ہوگئے یہ تو برا لشکر ہے ابوسفیان نے کہا تمہارے لیے ہلاکت ہو تم اس دھوکے میں نہ رہنا تمہارے پاس وہ لشکر آیا ہے جس کے مقابلے کی کسی کو طاقت نہیں جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگا اسے امن ہے انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں ہلاک کرے تیرے گھر سے کس قدر فائدہ حاصل ہوگا انہوں نے فرمایا جو آدمی اپنا دروازہ بند کرے گا وہ بھی محفوظ و مامون ہوگا۔

تو اس حدیث کی سند متصل ہے صحیح ہے اس میں وہ معنیٰ پایا جاتا جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مکہ مکرمہ بطور غلبہ فتح ہوا اور صلح کے ساتھ فتح کی نفی ہے اور یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے درمیان جو صلح تھی وہ آپ کی تشریف آوری سے پہلے ختم ہوگئی تھی۔

کیا وہ شخص حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اس قول کی طرف نہیں دیکھتا کہ قریش کی صبح پر افسوس اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زبردستی مکہ مکرمہ میں داخل ہوگئے اس سے پہلے کہ وہ آکر امن طلب کریں، تو قریش کے لیے دائمی ہلاکت ہے۔

تو تمہارا کیا خیال ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنی بہترین رائے اور عقل کے باوجود یہ خیال کرتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باوجود امان اور صلح کے قریش سے تعرض فرمائیں

اَمَانٍ وَّصُلْحٍ وَّهُدْنَةٍ هٰذَا مِنَ الْمُحَالِ الَّذِیْ لَا یَجُوْزُ کَوْنُهٗ وَلَا یَنْبَغِیْ لِذِیْ لُبٍّ اَوْ لِذِیْ عَقْلٍ اَوْ لِذِیْ دِیْنٍ اَنْ یَّتَوَهَّمَ ذٰلِكَ عَلَیْهِ ثُمَّ هٰذَا الْعَبَّاسُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ خَاطَبَ اَبَا سُفْیَانَ بِذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَئِنْ ظَفِرَ بِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیَقْتُلَنَّكَ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَهَلَاكُ قُرَیْشٍ اِنْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَنْوَةً فَلَا یَدْفَعُ اَبُوْ سُفْیَانَ قَوْلَهٗ وَلَا یَقُوْلُ لَهٗ وَمَا خَوْفُ قُرَیْشٍ مِنْ دُخُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَنَحْنُ فِیْ اَمَانٍ مِّنْهُ اِنَّمَا یَقْصِدُ بِدُخُوْلِهٖ اَنْ یَّنْتَصِفَ خُزَاعَةَ مِنْ بَنِیْ نُفَاثَةَ دُوْنَ قُرَیْشٍ وَسَائِرِ اَهْلِ مَكَّةَ وَلَمْ یَقُلْ لَهٗ اَبُوْ سُفْیَانَ وَلِمَ یَضْرِبُ عُنُقِیْ اِذْ قَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاللّٰهِ لَئِنْ ظَفِرَ بِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ وَاَنَا فِیْ اَمَانٍ مِّنْهُ۔

۱۲۱۲- ثُمَّ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰی اَبَا سُفْیَانَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُوْ سُفْیَانَ قَدْ اَمْكَنَ اللّٰهُ مِنْهُ بِلَا عَهْدٍ وَّلَا عَقْدٍ فَدَعْنِیْ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ وَلَمْ یُنْكِرْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ عَلَیْهِ اِذْ كَانَ اَبُوْ سُفْیَانَ عِنْدَهٗ لَیْسَ فِیْ اَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا فِیْ صُلْحٍ مِّنْهُ۔

۱۲۱۳- ثُمَّ لَمْ یُحَاجَّ اَبُوْ سُفْیَانَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذٰلِكَ وَلَا حَاجَّهٗ عَنْهُ الْعَبَّاسُ

گے یہ بات محال ہے جو نہیں ہو سکتی اور کسی بھی عقل مند اور دین دار کے لیے جائز نہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایسا گمان کرے پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو اس طرح خطاب کیا فرمایا اللہ کی قسم! اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر قابو پالیا تو تمہیں قتل کر دیں گے اللہ کی قسم! اگر آپ بطور غلبہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو قریش کے لیے ہلاکت ہے اور ابوسفیان نے ان کے قول کا رد نہیں کیا اور یہ نہیں کہا کہ مجھے اور قریش کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا کیا خوف ہے ہمیں تو ان سے امان حاصل ہے آپ تو مکہ مکرمہ میں بنو نفاثہ سے خزاعہ کا بدلہ لیں گے باقی قریش سے نہیں اور نہ ہی تمام اہل مکہ سے، اور جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قابو میں آگئے تو آپ تمہاری گردن اڑا دیں گے تو جواب میں ابوسفیان نے یہ نہیں کہا کہ آپ میری گردن کیوں ماریں گے مجھے تو آپ کی طرف سے امان حاصل ہے۔

پھر یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جو حضرت ابوسفیان کو دیکھ کر عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ! یہ ابوسفیان ہیں اللہ تعالیٰ نے کسی عہد و پیمان کے بغیر آپ کو ان پر قابو دیا ہے آپ مجھے اجازت دیں کہ میں ان کی گردن ماروں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس بات کا رد نہیں فرمایا کیونکہ ان کے نزدیک ابوسفیان کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے امان اور صلح حاصل نہ تھی۔

پھر ابوسفیان نے اس بات پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے جھگڑا نہیں کیا اور نہ ان کی طرف سے حضرت عباس

رضی اللہ عنہ بل قال له العباس رضی اللہ عنہ انی قد اجرته فلم ینکر رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علی عمر ولا علی العباس ما کان منهما من القول الذی ذکرناه عنهما فدل ذلك انه لولا جوار العباس رضی اللہ عنہ اذا لما منع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عمر رضی اللہ عنہ فیما اراد من قتل ابی سفیان فای خروج من الصلح منعدم ای نقض له یکون ابین من هذا۔

رضی اللہ عنہ نے دلیل پیش کی بلکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میں نے ان کو پناہ دی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ دونوں کی بات کو رد نہیں کیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اگر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف سے پناہ حاصل نہ ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر فاروق رضی اللہ [illegible] کو ابوسفیان کے قتل کے ارادے سے باز نہ [illegible] تو صلح سے کون سا نکلنا معدوم ہے اور اس سے زیادہ واضح نقص عہد کونسا ہوگا۔

ثم ابو سفیان لما دخل مکة بعد ذلك نادی باعلی صوته بما جعله له رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من دخل دار ابی سفیان فهو آمن ومن اغلق بابه فهو آمن ولم یقل له قریش وما حاجتنا الی دخولنا دارك والی اغلاقنا ابوابنا ونحن فی امان قد اغنانا عن طلب الامان بغیره ولکنهم عرفوا خروجهم من الامان الاول وانتقاض الصلح الذی کان بینهم وبین رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وانهم عند ما خوطبوا بما خوطبوا به من هذا الکلام غیر آمنین الا ان یفعلوا ما جعلهم رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم به آمنین ان یفعلوه من دخولهم دار ابی سفیان او من اغلاقهم ابوابهم۔

پھر اس کے بعد جب ابوسفیان مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو جو اعزاز سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیا تھا باآواز بلند اس کا اعلان کیا کہ جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر دے گا وہ بھی امن میں ہوگا۔ اور قریش نے بھی ان سے نہیں کہا کہ ہمیں آپ کے گھر میں داخل ہونے اور اپنے دروازے بند کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہمیں امان حاصل ہے جس نے ہمیں کوئی اور امان طلب کرنے سے بے نیاز کر دیا ہے لیکن انہوں نے معلوم کر لیا تھا۔ کہ وہ پہلے امان سے نکل چکے ہیں اور ان کے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان جو صلح تھی وہ ٹوٹ چکی ہے اور جب انہیں ان الفاظ کے ساتھ مخاطب کیا گیا تو وہ امن میں نہیں البتہ یہ کہ وہ اس امن کو حاصل کریں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عطا فرمایا یعنی ابوسفیان کے گھر داخل ہوں یا اپنے دروازے بند کر دیں۔

۱۲۱۴ - ثم قد روی عن ام هانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنها ما یدل علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم دخل مکة

پھر حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے ایسی بات مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل

وَهِيَ دَارُ حَرْبٍ لَا دَارُ أَمَانٍ۔

۱۲۱۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ فَرَّ إِلَيَّ رَجُلَانِ مِنْ أَحْمَائِي مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ وَكَانَتْ عِنْدَ هُبَيْرَةَ بْنِ أَبِي وَهْبٍ الْمَخْزُومِيِّ قَدْ خَلَ عَلَيَّ أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَأَقْتُلَنَّهُمَا فَغَلَقْتُ عَلَيْهِمَا بَيْتِي ثُمَّ جِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ فِي جَفْنَةٍ إِنَّ فِيهَا أَثَرَ الْعَجِينِ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ فَلَمَّا اغْتَسَلَ أَخَذَ ثَوْبَهُ فَتَوَشَّحَ بِهِ ثُمَّ صَلَّى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الضُّحَى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيَّ فَقَالَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا بِأُمِّ هَانِئٍ مَا جَاءَ بِكِ فَأَخْبَرْتُهُ خَبَرَ الرَّجُلَيْنِ وَخَبَرَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ۔

۱۲۱۶- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلٍ عَنْ فَاخِتَةَ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ

ہوئے تو وہ دارالحرب تھا دارالامان نہیں تھا۔

عقیل بن ابی طالب کے غلام ابو مرہ سے مروی ہے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کی بلند جگہ پر اترے تو میرے دیوروں میں سے دو شخص جن کا قبیلہ بنو مخزوم سے تعلق تھا میری طرف بھاگ کر آئے حضرت ام ہانی، ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی کے پاس تھیں فرماتی ہیں میرے بھائی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور فرمایا میں ان دونوں کو ضرور بضرور قتل کروں گا میں نے ان پر اپنا گھر (دروازہ) بند کر دیا پھر میں مکہ مکرمہ کی بلند جگہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے آپ کو ایک ٹب (کی طرح برتن) میں غسل کرتے ہوئے پایا اس میں آٹے کے آثار تھے آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے آگے پردہ کیا ہوا تھا جب آپ غسل کر چکے تو اپنا کپڑا پکڑا اور اس سے بدن کو لپیٹ لیا پھر چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھیں پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا ام ہانی کا آنا مبارک ہو کیسے آنا ہوا؟ فرماتی ہیں میں نے ان دو آدمیوں اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا واقعہ سنایا آپ نے فرمایا جسے تم نے پناہ دی ہم نے پناہ دے دی اور جسے آپ نے امن دیا ہم نے بھی اسے امان دے دی۔

حضرت فاختہ یعنی حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن غسل فرمایا پھر ایک کپڑے میں (لپٹے ہوئے) آٹھ رکعات ادا فرمائیں اس کپڑے کی دو طرفوں کو مخالف سمت میں کر کے باندھ لیا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا میں نے اپنے مشرکین دیوروں کو پناہ دی ہے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان کو قتل کرنے کے لیے چھوٹ پڑے فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

marfat.com

قالت فقلت إني أجرت حموي من المشركين وإن عليا رضي الله عنه يفلت عليهما ليقتلهما قالت فقال ما كان له ذلك قد أجرنا من أجرت وأمنا من أمنت۔

١٢١٧ - أفلا ترى أن عليا رضي الله عنه قد أراد قتل المخزوميين لمكة ولو كانا في أمان لما طلب ذلك منهما أم هانئ رضي الله عنها ليحرم بذلك دماءهما على علي رضي الله عنه ولم تقل له ما لك إلى قتلهما من سبيل لأنهما وسائر أهل مكة في صلح وأمان۔

١٢١٨ - ثم أخبرت أم هانئ رضي الله عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم بما كان من علي رضي الله عنه وبما كان من جوارها ذينك المخزوميين فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أجرنا من أجرت وأمنا من أمنت ولم يعنف رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا رضي الله تعالى عنه في إرادته قتلهما قبل جوار أم هانئ إياهما فدل ذلك أنه لولا جوارها لصح قتلهما ومحال أن يكون له قتلهما وثمة أمان قائم وصلح متقدم لهما وهذا دخول رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة فأي شيء أبين من هذا۔

ثم قد روى أبو هريرة رضي الله عنه في هذا الباب ما هو أبين من هذا۔

١٢١٩ - حدثنا عبد الله بن محمد بن سعيد بن أبي مريم قال ثنا أمية بن موسى قال ثنا يحيى بن زكريا بن أبي زائدة قال

فرمایا ان کو اس بات کا حق نہیں جس کو تم نے پناہ دی اس کو ہم نے بھی پناہ دی اور جس کو تم نے امان دی ہم نے بھی اسے امان دی۔

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت علی المکرم رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ کے مخزومیوں کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اگر ان کو امان حاصل ہوتی تو آپ ان کا پیچھا نہ کرتے پھر حضرت ا[م] ہانی رضی اللہ عنہا نے ان کو پناہ دی تاکہ حضرت علی المرتضیٰ ر[ضی] اللہ عنہ پر ان کا خون حرام ہو جائے اور ان کو نہیں کہا کہ آپ ان کو قتل نہیں کر سکتے کیونکہ یہ دونوں اور تمام اہل مکہ صلح اور امان میں ہیں۔

پھر حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دو مخزومیوں کے بارے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی الل[ہ] عنہ کے ارادے اور اپنی طرف سے پناہ دینے کے بارے میں بتایا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جس کو تم نے پناہ دی ہم نے بھی اسے پناہ دی اور جس کو تم نے امن دیا ہم نے بھی اسے امن دیا اور آپ نے حضرت ام ہانی کے پناہ دینے سے پہلے ان حضرات کے ارادۂ قتل کی وجہ سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر عتاب نہیں فرمایا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اگر ان کی طرف سے پناہ صحیح نہ ہوتی تو ان دونوں حضرات کا قتل صحیح ہوتا اور یہ بات محال ہے کہ انہیں قتل کیا جاتا ہے جب کہ وہاں امن قائم ہوتا اور اس سے پہلے صلح بھی موجود ہوتی یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں داخلہ تھا تو اس سے واضح بات کونسی ہو سکتی ہے۔

پھر اس بات میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس سے بھی روشن بات مروی ہے۔

حضرت عبداللہ بن رباح فرماتے ہیں ہمارا وفد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے انہوں نے فرمایا اے انصار

اخبرنا سليمان بن المغيرة عن ثابت البناني
عن عبد الله بن رباح قال وفدنا الى معاوية
وفينا ابو هريرة فقال الا اخبركم بحديث
من حديثكم يا معشر الانصار ثم ذكر فتح
مكة فقال اقبل النبي صلى الله عليه وسلم
حين قدم مكة فبعث الزبير بن العوام
على احدى المجنبتين وبعث خالد بن
الوليد على المجنبة الاخرى وبعث ابا
عبيدة على الحبسين فاخذوا بطن الوادي
ورسول الله صلى الله عليه وسلم في
كتيبة فنظر فرآني فقال يا ابا هريرة
فقلت يا نبي الله قال اهتف لي بالانصار
ولا ياتيني الا انصاري قال فهتفت بهم
حتى اذا طافوا به وقد وبشت قريش
اوباشها واتباعها فقالوا نقدم هؤلاء
فان كان لهم شيء كنا معهم وان اصيبوا
اعطينا الذي سالنا فقال النبي صلى الله
عليه وسلم للانصار رضي الله عنهم
حين طافوا به انظروا الى اوباش قريش
واتباعهم ثم قال باحدى يديه على
الاخرى احصدوهم حصدا حتى توافوني
بالصفا فانطلقنا فما يشاء احد منا
ان يقتل ما شاء الا قتل وما توجه الينا
احد منهم فقال ابو سفيان يا رسول الله
ابيحت خضراء قريش ولا قريش بعد
اليوم فقال النبي صلى الله عليه وسلم من
اغلق بابه فهو امن ومن دخل دار ابي
سفيان فهو امن فاغلق الناس ابوابهم
واقبل النبي صلى الله عليه وسلم حتى اتى

کی جماعت! کیا میں تم سے متعلق ایک حدیث نہ سناؤں پھر انہوں نے فتح مکہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ وہاں یوں داخل ہوئے کہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو لشکر کے ایک حصے پر مقرر فرمایا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دوسرے حصے پر مقرر کیا حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اگلے حصے پر مقرر کیا وہ بطن وادی میں چلے گئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے ایک دستے میں تھے آپ نے دیکھا تو مجھ پر نظر پڑی فرمایا اے ابوہریرہ! میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی حاضر ہوں، فرمایا انصار کو میرے پاس بلاؤ اور انصار کے علاوہ کسی کو نہ بلانا فرماتے ہیں انہیں بلایا حتیٰ کہ وہ آپ کے گرد اکٹھے ہو گئے اور قریش نے اپنے بدمعاشوں اور ان کے چیلوں کو جمع کیا وہ کہنے لگے یہ لوگ آگے بڑھتے ہیں اگر ان کو کامیابی ہو گئی تو ہم ان کے ساتھ ہو جائیں گے اور اگر یہ مارے گئے تو ہم انہیں اتنا مال دیں گے جتنا وہ مانگیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب انصار اکٹھے ہوئے تو آپ نے فرمایا قریش کے بدمعاشوں اور ان کے چیلوں کو دیکھو پھر ایک ہاتھ کو دوسرے پر رکھ کر ارشاد فرمایا کہ ان کو اچھی طرح کاٹو (قتل کرو) حتیٰ کہ تم صفا پر میرے پاس آجاؤ پس وہ چلے تو ہم میں سے جو بھی جس کو چاہتا قتل کرتا اور ان میں سے کوئی بھی ہماری طرف متوجہ نہ ہوا ابوسفیان نے کہا یا رسول اللہ قریش کے نوجوانوں کو بچائیے ورنہ آج کے بعد قریش نہیں ہوں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا دروازہ بند کر دے گا اسے امن ہوگا اور جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگا اسے بھی امن ہوگا چنانچہ لوگوں نے اپنے دروازے بند کر دیئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حتیٰ کہ حجر اسود کے پاس آکر اسے چوما پھر بیت اللہ شریف کا طواف کیا اس کے بعد بیت اللہ شریف کی ایک طرف رکھے ہوئے بت کے پاس آئے جس کی وہ پوجا کرتے تھے آپ کے ہاتھ میں کمان تھی آپ نے کمان کا سرا پکڑا ہوا تھا جب آپ بت کے پاس آئے تو اس کی آنکھوں میں (کمان کا سرا) چبھونے لگے اور

marfat.com

الحجر فاستلمه ثم طاف بالبيت فأتى على صنم إلى جنب البيت يعبدونه وفي يده قوس فهو آخذ بسية القوس فلما أتى على الصنم جعل يطعن في عينيه ويقول جاء الحق وزهق الباطل إن الباطل كان زهوقا حتى إذا فرغ من طوافه أتى الصفا فصعد عليها حتى نظر إلى البيت فرفع يديه فجعل يحمد الله ويدعوه بما شاء الله والأنصار رضي الله عنهم تحته فقالت الأنصار بعضهم لبعض أما الرجل فقد أدركته رغبة في قرابته ورأفة بعشيرته فقال أبو هريرة رضي الله عنه وجاءه الوحي به وكان إذا جاء لم يخف علينا فليس أحد من الناس يرفع رأسه إلى النبي صلى الله عليه وسلم حتى يقضى الوحي قال النبي صلى الله عليه وسلم يا معشر الأنصار أقلتم أما الرجل فقد أدركته رغبة في قرابته ورأفة بعشيرته قالوا لو كان ذكره قال كلا إني عبد الله ورسوله هاجرت إلى الله عز وجل وإليكم والمحيا محياكم والممات مماتكم فأقبلوا يبكون إليه ويقولون والله ما قلنا الذي قلنا إلا ضنا بالله ورسوله قال فإن الله ورسوله يصدقانكم ويعذرانكم.

آپ فرمار ہے تھے حق آگیا اور باطل چلا گیا بے شک باطل مٹ جانے والا ہے جب آپ طواف سے فارغ ہوئے تو صفا کی طرف تشریف لائے اس پر چڑھ گئے حتی کہ بیت اللہ شریف کی طرف دیکھا تو اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنے لگے اور دعا مانگی جس قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا انصار رضی اللہ عنہ نیچے تھے انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے آپ کو قرابت کی رغبت اور قبیلہ کی مہربانی نے پکڑ لیا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ پر وحی آگئی اور جب آپ پر وحی آتی تھی تو وہ صحابہ پر پوشیدہ نہ رہتی اور ہم میں سے کوئی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سر نہ اٹھا سکتا حتی کہ وحی ختم ہو جاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ انصار! کیا تم نے یہ بات کہی ہے کہ اس شخص کو (آپ کو) قرابت کی رغبت اور قبیلہ کی رحمت ومہربانی نے پا لیا ہے انہوں نے کہا شاید یہ ذکر ہوا ہو آپ نے فرمایا ہرگز نہیں میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول ہوں میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف اور تم لوگوں کی طرف ہجرت کی میری زندگی، تمہاری زندگی کے ساتھ اور میری موت تمہاری موت کے ساتھ ہے چنانچہ وہ روتے ہوئے آگے بڑھے اور کہتے تھے اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم نے تو یہ بات صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ بخل کی وجہ سے کہی (یعنی ہم خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسرے کو نہیں دینا چاہتے تھے) آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔

۱۲۲۰۔ فهذا أبو هريرة رضي الله تعالى عنه يخبر أن قريشا عند دخول رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة وبشت أوباشها وأتباعها فقالوا نقدم هؤلاء

تو یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں جو خبر دیتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت قریش نے اپنے بدمعاشوں اور ان کے چیلوں کو لڑائی کے لیے جمع کیا اور کہا کہ یہ لوگ آگے ہیں اگر ان کو فتح حاصل

فَإِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ وَإِنْ أُصِيبُوا أَعْطَيْنَا الَّذِي سُئِلْنَا فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَقَالَ لِلْأَنْصَارِ انْظُرُوا إِلَى أَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَأَتْبَاعِهِمْ ثُمَّ قَالَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى احْصُدُوهُمْ حَصْدًا حَتَّى تُوَافُونِي بِالصَّفَا فَمَا يَشَاءُ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ مَنْ شَاءَ إِلَّا قَتَلَ وَمَا تَوَجَّهَ إِلَيْنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ فَيَكُونُ مِنْ هٰذَا دُخُولٌ عَلَى أَمَانٍ ثُمَّ كَانَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْمَنُّ عَلَيْهِمْ وَالصَّفْحُ۔

ہو گئی تو ہم ان کے ساتھ ہو جائیں گے اور اگر ان کو کچھ گزند پہنچی تو جو کچھ ہم سے مانگیں گے ہم دیں گے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اس بات سے آگاہ ہو گئے تھے آپ نے انصار سے فرمایا قریش کے بدمعاشوں اور ان کے چیلوں کو دیکھو پھر اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار کر فرمایا ان کو اچھی طرح کاٹ دو حتیٰ کہ تم صفا پر مجھ سے آملو تو ہم میں سے جس نے جس کو چاہا قتل کیا اور ان میں سے کوئی بھی ہماری طرف متوجہ نہ ہوا تو کیا یہ داخلہ امان پر تھا پھر اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر احسان اور درگزر فرمایا۔

۱۲۲۱- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ زِيَادَةٌ عَلَى مَا فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ۔

اس حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سلیمان بن مغیرہ کی روایت سے کچھ اضافہ بھی ہے۔

۱۲۲۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ مِسْكِينٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَارَ إِلَى مَكَّةَ لِيَسْتَفْتِحَهَا فَسَرَّحَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَخَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمَّا بَعَثَهُمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اهْتِفْ بِالْأَنْصَارِ فَنَادَى يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَجِيبُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءُوا كَأَنَّمَا كَانُوا عَلَى مِيعَادٍ ثُمَّ قَالَ اسْلُكُوا هٰذَا الطَّرِيقَ وَلَا يُشْرِفَنَّ أَحَدٌ إِلَّا أَيْ قَتَلْتُمُوهُ وَسَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عبد اللہ بن رباح رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ کو فتح کرنے تشریف لے گئے تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح، حضرت زبیر بن عوام اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہم کو بھیجا جب ان کو بھیج چکے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا انصار کو آواز دو انہوں نے پکارا اے گروہ قریش! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ، چنانچہ وہ حاضر ہوئے جیسا کہ ان کی عادت تھی پھر فرمایا اس راستے پر چلو اور جو کوئی بھی بلندی کی طرف آئے اس کو قتل کر دو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عطا فرمائی کہ اس دن ان کے چار آدمی قتل ہوئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر قریش کے سردار کعبہ شریف میں داخل ہوئے اور ان کا خیال تھا کہ ان سے تلوار اٹھائی نہیں جائے گی پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا اور دو رکعتیں پڑھیں پھر کعبہ شریف کے پاس آکر دروازے کی

marfat.com

وسلم وفتح الله عليهم مما قتل يومئذ
الاربعة قال ثم دخل صناديد قريش من
المشركين الكعبة وهم يظنون ان السيف لا
يرفع عنهم ثم طاف وصلى ركعتين ثم اتى
الكعبة فاخذ بعضادتي الباب فقال ما تقولون
وما تظنون فقالوا نقول اخ وابن عم حليم
رحيم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اقول كما قال يوسف لا تثريب عليكم اليوم
يغفر الله لكم وهو ارحم الراحمين قال
فخرجوا كانما نشروا من القبور فدخلوا
في الاسلام فخرج رسول الله صلى الله عليه
وسلم من الباب الذي يلي الصفا فخطب
والانصار اسفل منه فقالت
الانصار بعضهم لبعض اما الرجل
اخذته الرافة بقومه وادركته الرغبة
في قرابته قال فانزل الله عز وجل عليه
الوحي فقال يا معشر الانصار اقلتم اخذته
الرافة بقومه وادركته الرغبة في
قرابته فما نبي انا اذا كلا والله اني
رسول الله حقا ان المحيا لمحياكم وان
الممات لمماتكم قالوا والله يا رسول الله
ما قلنا الا مخافة ان تفارقنا الا ضنا
بك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
انتم صادقون عند الله ورسوله قال
فوالله ما بقي منهم رجل الا نكس نحره بدموع عينيه

چوکھٹ کے دونوں بازوؤں کو پکڑا اور فرمایا تم کیا کہتے ہو اور
تمہارا کیا گمان ہے انہوں نے کہا ہم کہتے ہیں آپ بھائی ہیں
چچازاد ہیں اور حلیم و رحیم ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میں وہی بات کہتا ہوں جو حضرت یوسف علیہ السلام نے
کہی تھی آج تم پر کوئی مواخذہ نہیں اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے اور
وہ سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے حضرت ابوہریرہ فرماتے
ہیں وہ اس سے نکلے گویا کہ انہیں قبروں سے نکالا گیا ہو (یعنی
زندگی مل گئی) اور وہ اسلام لائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ا[س]
دروازے سے نکلے جو صفا سے ملا ہوا ہے آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا
انصار نچلی جانب تھے انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے آپ کو
قوم پر مہربانی اور قرابت کی رغبت نے پکڑ لیا ہے فرماتے ہیں اللہ
تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل فرمائی آپ نے فرمایا اے گروہ انصار
کیا تم نے کہا کہ ان کو قوم پر مہربانی اور قرابت کی رغبت نے گھیر
لیا ہے اس صورت میں تو میں نبی نہیں ہوں گا ہرگز نہیں اللہ کی
قسم! میں اللہ تعالیٰ کا سچا رسول ہوں بے شک میری
زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ اور میری موت تمہاری موت
کے ساتھ ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم!
ہم نے یہ بات صرف اس ڈر سے کہی تھی کہ آپ ہم سے
جدا نہ ہو جائیں اور ہم آپ پر بخل کرتے ہیں آپ نے فرمایا
تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک
سچے ہو، فرماتے ہیں اللہ کی قسم! ان میں سے کوئی بھی ایسا
نہ تھا جو آنسو بھری آنکھوں کے ساتھ آپ کے سامنے
جھکا نہ ہو۔

۱۲۲۳- افلا يرى ان قريشا بعد دخول
رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة قد
كانوا يظنون ان السيف لا يرفع عنهم
افتراهم كانوا يخافون ذلك من رسول

تو کیا یہ شخص نہیں دیکھتا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بعد قریش کا خیال تھا کہ ان سے تلوار
نہیں اٹھائی جائے گی تمہارا کیا خیال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے ان کو امن دینے کے باوجود وہ آپ سے ڈرتے تھے

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اٰمَنَھُمْ قَبْلَ ذٰلِکَ ھٰذَا وَاللہُ غَیْرُ مُخَوَّفٍ مِّنْہُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنَّھُمْ عَلِمُوْا اَنَّ اِلَیْہِ قَتْلَھُمْ اِنْ شَآءَ وَاَنَّ اِلَیْہِ الْمَنَّ عَلَیْھِمْ اِنْ شَآءَ وَاَنَّ اللہَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَظْھَرَہٗ عَلَیْھِمْ وَصَیَّرَہٗ فِیْ یَدِہٖ یَحْکُمُ فِیْھِمْ بِمَآ اَرَادَ اللہُ تَعَالٰی مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ ذٰلِکَ عَلَیْھِمْ وَعَفَا ثُمَّ قَالَ لَھُمْ یَوْمَئِذٍ لَا تُغْزٰی مَکَّۃُ بَعْدَ ھٰذَا الْیَوْمِ اَبَدًا۔

اللہ کی قسم آپ کی ذات اقدس مقام خوف میں نہ تھی بلکہ وہ جانتے تھے کہ آپ کو اختیار ہے چاہیں تو قتل کر دیں اور چاہیں تو احسان فرمائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان پر غالب فرمایا تھا اور انہیں اختیار دیا کہ ان کے بارے میں پہلے بھی اور اس کے بعد بھی جو کچھ اللہ تعالیٰ چاہے فیصلہ فرمائیں اور آپ نے ان کو معاف کر دیا پھر اس دن ان سے فرمایا کہ آج کے بعد مکہ مکرمہ میں کبھی بھی لڑائی نہیں ہوگی۔

۱۲۲۴ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ زَکَرِیَّا ابْنِ اَبِیْ زَائِدَۃَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْبَرْصَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ لَا تُغْزٰی مَکَّۃُ بَعْدَ ھٰذَا الْیَوْمِ اَبَدًا قَالَ اَبُوْ سُفْیَانَ تَفْسِیْرُ ھٰذَا الْحَدِیْثِ لِاَنَّھُمْ لَا یَکْفُرُوْنَ اَبَدًا فَلَا یُغْزَوْنَ عَلَی الْکُفْرِ ھٰذَا لَا یَکُوْنُ اِلَّا وَدُخُوْلُہٗ اِیَّاھَا دُخُوْلُ غَزْوٍ ثُمَّ قَالَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُقْتَلُ قُرَشِیٌّ بَعْدَ ھٰذَا الْیَوْمِ صَبْرًا۔

حضرت حارث بن برصاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فتح مکہ کے دن فرما رہے تھے کہ آج کے بعد مکہ مکرمہ میں کبھی بھی لڑائی نہیں ہوگی حضرت ابوسفیان فرماتے ہیں اس کی وضاحت یہ ہے کہ وہ کبھی بھی کفر نہیں کریں گے پس کفر پر ان سے لڑائی نہیں ہوگی اور آپ کا یہ فرمانا اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب اس (مکہ مکرمہ) میں آپ کا داخلہ لڑائی کے لیے ہو پھر آپ نے فرمایا آج کے بعد کسی قریشی کو قید کر کے قتل نہیں کیا جائے گا۔

۱۲۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ زَکَرِیَّا قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللہِ بْنُ مُطِیْعٍ سَمِعْتُ مُطِیْعًا یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ یَقُوْلُ لَا یُقْتَلُ قُرَشِیٌّ صَبْرًا بَعْدَ ھٰذَا الْیَوْمِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ قَالَ فَدَلَّ اَنَّ دِمَآءَ قُرَیْشٍ اِنَّمَا حُرِّمَتْ بَعْدَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ لِمَا کَانَ مِنْ رَّسُوْلِ

حضرت شعبی سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مطیع نے فرمایا میں نے حضرت مطیع سے سنا فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن فرماتے ہوئے سنا کہ آج کے بعد قیامت تک کسی قریشی کو قید کر کے قتل نہیں کیا جائے گا فرماتے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس دن کے بعد قریش کے خون حرام ہو گئے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن اسے حرام قرار دیا پھر آپ نے اس دن خطبہ ارشاد فرمایا جس میں مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے کا حکم اس میں داخل ہوتے وقت اور

marfat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَتُهُ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ خُطْبَةً بَيَّنَ فِيْهَا حُكْمَ مَكَّةَ قَبْلَ دُخُوْلِهِ إِيَّاهَا وَحُكْمَهَا وَقْتَ دُخُوْلِهِ إِيَّاهَا وَحُكْمَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ۔

اس کے بعد کا حکم بیان فرمایا۔

۱۲۲۶ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنِ بْنِ إِسْمٰعِيْلَ إِنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَوَضَعَهَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْأَخْشَبَيْنِ لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ تَحِلَّ لِيْ إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا لَا تُرْفَعُ لُقْطَتُهَا إِلَّا مُنْشِدُهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَّا الْإِذْخِرَ۔

حضرت عمرو بن عون بن اسماعیل سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو اس دن حرام قرار دیا جس دن اس نے آسمانوں، زمین، سورج اور چاند کو پیدا فرمایا اور اسے ان دو سنگلاخ پہاڑوں کے درمیان رکھا پھر مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں کیا گیا اور میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی حلال ہوا اس کا گھاس نہ کاٹا جائے نہ اس کے درخت کاٹے جائیں، اس کے شکار کو بھگایا نہ جائے اس میں گری پڑی کو بھی صرف وہی شخص اٹھا سکتا ہے جو اس کا اعلان کرے حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں البتہ اذخر (خوشبو دار گھاس) کو کاٹا جا سکتا ہے۔

۱۲۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا شُرَيْحٍ الْكَعْبِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَسْفِكَنَّ فِيْهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَنَّ فِيْهَا شَجَرًا فَإِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ فَقَالَ قَدْ أُحِلَّتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَحَلَّهَا لِيْ وَلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ وَإِنَّمَا أَحَلَّهَا لِيْ سَاعَةً۔

حضرت سعید مقبری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرم کیا لوگوں نے اسے حرام قرار نہیں دیا پس جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتا ہے وہ ہرگز اس میں خون نہ بہائے نہ اس کے درخت کاٹے اگر کوئی شخص اس میں رخصت سمجھے اور کہے کہ اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حلال قرار دیا گیا تھا تو (سن لو) اللہ تعالیٰ نے اسے میرے لیے حلال کیا لوگوں کے لیے حلال نہیں کیا اور میرے لیے بھی اسے ایک ساعت حلال کیا ہے۔

۱۲۲۸ - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ

حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب عمرو بن سعید نے مکہ مکرمہ کی جانب حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی طرف لشکر بھیجا تو وہ (ابو شریح خزاعی) ان کے پاس آئے اور جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا ان سے بیان کیا

marfat.com

قال لما بعث عمرو بن سعيد البعث إلى مكة
لغزوة ابن زبير أتاه أبو شريح الخزاعي
فكلمه بما سمع من رسول الله صلى الله عليه
وسلم ثم خرج إلى نادي قومه فجلس فقمت
إليه فجلست معه فحدث عما حدث
عمرو بن سعيد عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم وعما جاء به عمرو بن سعيد
قال قلت له إنا كنا مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم حين افتتح مكة فلما كان الغد
من يوم الفتح عدت خزاعة على رجل
من هذيل فقتلوه بمكة وهو مشرك قال
فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فينا
خطيبا فقال أيها الناس إن الله حرم مكة
يوم خلق السموات والأرض فهي حرام إلى
يوم القيامة لا يحل لأحد يؤمن بالله
واليوم الآخر أن يسفك بها دما ولا يعضد
بها شجرا لم تحل لأحد كان قبلي ولا تحل
لأحد بعدي ولم تحل لي إلا هذه الساعة
غضبا ألا ثم عادت كحرمتها ألا فمن
قال لكم إن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قد أحلها فقولوا إن الله قد أحلها
لرسوله ولم يحلها لك يا معشر خزاعة
كفوا أيديكم فقد قتلتم قتيلا لأدينه
فمن قتل بعد مقامي هذا فهو بخير نظرين
إن أحب فدم قاتله وإن أحب فعقله قال
انصرف أيها الشيخ فنحن أعلم بحرمتها
منك إنها لا تمنع سافك دم ولا مانع
حرمة ولا خالع طاعة قال قلت قد كنت
شاهدا وكنت غائبا وقد أمرنا رسول

پھر وہ اپنی قوم کی ایک مجلس کی طرف نکلے اور وہاں بیٹھ گئے (راوی خریح فرماتے ہیں) میں بھی اٹھ کر ان کے پاس گیا اور ان کے پاس بیٹھ گیا اور ان سے وہ حدیث بیان کی جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے عمرو بن سعید سے بیان کی تھی اور عمرو بن سعید نے جو کچھ کہا وہ بھی بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے کہا جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح کیا تو ہم آپ کے ساتھ تھے جب فتح کا دوسرا دن ہوا تو خزاعہ نے ہذیل کے ایک شخص پر زیادتی کرتے ہوئے اسے مکہ مکرمہ میں قتل کر دیا اور وہ مشرک تھا فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ دینے کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے اس دن مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا پس یہ قیامت تک حرام ہے ایسے شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے جائز نہیں کہ وہ اس میں خون بہائے اور نہ وہاں کے درخت کاٹے مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے حلال نہیں تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی صرف ایک گھڑی غضب الٰہی (کے اظہار) کے لیے حلال ہوا سنو اس کی حرمت پہلے کی طرح لوٹ آئی ہے سنو! جو شخص تم سے کہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حلال قرار دیا ہے تو کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول علیہ السلام کے لیے اسے حلال قرار دیا تمہارے لیے حلال نہیں کیا اے خزاعہ کے گروہ! اپنے ہاتھوں کو روکو تم نے ایک شخص کو قتل کیا میں ضرور اس کی دیت دوں گا اس کے بعد جو شخص یہاں قتل کرے گا تو اس (مقتول کے ورثا) کے لیے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے چاہے تو (بطور قصاص) قاتل کا خون بہائے اور اگر چاہے تو دیت لے انہوں نے (ابوسعید نے) کہا بزرگو! اس کی حرمت کو ہم آپ سے زیادہ جانتے ہیں وہ (مکہ مکرمہ) قاتل، مانع حرمت اور باغی (کے قتل) سے نہیں روکتا حضرت ابو خریح فرماتے ہیں میں نے کہا کہ میں وہاں موجود تھا اور

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُبَلِّغَ شَاهِدُنَا غَائِبَنَا وَقَدْ اَبْلَغْتُكَ۔

١٢٢٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُوْلُ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ حِيْنَ قَطَعَ بَعْثًا اِلَى مَكَّةَ لِقِتَالِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَا هٰذَا اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مَكَّةَ حَرَامٌ حَرَّمَهَا اللهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَاِنَّ اللهَ اِنَّمَا اَحَلَّنِيْ الْقِتَالَ بِهَا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ وَلَعَلَّهُ اَنْ يَكُوْنَ بَعْدِيْ رِجَالٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْقِتَالَ بِهَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَقُوْلُوْا اِنَّ اللهَ اَحَلَّهَا لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يُحِلَّهَا لَكَ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ وَلَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ مَا حَدَّثْتُكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ عَمْرٌو اِنَّكَ شَيْخٌ قَدْ خَرِفْتَ وَلَقَدْ هَمَمْتُ بِكَ قَالَ اَمَا وَاللهِ لَنَتَكَلَّمَنَّ بِالْحَقِّ وَاِنْ شُدِّدَتْ رِقَابُنَا۔

١٢٣٠ - حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيْثِ نَصْرٍ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

١٢٣١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

تم غائب تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم میں سے حاضر، غائب تک پہنچا دے تو بلاشبہ میں نے پہنچا دیا۔

حضرت ابوسعید مقبری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوشریح خزاعی سے سنا وہ عمرو بن سعید سے فرما رہے تھے جب کہ وہ منبر پر تھا جب اس نے مکہ مکرمہ کی طرف ایک لشکر بھیجا تھا تاکہ وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے لڑائی کریں (ابوشریح نے فرمایا) اے شخص! میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بے شک مکہ مکرمہ حرام ہے اللہ تعالیٰ نے اسے حرم قرار دیا لوگوں نے اسے حرم نہیں بنایا اور اللہ تعالیٰ نے میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی اس میں لڑنا جائز قرار دیا اور ہو سکتا ہے میرے بعد کچھ لوگ اس میں لڑائی کو جائز و حلال سمجھیں تو ان میں سے جو ایسا کرے تو کہو بے شک اسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حلال قرار دیا تمہارے لیے حلال نہیں کیا اور چاہیے کہ حاضر، غایت تک یہ بات پہنچا دے اور اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات نہ فرمائی ہوئی کہ حاضر غائب تک پہنچا دے تو میں تم سے یہ حدیث بیان نہ کرتا عمرو بن سعید نے کہا بے شک تم بوڑھے ہو چکے ہو اور تمہاری عقل زائل ہو چکی ہے میں تمہیں سزا دوں گا انہوں نے فرمایا سنو! اللہ کی قسم ہم ضرور بضرور حق بات کہیں گے اگرچہ تم ہم پر سختی کرو

ایک دوسری سند سے حضرت ابوسعید مقبری، حضرت ابوشریح خزاعی سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کا مفہوم روایت کرتے ہیں جو اس (گزشتہ) حدیث سے پہلے ذکر کی گئی ہے (یعنی حدیث ١٢٢٨)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجون پہاڑ پر کھڑے ہوئے پھر فرمایا اللہ کی قسم! بے شک تم اللہ تعالیٰ کی

اللهُ عَنْهُ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَجُوْنِ ثُمَّ قَالَ وَاللهِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللهِ اِلَى اللهِ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَمَا اُحِلَّتْ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ وَهِيَ بَعْدَ سَاعَتِهَا هٰذِهٖ حَرَامٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

زمین میں سے بہتر (زمین) ہو اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پیاری زمین ہو مجھ سے پہلے کسی کے لیے اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوا اور میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی حلال کیا گیا اور اب اس ساعت کے بعد یہ قیامت تک حرام ہے۔

۱۲۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت محمد بن عمرو سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مَكَّةَ قَتَلَتْ هُذَيْلٌ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ لَيْثٍ بِقَتِيْلٍ كَانَ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ اَهْلِ مَكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ وَاِنَّهَا سَاعَتِيْ هٰذِهٖ حَرَامٌ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا يُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدِهَا۔

حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ مکرمہ کو فتح فرمایا تو ہذیل نے بنو لیث کے ایک شخص کو اپنے ایک مقتول کے بدلے میں جو دورِ جاہلیت میں قتل ہوا تھا، قتل کر دیا فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ سے ہاتھی والوں کو روک دیا اور اپنے رسول اور مومنوں کو ان پر غلبہ دیا اور مجھ سے پہلے اس کو کسی کے لیے حلال نہیں کیا اور نہ ہی میرے بعد یہ حلال ہے اور میرے لئے بھی دن کی ایک ساعت حلال ہوا اور اس وقت یہ حرام ہے اس کے درخت نہ کاٹے جائیں اس کے کانٹے نہ توڑے جائیں اور اس میں گری ہوئی (گم شدہ) چیز بھی وہی اٹھا سکتا ہے جو اس کا اعلان کرے۔

۱۲۳۴ - حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ اَهْلِ مَكَّةَ

حضرت حرب بن شداد، حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ سے ہاتھی کو روکا اور فرمایا اس میں گمشدہ چیز

الْفِيلَ وَقَالَ لَا يُلْتَقَطُ ضَالَّتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ۔

أَفَلَا يَرٰى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخْبَرَ بِهٖ فِي خُطْبَتِهٖ هٰذِهٖ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَحَلَّ لَهُ مَكَّةَ سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ ثُمَّ عَادَتْ حَرَامًا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَوْ كَانَ لَا حَاجَةَ بِهٖ إِلَى الْقِتَالِ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ إِذًا لَكَانَتْ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ وَفِيمَا قَبْلَهَا وَفِيمَا بَعْدَهَا عَلٰى مَعْنًى وَاحِدٍ وَكَانَ حُكْمُهَا فِي تِلْكَ الْأَوْقَاتِ كُلِّهَا حُكْمًا وَّاحِدًا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّمَا أُبِيحَ لَهُ إِظْهَارُ السِّلَاحِ بِهَا لَا غَيْرُ۔

قِيلَ لَهُ وَأَيُّ حَاجَةٍ بِهٖ إِلٰى إِظْهَارِ السِّلَاحِ بِهَا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُّقَاتِلَ بِهٖ أَحَدًا فِيهَا هٰذَا مُحَالٌ عِنْدَنَا وَلَا يَجُوزُ إِظْهَارُ السِّلَاحِ بِهَا إِلَّا وَهُوَ مُبَاحٌ لَّهُ الْقِتَالُ بِهٖ۔

١٢٣٥ - وَقَدْ بَيَّنَ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ فِي حَدِيثِهِ الَّذِي رَوَيْنَا عَنْهُ فِي هٰذَا الْفَصْلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ هٰذَا الْمَعْنٰى فَقَالَ فِيهِ وَإِنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا أَحَلَّ لِيَ الْقِتَالَ فِيهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ أَفَيَجُوزُ لَهُ أَنْ يَّحِلَّ لَهُ قِتَالُ مَنْ هُوَ فِي هُدْنَةٍ مِّنْهُ وَأَمَانٍ هٰذَا لَا يَجُوزُ۔

ثُمَّ قَدْ كَانَ دُخُولُهُ إِيَّاهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دُخُولَ مُحَارِبٍ لَا دُخُولَ اٰمِنٍ لِأَنَّهُ دَخَلَهَا وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ۔

١٢٣٦ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کو صرف وہی اٹھائے جو اس کا اعلان کرے۔

تو کیا یہ شخص نہیں دیکھتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس خطبے میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو دن کی ایک گھڑی حلال کیا پھر قیامت تک اس کی حرمت واپس آگئی اور اگر اس گھڑی آپ کو لڑائی کی ضرورت نہ ہوتی تو اس وقت اس سے پہلے اور اس کے بعد بھی بات ہوتی اور ان تمام اوقات میں اس کا ایک ہی حکم ہوتا۔

اگر کوئی معترض کہے کہ آپ کے لیے صرف ہتھیاروں کو ظاہر کرنا جائز کیا گیا اس کے علاوہ کی اجازت نہ تھی۔

تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ ہتھیاروں کو ظاہر کرنے کی کیا ضرورت تھی اگر آپ (امان کی وجہ سے) کسی سے لڑ نہ سکتے ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے اور وہاں ہتھیاروں کا اظہار اسی لیے جائز ہوا کہ آپ کو لڑنے کی اجازت ملی۔

ہشام بن سعد نے اپنی حدیث میں جسے ہم نے اس فصل میں حضرت ابو سعید مقبری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، یہ معنیٰ بیان کیا ہے انہوں نے اس سلسلے میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لیے دن کی ایک گھڑی اس میں لڑنا جائز کیا تو کیا آپ کے لیے ان لوگوں سے لڑنا جائز ہوگا جنہیں آپ کی طرف سے صلح اور امان حاصل تھی یہ تو جائز نہیں۔

پھر آپ کا دخول مکہ، ایک محارب (لڑنے والے) کے طور پر تھا امن والے کی طرح نہیں کیونکہ آپ داخل ہوئے تو آپ کے سر انور پر خود تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھی جب آپ نے اسے اتارا تو ایک شخص نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ابن خطل ہے جو

marfat.com

وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوْهُ قَالَ مَالِكٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا۔

کعبہ شریف کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے آپ نے فرمایا اس کو قتل کر دو حضرت مالک فرماتے ہیں حضرت ابن شہاب نے فرمایا کہ اس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں نہیں تھے۔

۱۲۳۷ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَقُلْ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا وَقِيْلَ اِنَّهٗ دَخَلَهَا وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

حضرت ابوالولید فرماتے ہیں ہم سے حضرت مالک بن انس نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ نہیں فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن احرام میں نہیں تھے یہ بھی کہا گیا کہ آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر انور پر سیاہ عمامہ تھا۔

۱۲۳۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر انور پر سیاہ عمامہ تھا۔

۱۲۳۹ - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۴۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ مکرمہ میں) داخل ہوئے تو آپ پر سیاہ عمامہ تھا۔

۱۲۴۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيْمٍ الْاَوْدِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

ایک دوسرے طریق سے حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَلَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ اِيَّاهَا غَيْرَ مُحَارِبٍ اِذًا لَّمَا دَخَلَهَا ۔

۱۲۴۲ - وَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ اَحَدُ مَنْ رَوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْلَالَ اللّٰهِ مَكَّةَ لَهٗ كَمَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْفَصْلِ قَدْ مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يَّدْخُلَ الْحَرَمَ غَيْرَ مُحْرِمِيْنَ ۔

۱۲۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ مَّكَّةَ اِلَّا مُحْرِمًا ۔

۱۲۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا عُمْرَةَ عَلَى الْمَكِّيِّ اِلَّا اَنْ يَّخْرُجَ مِنَ الْحَرَمِ فَلَا يَدْخُلُهٗ اِلَّا حَرَامًا فَقِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَاِنْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ مَّكَّةَ قَرِيْبًا قَالَ نَعَمْ يَقْضِيْ حَاجَتَهٗ وَيَجْعَلُ مَعَ قَضَائِهَا عُمْرَةً ۔

۱۲۴۵ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ تَاجِرٌ وَّلَا طَالِبُ حَاجَةٍ اِلَّا وَهُوَ مُحْرِمٌ ۔

کرتے ہیں ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت محارب (ل
والے) نہ ہوتے تو اس میں داخل نہ ہوتے ۔

اور یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ، جو
راویوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ
سے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے مکہ مکرمہ (
لڑائی) کو حلال کیا جیسا کہ ہم نے ان سے اس فصل میں
روایت کیا کہ انہوں نے صحابہ کرام کو مکہ مکرمہ میں غیر محرم
کر داخل ہونے سے منع فرمایا ۔

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص بھی مکہ مکر
میں احرام کے بغیر داخل نہ ہو

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے
فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا
کی پر عمرہ نہیں مگر یہ کہ وہ حرم سے باہر چلا جائے
تو اب احرام کے بغیر داخل نہ ہو حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ
سے قریب نکلے تو بھی ؟ فرمایا ہاں اپنا کام
پورا کرکے اس کے ساتھ عمرہ بھی کرے ۔

حضرت عطاء بن ابی رباح، حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے کہ
کوئی تاجر اور حاجت مند مکہ مکرمہ میں احرام کے
بغیر داخل نہ ہو ۔

فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ إِحْلَالَ اللّٰهِ إِيَّاهَا
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ
لِحَاجَتِهِ إِلَى الْقِتَالِ فِيْهَا لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ۔
فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّنَ النَّاسَ
جَمِيْعًا إِلَّا سِتَّةَ نَفَرٍ۔

۱۲۴۶- وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ
ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ
الْمُفَضَّلِ قَالَ ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ زَعَمَ
السُّدِّيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ
لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَ
امْرَأَتَيْنِ وَقَالَ اقْتُلُوْهُمْ وَإِنْ وَجَدْتُمُوْهُمْ
مُتَعَلِّقِيْنَ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ عِكْرِمَةَ بْنَ أَبِيْ جَهْلٍ
وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ خَطَلٍ وَمُقَيْسَ بْنَ صَبَابَةَ وَ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ سَرْحٍ فَأَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ خَطَلٍ فَأُتِيَ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ
فَاسْتَبَقَ إِلَيْهِ سَعِيْدُ بْنُ حُرَيْثٍ وَعَمَّارُ بْنُ
يَاسِرٍ فَسَبَقَ سَعِيْدٌ عَمَّارًا وَكَانَ أَشَدَّ
الرَّجُلَيْنِ فَقَتَلَهُ وَأَمَّا مُقَيْسُ بْنُ صَبَابَةَ
فَأَدْرَكَهُ النَّاسُ فِي السُّوْقِ فَقَتَلُوْهُ وَأَمَّا
عِكْرِمَةُ بْنُ أَبِيْ جَهْلٍ فَرَكِبَ الْبَحْرَ فَأَصَابَتْهُمْ
رِيْحٌ عَاصِفٌ فَقَالَ أَصْحَابُ السَّفِيْنَةِ لِأَهْلِ السَّفِيْنَةِ أَخْلِصُوْا
فَإِنَّ آلِهَتَكُمْ لَا تُغْنِيْ عَنْكُمْ شَيْئًا هٰهُنَا فَقَالَ
عِكْرِمَةُ وَاللّٰهِ لَئِنْ لَمْ يُنْجِنِيْ فِي الْبَحْرِ إِلَّا
الْإِخْلَاصُ لَمْ يُنْجِنِيْ فِي الْبَرِّ غَيْرُهُ اللّٰهُمَّ
إِنَّ لَكَ عَلَيَّ عَهْدًا إِنْ أَنْتَ أَنْجَيْتَنِيْ مِمَّا
أَنَا فِيْهِ أَنِّيْ آتِيْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ حَتّٰى أَضَعَ يَدِيْ فِيْ يَدِهٖ فَلَأَجِدَنَّهٗ

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حلال قرار دینا لڑائی کی ضرورت کے لیے تھا کسی اور بات کے لیے نہیں
اگر کوئی شخص کہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ آدمیوں کے علاوہ سب کو امن دیا۔

اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرے حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب فتح مکہ کا دن ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مردوں اور دو عورتوں کے علاوہ سب کو امن دیا آپ نے ان کے بارے میں فرمایا ان کو قتل کرو اگرچہ ان کو کعبۃ اللہ کے پردوں کے ساتھ لٹکا ہوا پاؤ وہ حضرت عکرمہ بن ابی جہل، عبداللہ بن خطل، مقیس بن صبابہ، عبداللہ بن سعد بن ابی سرح تھے عبداللہ بن خطل کعبۃ اللہ کے پردوں سے لٹکا ہوا تھا حضرت سعید بن حریث اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما دونوں اس کی طرف بڑھے تو حضرت سعید، حضرت عمار سے سبقت لے گئے اور وہ حضرت عمار سے زیادہ سخت تھے انہوں نے اسے قتل کر دیا مقیس بن صبابہ کو صحابہ کرام نے بازار میں پایا تو قتل کر دیا، عکرمہ بن ابی جہل دریا میں (کشتی پر) سوار ہو گئے ان کشتی والوں پر تیز ہوا آئی تو کشتی والوں نے کہا کہ سب لوگ خالصتاً اللہ تعالیٰ کو یاد کرو تمہارے (جھوٹے) معبود تمہیں یہاں کوئی فائدہ نہ دیں گے عکرمہ نے کہا اللہ کی قسم! اگر اس دریا میں صرف اخلاص ہی نجات دے سکتا ہے تو خشکی میں اس کے علاوہ نجات نہیں اے اللہ! میرا تجھ سے وعدہ ہے اگر مجھے اس حالت سے نجات عطا فرمائے تو میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گا پھر اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ پر رکھ دوں گا تو میں ضرور انہیں معاف کرنے والا کریم پاؤں گا پھر وہ اسلام لائے عبداللہ بن ابی سرح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہاں چھپ گیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو)

عَفْوًا كَرِيْمًا فَاَسْلَمَ قَالَ وَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ سَرْحٍ فَاِنَّهُ اِخْتَبٰى عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ثَلٰثًا كُلُّ ذٰلِكَ نَاْبِيًا فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَمَا كَانَ فِيْكُمْ رَجُلٌ يَقُوْمُ اِلٰى هٰذَا حِيْنَ رَاٰنِيْ كَفَفْتُ يَدِيْ عَنْ بَيْعَتِهٖ فَيَقْتُلَهُ قَالُوْا مَا دَرَيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا فِيْ نَفْسِكَ فَهَلَّا اَوْمَاْتَ اِلَيْنَا بِعَيْنِكَ فَقَالَ اِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِنَبِيٍّ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ خَائِنَةُ عَيْنٍ.

بلایا تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! عبداللہ کو بیعت فرمائیں راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرانور اٹھایا اور اسے تین بار دیکھا ہر مرتبہ نگاہ ہٹالیتے تین بار کے بعد بیعت فرمایا پھر اپنے صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا شخص نہ تھا کہ جب اس نے مجھے دیکھا کہ میں نے اس کی بیعت سے ہاتھ روک لیا وہ اسے قتل کر دیتا انہوں نے عرض کیا ہمیں معلوم نہ ہو سکا کہ آپ کے دل میں کیا ہے ؟ آپ نے اپنی آنکھ سے ہمیں اشارہ کیوں نہ کیا آپ نے فرمایا کسی نبی کے لیے جائز نہیں کہ وہ چور آنکھ سے دیکھے ۔

۱۲۴۷ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

حضرت ابوامیہ فرماتے ہیں ہم سے احمد بن فضل نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قِيْلَ لَهُ هٰذَا مَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَنْ اَظْفَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ.

تو اس معترض کو کہا جائے گا کہ یہ معاملہ اس کے بعد ہوا جب آپ کو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر کامیابی عطا فرمائی ۔

اَلَا يَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ صَالَحَ اَوَّلًا قَدْ كَانَ دَخَلَ فِيْ صُلْحِهٖ ذٰلِكَ هٰؤُلَاءِ السِّتَّةُ النَّفَرُ وَاِنَّ دِمَاءَهُمْ قَدْ حَلَّتْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِاَسْبَابٍ حَدَثَتْ مِنْهُمْ بَعْدَ الصُّلْحِ وَكَذٰلِكَ اَبُوْ سُفْيَانَ اَيْضًا كَانَ فِي الصُّلْحِ.

کیا وہ نہیں دیکھتا کہ جب سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی مرتبہ ان سے مصالحت کی تو اس میں یہ چھ افراد بھی داخل تھے اور اس کے بعد ان کا خون ان اسباب سے حلال ہو گیا جو صلح کے بعد پیدا ہوئے اسی طرح ابوسفیان بھی صلح میں تھے ۔

۱۲۴۸ - ثُمَّ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَتَاهُ بِهِ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُوْ سُفْيَانَ قَدْ اَمْكَنَ اللّٰهُ مِنْهُ بِغَيْرِ عَقْدٍ وَّلَا عَهْدٍ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ

پھر جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ، ابوسفیان کو لے کر آئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے کسی عہد وپیمان کے بغیر اسے آپ کے قابو میں دیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا انکار نہیں فرمایا حتیٰ کہ اس کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان

عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى أجاره العباس بعد ذلك بحقن دمه لجواره وكذلك هبيرة بن أبي وهب المخزومي وابن عمه اللذان كانا لجئا بعد دخول رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة إلى أم هانئ بنت أبي طالب رضي الله عنها فأراد علي بن أبي طالب رضي الله عنه أن يقتلهما وقد كانا دخلا في الصلح الأول ثم قد حلت دماؤهما بعد ذلك بالأسباب التي كانت منهما حتى أجارتهما أم هانئ رضي الله عنها فحرمت بذلك دماؤهما وكذلك من لم يدخل دار أبي سفيان يوم فتح مكة ولا من تغلق عليه بابه قد كان دخل في الصلح الأول على غير اشتراط عليه فيه دخول دار أبي سفيان ولا يغلق باب نفسه عليه ثم حل دمه بعد الصلح الأول بالأسباب التي كانت منه بعد ذلك۔

کو پناہ دی تو ان کی پناہ کی وجہ سے ان کا خون محفوظ ہو گیا اسی طرح ہبیرہ بن ابی وھب مخزومی اور اس کے چچا زاد بھائی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بعد حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے پناہ دی پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کو قتل کرنے کا ارادہ فرمایا یہ دونوں پہلی صلح میں داخل تھے پھر ان اسباب کی وجہ سے جو ان سے صادر ہوئے ان کا خون حلال ہو گیا حتی کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے ان کو پناہ دی اس سے ان کا خون حرام ہو گیا اسی طرح فتح مکہ کے دن جو آدمی حضرت ابوسفیان کے گھر داخل نہ ہوا یا جس نے اپنا دروازہ بند نہ کیا تھا تو وہ حضرت ابوسفیان کے گھر میں داخل ہونے یا اپنا دروازہ بند کرنے کی شرط کے بغیر صلح میں داخل تھا پھر صلح اول کے بعد ان اسباب کی وجہ سے جو اس کی طرف سے پائے گئے اس کا خون حلال ہو گیا۔

۱۲۴۹- فدل لنا بما حدثنا إسحاق بن إبراهيم بن يونس البغدادي قال ثنا محمد بن منصور الطوسي قال ثنا يعقوب بن إبراهيم بن سعد قال ثنا أبي عن أبي إسحاق قال حدثني سعيد عن عبد الله بن أبي السفر عن الشعبي عن عبد الله بن مطيع بن الأسود عن أبيه وكان اسمه العاص فسماه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مطيعا قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حين أمر بقتل هؤلاء الرهط يقول لا تغزى مكة بعد اليوم أبدا ولا يقتل رجل من قريش صبرا بعد العام۔

اسحق بن ابراہیم کی روایت بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے وہ یوں ہے حضرت عبداللہ بن مطیع بن اسود اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ان کا نام عاص تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام مطیع رکھا فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا جس وقت آپ نے مکہ مکرمہ میں اس گروہ کے قتل کا حکم دیا تو فرمایا آج کے بعد مکہ مکرمہ میں کبھی بھی لڑائی نہیں ہوگی اور اس سال کے بعد قریش میں سے کوئی شخص بھی قید کر کے قتل نہیں کیا جائے گا۔

---

marfat.com

فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ غَزْوُهَا فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ بِخِلَافِ فِيْمَا بَعْدَهٗ مِنَ الْاَعْوَامِ وَفِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ لَا اَمَانَ لِاَهْلِهَا فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ لِاَنَّهٗ لَا تُغْزٰى مَنْ هُوَ فِيْ اَمَانٍ وَقَوْلُهٗ لَا يُقْتَلُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ صَبْرًا بَعْدَ ذٰلِكَ الْعَامِ لِذٰلِكَ ۔

وَفِيْمَا رَوَيْنَا وَذَكَرْنَا مِنَ الْاٰثَارِ وَكَشَفْنَا مِنَ الدَّلَائِلِ مَا تَقُوْمُ الْحُجَّةُ بِهٖ فِيْ كَشْفِ مَا اخْتَلَفْنَا فِيْهِ وَاِيْضَاحِ فَتْحِ مَكَّةَ اَنَّهٗ عَنْوَةٌ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ ۔

۱۲۵۰ - وَلَقَدْ رُوِيَ فِيْ اَمْرِ مَكَّةَ مَا يَمْنَعُ اَنْ يَكُوْنَ صُلْحًا مَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَقَدْ اَظْهَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْلَامَ فَاَسْلَمَ اَهْلُ مَكَّةَ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ حَتّٰى اَنْ كَانَ لَيَقْرَاُ بِالسَّجْدَةِ وَيَسْجُدُ فَيَسْجُدُوْنَ فَمَا يَسْتَطِيْعُ بَعْضُهُمْ اَنْ يَسْجُدَ مِنَ الزِّحَامِ وَضِيْقِ الْمَكَانِ لِكَثْرَةِ النَّاسِ حَتّٰى قَدِمَ رُءُوْسُ قُرَيْشٍ الْوَلِيْدُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ وَاَبُوْ جَهْلٍ وَغَيْرُهٗ فَكَانُوْا بِالطَّائِفِ فِيْ اَرَاضِيْهِمْ فَقَالَ اَتَدَعُوْنَ دِيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَفَرُوْا ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّ اِسْلَامَ اَهْلِ مَكَّةَ قَدْ كَانَ تَقَدَّمَ وَاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ فَكَيْفَ

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس سال کا غزوہ آئندہ سالوں کے برخلاف تھا اور اس میں اس بات پر بھی دلیل پائی جاتی ہے کہ اس سال اہل مکہ کے لیے امان نہیں تھی کیونکہ جو شخص امان میں ہو اس سے لڑائی نہیں کی جاتی اور آپ کا ارشاد گرامی کہ اس سال کے بعد کسی قریشی کو قید کر کے قتل نہیں کیا جائے گا اس کا مطلب بھی یہی تھا ۔

جو روایات ہم نے نقل کی ہیں اور دلائل واضح کئے ہیں انہوں نے اس اختلاف کو کھول کر بیان کر دیا اور اس بات کی وضاحت کر دی کہ مکہ مکرمہ بطور غلبہ فتح ہوا ۔ اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے ۔

مکہ مکرمہ کے مسئلہ میں صلح کے خلاف یہ حدیث مروی ہے

حضرت مسور بن مخرمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کو ظاہر فرمایا پس اہل مکہ نے اسلام قبول کیا اور یہ بات نماز کے فرض ہونے سے پہلے کی ہے حتیٰ کہ آپ آیت سجدہ پڑھتے اور سجدہ کرتے تو وہ بھی سجدہ کرتے اور لوگوں کی کثرت کے باعث اور جگہ کی قلت کے سبب ان میں سے بعض سجدہ نہیں کر سکتے تھے یہاں تک کہ قریش کے سردار ولید بن مغیرہ اور ابوجہل وغیرہ آئے اور وہ طائف میں اپنی زمینوں پر گئے ہوئے تھے تو وہ کہنے لگا کیا تم ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دین کو مانتے ہو چنانچہ انہوں نے انکار کر دیا ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں یہ بات ہے کہ اہل مکہ پہلے اسلام لائے پھر انہوں نے کفر کیا تو کیسے جائز تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف

marfat.com

يَجُوزُ أَنْ يُؤْمِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَوْمًا مُرْتَدِّيْنَ بَعْدَ قُدْرَتِهٖ عَلَيْهِمْ هٰذَا لَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ جَمِيْعًا أَنَّ الْمُرْتَدَّ يُحَالُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الطَّعَامِ إِلَّا مَا يَقُوْمُ بِنَفْسِهٖ وَأَنَّهٗ يُحَالُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ سَعَةِ الْعَيْشِ وَالتَّصَرُّفِ فِيْ أَرْضِ اللّٰهِ حَتّٰى يُرَاجِعَ دِيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى أَوْ يَأْبٰى ذٰلِكَ فَيَمْضِيْ عَلَيْهِ حُكْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَإِنَّهٗ لَوْ سَأَلَ الْإِمَامَ أَنْ يُؤْمِنَهٗ عَلٰى أَنْ يُقِيْمَ مُرْتَدًّا آمِنًا فِيْ دَارِ الْإِسْلَامِ أَنَّ الْإِمَامَ لَا يُجِيْبُهٗ إِلٰى ذٰلِكَ وَلَا يُعْطِيْهِ مَا سَأَلَ فَفِيْ ثُبُوْتِ مَا ذَكَرْنَا مِنْ إِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى مَا وَصَفْنَا دَلِيْلٌ صَحِيْحٌ وَحُجَّةٌ قَاطِعَةٌ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُؤَمِّنْ أَهْلَ مَكَّةَ بَعْدَ قُدْرَتِهٖ عَلَيْهِمْ وَظَفَرِهٖ بِهِمْ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

سے جائز نہیں حالانکہ اس بات پر اجماع ہے کہ مرتد کے طعام میں رکاوٹ ڈالی جائے البتہ جتنا وہ کھا سکے (اتنا اسے دیا جائے) عیش عشرت اور زمین میں تصرف کرنے پر پابندی لگائی جائے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف لوٹ آئے یا اس کا انکار کر دے پھر اس پر اللہ تعالیٰ کا حکم جاری ہوگا (قتل کیا جائے گا) اگر وہ مسلمان بادشاہ سے سوال کرے کہ وہ اسے حالتِ ارتداد میں ہی دارالاسلام کے اندر امن دے تو بادشاہ اس کی بات نہ مانے اور اس کا مطالبہ پورا نہ کرے جو کچھ ہم نے مسلمانوں کے اجماع کے سلسلے میں ذکر کیا ہے اس پر واضح اور قطعی دلیل پائی جاتی ہے وہ یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ پر قدرت حاصل کرنے اور فتح پانے کے بعد ان کو امن نہیں دیا۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر جانتا ہے۔

marfat.com

كِتَابُ الْبُيُوعِ

خرید وفروخت کا بیان

بَابُ بَيْعِ الشَّعِيْرِ بِالْحِنْطَةِ مُتَفَاضِلًا

١٢٥١ـ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ أَرْسَلَ غُلَامًا لَهُ بِصَاعٍ مِنْ قَمْحٍ فَقَالَ لَهُ بِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ شَعِيْرًا فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَأَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةً بَعْضَ صَاعٍ فَلَمَّا جَاءَ مَعْمَرًا أَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ مَعْمَرٌ لِمَ فَعَلْتَ انْطَلِقْ فَرُدَّهُ وَلَا تَأْخُذْ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَإِنِّيْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيْرُ قِيْلَ لَهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِثْلَهُ قَالَ إِنِّيْ أَخَافُ أَنْ يُضَارِعَهُ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَلَّدُوْهُ وَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ بَيْعُ الْحِنْطَةِ بِالشَّعِيْرِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِبَيْعِ الْحِنْطَةِ بِالشَّعِيْرِ مُتَفَاضِلًا مِثْلَيْنِ

گندم کے بدلے جو، کمی زیادتی کے سات[ھ] بیچنا

حضرت بسر بن سعید، حضرت معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے غلام کو گندم کا ایک صاع دے کر بھیجا پھر فرمایا کہ اس کے بدلے جو خرید لا[ؤ] غلام گیا اور ایک صاع سے زائد جو لایا حضرت معمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر اس نے بتایا تو حضرت معمر نے فرمایا تم نے ایسا کیوں کیا اسے واپس کرو اور برابر برابر لو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ نے فرمایا غلہ، غلہ کے بدلے برابر برابر ہو اور ان دنوں ہمارا غلہ، جو تھا ان سے کہا گیا کہ یہ اس کی مثل نہیں تو فرمایا مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ یہ اس کے مشابہ ہو۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس حدیث کی طرف گئی ہے انہوں نے اس کو اپناتے ہوئے فرمایا کہ گندم کو جو کے بدلے صرف برابر برابر ہی بیچ سکتے ہیں لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ گندم کو جو کے بدلے کمی زیادتی کے ساتھ ایک مثل کے

marfat.com

بِمِثْلٍ اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ۔
وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فِى الْحَدِيْثِ الَّذِىْ احْتَجُّوْا بِهٖ عَلَيْهِمْ مَعْمَرًا اَخْبَرَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَسْمَعُهٗ يَقُوْلُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ ثُمَّ قَالَ مَعْمَرٌ وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيْرَ فَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ بِقَوْلِهِ الَّذِىْ حَكَاهُ عَنْهُ مَعْمَرٌ الطَّعَامَ الَّذِىْ كَانَ طَعَامَهُمْ يَوْمَئِذٍ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ عَلَى الشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ فَلَا يَكُوْنُ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ شَيْءٌ مِنْ ذِكْرِ الْحِنْطَةِ بِالشَّعِيْرِ مِمَّا ذُكِرَ فِيْهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا هُوَ مَذْكُوْرٌ عَنْ مَعْمَرٍ مِنْ رَاْيِهٖ وَمِنْ تَاْوِيْلِهٖ مَا كَانَ سَمِعَ مِنَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَرٰى اَنَّهٗ قِيْلَ لَهٗ فَاِنَّهٗ لَيْسَ مِثْلَهٗ اَوْ لَيْسَ مِنْ نَوْعِهٖ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ قَالَهٗ وَكَانَ جَوَابُهٗ لَهٗ اِنِّىْ اَخْشٰى اَنْ يُضَارِعَ كَاَنَّهٗ خَافَ اَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِىْ سَمِعَهٗ يَقُوْلُهٗ وَهُوَ مَا ذَكَرْنَا فِىْ حَمْلِهٖ اِيَّاهُ عَلَى الْاَطْعِمَةِ كُلِّهَا فَتَوَقّٰى ذٰلِكَ وَتَنَزَّهَ عَنْهُ لِلرَّيْبِ الَّذِىْ وَقَعَ فِىْ قَلْبِهٖ مِنْهُ فَلَمَّا انْتَفٰى اَنْ يَكُوْنَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ حُجَّةٌ لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ عَلٰى صَاحِبِهٖ نَظَرْنَا هَلْ فِىْ غَيْرِهٖ مَا يَدُلُّنَا عَلٰى حُكْمِ ذٰلِكَ كَيْفَ هُوَ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ ۔

۱۱۵۴۔ فَاِذَا عَلِىُّ بْنُ شَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

بدلے دو مثل یا زیادہ بیچنے میں کوئی حرج نہیں ۔

پہلے قول والوں نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے انہوں نے ان کے خلاف اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت معمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی کہ وہ آپ سے سُن رہے تھے آپ نے فرمایا کہ غلے کے بدلے غلہ برابر برابر ہو پھر حضرت معمر نے فرمایا کہ ان دنوں ہمارا غلہ جَو تھے تو ممکن ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے جو حضرت معمر نے آپ سے روایت کیا وہ غلہ مراد ہو جو ان دنوں تھا تو جَو کی جَو سے بیع مراد ہوئی لحاظہ اس حدیث میں جَو کے بدلے گندم کی بیع کے بارے میں کچھ بھی مذکور نہیں جو کچھ مذکور ہے وہ حضرت معمر رضی اللہ عنہ کی اپنی رائے ہے اور جو کچھ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا اس کی تاویل ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ان سے کہا گیا یہ اس کی مثل نہیں یا اس کی نوع سے نہیں تو انہوں نے اس بات کا انکار نہیں فرمایا ان کا جواب تھا کہ مجھے اس کے مشابہ ہونے کا خوف ہے گویا ان کو اس بات کا ڈر تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی میں جسے انہوں نے سُنا اور ہم نے بیان کیا تمام غلے مراد نہ ہوں تو وہ محض شک کی وجہ سے جو ان کے دل میں پیدا ہوا اس سے بچتے تھے جب اس حدیث میں کسی ایک گروہ کے لیے دلیل کی نفی ہو گئی تو ہم نے دوسری روایات کو دیکھا کہ کیا ان میں اس کے حکم پر کوئی دلیل ہے کہ وہ کیسا ہے ؟

تو حضرت ابوالاشعث، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! تم نے نئے قسم کے سودے جاری کیے جن کو میں نہیں جانتا بے شک سونا، سونے کے بدلے برابر

marfat.com

أَنَّهُ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ قَدْ أَحْدَثْتُمْ بُيُوعًا لَا أَدْرِي مَا هِيَ وَإِنَّ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ تِبْرُهُ وَعَيْنُهُ وَالْفِضَّةَ وَزْنًا بِوَزْنٍ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةُ أَكْثَرُهُمَا يَدًا بِيَدٍ لَا يَصْلُحُ نَسِيئًا وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ حَتَّى عَدَّ الْمِلْحَ مِثْلًا بِمِثْلٍ مَنْ زَادَ وَاسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْبَى۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِ قَدْ خَالَفَ مَعْمَرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فِيمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ هٰذَا الْكَلَامُ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَرَجُلٍ آخَرَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَلَا الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ يَدًا بِيَدٍ وَلٰكِنْ بِيعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ قَالَ وَنَقَصَ أَحَدُهُمَا التَّمْرَ بِالْمِلْحِ وَزَادَ الْآخَرُ مَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى۔

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

برابر ہو اس کی ڈلی ہو یا سکہ، چاندی، چاندی کے بدلے اس کی ڈلی ہو یا سکہ، سونے کو چاندی کے بدلے یوں بیچنے میں کوئی حرج نہیں کہ چاندی زیادہ ہو لیکن نقد ہو ادھار صحیح نہیں گندم، گندم کے بدلے ایک مُد ایک مُد کے بدلے، نقداً ہو جَو، جَو کے بدلے ایک مُد، ایک مُد کے بدلے ہو اور نقد ہو گندم کے بدلے جَو اس طرح بیچا کہ جو زیادہ ہوں ہاتھوں ہاتھ (نقد) صحیح ہے ادھار صحیح نہیں کھجور، کھجور کے بدلے حتیٰ کہ آپ نے نمک کو شمار کیا کہ برابر جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سُودی کاروبار کیا۔

حضرت امام ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ہیں جو حضرت معمر رضی اللہ عنہ کے اس موقف کی مخالفت کر رہے ہیں جو ہم نے پہلی حدیث کے ضمن میں ان سے نقل کیا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ بات روایت کی ہے۔

حضرت محمد بن سیرین، حضرت مسلم بن یسار اور ایک دوسرے شخص سے اور وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے گندم کو گندم کے بدلے جَو کو جَو کے بدلے، کھجور کو کھجور کے بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے برابر بیچو لیکن سونے کو چاندی کے بدلے، چاندی کو سونے کے بدلے، گندم کو جَو کے بدلے، جَو کو گندم کے بدلے، کھجور کو نمک کے بدلے اور نمک کو کھجور کے بدلے نقداً جیسے چاہو بیچو کھجور اور نمک میں سے ایک چیز کم ہو اور دوسری زیادہ ہو تو جائز ہے (ایک جنس کی اشیاء میں) جو زیادہ دے یا زیادہ لے اس نے سُودی کاروبار کیا۔

حضرت وہیب، حضرت ایوب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبَايَعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْحِنْطَةَ بِالْحِنْطَةِ وَلَا الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى وَلَكِنْ بِيعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْحِنْطَةَ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ۔

حضرت ابوالاشعث فرماتے ہیں میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا
سونے کے بدلے
سونا، چاندی کے بدلے چاندی، کھجور کے بدلے کھجور گندم کے بدلے گندم جَو کے بدلے جَو اور نمک کے بدلے نمک کو برابر برابر بیچو جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سُودی کاروبار کیا البتہ سونے کو چاندی کے بدلے، گندم کو جَو کے بدلے، کھجور کو نمک کے بدلے ہاتھوں ہاتھ (نقداً) جیسے چاہو بیچ سکتے ہو۔

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُبَاعَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ تِبْرُهُ وَعَيْنُهُ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ وَالْفِضَّةُ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَذَكَرَ الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ كَيْلًا بِكَيْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الشَّعِيرِ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ وَالشَّعِيرُ أَكْثَرُهُمَا

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کا ٹکڑا اور سکہ سونے کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا مگر یہ کہ دونوں کا وزن برابر ہو، چاندی کا ٹکڑا اور اس کا سکہ چاندی کے بدلے بھی برابر برابر وزن ہو آپ نے جَو کے بدلے جَو کھجور کے بدلے کھجور، نمک کے بدلے نمک کا ذکر فرمایا کہ پیمانہ، پیمانہ کے برابر ہو جس نے زیادہ دیا یا زیادہ کیا اس نے سُود کمایا جَو کو گندم کے بدلے ہاتھوں ہاتھ یوں بیچنا کہ جو زیادہ ہوں اس سے کوئی حرج نہیں۔

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

حضرت ابوقلابہ، حضرت ابوالاشعث سے وہ حضرت عبادہ بن صامت سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ

حضرت محمد بن سیرین، حضرت مسلم بن یسار اور ایک دوسرے شخص سے روایت کرتے ہیں ان دونوں نے بیان

قَالَ ثنا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَذَكَرَ آخَرَ حَدَّثَاهُ اَوْحَدَّثَنَا قَالَ جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَ مُعَاوِيَةَ فِي كَنِيْسَةٍ اَوْ بِيْعَةٍ فَحَدَّثَ عُبَادَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَلَا الشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ قَالَ اَحَدُهُمَا وَلَمْ يَقُلِ الْآخَرُ قَالَ عُبَادَةُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَبِيْعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا -

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبَاحَةُ بَيْعِ الشَّعِيْرِ بِالْحِنْطَةِ مِثْلَيْنِ بِمِثْلٍ فَقَدْ ثَبَتَ الْقَوْلُ بِذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ ثُمَّ الْتَمَسْنَا حُكْمَ ذٰلِكَ بَعْدُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لِنَعْلَمَ كَيْفَ هُوَ فَرَأَيْنَا اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ مِنَ الْحِنْطَةِ كَمْ هِيَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ نِصْفُ صَاعٍ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ مُدٌّ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ فَكَانَ الَّذِيْنَ جَعَلُوْهَا مِنَ الْحِنْطَةِ نِصْفَ صَاعٍ يَجْعَلُوْنَهَا مِنَ الشَّعِيْرِ صَاعًا وَكَانَ الَّذِيْنَ جَعَلُوْهَا مِنَ الْحِنْطَةِ مُدًّا يَجْعَلُوْنَهَا مِنَ الشَّعِيْرِ مُدَّيْنِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِاَسَانِيْدِهٖ عَنْهُمْ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهُمَا نَوْعَانِ مُخْتَلِفَانِ لِاَنَّهُمَا لَوْ كَانَا مِنْ نَوْعٍ وَاحِدٍ اِذًا لَا يُجْزِيْ مِنْ اَحَدِهِمَا مَا يُجْزِيْ مِنَ الْآخَرِ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اِنَّهٗ اِنَّمَا زِيْدَ فِي الشَّعِيْرِ

کیا کہ حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما عیسائیوں کی ایک عبادت گاہ میں جمع ہوئے (کنیسہ اور بیعہ یہودیوں کے عبادت خانہ یا عیسائیوں کے گرجے کو کہتے ہیں) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے چاندی کو چاندی کے بدلے، گندم کو گندم کے بدلے، جَو کو جو کے بدلے، کھجور کو کے بدلے، نمک کو نمک کے بدلے برابر برابر بیچو ان میں سے ایک راوی نے فرمایا اور دوسرے نے نہیں کہا کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم د کہ ہم سونے کو چاندی کے بدلے، گندم کو جو کے بدلے اور جو کو گندم کے بدلے ہاتھوں ہاتھ جس طرح چاہیں بیچ سکتے

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات میں جو کی گند کے بدلے دو مثل کی ایک مثل کے ساتھ بیع کا جواز روایات کے طریقے پر یہ بات ثابت ہوگئی پھر ہم نے غور و فکر طریقے پر اس کا حکم تلاش کیا کہ وہ کیا ہے؟ تو ہم نے دیکھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کفارہ قسم کے سلسلے میں گندم کے بارے میں اختلاف کیا کہ وہ کس قدر ہے بعض نے فرمایا ہر مسکین کے لیے نصف صاع ہے اور بعض نے فرمایا کہ ہر مسکین کے لیے ایک مُد ہے جنہوں نے نصف صاع گندم کو کفارہ قرار دیا وہ جو سے ایک صاع مقرر کرتے ہیں اور جو لوگ ایک مُد گندم سے حکم کرتے ہیں وہ دو مُد کو کفارہ قرار دیتے ہیں یہ بات ہم دوسرے مقام پر سند کے ساتھ ذکر کر چکے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں الگ الگ نوع ہیں کیونکہ اگر یہ ایک ہی نوع سے ہوتیں تو ایک سے جس قدر کفایت کرتی وہی مقدار دوسری سے بھی کافی ہوتی ۔ اگر کوئی کہے کہ گندم کے مقابلے میں جَو کو اس لیے زیادہ

عَلٰى مَا جُعِلَ فِي ذٰلِكَ مِنَ الْحِنْطَةِ لِغَلَاءِ الْحِنْطَةِ وَاتِّسَاعِ الشَّعِيْرِ فَالْجَوَابُ لَهُ فِي ذٰلِكَ اِنَّا رَاَيْنَا مَا يُعْطٰى مِنْ جَيِّدِ الْحِنْطَةِ وَمِنْ رَدِيِّهَا فِي كَفَّارَةِ الْاَيْمَانِ سَوَاءً وَكَذٰلِكَ الشَّعِيْرُ اَلَا تَرٰى مَنْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ فَاَعْطٰى كُلَّ مِسْكِيْنٍ نِصْفَ مُدٍّ يُسَاوِي نِصْفَ صَاعٍ اَنَّ ذٰلِكَ لَا يُجْزِئُهُ مِنْ نِصْفِ صَاعٍ وَلَا مِنْ مُدٍّ فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ وَكَانَ الشَّعِيْرُ يُؤَدّٰى مِنْهُ فِي كَفَّارَةِ الْاَيْمَانِ مِثْلُ مَا يُؤَدّٰى مِنَ الْحِنْطَةِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهُ نَوْعٌ خِلَافُ الْحِنْطَةِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنْ لَا بَاْسَ بِبَيْعِهِ بِالْحِنْطَةِ مِثْلَيْنِ بِمِثْلٍ وَاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَاَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ ۔

بَابُ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ

۱۲۵۹ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا وَاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ اَنَّ زَيْدًا اَبَا عَيَّاشٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ سَعْدًا عَنِ السُّلْتِ بِالْبَيْضَاءِ فَقَالَ سَعْدٌ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْاَلُ عَنِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ فَقَالَ اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا جَفَّ فَقَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَلَا اِذًا وَكَرِهَهُ ۔

۱۲۶۰ - حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ زَيْدٍ اَبِي عَيَّاشٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا

رکھا گیا کہ گندم بھاری ہوتی ہے جبکہ جَو ہلکے ہوتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ قسم کے کفارہ میں عمدہ اور ردی دونوں قسم کی گندم برابر برابر ہو جاتی ہے اسی طرح جَو کا حکم ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ جس پر قسم کا کفارہ واجب ہو جائے اور وہ ہر مسکین کو نصف مُد دے جو نصف صاع کے برابر ہو تو یہ نصف صاع کی جگہ کفایت نہیں کرے گی اور نہ ایک مُد کی جگہ کافی ہو گی تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ بھی اسی طرح ہے اور قسموں کے کفاروں میں جَو اسی طرح ادا کئے جاتے تھے جس طرح گندم سے کفارہ ادا ہوتا تھا اس سے ثابت ہوا کہ یہ (جَو) گندم کے خلاف نوع ہے تو اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ایک مثل گندم کے بدلے دو مثل یا زائد جَو بیچے جا سکتے ہیں یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

چھوہاروں کے بدلے کھجور کی بیع

حضرت ابوعیاش خبر دیتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے گندم کو جَو کے بدلے بیچنے کے بارے میں پوچھا تو حضرت سعد نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ سے چھوہاروں کے بدلے کھجور کی بیع کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا کیا کھجور خشک ہو کر کم ہو جاتی ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا تو پھر یہ جائز نہیں اور آپ نے ناپسند فرمایا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے فرمایا پھر انہوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ایک

marfat.com

الحديث فقلدوه وجعلوه اصلا ومنعوا به بيع الرطب بالتمر وممن ذهب الى ذلك ابو يوسف ومحمد بن الحسن رحمة الله عليهما۔

وخالفهم في ذلك اخرون فجعلوا الرطب والتمر نوعا واحدا واجازوا بيع كل واحد منهما بصاحبه مثلا بمثل وكرهوه نسيئة فاعتبرنا هذا الحديث الذي احتج به عليهم مخالفهم هل دخله شيء۔

١٢٦١۔ فاذا ابن ابي داود قد حدثنا قال ثنا يحيى بن صالح الوحاظي قال ثنا معاوية بن سلام عن يحيى بن ابي كثير عن عبد الله بن يزيد ان زيدا ابا عياش اخبره عن سعد بن ابي وقاص ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الرطب بالتمر نسيئة هذا اصل الحديث فيه ذكر النسيئة زاده يحيى بن ابي كثير على مالك بن انس فهو اولى وقد روى هذا الحديث ايضا غير عبد الله بن يزيد على مثل ما رواه يحيى بن ابي كثير ايضا۔

١٢٦٢۔ حدثنا يونس قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرنا عمرو بن الحارث عن بكير بن عبد الله حدثه عن عمران بن ابي انس ان مولى لبني مخزوم حدثه انه سال سعد بن ابي وقاص عن الرجل يسلف الرجل الرطب بالتمر الى اجل فقال سعد نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن هذا۔

فهذا عمران بن ابي انس وهو رجل متقدم معروف قد روى هذا الحديث كما رواه يحيى فكان ينبغي في تصحيح معاني الاثار ان يكون حديث عبد الله

جماعت اسی حدیث کی طرف گئی ہے انہوں نے اس پر عمل کرتے ہوئے اسے اصل قرار دیا اور چھوہاروں کے بدلے تر کھجور کی بیع کو منع کیا حضرت امام ابویوسف اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ بھی ان حضرات میں شامل ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کھجور اور چھوہارے کو ایک قسم قرار دیا اور ان میں سے ہر ایک کو دوسری کے بدلے میں برابر برابر بیچنا جائز قرار دیا لیکن ادھار کے طور پر نا جائز کہا ہے پس ہم نے دیکھا کہ ان مخالفین نے جس حدیث سے استدلال کیا ا... کوئی اور بات داخل ہے۔

تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوہاروں کے بدلے کھجوروں کو بطور ادھار بیچنے سے منع فرمایا تو اس حدیث کی اصل یہ ہے اور اس میں ادھار کا ذکر ہے یحییٰ بن ابی کثیر (اس حدیث کے راوی) نے مالک بن انس (پہلی حدیث کے راوی) کی نسبت اضافہ کے ساتھ بیان کیا اور یہ اولیٰ ہے اسے عبد اللہ بن یزید کے علاوہ حضرات نے بھی یحییٰ بن ابی کثیر کی مثل روایت کیا ہے۔

حضرت عمران بن ابی انس جو بنو مخزوم کے آزاد کردہ غلام ہیں بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو کسی کو ایک میعاد پر چھوہاروں کے بدلے کھجوریں دیتا ہے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔

تو یہ حضرت عمران بن ابی انس ہیں جو مقدم اور معروف ہیں انہوں نے حضرت یحییٰ کی روایت کی طرح روایت کیا تو معانی احادیث کی تصحیح کا تقاضا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن یزید کی مختلف فیہ روایت اٹھ جائے اور حضرت عمران کی یہ روایت

بن يزيد لما اختلف عنه فيه ان يرتفع و يثبت حديث عمران هذا ميكون هذا النهي الذي جاء في حديث سعد هذا انما هو لعلة النسيئة لا لغير ذلك فهذا سبيل هذا الباب من طريق تصحيح الآثار۔

وأما وجهه من طريق النظر فانا قد رأيناهم لا يختلفون في بيع الرطب بالرطب مثلا بمثل انه جائز وكذلك التمر بالتمر مثلا بمثل وان كانت في احدهما رطوبة ليست في الآخر وكل ذلك ينقص اذا بقي نقصانا مختلفا ويجف فلم ينظروا الى ذلك في حال الجفوف فيبطلوا البيع به بل نظروا الى حاله في وقت وقوع البيع فعملوا على ذلك ولم يراعوا ما يؤول اليه بعد ذلك من جفوف ونقصان فالنظر على ذلك ان يكون كذلك الرطب بالتمر ينظر الى ذلك في وقت وقوع البيع ولا ينظر الى ما يؤول اليه من تغير وجفوف وهذا قول ابي حنيفة رحمة الله عليه وهو النظر عندنا۔

ثابت رہے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں جو نہی آئی ہے وہ ادھار کی وجہ سے ہوگی کسی اور وجہ سے نہیں معانی روایات کی تصحیح کے طور پر اس باب کا بیان یہ ہے۔

اور غور و فکر کے طور پر اس کا بیان یوں ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کھجوروں کو کھجوروں کے بدلے برابر برابر بیچنے کے جواز میں فقہاء کرام کا کوئی اختلاف نہیں اسی طرح چھوہاروں کو چھوہاروں کے بدلے برابر بیچنا بھی جائز ہے اگرچہ ان میں سے ایک میں رطوبت ہے جو دوسری میں نہیں ہے ان میں سے ہر ایک باقی رہنے اور خشک ہونے کی وجہ سے کچھ نہ کچھ کم ہو جاتی ہے لیکن انہوں نے خشکی کی حالت میں اس بات کا لحاظ کر کے بیع کو باطل نہیں کیا بلکہ انہوں نے سودا ہوتے وقت کی حالت کو دیکھا اور اس پر عمل کیا مستقبل میں اس کے خشک یا کم ہو جانے کو مدنظر نہیں رکھا تو قیاس کا تقاضا ہے کہ کھجوروں اور چھوہاروں کا بھی یہی حکم ہو بیع کے وقت ان کو دیکھا جائے اور مستقبل میں تبدیلی یا خشکی کا لحاظ نہ کیا جائے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۴۳ تلقي الجلب

باہر جا کر سوداگروں سے ملنا

۱۲۶۳- حدثنا الربيع بن سليمان المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابو الاحوص قال انا سماك عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تستقبلوا السوق ولا يتلقى بعضكم لبعض۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بازار سے آگے نہ بڑھو اور نہ ہی تم میں سے کوئی دوسرے سے (بازار میں آنے سے پہلے) ملاقات کرے۔

۱۲۶۴- وحدثنا روح بن الفرج قال ثنا يوسف ابن عدي قال ثنا ابو الاحوص قال

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ

ثنا سماك عن عكرمة عن ابن عباس رضي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تستقبلوا السوق۔

وسلم نے فرمایا بازار سے آگے نہ بڑھو

١٢٦٥۔ حدثنا محمد بن عمرو بن يونس قال اخبرنا عبد الله بن نمير عن عبيد الله عمر عن نافع عن ابن عمر رض قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتلقى السلع حتى تدخل الاسواق۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سودا بیچنے والوں کے بازار میں داخل ہونے سے پہلے ان سے ملاقات کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

١٢٦٦۔ حدثنا فهد قال اخبرنا ابو بكر بن ابي شيبة قال ثنا ابن نمير فذكر باسناده مثله۔

حضرت ابوبکر بن ابی شیبہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابن نمیر نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٢٦٧۔ حدثنا علي بن عبد الرحمن قال اخبرنا علي بن الجعد قال اخبرنا صخر بن جويرية عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تتلقوا البيوع

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سودا بیچنے والوں (کے بازار میں پہنچنے سے پہلے ان) سے ملاقات نہ کرو۔

١٢٦٨۔ وحدثنا محمد بن عزيز الايلي قال اخبرنا سلامة بن روح عن عقيل عن نافع عن ابن عمر رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان يتلقى السلع حتى يهبط بها الاسواق۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک سوداگر بازار میں اتر نہ جائیں ان سے ملاقات نہ کی جائے۔

١٢٦٩۔ حدثنا نصر بن مرزوق قال اخبرنا اسد قال ثنا ابن ابي ذئب عن مسلم الخياط عن ابن عمر رض قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتلقى الركبان۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواروں (سودا لانے والوں) سے ملاقات کرنے سے منع فرمایا۔

١٢٧٠۔ حدثنا احمد بن داود قال ثنا يعقوب بن حميد قال ثنا عبد العزيز بن محمد عن داود بن صالح بن دينار عن ابيه عن ابي سعيد رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تلقوا شيئا من البيع حتى يقدم سوقكم۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوداگروں سے (آگے جاکر) نہ ملو یہاں تک کہ سودا تمہارے بازار میں آجائے۔

١٢٧١۔ وحدثنا حسين بن نصر قال ثنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نُهِينَا اَوْ نُهِيَ عَنِ التَّلَقِّي۔

۱۲۷۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثنا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثنا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ۔

۱۲۷۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثنا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَاحْتَجَّ قَوْمٌ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا مَنْ تَلَقّٰى شَيْئًا قَبْلَ دُخُوْلِهِ السُّوْقَ ثُمَّ اشْتَرَاهُ فَشِرَاؤُهُ بَاطِلٌ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا كُلُّ مَدِيْنَةٍ يَضُرُّ التَّلَقِّي بِاَهْلِهَا فَالتَّلَقِّي فِيْهَا مَكْرُوْهٌ وَالشِّرَاءُ جَائِزٌ وَكُلُّ مَدِيْنَةٍ لَا يَضُرُّ التَّلَقِّي بِاَهْلِهَا فَلَا بَاْسَ بِالتَّلَقِّي فِيْهَا۔

۱۲۷۴۔ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَلَقَّى الرُّكْبَانَ فَنَشْتَرِي مِنْهُمُ الطَّعَامَ جِزَافًا فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَبِيْعَهُ حَتّٰى نُحَوِّلَهُ مِنْ مَكَانِهِ اَوْ نَنْقُلَهُ۔

۱۲۷۵۔ وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثنا حَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ قَالَ ثنا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

ہیں سوداگروں سے (آگے جاکر ملنے سے) ہمیں منع کیا گیا یا فرمایا منع کیا گیا۔

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواروں (سے آگے جاکر) نہ ملو

حضرت ابن ابی لیلیٰ، ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (آگے جاکر) سوداگروں سے نہ ملو۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص کسی چیز کے بازار میں پہنچنے سے پہلے باہر جاکر اس (کے مالک) سے ملتا ہے پھر اسے خریدتا ہے تو اس کا سودا باطل ہے لیکن دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس شہر میں سوداگروں کو آگے جاکر ملنے سے شہر والوں کو نقصان پہنچتا ہے اس میں ایسی ملاقات مکروہ ہے، لیکن سودا جائز ہے اور جہاں سوداگروں سے باہر جاکر ملاقات کرنے سے ۲

۲ شہر والوں کو نقصان نہیں پہنچتا اس میں اس طرح ملاقات کرنے میں کوئی حرج نہیں

ان حضرات نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم (آگے جاکر) سواروں سے ملتے اور ان سے اندازے کے ساتھ غلہ خریدتے (یعنی بازار والے بھاؤ پر نہ خریدتے) تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کے بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ ہم اسے اس کی جگہ سے پھیر دیں یا منتقل کر دیں۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (صحابہ کرام) عہد رسالت میں باہر سے آنے والے تاجروں سے غلہ خریدتے تھے تو آپ کچھ حضرات کو

marfat.com

أنهم كانوا يشترون الطعام من الركبان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فيبعث عليهم من يمنعهم أن يبيعوه حيث اشتروه حتى يبلغوه إلى حيث يبيعون الطعام۔

ففي هذه الآثار إباحة التلقي وفي الأول النهي عنه فأولى بنا أن نجعل ذلك على غير التضاد والخلاف فيكون ما نهي عنه من التلقي لما في ذلك من الضرر على غير المتلقين المقيمين في الأسواق ويكون ما أبيح من التلقي هو الذي لا ضرر فيه على المقيمين في الأسواق۔

۱۲۷۶۔ فهذا وجه هذه الآثار عندنا والله أعلم۔

واحتجوا في جواز الشراء مع التلقي المنهي عنه بما حدثنا علي بن معبد قال ثنا عبد الله بن بكر السهمي قال ثنا هشام عن محمد عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تلقوا الجلب فمن تلقاه فاشترى منه شيئا فهو بالخيار إذا أتى السوق۔

۱۲۷۷۔ حدثنا ابن أبي داود قال ثنا يوسف بن عدي قال ثنا عبيد الله بن عمرو عن أيوب عن ابن سيرين عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تستقبلوا الجلب ولا يبيع حاضر لباد والبائع بالخيار إذا دخل السوق۔

ففي هذا الحديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه نهى عن تلقي الجلب ثم جعل للبائع في ذلك الخيار إذا دخل السوق والخيار لا يكون إلا في بيع صحيح لأنه لو كان فاسدا لأجبر بائعه ومشتريه على فسخه

بھیجتے تاکہ وہ اس جگہ بیچنے سے منع کریں جہاں سے خریدا ہے بلکہ وہاں پہنچائیں جہاں غلہ بیچتے ہیں۔

تو ان روایات میں (باہر جاکر) ان سوداگروں سے ملنے کی اجازت ہے جب کہ پہلی روایات میں ممانعت ہے تو ہمارے لیے بہتر ہے کہ ہم انہیں ایسے مفہوم پر محمول کریں جس سے ان کی درمیان تضاد ثابت نہ ہو تو جس ملاقات کو منع کیا گیا ہے وہ اس صورت میں ہے جب ملاقات نہ کرنے والوں اور بازاروں میں ٹھہرے رہنے والوں کو اس سے نقصان پہنچتا ہے اور جس ملاقات کی اجازت دی گئی یہ وہ ہے جس سے بازاروں میں ٹھہرے رہنے والوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا ہماری نزدیک ان روایات کا بیان ۴

(باہر جاکر) سوداگروں سے ملاقات کرنے کی ممانعت کے باوجود خریداری کے صحیح ہونے پر ان حضرات نے یوں استدلال کیا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (باہر جاکر) سوداگروں سے ملاقات نہ کرو جس نے ان سے ملاقات کی اور کچھ سودا خریدا تو بازار میں آنے کے بعد اسے اختیار ہے۔

حضرت ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (باہر جاکر) تاجروں سے ملاقات نہ کرو اور کوئی شہری، دیہاتی کے لیے سودا نہ بیچے، بیچنے والا بازار میں داخل ہو تو اسے اختیار ہے۔

تو اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے (باہر جاکر) تاجروں سے ملاقات کرنے سے منع فرمایا پھر بازار میں داخل ہونے کے بعد بائع کو اختیار دیا اور اختیار صحیح بیع میں ہوتا ہے کیونکہ اگر وہ فاسد ہوتی تو بائع اور مشتری پر فسخ بیع کے لیے جبر کیا جاتا اور ان میں سے کسی ایک کو بھی انکار

وَلَمْ يَكُنْ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْإِبَاءُ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِيَارَ فِي ذٰلِكَ لِلْبَيِّعِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ صِحَّتُهُ وَإِنْ كَانَ مَعَهُ تَلَقٍّ مَنْهِيٌّ عَنْهُ۔

کا حق حاصل نہ ہوتا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں بائع کو اختیار دیا تو اس سے اس بیع کی صحت ثابت ہو گئی اگرچہ اس میں ممنوع ملاقات پائی گئی۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَأَنْتُمْ لَا تَجْعَلُونَ الْخِيَارَ لِلْبَائِعِ الْمُتَلَقّٰى كَمَا جَعَلَهُ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بائع کو اختیار دیا جس سے ملاقات کی گئی تم اختیار نہیں دیتے۔

فَجَوَابُنَا لَهُ فِي ذٰلِكَ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَبَتَ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَتَوَاتَرَتْ عَنْهُ الْآثَارُ بِذٰلِكَ وَسَنَذْكُرُهَا فِي مَوْضِعِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّهُمَا إِذَا تَفَرَّقَا فَلَا خِيَارَ لَهُمَا۔

تو اس سلسلے میں ہمارا جواب یہ ہے اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے، کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے جدا ہونے سے پہلے پہلے بائع اور مشتری کو اختیار رہتا ہے اس سلسلے میں روایات تواتر کے ساتھ مروی ہیں ہم ان شاء اللہ اس کتاب میں ان کو مناسب مقام پر ذکر کریں گے تو معلوم ہوا کہ جب وہ جدا ہو جائیں تو ایک کے لیے بھی اختیار نہیں ہوگا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَأَنْتَ قَدْ جَعَلْتَ لِمَنِ اشْتَرٰى مَا لَمْ يَرَهُ خِيَارَ الرُّؤْيَةِ حَتّٰى يَرَاهُ فَيَرْضَاهُ فَمَا أَنْكَرْتَ أَنْ يَكُونَ خِيَارُ الْمُتَلَقّٰى كَذٰلِكَ أَيْضًا قِيلَ لَهُ إِنَّ خِيَارَ الرُّؤْيَةِ لَمْ نُوجِبْهُ قِيَاسًا وَإِنَّمَا وَجَدْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثْبَتُوهُ وَحَكَمُوا بِهِ وَأَجْمَعُوا عَلَيْهِ وَلَمْ يَخْتَلِفُوا فِيهِ وَإِنَّمَا جَاءَ الْاِخْتِلَافُ فِي ذٰلِكَ مِمَّنْ بَعْدَهُمْ فَجَعَلْنَا ذٰلِكَ خَارِجًا مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا وَعَلِمْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْنِ ذٰلِكَ لِإِجْمَاعِهِمْ عَلٰى خُرُوجِهِ مِنْهُ كَمَا عَلِمْنَا بِإِجْمَاعِهِمْ عَلٰى تَجْوِيزِ السَّلَمِ أَنَّهُ خَارِجٌ مِنْ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ خرید نے والے نے اگر بیع کو نہ دیکھا ہو تو اسے خیار رؤیت دیا گیا حتی کہ وہ اسے دیکھ کر راضی ہو جائے تو اسی طرح باہر جا کر ملاقات کی صورت میں اختیار ہونا چاہیے۔

اس شخص کو کہا جائے گا کہ ہم خیار رؤیت کو قیاس کے ساتھ ثابت نہیں کرتے ہم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا انہوں نے اسے ثابت کیا اور اس پر اجماع کیا اور اس میں کسی نے بھی اختلاف نہیں کیا اس میں اختلاف صحابہ کرام کے بعد پیدا ہوا تو ہم نے اسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے خارج کر دیا کہ خرید و فروخت کرنے والے جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں انہیں اختیار رہے اور ہمیں معلوم ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اختیار مراد نہیں لیا کیونکہ آپ کے قول سے اس کے خارج ہونے پر اتفاق ہے جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ صحابہ کرام نے بیع سلم کے جواز پر اجماع کیا اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسی چیز کے سودے کی ممانعت سے ۲

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَهَلْ رُوِيَ لَكُمْ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خِيَارِ الرُّؤْيَةِ شَيْئًا۔

قِيلَ لَهُ نَعَمْ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ کیا تم نے خیار رؤیت کے سلسلے میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے کوئی بات روایت کی ہے تو اسے جواب دیا جائے گا "جی ہاں"

marfat.com

۱۲۷۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ قَالَا ثنا هِلَالُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ رَبَاحِ بْنِ اَبِيْ مَعْرُوْفٍ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ اشْتَرٰى طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَالًا فَقِيْلَ لِعُثْمَانَ اِنَّكَ قَدْ غُبِنْتَ وَكَانَ الْمَالُ بِالْكُوْفَةِ وَهُوَ مَالُ اٰلِ طَلْحَةَ الْاٰنَ بِهَا فَقَالَ عُثْمَانُ لِيَ الْخِيَارُ لِاَنِّيْ بِعْتُ مَا لَمْ اَرَ فَقَالَ طَلْحَةُ لِيَ الْخِيَارُ لِاَنِّيْ اشْتَرَيْتُ مَا لَمْ اَرَ فَحَكَّمَا بَيْنَهُمَا جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ فَقَضٰى اَنَّ الْخِيَارَ لِطَلْحَةَ وَلَا خِيَارَ لِعُثْمَانَ۔

حضرت علقمہ بن وقاص لیثی فرماتے ہیں حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کچھ مال خریدا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کہ آپ سے دھوکہ ہوا ہے وہ مال کوفہ میں ہے اور اس وقت وہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کا ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اختیار ہے کیونکہ میں وہ چیز بیچ رہا ہوں جسے میں نہیں دیکھا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے بھی اختیار ہے کیونکہ میں نے وہ چیز خریدی ہے جسے میں نے نہیں دیکھا دونوں اپنا مقدمہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے تو انہوں نے فیصلہ فرمایا کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو اختیار ہے لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اختیار نہیں ہے۔

وَالْاٰثَارُ فِيْ ذٰلِكَ قَدْ جَاءَتْ مُتَوَاتِرَةً وَاِنْ كَانَ اَكْثَرُهَا مُنْقَطِعًا فَاِنَّهٗ مُنْقَطِعٌ لَمْ يُضَادَّهٗ مُتَّصِلٌ۔

اس سلسلے میں تواتر سے روایات آئی ہیں اگرچہ وہ سب منقطع ہیں لیکن ان کے مقابلے میں متصل روایات نہیں ہیں۔

وَفِيْ هٰذَا اَيْضًا حُجَّةٌ اُخْرٰى وَهِيَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لِلْمُتَلَقَّى الْبَائِعِ الْخِيَارَ فِيْمَا بَاعَ اِذَا دَخَلَ الْاَسْوَاقَ وَعَلِمَ بِالْاَسْعَارِ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ هَلْ ضَادَّ ذٰلِكَ شَيْءٌ اَمْ لَا فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ۔

اس میں بھی ایک دوسری دلیل ہے وہ یہ کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بائع کو اختیار دیا جس سے باہر جاکر ملاقات کی گئی کہ وہ جب بازار میں داخل ہو اور اسے مہنگائی کا علم ہو (تو سودا توڑ سکتا ہے) تو ہم نے دیکھا کہ کیا کوئی روایت اس کے مقابلے میں ہے یا نہیں تاکہ ہم کوئی فیصلہ کرسکیں۔

۱۲۷۹- فَاِذَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثنا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثنا سُفْيَانُ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نُهِيْنَا اَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَاِنْ كَانَ اَبَاهُ اَوْ اَخَاهُ۔

تو حضرت ابن سیرین، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہمیں منع کیا گیا کہ کوئی شہری، دیہاتی کا سودا (مارکیٹ میں آنے سے پہلے) بیچے اگرچہ وہ اس کا باپ یا بھائی ہو۔

۱۲۸۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نُهِيْنَا اَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

حضرت محمد، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہمیں منع کیا گیا کہ کوئی شہری، دیہاتی کے لیے سودا بیچے۔

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْخَیَّاطِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شہری کسی دیہاتی کا سودا نہ بیچے۔

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَیْرِیَۃَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسٰی بْنُ اَعْیَنَ عَنْ لَیْثِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمٍ عَنْ مُجَاہِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ وَزَادَ وَلَا یَشْتَرِیْ لَہٗ۔

حضرت مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کوئی شہری، دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے۔

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَہْبٌ ح وَحَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ الْحَنَفِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

ایک اور سند سے حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ یُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَسْبَاطٌ عَنْ ہِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَہْبٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ یُحَدِّثُ عَنِ الزُّہْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

۱۲۸۸ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثنا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثنا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ نَبْهَانَ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت صالح بن بنہان (حضرت توئمہ کے غلام) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى أَوْ نُهِيَ أَنْ يَبِيعَ الْمُهَاجِرُ لِلْأَعْرَابِيِّ۔

حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوحازم سے سنا وہ حضر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں منع فرمایا یا منع کیا گیا کہ مہاجر دیہاتی سے سودا بیچے۔

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

حضرت ابن ابی لیلیٰ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے شہری کے دیہاتی کے لیے سودا کرنے سے منع فرمایا۔

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثنا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْتَرِيَ حَاضِرٌ لِبَادٍ

حضرت صالح (توئمہ کے غلام) فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے سے منع فرمایا کہ کوئی شہری دیہاتی کے لیے خریدے۔

۱۲۹۲۔ فَنَظَرْنَا فِي الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا نُهِيَ الْحَاضِرُ أَنْ يَبِيعَ لِلْبَادِي مَا هِيَ۔

ہم نے دیکھا کہ کس علت کے تحت شہری کو دیہاتی کے لیے خریدنے سے منع کیا گیا۔

۱۲۹۲۔ فَإِذَا يُونُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثنا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِّنْ بَعْضٍ

تو حضرت ابوالزبیر سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہری، دیہاتی کے لیے نہ بیچے لوگوں کو چھوڑ دو اللہ تعالیٰ ان میں سے بعض کو بعض سے رزق عطا فرمائے گا

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثنا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثنا وُهَيْبٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ أَنَّهُ جَاءَهُ فِي حَاجَةٍ قَالَ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت وہیب سے مروی ہے وہ حضرت عطاء بن حکیم بن ابی یزید سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ان کے پاس کسی ضرورت کے تحت آئے فرماتے ہیں پھر انہوں نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

marfat.com

قَالَ دَعُوا النَّاسَ فَلْيُصِبْ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَإِذَا اسْتَنْصَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَنْصَحْ لَهُ۔

فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَى الْحَاضِرَ أَنْ يَبِيعَ لِلْبَادِي لِأَنَّ الْحَاضِرَ يَعْلَمُ أَسْعَارَ الْأَسْوَاقِ فَيَسْتَقْصِي عَلَى الْحَاضِرِينَ فَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ رِبْحٌ وَإِذَا بَاعَهُمُ الْأَعْرَابِيُّ عَلَى غِرَّتِهِ وَجَهْلِهِ بِأَسْعَارِ الْأَسْوَاقِ رَبِحَ عَلَيْهِ الْحَاضِرُونَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخَلَّى بَيْنَ الْحَاضِرِينَ وَبَيْنَ الْأَعْرَابِ فِي الْبُيُوعِ وَمَنَعَ الْحَاضِرِينَ أَنْ يَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ۔

فَإِذَا كَانَ مَا وَصَفْنَا كَذٰلِكَ وَثَبَتَ إِبَاحَةُ التَّلَقِّي الَّذِي لَا ضَرَرَ فِيهِ بِمَا وَصَفْنَا مِنَ الْآثَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا صَارَ شِرَى الْمُتَلَقِّي مِنْهُمْ شِرَى حَاضِرٍ مِنْ بَادٍ فَهُوَ دَاخِلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَبَطَلَ أَنْ يَكُونَ فِي ذٰلِكَ خِيَارٌ لِلْبَائِعِ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ لَهُ فِيهِ خِيَارٌ إِذًا لَمَا كَانَ لِلْمُشْتَرِي فِي ذٰلِكَ رِبْحٌ وَلَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرًا أَنْ يَعْتَرِضَ عَلَيْهِ وَلَا أَنْ يَتَوَلَّى الْبَيْعَ لِلْبَادِي مِنْهُ لِأَنَّهُ يَكُونُ بِالْخِيَارِ فِي فَسْخِ ذٰلِكَ الْبَيْعِ إِذْ يَرُدُّ لَهُ ثَمَنَهُ إِلَى الْأَثْمَانِ الَّتِي تَكُونُ فِي بِيَاعَاتِ أَهْلِ الْحَضَرِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ۔

فَفِي مَنْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَاضِرِينَ مِنْ ذٰلِكَ إِبَاحَةُ الْحَاضِرِينَ الْتِمَاسَ غِرَّةِ الْبَادِينَ فِي الْبَيْعِ مِنْهُمْ وَالشِّرَاءِ مِنْهُمْ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔

لوگوں کو (آزاد) چھوڑ دو انہیں ایک دوسرے سے رزق پہنچے اگر تم میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی سے خیر خواہی کرے تو چاہیے کہ وہ اس سے بھلائی کرے۔

اس سے ہمیں معلوم ہوگیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری کو دیہاتی کے لیے بیچنے سے اس لیے منع فرمایا کہ وہ بازار کے بھاؤ سے واقف ہے لہٰذا وہ اسے (دیہاتی کو) شہریوں سے دور کردے گا اس طرح ان کے لیے نفع نہیں ہوگا اور جب دیہاتی بازار کا بھاؤ معلوم نہ ہونے کی صورت میں پہنچے گا تو شہریوں کو نفع پہنچے گا۔ تو حضور علیہ السلام نے حکم دیا کہ شہریوں اور دیہاتیوں کو خرید و فروخت میں آزاد میں چھوڑ دیا جائے اور شہریوں کو اس سلسلے میں ان کے پاس جانے سے منع فرمایا۔

جو کچھ ہم نے بیان کیا جب اس کی صورت یہ ہے اور اس ملاقات کا جواز ثابت ہوگیا جس میں نقصان نہ ہو جیسا کہ ہم نے مذکورہ بالا روایات کے حوالے سے بیان کیا تو ملاقات کرنے والے کا ان سے خریدنا شہری کے دیہاتی سے خریدنے کی طرح ہوا اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی میں داخل ہے کہ لوگوں کو آزاد چھوڑ دو اللہ تعالیٰ ان میں سے بعض کو بعض سے رزق عطا فرمائے اور اس میں بائع کے لیے خیار باطل ہوگیا کیونکہ اگر اس میں اس کے لیے خیار ہوگا تو خریدنے والے کے لیے کوئی نفع نہ ہوتا اور نہ حضور علیہ السلام شہری کو حکم دیتے کہ وہ اس سے اعراض کرے اور دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے کیونکہ وہ (بائع) خیار کی وجہ سے بیع کو فسخ کرسکتا ہے یا وہ اس قیمت میں اضافہ کرکے وہ رقم لیتا جو شہری اپنے سودے میں ایک دوسرے سے لیتے ہیں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہریوں کو منع کرکے اس بات کو جائز کردیا کہ شہری سودے میں دیہاتیوں کی بے خبری سے فائدہ اٹھائیں اور ان سے سودا خریدیں۔

یہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۴ خِيَارِ الْبَيِّعَيْنِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا

جدا ہونے سے پہلے بائع اور مشتری کا خیار

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالُوا جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ فَلَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونَ بَيْعَ خِيَارٍ۔

حضرت شعبہ، حضرت سفیان اور حضرت اسماعیل بن جعفر تینوں حضرت عبداللہ بن دینار سے وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والوں کے درمیان اس وقت تک سودا مکمل نہیں، جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں یا اس سودے میں خیار رکھ لیں۔

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا قَالَ أَوْ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ وَرُبَّمَا قَالَ أَوْ يَكُونُ بَيْعَ خِيَارٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والوں کو جدا ہونے تک اختیار ہوتا ہے یا ان میں سے ایک دوسرے سے کہہ دے کہ تمہیں اختیار ہے بعض اوقات آپ یوں بھی فرماتے کہ یا وہ بیع خیار ہو۔

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونُ بَيْعَ خِيَارٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سودے کرنے والے دونوں حضرات کو اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں یا وہ بیع خیار ہو۔

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا أَوْ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ

حضرت حکیم بن حزام، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سودا کرنے والوں کو اختیار ہے یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں یا فرمایا جب تک وہ الگ الگ نہ ہو جائیں اگر وہ (بیع اور ثمن کی کیفیت کے بارے میں) سچ کہیں اور بیان کر دیں تو ان کے سودے میں برکت دی جائے گی اور اگر وہ جھوٹ بولیں

كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

١٢٩٨۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ اَبِي الْوَضِيءِ عَنْ اَبِي بَرْزَةَ اَنَّهُمُ اخْتَصَمُوْا اِلَيْهِ فِي رَجُلٍ بَاعَ جَارِيَةً فَنَامَ مَعَهَا الْبَائِعُ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ لَا اَرْضَاهَا فَقَالَ اَبُوْ بَرْزَةَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا فِي خِبَاءِ شَعَرٍ۔

١٢٩٩۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَمِيْلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْوَضِيءِ قَالَ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَبَاعَ صَاحِبٌ لَنَا مِنْ رَجُلٍ فَرَسًا فَاَقَمْنَا فِي مَنْزِلِنَا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَامَ الرَّجُلُ يُسْرِجُ فَرَسَهُ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ اِنَّكَ قَدْ بِعْتَنِيْ فَاخْتَصَمَا اِلَى اَبِي بَرْزَةَ فَقَالَ اِنْ شِئْتُمَا قَضَيْتُ بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَمَا اُرَاكُمَا تَفَرَّقْتُمَا۔

١٣٠٠۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اَوْ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا فَاِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا فَعَسٰى اَنْ يَّدُرَّ بَيْنَهُمَا فَضْلٌ وَتُمْحَقُ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا قَالَ هَمَّامٌ فَسَمِعْتُ اَبَا التَّيَّاحِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ

اور (عیب کو) چھپائیں تو ان کے سودے کی برکت مٹ جائے گی۔

حضرت ابوالوضیؒ، حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ لوگ ان کے پاس ایک شخص کے بارے میں مقدمہ لائے جس نے اپنی لونڈی بیچی پھر بائع ان دونوں کے پاس ہی سو گیا صبح ہوئی تو اس نے کہا میں اسے پسند نہیں کرتا حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے (فیصلہ دیتے ہوئے) فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار رہتا ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں۔ اور وہ دونوں ایک اونی خیمے میں تھے۔

حضرت جمیل بن مرہ، حضرت ابوالوضیؒ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم ایک پڑاؤ پر اترے تو ہمارے ایک ساتھی نے ایک شخص پر گھوڑا بیچا ہم اپنی منزل میں ایک رات دن ٹھہرے دوسرا دن ہوا تو وہ شخص کھڑا ہوا اور گھوڑے پر زین کسنے لگا خریدنے والے نے کہا کہ تم نے اسے مجھ پر بیچا تھا پھر وہ دونوں اپنا جھگڑا لے کر حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہارے درمیان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کروں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والوں کو اختیار ہوتا ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں اور میرے خیال میں تم ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والوں کو اختیار ہوتا یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں یا جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں اگر وہ سچ کہیں اور بیان کر دیں تو انہیں سودے میں برکت دی جائے گی اور اگر جھوٹ بولیں اور (عیب کو) چھپائیں تو ہو سکتا ہے ان کے درمیان مال گردش کرے اور سودے کی برکت مٹ جائے حضرت ہمام فرماتے ہیں میں نے ابوالتیاح سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن حارث سے سنی وہ حکیم بن حزام سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ

marfat.com

مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هٰذَا۔

علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ قَالَ ثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ كَثِيْرٍ الْغُبَرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَكُوْنُ بَيْعُ خِيَارٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں یا بیع خیار ہو۔

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَيَاْخُذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مَا رَضِيَ مِنَ الْبَيْعِ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَاخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ تَاْوِيْلِ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَقَالَ قَوْمٌ هٰذَا عَلَى الْاِفْتِرَاقِ بِالْاَقْوَالِ فَاِذَا قَالَ الْبَائِعُ قَدْ بِعْتُ مِنْكَ وَقَالَ الْمُشْتَرِيْ قَدْ قَبِلْتُ فَقَدْ تَفَرَّقَا وَانْقَطَعَ خِيَارُهُمَا وَقَالُوا الَّذِيْ كَانَ لَهُمَا مِنَ الْخِيَارِ هُوَ مَا كَانَ لِلْبَائِعِ اَنْ يُّبْطِلَ قَوْلَهٗ لِلْمُشْتَرِيْ قَدْ بِعْتُكَ هٰذَا الْعَبْدَ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ قَبْلَ قَبُوْلِ الْمُشْتَرِيْ فَاِذَا قَبِلَ الْمُشْتَرِيْ فَقَدْ تَفَرَّقَ هُوَ وَالْبَائِعُ وَانْقَطَعَ الْخِيَارُ وَقَالُوْا هٰذَا كَمَا ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الطَّلَاقِ فَقَالَ اِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ فَكَانَ الزَّوْجُ اِذَا قَالَ لِلْمَرْاَةِ قَدْ طَلَّقْتُكِ عَلٰى كَذَا وَكَذَا فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ قَدْ قَبِلْتُ فَقَدْ بَانَتْ وَتَفَرَّقَا بِذٰلِكَ الْقَوْلِ وَاِنْ لَمْ يَتَفَرَّقَا بِاَبْدَانِهِمَا قَالُوْا فَكَذٰلِكَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ قَدْ بِعْتُكَ عَبْدِيْ هٰذَا بِاَلْفِ دِرْهَمٍ فَقَالَ الْمُشْتَرِيْ قَدْ قَبِلْتُ فَقَدْ تَفَرَّقَا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں اور ان میں سے ہر ایک بیع سے وہ چیز لے لے جس پر وہ راضی ہے۔ حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کہ "سودا کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک دونوں ایک دوسرے سے الگ نہ ہو جائیں" کی مراد میں علماء کرام کا اختلاف ہے ایک جماعت کہتی ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ان کی ر قبول سے متعلق گفتگو ختم ہو جائے جب بیچنے والا کہہ دے کہ میں نے تم پر بیچا اور خریدنے والا کہے میں نے اسے قبول کیا تو وہ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور ان کا اختیار ختم ہو گیا وہ فرماتے ہیں ان دونوں کو جو اختیار حاصل تھا بائع کے مشتری کو یہ کہہ دینے سے کہ میں نے تم پر یہ غلام ایک ہزار درہم کے بدلے بیچا مشتری کے قبول کرنے سے پہلے ہی بائع کا اختیار ختم ہو گیا جب خریدار اسے قبول کرلے تو وہ اور بائع دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور اختیار ختم ہو گیا یہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ اسی طرح ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے طلاق کے سلسلے میں ذکر فرمایا "اگر وہ دونوں (میاں بیوی) ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ (ان میں سے) ہر ایک کو اپنی وسیع رحمت کے ساتھ (دوسرے سے) بے نیاز کر دے گا" تو جب خاوند نے اپنی بیوی سے کہا میں نے تجھے اتنی رقم پر طلاق دی اور عورت نے قبول کر لی تو طلاق بائن واقع ہو گئی اور وہ دونوں اس بات کے ساتھ ہی ایک دوسرے سے

بِذٰلِكَ الْقَوْلِ وَاِنْ لَّمْ يَتَفَرَّقَا بِاَبْدَانِهِمَا۔

وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ وَفَسَّرَ بِهٰذَا التَّفْسِيْرِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

وَقَالَ عِيْسَى بْنُ اَبَانَ اَنَّ الْفُرْقَةَ الَّتِيْ تَقْطَعُ الْخِيَارَ الْمَذْكُوْرَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ هِيَ الْفُرْقَةُ بِالْاَبْدَانِ وَذٰلِكَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَالَ لِلرَّجُلِ قَدْ بِعْتُكَ عَبْدِيْ هٰذَا بِاَلْفِ دِرْهَمٍ فَلِلْمُخَاطَبِ بِذٰلِكَ الْقَوْلِ اَنْ يَّقْبَلَ مَا لَمْ يُفَارِقْ صَاحِبَهٗ فَاِذَا افْتَرَقَا لَمْ يَكُنْ لَّهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يَّقْبَلَ۔

قَالُوْا وَلَوْلَا اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ جَاءَ مَا عَلِمْنَا اَنَّ افْتِرَاقَ اَبْدَانِهِمَا بَعْدَ الْمُخَاطَبَةِ بِالْبَيْعِ يَقْطَعُ قَبُوْلَ تِلْكَ الْمُخَاطَبَةِ۔

وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا التَّفْسِيْرُ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ عِيْسَى وَهٰذَا اَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ تَاْوِيْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِاَنَّا رَاَيْنَا الْفُرْقَةَ الَّتِيْ لَهَا حُكْمٌ فِيْمَا اتَّفَقُوْا عَلَيْهِ هِيَ الْفُرْقَةُ فِي الصَّرْفِ فَكَانَتْ تِلْكَ الْفُرْقَةُ اِنَّمَا يَجِبُ بِهَا فَسَادُ عَقْدٍ مُتَقَدِّمٍ وَلَا يَجِبُ بِهَا صَلَاحُهٗ فَكَانَتْ هٰذِهِ الْفُرْقَةُ الْمَرْوِيَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خِيَارِ الْمُتَبَايِعَيْنِ اِذَا جَعَلْنَاهَا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فَسَدَ بِهَا مَا كَانَ تَقَدَّمَ مِنْ عَقْدِ الْمُخَاطَبِ وَاِنْ جَعَلْنَاهَا عَلٰى مَا قَالَ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْفُرْقَةَ بِالْاَبْدَانِ يَتِمُّ بِهَا الْبَيْعُ كَانَتْ بِخِلَافِ فُرْقَةِ الصَّرْفِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهَا اَصْلٌ فِيْمَا اتَّفَقُوْا عَلَيْهِ لِاَنَّ الْفُرْقَةَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهَا اِنَّمَا يَفْسُدُ بِهَا مَا تَقَدَّمَهَا اِذَا لَمْ يَكُنْ تَمَّ حَتّٰى كَانَتْ فَاَوْلَى الْاَشْيَاءِ بِنَا اَنْ نَّجْعَلَ هٰذِهِ الْفُرْقَةَ الْمُخْتَلَفَ فِيْهَا كَالْفُرْقَةِ الْمُتَّفَقِ عَلَيْهَا فَيَجِبُ بِهَا فَسَادُ مَا تَقَدَّمَهَا مِمَّا لَمْ يَكُنْ تَمَّ حَتّٰى كَانَتْ

ف ا: تفسیر عیسیٰ بن ابان [illegible]

جدا ہو گئے اگرچہ وہ جسمانی طور پر ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں وہ فرماتے ہیں اسی طرح جب کوئی شخص دوسرے آدمی سے کہے کہ میں نے اپنا غلام تجھ پر ایک ہزار درہم کے بدلے بیچا اور مشتری کہے کہ میں نے قبول کیا تو وہ اس گفتگو کے ساتھ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اگرچہ جسمانی طور پر جدا نہ ہوئے ہوں اس قول کے قائلین اور اس بات کی وضاحت کرنیوالوں میں حضرت امام محمد بھی شامل ہیں

حضرت عیسیٰ بن ابان فرماتے ہیں ان روایات میں جس جدائی کا ذکر ہے کہ اس سے اختیار ختم ہو جاتا ہے وہ جسمانی طور پر جدائی ہے وہ اس طرح کہ ایک شخص جب دوسرے سے کہتا ہے کہ میں نے تجھ پر اپنا غلام ایک ہزار درہم کے بدلے بیچا تو مخاطب کو یہ حق حاصل ہے کہ بائع سے جدا ہونے سے پہلے ۲

وہ فرماتے ہیں اگر یہ حدیث ہمارے پاس نہ آتی تو ہمیں معلوم نہ ہوتا کہ بائع نے جو خطاب کیا تھا مخاطب کب تک اسے قبول کر سکتا ہے اور کب اس کے لیے بیع واجب ہو جاتی ہے جب یہ حدیث آئی تو ہمیں معلوم معلوم ہو گیا کہ جب بائع (مشتری کو) مخاطب کرے پھر وہ دونوں جسمانی طور پر ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں تو اب خطاب کو قبول نہیں کر سکتے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے یہی وضاحت مروی ہے حضرت عیسیٰ بن ابان فرماتے ہیں اس حدیث کی وضاحت میں جو کچھ کہا گیا ہے اس میں یہ وضاحت اولیٰ ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جس جدائی پر اتفاق ہے وہ بیع صرف کی صورت میں (قبضہ کے بغیر) جدا ہونا ہے اس جدائی سے وہ عقد فاسد ہو جاتا ہے جو پہلے سے موجود تھا اس سے عقد کی درستگی لازم نہیں ہوتی پس بائع اور مشتری کے خیار کے سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو جدائی مروی ہے اگر ہم اسے اس پر محمول کریں جس کا ہم نے ذکر کیا تو اس سے مخاطب کا وہ عقد فاسد ہو جائیگا جو پہلے موجود ہے۔ اور اگر اسکو اس معنی پر محمول کریں جو جسمانی طور پر جدا ہونے کے قائلین کا موقف ہے تو اس سے سودا مکمل ہو جائیگا اور یہ بیع صرف میں جدا ہونے کے خلاف ہو گا اور متفق علیہ بات میں اسکی کوئی اصل نہ ہوگی کیونکہ جس فرقت پر اتفاق ہے اس کی وضاحت یہ ہے کہ وہ بیع کے مکمل ہونے سے پہلے ہوتی ہے یعنی ابھی بیع مکمل نہیں ہوتی حتیٰ کہ وہ اس فرقت سے مکمل ہوتی ہے پس بہتر بات یہ ہے کہ ہم اس مختلف فیہ جدائی کو متفق علیہ جدائی کی طرح

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا۔

وَقَالَ آخَرُوْنَ هٰذِهِ الْفُرْقَةُ الْمَذْكُوْرَةُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هِيَ الْفُرْقَةُ بِالْاَبْدَانِ فَلَا يَتِمُّ الْبَيْعُ حَتّٰى تَكُوْنَ فَاِذَا كَانَتْ تَمَّ الْبَيْعُ۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِاَنَّ الْخَبَرَ اِنَّمَا ذَكَرَ الْمُتَبَايِعَيْنِ فَقَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا قَالُوْا فَهُمَا قَبْلَ الْبَيْعِ مُتَسَاوِمَانِ فَاِذَا تَبَايَعَا صَارَا مُتَبَايِعَيْنِ فَكَانَ اسْمُ الْبَايِعِ لَا يَجِبُ لَهُمَا اِلَّا بَعْدَ الْعَقْدِ فَثَمَّ يَجِبُ لَهُمَا الْخِيَارُ۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ اِذَا بَايَعَ رَجُلًا شَيْئًا فَاَرَادَ اَنْ لَا يُقِيْلَهُ قَامَ فَمَشٰى ثُمَّ رَجَعَ قَالُوْا وَهُوَ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهُ عَلَى التَّفَرُّقِ بِالْاَبْدَانِ وَعَلٰى اَنَّ الْبَيْعَ يَتِمُّ بِذٰلِكَ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلٰى اَنَّ مُرَادَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ كَذٰلِكَ اَيْضًا۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِحَدِيْثِ اَبِيْ بَرْزَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَبِقَوْلِهِ لِلرَّجُلَيْنِ الَّذَيْنِ اخْتَصَمَا اِلَيْهِ مَا اُرَاكُمَا تَفَرَّقْتُمَا فَكَانَ ذٰلِكَ التَّفَرُّقُ عِنْدَهُ هُوَ التَّفَرُّقُ بِالْاَبْدَانِ وَلَمْ يَتِمَّ الْبَيْعُ عِنْدَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ التَّفَرُّقِ۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عِنْدَنَا عَلٰى اَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ لِاَهْلِ الْمَقَالَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ اَنَّ مَا ذَكَرُوْا مِنْ قَوْلِهِمْ لَا يَكُوْنَانِ مُتَبَايِعَيْنِ اِلَّا بَعْدَ اَنْ يَتَعَاقَدَا الْبَيْعَ وَهُمَا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتَسَاوِمَانِ غَيْرُ مُتَبَايِعَيْنِ فَذٰلِكَ اِغْفَالٌ مِنْهُمْ لِسَعَةِ اللُّغَةِ لِاَنَّهُ قَدْ

قرار دیں اس سے اس فساد کا ازالہ ہو جائے گا جو پہلے موجود ہے اور وہ ...

کچھ دوسرے حضرات نے فرمایا کہ اس حدیث میں جس فرقت کا ذکر کیا ہے اس سے جسمانی فرقت مراد ہے لہذا جب تک یہ فرقت نہ پائی جائے سودا مکمل نہیں ہوگا۔ جب یہ پائی جائے گی تو بیع مکمل ہو جائے گی۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے کہ حدیث میں بائع اور مشتری کا ذکر ہے کہ آپ نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں یہ حضرات فرماتے ہیں کہ سودا کرنے سے پہلے ایک دوسرے پر بھاؤ لگانے والے ہوتے ہیں جب وہ سودا کرتے ہیں تو بائع اور مشتری بن جاتے ہیں لہذا ان پر بائع کا نام عقد کے بعد ہی بولا جاتا ہے لہذا ان کو ...

انہوں نے اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے بھی استدلال کیا ہے کہ آپ جب کسی شخص سے سودا کرتے اور واپس کرنا نہ چاہتے تو کھڑے ہو جاتے کچھ دور چلتے پھر واپس لوٹ آتے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا قول سنا تھا کہ بائع اور مشتری جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں انہیں اختیار ہے لہذا ان کے نزدیک اس سے مراد جسمانی طور پر جدا ہونا ہے نیز اس سے بیع مکمل ہو جاتی ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ بھی ہو سکتی ہے۔

انہوں نے اس سلسلے میں حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے بھی استدلال کیا ہے جسے ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا اور انہوں نے ان دو آدمیوں سے جو آپ کے پاس اپنا مقدمہ لے کر آئے تھے، فرمایا کہ میں تمہیں جدا ہونے والا نہیں سمجھتا تو ان کے نزدیک جدائی جسمانی مراد ہے لہذا ان کے نزدیک اس جدائی سے پہلے بیع مکمل نہیں ہوتی۔

ہمارے نزدیک اس قول والوں کے خلاف پہلے دو قولوں کے قائلین کی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے جو ذکر کیا ہے کہ عقد بیع کے بعد ہی وہ بائع اور مشتری کہلاتے ہیں اور اس سے پہلے وہ خرید و فروخت کرنے والے نہیں بلکہ بھاؤ لگانے والے ہوتے ہیں تو یہ لغت کی وسعت کے اعتبار سے توجہ نہ کرنا (اور چشم پوشی کرنا) ہے کیونکہ خرید...

يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَا سُمِّيَا مُتَبَايِعَيْنِ لِقُرْبِهِمَا مِنَ التَّبَايُعِ وَإِنْ لَمْ يَكُونَا تَبَايَعَا وَهٰذَا مَوْجُودٌ فِي اللُّغَةِ قَدْ سُمِّيَ إِسْحٰقُ أَوْ إِسْمٰعِيلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ذَبِيحًا لِقُرْبِهِ مِنَ الذَّبْحِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ ذُبِحَ فَكَذٰلِكَ يُطْلَقُ عَلَى الْمُتَسَاوِمَيْنِ اسْمُ الْمُتَبَايِعَيْنِ إِذَا قَرُبَا مِنَ الْبَيْعِ وَإِنْ لَمْ يَكُونَا تَبَايَعَا۔

فروخت کے قریب ہونے کی وجہ سے ان کو بائع اور مشتری کہا جا سکتا ہے اگرچہ انہوں نے (ابھی تک) سودا نہیں کیا اور لغت میں یہ بات موجود ہے حضرت اسحٰق یا حضرت اسماعیل علیہما السلام کو ذبح کے قریب ہونے کی وجہ سے ذبیح کہا گیا اگرچہ وہ ذبح نہیں ہوئے اسی طرح بھاؤ لگانے والوں کو بھی سودا کرنے والا کہا جا سکتا ہے جب وہ سودے کے قریب ہوں اگرچہ ابھی تک انہوں نے سودا نہ کیا ہو۔

۱۲۰۳- وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسُومُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَقَالَ لَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَمَعْنَاهُمَا وَاحِدٌ۔

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ لگائے اور آپ نے فرمایا اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے تو ان دونوں کا ایک مفہوم ہے۔

فَلَمَّا سَمَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسَاوِمَ الَّذِي قَدْ قَرُبَ مِنَ الْبَيْعِ مُتَبَايِعًا وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ عَقْدِهِ الْبَيْعَ احْتَمَلَ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ الْمُتَسَاوِمَانِ سَمَّاهُمَا مُتَبَايِعَيْنِ لِقُرْبِهِمَا مِنَ الْبَيْعِ وَإِنْ لَمْ يَكُونَا عَقَدَا عُقْدَةَ الْبَيْعِ۔

تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بولی لگانے والے کو سودے کے قریب ہونے کی وجہ سے خرید و فروخت کرنے والا قرار دیا اگرچہ یہ بات عقد بیع سے پہلے کی ہے تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ بھاؤ لگانے والوں کو خرید و فروخت کرنے والا قرار دیا ہو اگرچہ انہوں نے (ابھی تک) عقد بیع نہیں کیا

فَهٰذِهِ مُعَارَضَةٌ صَحِيحَةٌ۔

یہ صحیح معاوضہ ہے۔

وَأَمَّا مَا ذَكَرُوا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ فِعْلِهِ الَّذِي اسْتَدَلُّوا بِهِ عَلَى مُرَادِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفُرْقَةِ فَإِنَّ ذٰلِكَ قَدْ يَحْتَمِلُ عِنْدَنَا مَا قَالُوا وَيَحْتَمِلُ غَيْرَ ذٰلِكَ۔

اور جو کچھ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل ذکر کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے تو اس میں ہمارے نزدیک وہ احتمال بھی ہے جو ان لوگوں نے کہا اور اس کے علاوہ کا بھی احتمال ہے۔

قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَشْكَلَتْ عَلَيْهِ تِلْكَ الْفُرْقَةُ الَّتِي سَمِعَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هِيَ فَاحْتَمَلَتْ عِنْدَهُ الْفُرْقَةُ بِالْأَبْدَانِ عَلَى مَا ذَكَرَهُ أَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ وَاحْتَمَلَتْ عِنْدَهُ الْفُرْقَةُ بِالْأَبْدَانِ عَلَى مَا ذَكَرَهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الَّتِي ذَهَبَ إِلَيْهَا عِيسٰى وَاحْتَمَلَتْ عِنْدَهُ الْفُرْقَةُ بِالْأَقْوَالِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْآخَرُونَ وَلَمْ يَحْضُرْهُ دَلِيلٌ يَدُلُّهُ

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما پر اس جدائی کا مفہوم مشتبہ ہو گیا ہو جس کے بارے میں انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ وہ کیا ہے؟ تو یہ بھی احتمال ہے کہ ان کے نزدیک وہ جسمانی فرقت مراد ہو جو اس قول والوں نے کہا اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ان کے نزدیک وہ جسمانی فرقت مراد ہو جس کی طرف حضرت عیسیٰ بن ابان گئے ہیں اور ممکن ان کے نزدیک گفتگو کے ساتھ جدائی مراد ہو جیسے دوسرے حضرات نے قول کیا ہے اور ان (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) کے پاس ایسی دلیل نہ ہو جس کی وجہ سے وہ کسی ایک مفہوم کو اولیٰ

marfat.com

انه باحدها اولى منه مما سواه منها ففارق بائعه ببدنه احتياطا۔

قرار دیں تو انہوں نے احتیاطاً سودا کر لینے والوں کے جسمانی طور پر جدا ہونے کو اس فرقت کا مصداق قرار دیا۔

ويحتمل ايضا ان يكون فعل ذلك لان بعض الناس يرى ان البيع لا يتم الا بذلك وهو يرى ان البيع يتم بغيره فاراد ان يتم البيع في قوله وقول مخالفه حتى لا يكون لبائعه نقض البيع عليه في قوله ولا في قول مخالفه۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے یہ عمل اس لیے کیا ہو کہ بعض حضرات کے نزدیک سودا اس عمل سے مکمل ہوتا ہے اور ان کا اپنا خیال یہ ہو کہ اس کے بغیر بھی سودا مکمل ہو جاتا ہے تو انہوں نے ارادہ فرمایا کہ ان کے اپنے قول اور مخالف کے قول دونوں کے مطابق بیع مکمل ہو جائے تاکہ ان کے قول کے مطابق بھی اور مخالف کے قول کے مطابق بھی بائع کے لیے سودے کو توڑنے کا حق باقی نہ رہے۔

وقد روى عنه ما يدل ان رأيه في الفرقة كان بخلاف ما ذهب اليه من ذهب الى ان البيع يتم بها۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی بات مروی ہے جو فرقت کے سلسلے میں آپ کی رائے پر دلالت کرتی ہے اور وہ اس شخص کے مذہب کے خلاف ہے جس کے نزدیک بیع اس (فرقت) سے مکمل ہوجاتی ہے

۱۳۰۴- وذلك ان سليمان بن شعيب قد حدثنا قال ثنا بشر بن بكر قال حدثني الاوزاعي قال حدثني الزهري عن حمزة بن عبد الله ان عبد الله بن عمر قال ما ادركت الصفقة حيا فهو من مال المبتاع۔

حضرت حمزہ بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں جو کچھ سودے سے موجود پایا جائے وہ خریدنے والے کے مال سے ہے۔

۱۳۰۵- حدثنا يونس قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب فذكر باسناده مثله۔

قال ابو جعفر فهذا ابن عمر رضي الله عنهما قد كان يذهب فيما ادركت الصفقة حيا فهلك بعدها انه من مال المشتري فدل ذلك انه كان يرى ان البيع يتم بالاقوال قبل الفرقة التي تكون بعد ذلك وان المبيع بتلك الاقوال من ملك البائع الى ملك المبتاع حتى يهلك من ماله ان هلك۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جن کا مذہب یہ ہے کہ سودے میں سے جو کچھ موجود حاصل ہو جائے اس کے بعد وہ ہلاک ہو جائے تو وہ خریدنے والے کا مال ہے یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کے نزدیک گفتگو (ایجاب وقبول) سے بیع مکمل ہو جاتی ہے اور بعد والی فرقت سے پہلے تام ہے اور اس کلام کے ذریعے بیچی جانے والی چیز بائع کی ملک سے نکل کر مشتری کی ملک میں مل جاتی ہے حتی کہ اگر وہ ہلاک ہو تو مشتری کے مال سے ہلاک ہوتی ہے۔

فهذا الذي ذكرنا ادل على مذهب ابن عمر رضي الله عنهما في الفرقة التي سمعها

یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس جدائی کے سلسلے میں موقف پر زیادہ دلالت کرتا ہے جس جدائی کے

من النبي صلى الله عليه وسلم مما ذكروا۔

وأما ما ذكروا عن أبي برزة عن النبي صلى الله عليه وسلم فلا حجة لهم فيه أيضا عندنا لأن ذلك الحديث إنما هو فيما رواه حماد بن زيد عن جميل بن مرة أن رجلا باع صاحبه فرسا فباتا في منزل فلما أصبحا قام الرجل يسرج فرسه فقال له بعتني فقال أبو برزة إن شئتما قضيت بينكما بقضاء رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البيعان بالخيار حتى يتفرقا وما أراكما تفرقتما۔

ففي هذا الحديث ما يدل على أنهما قد كانا تفرقا بأبدانهما لأن فيه أن الرجل قام يسرج فرسه فقد تنحى بذلك من موضع إلى موضع فلم يراع أبو برزة ذلك وقال ما أراكما تفرقتما أي لما كنتما متشاجرين أحدكما يدعي البيع والآخر ينكره لم تكونا تفرقتما الفرقة التي يتم بها البيع وهي خلاف ما قد تفرقا بأبدانهما۔

ثم بعد هذا فقد وجدنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يدل على أن المبيع يملكه المشتري بالقبول دون التفرق بالأبدان۔

۱۳۰۲۔ وذلك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ابتاع طعاما فلا يبيعه حتى يقبضه فكان ذلك دليلا على أنه إذا قبضه حل له بيعه وقد يكون قابضا له قبل افتراق بدنه وبدن بائعه۔

وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

بارے میں آپ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

اور جو کچھ انہوں نے حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کی واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس میں بھی ان کے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ اس حدیث میں حضرت حماد بن زید نے جمیل بن مرہ سے روایت کیا کہ ایک شخص نے اپنے ساتھی پر گھوڑا بیچا پھر ان دونوں نے رات اپنی منزل میں گزاری صبح ہوئی تو وہ شخص (بائع) کھڑا ہوا اور اپنے گھوڑے پر زین کسنے لگا خریدنے والے نے کہا تم نے تو یہ گھوڑا مجھ پر بیچا تھا تو (اس سلسلے میں) حضرت ابوبرزہؓ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہارے درمیان سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کر دوں آپ نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والوں کو جدا ہونے تک اختیار ہے اور میں تمہیں جدا ہونے والا خیال نہیں کرتا۔

تو اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ وہ جسمانی طور پر ایک دوسرے سے جدا ہو گئے تھے کیونکہ اس حدیث میں ہے کہ وہ شخص کھڑا ہوا کر گھوڑے پر زین کسنے لگا لہذا وہ ایک جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ چلا گیا تو حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کی رعایت نہیں کی اور فرمایا کہ میں تمہیں جدا ہونے والا نہیں سمجھتا کیونکہ تمہارا ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑا ہے ایک دعویٰ کرتا ہے اور دوسرا منکر ہے تو یہ وہ فرقت نہیں ہے جس کے ذریعے سودا مکمل ہو جاتا ہے اور یہ بات تمہاری اس جسمانی جدائی کے خلاف ہے۔

پھر اس کے بعد ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی بات پائی جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بات چیت سے ہی مشتری مبیع کا مالک ہو جاتا ہے جسمانی فرقت کی ضرورت نہیں ہوتی۔

وہ یوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے تو اسے قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچے تو یہ اس بات پر دلیل ہے کہ قبضہ کرنے کے بعد اس کے لیے بیچنا جائز ہو جاتا ہے اور بعض اوقات وہ بائع سے جسمانی طور پر الگ ہونے سے پہلے ہی قبضہ کر لیتا ہے۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا جس نے کوئی

مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ وَسَنَذْكُرُ هٰذِهِ الْآثَارَ فِي مَوَاضِعِهَا مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۱۳۷- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ كُنْتُ أَشْتَرِي التَّمْرَ فَأَبِيعُهُ بِرِبْحِ الْآصُعِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَيْتَ فَاكْتَلْ وَإِذَا بِعْتَ فَكِلْ۔

فَكَانَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا مُكَايَلَةً فَبَاعَهُ قَبْلَ أَنْ يَكْتَالَهُ لَا يَجُوزُ بَيْعُهُ وَإِذَا ابْتَاعَهُ فَاكْتَالَهُ وَقَبَضَهُ ثُمَّ فَارَقَ بَائِعَهُ فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهُ لَا يَحْتَاجُ بَعْدَ الْفُرْقَةِ إِلَى إِعَادَةِ الْكَيْلِ وَخُولِفَ بَيْنَ اكْتِيَالِهِ إِيَّاهُ بَعْدَ الْبَيْعِ قَبْلَ التَّفَرُّقِ وَبَيْنَ اكْتِيَالِهِ إِيَّاهُ قَبْلَ الْبَيْعِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ إِذَا اكْتَالَهُ اكْتِيَالًا يَحِلُّ لَهُ بَيْعُهُ فَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ الْاِكْتِيَالُ مِنْهُ وَهُوَ لَهُ مَالِكٌ وَإِذَا اكْتَالَهُ اكْتِيَالًا لَا يَحِلُّ لَهُ بَيْعُهُ فَقَدْ كَالَهُ وَهُوَ غَيْرُ مَالِكٍ لَهُ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا وُقُوعُ مِلْكِ الْمُشْتَرِي فِي الْبَيْعِ بِابْتِيَاعِهِ إِيَّاهُ قَبْلَ فُرْقَةٍ تَكُونُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ۔

وَأَمَّا مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْأَمْوَالَ تُمْلَكُ بِعُقُودٍ فِي أَبْدَانٍ وَفِي أَمْوَالٍ وَفِي مَنَافِعَ وَفِي أَبْضَاعٍ فَكَانَ مَا يُمْلَكُ مِنَ الْأَبْضَاعِ هُوَ النِّكَاحُ فَكَانَ ذٰلِكَ يَتِمُّ بِالْعَقْدِ لَا بِفُرْقَةٍ بَعْدَهُ وَكَانَ مَا يُمْلَكُ بِهِ الْمَنَافِعُ

کھانے کی چیز خریدی تو جب تک اسے وصول نہ کرے، فروخت نہ کرے ہم ان روایات کو ان شاء اللہ ان کے مقام پر ذکر کریں گے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا وہ منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ میں کھجوریں خرید کر کچھ صاع کے نفع پر بیچتا تھا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جب خریدو تو ماپ کر لو اور جب بیچو تو ماپ کر دو۔

تو جو شخص غلہ (پیمانے کے ساتھ) ماپ کر لیتا ہے اور پھر ماپنے سے پہلے اسے بیچ دیتا ہے اس کا سودا جائز نہیں لیکن جب خریدنے کے بعد ماپ کر کے پھر قبضہ کرتا ہے اور اس کے بعد بائع سے جدا ہوتا ہے تو اس پر سب کا اجماع ہے کہ اس فرقت کے بعد دوبارہ ماپنے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ سودے کے بعد اور جدا ہونے سے پہلے ماپنے اور سودے سے پہلے ماپنے کے درمیان اختلاف کیا گیا ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اگر وہ اس کا ایسا ماپ کرے جس کے بعد اس کا بیچنا جائز ہے تو یہ ماپ اس کی طرف سے ہوگا اور وہ اس کا مالک ہوگا اور اگر وہ ایسا ماپ کرے کہ جس کے بعد اس کے لیے بیچنا جائز نہیں تو اس نے اس حالت میں ماپا کہ وہ اس کا مالک نہیں تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہو گیا کہ خریدنے والے کو جدا ہونے سے پہلے ہی محض سودے کے ساتھ ملک حاصل ہو جاتی ہے۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ بیان ہے۔

اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان اس طرح ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ عقود کے ذریعے جسموں، مالوں اور شرمگاہوں کی ملکیت حاصل ہو جاتی ہے شرمگاہوں کی ملک نکاح کے ذریعے حاصل ہوتی ہے اور یہ عقد سے مکمل ہو جاتا ہے اس کے بعد جدا ہونے کے ساتھ نہیں منافع کی ملک، اجارہ کی صورت میں حاصل ہوتی ہے اور یہ بھی محض عقد

هو الإجارات فكان ذلك أيضا مملوكا بالعقد لا بالفرقة بعد العقد فالنظر على ذلك أن يكون كذلك الأموال المملوكة بسائر العقود من البيوع وغيرها تكون مملوكة بالأقوال لا بالفرقة بعدها قياسا ونظرا على ما ذكرنا من ذلك وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمة الله عليهم أجمعين۔

سے حاصل ہو جاتی ہے جدا ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ تو قیاس کا تقاضا ہے کہ بیع وغیرہ کے ذریعے جن اموال کی ملکیت حاصل ہوتی ہے۔ ان کا بھی یہی حکم ہو عقد کے بعد فرقت پر موقوف نہ ہو قیاس اور غور و فکر سے ہماری اس مذکورہ بالا تقریر کی تائید ہو رہی ہے اور یہی حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

باب ۲۴۵ بيع المصراة۔

باب۔ تھنوں میں دودھ روکے ہوئے جانور کی بیع

۱۳۰۸ - حدثنا أبو بكرة بكار بن قتيبة قال ثنا روح بن عبادة قال ثنا عوف عن محمد بن سيرين وخلاس بن عمرو عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اشترى شاة مصراة أو لقحة مصراة فحلبها فهو بخير النظرين بين أن يختارها وبين أن يردها وإناء من طعام۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے ایسی بکری یا ایسی اونٹنی خریدی جس کے تھنوں میں دودھ روکا گیا (تاکہ خریدنے والے کو زیادہ معلوم ہو اور وہ یہ سمجھے کہ ہمیشہ اسی طرح ہوتا ہے) تو اسے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے یا تو اسے رکھ لے اور یا اسے واپس کرے اور اس کے ساتھ غلہ سے بھرا ہوا برتن (جس برتن میں دودھ دوہتے ہیں) بھی دے۔

۱۳۰۹ - حدثنا فهد قال ثنا حجاج بن المنهال قال ثنا حماد عن محمد بن زياد قال سمعت أبا هريرة يقول سمعت أبا القاسم صلى الله عليه وسلم يقول وحدثنا فهد قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن أيوب عن محمد هو ابن سيرين عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ابتاع مصراة فهو بالخيار إن شاء ردها وصاعا من تمر هكذا في حديث محمد بن زياد وفي حديث أيوب وصاعا من طعام لا سمراء۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے تھنوں میں دودھ روکا ہوا جانور خریدا تو اسے اختیار ہے چاہے تو اسے واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے۔ محمد بن زیاد کی روایت میں اسی طرح ہے لیکن ایوب کی روایت میں ہے کہ وہ گندم نہ ہو۔

۱۳۱۰ - حدثنا ربيع الجيزي وصالح بن عبد الرحمن قالا ثنا عبد الله بن مسلمة ح وحدثنا يونس قال أخبرني عبد الله بن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسی بکری خریدی جس کے تھنوں میں دودھ روکا گیا تھا تو اسے لے جائے اس

نَافِعٍ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ
قَالُوْا ثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً فَلْيَنْقَلِبْ
بِهَا فَلْيَحْلِبْهَا فَاِنْ رَضِيَ حِلَابَهَا اَمْسَكَهَا وَاِلَّا
رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ۔

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ
اَخْبَرَنِيْ ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ
بْنُ دَاوُدَ قَالَ ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ سَعْدٍ وَعِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً
مُصَرَّاةً اَوْ لِقْحَةً مُصَرَّاةً وَلَمْ يَعْلَمُوْا اَنَّهَا مُصَرَّاةٌ
فَاِنَّهُ اِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ وَاِنْ
شَاءَ اَمْسَكَهَا۔

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
اَنَّ اَبَا اِسْحٰقَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً
مُصَرَّاةً فَلْيَنْقَلِبْ بِهَا فَلْيَحْلِبْهَا فَاِنْ رَضِيَ حِلَابَهَا
اَمْسَكَهَا وَاِلَّا رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ رُوِيَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا ذَكَرْنَا
وَلَمْ يُذْكَرْ فِيْهَا لِخِيَارِ الْمُشْتَرِيْ وَقْتًا۔
وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ اَنَّهُ جَعَلَ الْخِيَارَ لَهُ
فِيْ ذٰلِكَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ۔

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا

کا دودھ دو ہے اگر اس کے دودھ پر راضی ہو جا
تو روک لے ورنہ اسے واپس لوٹا دے اور اس
ساتھ کھجوروں کا ایک صاع بھی دے۔

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے
ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسی بکری یا ایسی اونٹنی
خریدی جس کے تھنوں میں دودھ روکا گیا تھا اور اسے یہ معلوم
نہ ہوا کہ اس کے تھنوں میں دودھ روکا گیا ہے اگر چاہے تو
اسے لوٹا دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی
دے اور اگر چاہے تو اسے رکھ لے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے وہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے
فرمایا جس نے ایسی بکری خریدی جس کے تھنوں میں دودھ
روکا گیا ہے تو وہ اسے لےجائے دودھ دوھے اگر
اس کے دودھ پر راضی ہو جائے تو رکھ لے ورنہ
واپس کر دے اور اس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع
بھی دے۔

حضرت ابوطحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایات سرکار دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح مروی ہیں جس طرح ہم نے ذکر کیا لیکن
اس میں خریدار کے اختیار کی مدت بیان نہیں کی گئی۔
آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ اسے تین دن تک اختیار
ہے۔

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ

marfat.com

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الشَّاةِ وَهِيَ مُحَفَّلَةٌ فَاِذَا بَاعَهَا فَاِنَّ صَاحِبَهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ كَرِهَهَا رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایسی بکری کے بیچنے سے منع فرمایا جس کے تھنوں میں دودھ روکا گیا ہو پس جب اسے بیچے تو خریدنے والے کو تین دن کا اختیار ہے اگر ناپسند کرے تو واپس لوٹا دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے۔

١٣١٥- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ سُهَيْلَ ابْنَ اَبِي صَالِحٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ فِيهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسی بکری بیچی جس کے تھنوں میں دودھ روکا گیا ہو تو اسے تین دن کا اختیار ہے اگر چاہے تو اس کو رکھ لے اور چاہے تو اسے واپس کر دے اور اس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع بھی دے۔

١٣١٦- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوبَ وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَحَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ۔

حضرت محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے نقل کیا کہ ایک صاع غلہ دے لیکن وہ گندم نہ ہو۔

قَالَ اَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الشَّاةَ الْمُصَرَّاةَ اِذَا اشْتَرَاهَا رَجُلٌ فَحَلَبَهَا فَلَمْ يَرْضَ حِلَابَهَا فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ كَانَ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ۔ وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ ابْنُ اَبِي لَيْلٰى اِلَّا اَنَّهُ قَالَ يَرُدُّهَا وَيَرُدُّ مَعَهَا قِيمَةَ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَقَدْ كَانَ اَبُو يُوسُفَ اَيْضًا قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ فِي بَعْضِ اَمَالِيهِ غَيْرَ اَنَّهُ لَيْسَ بِالْمَشْهُورِ عَنْهُ وَخَالَفَ ذٰلِكَ كُلَّهُ آخَرُونَ فَقَالُوا لَيْسَ لِلْمُشْتَرِي رَدُّهَا بِالْعَيْبِ وَلٰكِنَّهُ يَرْجِعُ عَلَى الْبَائِعِ بِنُقْصَانِ الْعَيْبِ وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُو حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا۔ وَذَهَبُوا اِلٰى اَنَّ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مِمَّا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ تھنوں میں روکے ہوئے دودھ والی بکری کو جب کوئی شخص خریدے پھر اسی کا دودھ دوہے اور تین دن اس کے دودھ سے راضی (مطمئن) نہ ہو تو اسے اختیار ہے اگر چاہے تو اسے رکھ لے اور اگر چاہے تو واپس کر دے اور اس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع بھی دے۔

ان حضرات نے ان مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے حضرت ابن ابی لیلیٰ بھی ان حضرات میں شامل ہیں البتہ انہوں نے فرمایا کہ وہ اسے واپس کرے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجوروں کی قیمت بھی دے حضرت امام ابو یوسفؒ نے بھی اپنی بعض املاء میں اسی طرح فرمایا ہے لیکن ان سے یہ بات مشہور نہیں ہے۔
لیکن دیگر حضراتؒ ان تمام باتوں کی مخالفت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں خریدنے والے ۴ کے لیے جائز نہیں کہ وہ عیب کی وجہ سے اسے لوٹائے البتہ اسکے نقصان کے سلسلے میں بائع کی طرف رجوع کرے اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت محمد بن حسن رحمہما اللہ بھی شامل ہیں۔

لَهُ فِي هٰذَا الْبَابِ مَنْسُوخٌ فَرُوِيَ عَنْهُمْ هٰذَا الْكَلَامُ مُجْمَلًا ثُمَّ اخْتُلِفَ عَنْهُمْ مِنْ بَعْدُ فِي الَّذِي نَسَخَ ذٰلِكَ مَا هُوَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ فِيمَا أَخْبَرَنِي عَنْهُ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ أَنَّ نَسْخَهُ قَوْلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِأَسَانِيدِهِ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ فَلَمَّا قَطَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفُرْقَةِ الْخِيَارَ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَا خِيَارَ لِأَحَدٍ بَعْدَهَا إِلَّا لِمَنِ اسْتَثْنَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ بِقَوْلِهِ إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَهٰذَا التَّأْوِيلُ عِنْدِي فَاسِدٌ لِأَنَّ الْخِيَارَ الْمَجْعُولَ فِي الْمُصَرَّاةِ إِنَّمَا هُوَ خِيَارُ عَيْبٍ وَخِيَارُ الْعَيْبِ لَا يَقْطَعُهُ الْفُرْقَةُ۔

أَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوِ اشْتَرَى عَبْدًا فَقَبَضَهُ وَتَفَرَّقَا ثُمَّ رَأَى بِهِ عَيْبًا بَعْدَ ذٰلِكَ أَنَّ لَهُ رَدَّهُ عَلَى بَائِعِهِ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِينَ وَلَا يَقْطَعُ ذٰلِكَ التَّفَرُّقُ الَّذِي رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْآثَارِ الْمَذْكُورَةِ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ فَكَذٰلِكَ الْمُبْتَاعُ لِلشَّاةِ الْمُصَرَّاةِ إِذَا قَبَضَهَا فَاحْتَلَبَهَا فَعَلِمَ أَنَّهَا عَلَى غَيْرِ مَا كَانَ ظَهَرَ لَهُ مِنْهَا وَكَانَ ذٰلِكَ لَا يَعْلَمُهُ فِي احْتِلَابِهِ مَرَّةً وَلَا مَرَّتَيْنِ جُعِلَتْ لَهُ فِي ذٰلِكَ هٰذِهِ الْمُدَّةُ وَهِيَ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ حَتَّى يَحْلُبَهَا فِي ذٰلِكَ فَيَقِفَ عَلَى حَقِيقَةِ مَا هِيَ عَلَيْهِ فَإِنْ كَانَ بَاطِنُهَا كَظَاهِرِهَا فَقَدْ لَزِمَتْهُ وَاسْتَوْفَى مَا اشْتَرَى وَإِنْ كَانَ ظَاهِرُهَا بِخِلَافِ بَاطِنِهَا فَقَدْ ثَبَتَ الْعَيْبُ وَوَجَبَ لَهُ رَدُّهَا بِهِ فَإِنْ حَلَبَهَا بَعْدَ الثَّلَاثَةِ الْأَيَّامِ فَقَدْ حَلَبَهَا بَعْدَ

ان کا موقف یہ ہے کہ اس باب میں جو روایات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہیں وہ منسوخ ہیں ان حضرات سے یہ کلا مجمل طور پر مروی ہے پھر اس بارے میں اختلاف ہے کہ ان کا ناسخ کیا ہے م بن شجاع فرماتے ہیں مجھے جو کچھ ابن ابی عمران سے خبر ملی ہے وہ یہ ہے کہ ان روایات کا ناسخ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد گرامی ہے ک خرید و فروخت کرنے والے جب تک ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں انہیں اختیا ہے اس روایت کو اس کی اسناد کے ساتھ اس سے پہلے ہم نے ذکر کر دیا جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے الگ الگ ہو جانے اختیار کو ختم کر دیا تو اس سے ثابت ہوا کہ اس کے بعد کسی کو اختیار نہیں البت اسکو اختیار حاصل رہے گا جسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس قول ک ذریعے مستثنیٰ قرار دیا آپ نے فرمایا مگر یہ کہ بیع میں خیار رکھا جائے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ تاویل فاسد ہے کیونکہ مصراۃ (تھنوں میں دودھ روکے ہوئے جانور) کی بیع میں خیار عیب ہے اور وہ بائع اور مشتری کی جدائی سے ختم نہیں ہوتا۔

کیا تو نہیں دیکھتا کہ اگر کوئی شخص ایک غلام خرید کر اس پر قبضہ کر لے پھر وہ دونوں (بائع اور مشتری) ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں اس کے بعد اس (غلام) میں عیب دیکھے تو مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ اسے واپس کرنے کا حق ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات میں جس فرقت کا ذکر ہے وہ اس حق کو ختم نہیں کرتی اسی طرح اگر مصراۃ بکری کو خریدنے والا اس پر قبضہ کرنے کے بعد اس کا دودھ دوہتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ ظاہر تھا یہ اس کے خلاف ہے اور اس بات کا علم ایک دو بار دوہنے سے نہیں ہوتا تو اس کو اتنی مدت یعنی تین دن دیئے جائیں گے تاکہ وہ (بار بار) دوہنے کے بعد حقیقت سے آگاہ ہو سکے اگر اس کا باطن ظاہر کی طرح ہے تو بیع لازم ہو جائے گی اور جو کچھ خریدا ہے اسے حاصل کرے اگر ظاہر باطن کے خلاف ہو تو عیب ثابت ہو جائے گا۔ اور اس کے لیے لوٹانا واجب ہو جائے گا اگر تین دن کے بعد دوہے تو گویا اس نے عیب کا علم حاصل ہونے کے بعد اس کو دوہا ہے تو یہ اس کی طرف سے رضامندی ہوگی تو اس علت کی وجہ سے جو ذکر کی گئی، وہ تاویل جو بیان ہوئی، فاسد ہو۔

بَيْعِهَا فَذٰلِكَ رِضَاءٌ مِّنْهُ بِهَا فَلِهٰذِهِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ ذُكِرَتْ وَجَبَ فَسَادُ التَّاوِيْلِ الَّذِيْ وُصِفَ.

گئی۔

وَقَالَ عِيْسَى بْنُ اَبَانَ كَانَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُكْمِ فِي الْمُصَرَّاةِ بِمَا فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ فِيْ وَقْتِ مَا كَانَتِ الْعُقُوْبَاتُ فِي الذُّنُوْبِ يُؤْخَذُ بِهَا الْاَمْوَالُ.

حضرت عیسیٰ بن ابان فرماتے ہیں مصراۃ کے حکم کے سلسلے میں جو کچھ روایات میں آیا ہے یہ اس وقت کی بات ہے جب گناہوں کی سزائیں مالوں کے ذریعے دی جاتی ہیں۔

فَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الزَّكٰوةِ اَنَّهُ مَنْ اَدَّاهَا طَائِعًا فَلَهُ اَجْرُهَا وَاِلَّا اَخَذْنَاهَا مِنْهُ وَشَطْرَ مَالِهِ عَزْمَةٌ مِّنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ.

اسی وجہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے زکوٰۃ کے سلسلے میں فرمایا جو شخص بخوشی ادا کرے گا اس کے لیے اس کا اجر ہے ورنہ ہم خود اس سے وصول کریں گے اور اسکے مال کا کچھ حصہ بطور تاوان لیں گے یہ ہمارے رب کے تاوان میں سے ہے۔

وَمِنْ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فِيْ سَارِقِ الثَّمَرَةِ الَّتِيْ لَمْ تُحْرَزْ فَاِنَّهُ يُضْرَبُ جَلَدَاتٍ وَيَغْرَمُ مِثْلَيْهَا وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِاَسَانِيْدِهٖ فِيْ بَابِ وَطْيِ الرَّجُلِ جَارِيَةَ امْرَاَتِهٖ فَاَغْنَانَا ذٰلِكَ عَنْ اِعَادَةِ ذِكْرِهَا هٰهُنَا قَالَ فَلَمَّا كَانَ الْحُكْمُ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ كَذٰلِكَ نَسَخَ اللّٰهُ الرِّبٰوا فَرُدَّتِ الْاَشْيَاءُ الْمَاْخُوْذَةُ اِلٰى اَمْثَالِهَا اِنْ كَانَتْ لَهَا اَمْثَالٌ وَاِلٰى قِيَمِهَا اِنْ كَانَتْ لَا اَمْثَالَ لَهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنِ التَّصْرِيَةِ وَرُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ.

اسی سے وہ روایت ہے جو حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام سے اس پھل کی چوری کے سلسلے میں روایت کی ہے جسے محفوظ نہیں کیا گیا کہ اسے کچھ کوڑے مارے جائیں اور اس (پھل) سے دوگنا بطور تاوان لیا جائے یہ حدیث ہم نے "بیوی کی لونڈی سے وطی کرنے" کے باب میں اس کی اسناد کے ساتھ ذکر کی ہے لہٰذا یہاں اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ حضرت عیسیٰ بن ابان فرماتے ہیں جب آغاز اسلام میں حکم اس طرح تھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے سود کو منسوخ فرمایا تو اشیاء اپنی مثل کی طرف لوٹ گئیں اگر ان کی مثل ہو اور قیمت کی طرف لوٹ گئیں اگر ان کی مثل نہ ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تھنوں میں دودھ روکنے سے منع فرمایا اس سلسلے میں آپ سے مروی ہے۔

۱۳۱۹ - فَذَكَرَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى الصَّادِقِ الْمُصَدَّقِ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ بَيْعَ الْمُحَفَّلَاتِ خِلَابَةٌ وَلَا يَحِلُّ خِلَابَةُ مُسْلِمٍ فَكَانَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ وَبَاعَ مَا قَدْ جَعَلَ بِنَهْيِهٖ اِيَّاهُ

حضرت مسروق بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں صادق مصدوق ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے فرمایا تھنوں میں دودھ روکے ہوئے جانوروں کی بیع دھوکا ہے اور مسلمان کے ساتھ دھوکہ کرنا جائز نہیں لہٰذا جو شخص ایسا کرے کہ اس چیز کو فروخت کرے تو وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے روگردانی کرنے والا ہے اور آپ نے اس چیز سے منع فرمایا اس پر عمل میرا بھنے والا ہے اس کی سزا یہ ہے کہ تین دن

marfat.com

مُخَالِفًا لِمَا اَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَاخِلًا فِيْمَا نَهٰى عَنْهُ فَكَانَتْ عُقُوْبَتُهٗ فِيْ ذٰلِكَ اَنْ يُّجْعَلَ اللَّبَنُ الْمَحْلُوْبُ فِي الْاَيَّامِ الثَّلَاثَةِ لِلْمُشْتَرِيْ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ وَلَعَلَّهٗ يُسَاوِيْ اٰصُعًا كَثِيْرَةً ثُمَّ نُسِخَتِ الْعُقُوْبَاتُ فِي الْاَمْوَالِ بِالْمَعَاصِيْ وَرُدَّتِ الْاَشْيَاءُ اِلٰى مَا ذَكَرْنَا۔

فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَوَجَبَ رَدُّ الْمُصَرَّاةِ بِعَيْنِهَا وَقَدْ زَالَ لَبَنُهَا عَلِمْنَا اَنَّ ذٰلِكَ اللَّبَنَ اَخَذَهُ الْمُشْتَرِيْ مِنْهَا قَدْ كَانَ بَعْضُهٗ فِيْ ضَرْعِهَا فِيْ وَقْتِ وُقُوْعِ الْبَيْعِ عَلَيْهَا فَهُوَ فِيْ حُكْمِ الْمَبِيْعِ وَبَعْضُهٗ حَدَثَ فِيْ ضَرْعِهَا فِيْ مِلْكِ الْمُشْتَرِيْ بَعْدَ وُقُوْعِ الْبَيْعِ عَلَيْهَا فَذٰلِكَ لِلْمُشْتَرِيْ فَلَمَّا لَمْ يُمْكِنْ رَدُّ اللَّبَنِ بِكَمَالِهٖ عَلَى الْبَائِعِ اِذْ كَانَ بَعْضُهٗ مِمَّا لَمْ يَمْلِكْ بَيْعَهٗ وَلَمْ يُمْكِنْ اَنْ يَّجْعَلَ اللَّبَنَ كُلَّهٗ لِلْمُشْتَرِيْ اِذَا كَانَ مَلَكَ بَعْضَهٗ مِنْ قِبَلِ الْبَائِعِ بِبَيْعِهٖ اِيَّاهُ الشَّاةَ الَّتِيْ قَدْ رَدَّهَا عَلَيْهِ بِالْعَيْبِ وَكَانَ مِلْكُهٗ لَهٗ اِيَّاهُ بِجُزْءٍ مِّنَ الثَّمَنِ الَّذِيْ كَانَ وَقَعَ بِهِ الْبَيْعُ فَلَا يَجُوْزُ اَنْ يَّرُدَّ الشَّاةَ بِجَمِيْعِ الثَّمَنِ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ اللَّبَنُ سَالِمًا لَّهٗ بِغَيْرِ ثَمَنٍ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ مَنَعَ الْمُشْتَرِيْ مِنْ رَدِّهَا وَرَجَعَ عَلٰى بَائِعِهٖ بِنُقْصَانٍ عَلَيْهَا قَالَ عِيْسٰى فَهٰذَا وَجْهُ حُكْمِ بَيْعِ الْمُصَرَّاةِ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَالَّذِيْ قَالَهٗ عِيْسٰى مِنْ هٰذَا يَحْتَمِلُ غَيْرَ اَنِّيْ رَاَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ وَجْهًا هُوَ اَشْبَهُ عِنْدِيْ بِنَسْخِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَجْهِ الَّذِيْ ذَهَبَ اِلَيْهِ عِيْسٰى۔

وَذٰلِكَ اَنَّ لَبَنَ الْمُصَرَّاةِ الَّذِي احْتَلَبَهُ الْمُشْتَرِيْ مِنْهَا فِي الثَّلَاثَةِ الْاَيَّامِ الَّتِي احْتَلَبَهَا

میں جو دودھ اس نے دوہا ہے وہ مشتری کو ایک صاع کھجوروں کے بدلے حاصل ہو ممکن ہے وہ کئی صاع کے برابر ہو اس کے بعد اموال کے ذریعے سزاؤں کا حکم منسوخ ہو گیا اور اشیاء کو اس بات طرف لوٹایا گیا جس کا ہم نے ذکر کیا (یعنی مثلی ہو تو اس کی مثل ورنہ قیمت دی جائے)

جب بات یوں ہے اور مصراۃ جانور کو بعینہٖ واپس لوٹانا ضروری ہے اور اس سے دودھ زائل ہو چکا ہے تو اس سے معلوم ہوا جو دودھ خریدنے والے کو حاصل ہوا اس میں سے کچھ سودے کے وقت اس کے تھنوں میں تھا وہ بیع کے حکم میں ہوگا اور کچھ دودھ خریدنے کے بعد مشتری کی ملکیت میں پیدا ہوا وہ مشتری کا ہے جب سارے کے سارے دودھ کو بائع کی طرف نہیں لوٹایا جا سکا کیونکہ بعض دودھ کی بیع کا وہ مالک نہیں ہے اور تمام دودھ کو مشتری کی ملک بھی قرار نہیں دے سکتے کیونکہ کچھ دودھ کا وہ بائع کی طرف سے مالک ہوا جب اس نے اس پر اس بکری کو بیچا جسے اس نے عیب کی وجہ سے لوٹا دیا اور بائع نے اسے اتنی قیمت پر اس کو بکری کا مالک بنایا تھا جس کے ساتھ سودا ہوا پس جائز نہیں کہ بکری کو پوری قیمت کے بدلے لوٹایا جائے اور یہ دودھ کسی قیمت کے بغیر مکمل طور پر اس (مشتری) کے لیے ہو جب معاملہ یوں ہے تو خریدنے والے کو واپس لوٹانے سے منع کیا جائے گا اور وہ عیب کی وجہ سے ہونے والا نقصان کے لیے بائع کی طرف رجوع کرے گا۔ حضرت عیسیٰ بن ابان فرماتے ہیں مصراۃ کے سودے کا حکم اس طریقے پر ہے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ بن ابان نے جو بات فرمائی ہے اس میں انکے قول کے علاوہ کا بھی احتمال ہے میں اس میں ایک اور وجہ دیکھتا ہوں جو اس حدیث کے منسوخ ہونے کے سلسلے میں اس سے زیادہ بہتر ہے جس کی طرف حضرت عیسیٰ گئے ہیں۔

وہ اس طرح ہے کہ مصراۃ جانور کا وہ دودھ جو تین تک خریدنے والا دوہتا رہا اس میں سے بعض دودھ سودے سے پہلے بائع کی ملک تھا

فيها قد كان بعضه في ملك البائع قبل الشراء وحدث بعضه في ملك المشتري بعد الشراء إلا أنه قد احتلبها مرة بعد مرة فكان ما كان في يد البائع من ذلك مبيعًا إذا أوجب نقض البيع في الشاة وجب نقض البيع فيه وما حدث في يد المشتري من ذلك فإنما كان ملكه بسبب البيع أيضًا وحكمه حكم الشاة لأنه من بدنها هذا على مذهبنا وكان النبي صلى الله عليه وسلم قد جعل لمشتري المصراة بعد ردها جميع لبنها الذي كان حلبه منها بالصاع من التمر الذي أوجب عليه رده مع الشاة وذلك اللبن حينئذ قد تلف أو تلف بعضه فكان المشتري قد ملك لبنًا دينًا بصاع تمر دين فدخل ذلك في بيع الدين بالدين وقد نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الدين بالدين۔

اور کچھ دودھ خریدنے کے بعد مشتری کی ملک میں پیدا ہوا البتہ اس نے بار بار دوہا تو جو کچھ بائع کے قبضہ میں تھا وہ سودے میں شامل ہو گیا جب بکری کی بیع کو توڑنا واجب ہوا تو اس کو توڑنا بھی ضروری ہوگا اور جو دودھ مشتری کے پاس جاکر پیدا ہوا وہ بھی سودے کی وجہ سے اس کی ملک میں آیا اس کا حکم بھی وہی ہے جو بکری کا ہے کیونکہ وہ اس کے بدن کا حصہ ہے یہ ہمارے مذہب کے مطابق ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصراۃ جانور خریدنے والے کے سودا لوٹانے کے بعد تمام دودھ ایک صاع کھجوروں کے بدلے مشتری کے لیے قرار دیا جو کھجوریں وہ بکری کے ساتھ بائع کو دیتا ہے اس وقت وہ دودھ پورا یا بعض ضائع ہو چکا ہوتا ہے تو گویا مشتری اس دودھ کا بطور قرض مالک ہوا جو ایک صاع کھجوروں کے بدلے ہے اور وہ بھی قرض ہیں تو یہ قرض کے بدلے قرض کی بیع ہو گئی پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض کے بدلے قرض کی بیع سے منع فرمایا۔

حدثنا أبو بكرة وابن مرزوق قالا ثنا أبو عاصم قال أبو بكرة في حديثه أخبرنا موسى ابن عبيدة وقال ابن مرزوق في حديثه عن موسى ابن عبيدة الربذي عن عبد الله ابن دينار عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الكالي بالكالي يعني الدين بالدين فنسخ ذلك ما كان تقدم منه مما روي عنه في المصراة مما حكمه حكم الدين بالدين۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض کی قرض کے بدلے بیع سے منع فرمایا اس سے مصراۃ کا وہ حکم جو قرض کے بدلے قرض کی بیع قرار پاتا تھا منسوخ ہو گیا۔

ويقال للذي ذهب إلى العمل بما روي في المصراة مما قد ذكرناه في أول هذا الباب قد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال الخراج بالضمان وعملت بذلك العلماء۔

جو لوگ، مصراۃ کے سلسلے میں مروی روایات پر عمل کے قائل ہیں ان سے کہا جائے گا۔

کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا (مشتری کو) ضمان کے بدلے نفع کا استحقاق حاصل ہے اور اس پر علماء کا عمل ہے۔

marfat.com

١٢٢١- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا أَبُو عَامِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثنا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثنا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں ر... اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضمان کی وجہ سے (مشتری کو) نفع کا استحقاق ہے۔

١٢٢٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثنا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثنا الزَّنْجِيُّ بْنُ خَالِدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ زَعَمَ لَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَجُلًا اشْتَرَى عَبْدًا فَاسْتَغَلَّهُ ثُمَّ رَأَى بِهِ عَيْبًا فَخَاصَمَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّهُ بِالْعَيْبِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ قَدِ اسْتَغَلَّهُ فَقَالَ لَهُ الْغَلَّةُ بِالضَّمَانِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک شخص نے ... غلام خریدا پھر اس سے نفع حاصل کیا پھر اس میں عیب پایا ... وہ اپنا مقدمہ لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا نبی ا... صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عیب کے ساتھ لوٹا دیا ا... شخص (بائع) نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے نفع اٹھ... ہے آپ نے فرمایا وہ ضمان کی وجہ سے نفع کا مستحق ہ... گیا۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

١٢٢٣- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثنا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثنا الزَّنْجِيُّ بْنُ خَالِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

١٢٢٤- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونَ قَالَ ثنا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عبدالملک بن عبدالعزیز فرماتے ہیں ہم نے ... حضرت مسلم بن خالد سے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَتَلَقَّى الْعُلَمَاءُ هٰذَا الْخَبَرَ بِالْقُبُولِ وَزَعَمْتَ أَنْتَ أَنَّ رَجُلًا لَوِ اشْتَرَى شَاةً فَحَلَبَهَا ثُمَّ أَصَابَ بِهَا عَيْبًا غَيْرَ التَّحْفِيلِ أَنَّهُ يَرُدُّهَا وَيَكُونُ اللَّبَنُ لَهُ وَكَذٰلِكَ لَوْ كَانَ مَكَانَ اللَّبَنِ وَلَدٌ وَلَدَتْهُ رَدَّهَا عَلَى الْبَائِعِ وَكَانَ الْوَلَدُ لَهُ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَكَ مِنَ الْخَرَاجِ الَّذِي جَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُشْتَرِي بِالضَّمَانِ فَلَيْسَ يَخْلُو الصَّاعُ الَّذِي تُوجِبُهُ عَلَى مُشْتَرِي الْمُصَرَّاةِ إِذَا رَدَّهَا بِالْبَائِعِ بِالتَّصْرِيَةِ أَنْ

علماء کرام کے نزدیک اس حدیث کو قبولیت حاصل ہے اور تمہارا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص بکری خریدے پھر اس کا دودھ دوہے پھر اس میں ایسا عیب پائے جو تھنوں میں دودھ روکنے کے علاوہ ہو تو وہ اسے لوٹا دے اور وہ دودھ اس کا اپنا ہوگا اسی طرح اگر وہ دودھ کی جگہ بچہ جنے تو اس جانور کو بائع کی طرف لوٹائے گا لیکن بچہ اسی (خریدنے والے) کے لیے ہوگا اور تمہارے نزدیک یہ وہ نفع ہے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضمان کے بدلے مشتری کے لیے قرار دیا پس کھجوروں کا وہ صاع جسے تم مصراۃ جانور کے خریدار پر واجب کرتے ہو کہ بائع کی طرف لوٹانے کی صورت میں یہ اس تمام دودھ کا عوض ہوگا جسے

يَكُونَ عِوَضًا مِنْ جَمِيعِ اللَّبَنِ الَّذِي احْتَلَبَهُ مِنْهَا الَّذِي كَانَ بَعْضُهُ فِي ضَرْعِهَا فِي وَقْتِ الْبَيْعِ وَحَدَثَ بَعْضُهُ فِي ضَرْعِهَا بَعْدَ الْبَيْعِ أَوْ يَكُونَ عِوَضًا مِنَ اللَّبَنِ الَّذِي كَانَ فِي ضَرْعِهَا فِي وَقْتِ وُقُوعِ الْبَيْعِ خَاصَّةً فَإِنْ كَانَ عِوَضًا مِنْهُمَا فَقَدْ نَقَضْتَ بِذَلِكَ أَصْلَكَ الَّذِي جَعَلْتَ الْوَلَدَ وَ اللَّبَنَ لِلْمُشْتَرِي بَعْدَ الرَّدِّ بِالْعَيْبِ لِأَنَّكَ جَعَلْتَ حُكْمَهُمَا حُكْمَ الْخَرَاجِ الَّذِي جَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُشْتَرِي بِالضَّمَانِ وَإِنْ كَانَ ذَلِكَ الصَّاعُ عِوَضًا مِمَّا كَانَ فِي ضَرْعِهَا فِي وَقْتِ وُقُوعِ الْبَيْعِ خَاصَّةً وَالْبَاقِي سَالِمٌ لِلْمُشْتَرِي لِأَنَّهُ مِنَ الْخَرَاجِ فَقَدْ جَعَلْتَ لِلْبَائِعِ صَاعًا دَيْنًا بِلَبَنٍ دَيْنٍ وَهَذَا غَيْرُ جَائِزٍ فِي قَوْلِكَ وَلَا فِي قَوْلِ غَيْرِكَ فَعَلَى أَيِّ الْوَجْهَيْنِ كَانَ هَذَا الْمَعْنَى عَلَيْهِ عِنْدَكَ فَأَنْتَ بِهِ تَارِكٌ أَصْلًا مِنْ أُصُولِكَ وَقَدْ كُنْتَ أَنْتَ بِالْقَوْلِ بِنَسْخِ هَذَا الْحُكْمِ فِي الْمُصَرَّاةِ أَوْلَى مِنْ غَيْرِكَ لِأَنَّكَ أَنْتَ تَجْعَلُ اللَّبَنَ فِي حُكْمِ الْخَرَاجِ وَغَيْرُكَ لَا يَجْعَلُهُ كَذَلِكَ۔

اس نے دوہا ہے جس میں سے کچھ سودا کرتے وقت اس کے تھنوں میں تھا اور بعض دودھ سودے کے بعد اس کے تھنوں میں آیا یا وہ کھجوریں صرف اسی دودھ کا عوض ہوں گی جو سودے کے وقت اس کے تھنوں میں تھا اگر وہ ان دونوں کے عوض ہو تو اس سے تمہارا ضابطہ ٹوٹ گیا تم نے عیب کی وجہ سے بیع کو رد کرنے کی صورت میں دودھ اور بچہ دونوں مشتری کے لیے قرار دیئے کیونکہ تم نے اس کا حکم اس نفع کی طرح قرار دیا جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضمان کی وجہ سے مشتری کے لیے قرار دیا اور اگر کھجوروں کا وہ صاع اس دودھ کا عوض ہو جو سودا کرتے وقت اس کے تھنوں میں تھا اور باقی صحیح سالم مشتری کے لیے ہوگا کیونکہ یہ نفع میں سے ہے تو تم نے قرض دودھ کے بدلے بائع کے لیے ایک صاع کھجور بطور قرض لازم کر دیں اور یہ بات تمہارے نزدیک بھی اور دوسروں کے نزدیک بھی جائز نہیں تو ان دو باتوں میں سے جو بات بھی تمہارے نزدیک صحیح ہو تم اپنے قواعد میں سے کسی نہ کسی قاعدے کو چھوڑنے والے قرار پاؤ گے جبکہ تمہارا یہ قول دوسروں کے قول سے بہتر ہے کہ مصراۃ کا حکم منسوخ ہو چکا ہے کیونکہ تم اس دودھ کو نفع (خراج) کے حکم میں قرار دیتے ہو اور دوسرے ایسا نہیں کرتے۔

باب ٣٦ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ تَتَنَاهَى

ظہور صلاحیت سے پہلے پھلوں کی بیع

١٣٢٥ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا أَبُو زُرْعَةَ وَهْبُ اللَّهِ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ وَاشْتِرَائِهِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ۔

حضرت نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان کو بیچنے اور خریدنے سے منع فرماتے تھے۔

١٣٢٦ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثنا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

حضرت سالم، اپنے والد سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا

marfat.com

سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا اَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَا جَمِيعًا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ.

اس وقت تک پھلوں کو نہ بیچو جب تک ان کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے۔

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان کا سودا نہ کرو۔

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ هُوَ الْغُدَانِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ فَكَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاحِهَا قَالَ حَتّٰى تَذْهَبَ عَاهَتُهَا.

ایک دوسرے طریق سے بھی بواسطہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ جب آپ سے اس کی صلاحیت کے بارے میں پوچھا جاتا تو آپ فرماتے یہاں تک کہ وہ قدرتی آفت سے محفوظ ہو جائے۔

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَذْهَبَ الْعَاهَةُ قَالَ قُلْتُ مَتٰى ذَاكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ طُلُوعُ الثُّرَيَّا.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا حتیٰ کہ وہ قدرتی آفت سے محفوظ ہو جائے راوی فرماتے ہیں میں نے پوچھا اے ابو عبدالرحمن! یہ کس وقت ہوتا ہے (آفات سے محفوظ کب ہوتا ہے) تو انہوں نے فرمایا ثریا ہے۔

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ.

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور صلاحیت سے پہلے پھلوں کی تجارت سے منع فرمایا۔

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُشْقِحَ فَقِيلَ لِجَابِرٍ وَمَا تُشْقِحُ قَالَ تَحْمَرُّ تَصْفَرُّ اَيْ يُؤْكَلُ مِنْهَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان کی تجارت سے منع فرمایا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ صلاحیت سے کیا مراد ہے تو انہوں نے فرمایا وہ سرخ اور زرد ہو جائے اور اسے کھایا جا سکے۔

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَرَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ ثَنَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الرِّجَالِ عَنْ اُمِّهِ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تَنْجُوَ مِنَ الْعَاهَةِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ آفاتِ سماویہ سے محفوظ ہو جائے۔

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ الطَّوِيلُ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ اَبِي الْاَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ خَارِجَةَ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور صلاحیت سے پہلے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا۔

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ ابْنِ الْقَاسِمِ الْيَمَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ قَالَ عُمَرُ فَسَّرَ لِي اَبِي فِي الْمُخَاضَرَةِ قَالَ لَا يَنْبَغِي اَنْ يُشْتَرٰى شَيْءٌ مِنْ ثَمَرِ النَّخْلِ حَتّٰى يُونِعَ يَحْمَرَّ وَيَصْفَرَّ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محاقلہ، مزابنہ، مخاضرہ، ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا حضرت عمر بن یونس فرماتے ہیں میرے باپ نے مخاضرہ کی وضاحت یوں فرمائی کہ کھجوروں کا سودا اس وقت تک جائز نہیں جب تک وہ سرخ یا زرد رنگ اختیار نہ کریں۔

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُو بَكْرٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کو سرخ یا زرد

marfat.com

بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى تَزْهُوَ وَعَنِ الْعِنَبِ حَتَّى يَسْوَدَّ وَعَنِ الْحَبِّ حَتَّى يَشْتَدَّ۔

ہونے سے پہلے انگور سیاہ ہونے سے پہلے اور دانے کو سخت ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔

١٣٣٦۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ فَقُلْتُ لِأَنَسٍ وَمَا زَهْوُهَا فَقَالَ تَحْمَرَّ أَوْ تَصْفَرَّ أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَسْتَحِلُّ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے زرد یا سرخ ہونے سے پہلے ان کے سودے سے منع فرمایا حضرت حمید فرماتے ہیں میں نے حضرت انسؓ سے کھجوروں کے زہو کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا سرخ اور زرد ہونا بتایئے اگر اللہ تعالیٰ پھل کو روک دے تو تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کا مال کس چیز کے ذریعے حلال کرے گا

١٣٣٧۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ثَمَرَةِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ قِيلَ لَهُ وَمَا تَزْهُوَ قَالَ تَحْمَرَّ أَوْ تَصْفَرَّ۔

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کو ان کے رنگ پکڑنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا ان سے پوچھا گیا کہ رنگ پکڑنے سے کیا مراد ہے تو انہوں نے فرمایا سرخ یا زرد ہو جائے۔

١٣٣٨۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْتَاعُوا الثِّمَارَ حَتَّى تَزْهُوَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا تَزْهُوَ قَالَ تَحْمَرَّ أَوْ تَصْفَرَّ أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَسْتَحِلُّ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ۔

حضرت حمید طویل حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھلوں کے رنگ پکڑنے سے پہلے ان کا سودا نہ کرو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ رنگ پکڑنا کیا ہے تو آپ نے فرمایا سرخ یا زرد ہونا بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ پھل کو روک دے تو تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی کے مال کو کس چیز کے بدلے (اپنے لیے) حلال کرے گا۔

١٣٣٩۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھلوں کو ان کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے نہ بیچو۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک

الْاٰثَارِ، فَزَعَمُوْا اَنَّ الثِّمَارَ لَا يَجُوْزُ بَيْعُهَا فِيْ رُؤُسِ النَّخْلِ حَتّٰى تَحْمَرَّ اَوْ تَصْفَرَّ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا هٰذِهِ الْاٰثَارُ كُلُّهَا عِنْدَنَا ثَابِتَةٌ صَحِيْحٌ مَجِيْئُهَا فَنَحْنُ اٰخِذُوْنَ بِهَا غَيْرَ تَارِكِيْنَ لَهَا وَلٰكِنَّ تَاْوِيْلَهَا عِنْدَنَا غَيْرُ مَا تَاَوَّلَهَا عَلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى۔

وَذٰلِكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا فَاحْتَمَلَ ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى مَا تَاَوَّلَهُ عَلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى وَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ بِهٖ بَيْعَ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ تَكُوْنَ فَيَكُوْنَ الْبَائِعُ بَائِعًا لِمَا لَيْسَ عِنْدَهٗ وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فِيْ نَهْيِهٖ عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ۔

حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ حُمَيْدِ الْاَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ عَتِيْقٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ قَالَ يُوْنُسُ قَالَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ هُوَ بَيْعُ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ يَّبْدُوَ صَلَاحُهَا۔

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ وَاِبْرَاهِيْمُ ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْمِنْهَالِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ۔

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَاَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلّٰى

جماعت کا یہی موقف ہے ان کا خیال یہ ہے کہ درختوں کے اوپر پھلوں کی فروخت اس وقت تک جائز نہیں جب تک وہ سرخ یا زرد نہ ہو جائیں۔

جب کہ دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تمام (مذکورہ بالا) روایات ہمارے نزدیک صحیح ثابت ہیں ہم ان پر عمل کرتے ہیں ان کو چھوڑتے نہیں لیکن ہمارے نزدیک ان کا مطلب وہ نہیں جو پہلے قول والوں نے بیان کیا ہے۔

یہ اس لیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان کا سودا کرنے سے منع فرمایا تو اس میں اس مفہوم کا بھی احتمال ہے جو پہلے قول والوں نے بیان کیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ پھل لگنے سے پہلے اس کی بیع مراد ہو اس طرح بیچنے والا اس چیز کو بیچے گا جو اس کے پاس نہیں ہے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سالوں (کے پھلوں) کی بیع سے منع کرتے ہوئے اس سے بھی منع فرمایا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنین کی بیع سے منع فرمایا یونس راوی فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا کہ یہ پھلوں کو ان کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیچنا ہے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (آئندہ) کئی سالوں کے لیے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ کھانے کے قابل ہو جائیں۔

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يُطْعَمَ۔

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ایک دوسری سند سے بھی بواسطہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَاَبُو الْوَلِيْدِ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَاْكُلَ مِنْهُ اَوْ حَتّٰى يُؤْكَلَ مِنْهُ۔

حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کھجوروں کی بیع کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ ہم اس سے کھا سکیں یا (فرمایا) اس سے کھایا جا سکے۔

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ يَقُوْلُ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ السَّلَمِ فَقُلْتُ اِنَّا نَدَعُ اَشْيَاءَ لَا نَجِدُ لَهَا فِيْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ تَحْرِيْمًا قَالَ اِنَّا نَفْعَلُ ذٰلِكَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُؤْكَلَ مِنْهُ۔

حضرت ابوالبختری طائی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیع سلم کے بارے میں پوچھا میں نے کہا بعض چیزوں کو چھوڑتے ہیں ہم قرآن پاک میں ان کی حرمت کا ذ[کر نہیں] پاتے تو انہوں نے فرمایا ہم یہ عمل اس لیے کرتے ہیں کہ رسول ا[کرم] صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ اس سے کھایا جا سکے۔ (کھانے کے قابل ہو جائے)

۱۳۴۶۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُفَضَّلُ بْنُ فُضَالَةَ عَنْ خَالِدٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ يَسْاَلُ عَنِ الرَّجُلِ يَبِيْعُ ثَمَرَةَ اَرْضِهِ رُطَبًا كَانَ اَوْ عِنَبًا يُسْلِفُ فِيْهَا قَبْلَ اَنْ تَطِيْبَ فَقَالَ لَا يَصْلُحُ اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ بَاعَ ثَمَرَةَ اَرْضٍ لَهُ ثَلَاثَ سِنِيْنَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيُّ فَخَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ فِي النَّاسِ مَنَعَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَبِيْعَ الثَّمَرَةَ حَتّٰى تَطِيْبَ۔

حضرت خالد سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے سنا حضرت عطاء بن ابی رباح سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی زمین کے پھل کو چاہے کھجوریں ہوں یا انگور، ظہور صلاحیت سے پہلے بطور بیع سلم بیچتا ہے تو انہوں نے فرمایا یہ درست نہیں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے اپنی زمین کا پھل تین سال کے لیے بیچا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سنا تو مسجد میں تشریف لائے اور لوگوں کی موجودگی میں فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پھلوں کو ظہور صلاحیت سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔

۱۳۴۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي

حضرت ابوالبختری سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پھلوں میں بیع سلم کے بارے میں پوچھا

الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ السَّلَفِ فِي الثَّمَرِ حَتَّى يَصْلُحَ۔

تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے انہیں بیچنے سے منع فرمایا۔

فَدَلَّتْ هٰذِهِ الْآثَارُ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا عَلَى الثِّمَارِ الْمَنْهِيِّ عَنْ بَيْعِهَا قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا مَا هِيَ فَإِنَّهَا الْمَبِيعَةُ قَبْلَ كَوْنِهَا الْمُسْلَفُ عَلَيْهَا فَنَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ حَتّٰى يَكُونَ وَيُؤْمَنَ عَلَيْهَا الْعَاهَةُ فَحِينَئِذٍ يَجُوزُ السَّلَمُ فِيهَا

تو یہ روایات جو ہم نے ذکر کی ہیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ جن پھلوں کو انکی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیچنے سے منع کیا گیا وہ کون سے پھل ہیں تو یہ وہ سودا ہے جس کا ابھی وجود نہیں ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ وجود میں آجائے اور آسمانی آفات سے محفوظ ہو جائے اس وقت اس میں بیع سلم جائز ہے۔

أَفَلَا تَرَى أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمَّا سَأَلَهُ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ كَانَ جَوَابُهُ لَهُ فِي ذٰلِكَ مَا ذَكَرَ فِي حَدِيثِهِ عَنِ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُطْعَمَ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ النَّهْيَ إِنَّمَا وَقَعَ فِي الْآثَارِ الَّتِي قَدَّمْنَا ذِكْرَهَا فِي هٰذَا الْبَابِ عَلَى بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ تَكُونَ ثِمَارًا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت ابو البختری نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کھجوروں میں بیع سلم کے بارے میں پوچھا تو ان کا جواب جو حدیث میں مذکور ہے یہ تھا کہ جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہو اس کا بیچنا ممنوع ہے۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ مذکورہ بالا روایات میں جو ممانعت مذکور ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جب تک وہ پھل نہ ہو جائیں ان کی بیع جائز نہیں۔

أَلَا تَرَى إِلَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ فَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ إِلَّا عَلَى الْمُتَبَايَعِ مِنْ ثَمَرَةٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ تَكُونَ وَإِنَّمَا الَّذِي فِي هٰذِهِ الْآثَارِ هُوَ النَّهْيُ عَنِ السَّلَمِ فِي الثِّمَارِ فِي غَيْرِ حِينِهَا فَهٰذِهِ الْآثَارُ تَدُلُّ عَلَى النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ۔

کیا تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کی طرف نہیں دیکھتے (آپ نے فرمایا) بتایئے اگر اللہ تعالیٰ پھلوں کو روک دے تو تم کس چیز کے بدلے اپنے بھائی کا مال حاصل کرو گے تو یہ ممانعت صرف ان پھلوں کے بارے میں ہے جو ابھی تک پھل نہیں بنے ان روایات میں پھلوں میں بے وقت بیع سلم کی ممانعت ہے تو یہ روایات اس بات سے منع پر دلالت کرتی ہیں۔

فَأَمَّا بَيْعُ الثِّمَارِ فِي أَشْجَارِهَا بَعْدَ مَا ظَهَرَتْ فَإِنَّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا جَائِزٌ صَحِيحٌ۔

جہاں تک درختوں کے اوپر پھلوں کو ان کے ظاہر ہونے کے بعد بیچنے کا تعلق ہے تو وہ ہمارے نزدیک صحیح ہے۔

وَالدَّلِيلُ عَلَى ذٰلِكَ مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی (مندرجہ ذیل) احادیث اس بات کی دلیل ہیں۔

۲۳۴۸- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس نے کھجور کا درخت پیوندکاری کے بعد بیچا تو اس کا پھل

ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ يُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِيْ بَاعَهَا اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا فَمَالُهٗ لِلَّذِيْ بَاعَهٗ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

بیچنے والے کے لیے ہوگا مگر یہ کہ خریدار اس کی شرط رکھے اور جس نے غلام بیچا تو اس (غلام) کا مال بھی بیچنے والے کے لیے ہوگا مگر یہ کہ خریدار اس کی شرط رکھے۔

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى عَبْدًا وَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهٗ فَلَا شَيْئَ لَهٗ وَمَنِ اشْتَرٰى نَخْلًا بَعْدَ تَابِيْرِهَا وَلَمْ يَشْتَرِطِ الثَّمَرَ فَلَا شَيْئَ لَهٗ۔

حضرت سالم، اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے غلام خریدا اور اس کے مال کی شرط نہیں رکھی تو اس کے لیے کچھ نہیں اور جس نے کھجور کا درخت پیوندکاری کے بعد خریدا اور پھل کی شرط نہیں رکھی تو اس کے لیے کچھ نہیں۔

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هٰرُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدِ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا اشْتَرٰى نَخْلًا قَدْ اَبَّرَهَا صَاحِبُهَا فَخَاصَمَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الثَّمَرَ لِصَاحِبِهَا الَّذِيْ اَبَّرَهَا اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُشْتَرِيْ۔

حضرت عکرمہ بن خالد مخزومی، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کھجور کا درخت خریدا جس میں اس کے مالک نے پیوندکاری کی تھی وہ دونوں اپنا مقدمہ بارگاہ نبوی میں لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اس کا پھل اس کے اس مالک کے لیے ہے جس نے اس کی پیوندکاری کی ہے البتہ یہ کہ خریدار اس کی شرط رکھے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ النَّخْلَ لِبَائِعِهَا اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ مُبْتَاعُهَا فَيَكُوْنُ لَهٗ بِاشْتِرَاطِهٖ اِيَّاهَا وَيَكُوْنُ بِذٰلِكَ مُبْتَاعًا لَهَا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان روایات کے مطابق سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا پھل بائع کے لیے قرار دیا البتہ یہ کہ خریدار اسکی شرط رکھے تو اس شرط کی وجہ سے وہ اس کیلئے ہوگا اور اس وجہ سے وہ اس کا بھی خریدار ہو جائے گا۔

وَقَدْ اَبَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰهُنَا بَيْعَ ثَمَرَةٍ فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْمَعْنَى الْمَنْهِيَّ عَنْهُ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ خِلَافُ هٰذَا الْمَعْنٰى۔

تو اس جگہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے (درخت کے) اوپر پھلوں کو انکی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیچنا جائز قرار دیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ پہلی روایات میں جو ممانعت مذکور ہے اس کا مفہوم اس معنی کے خلاف ہے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اِنَّمَا اُجِيْزَ بَيْعُ الثَّمَرِ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ لِاَنَّهٗ مَبِيْعٌ مَعَ غَيْرِهٖ وَلَيْسَ فِيْ جَوَازِ بَيْعِهٖ مَعَ غَيْرِهٖ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ بَيْعَهٗ

اگر کوئی معترض کہے کہ ان روایات میں جس بات کا جواز ہے وہ پھلوں کی بیع ہے کیونکہ وہ اپنے غیر کے ساتھ بیچے جا رہے ہیں اور غیر کے ساتھ ان کے بیچنے کا جواز اس بات پر دلالت نہیں

وَحْدَهُ كَذٰلِكَ الدَّارُ. فَقَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ تَدْخُلُ مَعَ غَيْرِهَا فِي الْبِيَاعَاتِ وَلَا يَجُوزُ إِفْرَادُهَا بِالْبَيْعِ. مِنْ ذٰلِكَ الطُّرُقُ وَالْأَفْنِيَةُ تَدْخُلُ فِي بَيْعِ الدُّوْرِ وَلَا يَجُوزُ أَنْ تُفْرَدَ بِالْبَيْعِ۔

کرنا کہ تنہا ان کی بیع بھی جائز ہو کیونکہ ہم بہت سی چیزوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ سودے میں اپنے غیر کے ساتھ شامل ہوتی ہیں لیکن تنہا ان کی بیع جائز نہیں ہوتی۔ ان میں سے راستے اور صحن ہیں جو مکانات کی بیع میں داخل ہوتے ہیں لیکن ان کو الگ طور پر بیچنا جائز ہیں۔

فَجَوَابُنَا فِي ذٰلِكَ وَبِاللهِ التَّوْفِيقُ أَنَّ الطُّرُقَ وَالْأَفْنِيَةَ تَدْخُلُ فِي الْبَيْعِ وَإِنْ لَمْ يُشْتَرَطْ وَلَا يَدْخُلُ الثَّمَرُ فِي بَيْعِ النَّخْلِ إِلَّا أَنْ يُشْتَرَطَ فَالَّذِي يَدْخُلُ فِي بَيْعِ غَيْرِهِ لَا بِاشْتِرَاطٍ هُوَ الَّذِي لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَبِيعًا وَحْدَهُ وَالَّذِي لَا يَكُونُ دَاخِلًا فِي بَيْعِ غَيْرِهِ إِلَّا بِاشْتِرَاطٍ هُوَ الَّذِي إِذَا اشْتُرِطَ كَانَ مَبِيعًا فَلَمْ يَجُزْ أَنْ يَكُونَ مَبِيعًا مَعَ غَيْرِهِ إِلَّا وَبَيْعُهُ وَحْدَهُ جَائِزٌ۔

اس سلسلے میں توفیق الٰہی ہمارا جواب یہ ہے کہ راستے اور صحن شرط رکھنے کے بغیر بھی (مکان کی) بیع میں داخل ہوتے ہیں لیکن درخت کی بیع میں پھل شرط کے بغیر داخل نہیں ہوتے تو جو چیز، دوسری چیز کے سودے میں کسی شرط کے بغیر داخل ہو اسے تنہا بیچنا جائز نہیں اور وہ چیز جو دوسری چیز کی بیع میں شرط کے بغیر شامل نہ ہو تو وہ شرط کی صورت میں ہی مبیع بنے گی لہٰذا غیر کے ساتھ وہی چیز مبیع بن سکتی ہے جسے انفرادی طور پر بیچا جا سکتا ہو۔

أَلَا يُرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ بَاعَ دَارًا وَفِيهَا مَتَاعٌ أَنَّ ذٰلِكَ الْمَتَاعَ لَا يَدْخُلُ فِي الْبَيْعِ وَأَنَّ مُشْتَرِيَهَا لَوِ اشْتَرَطَهُ فِي شِرَائِهِ الدَّارَ صَارَ لَهُ بِاشْتِرَاطِهِ إِيَّاهُ وَلَوْ كَانَ الَّذِي فِي الدَّارِ خَمْرًا أَوْ خِنْزِيرًا فَاشْتَرَطَهُ فِي الْبَيْعِ فَسَدَ الْبَيْعُ فَكَانَ لَا يَدْخُلُ فِي شِرَائِهِ الدَّارَ بِاشْتِرَاطِهِ فِي ذٰلِكَ إِلَّا مَا يَجُوزُ لَهُ شِرَاؤُهُ وَلَوِ اشْتَرَى وَحْدَهُ وَكَانَ الثَّمَرُ الَّذِي ذَكَرْنَا يَجُوزُ لَهُ اشْتِرَاطُهُ مَعَ النَّخْلِ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ إِلَّا لِأَنَّهُ يَجُوزُ بَيْعُهُ وَحْدَهُ۔

کیا وہ معترض نہیں دیکھتا کہ اگر کوئی شخص مکان بیچے اور اس میں سامان ہو تو وہ سامان، مکان کے سودے میں داخل نہیں ہوگا اور اگر خریدار سودے میں اس کی شرط رکھے تو اس شرط کی وجہ سے وہ (سامان) اس کا ہو جائے گا اور اگر گھر میں شراب یا خنزیر ہو اور وہ سودے میں اس کی شرط رکھے تو بیع فاسد ہو گی لہٰذا مکان کو خریدتے وقت شرط رکھنے سے وہی چیز داخل ہو گی جسے خریدا جا سکتا ہو اگرچہ انفرادی طور پر خریدے اور جس پھل کا ہم نے ذکر کیا ہے درخت کے ساتھ اس کی شرط رکھنا صحیح ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اسے تنہا فروخت کیا جا سکتا ہے۔

وَلَا يُرَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَقَرَنَهُ مَعَ ذِكْرِ النَّخْلِ مَنْ بَاعَ عَبْدًا لَهُ مَالٌ لَهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ فَجَعَلَ الْمَالَ لِلْبَائِعِ إِذَا لَمْ يَشْتَرِطْهُ الْمُبْتَاعُ وَجَعَلَهُ لِلْمُبْتَاعِ بِاشْتِرَاطِهِ إِيَّاهُ وَكَانَ ذٰلِكَ الْمَالُ لَوْ كَانَ خَمْرًا أَوْ خِنْزِيرًا فَسَدَ بَيْعُ الْعَبْدِ إِذَا اشْتَرَطَهُ

کیا وہ شخص نہیں دیکھتا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (مذکورہ بالا) حدیث میں اس کو درخت کے ذکر سے ملایا آپ نے فرمایا جس نے اپنا غلام بیچا جس کے پاس مال تھا تو وہ مال بیچنے والے کا ہوگا مگر یہ کہ خریدنے والا اس کی شرط رکھے تو آپ نے خریدار کے شرط نہ رکھنے کی صورت میں مال، بائع کے لیے قرار دیا اور ایسا شرط رکھنے کی وجہ سے کیا اور اگر یہ مال شراب یا خنزیر ہو تو شرط کی صورت میں بیع فاسد ہو جائے گی غلام کے ساتھ اس مال کی

marfat.com

فِيْهِ وَاِنَّمَا يَجُوْزُ اَنْ يُشْتَرَطَ مَعَ الْعَبْدِ مِنْ مَالِهٖ مَا يَجُوْزُ بَيْعُهٗ وَحْدَهٗ فَاَمَّا مَا لَا يَجُوْزُ بَيْعُهٗ وَحْدَهٗ فَلَا يَجُوْزُ اشْتِرَاطُهٗ فِيْ بَيْعِهٖ لِاَنَّهٗ يَكُوْنُ بِذٰلِكَ مَبِيْعًا وَبَيْعُ ذٰلِكَ الشَّيْءِ لَا يَصْلُحُ فَذٰلِكَ اَيْضًا دَلِيْلٌ صَحِيْحٌ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِي الثَّمَرَةِ الدَّاخِلَةِ فِيْ بَيْعِ النَّخْلِ بِالْاِشْتِرَاطِ اَنَّهَا الثِّمَارُ الَّتِيْ يَجُوْزُ بَيْعُهَا عَلَى الْاِنْفِرَادِ دُوْنَ بَيْعِ النَّخْلِ۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا۔

وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ يَذْهَبُ اِلٰى اَنَّ النَّهْيَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ هُوَ بَيْعُ الثَّمَرِ عَلٰى اَنْ يُتْرَكَ فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ حَتّٰى يَبْلُغَ وَيَتَنَاهٰى وَحَتّٰى يُجَدَّ وَقَدْ وَقَعَ الْبَيْعُ عَلَيْهِ قَبْلَ التَّنَاهِيْ فَيَكُوْنُ الْمُشْتَرِيْ قَدِ ابْتَاعَ ثَمَرًا ظَاهِرًا وَمَا يَنْمِيْهِ نَخْلُ الْبَائِعِ بَعْدَ ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ يُجَدَّ فَذٰلِكَ بَاطِلٌ قَالَ فَاَمَّا اِذَا وَقَعَ الْبَيْعُ بَعْدَ مَا تَنَاهٰى عِظَمُهٗ وَانْقَطَعَتْ زِيَادَتُهٗ فَلَا بَاْسَ بِابْتِيَاعِهٖ وَاشْتِرَاطِ تَرْكِهٖ اِلٰى حَصَادِهٖ وَجَدَادِهٖ قَالَ فَاِنَّمَا وَقَعَ النَّهْيُ عَنْ ذٰلِكَ لِاشْتِرَاطِ التَّرْكِ لِمَكَانِ الزِّيَادَةِ وَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنْ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ الْاِشْتِرَاطِ فِي ابْتِيَاعِهٖ بَعْدَ عَدَمِ الزِّيَادَةِ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ بِهٰذَا عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدٍ وَتَاْوِيْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ فِيْ هٰذَا اَحْسَنُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

وَالنَّظَرُ اَيْضًا يَشْهَدُ لَهٗ لِاَنَّهٗ اِذَا وَقَعَ الْبَيْعُ عَلَى الثِّمَارِ بَعْدَ تَنَاهِيْهَا عَلٰى اَنْ تُتْرَكَ اِلَى الْحَصَادِ فَالنَّخْلُ هٰهُنَا مُسْتَاْجَرَةٌ لِيَكُوْنَ

شرط اس لیے جائز ہے کہ اسے الگ طور پر بیچا جا سکتا ہے اور جسے الگ نہیں بیچ سکتے۔ سودے میں اس کی شرط رکھنا جائز نہیں کیونکہ اس طرح وہ مبیع بن جائے گا جبکہ اس میں مبیع بننے کی صلاحیت نہیں یہ بھی اس بات کی ایک صحیح دلیل ہے جو ہم نے ذکر کی کہ درخت کے سودے میں پھل صرف شرط رکھنے کی صورت میں داخل ہوں گے کیونکہ پھلوں کو درخت کا سودا کئے بغیر الگ طور پر بھی بیچا جا سکتا ہے۔

اس سے ہماری مذکورہ بالا بات ثابت ہو گئی حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت امام ابو یوسف رحمہا اللہ کا یہی مسلک ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو ممانعت باب کے شروع میں ذکر کی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ پھلوں کو اس طرح بیچنا کہ ان کو درخت کے اوپر چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ انتہاء کو پہنچ جائیں اور انہیں کاٹا جائے حالانکہ سودا ان کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ہوا تو اس طرح خریدار ظاہری پھل کو خریدتا ہے اس کے بعد کاٹنے تک جو اضافہ ہوتا ہے وہ بائع کے درخت پر ہوتا ہے۔ اور یہ باطل ہے وہ فرماتے ہیں جب پھل کا بڑھنا بند ہو جائے اور اب انہیں میں اضافہ نہ ہو سکے تو اب اس کو خریدنے اور اسے کاٹنے اور چننے تک درخت پر رکھنے کی شرط لگانے میں کوئی حرج نہیں وہ فرماتے ہیں درخت پر چھوڑنے کی شرط اس لیے منع ہے کہ اس میں اضافہ ہو رہا ہے اور اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ اب اضافہ نہ ہونے کی صورت میں خریدتے وقت (درخت پر رہنے کی) شرط لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے (حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں) مجھ سے یہ بات حضرت سلیمان بن شعیب نے اپنے والد کے واسطے سے حضرت امام محمد رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہوتے بیان کی ہے اور اس سلسلے میں حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا بیان کردہ مفہوم زیادہ اچھا ہے۔

قیاس بھی اسی بات کی تائید کرتا ہے کیونکہ اگر پھل کے مکمل ہو جانے کے بعد اس کا سودا اس شرط پر کیا جائے کہ وہ کاٹنے تک درخت پر رہیں گے تو اس صورت میں درخت کرایہ پر حاصل ہو گا

الثمار فيها الى وقت جدادها عنها وذلك لو كان على الانفراد لم يجز فاذا كان مع غيره فهو ايضا كذلك۔

تا کہ کاٹنے تک پھل اسی پر رہیں انفرادی طور پر یہ بات جائز نہیں تو دوسرے کے ساتھ مل کر بھی جائز نہیں ہو گی۔

وقد قال قوم ان النهي الذي كان من رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الثمار حتى يبدو صلاحها لم يكن منه على تحريم ذلك ولكنه كان على المشورة عليهم بذلك لكثرة ما كانوا يختصمون اليه فيه۔

بعض لوگوں نے کہا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پھلوں کو ان کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا تو یہ حرام ہونے کے طور پر نہیں بلکہ مشورہ کے طور پر ہے کیونکہ وہ لوگ اکثر اس بات میں جھگڑتے رہتے تھے۔

ورووا ذلك عن زيد بن ثابت رضي الله عنه۔

۱۳۵۱۔ حدثنا محمد بن عبد الله بن عبد الحكم قال اخبرنا ابو زرعة وهب الله عن يونس بن يزيد قال قال ابو الزناد كان عروة بن الزبير يحدث عن سهل بن ابي حثمة الانصاري انه اخبره ان زيد بن ثابت كان يقول كان الناس في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يتبايعون الثمار فاذا جد الناس وحضر تقاضيهم قال المبتاع انه اصاب الثمر العفن والرماد واصابه مراق واصابه قشام عاهات يحتجون بها والقشام شيء يصيبه حتى لا يرطب قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما كثرت عنده الخصومة في ذلك لا تتبايعوا حتى يبدو صلاح الثمر كالمشورة يشير بها لكثرة خصومتهم۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں روایت کیا ہے حضرت سہیل بن ابوحثمہ انصاری بتاتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں لوگ پھلوں کی تجارت کرتے جب بائع اکر مشتری سے رقم کا) تقاضا کرتا تو وہ کہتا کہ پھل تو کسی آفت یا بیماری کی وجہ سے خراب ہو گیا ہے تو وہ آپس میں جھگڑنے لگتے۔ قشام وہ بیماری ہے جو پھل کو پہنچے تو اس کی رطوبت باقی نہ رہے راوی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب زیادہ مقدمات آنے لگے تو آپ نے فرمایا جب تک پھل کی صلاحیت ظاہر نہ ہو اس کا سودا نہ کرو۔ گویا آپ نے زیادہ جھگڑوں کی وجہ سے ان کو بطور مشورہ یہ بات فرمائی۔

فكان ما ذكرنا ان ما روينا في اول هذا الباب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من نهيه عن بيع الثمار حتى يبدو صلاحها انما هو على هذا المعنى لا على ما سواه۔

تو جو کچھ ہم نے باب کے شروع میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان کو بیچنے سے منع فرمایا تو وہ اسی معنی کے اعتبار سے ہے کوئی اور وجہ نہیں ہے۔

marfat.com

بَابُ[۲۴] - العَرَايَا

١٣٥٢ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِي الْعَرَايَا۔

١٣٥٣ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِي الْعَرَايَا۔

١٣٥٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِي الْعَرَايَا۔

١٣٥٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

١٣٥٦ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِالتَّمْرِ وَالرُّطَبِ۔

حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ

عرایا کا بیان

حضرت سالم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجوروں کے بدلے تازہ کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا حضرت عبداللہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے مزابنہ (تازہ کھجوروں کو چھواروں کے عوض بیچنے) سے منع فرمایا حضرت ابن عمر فرماتے ہیں مجھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی۔

حضرت ابن عمر، حضرت زید بن ثابت (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی ہے۔

حضرت علی بن شیبہ اسی (مذکورہ بالا) سند سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا اور عرایا کی اجازت دی۔

حضرت خارجہ اپنے والد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تازہ یا خشک کھجوروں کے ساتھ عرایا کو بیچنے کی اجازت دی ہے۔

حضرت اسماعیل شیبانی فرماتے ہیں میں نے اپنے درختوں کے اوپر لگا ہوا پھل ایک سو وسق کے بدلے بیچا اگر وہ

عَنْ إِسْمَاعِيْلَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ بِعْتُ مَا فِيْ رُؤُسِ نَخْلِيْ بِمِائَةِ وَسْقٍ إِنْ زَادَ فَلَهُمْ وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيْهِمْ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

اور درخت پر لگا ہوا پھل (زیادہ ہوا تو ان (خریداروں) کا ہوگا اور اگر کم ہوا تو نقصان بھی ان کا ہی ہوگا پھر میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھواروں کو تازہ کھجوروں کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا البتہ عرایا کی اجازت دی ہے۔

۱۳۵۸ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يُطْعَمَ وَقَالَ لَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِنْهُ إِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ إِلَّا الْعَرَايَا فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِيْهَا۔

حضرت عطاء اور حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو کھانے کے قابل ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ ان میں کوئی چیز بھی بیچی جائے تو درہموں اور دیناروں کے بدلے بیچی جائے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی اجازت دی ہے۔

۱۳۵۹ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ إِلَّا أَنَّهُ أَرْخَصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا البتہ عرایا کا سودا کرنے کی اجازت دی ہے۔

۱۳۶۰ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ مِيْنَا عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَقَالَ أَحَدُهُمَا وَالْمُعَاوَمَةِ وَقَالَ الْآخَرُ وَبَيْعِ السِّنِيْنَ وَنَهٰى عَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم محاقلہ، مزابنہ اور مخابرہ سے منع فرمایا حضرت ابوالزبیر یا سعید بن مینا راویوں میں سے ایک نے معاومہ کا اور دوسرے نے کئی سالوں کی بیع کا ذکر کیا اور آپ نے (معلوم مقدار کی) استثناء سے منع فرمایا اور عرایا کی اجازت دی۔

۱۳۶۱ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ

حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چھواروں کے بدلے تازہ کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا البتہ عریہ کی اجازت دی کہ تازہ کھجوروں کا اندازہ کر کے اسے بیچا جائے تاکہ اس کے مالک تازہ کھجوریں

marfat.com

التمر بالتمر الا انه رخص في العرية ان يباع بخرصها من التمر ياكلها اهلها رطبا۔

کھاسکیں ۔

۱۳۶۲۔ **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا القعنبي قال سليمن بن بلال عن يحيى بن سعيد عن بشير بن يسار عن بعض اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من اهل دارهم منهم سهل بن ابي حثمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع التمر بالتمر وقال ذلك الربوا ذلك المزابنة الا انه رخص في بيع العرية النخلة والنخلتين ياخذها اهل البيت بخرصها تمرا ياكلونها رطبا۔

حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ اپنے خاندان کے بع
صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں حضرت سہل بن ابو حثمہ بھی ا
میں سے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوہاروں کے
بدلے تازہ کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا آپ نے فرمایا یہ سو
ہے یہ مزابنہ ہے البتہ ایک یا دو درختوں کے عر
کی اجازت دی تاکہ گھر والے اس کے بد
تازہ کھجوریں لے کر انہیں کھائیں ۔

۱۳۶۳۔ **حدثنا** ابراهيم بن مرزوق قال ثنا القعنبي وعثمان بن عمر قال ثنا مالك بن انس عن داؤد بن الحصين عن مولى ابن ابي احمد عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رخص في بيع العرايا في خمسة اوسق او في مادون خمسة اوسق يشك داؤد في خمسة او في مادون خمسة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرما
ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ وسق
یا اس سے کم میں عرایا کی اجازت دی ہے
داؤد راوی کو پانچ یا کم کا شک ہے ۔

۱۳۶۴۔ **حدثنا** احمد بن داؤد قال ثنا عبد الله بن محمد التيمي قال اخبرنا حماد بن سلمة عن محمد بن اسحق عن محمد بن يحيى بن حبان عن واسع بن حبان عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رخص في العرية في الوسق والوسقين والثلاثة والاربعة وقال في كل عشرة اقناء قنو يوضع في المسجد للمساكين۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یا دو، تین
اور چار وسق میں عرایا کی اجازت فرمائی اور فرمایا کہ
ہر دس خوشوں میں سے ایک خوشہ محتاج لوگوں
کے لیے مسجد میں رکھا جائے۔

۱۳۶۵۔ **حدثنا** ابن ابي داؤد قال ثنا الوهبي قال اخبرنا ابن اسحق فذكر باسناده مثله غير انه قال ثم قال الوسق والوسقين و

حضرت اسحق نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت
کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ایک وسق، دو، تین اور چار وسق اور آپ نے

والثلاثة والاربعة ولم يذكر قوله في كل عشرة۔

قال ابو جعفر فقد جاءت هذه الآثار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وتواترت في الرخصة في بيع العرايا وقبلها اهل العلم جميعا ولم يختلفوا في صحة مجيئها وتنازعوا في تاويلها فقال قوم العرايا ان الرجل يكون له النخل والنخلتان في وسط النخل الكثير لرجل اخر قالوا وقد كان اهل المدينة اذا كان وقت الثمار خرجوا باهليهم الى حوائطهم فيجيئ صاحب النخلة او النخلتين باهله فيضر ذلك باهل النخل الكثير فرخص رسول الله صلى الله عليه وسلم لصاحب النخل الكثير ان يعطي صاحب النخلة او النخلتين خرص ماله من ذلك تمرا لينصرف هو واهله عنه ويخلص تمر الحائط كله لصاحب النخل الكثير فيكون فيه هو واهله۔

وقد روي هذا القول عن مالك بن انس رحمه الله وكان ابو حنيفة رحمه الله يقول فيما سمعت احمد بن ابي عمران يذكر انه سمعه من محمد بن سماعة عن ابي يوسف عن ابي حنيفة قال معنى ذلك عندنا ان يعري الرجل الرجل ثمر نخلة من نخله فلا يسلم ذلك اليه حتى يبدو له فرخص له ان يحبس ذلك ويعطيه مكانه بخرصه تمرا وكان هذا التاويل اشبه واولى مما قال مالك لان العرية انما هي العطية۔

الا ترى الى الذي مدح الانصار كيف مدحهم اذ يقول ليست بسنهاء ولا رجبية ولكن عرايا في السنين الجوائح ؛ اي انهم كانوا

ہر دس میں سے ایک گچھے کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں تواتر کے ساتھ روایات میں بیع عرایا کی اجازت کا ذکر آیا ہے اہل علم نے ان روایات کو قبول کیا ان روایت میں ان کا کوئی اختلاف نہیں البتہ عرایا کے مفہوم میں اختلاف ہے ایک جماعت کہتی ہے عرایا یہ ہے کہ ایک شخص کے ایک یا دو درخت دوسرے شخص کے بہت سے درختوں کے درمیان ہوں یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ پھلوں کے موسم میں اپنے گھر والوں کو لے کر باغات کی طرف جاتے تھے تو ایک یا دو درختوں کا مالک اپنے گھر والوں کے ساتھ آتا اس طرح زیادہ درختوں کے مالک کو اذیت ہوتی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ درختوں والے کو اجازت دی کہ وہ ایک یا دو درختوں کے مالک کو اس کے مال کے اندازے پر کھجوریں دے تاکہ وہ اور اس کے اہل خانہ واپس لوٹ جائیں اور باغ کی تمام کھجوریں زیادہ درختوں کے مالک کے لیے خاص ہو جائیں اور اب صرف اس کا اور اس کے اہل خانہ کا ہی حق ہوتا۔

یہ قول حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ سے مروی ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص، دوسرے آدمی کو ایک درخت کا پھل بطور عطیہ دے اور پھل کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے اس کے حوالے نہ کرے تو اسے اجازت ہے کہ اس (عطیہ) کو روک لے اور اس کی جگہ اندازے سے چھوہارے دے (امام طحاوی فرماتے ہیں) یہ مفہوم حضرت امام مالک کے بیان کردہ مفہوم سے زیادہ مناسب اور بہتر ہے کیونکہ عرایا سے یہی عطیات مراد ہیں۔

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ جس نے انصار کی تعریف کی تو وہ کس طرح کی ہے ان کے عطیات ان درختوں کی صورت میں نہیں ہوتے جو ایک سال پھل دیتے ہیں اور دوسرے سال پھل نہیں لاتے اور

marfat.com

يُعْرُونَهَا فِي السِّنِينَ الْحَوَائِجِ فَلَوْ كَانَتِ الْعَرِيَّةُ كَمَا ذَهَبَ عَلَيْهِ مَالِكٌ إِذًا لَمَا كَانُوا مَمْدُوحِينَ بِهَا إِذْ كَانُوا يُعْطَوْنَ كَمَا يُعْطُونَ وَلَكِنَّ الْعَرِيَّةَ بِخِلَافِ مَا قَالَ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ ذُكِرَ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا فَصَارَتِ الْعَرَايَا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا هِيَ بَيْعُ ثَمَرٍ بِتَمْرٍ۔

قِيلَ لَهُ لَيْسَ فِي الْحَدِيثِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ إِنَّمَا فِيهِ ذِكْرُ الرُّخْصَةِ فِي الْعَرَايَا مَعَ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَقَدْ يُقْرَنُ الشَّيْءُ وَحُكْمُهُمَا مُخْتَلِفٌ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ ذُكِرَ التَّوْقِيفُ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى خَمْسَةِ أَوْسُقٍ وَفِي ذِكْرِهِ ذٰلِكَ مَا يَنْفِي أَنْ يَكُونَ حُكْمُ مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ كَحُكْمِهِ۔

قِيلَ لَهُ مَا فِيهِ مَا يَنْفِي شَيْئًا مِمَّا ذَكَرْتَ وَإِنَّمَا يَكُونُ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَوْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ الْعَرِيَّةُ إِلَّا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي مَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ فَإِذَا كَانَ الْحَدِيثُ إِنَّمَا فِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ فَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيهِ لِقَوْمٍ فِي عَرِيَّةٍ لَهُمْ هٰذَا مِقْدَارُهَا فَنَقَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذٰلِكَ وَأَخْبَرَ بِالرُّخْصَةِ فِيمَا كَانَتْ وَلَا يَنْفِي ذٰلِكَ أَنْ تَكُونَ تِلْكَ الرُّخْصَةُ جَارِيَةً فِيمَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ۔

ٔ زدہ درخت جن کو ستوان کا دیا جاتا ہے (کمزور درخت) بلکہ وہ قحط کے ...یمں عطیاؑ دیتے ہیں یعنی ان کے نزدیک یہ بات معروف تھی کہ عطیات (عرایا) قحط سالی میں ہوتے ہیں اگر عرایا کا وہ مفہوم ہوتا ہے جو حضرت امام مالک نے بیان کیا ہے تو اس صورت میں ان کی تعریف نہ کی جاتی کیونکہ وہ اسی طرح دیتے جس طرح (عام

اگر کوئی معترض کہے کہ تم نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجوروں کے بدلے تازہ کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا اور عرایا کی اجازت دی تو اس حدیث میں بھی عرایا سے چھوہاروں کے بدلے تازہ کھجوروں کی بیع مراد ہے ۔

تو اسے کہا جائے گا کہ حدیث میں ایسی کوئی بات نہیں ہے اس میں تو عرایا کی اجازت کا ذکر ہے اور اس کے ساتھ چھوہاروں کے بدلے تازہ کھجوروں کی ممانعت بھی مذکور ہے اور بعض اوقات ایک بات کو دوسری سے ملایا جاتا ہے لیکن دونوں کا حکم مختلف ہوتا ہے ۔

اگر کوئی معترض کہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں پانچ وسق پر موقوف ذکر کیا گیا اور اس سے زائد میں اس حکم کی نفی ہوگی ۔

تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو اس کی نفی کرے یہ تو اس صورت میں ہوتا جب حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ عطیہ صرف پانچ وسق یا اس سے کم میں ہوتا ہے حدیث میں تو یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ وسق یا اس سے کم میں عرایا کی اجازت دی ہے تو اس میں یہ احتمال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاص قوم کو جس عطیہ کی اجازت دی ان کے عطیہ کی مقدار اتنی ہو تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے نقل فرمایا اور جو اجازت دی گئی تھی اس کی خبر دی لیکن اس سے زائد میں عرایا کی نفی نہیں ہوتی ۔

٢ طور پر) دیتے ہیں لیکن عرایا کا مفہوم ان کے قول کے خلاف ہے ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا فَصَارَ ذٰلِكَ مُسْتَثْنًى مِنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ بَيْعُ ثَمَرٍ بِتَمْرٍ۔

قِيلَ لَهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ قَصَدَ بِذٰلِكَ إِلَى الْمُعْرِي لَهُ فَرَخَّصَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ تَمْرًا بَدَلًا مِنْ ثَمَرٍ فِي رُؤُسِ النَّخْلِ لِأَنَّهُ يَكُونُ بِذٰلِكَ فِي مَعْنَى الْبَائِعِ وَذٰلِكَ لَهُ حَلَالٌ فَيَكُونُ الْاِسْتِثْنَاءُ لِهٰذِهِ الْعِلَّةِ وَفِي حَدِيثِ سَهْلِ ابْنِ أَبِي حَثْمَةَ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا فَقَدْ ذَكَرَ لِلْعَرِيَّةِ أَهْلًا وَجَعَلَهُمْ يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا وَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ إِلَّا وَمَلَكُهَا الَّذِينَ عَادَتْ إِلَيْهِمْ بِالْبَدَلِ الَّذِي أَخَذَ مِنْهُمْ فَذٰلِكَ يُثْبِتُ قَوْلَ أَبِي حَنِيفَةَ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ لَوْ كَانَ تَأْوِيلُ هٰذِهِ الْآثَارِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ لَمَا كَانَ لِذِكْرِ الرُّخْصَةِ فِيهَا مَعْنًى قِيلَ لَهُ بَلْ لَهُ مَعْنًى صَحِيحٌ وَلٰكِنْ قَدِ اخْتُلِفَ فِيهِ مَا هُوَ۔

فَقَالَ عِيسَى بْنُ أَبَانَ مَعْنَى الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ أَنَّ الْأَمْوَالَ كُلَّهَا لَا يُمْلَكُ بِهَا أَبْدَالٌ إِلَّا مَنْ كَانَ مَالِكَهَا لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ مَا لَا يَمْلِكُ بِبَدَلٍ فَيَمْلِكُ ذٰلِكَ الْبَدَلَ وَإِنَّمَا يَمْلِكُ ذٰلِكَ الْبَدَلَ إِذَا مَلَكَهُ بِصِحَّةِ مِلْكِهِ لِلشَّيْءِ الَّذِي هُوَ بَدَلٌ مِنْهُ قَالَ فَالْمُعْرِي لَمْ يَكُنْ مَلَكَ الْعَرِيَّةَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَبَضَهَا وَالتَّمْرُ الَّذِي يَأْخُذُهُ بَدَلًا مِنْهَا قَدْ جُعِلَ طَيِّبًا لَهُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ بَدَلٌ مِنْ رُطَبٍ لَمْ يَكُنْ مَلَكَهُ قَالَ فَهٰذَا هُوَ الَّذِي قُصِدَ بِالرُّخْصَةِ إِلَيْهِ۔

اگر کوئی معترض کہے کہ حضرت ابن عمر اور حضرت جابر (رضی اللہ عنہم) کی روایت میں ہے "مگر آپ نے عرایا میں اجازت دی" تو یہ چھوہاروں کے بدلے کھجوروں کی بیع سے مستثنیٰ ہوا اس سے ثابت ہوا کہ یہ بھی چھوہاروں کے بدلے کھجوروں کی بیع ہے۔

تو اس معترض کو کہا جائے گا کہ آپ نے اس سے اس آدمی کا قصد کیا ہو جس کو عطیہ (عرایا) دیا گیا ہے تو اسے اجازت دی گئی کہ درخت کے اوپر والی کھجوروں کے بدلے اتری ہوئی کھجوریں لے کیونکہ اس طرح وہ معنوی طور پر بائع کہلائے گا اور یہ اس کے لیے حلال ہے لہٰذا اس علت کی بنیاد پر استثناء کی گئی حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے "مگر آپ نے اندازے کے ساتھ کھجوروں میں عریہ بیچنے کی اجازت دی تاکہ اس کے مالک تازہ کھجوریں کھائیں تو عریہ کے لیے اہل کا ذکر کیا اور انہیں تازہ کھجوریں کھانے والا قرار دیا اور یہ بات اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک وہ لوگ جن کے پاس یہ کھجوریں آرہی ہیں عوض دے کر اسکے مالک بن جائیں اور یہ بات حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے قول کو ثابت کرتی ہے

اگر کوئی شخص کہے کہ اگر ان روایات کا وہ مفہوم ہوتا جسے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اپنایا ہے تو اس کی اجازت دینے کا کوئی مطلب نہ ہوتا تو اسے کہا جائے گا کہ اس کا ایک صحیح معنیٰ ہے لیکن اس میں اختلاف کیا گیا ہے کہ وہ کیا ہے۔

حضرت عیسیٰ بن ابان نے فرمایا اسکی اجازت کا مطلب یہ ہے کہ بدل کے طور پر مال کا مالک وہی شخص ہو سکتا ہے جو اس (دی جانے والی) چیز کا مالک ہو اور جو شخص کسی چیز کا بدل کی وجہ سے مالک ہوتا ہے وہ اسے بیچ نہیں سکتا وہ بدل کی وجہ سے مالک ہوا اس طرح تو وہ اس بدل کا مالک ہو جائے گا۔ اس بدل کا مالک اسی صورت میں ہوتا جب بدلے میں دی جانے والی چیز کا صحیح طور پر مالک ہو۔ لہٰذا جس کو عطیہ دیا گیا وہ اس عطیہ کا مالک نہیں کیونکہ اس نے اس پر قبضہ نہیں کیا اور جو کھجوریں وہ اس کے عوض میں لیتا ہے اس حدیث کے مطابق وہ اس کے لیے درست قرار دی گئی ہیں اور وہ ان تازہ کھجوروں کا عوض ہے جن کا وہ مالک نہیں ہوا وہ فرماتے ہیں اجازت سے یہی مراد ہے۔

وَقَالَ غَيْرُهُ رُخْصَةً اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَعْرَى الرَّجُلَ النَّبِيَّ مِنْ ثَمَرِهٖ وَقَدْ وَعَدَهٗ اَنْ يُسَلِّمَهٗ اِلَيْهِ لِيَمْلِكَهُ الْمُسَلَّمُ اِلَيْهِ بِقَبْضِهٖ اِيَّاهُ وَعَلَى الرَّجُلِ فِيْ دِيْنِهٖ اَنْ يَّفِيَ بِوَعْدِهٖ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ مَاخُوْذٍ بِهٖ فِي الْحُكْمِ فَرُخِّصَ لِلْمُعْرِيْ اَنْ يَّحْتَبِسَ مَا اَعْرٰى بِاَنْ يُّعْطِيَ الْمُعْرٰى خَرْصَهٗ تَمْرًا بَدَلًا مِنْهُ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنَ اٰثِمًا دَاخِلًا فِيْ حُكْمِ مَنْ اَخْلَفَ مَوْعِدًا فَهٰذَا مَوْضِعُ الرُّخْصَةِ۔

دوسرے حضرات نے فرمایا اجازت اس بات کی ہے کہ ایک شخص جب کسی دوسرے آدمی کو اپنا کچھ پھل بطور عطیہ (عریہ) دیتا ہے اور اس سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ اسے اس کے حوالے کر دے گا تاکہ وہ (جس کو سونپا گیا) قبضہ کی وجہ سے اس کا مالک ہو جائے اور قرض کے معاملے میں وعدہ کو پورا کرنا آدمی پر لازم ہوتا ہے اگرچہ اس کے حکم پر اس سے مواخذہ نہیں ہوتا تو آپ نے عطیہ دینے والے کو اجازت دی کہ وہ اس چیز کو روک رکھے جو اس نے عطیہ دیا ہے اور اس کے بدلے میں انداز سے کھجوریں دے دے اس میں وہ گناہ گار نہیں ہوگا اور نہ وہ

۴ [illegible]

وَهٰذَا التَّاْوِيْلُ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَوْلٰى مِمَّا حُمِلَ عَلَيْهِ وَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِاَنَّ الْاٰثَارَ قَدْ جَاءَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاتِرَةً بِالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ۔

حدیث کی جتنی توجیہات کی گئی ہیں ان میں وہ توجیہ زیادہ بہتر ہے جو حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کی ہے کیونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی متعدد روایات میں چھوہاروں کے بدلے تازہ کھجوروں کی بیع سے منع کیا گیا ہے۔

فَمِنْهَا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ۔

ان میں سے کچھ احادیث ہم نے باب کے شروع میں میں ذکر کی ہیں۔

۱۳۶۶ وَمِنْهَا مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ وَّاَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَايَعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ سَوَاءً۔

اور کچھ یہ ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تازہ کھجوروں کو چھواروں کے بدلے نہ بیچو۔ حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سالم بن عبداللہ نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل بیان کیا۔

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سالم اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ

حضرت عمرو بن دینار سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا انہوں نے ایک شخص کے بارے میں پوچھا جو سو ٹوکروں کے بدلے (درخت پر لگا ہوا)

رجل اشترى بمائة فرق يكيل له قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن هذا يعني المزابنة۔

پھل خریدتا ہے اور وہ اسے پیمانے کے ساتھ ماپ کر دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا یعنی یہ مزابنہ ہے۔

١٣٦٩۔ حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا اسد قال ثنا يحيى بن زكريا عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الثمر النخل بالتمر كيلا و الزبيب بالعنب كيلا و الزرع بالحنطة كيلا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت پر پھل کو خشک کھجوروں کے بدلے پیمانے کے ساتھ بیچنے، منقہ کو انگور کے بدلے پیمانے کے ساتھ اور کھڑی فصل کو گندم کے بدلے پیمانے کے ساتھ بیچنے سے منع فرمایا۔

١٣٧٠۔ حدثنا احمد بن داود قال ثنا محمد بن عون قال اخبرنا حماد بن سلمة عن عمرو بن دينار ان ابن عمر سئل عن رجل باع ثمرة ارضه من رجل بمائة فرق فقال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن هذا وهو المزابنة۔

حضرت عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی زمین کا پھل کسی شخص پر ایک سو فرق کے بدلے بیچتا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور یہ مزابنہ ہے۔

١٣٧١۔ حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا ابو زرعة وهب الله بن راشد قال اخبرني يونس قال حدثني نافع عن عبد الله بن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المزابنة قال والمزابنة ان يشتري الرجل ثمر حائطه بتمر كيلا او كرمه بزبيب كيلا او ان يبيع الزرع كيلا بشيء من الطعام۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا وہ فرماتے ہیں مزابنہ یہ ہے کہ کوئی شخص باغ کو خشک کھجوروں کے بدلے یا انگور کو منقہ کے بدلے، اور کھڑی فصل کو غلے کے بدلے پیمانے کے ساتھ خریدے یا بیچے۔

١٣٧٢۔ حدثنا محمد بن عمرو بن يونس قال ثنا ابو معاوية عن ابي اسحق الشيباني عن عكرمة عن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المحاقلة والمزابنة۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔

١٣٧٣۔ حدثنا اسمعيل بن يحيى قال ثنا محمد بن ادريس عن سفيان عن ابن جريج عن عطاء عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله وزاد ان يبيع الرجل الزرع بمائة فرق حنطة والمزابنة ان يبيع الثمر في رؤس النخل بمائة فرق۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے یہ اضافہ کیا کہ کوئی شخص کھڑی فصل کو گندم کے ایک سو فرق کے ساتھ بیچے اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت کے اوپر موجود پھل کو ایک سو فرق کے بدلے بیچے۔

marfat.com

١٣٧٤ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ، مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا (تعریفیں پیچھے گزر چکی ہیں)

١٣٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ قَالَ وَالْمُحَاقَلَةُ الشَّرْطُ فِي الزَّرْعِ وَالْمُزَابَنَةُ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ فِي النَّخْلِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ، مزابنہ سے منع فرمایا وہ فرماتے ہیں محاقلہ کھیتی میں شرط رکھنا اور مزابنہ درخت کی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے بیچنا ہے۔

فَهٰذِهِ الْآثَارُ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْكَيْلِ مِنَ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ فِي رُؤُوسِ النَّخْلِ فَإِنْ حُمِلَ تَأْوِيلُ الْعَرَايَا عَلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ كَانَ النَّهْيُ عَلَى عُمُومِهِ وَلَمْ يَبْطُلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ حُمِلَ عَلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَالِكٌ خَرَجَ مِنْهُ مَا تَأَوَّلَ هُوَ الْعَرِيَّةَ عَلَيْهِ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَخْرُجَ شَيْءٌ مِنْ حَدِيثٍ مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ إِلَّا بِحَدِيثٍ مُتَّفَقٍ عَلَى تَأْوِيلِهِ أَوْ بِدَلَالَةٍ أُخْرَى مُتَّفَقٍ عَلَيْهَا۔

تو تواتر کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات آئی ہیں جن میں درخت کے پھل کے بدلے اترے ہوئے پھل کو پیمانے کے ساتھ بیچنے سے منع فرمایا۔ اگر عرایا کا وہ مفہوم لیا جائے جس کی طرف حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ گئے ہیں تو نہی اپنے عموم پر ہوگی اور اس میں سے کچھ بھی باطل نہیں ہوگا اور اگر حضرت امام مالک رحمہ اللہ کی تاویل کو اپنایا جائے تو (اس ممانعت سے) ان کا بیان کردہ عریہ خارج ہو جائے گا اور کسی متفق علیہ حدیث سے کسی چیز کو اُسی صورت میں خارج کیا جاتا ہے جب اس کے مقابل حدیث کے مفہوم پر اتفاق ہو یا کوئی اور دلالت ہو جس پر اتفاق کیا گیا ہو۔

وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ فَإِنْ حَمَلْنَا مَعْنَى الْعَرِيَّةِ عَلَى مَا قَالَ مَالِكٌ ضَادَّ مَا رُوِيَ فِيهَا مَا رُوِيَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ وَإِنْ حَمَلْنَاهُ عَلَى مَا قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ اتَّفَقَتْ مَعَانِيهَا وَلَمْ تَتَضَادَّ وَالْأَوْلَى بِنَا فِي صَرْفِ وُجُوهِ الْآثَارِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تر کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے بیچنے کی ممانعت کے سلسلے میں اس کے علاوہ بھی مروی ہے اگر ہم عریہ کا وہ معنی لیں جو حضرت مالک نے بیان کیا تو تر کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے بیچنے کی ممانعت سے تضاد لازم آئے گا اور اگر ہم حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول پر محمول کریں اور ان کے معانی ایک جیسے ہوں گے اور تضاد نہیں ہوگا اور زیادہ مناسب یہی ہوتا ہے کہ روایات کے بیان اور

وَمَعَانِيهَا صَرَفْنَاهَا إِلَى مَا لَيْسَ فِيهِ تَضَادٌّ وَلَا مُعَارَضَةٌ لِسُنَّةٍ بِسُنَّةٍ۔

معانی کو ایسی بات کی طرف سے پھیرا جائے جس سے سنت کا سنت سے تضاد اور ٹکراؤ ثابت نہ ہو۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا فِي مَعْنَى الْعَرَايَا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ وَاللهُ وَلِيُّ التَّوْفِيقِ

تو عرایا کے مفہوم کے سلسلے میں جو کچھ ہم نے روایت کیا اس سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب ثابت ہو گیا۔

۱۳۷۶۔ **وَقَدْ رُوِيَ** عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا أَنَّهُ قَالَ خَفِّفُوا فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنَّ فِي الْمَالِ الْعَرِيَّةَ وَالْوَصِيَّةَ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا صدقات میں تخفیف کرو کیونکہ مال میں عریہ (عطیہ) اور وصیت بھی ہے۔

حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَكْحُولٍ الشَّامِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ۔

یہ بات حضرت مکحول شامی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

فَدَلَّ ذَلِكَ أَنَّ الْعَرِيَّةَ إِنَّمَا هِيَ شَيْءٌ يُمَلِّكُهُ أَرْبَابُ الْأَمْوَالِ قَوْمًا فِي حَيَاتِهِمْ كَمَا يُمَلِّكُونَ الْوَصَايَا بَعْدَ وَفَاتِهِمْ۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ عریہ وہ چیز ہے کہ مالدار لوگ اپنی زندگی میں اس کا مالک بناتے ہیں جیسا کہ وہ وصیت کا اپنی مدت کے بعد مالک بناتے ہیں۔

وَحُجَّةٌ أُخْرَى فِي أَنَّ مَعْنَى الْعَرِيَّةِ كَمَا قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ لَا كَمَا قَالَ مُخَالِفُهُ۔

اس بات پر کہ عریہ کا معنیٰ وہی ہے جو حضرت امام ابوحنیفہ نے اپنایا ہے نہ وہ کہ جو ان کے مخالف نے بیان کیا دوسری دلیل یہ ہے۔

۱۳۷۷۔ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ وَعُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا فِي النَّخْلَةِ وَالنَّخْلَتَيْنِ تُوهَبَانِ لِلرَّجُلِ فَيَبِيعُهُمَا بِخَرْصِهِمَا تَمْرًا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے اور خریدنے والے (دونوں) کو مزابنہ سے منع فرمایا وہ فرماتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے ایک اور دو درختوں کے عرایا کی اجازت دی ہے کہ وہ کسی شخص کو بطور ہبہ دیئے جائیں پھر وہ ان کے اندازے کے مطابق کھجوروں کے بدلے بیچے۔

فَهَذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ أَحَدُ مَنْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّخْصَةَ فِي الْعَرِيَّةِ فَقَدْ أَخْبَرَ أَنَّهَا الْهِبَةُ وَاللهُ أَعْلَمُ۔

تو یہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عریہ کی اجازت کے راویوں میں سے ایک ہیں انہوں نے بتایا کہ یہ ہبہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

marfat.com

بَابُ[۲۴] الرَّجُلُ يَشْتَرِي الثَّمَرَةَ فَيَقْبِضُهَا فَيُصِيبُهَا جَائِحَةٌ

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ يَحْيٰى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حُمَيْدِ الْأَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ عَتِيْقٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ وَأَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ۔

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدِ الْأَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ عَتِيْقٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِوَضْعِ الْجَائِحَةِ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ مَعْنٰى هٰذِهِ الْجَوَائِحِ الَّتِي أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضْعِهَا هِيَ الثِّمَارُ يَبْتَاعُهَا الرَّجُلُ فَيَقْبِضُهَا فَيُصِيْبُهَا فِي يَدِهٖ جَائِحَةٌ فَيَذْهَبُ بِثُلُثِهَا فَصَاعِدًا قَالُوْا فَذٰلِكَ يَبْطُلُ ثَمَنُهَا عَنِ الْمُشْتَرِي قَالُوْا وَمَا أَصَابَهَا فَأَذْهَبَ بِشَيْءٍ مِنْهَا دُوْنَ ثُلُثِهَا ذَهَبَ ذٰلِكَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي وَلَمْ يَبْطُلْ عَنْهُ مِنْ ثَمَنِهٖ شَيْءٌ قَلِيْلٌ وَلَا كَثِيْرٌ قَالُوْا وَهٰذَا مِثْلُ الْحَدِيْثِ الْآخَرِ الْمَرْوِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۸۱۔ فَذَكَرُوْا مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ

خریدے ہوئے پھل پر قبضہ کے بعد آفت آجائے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سالوں کی بیع سے منع فرمایا اور ہلاک ہونے والے پھل کو اس سے وضع کرنے کا حکم دیا۔

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت سلیمان بن عتیق، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدرتی آفات سے ہلاک ہونے والے پھل کو وضع کرنے کا حکم دیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان آفات سے جنہیں حضور علیہ السلام نے وضع کرنے کا حکم دیا وہ پھل مراد لئے ہیں جنہیں ایک آدمی خرید کر ان پر قبضہ کر لیتا ہے پھر اس کے قبضے میں کوئی آسمانی آفت آجاتی ہے جس کی وجہ سے اس کا تہائی حصہ یا اس سے زائد ضائع ہو جاتا ہے یہ حضرات فرماتے ہیں اس سبب سے اتنے پھلوں کی قیمت خریدنے والے سے ساقط ہو جاتی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو آفت پہنچے اور تہائی سے کم حصہ ضائع کر دے تو یہ خریدنے والے کے مال سے ضائع ہو گا اور اسکی قیمت سے کچھ بھی ساقط نہ ہو گا وہ کم ہو یا زیادہ وہ فرماتے ہیں یہ ایک اور حدیث کی طرح ہے جو حضور علیہ السلام سے مروی ہے۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم

أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ بِعْتَ مِنْ أَخِيْكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ۔

اپنے (مسلمان) بھائی پر کھجوریں بیچو پھر انہیں کوئی آفت پہنچ جائے تو تمہارے لیے اس سے کچھ بھی لینا جائز نہیں تم کس چیز کے بدلے میں اپنا بھائی کا مال ناحق طور پر لو گے۔

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوعاصم، حضرت ابن جریج سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالُوْا قَدْ بَيَّنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں اس حدیث نے وہ معنی بیان کر دیا جسے ہم نے ذکر کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَا ذَهَبَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ شَيْءٍ قَلَّ أَوْ كَثُرَ بَعْدَ أَنْ يَقْبِضَهُ الْمُشْتَرِيْ ذَهَبَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِيْ وَمَا ذَهَبَ فِيْ يَدِ الْبَائِعِ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ الْمُشْتَرِيْ بَطَلَ ثَمَنُهُ عَنِ الْمُشْتَرِيْ۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ خریدار کے قبضہ کرنے کے بعد جو کچھ بھی ضائع ہو گا وہ تھوڑا ہو یا زیادہ، اسی (خریدار) کے مال سے ضائع ہوگا اور جو کچھ خریدار کے قبضہ کرنے سے پہلے بیچنے والے کے پاس ضائع ہوگا اس کے حساب سے خریدار سے قیمت اٹھ جائے گی۔

وَقَالُوْا مَا فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ ذَكَرْتُمُوْهَا مَقْبُوْلٌ صَحِيْحٌ وَلَسْنَا نَدْفَعُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا لِصِحَّةِ مَخْرَجِهِ وَلٰكِنَّا نُخَالِفُ التَّأْوِيْلَ الَّذِيْ تَأَوَّلَهَا عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى وَنَقُوْلُ إِنَّ مَعْنَى الْجَوَائِحِ الْمَذْكُوْرَةِ فِيْهَا هِيَ الْجَوَائِحُ الَّتِيْ يُصَابُ النَّاسُ بِهَا وَيُجْتَاحُهُمْ فِي الْأَرَضِيْنَ الْخَرَاجِيَّةِ الَّتِيْ خَرَاجُهَا لِلْمُسْلِمِيْنَ فَوَضْعُ ذٰلِكَ الْخَرَاجِ عَنْهُمْ وَاجِبٌ لَازِمٌ لِأَنَّ فِيْ ذٰلِكَ صَلَاحًا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَتَقْوِيَةً لَهُمْ فِيْ عِمَارَةِ أَرَضِيْهِمْ فَأَمَّا فِي الْأَشْيَاءِ الْمَبِيْعَاتِ فَلَا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جو کچھ ان روایات میں تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ مقبول ہے صحیح ہے ہم اس کے صحیح مخرج کی وجہ سے کسی کا بھی انکار نہیں کرتے لیکن ہم اس تاویل کی مخالفت کرتے ہیں جو پہلے قول والوں نے بیان کی ہے ہم کہتے ہیں کہ آفت مذکورہ سے مراد وہ آفات ہیں جو لوگوں کو پہنچیں اور ان کو خراجی زمینوں میں محتاج کر دیں جن کا خراج مسلمانوں کے لیے ہوتا ہے پس ان سے یہ خراج اٹھالیا جائے گا یہ بات ضروری ہے اور لازم ہے کیونکہ اس میں مسلمانوں کے لیے اپنی زمینوں کو آباد کرنے کے سلسلے میں بھلائی اور مضبوطی ہے لیکن جن چیزوں کا سودا کیا جائے یہ آفات ان کے بارے میں نہیں ہیں۔

فَهٰذَا تَأْوِيْلُ حَدِيْثِ جَابِرٍ الَّذِيْ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی جو حدیث باب کے شروع میں بیان ہوئی اس کا مفہوم یہی ہے۔

وَأَمَّا حَدِيْثُ جَابِرٍ الثَّانِيْ فَمَعْنَاهُ غَيْرُ هٰذَا الْمَعْنٰى۔

لیکن حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث کا مفہوم اس کے علاوہ ہے۔

وَذٰلِكَ اَنَّهُ ذُكِرَ فِيْهِ الْبَيْعُ وَلَمْ يُذْكَرْ فِيْهِ الْقَبْضُ فَذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلَى الْبِيَاعَاتِ الَّتِيْ تُصَابُ فِيْ اَيْدِيْ بَائِعِيْهَا قَبْلَ قَبْضِ الْمُشْتَرِيْ لَهَا فَلَا يَحِلُّ لِلْبَاعَةِ اَخْذُ اَثْمَانِهَا لِاَنَّهُمْ يَاْخُذُوْنَهَا بِغَيْرِ حَقٍّ۔

فَهٰذَا تَاْوِيْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَهُمْ۔

فَاَمَّا مَا قَبَضَهُ الْمُشْتَرُوْنَ وَصَارَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ فَذٰلِكَ كَسَائِرِ الْبِيَاعَاتِ الَّتِيْ يَقْبِضُهَا الْمُشْتَرُوْنَ لَهَا فَيَحْدُثُ بِهَا الْاٰفَاتُ فِيْ اَيْدِيْهِمْ فَكَمَا كَانَ غَيْرُ الثِّمَارِ يَذْهَبُ مِنْ اَمْوَالِ الْمُشْتَرِيْنَ لَهَا لَا مِنْ اَمْوَالِ بَاعَتِهَا فَكَذٰلِكَ الثِّمَارُ۔

فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ اَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثُ۔

۱۳۸۳۔ لِاَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحٰقَ السَّيْلَحِيْنِيُّ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالُوْا ابْنُ الْاَشَجِّ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اُصِيْبَ رَجُلٌ فِيْ ثِمَارٍ اِبْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ۔

فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُبْطِلْ دَيْنَ الْغُرَمَاءِ بِذَهَابِ الثِّمَارِ وَفِيْهِمْ بَاعَتُهَا وَلَمْ يَرُدَّ ذٰلِكَ عَلَى الْبَاعَةِ بِالثَّمَنِ اِنْ كَانُوْا قَدْ قَبَضُوْا ذٰلِكَ مِنْهُ۔

وہ یوں کہ انہوں نے اس میں بیچنے کا ذکر کیا لیکن قبضہ کا ذکر نہیں کیا تو ہمارے نزدیک اس سے مراد وہ سودے مراد ہیں جو ابھی تک بیچنے والوں کے قبضہ میں ہیں اور خریدار نے قبضہ نہیں کیا تو بیچنے والوں کے لیے جائز نہیں کہ وہ انکی قیمت وصول کریں کیونکہ اس طرح وہ کسی حق کے بغیر وصول کریں گے۔

ان حضرات کے نزدیک حدیث کا مفہوم یہ ہے۔

لیکن جس پر خریدار نے قبضہ کر لیا تو وہ ان تمام سودوں کی طرح ہو جائے گا جن پر خریدار قبضہ کر لیتے ہیں پھر ان کے پاس آفات پہنچتی ہیں تو جس طرح پھلوں کے علاوہ یہ مال مشتری کی طرف سے ضائع قرار پاتا ہے۔ بیچنے والے کی طرف سے نہیں پھلوں کا حکم بھی یہی ہے۔

قیاس بھی یہی ہے اور اس حدیث کو اس معنیٰ پر محمول کرنا اولیٰ ہے۔

کیونکہ مختلف طرف سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں ایک شخص نے پھل خریدے تو ان پر آفت آگئی اور اس پر بہت زیادہ قرض ہو گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے صدقہ دو، چنانچہ اسے صدقہ دیا گیا لیکن وہ اتنی مقدار کو نہ پہنچا کہ قرض کی ادائیگی ہو سکے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جو کچھ پاتے ہو لو اور اس کے علاوہ تمہارے لیے کچھ نہیں

تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے ضائع ہو جانے کی وجہ سے قرض خواہوں کے قرض کو باطل قرار نہیں دیا اور ان میں پھلوں کے بیچنے والے بھی تھے اور آپ نے (پھلوں کی) قیمت کے سلسلے میں اسے (خریدار کو)

ثبت ان الجوائح الحادثة في يد المشتري لا تكون مبطلة عنه شيئا من الثمن الذي عليه للبائع۔

تو ثابت ہوا کہ خریدار کے پاس جو آفات ظاہر ہوں تو ان کے برابر قیمت بائع سے نہیں مانگی جائے گی۔

فان قال قائل ان الثمار لا تشبه سائر البياعات لانها معلقة في رؤوس النخل لا يصل اليها من ابتاعها الا بقطعه اياها وسائر الاشياء ليست كذلك فما يكون مقبوضا بغير قطع مستانف فهو الذي يذهب من مال المشتري وما كان لا يقبض الا بقطع مستانف فهو الذي يذهب من مال البائع۔

اگر کوئی شخص کہے کہ پھل باقی فروخت ہونے والی اشیاء کے مشابہ نہیں ہیں کیونکہ وہ درختوں کے اوپر لٹکے ہوئے ہیں جب تک ان کو کاٹا نہ جائے خریدار کا ہاتھ ان تک نہیں پہنچتا جب باقی چیزوں کا یہ حال نہیں تو جو چیز اس وقت کاٹنے کے بغیر قبضہ میں آجاتی ہے وہ خریدار کے مال سے ضائع ہوتی ہے اور جو چیز اس وقت کاٹنے کے بغیر قبضہ میں نہیں آتی وہ بیچنے والے کے مال سے ضائع ہوتی ہے۔

قيل له هذا الكلام فاسد من وجهين۔

تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ یہ کلام دو طرح فاسد ہے۔

اما احدهما فانا رأينا هذه الثمار اذا بيعت في رؤوس النخل فذهبت بكمالها او ذهب منها شيء في ايدي باعتها ذهب ذلك من اموالهم دون اموال المشترين فكان ذهاب قليلها وكثيرها في ذلك سواء لانهم لم يقبضوها فاذا قبضوها فذهب منها ما دون الثلث فقد اجمع انه ذاهب من مال المشتري لانه ذهب بعد قبضه اياه فلما استوى ذهاب قليله وكثيره في يد البائع فكان قليله اذا ذهب في يد المشتري ذهب من ماله كان ذهاب كثيره كذلك وكان المشتري بتخلية البائع بينه وبين ثمر النخل قابضا له وان لم يقطعه فهذا وجه۔

ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب پھلوں کو درختوں کے اوپر بیچا جائے اور وہ مکمل طور پر یا کچھ حصہ بیچنے والے کے قبضہ کی صورت میں ضائع ہو جائے تو وہ بیچنے والوں کے مال سے ضائع ہوتا ہے خریدار کے مال سے نہیں اس میں تھوڑے یا زیادہ کا ضائع ہونا برابر ہے کیونکہ انہوں نے (خریداروں نے) قبضہ نہیں کیا جب وہ قبضہ کر لیں اب تہائی سے کم حصہ ضائع ہو تو بالاتفاق یہ خریدار کے مال سے ضائع ہوگا کیونکہ یہ اس کے قبضہ کرنے کے بعد ضائع ہوا تو جب بیچنے والے کے ہاتھ میں قلیل وکثیر کا ضائع ہونا برابر ہے تو خریدار کے ہاتھ میں تھوڑے مال کا ضائع ہونا جب اس کی طرف سے ضائع ہوتا ہے تو زیادہ مال بھی اسی کی طرف سے ضائع ہوگا اور بائع کا مشتری کو پھل کی اجازت دے دینا اس کا قبضہ قرار پائے گا یہ ایک وجہ فساد ہے۔

ووجه آخر انا رأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد نهى عن بيع الطعام حتى يقبض واجمع المسلمون على ذلك وكانت الثمار في ذلك داخلة باتفاقهم واجمعوا ان المشتري لها لو باعها في يد بائعها كان بيعه باطلا ولو باعها بعد ان خلى البائع بينه وبينها ولم

دوسری وجہ یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضہ کئے بغیر غلہ بیچنے سے منع فرمایا اور اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے اور پھل بھی بالاتفاق اس میں داخل ہیں اور اس بات پر بھی اجماع ہے کہ اگر وہ بائع کے قبضہ میں ہوں اور خریدار بیچ دے تو یہ بیع باطل ہوگی اور اگر وہ بائع کی طرف پھلوں تک رسائی کی اجازت دینے کے بعد بیچے اور ابھی تک نہ کاٹے تو یہ

marfat.com

يَقْطَعُهَا كَانَ بَيْعُهُ جَائِزًا فَصَارَ قَابِضًا لَهَا بِتَخْلِيَةِ الْبَائِعِ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا قَبْلَ قَطْعِهِ إِيَّاهَا۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ قَبْضَ الْمُشْتَرِي الْمُعَلَّقَةُ فِي رُؤُسِ النَّخْلِ هُوَ بِتَخْلِيَةِ الْبَائِعِ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا وَاِمْكَانِهِ إِيَّاهُ مِنْهَا فَإِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ بِهِ فَقَدْ صَارَتْ فِي يَدِهٖ وَفِي ضَمَانِهِ وَبَرِئَ مِنْهَا الْبَائِعُ فَمَا حَدَثَ فِيهَا مِنْ جَائِحَةٍ اَتَتْ عَلَيْهَا كُلِّهَا اَوْ عَلٰى بَعْضِهَا فَهِيَ ذَاهِبَةٌ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي لَا مِنْ مَالِ الْبَائِعِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ وَاَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ۔

بیع جائز ہے کیونکہ بائع کی طرف سے رکاوٹ کے خاتمہ پر وہ پھلوں پر قابض ہو گیا ہے اگرچہ ابھی اس نے انہیں توڑا نہیں ہے ۔

اس سے ثابت ہوا کہ درخت پر لٹکے ہوئے پھلوں پر خریدار کا قبضہ یہ ہے کہ بائع اسے پھلوں تک پہنچنے کی اجازت دے دے اور وہ ان پر قادر ہو جائے جب وہ ایسا کرے گا تو پھل اس کے قبضہ اور ضمان میں ہوں گے اور بائع بری الذمہ ہو جائے گا اب جو آفت ان پھلوں پر آئے گی چاہے تمام پر آئے یا بعض پر، وہ خریدار کے مال کو ہلاک کرے گی بائع کے مال کو نہیں ۔ یہ حضرت امام ابو حنیفہ ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے ۔

بَابُ ۲۴۹ مَا نُهِيَ عَنْ بَيْعِهٖ قَبْلَ الْقَبْضِ

قبضہ کرنے سے پہلے کسی چیز کو بیچنا منع ہے

۱۲۵۱ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَ عَفَّانُ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهٗ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ ـ

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے وہ اسے نہ بیچے یہاں تک کہ اس پر قبضہ کرلے۔

۱۲۵۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ـ

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۵۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ـ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۵۴ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ ابْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهٗ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ ـ

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے وہ اسے قبضہ کئے بغیر نہ بیچے۔

marfat.com

۱۲۵۵ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے وہ قبضہ کرنے سے پہلے اسے نہ بیچے۔

۱۲۵۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمَالِكٌ وَغَيْرُهُمْ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ.

حضرت عبید اللہ بن عمر، عمر بن محمد اور مالک وغیرہ فرماتے ہیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے وہ اس پر قبضہ کئے بغیر اسے نہ بیچے۔

۱۲۵۷ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ مَالِكٌ حَتّٰى يَقْبِضَهُ.

حضرت مالک، حضرت عبداللہ بن دینار سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت مالک نے (یستوفیہ کی بجائے) یقبضہ "(قبضہ کرلے) کا لفظ فرمایا ہے۔

۱۲۵۸ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُهُ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ عُبَيْدٍ الْمَدَنِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يَبِيعَ أَحَدٌ طَعَامًا اشْتَرَاهُ بِكَيْلٍ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ.

حضرت قاسم بن محمد، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص غلہ (پیمانے کے ساتھ) ماپ کر خریدے تو پھر اسے قبضہ کئے بغیر بیچ دے۔

۱۲۵۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے غلہ خریدا وہ اسے قبضہ کرنے تک نہ بیچے۔

۱۲۶۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ۔

فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص غلہ خریدے وہ اسے قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچے۔

۱۲۶۱- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِصْمَةَ الْجُشَمِيِّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُنَبَّأْ أَوْ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَبِيعُ الطَّعَامَ فَلَا تَبِيعُهُ حَتَّى تَسْتَوْفِيَهُ۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا میں تجھے خبر نہ دوں کہ جب تو غلہ بیچے تو اس پر قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچ۔

۱۲۶۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حَتَّى يَقْبِضَهُ۔

حضرت عبداللہ بن محمد بن صیفی، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے "قبضہ کرے گا" لفظ فرمایا

۱۲۶۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ كُنْتُ أَشْتَرِي طَعَامًا فَأَرْبَحُ فِيهِ قَبْلَ أَنْ أَقْبِضَهُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَتَّى تَقْبِضَهُ۔

حضرت حزام بن حکیم، حضرت حکیم بن حزام سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں غلہ خریدا کرتا تھا تو قبضہ کرنے سے پہلے اس سے نفع حاصل کرتا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا قبضہ کرنے سے پہلے اسے نہ بیچو۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنِ اشْتَرَى طَعَامًا لَمْ يَجُزْ لَهُ بَيْعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ وَمَنِ اشْتَرَى غَيْرَ الطَّعَامِ حَلَّ لَهُ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جو شخص غلہ خریدے اس کے لیے جائز نہیں کہ اس پر قبضہ کرنے

marfat.com

بَيْعُهُ وَإِنْ لَمْ يَقْبِضْهُ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَقَالُوا لَمَّا قَصَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ إِلَى الطَّعَامِ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ غَيْرِ الطَّعَامِ فِي ذٰلِكَ بِخِلَافِ حُكْمِ الطَّعَامِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا ذٰلِكَ النَّهْيُ قَدْ وَقَعَ عَلَى الطَّعَامِ وَغَيْرِ الطَّعَامِ وَإِنْ كَانَ الْمَذْكُورُ فِي الْآثَارِ الَّتِي ذُكِرَ ذٰلِكَ النَّهْيُ فِيهَا هُوَ الطَّعَامُ۔

۱۲۶۴ - **وَاحْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ابْتَعْتُ زَيْتًا بِالسُّوقِ فَلَمَّا اسْتَوْجَبْتُهُ لَقِيَنِي رَجُلٌ فَأَعْطَانِي بِهِ رِبْحًا حَسَنًا فَأَرَدْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى يَدِهِ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي بِذِرَاعِي فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَيْثُ ابْتَعْتَهُ حَتّٰى تَحُوزَهُ عَلٰى رَحْلِكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَبِيعَ السِّلَعَ حَيْثُ تُبْتَاعُ حَتّٰى تَحُوزَهَا التُّجَّارُ إِلٰى رِحَالِهِمْ **فَلَمَّا** أَخْبَرَ زَيْدٌ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ الزَّيْتَ قَدْ دَخَلَ فِيمَا كَانَ نَهٰى عَنْ بَيْعِهِ قَبْلَ قَبْضِهِ وَهُوَ غَيْرُ الطَّعَامِ الَّذِي كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَلِمَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْيَ عَنْ بَيْعِهِ بَعْدَ ابْتِيَاعِهِ حَتّٰى يُقْبَضَ وَعَمِلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ فَأَرَادَ بَيْعَ الزَّيْتِ

سے پہلے اسے بیچے اور جو آدمی غلہ کے علاوہ کچھ خریدے اس کے لیے قبضہ کرنے سے پہلے بیچنا بھی جائز ہے، انہوں نے اس سلسلے میں (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے اور فرمایا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت میں غلے کا ارادہ فرمایا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ غلہ کے علاوہ چیزوں کا حکم اس کے خلاف ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ نہی غلہ اور اس کے علاوہ سب کو شامل ہے اگرچہ ان مذکورہ روایات میں نہی غلے سے متعلق ذکر کی گئی ہے۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت عبید بن حنین حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے بازار میں زیتون کا تیل خریدا جب میں نے سودا کر لیا تو مجھے ایک شخص ملا اس نے مجھے اس کا اچھا نفع دیا میں نے اس کے ساتھ سودا کرنے کا ارادہ کر لیا تو پیچھے سے ایک شخص نے میرا بازو پکڑا میں اس کی طرف متوجہ ہوا تو وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے فرمایا جہاں سے خریدا ہے وہاں ہی نہ بیچو بلکہ اسے اپنی رہائش گاہ میں منتقل کرو کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس جگہ سودا کرنے سے منع فرمایا جہاں سے وہ خریدا گیا حتی کہ تاجر حضرات اسے اپنی رہائش گاہ میں لے جائیں۔ تو جب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ قبضہ کرنے سے پہلے بیچنے کی ممانعت میں زیتون بھی داخل ہے اور وہ اس غلہ کا غیر ہے جس کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے علم حاصل ہوا کہ خریدنے کے بعد اسے قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچا جائے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس پر عمل کیا چنانچہ قبضہ کرنے سے پہلے زیتون کو بیچنے کا ارادہ فرمایا کیونکہ

قَبْلَ قَبْضِهِ لِأَنَّهُ لَيْسَ مِنَ الطَّعَامِ فَقَبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَلَمْ يَكُنْ كَانَ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مِنْ قَصْدِهِ إِلَى الطَّعَامِ بِمَا نَهَى أَنْ تَكُوْنَ غَيْرُ الطَّعَامِ فِيْ ذٰلِكَ بِخِلَافِ الطَّعَامِ ثُمَّ أَكَّدَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا عَنِ ابْتِيَاعِ السِّلَعِ حَيْثُ تُبْتَاعُ حَتّٰى تَحُوْزَهَا التُّجَّارُ إِلٰى رِحَالِهِمْ فَجَمَعَ فِيْ ذٰلِكَ كُلَّ السِّلَعِ وَفِيْهَا غَيْرُ الطَّعَامِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُ لَا تَجُوْزُ بَيْعُ شَيْءٍ ابْتِيْعَ إِلَّا بَعْدَ قَبْضِ مُبْتَاعِهِ إِيَّاهُ طَعَامًا كَانَ أَوْ غَيْرَ الطَّعَامِ۔

وہ غلہ نہیں ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے اس بات کو قبول کیا اور انہوں نے ان روایات کے ضمن میں جن کو باب کے شروع میں ذکر کیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلے کا ارادہ کرنے کے سلسلے میں کوئی ایسی بات نہیں سنی جو اس سلسلے میں غیر غلہ کے لیے خلاف حکم میں رکاوٹ بنتی ہو پھر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس بات کو پکا کر دیا انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سامان کے اسی جگہ بیچنے سے منع کرتے تھے جہاں سے وہ خریدا گیا یہاں تک کہ تاجر حضرات اسے اپنے گھروں میں لے جائیں تو آپ نے اس میں ہر قسم کے سامان کا ذکر کیا جس میں غلہ کے علاوہ اشیاء بھی داخل ہیں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس چیز کو خریدا جائے وہ غلہ ہو یا کوئی دوسری چیز قبضہ کئے بغیر اسے بیچنا جائز نہیں۔

وَقَدْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ عَلِمَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْدَهُ بِالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ مَا لَمْ يُقْبَضْ إِلَى الطَّعَامِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی یہی بات فرمائی حالانکہ وہ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کر چکے تھے کہ آپ نے قبضہ سے پہلے بیچنے کی ممانعت سے غلے کا ارادہ فرمایا۔

۱۲۶۵- مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَّا الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْعُ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ يُسْتَوْفٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِرَأْيِهِ وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ

حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جس چیز سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا وہ قبضہ کرنے سے پہلے غلہ بیچنا ہے حضرت ابن عباس اپنی رائے سے فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں ہر چیز اس کی مثل ہے۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَمْ يَمْنَعْهُ قَصْدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ إِلَى الطَّعَامِ أَنْ يَدْخُلَ فِيْ ذٰلِكَ النَّهْيِ غَيْرُ الطَّعَامِ۔

تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہی سے غلہ مراد لینے نے ہر چیز کو اس ممانعت میں داخل کرنے سے نہیں روکا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

١٢٦٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ فِي الرَّجُلِ يَبْتَاعُ الْمَبِيعَ فَيَبِيعُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ قَالَ أَكْرَهُهُ .

١٢٦٧ - فَهٰذَا جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ سَوّٰى بَيْنَ الْأَشْيَاءِ الْمَبِيعَةِ فِي ذٰلِكَ وَقَدْ عَلِمَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَصْدَهُ بِالنَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ فِيهِ حَتّٰى يُقْبَضَ إِلَى الطَّعَامِ بِعَيْنِهِ .

فَدَلَّ ذٰلِكَ النَّهْيُ عَلٰى مَا قَدْ تَقَدَّمَ وَصْفُنَا لَهُ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَكَيْفَ قَصَدَ بِالنَّهْيِ فِي ذٰلِكَ إِلَى الطَّعَامِ بِعَيْنِهِ وَلَمْ يَعُمَّ الْأَشْيَاءَ .

قِيلَ لَهُ قَدْ وَجَدْنَا مِثْلَ هٰذَا فِي الْقُرْآنِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَأَوْجَبَ عَلَيْهِ الْجَزَاءَ الْمَذْكُورَ فِي الْآيَةِ وَلَمْ يَخْتَلِفْ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي قَاتِلِ الصَّيْدِ خَطَأً أَنَّ عَلَيْهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَأَنَّ ذِكْرَهُ الْعَمْدَ لَا يَنْفِي الْخَطَأَ فَكَذٰلِكَ ذِكْرُهُ الطَّعَامَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِهِ قَبْلَ الْقَبْضِ لَا يَنْفِي غَيْرَ الطَّعَامِ .

وَقَدْ رَأَيْنَا الطَّعَامَ يَجُوزُ السَّلَمُ فِيهِ وَلَا يَجُوزُ فِي الْعُرُوضِ

وَكَانَ الطَّعَامُ أَوْسَعَ أَمْرًا فِي الْبُيُوعِ مِنْ غَيْرِ الطَّعَامِ لِأَنَّ الطَّعَامَ يَجُوزُ السَّلَمُ فِيهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ الْمُسْلَمِ إِلَيْهِ وَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ فِي غَيْرِهِ فَلَمَّا كَانَ الطَّعَامُ أَوْسَعَ أَمْرًا فِي الْبُيُوعِ وَأَكْثَرَ جَوَازًا وَرَأَيْنَا قَدْ نَهٰى عَنْ بَيْعِهِ حَتّٰى يُقْبَضَ كَانَ ذٰلِكَ فِيمَا

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو کسی چیز کو خریدنے کے بعد قبضہ کرنے سے پہلے بیچ دیتا ہے وہ فرماتے ہیں میں اسے ناپسند کرتا ہوں۔

تو یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اس سلسلے تمام فروخت شدہ اشیاء کو برابر رکھا حالانکہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کر چکے تھے کہ آپ نے قبضہ سے پہلے بیچنے کی ممانعت میں غلہ مراد لیا ہے۔

تو یہ نہی اس بات پر دلالت کرتی ہے جسے ہم نے پہلے بیان کیا ہے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نہی سے صرف غلہ کیسے مراد لیا اور اس حکم کو عام نہیں رکھا۔

تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ ہم نے قرآن پاک میں اس کی مثل پایا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جب تم حالت احرام میں ہو تو شکار کو قتل نہ کرو اور تم میں سے جو شخص اسے جان بوجھ کر قتل کرے گا (آخر تک) تو اس کی وہ سزا واجب فرمائی جو اس آیت میں مذکور ہے اور اہل علم نے غلطی سے شکار کرنے والے کے بارے میں اختلاف نہیں کیا کہ اس کی سزا بھی یہی ہے اور اللہ تعالیٰ کا لفظ "عمد" (ارادتاً) ذکر کرنا خطا کی نفی نہیں کرتا اسی طرح قبضہ کرنے سے پہلے بیچنے کی ممانعت کے سلسلے میں غلے کا ذکر اس کے غیر کی نفی نہیں کرتا۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ غلے میں بیع سلم (رقم پہلے دینا اور چیز بعد میں لینا بیع سلم ہے) جائز ہے اور سامان میں یہ بیع جائز نہیں خرید و فروخت کے سلسلے میں غلے میں زیادہ گنجائش ہے کیونکہ اس میں بیع سلم جائز ہے اگرچہ وہ غلہ مسلم الیہ (جس سے وہ خریدا جا رہا ہے) کے پاس نہ ہو جبکہ دیگر اشیاء میں یہ بیع جائز نہیں تو جب خرید و فروخت کے معاملے میں غلے سے زیادہ گنجائش ہے اور اس کا جواز بھی زیادہ ہے اور قبضے سے پہلے اس کا بیچنا جائز نہیں تو جن اشیاء میں بیع سلم جائز نہیں تو وہ اس بات کے زیادہ

لَا يَجُوْزُ السَّلَمُ فِيْهِ اُخْرٰى اَنْ لَّا يَجُوْزَ بَيْعُهُ حَتّٰى يُقْبَضَ فَقَصَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ اِلَى الَّذِيْ اِذَا نَهٰى عَنْهُ دَلَّ نَهْيُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَهْيِهٖ عَنْ غَيْرِهٖ وَاَغْنَاهُ ذِكْرُهُ لَهُ عَنْ ذِكْرِهٖ لِغَيْرِهٖ فَقَامَ ذٰلِكَ مَقَامَ النَّهْيِ لَوْ عَمَّ بِهِ الْاَشْيَاءَ كُلَّهَا وَلَوْ قَصَدَ بِالنَّهْيِ اِلٰى غَيْرِ الطَّعَامِ اَشْكَلَ حُكْمُ الطَّعَامِ فِيْ ذٰلِكَ عَلَى السَّامِعِ فَلَمْ يَدْرِ هَلْ هُوَ كَذٰلِكَ اَمْ لَا لِاَنَّهُ يَجِدُ الطَّعَامَ يَجُوْزُ السَّلَمُ فِيْهِ وَلَيْسَ هُوَ بِقَائِمٍ حِيْنَئِذٍ وَلَيْسَ يَجُوْزُ ذٰلِكَ فِي الْعُرُوْضِ فَيَقُوْلُ كَمَا خَالَفَ الطَّعَامُ الْعُرُوْضَ فِيْ جَوَازِ السَّلَمِ فِيْهِ وَلَيْسَ عِنْدَ الْمُسْلَمِ اِلَيْهِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِي الْعُرُوْضِ فَكَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ مُخَالِفًا لَهُ فِيْ جَوَازِ بَيْعِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّقْبَضَ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ غَيْرَ جَائِزٍ فِي الْعُرُوْضِ۔

لائق ہیں کہ قبضہ کرنے سے پہلے ان کا بیچنا جائز نہ ہو۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہی کرتے ہوئے جس چیز کا ارادہ فرمایا وہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس کے علاوہ اشیاء بھی اس نہی میں شامل ہوں اور اس کے ذکر نے دوسری اشیاء کے ذکر سے بے نیاز کر دیا تو یہی ان کی نہی کے قائم مقام ہو جائے گی اگر تمام اشیاء مراد ہوں اور اگر آپ نہی سے غیر طعام کا قصد فرماتے تو سننے والے پر غلے کا حکم مشتبہ ہو جاتا اور اسے معلوم نہ ہوتا کہ آیا اس کا حکم بھی یہی ہے یا نہیں کیونکہ وہ دیکھتا کہ غلے میں بیع سلم جائز ہے حالانکہ وہ اس وقت موجود نہیں جب کہ سامان میں یہ جائز نہیں۔ تو وہ کہہ سکتا ہے کہ جس طرح بیع سلم کے جواز میں غلہ، دوسرے اسباب سے مختلف ہے حالانکہ وہ مسلم الیہ کے پاس موجود نہیں جب کہ سامان کا یہ حکم نہیں تو اس بات کا احتمال ہے کہ باقی سامان کے برعکس غلہ کو قبضہ کرنے سے پہلے بیچنا جائز ہو۔

فَهٰذَا هُوَ الْمَعْنَى الَّذِيْ لَهُ قَصَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ مَا لَمْ يُقْبَضْ اِلَى الطَّعَامِ خَاصَّةً وَفِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ اُخْرٰى وَذٰلِكَ اَنَّ الْمَعْنَى الَّذِيْ حُرِّمَ بِهٖ عَلٰى مُشْتَرِي الطَّعَامِ بَيْعُهُ قَبْلَ قَبْضِهٖ هُوَ اَنْ لَا يَطِيْبَ لَهُ رِبْحُ مَا فِيْ ضَمَانِ غَيْرِهٖ فَاِذَا قَبَضَهُ صَارَ فِيْ ضَمَانِهٖ فَطَابَ لَهُ رِبْحُهُ فَجَازَ اَنْ يَّبِيْعَهُ حَتّٰى اَحَبَّ وَالْعُرُوْضُ الْمَبِيْعَةُ هٰذَا الْمَعْنٰى بِعَيْنِهٖ مَوْجُوْدٌ فِيْهَا وَذٰلِكَ اَنَّ الرِّبْحَ فِيْهَا قَبْلَ قَبْضِهَا غَيْرُ حَلَالٍ لِمُبْتَاعِهَا لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ قَدْ دَخَلَ فِيْهِ

تو اس وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضہ سے پہلے فروخت کرنے کی ممانعت میں صرف غلے کا قصد فرمایا اس سلسلے میں ایک اور دلیل بھی ہے وہ یہ کہ غلہ خریدنے والے پر قبضہ کرنے سے پہلے اس کا بیچنا اس لیے حرام ہے کہ اس کے لیے اس چیز کا نفع لینا جائز نہیں جو دوسرے کی ضمان میں ہے جب اس پر قبضہ کرے گا تو اس کی اپنی ضمان میں آجائے گی اور اب اس کا نفع لینا جائز ہو جائے گا جب چاہے۔ تو ہر بیچے جانے والے سامان میں یہ معنی پایا جاتا ہے یعنی خریدنے والے کے لیے قبضہ کرنے سے پہلے نفع لینا حلال نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک نفع لینے سے منع فرمایا جب تک وہ چیز اپنی ضمان میں نہ آجائے تو جس طرح اس میں غلہ اور اس کے علاوہ سامان داخل ہے اور کسی کے لیے بھی ضمان حاصل کرنے سے پہلے نفع لینا جائز نہیں کیونکہ یہ نفع ممنوع ہے

maktat.com

الطعام وغير الطعام ولم يكن الربح يطيب لأحد إلا بتقدم ضمانه لما كان عنه ذلك الربح فكذلك الأشياء المبيعة كلها ما كان منها يطيب الربح فيه لبائعه فحلال له بيعه وما كان منها يحرم الربح فيه على بائعه فحرام عليه بيعه وقد جاءت أيضا آثار أخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بالنهي عن بيع ما لم يقبض لم يقصد فيها إلى الطعام ولا إلى غيره۔

تو اس طرح وہ تمام اشیاء جنہیں بیچا جائے اگر ضمان سے پہلے ان کا نفع لینا حلال ہے تو ان کا بیچنا بھی جائز ہے اور اگر بائع کے پر اس کا نفع لینا حرام ہے تو اس کا بیچنا بھی حرام ہوگا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ اور احادیث بھی مروی ہیں جن میں آپ نے قبضہ کرنے سے پہلے کسی چیز کو بیچنے سے منع فرمایا اور ان میں آپ نے غلے یا اس کا علاوہ کا قصد نہیں فرمایا (مطلق حکم ہے)

۱۲۶۸ - حدثنا أبو حازم عبد الحميد بن عبد العزيز قال ثنا محمد بن بشار بندار قال ثنا حبان بن هلال عن أبان بن يزيد عن يحيى بن أبي كثير أن يعلى بن حكيم أخبره أن يوسف بن ماهك أخبره أن عبد الله بن عصمة أخبره أن حكيم بن حزام أخبره قال أخذ النبي صلى الله عليه وسلم بيدي فقال إذا ابتعت شيئا فلا تبعه حتى تقبضه۔

حضرت عبداللہ بن عصمہ خبر دیتے ہیں کہ حضرت حکیم بن حزام نے ان کو بتایا وہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جب تم کوئی چیز خریدو تو قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچو۔

۱۲۶۹ - حدثنا محمد بن عبد الله بن ميمون قال ثنا الوليد بن مسلم عن الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير قال حدثني يعلى بن حكيم بن حزام أن أباه سأل النبي صلى الله عليه وسلم فقال إني أشتري بيوعا فما يحل لي منها قال إذا اشتريت بيعا فلا تبعه حتى تقبضه۔

حضرت یحیی بن ابی کثیر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت یعلی بن حکیم بن حزام نے بیان کیا کہ ان کے والد نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں کچھ اشیاء خریدتا ہوں تو ان میں کون سی چیز میرے لیے حلال ہے آپ نے فرمایا جب کوئی چیز خریدو تو اسے قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچو۔

قال أبو جعفر فبهذا نأخذ وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمة الله عليهم غير أن أبا حنيفة قال

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

لَا بَأْسَ بِبَيْعِ الدُّوْرِ وَالْأَرَضِيْنَ قَبْلَ قَبْضِ مُشْتَرِيْهَا إِيَّاهَا لِأَنَّهَا لَا تُنْتَقَلُ وَلَا تُحَوَّلُ وَسَائِرُ الْبِيَاعَاتِ لَيْسَتْ كَذٰلِكَ وَالنَّظْرُ فِي هٰذَا عِنْدَنَا أَنْ تَكُوْنَ الْعُرُوْضُ وَسَائِرُ الْأَشْيَاءِ فِيْ ذٰلِكَ سَوَآءً عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِي الطَّعَامِ.

البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مکانات اور زمینوں کو خریدنے والا قبضہ کرنے سے پہلے بیچ سکتا ہے کہ وہ غیر منقول ہیں اور اپنی جگہ سے پھیری نہیں جاتیں جبکہ دوسری اشیاء کا یہ حال نہیں ہے اس سلسلے میں ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے کہ سامان اور دیگر تمام اشیاء برابر ہیں جیسا کہ ہم نے غلے کے سلسلے میں ذکر کیا۔

بَابُ ۲۵: الْبَيْعِ يُشْتَرَطُ فِيْهِ شَرْطٌ لَيْسَ مِنْهُ

سودے میں ایسی شرط لگانا جس کا سودے سے کوئی تعلق نہیں۔

۱۲۷۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ كَانَ يَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَمَلٍ لَهٗ فَأَعْيَا فَأَدْرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ يَا جَابِرُ فَقَالَ أَعْيٰى نَاضِحِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ أَمَعَكَ شَيْءٌ فَأَعْطَاهُ قَضِيْبًا أَوْ عُوْدًا فَنَخَسَهٗ بِهٖ أَوْ قَالَ ضَرَبَهٗ فَسَارَ سَيْرَةً لَمْ يَكُنْ يَسِيْرُ مِثْلَهَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ بِأُوْقِيَّةٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ نَاضِحُكَ قَالَ فَبِعْتُهٗ بِأُوْقِيَّةٍ وَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهٗ حَتّٰى أَقْدَمَ عَلٰى أَهْلِيْ فَلَمَّا قَدِمْتُ أَتَيْتُهٗ بِالْبَعِيْرِ فَقُلْتُ هٰذَا بَعِيْرُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَعَلَّكَ تَرٰى أَنِّيْ إِنَّمَا حَبَسْتُكَ لِأَذْهَبَ بِبَعِيْرِكَ يَا بِلَالُ أَعْطِهٖ مِنَ الْعَيْبَةِ أُوْقِيَّةً وَقَالَ انْطَلِقْ بِبَعِيْرِكَ فَهُمَا لَكَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اپنے اونٹ پر جا رہے تھے کہ وہ تھک گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ملے تو فرمایا اے جابر کیا حال ہے؟ عرض کیا میرا اونٹ تھک گیا ہے آپ نے فرمایا تمہارے پاس کچھ ہے؟ انہوں نے ایک شاخ یا لکڑی آپ کو پیش کی آپ نے وہ لکڑی اسے (اونٹ کو) چبھودی وہ فرماتے ہیں یا اس کے ساتھ اسے مارا تو وہ اس طرح چلنے لگا کہ اس طرح (پہلے) نہیں چلتا تھا (فرماتے ہیں) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اس کو مجھ پر ایک اوقیہ (چھٹانک کا چوتھا حصہ) میں بیچ دو فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ اونٹ آپ ہی کا ہے فرماتے ہیں پھر میں نے اسے ایک اوقیہ کے بدلے بیچ دیا اور گھر آنے تک اس پر سواری کو مستثنیٰ کیا (فرماتے ہیں) جب میں آیا تو اونٹ آپ کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپ کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا شاید تمہارا خیال ہو کہ میں نے تمہیں اس لیے روکا کہ تیرا اونٹ لے لوں اے بلال رضی اللہ عنہ! انہیں تھیلی میں سے ایک اوقیہ چاندی دے دیں اور فرمایا اپنا اونٹ لے جائیں یہ دونوں (چاندی اور اونٹ) تمہارے ہیں۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا بَاعَ مِنْ رَجُلٍ دَابَّةً بِثَمَنٍ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص معلوم قیمت

maktabah.org

مَعْلُوْمٍ عَلٰى اَنْ يَرْكَبَهَا الْبَائِعُ اِلٰى مَوْضِعٍ مَعْلُوْمٍ اَنَّ الْبَيْعَ جَائِزٌ وَّالشَّرْطُ جَائِزٌ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ جَابِرٍ هٰذَا۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ ثُمَّ افْتَرَقَ الْمُخَالِفُوْنَ لَهُمْ عَلٰى فِرْقَتَيْنِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ اَلْبَيْعُ جَائِزٌ وَّالشَّرْطُ بَاطِلٌ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ اَلْبَيْعُ فَاسِدٌ وَسَنُبَيِّنُ مَا ذَهَبَتْ اِلَيْهِ الْفِرْقَتَانِ جَمِيْعًا فِيْ هٰذَا الْبَابِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِهَاتَيْنِ الْفِرْقَتَيْنِ جَمِيْعًا عَلَى الْفِرْقَةِ الْاُوْلٰى فِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَا اَنَّ فِيْهِ مَعْنَيَيْنِ يَدُلَّانِ اَنْ لَّا حُجَّةَ لَهُمْ فِيْهِ فَاَمَّا اَحَدُ الْمَعْنَيَيْنِ فَاِنَّ مُسَاوَمَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِجَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّمَا كَانَتْ عَلَى الْبَعِيْرِ وَلَمْ يَشْتَرِطْ فِيْ ذٰلِكَ لِجَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رُكُوْبًا قَالَ جَابِرٌ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَبِعْتُهٗ وَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهٗ اِلٰى اَهْلِيْ فَوَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّ الْبَيْعَ اِنَّمَا كَانَ عَلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ الْمُسَاوَمَةُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ كَانَ الْاِسْتِثْنَآءُ لِلرُّكُوْبِ مِنْ بَعْدُ فَكَانَ ذٰلِكَ الْاِسْتِثْنَآءُ مَقْصُوْرًا مِّنَ الْبَيْعِ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا كَانَ بَعْدَهٗ فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ يَدُلُّنَا كَيْفَ حُكْمُ الْبَيْعِ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ الْاِسْتِثْنَآءُ مَشْرُوْطًا فِيْ عَقْدِهٖ هَلْ هُوَ كَذٰلِكَ اَمْ لَا۔

پر اپنا جانور بیچے اور بائع ایک معلوم جگہ تک اس پر سوار ہو کی شرط رکھے تو یہ سودا اور شرط دونوں جائز ہیں انہوں نے اس سلسلے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلا کیا ہے۔

لیکن اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت ک ہے پھر مخالفین دو جماعتوں میں بٹ گئے ایک جماعت کہتی ہے ک بیع جائز ہے اور شرط باطل ہے اور دوسرا گروہ کہتا ہے ک بیع فاسد ہو جاتی ہے ہم اس باب میں دو گروہوں کا مذہب بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

پہلے گروہ کے خلاف ان دونوں گروہوں کی دلیل یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت جو ہم نے ذکر کی ہے اس میں ایسے دو مفہوم پائے جاتے ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اس میں ان لوگوں کے لیے کوئی دلیل نہیں ایک یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے لیے نرخ مقرر کرنا اونٹ پر تھا اور اس میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے لیے سواری کی شرط نہیں رکھی گئی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اس کو بیچا اور اپنے گھر آنے تک اس پر سواری کو مستثنیٰ کیا۔ تو اس حدیث کی توجیہ یہ ہے کہ اس کا سودا صرف اس چیز پر تھا جس کا نرخ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمایا پھر سواری کا استثناء اس کے بعد ہوا لہذا یہ استثناء بیع سے جدا تھا۔ کیونکہ وہ اس کے بعد تھا۔ تو اس حدیث میں اس بات پر دلیل نہیں جو اس بیع کے حکم پر دلالت کرے اگر یہ استثناء بیع میں شرط ہوتی تو اس کا حکم بھی یہی ہوتا یا نہ؟

١٢٧١ - وَ اَمَّا الْحُجَّةُ الْاُخْرٰی فَاِنَّ جَابِرًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَعِیْرِ فَقُلْتُ هٰذَا بَعِیْرُكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَعَلَّكَ تَرٰی اَنِّیْ اِنَّمَا حَبَسْتُكَ لِاَذْهَبَ بِبَعِیْرِكَ یَا بِلَالُ اَعْطِهٖ اُوْقِیَةً وَّخُذْ بَعِیْرَكَ فَهُمَا لَكَ.

فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ الْاَوَّلَ لَمْ یَكُنْ عَلَی التَّبَایُعِ فَلَوْ ثَبَتَ اَنَّ الْاِشْتِرَاطَ لِلرُّكُوْبِ كَانَ فِیْ اَصْلِهٖ بَعْدَ ثُبُوْتِ هٰذِهِ الْعِلَّةِ لَمْ یَكُنْ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ حُجَّةٌ لِاَنَّ الْمُشْتَرَطَ فِیْهِ ذٰلِكَ الشَّرْطُ لَمْ یَكُنْ بَیْعًا وَّلِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَكُنْ مَلَكَ الْبَعِیْرَ عَلٰی جَابِرٍ فَكَانَ اشْتِرَاطُ جَابِرٍ لِلرُّكُوْبِ اشْتِرَاطًا فِیْمَا هُوَ لَهٗ مَالِكٌ فَلَیْسَ فِیْ هٰذَا دَلِیْلٌ عَلٰی حُكْمِ ذٰلِكَ الشَّرْطِ لَوْ وَقَعَ فِیْ بَیْعٍ یُّوْجِبُ الْمِلْكَ لِلْمُشْتَرِیْ كَیْفَ كَانَ حُكْمُهٗ.

وَذَهَبَ الَّذِیْنَ اَبْطَلُوا الشَّرْطَ فِیْ ذٰلِكَ وَجَوَّزُوا الْبَیْعَ اِلٰی حَدِیْثِ بَرِیْرَةَ.

١٢٧٢ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عَائِشَةَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِیَ بَرِیْرَةَ فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ لَهَا اَهْلُهَا نَبِیْعُكِهَا عَلٰی اَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا یَمْنَعُكِ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ.

١٢٧٣ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ

دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب میں مدینہ طیبہ آیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اونٹ لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ اونٹ آپ کا ہے آپ نے فرمایا شاید تمہارا خیال ہو کہ میں نے تمہیں تمہارا اونٹ حاصل کرنے کے لیے ٹھہرایا ہے اے بلال! انہیں ایک اوقیہ چاندی دے دیں اور (اے جابر) آپ اپنا اونٹ بھی لے جائیں یہ دونوں تمہارے لیے ہیں۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ پہلا قول سودے کے بارے میں نہیں تھا اگر اس علت کے ثابت ہونے کے بعد یہ بات ثابت بھی ہو جائے کہ سواری کی شرط اصل بیع میں تھی پھر بھی یہ حدیث حجت نہیں بن سکتی کیونکہ جس میں یہ شرط ہو وہ بیع نہیں ہوتی نیز سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اونٹ کے مالک نہیں ہوئے لہٰذا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا سواری کی شرط لگانا اپنی ملکیت میں تھا اور اگر یہ شرط ایسی بیع میں واقع ہو جس سے خریدنے والے کے لیے ملک ثابت ہو جاتی ہے تو اس کے حکم پر بھی اس حدیث میں دلالت نہیں پائی جاتی جن لوگوں نے شرط کو باطل قرار دیا اور بیع کو جائز رکھا انہوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ فرمایا تو ان کے گھر والوں نے کہا ہم اس شرط پر اسے بیچتے ہیں کہ اس کی ولاء[1] ہمارے لیے ہوگی ام المؤمنین نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا اس میں تمہارے لیے کوئی رکاوٹ نہیں کیونکہ ولاء اس کے لیے ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن فرماتی ہیں حضرت بریرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے امداد طلب کرنے آئیں تو ام المؤمنین

[1] ولاء کا مطلب یہ ہے کہ جس کو آزاد کیا جاتا ہے آزاد کرنے والا اس کا وارث قرار پاتا ہے

سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِيْنُ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَصُبَّ لَهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَّاحِدَةً وَّاُعْتِقَكِ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا فَقَالُوْا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ وَلَاؤُكِ لَنَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيٰى فَزَعَمَتْ عَمْرَةُ اَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

۱۲۷۴ - وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَتُعْتِقَهَا فَاشْتَرَطَ مَوَالِيْهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

۱۲۷۵ - وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَهْلَ بَيْتِ بَرِيْرَةَ اَرَادُوْا اَنْ يَّبِيْعُوْهَا وَيَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

۱۲۷۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ

نے ان سے فرمایا اگر تمہارے مالک پسند کریں کہ میں تمہا قیمت یکمشت ان کے حوالے کردوں اور تمہیں آزا دوں تو میں ایسا کروں حضرت بریرہ نے اپنے گھ والوں سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا نہیں البتہ کہ تمہاری ولاء ہمارے لیے ہو حضرت مالک فرماتے ہیں حض یحیی نے فرمایا حضرت عمرہ کا خیال ہے کہ حضرت رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ خدمت میں یہ بات عرض کی تو آپ نے فرما اسے خرید کر آزاد کردو کیونکہ ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ کیا تاکہ اسے آزاد کردیں تو اس کے مالکوں نے اس کی ولاء کی شرط رکھی ام المومنین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا آپ نے فرمایا اسے خرید کر آزاد کردو بے شک ولاء اس کے لیے ہے جو اسے آزاد کرے۔

ایک دوسرے طریق سے حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بریرہ کے گھر والوں (مالکوں) نے انہیں بیچنے کا ارادہ کیا اور ولاء کی شرط رکھی ام المومنین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا اسے خرید کر آزاد کردو بلاشبہ ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بریرہ اپنے بدل کتابت کے سلسلے میں تعاون حاصل کرنے آئیں تو ام المومنین نے فرمایا اگر تمہارے گھر والے چاہیں تو میں خرید لوں اور تمہاری

تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنْ شَاءَ أَهْلُكِ اشْتَرَيْتُكِ وَنَقَدْتُهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَاحِدَةً فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ ذٰلِكَ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَلَا يَضُرُّكِ مَا قَالُوا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

قَالُوا فَلَمَّا كَانَ أَهْلُ بَرِيرَةَ أَرَادُوا بَيْعَهَا عَلَى أَنْ تُعْتَقَ وَيَكُونَ وَلَاؤُهَا لَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا يَضُرُّكِ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ هٰذِهِ الشُّرُوطَ كُلَّهَا الَّتِي تُشْتَرَطُ فِي الْبُيُوعِ وَإِنَّهَا تَبْطُلُ وَتَثْبُتُ الْبُيُوعُ.

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ أَنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ هٰكَذَا رُوِيَتْ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَهَا فَتُعْتِقَهَا فَأَبَى أَهْلُهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَلَاؤُهَا لَهُمْ.

۱۲۷۷ - وَقَدْ رَوَاهَا آخَرُونَ عَلَى خِلَافِ ذٰلِكَ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَاللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ إِلَيَّ فَقَالَتْ يَا عَائِشَةُ إِنِّي قَدْ كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَةٌ فَأَعِينِينِي وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا

قیمت بکشمت انہیں ادا کر دوں چنانچہ وہ اپنے مالکوں کے پاس گئیں اور ان سے یہ بات کہی تو انہوں نے انکار کر دیا البتہ یہ کہ ولاء ان کو حاصل ہو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا اسے خرید لو ان لوگوں کی بات تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی بے شک ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

یہ علماء کرام فرماتے ہیں کہ جب حضرت بریرہ کے گھر والوں نے انہیں اس شرط پر بیچنے کا ارادہ کیا کہ ان کو آزاد کیا جائے اور ولاء ان کو حاصل ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تمہارے لیے یہ بات مضر نہیں ہے بے شک ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ بیع میں اس قسم کی تمام شروط باطل ہیں اور بیع ثابت ہو جاتی ہے۔

ان حضرات کے خلاف دلیل یہ ہے کہ یہ تمام روایات اسی طرح مروی ہیں کہ ام المومنین نے ان کو خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت بریرہ کے مالکوں نے انکار کیا البتہ یہ کہ ولاء ان کو حاصل ہو۔

لیکن اسے دوسرے حضرات نے اس کے خلاف روایت کیا ہے حضرت عروہ بن زبیر، حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بریرہ نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ پر کتابت کی ہے ہر سال ایک اوقیہ دینا ہے لہذا آپ میری مدد فرمائیں اور ابھی تک انہوں نے بدل کتابت میں سے کچھ نہیں دیا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ جاؤ اگر وہ پسند کریں کہ میں ان کو یہ تمام مال دوں اور تمہاری ولاء مجھے حاصل ہو تو میں ایسا کروں گی وہ اپنے گھر والوں کے پاس گئیں اور انہیں یہ

عَائِشَةُ ارْجِعِيْ إِلٰى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوْا أَنْ أُعْطِيَهُمْ ذٰلِكَ جَمِيْعًا وَيَكُوْنَ وَلَاءُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ إِلٰى أَهْلِهَا فَعَرَضَتْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا وَقَالُوْا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنُ وَلَاءُكِ لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ مِنْهَا ابْتَاعِيْ وَأَعْتِقِيْ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ نَاسٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

بات بتائی تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر ام المومنین مفت ثواب کی نیت سے ایسا کرنا چاہیں (ولاء کا مطالبہ نہ کریں) تو ایسا کریں اور تمہاری ولاء ہمیں حاصل ہوگی ام المومنین نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا یہ بات نہیں حضرت بریرہ (کے خریدنے) سے یہ شرط تمہیں نہیں روکتی خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے درمیان کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا حمد وثنا کے بعد! ان لوگوں کا کیا حال ہے جو (سودے میں) ایسی شرائط رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہیں ہر وہ شرط جو کتاب اللہ میں نہ ہو وہ باطل ہے اگرچہ وہ سو شرطیں ہوں، اللہ تعالیٰ کا فیصلہ زیادہ حق رکھتا ہے اور اس کی شرط زیادہ مضبوط ہے بے شک ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرُ مَا فِي الْأَحَادِيْثِ الْأُوَلِ أَنَّ أَهْلَ بَرِيْرَةَ أَرَادُوْا أَنْ يَبِيْعُوْهَا عَلٰى أَنْ تُعْتِقَهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَيَكُوْنَ وَلَاءُهَا لَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ اشْتَرِيْهَا فَأَعْتِقِيْهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث کا مفہوم پہلی احادیث کے علاوہ ہے وہ یوں کہ پہلی احادیث میں ہے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالکوں نے اسے بیچنے کا ارادہ کیا اور یہ شرط رکھی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اسے آزاد کریں اور ولاء ان (مالکوں) کے لیے ہوگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات تمہارے لیے رکاوٹ نہیں بنتی اسے آزاد کر دو ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے۔

فَكَانَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ إِبَاحَةُ الْبَيْعِ عَلٰى أَنْ يُعْتِقَ الْمُشْتَرِيْ وَعَلٰى أَنْ يَكُوْنَ وَلَاءُ الْمُعْتَقِ لِلْبَائِعِ فَإِذَا وَقَعَ ذٰلِكَ ثَبَتَ الْبَيْعُ وَبَطَلَ الشَّرْطُ وَكَانَ الْوَلَاءُ لِلْمُعْتِقِ.

تو اس حدیث میں اس بات کا جواز ہے کہ خریدنے والا آزاد کرے اور اس کی ولاء بائع کو حاصل ہو جب یہ بات واقع ہو تو بیع ثابت ہو جائے گی شرط باطل ہوگی اور ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہوگی۔

وَفِيْ حَدِيْثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

جب کہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے ام المومنین سے جو روایت

رضی اللہ تعالی عنہا ان عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت لہا ان احب اھلک ان اعطیھم ذلک تریدالکتابۃ صبۃ واحدۃ فعلت ویکون ولاؤک لی فلما عرضت علیھم بریرۃ ذلک قالوا ان شاءت ان تحتسب علیک فلتفعل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعائشۃ رضی اللہ عنہا لا یمنعک ذلک منہا اشتریھا فاعتقیھا فانما الولاء لمن اعتق

فکان الذی فی ھذا الحدیث مما کان من اھل بریرۃ من اشتراط الولاء لیس فی بیعہ ولکن فی اداء عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا الیھم الکتابۃ عن بریرۃ وھم تولوا عقد تلک الکتابۃ ولم یکن تقدم ذلک الاداء من عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ملک فذکرت ذلک عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا یمنعک ذلک منہا ای لا ترجعین لھذا المعنی عما کنت نویت فی عتقہا من الثواب اشتریھا فاعتقیھا فانما الولاء لمن اعتق فکان ذکر ذلک الشراء ھھنا ابتداء من النبی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم لیس مما کان قبل ذلک بین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا وبین اھل بریرۃ فی شیء ثم کان قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخطب فقال ما بال اقوام یشترطون شروطا لیست فی کتاب اللہ عزوجل کل شرط لیس فی کتاب اللہ فھو باطل وان کان مائۃ شرط.

نقل کی ہے کہ انہوں نے حضرت بریرہ سے فرمایا اگر تمہارے گھر والے پسند کریں کہ میں ان کو یہ بدل کتابت یکشت دے دوں تو میں ایسا کروں گی اور تمہاری ولاء میرے لیے ہوگی جب حضرت بریرہ نے ان لوگوں کو یہ بات بتائی تو انہوں نے کہا اگر ام المؤمنین محض ثواب کے لیے ایسا کرنا چاہیں تو کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا یہ بات نہیں اس سے نہیں روکتی اسے خرید کر آزاد کر دو بے شک ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے۔

تو گویا اس حدیث میں حضرت بریرہ کے مالکان نے جو ولاء کی شرط رکھی تھی وہ سودے میں نہیں تھی بلکہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے حضرت بریرہ کے بدل کتابت کی ادائیگی میں تھی۔ اور عقد کتابت انہی لوگوں نے کیا تھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے بدل کتابت کی ادائیگی سے پہلے ملک ثابت نہ ہوئی تھی تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا یہ بات تمہیں اس (حضرت بریرہ) سے نہیں روکتی اس وجہ سے اس ثواب سے رجوع نہ کرو جس کا حضرت بریرہ کو آزاد کرنے سے تم نے ارادہ کیا اسے خرید کر آزاد کر دو ولاء تو آزاد کرنے والے کے لیے ہے تو اس خریدنے کا ذکر ابتدائی طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اس سے پہلے حضرت عائشہ اور مالکان بریرہ کے درمیان ایسی بات نہیں ہوئی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا آپ نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرائط مقرر کرتے ہیں جو قرآن پاک میں نہیں ہیں ہر وہ شرط جو قرآن پاک سے نہ ہو وہ باطل ہے اگرچہ سو شرائط ہوں تو آپ کا یہ ارشاد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر اس ولاء کی طلب پر اعتراض ہے جس کا مالک کوئی دوسرا تھا کیونکہ اس نے اپنی ملک کی وجہ سے اس کو مکاتبہ بنایا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام المؤمنین کو تنبیہ فرمایا اور اس

marfat.com

إِنْكَارًا مِنْهُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فِي طَلَبِهَا وَلَاءَ مَنْ تَوَلَّى غَيْرُهَا كِتَابَتَهَا بِحَقِّ مِلْكِهِ عَلَيْهَا ثُمَّ نَبَّهَهَا وَعَلَّمَهَا بِقَوْلِهِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ أَيْ إِنَّ الْمُكَاتَبَ إِذَا أُعْتِقَ بِأَدَاءِ الْكِتَابَةِ فَمُكَاتِبُهُ هُوَ الَّذِي أَعْتَقَهُ فَوَلَاؤُهُ لَهُ۔

بات کی تعلیم دی کہ ولاء اس شخص کے لیے ہے جو اسے آزاد کرے یعنی جب مکاتب، بدل کتابت کے بدلے آزاد کرے تو مکاتب ہی نے اسے آزاد کیا تو اس کی ولاء بھی اسی کے لیے ہوگی۔

فَهٰذَا حَدِيثٌ فِيهِ ضِدُّ مَا فِي غَيْرِهِ مِنَ الْأَحَادِيثِ الْأُوَلِ وَلَيْسَ فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى اشْتِرَاطِ الْوَلَاءِ فِي الْبَيْعِ كَيْفَ حُكْمُهُ هَلْ يَجِبُ فِيهِ فَسَادُ الْبَيْعِ أَمْ لَا۔

تو یہ حدیث ان گزشتہ احادیث کے خلاف ہے اور اس میں ولاء کی شرط رکھنے پر کہ اس کا کیا (حکم ہے) کہ اس سے بیع فاسد ہوگی یا نہ کوئی دلیل نہیں۔

۱۲۷۹۔ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ قَدْ رَوَاهُ عَنْ أَبِيهِ فَزَادَ فِيهِ شَيْئًا قُلْنَا لَهُ صَدَقْتَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْنِي بَرِيرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَدْتُهَا لَهُمْ وَيَكُونُ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ ذٰلِكَ فَأَبَوْا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِ أَهْلِهَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ فَقَالَ خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اگر کوئی معترض کہے کہ حضرت ہشام بن عروہ نے اسے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے اس میں کچھ اضافہ کیا ہے۔ ہم اسے کہیں گے کہ تو نے سچ کہا حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ حضرت بریرہ میرے پاس آئیں اور کہا کہ میں نے نو اوقیہ پر کتابت کی ہے ایک سال میں ایک اوقیہ دینا ہے لہذا میری مدد کیجئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر تمہارے مالکان چاہیں کہ میں انہیں یہ (نو اوقیہ) گن دوں تو میں ایسا کروں گی حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا اپنے مالکان کے پاس گئیں اور ان سے یہ بات کہی تو انہوں نے انکار کیا وہ اپنے مالکان کے پاس سے آگئیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے عرض کیا کہ میں نے یہ بات اپنے مالکان کو بتائی لیکن انہوں نے انکار کر دیا البتہ یہ کہ ان کی ولاء انہیں حاصل ہو۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی تو حضرت بریرہ سے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا تو آپ نے فرمایا اسے لے لو اور شرط رکھو ولاء تو اسی کے لیے ہے جس نے اسے آزاد کیا ہو چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا کیا پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے درمیان کھڑے ہوئے

فِي النَّاسِ فَذَكَرَ مِثْلَ مَا فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ.

پھر حضرت زہری کی حدیث کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۸۰- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں مجھے حضرت مالک نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ مِثْلُ مَا فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ الَّذِي كَانَ فِيهِ الِاشْتِرَاطُ مِنْ أَهْلِ بَرِيرَةَ أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ وَإِبَاءُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهَا هُوَ أَدَاءُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ بَرِيرَةَ الْكِتَابَةَ.

تو اس حدیث میں حدیث زہری کی مثل ہے حضرت بریرہ کی طرف سے جو شرط تھی وہ یہ تھی کہ ولاء ان کے مالکان کے لیے ہوگی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے انکار کیا مگر یہ کہ ولاء ان کے لیے ہو تو یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے حضرت بریرہ کا بدل کتابت ادا کرنا تھا۔

فَقَدِ اتَّفَقَ الزُّهْرِيُّ وَهِشَامٌ عَلَى هَذَا وَخَالَفَنَا فِي ذَلِكَ أَصْحَابُ الْأَحَادِيثِ الْأُوَلِ وَزَادَ هِشَامٌ عَلَى الزُّهْرِيِّ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ هَكَذَا فِي حَدِيثِ هِشَامٍ وَمَوْضِعُ هَذَا الْكَلَامِ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ ابْتَاعِي وَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

حضرت زہری اور حضرت ہشام ہیں اس بات پر اتفاق ہے اس سلسلے میں پہلی احادیث پیش کرنے والوں نے اختلاف کیا ہے حضرت ہشام نے حضرت زہری کی حدیث پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اشارہ کا اضافہ کیا ہے کہ اسے خریدو اور شرط رکھو کیونکہ ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے حضرت ہشام کی روایت میں بھی اسی طرح ہے اس گفتگو کے سلسلے حضرت زہری کی روایت میں اس جگہ ہے کہ خریدو اور آزاد کرو کیونکہ ولاء آزاد کرنے والوں کے لیے ہے۔

فَفِي هَذَا اخْتَلَفَ هِشَامٌ وَالزُّهْرِيُّ فَإِنْ كَانَ الَّذِي يُعْتَبَرُ فِي هَذَا هُوَ الضَّبْطُ وَالْحِفْظُ فَيُؤْخَذُ بِمَا رَوَى أَهْلُهُ وَيُتْرَكُ مَا رَوَى الْآخَرُونَ فَإِنَّ مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ أَوْلَى لِأَنَّهُ أَتْقَنُ وَأَضْبَطُ وَأَحْفَظُ مِنْ هِشَامٍ.

تو اس میں حضرت زہری اور ہشام (کی روایات) کا اختلاف ہے اگر اس سلسلے میں ضبط و حفظ کا اعتبار کیا جائے تو جو کچھ اہل ضبط و حفظ نے روایت کیا جائے گا اور دوسرے لوگوں کی روایت کو چھوڑ دیا جائے گا پس جو کچھ حضرت زہری نے روایت کیا وہ اولیٰ ہے کیونکہ وہ حضرت ہشام کی نسبت زیادہ مضبوط اور اچھے ضبط و حفظ کے مالک ہیں۔

وَإِنْ كَانَ الَّذِي يُعْتَبَرُ فِي ذَلِكَ هُوَ التَّأْوِيلُ فَإِنَّ قَوْلَهُ خُذِيهَا قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَعْنَاهُ ابْتَاعِيهَا كَمَا يَقُولُ الرَّجُلُ لِصَاحِبِهِ بِكَمْ أَخَذْتَ هَذَا الْعَبْدَ يُرِيدُ بِذَلِكَ بِكَمِ ابْتَعْتَ هَذَا الْعَبْدَ وَكَمَا

اور اگر اس میں تاویل کا اعتبار کیا جائے تو آپ کے ارشاد گرامی اسے "لے لو" کا مطلب "خریدو" بھی ہو سکتا ہے کیونکہ آدمی اپنے ساتھی سے پوچھتا ہے یہ غلام کتنے میں لیا یعنی کتنی قیمت پر خریدا ہے؟ اور جس طرح ایک شخص دوسرے کو کہتا ہے یہ غلام ایک ہزار درہم میں لے لو تو اس سے بھی

marfat.com

يَقُولُ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ خُذْ هٰذَا الْعَبْدَ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ الْبَيْعَ.

سودا مراد ہوتا ہے۔

ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَرِطِيْ فَلَمْ يُبَيِّنْ مَا تَشْتَرِطُ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ وَاشْتَرِطِيْ مَا يُشْتَرَطُ فِي الْبِيَاعَاتِ الصِّحَاحِ فَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ هِشَامٍ هٰذَا لِمَا كَشَفَ مَعْنَاهُ خِلَافٌ لِشَيْءٍ مِمَّا فِيْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ وَلَا بَيَانَ فِيْهِمَا كَيْفَ حُكْمُ الْبَيْعِ اِذَا وَقَعَ فِيْهِ مِثْلُ هٰذَا الشَّرْطِ هَلْ يَكُوْنُ فَاسِدًا اَوْ هَلْ يَكُوْنُ جَائِزًا.

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرط رکھواور بیان نہیں فرمایا کہ کون سی بات شرط رکھی جائے تو ہوسکتا ہے ان کا ارادہ یہ ہو کہ وہ بات شرط رکھو جو صحیح سودوں میں ہوتی ہے تو حضرت ہشام کی اس حدیث کا مفہوم جب واضح ہوا تو اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو اس کے خلاف ہو جو حضرت زہری کی حدیث میں ہے اور ان دونوں حدیثوں میں اُس بیع کا حکم ہی بیان نہیں ہوا جب اس میں یہ شرط پائی جائے کہ آیا وہ فاسد ہے یا جائز ؟

وَاَمَّا مَا احْتَجَّ بِهِ الَّذِيْنَ اَفْسَدُوا الْبَيْعَ بِذٰلِكَ الشَّرْطِ.

اس شرط کی وجہ سے بیع کو فاسد قرار دینے والوں نے یوں استدلال کیا ہے۔

۱۲۸۱ - فَمَا حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعٍ وَسَلَفٍ وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے بیع اور قرض نیز ایک بیع میں دو شرطوں سے منع فرمایا۔

۱۲۸۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ.

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض اور بیع نیز ایک سودے میں دو شرطوں سے منع فرمایا۔

۱۲۸۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

حضرت سلیمان بن حرب، حضرت حماد بن زید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۸۴ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

حضرت محمد بن فضل فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد بن زید نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے

تَذَكَّرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

اس کی مثل ذکر کیا۔

١٢٨٥ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعٍ وَّعَنْ سَلَفٍ وَّبَيْعٍ.

حضرت عبدالملک بن ابو سلیمان، حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سودے میں دو شرطوں نیز قرض مع بیع سے منع فرمایا۔

١٢٨٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

حضرت عامر احول، حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٢٨٧ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعٍ وَّسَلَفٍ.

حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سودے اور قرض سے منع فرمایا۔

قَالُوْا فَالْبَيْعُ فِيْ نَفْسِهٖ شَرْطٌ فَإِذَا شُرِطَ فِيْهِ شَرْطٌ آخَرُ فَكَانَ هٰذَا شَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعٍ فَهٰذَا هُوَ الشَّرْطَانِ الْمَنْهِيُّ عَنْهُمَا عِنْدَهُمُ الْمَذْكُوْرَانِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

یہ حضرات فرماتے ہیں بیع فی نفسہ شرط ہے جب اس میں دوسری شرط رکھ دی گئی تو یہ سودے میں دو شرطیں ہوگئیں تو اس حدیث میں جن دو شرطوں سے منع کیا گیا ہے وہ یہی ہیں۔

وَقَدْ خُوْلِفُوْا فِيْ ذٰلِكَ فَقِيْلَ الشَّرْطَانِ فِي الْبَيْعِ هُوَ أَنْ يَّقَعَ الْبَيْعُ عَلٰى أَلْفِ دِرْهَمٍ حَالٍّ أَوْ عَلٰى مِائَةِ دِيْنَارٍ إِلٰى سَنَةٍ فَيَقَعُ الْبَيْعُ عَلٰى أَنْ يُّعْطِيَهُ الْمُشْتَرِيْ أَيَّهُمَا شَاءَ فَالْبَيْعُ فَاسِدٌ لِأَنَّهٗ وَقَعَ بِثَمَنٍ مَّجْهُوْلٍ.

اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ ان دو شرطوں سے مراد یہ ہے کہ اگر نقد لے تو ایک ہزار درہم دے اور ایک سال بعد دے تو ایک سو دینار دیئے تو اس طرح سودا اس بات پر واقع ہوگا کہ خریدنے والا جو چاہے دے تو یہ بیع فاسد ہے کیونکہ مجہول قیمت پر ہے۔

١٢٨٨ - وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّ مُبَشِّرَ بْنَ الْحَسَنِ

ان حضرات کی دلیل صحابہ کرام کی یہ روایات بھی ہیں حضرت محمد بن عمرو بن حارث، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے

maktabah.org

حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهَا بَاعَتْ عَبْدَ اللهِ جَارِيَةً وَاشْتَرَطَتْ خِدْمَتَهَا فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا وَلَا أَجِدُ فِيهَا مَثُوبَةً.

ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ پر ایک لونڈی بیچی اور ایک مہینہ خدمت لینے کی شرط رکھی یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی تو انہوں نے فرمایا وہ ہرگز اس کے قریب نہ جائیں اور نہ ہی میں اس کا کوئی بدلا پاتا ہوں۔

١٢٨٩ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا يَحِلُّ فَرْجٌ إِلَّا فَرْجٌ إِنْ شَاءَ صَاحِبُهُ بَاعَهُ وَإِنْ شَاءَ وَهَبَهُ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهُ لَا شَرْطَ فِيهِ.

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کوئی شرمگاہ حلال نہیں مگر یہ کہ اس کا مالک اگر چاہے تو اسے بیچ دے چاہے تو ہبہ کرے اور اگر چاہے تو روک دے اور کوئی شرط نہ ہو۔

١٢٩٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْأَمَةَ عَلَى أَنْ لَا يَبِيعَ وَلَا يَهَبَ.

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ لونڈی کو اس طرح خریدنا مکروہ جانتے تھے کہ وہ (خریدنے والا) نہ اسے بیچ سکے اور نہ ہبہ کر سکے۔

فَقَدْ أَبْطَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَيْعَ عَبْدِ اللهِ وَتَابَعَهُ عَبْدُ اللهِ عَلَى ذٰلِكَ وَلَمْ يُخَالِفْهُ فِيهِ.

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے سودے کو باطل قرار دیا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں ان کی اتباع کی اور مخالفت نہ کی۔

وَقَدْ كَانَ لَهُ خِلَافُهُ إِنْ لَوْ كَانَ يَرَى خِلَافَ ذٰلِكَ لِأَنَّ مَا كَانَ مِنْ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ عَلَى جِهَةِ الْحُكْمِ وَإِنَّمَا كَانَ عَلَى جِهَةِ الْفُتْيَا.

حالانکہ اگر ان کا نظریہ اس کے خلاف ہوتا تو ان کے لیے مخالفت جائز تھی کیونکہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بات، حکم کے طور پر نہ تھی بلکہ بطور فتویٰ تھی۔

وَتَابَعَتْهُمَا زَيْنَبُ امْرَأَةُ عَبْدِ اللهِ عَلَى ذٰلِكَ وَلَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صُحْبَةٌ.

حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے بھی ان دونوں حضرات کی اتباع کی حالانکہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ ہیں۔

وَتَابَعَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی ان کی

عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَقَدْ عَلِمُوْا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مِنْ قَوْلِهٖ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِيْ أَمْرِ بَرِيْرَةَ عَلٰى مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ.

اتباع کی حالانکہ ان کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد معلوم تھا جو آپ نے حضرت بریرہ کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا جیسا کہ ہم نے اس باب میں اسے روایت کیا۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَعْنَاهُ كَانَ عِنْدَهُ عَلٰى خِلَافِ مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ الَّذِيْنَ احْتَجُّوْا بِحَدِيْثِهٖ وَلَمْ نَعْلَمْ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَنْ ذَكَرْنَا ذَهَبَ فِيْ ذٰلِكَ إِلٰى غَيْرِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ وَمَنْ تَابَعَهُ عَلٰى ذٰلِكَ مِمَّنْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنْ يَّنْبَغِيْ أَنْ يُّجْعَلَ هٰذَا أَصْلًا وَإِجْمَاعًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ وَلَا يُخَالَفُ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ.

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کے نزدیک اس حدیث کا وہ مفہوم نہیں جو اس حدیث سے استدلال کرنے والوں نے اپنایا ہے اور ان مذکورہ بالا صحابہ کرام کے علاوہ کوئی ایسا صحابی ہمارے علم میں نہیں ہے جس نے اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق اور ان کے تبعین جن کا ان روایات میں ذکر ذکر ہوا کے خلاف مذہب اختیار کیا ہو لہٰذا اس بات کو اصل اور صحابہ کرام کا اجماع قرار دیا جائے اور اس کی مخالفت نہ کی جائے روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ بیان تھا۔

وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الْأَصْلَ الْمُجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَنَّ شُرُوْطًا صِحَاحًا قَدْ تُعْقَدُ فِي الشَّيْءِ الْمَبِيْعِ مِثْلُ الْخِيَارِ إِلٰى أَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ لِلْبَائِعِ وَلِلْمُبْتَاعِ فَيَكُوْنُ الْبَيْعُ عَلٰى ذٰلِكَ جَائِزًا وَكَذٰلِكَ الْأَثْمَانُ قَدْ تُعْقَدُ فِيْهَا آجَالٌ يَشْتَرِطُهَا الْمُبْتَاعُ فَتَكُوْنُ لَازِمَةً إِذَا كَانَتْ مَعْلُوْمَةً وَيَكُوْنُ الْبَيْعُ بِهَا مُضَمَّنًا وَرَأَيْنَا ذٰلِكَ الْأَجَلَ لَوْ كَانَ فَاسِدًا فَسَدَ بِفَسَادِهِ الْبَيْعُ وَلَمْ يَثْبُتِ الْبَيْعُ وَيَنْتَفِيْ هُوَ إِذَا كَانَ مَعْقُوْدًا فِيْهِ.

جبکہ غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں ایک متفق علیہ ضابطہ ہے وہ یہ کہ بیچی جانے والی چیز میں صحیح شرائط رکھی جاتی ہیں مثلاً بائع یا مشتری کو ایک معلوم وقت تک خیار حاصل ہوتا ہے اس شرط پر بیع جائز ہوتی ہے اسی طرح قیمت کی ادائیگی کے لیے ایک وقت مقرر کیا جاتا ہے اور یہ خریدنے والے کی طرف سے شرط ہوتی ہے اور یہ لازم ہو جاتی ہے جبکہ معلوم ہو۔ اور ان کے ساتھ بیع مشروط ہو جاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر یہ میعاد فاسد ہو تو اس سے بیع بھی فاسد ہو جاتی ہے اور وہ ثابت نہیں ہوتی بلکہ اس کی نفی ہوتی ہے جبکہ اس کو عقد میں ذکر کیا جائے۔

فَلَمَّا جُعِلَ الْبَيْعُ مُضَمَّنًا بِهٰذِهِ الشَّرَائِطِ الْمَشْرُوْطَةِ فِيْ ثَمَنِهٖ فِيْ صِحَّتِهَا وَفَسَادِهَا فَجُعِلَ جَائِزًا بِجَوَازِهَا وَفَاسِدًا

تو جب سودے کی صحت و فساد قیمت میں رکھی جانے والی ان شرائط سے مشروط ہے تو ان کے جائز ہونے سے سودا جائز ہوگا اور ان کے فساد سے بیع بھی فاسد ہوگی پھر جب غلام

marfat.com

بفسادها ثم كان البيع إذا وقع على المبيع وكان عبدا على أن يخدم البائع شهرا فقد ملك البائع المشتري عبده على أن ملكه المشتري ألف درهم وخدمة العبد شهرا والمشتري حينئذ غير مالك للخدمة ولا للعبد لأن ملكه للعبد إنما يكون بعد تمام البيع فصار البيع واقعا بمال وبخدمة عبد لا يملكه المشتري في وقت ابتياعه بالمال وبخدمته وقد رأيناه لو ابتاع عبدا بخدمة أمة لا يملكها كان البيع فاسدا۔

کی بیع اس شرط پر کی جائے کہ وہ ایک مہینہ بیچنے والے کی خدمت کرے گا تو بلا شبہ بائع نے خریدنے والا کو اپنے غلام کا یوں مالک بنایا کہ وہ اسے ہزار درھم اور ایک مہینہ تک غلام کے اس کی خدمت کرنے کا مالک بنائے اور خریدنے والا اس وقت خدمت کا مالک نہیں اور نہ ہی غلام کا مالک ہے کیونکہ اسے بیع کے مکمل ہونے کے بعد ملکیت حاصل ہو گی تو (اس طرح) یہ سودا مال اور غلام کے خدمت کرنے پر واقع ہوا اور مشتری مال اور خدمت کے بدلے اسے خریدتے وقت اس غلام کا مالک ہی نہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر وہ غلام کو کسی ایسی لونڈی کی خدمت کے لیے خریدے جس کا وہ مالک نہیں ہوا تو یہ بیع فاسد ہوتی ہے۔

فالنظر على ذلك أن يكون البيع أيضا كذلك إذا عقد لخدمة من لم يكن تقدم ملكه له قبل ذلك العقد لأن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قد نهى عن بيع ما ليس عندك

تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ جس کا وہ اس عقد سے پہلے مالک نہیں ہوا اس کے خدمت کرنے کی شرط پر بیع کا حکم بھی یہی ہو کیونکہ حضور علیہ السلام نے اس چیز کے سودے سے منع فرمایا جو تمہارے پاس نہ ہو۔

ولما كانت الأثمان مضمنة بالآجال الصحيحة والفاسدة على ما قد ذكرنا كان كذلك الأشياء المثمونة أيضا المضمنة بالشرائط الفاسدة والصحيحة.

تو جب قیمتیں صحیح اور فاسد میعاد کے ساتھ مشروط ہو جاتی ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تو اسی طرح وہ اشیاء جن کی یہ قیمتیں ہیں وہ بھی شرائط فاسدہ اور صحیحہ کے ساتھ مشروط ہوں گی۔

فثبت بذلك أن البيع لو وقع واشترط فيه شرط مجهول أن البيع يفسد بفساد ذلك الشرط على ما قد ذكرنا۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ اگر سودا اس طرح واقع ہو کہ اس میں مجہول شرط رکھی جائے تو اس کے فساد سے بیع فاسد ہو گی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

فقد انتفى قول من قال يجوز البيع ويبطل الشرط وقول من قال يجوز البيع ويثبت الشرط ولم يكن في هذا الباب قول غير هذين القولين وغير القول الآخر أن البيع يبطل إذا اشترط فيه

تو (اس طرح) ان لوگوں کے قول کی نفی ہو گئی جو کہتے ہیں کہ بیع جائز اور شرط باطل ہو جائے گی اور جو کہتے ہیں کہ بیع جائز اور شرط ثابت ہو گی اس باب میں ان دو قولوں اور اس قول کے سوا کوئی اور قول نہیں کہ جب بیع میں ایسی شرط لگائی جائے جو اس سے نہیں تو وہ بیع باطل

مَا لَيْسَ مِنْهُ .

فَلَمَّا انْتَفَى الْقَوْلَانِ الْأَوَّلَانِ ثَبَتَ هٰذَا الْقَوْلُ الْآخَرُ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا أَجْمَعِيْنَ .

ہو جاتی ہے۔

تو جب پہلے دو قول باطل ہو گئے تو یہ تیسرا قول ثابت ہو گیا امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۵۱ بَيْعِ أَرْضِ مَكَّةَ وَإِجَارَتِهَا

مکہ مکرمہ کی زمین کو بیچنا اور کرایہ پر دینا

۱۲۹۱ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ بَيْعُ بُيُوْتِ مَكَّةَ وَلَا إِجَارَتُهَا .

حضرت مجاہد، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ مکرمہ کے گھروں کو بیچنا اور انہیں کرایہ پر دینا جائز نہیں۔

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَرِبَاعُ مَكَّةَ تُدْعَى السَّوَائِبَ مَنِ احْتَاجَ سَكَنَ وَمَنِ اسْتَغْنَى أَسْكَنَ .

حضرت علقمہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کا انتقال ہو گیا اور مکہ مکرمہ کی رہائش گاہوں کو سوائب (ایسی جگہیں جن کا کوئی مالک نہ ہو سب کے لیے مشترکہ ہوں) کہا جاتا تھا جس کو حاجت ہوتی وہ رہائش اختیار کرتا اور جسے ضرورت نہ ہوتی دوسرے کو ٹھہراتا۔

حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ كَانَتِ الدُّوْرُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ مَا تُبَاعُ وَلَا تُدْعَى إِلَّا السَّوَائِبَ مَنِ احْتَاجَ سَكَنَ وَمَنِ اسْتَغْنَى .

حضرت علقمہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر، حضرت فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے زمانے میں مکانات کو بیچا جاتا تھا نہ کرایہ پر دیا جاتا اور ان کو سوائب کہا جاتا جو شخص ضرورت مند ہوتا وہ رہائش پذیر ہو جاتا اور جسے ضرورت نہ ہوتی وہ دوسرے کو ٹھہراتا۔

اَسْكُنَ۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ، فَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ بَيْعُ اَرْضِ مَكَّةَ وَلَا اِجَارَتُهَا۔

وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٌ وَّسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ۔

وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عَطَاءٍ وَّمُجَاهِدٍ۔

۱۲۹۲ - **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ اُجُوْرَ بُيُوْتِ مَكَّةَ۔

۱۲۹۳ - **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهٗ قَالَ مَكَّةُ مُبَاحٌ لَا يَحِلُّ بَيْعُ رِبَاعِهَا وَلَا اِجَارَةُ بُيُوْتِهَا۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ بِبَيْعِ اَرْضِهَا وَاِجَارَتِهَا وَجَعَلُوْهَا فِيْ ذٰلِكَ كَسَائِرِ الْبُلْدَانِ **وَمِمَّنْ** ذَهَبَ اِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْيُوْسُفَ۔

۱۲۹۴ - **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عُثْمَانَ اَخْبَرَهٗ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنْزِلُ فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِنْ رِبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات کو اپناتے ہوئے فرمایا کہ مکہ مکرمہ کی زمین کو بیچنا اور اسے کرایہ پر دینا جائز نہیں۔

اس قول کے قائلین میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام محمد اور امام سفیان ثوری رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔

حضرت عطاء اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ سے بھی یہی بات مروی ہے۔

حضرت عطا بن ابی رباح سے مروی ہے کہ وہ مکہ مکرمہ کے مکانات کو کرایہ پر دینا مکروہ خیال کرتے تھے۔

حضرت مجاہد سے مروی ہے انہوں نے فرمایا مکہ مکرمہ مباح ہے اس کی رہائش گاہوں کو بیچنا اور اس کے مکانات کو کرایہ پر دینا جائز نہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اس (مکہ مکرمہ) کی زمین کو بیچنے اور اسے کرایہ پر دینے میں کوئی حرج نہیں انہوں نے اسے اس معاملے میں عام شہروں کی طرح قرار دیا ہے اس قول کے قائلین میں حضرت امام ابویوسف بھی شامل ہیں۔

ان حضرات نے اس مسئلے میں یوں استدلال کیا ہے

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ مکہ مکرمہ میں اپنے گھر تشریف لے جائیں گے آپ نے فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی رہائش یا مکان چھوڑا ہے عقیل اور طالب، ابوطالب کے وارث بنے جبکہ حضرت جعفر اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما وارث نہیں ہوئے کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے عقیل اور طالب کافر تھے اسی لیے حضرت عمر

وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ يَقُولُ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ۔

۱۲۹۵ - حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ مَا يَدُلُّ أَنَّ أَرْضَ مَكَّةَ تُمْلَكُ وَتُورَثُ لِأَنَّهُ قَدْ ذُكِرَ فِيهَا مِيرَاثُ عَقِيلٍ وَطَالِبٍ لِمَا تَرَكَهُ أَبُو طَالِبٍ فِيهَا مِنْ رِبَاعٍ وَدُورٍ فَهٰذَا خِلَافُ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَلَمَّا اخْتَلَفَا احْتِيجَ إِلَى النَّظَرِ فِي ذٰلِكَ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيحًا وَلَوْ صِرْنَا إِلَى طَرِيقِ اخْتِيَارِ الْأَسَانِيدِ وَصَرْفِ الْقَوْلِ إِلَى ذٰلِكَ لَكَانَ حَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَصَحَّهُمَا إِسْنَادًا وَلٰكِنَّا نَحْتَاجُ إِلَى كَشْفِ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ الَّذِي كُلُّ النَّاسِ فِيهِ سَوَاءٌ لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَبْنِيَ فِيهِ بِنَاءً وَلَا يَحْتَجِرَ مِنْهُ مَوْضِعًا وَكَذٰلِكَ حُكْمُ جَمِيعِ الْمَوَاضِعِ الَّتِي لَا يَقَعُ لِأَحَدٍ فِيهَا مِلْكٌ وَجَمِيعُ النَّاسِ فِيهَا سَوَاءٌ۔

أَلَا تَرَى أَنَّ عَرَفَةَ لَوْ أَرَادَ رَجُلٌ أَنْ يَبْنِيَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي يَقِفُ فِيهِ النَّاسُ فِيهَا بِنَاءً لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لَهُ وَكَذٰلِكَ مِنًى لَوْ أَرَادَ أَنْ يَبْنِيَ فِيهَا دَارًا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مَمْنُوعًا وَكَذٰلِكَ جَاءَ الْأَثَرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا

فاروق رضی اللہ عنہا فرماتے تھے کہ مومن، کافر کا وارث نہیں بنتا۔

حضرت بحر بن نصر نے فرمایا کہ ہم سے حضرت ابن وہب نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ مکہ مکرمہ کی زمین کی ملکیت حاصل ہوتی ہے اور اس میں وراثت جاری ہوتی ہے کیونکہ انہیں میں عقیل اور طالب کی وراثت کا ذکر ہوا جو رہائش گاہیں اور مکانات ابو طالب نے چھوڑے تھے تو یہ حدیث، پہلی حدیث کے خلاف ہے۔

جب دونوں حدیثوں میں اختلاف ہے تو قیاس کی ضرورت ہے تاکہ ہم دونوں قولوں میں سے صحیح قول کو نکال سکیں اگر عمدہ سند اختیار کرنے کا طریقہ اختیار کیا جائے اور اس کی طرف رجوع کیا جائے تو حضرت علی بن حسین کی روایت سند کے اعتبار سے زیادہ صحیح ہے (حدیث ۱۲۹۶) لیکن ہمیں غور وفکر کے ذریعے مسئلے کی وضاحت مطلوب ہے ہم نے سوچ بچار کی تو دیکھا کہ مسجد حرام جس میں سب لوگ برابر ہیں اس میں تعمیر کی کسی کو اجازت نہیں اور نہ ہی اس کے کسی حصے کو روکنے کا اختیار ہے یہی حکم ان تمام مقامات کا ہے جن میں کسی کی ملکیت نہیں ہوتی اور ان میں سب لوگ برابر ہوتے ہیں۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ میدان عرفات میں جہاں لوگ وقوف کرتے ہیں کوئی شخص عمارت بنانا چاہے تو اس کے لیے جائز نہیں اسی طرح اگر کوئی شخص منیٰ میں عمارت بنانا چاہے تو اسے روکا جائے گا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات اسی طرح آئی ہیں۔

حضرت یوسف بن ماہک اپنی والدہ سے اور وہ حضرت

الْحَكَمُ بْنُ مَرْوَانَ الضَّرِيرُ الْكُوفِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا نَتَّخِذُ لَكَ بِمِنًى شَيْئًا تَسْتَظِلُّ بِهِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّهَا مُنَاخٌ لِمَنْ سَبَقَ أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْذَنْ لَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوا لَهُ فِيهَا شَيْئًا يَسْتَظِلُّ بِهِ لِأَنَّهَا مُنَاخٌ مَنْ سَبَقَ وَلِأَنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ فِيهَا سَوَاءٌ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں ام المومنین فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم منیٰ میں آپ کے لیے کوئی چیز نہ بنا دیں جس سے آپ سایہ حاصل کریں آپ نے فرمایا اے عائشہ! وہ ان لوگوں کے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے جو پہلے پہنچیں۔

توکیا تم نہیں دیکھتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم: ان کو اپنے لیے سایہ دار جگہ بنانے کی اجازت نہیں کیونکہ وہ پہلے پہنچنے والوں کے لیے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے اور اس لیے کہ اس میں تمام لوگ برابر ہیں۔

۱۲۹۷ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَا ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ أُمِّهِ وَكَانَتْ تَخْدِمُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ فَحَدَّثَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ قَالَ وَسَأَلَتْ أُمِّي مَكَانَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُعْطِيَهَا إِيَّاهُ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ لَا أُحِلُّ لَكِ وَلَا لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي أَنْ يَسْتَحِلَّ هٰذَا الْمَكَانَ تَعْنِي مِنًى قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذَا حُكْمُ الْمَوَاضِعِ الَّتِي النَّاسُ فِيهَا سَوَاءٌ وَلَا مِلْكَ لِأَحَدٍ عَلَيْهَا وَرَأَيْنَا مَكَّةَ عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ قَدْ أُجِيزَ الْبِنَاءُ فِيهَا۔

حضرت ابراہیم بن مہاجر، حضرت یوسف بن ماہک سے اور وہ اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کیا کرتی تھیں انہوں نے ام المومنین سے اس (پہلی حدیث) کی مثل روایت کرتے ہوئے ان سے (یوسف بن ماہک سے) بیان کیا وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد میری ماں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انکی جگہ کا سوال کیا کہ وہ انہیں دے دیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں تیرے لیے اور اپنے اہل بیت میں سے کسی کے لیے جائز نہیں سمجھتی کہ وہ اس جگہ (منیٰ) ۲

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جن مقامات میں لوگ برابر کے شریک ہیں اور ان پر کسی کی ملکیت نہیں ان کا یہی حکم ہے جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کا حکم اس کے علاوہ ہے وہاں عمارتیں بنانا جائز ہے۔

وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ دَخَلَهَا مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ۔

اور جس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگا اسے امان ہے اور جو آدمی اپنا دروازہ بند کرلے گا اسے بھی امن ہوگا۔

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبداللہ بن رباح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (یہ بات) روایت کرتے ہیں۔

فَلَمَّا كَانَتْ مَكَّةُ مِمَّا تُغْلَقُ عَلَيْهِ الْأَبْوَابُ وَمِمَّا تُبْنٰى فِيهَا الْمَنَازِلُ كَانَتْ صِفَتُهَا صِفَةَ الْمَوَاضِعِ الَّتِي يَجْرِي عَلَيْهَا الْأَمْلَاكُ وَيَقَعُ فِيهَا الْمَوَارِيثُ۔

جب مکہ مکرمہ کی یہ حالت ہے کہ اس کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور یہاں جگہوں میں سے ہے جہاں عمارت بنائی جاتی ہے تو اس کی شان ان جگہوں کی طرح ہوگی جن پر املاک جاری ہوتی ہیں اور ان میں وراثت نافذ ہوتی ہے۔

۱۲۹۹۔ فَإِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِي ذٰلِكَ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ۔

اگر کوئی شخص اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کرے "بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ اللہ تعالیٰ کے راستے اور اس مسجد حرام سے روکتے ہیں جسے ہم نے لوگوں کے لیے بنایا اس میں وہاں کے رہنے والے اور باہر کے لوگ برابر ہیں تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ اس آیت کی تاویل میں متقدمین سے روایات آئی ہیں۔

۱۲۹۹۔ قِيلَ لَهُ قَدْ رُوِيَ فِي تَأْوِيلِ هٰذَا عَنِ الْمُتَقَدِّمِينَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ وَقَالَ خَلْقُ اللّٰهِ فِيهِ سَوَاءٌ۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ "یہاں کے باشندے اور باہر کے لوگ برابر ہیں" سے مراد یہ ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق برابر ہے۔

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ قَالَ أَرَدْتُّ أَنْ أَعْتَكِفَ فَسَأَلْتُ سَعِيدَ ابْنَ جُبَيْرٍ وَأَنَا بِمَكَّةَ فَقَالَ أَنْتَ عَاكِفٌ ثُمَّ قَرَأَ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ۔

حضرت سفیان، حضرت ابوحصین سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے اعتکاف کا ارادہ کیا تو میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور اس وقت میں مکہ مکرمہ میں تھا انہوں نے فرمایا تو عاکف (وہاں کا رہنے والا) ہے پھر انہوں نے پڑھا اس میں یہاں کے رہائش پذیر اور باہر کے لوگ برابر ہیں"۔

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ

حضرت عبدالملک، حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں انہوں نے "سواء العاکف فیہ والباد" کی تفسیر میں فرمایا کہ بیت اللہ شریف میں سب برابر ہیں

قَالَ النَّاسُ فِی الْبَیْتِ سَوَآءٌ لَیْسَ اَحَدٌ اَحَقَّ بِہٖ مِنْ اَحَدٍ۔

کسی ایک کو دوسرے سے زیادہ حق حاصل نہیں ہے۔

فَثَبَتَ بِذٰلِکَ اَنَّہٗ اِنَّمَا قَصَدَ بِذٰلِکَ اِلَی الْبَیْتِ اَوْ اِلَی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ لَا اِلٰی سَائِرِ مَکَّۃَ وَ ھٰذَا قَوْلُ اَبِیْ یُوْسُفَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ اس سے بیت اللہ شریف یا مسجد حرام مراد ہیں تمام مکہ مکرمہ مراد نہیں یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۴ ثَمَنِ الْکَلْبِ

کتّے کی قیمت

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ الزُّھْرِیُّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ ھِشَامٍ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَ مَھْرِ الْبَغِیِّ وَ حُلْوَانِ الْکَاھِنِ۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن (نجومی) کی اجرت سے منع فرمایا۔

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِکٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں مجھے حضرت مالک نے حضرت زہری سے (روایت کرتے ہوئے) خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ ھُنَّ سُحْتٌ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابو مسعود، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تین چیزیں حرام ہیں پھر اس (پہلی حدیث) کی مثل روایت کیا۔

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا ھَارُوْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَارِظٍ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ یَزِیْدَ حَدَّثَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِیْثٌ وَمَھْرُ الْبَغِیِّ وَ ثَمَنُ الْکَلْبِ خَبِیْثٌ۔

حضرت رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نشتر لگانے والے کی کمائی خبیث ہے، زانیہ کی کمائی ناپاک ہے اور کتے کی قیمت ناپاک ہے۔

۱۳۰۶ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ وَنَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ -

حضرت عاصم بن ضمرہ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے منع فرمایا -

---

۱۳۰۷ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَمَنُ الْكَلْبِ حَرَامٌ -

حضرت ابن عباس، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کتے کی قیمت حرام ہے -

---

۱۳۰۸ - حَدَّثَنَا يُونُسُ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ -

حضرت عبید اللہ، حضرت عبد الکریم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا -

۱۳۰۹ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التُّجِيبِيُّ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَا ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَاِنْ كَانَ ضَارِيًا -

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے منع فرمایا اگرچہ شکاری کتا ہو -

---

۱۳۱۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِي عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ اَثْبَتَهٗ مَرَّةً وَمَرَّةً شَكَّ فِي اَبِي سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ -

حضرت اعمش کہتے ہیں مجھ سے حضرت ابو سفیان نے بیان کیا انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کبھی انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو ثابت رکھا اور کبھی حضرت سفیان کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کا شک کیا آپ نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا -

۱۳۱۱ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا

حضرت اعمش، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور

اسد قال ثنا عیسی بن یونس عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثلہ ولم یشك۔

وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور وہ شک نہیں کرتے۔

۱۳۱۲- حدثنا ابن ابی داود قال ثنا عبد الغفار بن داود قال ثنا ابن لهیعة عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۱۳- حدثنا یونس قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرنی معروف بن سوید ان علی بن رباح حدثهم انه سمع ابا هریرة یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل ثمن الکلب

حضرت معروف بن سوید فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن رباح نے ان سے بیان کیا انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتے کی قیمت حلال نہیں۔

۱۳۱۴- حدثنا ابن ابی داود قال ثنا المقدمی قال ثنا حمید بن الاسود قال ثنا عبد اللہ بن سعید بن ابی هند عن شریك بن ابی نمر عن عطاء بن یسار عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نهی عن ثمن الکلب ومهر البغی۔

حضرت عطا بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور زنا کاری کی اجرت سے منع فرمایا۔

۱۳۱۵- حدثنا ابراهیم بن مرزوق قال ثنا ابو عامر قال ثنا رباح عن عطاء عن ابی هریرة قال قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثمن الکلب من السحت۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتے کی قیمت حرام ہے۔

۱۳۱۶- حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعید الاصبهانی قال اخبرنا محمد بن الفضیل عن الاعمش عن ابی حازم عن ابی هریرة قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن ثمن الکلب۔

حضرت ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے منع فرمایا۔

۱۳۱۷- حدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو الولید ح وحدثنا علی بن شیبة قال ثنا

حضرت شعبہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عون بن ابی جحیفہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد

روح قال ثنا شعبة قال ثنا عون بن ابی جحیفة اخبرنی عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله۔

سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۳۱۸ - حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا وکیع عن ابی لیلی عن عطاء عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم مثله۔

حضرت عطا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۱۹ - حدثنا احمد بن داود قال اخبرنا عمرو بن خالد قال ثنا ابن لهیعة قال ثنا ابو الزبیر قال سألت جابرا عن ثمن الکلب والسنور فقال زجر عن ذلک رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم۔

حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کتے اور بلی کے جھوٹے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے جھڑکا (منع فرمایا)

قال ابوجعفر فذهب قوم الی تحریم اثمان الکلاب کلها واحتجوا فی ذلک بهذه الآثار۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے تمام کتوں کی قیمت حرام ہونے کا موقف اپنایا ہے انہوں نے اس سلسلے میں ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے

وخالفهم فی ذلک آخرون فقالوا لا بأس بأثمان الکلاب کلها التی ینتفع بها وکان من الحجة لهم فی ذلک علی اهل المقالة الاولی فیما احتجوا به علیهم من الآثار التی ذکرنا ان الکلاب قد کان حکمها ان تقتل کلها ولا یحل لاحد امساک شیء منها فلم یکن بیعها حینئذ بجائز ولا ثمنها بحلال۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں ان کتوں کی قیمت لینے میں کوئی حرج نہیں جن سے نفع حاصل کیا جاتا ہے اس سلسلے میں پہلے قول والوں کے خلاف ان کی حجت یہ ہے کہ جو روایات تم نے ذکر کی ہیں یہ اس وقت کی بات ہے جب ہر قسم کے کتے کو ہلاک کرنے کا حکم تھا اور کسی شخص کے لیے کسی قسم کا کتا رکھنے کی اجازت نہیں تھی اس وقت ان کی بیع جائز نہیں تھی اور نہ ہی ان کی قیمت حلال تھی۔

فمما روی فی ذلک ما حدثنا فهد قال ثنا ابو بکر بن شیبة قال ثنا ابو اسامة عن عبید الله عن نافع عن ابن عمر قال امر رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بقتل الکلاب کلها فارسل فی اقطار المدینة ان تقتل۔

اس سلسلے میں مروی روایات میں سے ہے حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام کتوں کو مارنے کا حکم دیا اور آپ نے شہر کے مختلف اطراف میں ان کو قتل کرنے کا پیغام بھیجا۔

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَافِعًا صَوْتَهٗ یَاْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ۔

حضرت سالم اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے باآواز بلند کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا۔

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ اَبِیْ كَثِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ بِنْتِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دَفَعَ الْعَنَزَةَ اِلٰی اَبِیْ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَقْتُلَ كِلَابَ الْمَدِیْنَةِ كُلَّهَا حَتّٰی اَفْضٰی بِهِ الْقَتْلُ اِلٰی كَلْبٍ لِعَجُوْزٍ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهٖ۔

حضرت ابو رافع کے نواسے حضرت ابو رافع سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نیزہ دیا اور مدینہ طیبہ کے تمام کتوں کو مارنے کا حکم فرمایا حتیٰ کہ ایک بڑھیا کے کتے کو قتل کرنے کی نوبت آئی تو آپ نے اسے بھی قتل کرنے کا حکم دیا۔

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلَاءَ عَنْ اَبِی الرِّجَالِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ اَمَرَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَخَرَجْتُ اَقْتُلُهَا لَا اَرٰی كَلْبًا اِلَّا قَتَلْتُهٗ حَتّٰی اَتَیْتُ مَوْضِعَ كَذَا وَسَمَّاهُ فَاِذَا فِیْهِ كَلْبٌ یَدُوْرُ بِبَیْتٍ فَذَهَبْتُ اَقْتُلُهٗ فَنَادَانِیْ اِنْسَانٌ مِنْ جَوْفِ الْبَیْتِ یَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا تُرِیْدُ اَنْ تَصْنَعَ قُلْتُ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَقْتُلَ هٰذَا الْكَلْبَ قَالَتْ اِنِّی امْرَاَةٌ بِدَارٍ مَضْیَعَةٍ وَاِنَّ هٰذَا الْكَلْبَ یَطْرُدُ عَنِّی السِّبَاعَ وَیُؤْذِنُنِیْ

حضرت ابو عامر عقدی اور حضرت صالح بن عبد الرحمٰن دونوں سے دوری ہے وہ اپنی سند سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں حضرت ابو رافع نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا میں انہیں قتل کرنے نکلا تو میں جس کتے کو بھی دیکھتا اسے قتل کر دیتا حتیٰ کہ میں فلاں جگہ آیا انہوں نے جگہ کا نام لیا، اس میں ایک کتا تھا جو مکان کے گرد گھوم رہا تھا میں اسے قتل کرنے لگا تو گھر کے اندر سے ایک شخص نے آواز دی اے بندۂ خدا! کیا کرنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا میں اس کتے کو قتل کرنا چاہتا ہوں اس نے کہا میں ایک عورت ہوں اور اس خطرناک گھر میں رہتی ہوں اور یہ کتا مجھ سے درندوں کو دور کرتا ہے اور مجھے محفوظ رہنے کے لیے خبردار کرتا

بِالْجَانِّ فَأْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاذْكُرْ لَهٗ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ فَاَمَرَنِيْ بِقَتْلِهٖ۔

ہے تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر یہ بات عرض کرو وہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور یہ واقعہ سنایا تو آپ نے مجھے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا هَوْذَةُ قَالَ ثَنَا ابْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں ان کے قتل کا حکم دیتا ہر خالص سیاہ کتے کو قتل کرو۔

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَاعَةٍ يَأْتِيْهِ فِيْهَا فَذَهَبَتِ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهٖ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا بِجِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَدْخُلَ الْبَيْتَ قَالَ اِنَّ فِي الْبَيْتِ كَلْبًا وَاِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْكَلْبِ فَاُخْرِجَ ثُمَّ اَمَرَ بِالْكِلَابِ اَنْ تُقْتَلَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک وقت آنے کا وعدہ کیا وقت گزر گیا اور وہ نہ آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو (دیکھا کہ) حضرت جبرئیل علیہ السلام دروازے پر ہیں آپ نے پوچھا کہ آپ کو گھر میں داخل ہونے سے کون سی چیز مانع تھی؟ انہوں نے عرض کیا کہ گھر میں کتا تھا اور ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا کوئی تصویر ہو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو کتے کو نکال دیا گیا پھر آپ نے کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا۔

۱۳۲۷۔ وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ سَلَّامٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَمْسَكَ الْكَلْبَ فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ۔

حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کتا رکھا اس کے عمل سے ہر روز ایک قیراط (درہم کا چوبیسواں حصہ) کم ہوتا ہے۔

---

marfat.com

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَكَانَ هٰذَا حُكْمُ الْكِلَابِ اَنْ تُقْتَلَ وَلَا يَحِلُّ اِمْسَاكُهَا وَالْاِنْتِفَاعُ بِهَا فَمَا كَانَ الْاِنْتِفَاعُ بِهٖ حَرَامًا وَاِمْسَاكُهٗ حَرَامًا فَثَمَنُهٗ حَرَامٌ فَاِنْ كَانَ نَهْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ كَانَ وَهٰذَا حُكْمُهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ قَدْ نُسِخَ فَاُبِيْحَ الْاِنْتِفَاعُ بِالْكِلَابِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ کتوں کے بارے میں حکم تھا کہ ان کو قتل کر دیا جائے ان سے نفع اٹھانا جائز نہیں تھا تو جس چیز سے نفع اٹھانا اور اسے رکھنا حرام ہو اس کی قیمت بھی حرام ہوتی ہے اگر حضور علیہ السلام کی طرف سے کتے کی قیمت سے منع کیا گیا تھا اور اس کا یہ حکم تھا تو یہ حکم منسوخ ہو گیا پس کتے سے نفع حاصل کرنا جائز قرار دیا گیا

۱۳۲۸ - وَرُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا بِالصَّيْدِ اَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ فَاِنَّهٗ يُنْقَصُ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ.

اس سلسلے میں مروی ہے حضرت سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے شکاری کتے یا جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کتا رکھا اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط کم ہوں گے۔

۱۳۲۹ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ مَاشِيَةٍ نُقِصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ.

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہا) سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے شکاری کتے یا جانوروں کی حفاظت والے کتے کے علاوہ کتا رکھا اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط کم ہوں گے۔

۱۳۳۰ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۳۱ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

ایک دوسرے طریق سے حضرت نافع حضرت ابن عمر سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۳۲ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَكْرٍ

حضرت ابو اسامہ، حضرت عبیداللہ سے اور وہ۔

بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ قِیْرَاطٌ۔

حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے ایک قیراط فرمایا۔

۱۳۳۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۳۴ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ بُكَیْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا كَلْبَ صَیْدٍ اَوْ كَلْبَ مَاشِیَةٍ۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری کتے یا جانوروں کی حفاظت والے کتے کے علاوہ کتوں کو مارنے کا حکم فرمایا۔

۱۳۳۵ - حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ رَافِعًا صَوْتَهٗ یَاْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَكَانَتِ الْكِلَابُ تُقْتَلُ اِلَّا كَلْبَ صَیْدٍ اَوْ مَاشِیَةٍ۔

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ باآواز بلند کتوں کو قتل کرنے کا حکم دے رہے تھے اور شکاری کتوں یا جانوروں کی حفاظت والے کتوں کے علاوہ کتوں کو قتل کیا جاتا تھا۔

۱۳۳۶ - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰی كَلْبًا لَیْسَ بِكَلْبِ صَیْدٍ وَلَا مَاشِیَةٍ وَلَا اَرْضٍ فَاِنَّهٗ یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ قِیْرَاطَانِ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسا کتا رکھا جو شکار کے لیے نہیں نہ جانوروں اور زمین کی حفاظت کے لیے ہے اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط کم ہوتے ہیں۔

۱۳۳۷ - وَحَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ یَزِیْدَ بْنَ هٰرُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ یَحْیٰی عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰی كَلْبًا غَیْرَ كَلْبِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا رکھے حالانکہ وہ کھیتی کی حفاظت یا شکار کے لیے نہیں تو اس کے عمل سے یومیہ دو قیراط کم ہوتے ہیں۔

marfat.com

زَرْعٍ وَّلَا صَيْدٍ نُقِصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ ـ

۱۳۳۸ ـ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا مُوْسٰى عَنْ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا اَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ ـ

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ا
وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روا
کرتے ہیں البتہ انہوں نے فرمایا مگر شکاری ک
یا جانوروں کی حفاظت کے لیے کتا (جا
ہے)

۱۳۳۹ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ يُّحَيْرِ بْنِ اَبِیْ يُحَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْكِلَابَ فَقَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ قَنَصٍ اَوْ كَلْبِ مَاشِيَةٍ نُقِصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ ـ

حضرت یحیر بن ابی یحیر، حضرت عبداللہ بن عم
رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ص
اللہ علیہ وسلم نے کتوں کا ذکر کیا اور فرمایا جس ن
کتا رکھا اور وہ کتا شکار نہیں کرتا یا جانوروں ک
حفاظت کے لیے نہیں تو اس کے عمل سے روزا
دو قیراط کم ہوتے ہیں ـ

۱۳۴۰ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ وَغَيْرِهٖ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكِلَابِ وَقَالَ لَا يَتَّخِذُ الْكِلَابَ اِلَّا صَيَّادٌ اَوْ خَائِفٌ اَوْ صَاحِبُ غَنَمٍ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں
سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ کتے نہ رکھ
مگر شکار کرنے والا یا ڈرنے والا یا بکریوں
والا ـ

۱۳۴۱ ـ وَحَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا فَاِنَّهٗ يُنْقَصُ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِيَةٍ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی
ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص کتا رکھتا ہے اس کے
عمل سے یومیہ ایک قیراط کم ہوتا ہے البتہ
کھیتی یا جانوروں کی حفاظت کے لیے
رکھ سکتا ہے ـ

۱۳۴۲ - حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ لَهِيعَةَ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَئَلَ جَابِرًا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِی الْكِلَابِ شَيْئًا قَالَ اَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ ثُمَّ اَذِنَ لِطَوَائِفَ۔

حضرت ابوالزبیر بتاتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے بارے میں کچھ فرمایا تو انہوں نے فرمایا آپ نے ان کو ہلاک کرنے کا حکم دیا پھر خانہ بدوشوں کو اجازت دی۔

۱۳۴۳ - وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَالِیْ وَلِلْكِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ فِیْ كَلْبِ الصَّيْدِ وَفِیْ كَلْبِ اٰخَرَ نَسِيَهُ سَعِيْدٌ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا مجھے کتوں سے کیا غرض ہے اس کے بعد شکاری کتے اور ایک دوسرے کتے (کے رکھنے) کی اجازت دی حضرت سعید بن عامر (راوی) اسے بھول گئے۔

۱۳۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ قَالَ اَخْبَرَنِی السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ سُفْيَانَ بْنَ اَبِیْ زُهَيْرٍ الشَّنَائِیَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَا يُغْنِیْ عَنْهُ فِیْ ضَرْعٍ وَلَا زَرْعٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ قَالَ فَقَالَ السَّائِبُ لِسُفْيَانَ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیْ وَرَبِّ الْقِبْلَةِ۔

حضرت ابوزہیر الشنائی نے خبر دی کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس نے ایسا کتا رکھا جو اسے جانوروں اور کھیتی (کی حفاظت) کے سلسلے میں کام نہیں آتا اس شخص کے عمل سے ہر دن ایک قیراط کم ہوتا ہے یزید بن خصیفہ کہتے ہیں حضرت سائب نے حضرت سفیان سے پوچھا کیا آپ نے یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں رب قبلہ کی قسم!

۱۳۴۵ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت مالک نے یزید بن خصیفہ سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۴۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْقٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ السَّائِبِ لِسُفْيَانَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ

حضرت محمد بن جبق، حضرت یزید بن خصیفہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا البتہ انہوں نے حضرت سائب کا یہ قول نقل نہیں کیا کہ کیا آپ نے خود حضور علیہ السلام سے

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَلَمَّا ثَبَتَتِ الْاِبَاحَةُ بَعْدَ النَّهْيِ وَاَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهٖ مَا اَبَاحَ بِقَوْلِهٖ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ اعْتَبَرْنَا حُكْمَ مَا يُنْتَفَعُ بِهٖ هَلْ يَجُوْزُ بَيْعُهٗ وَيَحِلُّ ثَمَنُهٗ اَمْ لَا فَرَاَيْنَا الْحِمَارَ الْاَهْلِيَّ قَدْ نُهِيَ عَنْ اَكْلِهٖ اُبِيْحَ كَسْبُهٗ وَالْاِنْتِفَاعُ بِهٖ فَكَانَ بَيْعُهٗ اِذْ كَانَ هٰذَا حُكْمُهٗ حَلَالًا وَثَمَنُهٗ حَلَالًا

وَكَانَ يَجِيْءُ فِي النَّظَرِ اَيْضًا اَنْ تَكُوْنَ كَذٰلِكَ الْكِلَابُ لَمَّا اُبِيْحَ الْاِنْتِفَاعُ بِهَا حَلَّ بَيْعُهَا وَاَكْلُ ثَمَنِهَا وَيَكُوْنُ مَا رُوِيَ فِيْ حُرْمَةِ اَثْمَانِهَا كَانَ وَقْتَ حُرْمَةِ الْاِنْتِفَاعِ بِهَا وَمَا رُوِيَ فِيْ اِبَاحَةِ الْاِنْتِفَاعِ بِهَا دَلِيْلٌ عَلٰى حِلِّ اَثْمَانِهَا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

۱۳۴۷- **وَقَدْ** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سَلْمٰى اُمِّ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَتْ جَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ فَاَذِنَ لَهٗ فَاَبْطَاَ فَاَخَذَ رِدَاءَهٗ فَخَرَجَ فَقَالَ قَدْ اَذِنَّا لَكَ قَالَ اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَلَا كَلْبٌ فَنَظَرُوْا فَاِذَا فِيْ بَعْضِ بُيُوْتِهِمْ جَرْوٌ فَاَمَرَ اَبَا رَافِعٍ اَنْ لَا يَدَعَ كَلْبًا بِالْمَدِيْنَةِ اِلَّا قَتَلَهٗ فَاِذَا

یہ بات سُنی ہے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب نہی کے بعد اباحت ثابت ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اسے جائز قرار دیتے ہوئے فرمایا "اور جو تم شکاری جانوروں کو سکھاؤ اس حال میں کہ ان کو شکار پر چھوڑو" تو ہم نے ان چیزوں میں غور کیا جن سے نفع حاصل کرنا جائز ہے کہ کیا ان کو بیچنا اور ان کی قیمت لینا جائز ہے یا نہیں تو ہم نے گھریلو گدھوں کو دیکھا ان کو کھانے سے روکا گیا لیکن ان کی کمائی اور ان سے نفع حاصل کرنا جائز قرار دیا گیا تو جب ان کو بیچنا حلال ہے اور اس کی قیمت بھی حلال ہے

تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ کتوں کا حکم بھی اسی طرح ہو جب ان سے نفع حاصل جائز ہے تو ان کو بیچنا جائز اور ان کی قیمت کھانا حلال ہے ان کی قیمت کے حرام ہونے کے بارے میں جو روایات ہیں وہ اس وقت کی بات ہے جب ان سے نفع حاصل کرنا حرام تھا اور جو کچھ ان سے حصول نفع کے بارے میں مروی ہے وہ ان کی قیمت کے حلال ہونے کی دلیل ہے یہ حضرت امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اجازت مانگی آپ نے اجازت دے دی تو انہوں نے (اندر آنے میں) تاخیر فرمائی آپ نے اپنی چادر مبارک پکڑی اور باہر تشریف لے گئے اور فرمایا ہم نے آپ کو اجازت دی تھی انہوں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! لیکن ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر اور کتا ہو گھر والوں نے دیکھا تو ایک کمرے میں کتے کا بچہ تھا آپ نے حضرت ابورافع کو حکم دیا کہ مدینہ طیبہ میں کسی کتے کو قتل کیے بغیر نہ چھوڑا جائے، تو مدینہ طیبہ کے ایک کنارے میں ایک بڑھیا تھی جس کے پاس بکریوں کی حفاظت کے لیے کتا تھا حضرت ابورافع فرماتے ہیں میں نے اس پر رحم کھایا پھر میں

بِامْرَأَةٍ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ لَهَا كَلْبٌ يَحْرُسُ غَنَمَهَا قَالَ فَرَحِمْتُهَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِيْ فَقَتَلْتُهُ فَأَتَاهُ نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الَّتِيْ أَمَرْتَنَا بِقَتْلِهَا قَالَ فَنَزَلَتْ يَسْأَلُوْنَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ۔

۱۳۴۸ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سَلْمٰى أُمِّ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ أَتَاهُ نَاسٌ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الَّتِيْ أَمَرْتَ بِقَتْلِهَا فَنَزَلَتْ يَسْأَلُوْنَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا مِثْلُ مَا قَبْلَهُ مِمَّا أَبَاحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أَمَرَ بِقَتْلِهَا وَإِنْ كَانَ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ مَا يُصَادُ بِهٖ مِنْهَا وَفِيْهِ زِيَادَةٌ عَلٰى مَا قَبْلَهُ مِنَ الْأَحَادِيْثِ فِي الْإِبَاحَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا لِأَنَّ فِيْهِ نُزُوْلَ هٰذِهِ الْآيَةِ بَعْدَ تَحْرِيْمِ الْكِلَابِ فَإِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ أَعَادَتِ الْجَوَارِحَ الْمُكَلَّبِيْنَ إِلٰى أَنْ صَيَّرَتْهَا

حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے (اس کے قتل کا) حکم دیا چنانچہ میں نے اسے قتل کر دیا بعض صحابہ کرام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اس مخلوق (کتوں) کے قتل کا آپ نے حکم دیا اس میں سے ہمارے لیے کیا جائز ہے فرماتے ہیں اس پر آیت نازل ہوئی آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال ہے آپ فرما دیجئے تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئیں اور جن شکاری جانوروں کو تم سکھاؤ اس حال میں کہ تم ان کو شکار پر چھوڑو۔

حضرت ام رافع، حضرت ابو رافع سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا تو کچھ صحابہ کرام حاضر ہوئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس مخلوق میں سے جس کے قتل کا آپ نے حکم دیا ہے ہمارے لیے کیا جائز ہے اس پر آیت نازل ہوئی (ترجمہ پچھلی حدیث میں گزر چکا ہے)

تو اس حدیث میں بھی پہلی روایات کی طرح یہی بات ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دینے کے بعد ان کو رکھنے کی اجازت دی۔ اگرچہ اس میں شکاری کتوں کے علاوہ کسی کتے کا ذکر نہیں ہے اور اس میں کتوں کو حرام قرار دینے کے بعد آیت مذکورہ بالا کے نزول کا ذکر ہے اور اس آیت نے شکاری کتوں کے رکھنے کو جائز قرار دیا جب صورت حال یہ ہے تو کتوں کو رکھنے، ان کی قیمت کے حلال ہونے اور ان کو ضائع کرنے والے پر تاوان واجب ہونے کے سلسلے میں ان کا حکم

marfat.com

حَلَالًا وَّصَارَتْ كَذٰلِكَ كَانَتْ فِيْ سَائِرِ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ هِيَ حَلَالٌ فِيْ حِلِّ اِمْسَاكِهَا وَاِبَاحَةِ اَثْمَانِهَا وَضَمَانِ مُتْلِفِيْهَا مَا اَتْلَفُوْا مِنْهَا كَغَيْرِهَا۔

دیگر حلال اشیاء کی طرح ہوگیا۔

وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَمَّنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی روایات آئی ہیں۔

١٣٤٩- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ قَضٰى فِيْ كَلْبِ صَيْدٍ قَتَلَهٗ رَجُلٌ بِاَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا وَقَضٰى فِيْ كَلْبِ مَاشِيَةٍ بِكَبْشٍ۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ا دادا حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ایک شکاری کتے (کے تاوان) کے سلسلے میں چا درہم کا فیصلہ کیا اسے ایک شخص نے قتل کیا تھا اور جانوروں کی والے کتے کے سلسلے میں ایک مینڈھے کا فیصلہ فرمایا۔

١٣٥٠- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے شکاری کتے کے علاوہ ک اور بلی کی قیمت (لینے) سے منع فرمایا

وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَلَمْ يُفَسِّرْ اَيُّ كَلْبٍ هُوَ فَلَمْ يَخْلُ ذٰلِكَ مِنْ اَحَدِ وَجْهَيْنِ۔

ہم نے اسی باب میں ان کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ ع وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے کتے کی قیمت لینے سے منع فرمایا لیکن یہ وضاحت نہیں فرمائی کہ وہ کونسا کتا ہے تو ی دو صورتوں میں سے ایک سے خالی نہیں۔

اِمَّا اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ خِلَافَ كِلَابِ الْمَنَافِعِ اَوْ يَكُوْنَ اَرَادَ كُلَّ الْكِلَابِ ثُمَّ ثَبَتَ عِنْدَهٗ نَسْخُ كَلْبِ الصَّيْدِ مِنْهَا فَاسْتَثْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

یا تو نفع دینے والے کتوں کا ارادہ فرمایا یا تمام کتوں کا ارادہ کیا پھر ان کے نزدیک شکاری کتے کے حکم کا (ممانعت سے) منسوخ ہونا ثابت ہوگیا تو انہوں نے اسے اس حدیث میں مستثنیٰ کردیا۔

١٣٥١- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَا بَاْسَ بِثَمَنِ الْكَلْبِ السَّلُوْقِيِّ۔

حضرت اسرائیل، حضرت جابر سے اور وہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سلوقی (یمن کا ایک گاؤں) کتوں کی قیمت میں کوئی حرج نہیں۔

فَهٰذَا عَطَاءٌ يَقُوْلُ هٰذَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ ثَمَنَ الْكَلْبِ مِنَ السُّحْتِ۔

تو یہ حضرت عطاء ہیں جو یہ بات فرماتے ہیں حالانکہ انہوں نے بواسطہ حضرت ابوہریرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ کتے کی قیمت حرام ہے۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرْنَا فِي حَدِيثِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

تو یہ اسی معنی پر دلالت ہے جو ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ذکر کیا۔

۱۳۵۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ إِذَا قُتِلَ الْكَلْبُ الْمُعَلَّمُ فَإِنَّهُ يُقَوَّمُ قِيمَتُهُ فَيَغْرَمُهُ الَّذِي قَتَلَهُ۔

حضرت ابن شہاب زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب سکھائے ہوئے کتے کو ہلاک کیا جائے تو اس کی قیمت کر کے قتل کرنے والے سے تاوان لیا جائے۔

فَهٰذَا الزُّهْرِيُّ يَقُولُ هٰذَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ثَمَنَ الْكَلْبِ سُحْتٌ فَالْكَلَامُ فِي هٰذَا مِثْلُ الْكَلَامِ فِي حَدِيثِ جَابِرٍ۔

تو حضرت زہری یہ بات فرما رہے ہیں حالانکہ انہوں نے بواسطہ حضرت ابو بکر بن عبدالرحمٰن، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ کتے کی قیمت حرام ہے تو اس حدیث میں بھی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ والی حدیث کی طرح کلام ہوگا۔

۱۳۵۳ - حَدَّثَنَا بَحْرٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ يُقَالُ يُجْعَلُ فِي الْكَلْبِ الضَّارِي إِذَا قُتِلَ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا۔

حضرت محمد بن یحییٰ انصاری سے مروی ہے فرماتے ہیں کہا جاتا تھا کہ شکاری کتے (کے قتل) میں چالیس درہم مقرر کئے جائیں۔

۱۳۵۴ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا بَأْسَ بِثَمَنِ كَلْبِ الصَّيْدِ

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا شکاری کتے کی قیمت (لینے) میں کوئی حرج نہیں۔

بَابُ ۲۵۳ اسْتِقْرَاضِ الْحَيَوَانِ

جانور کو قرض کے طور پر لینا

۱۳۵۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ إِبِلُ الصَّدَقَةِ فَأَمَرَ أَبَا رَافِعٍ أَنْ يَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَرَجَعَ

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے نوعمر اونٹ بطور قرض لیا آپ کے پاس صدقے کے اونٹ آئے تو آپ نے حضرت ابو رافع کو حکم دیا کہ اس شخص کو نوعمر اونٹ واپس لوٹا دیں ابو رافع دوبارہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں ان میں بہتر سات سالہ اونٹ ہی

marfat.com

إِلَيْهِ أَبُو رَافِعٍ فَقَالَ لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ أَعْطِهِ إِيَّاهُ أَنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً ۔

پاتا ہوں آپ نے فرمایا وہی دے دو بہترین لوگ وہ ہیں جو احسن طریقے پر قرض ادا کرتے ہیں ۔

۱۳۵۶ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ عَلَيْهِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهَمُّوا بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَرُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا اشْتَرُوا لَهُ سِنًّا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَوْ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً ۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے (نقل کرتے ہوئے) بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کا قرض تھا اس نے تقاضا کیا اور سختی برتی صحابہ کرام اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے دست درازی کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو حق والا بات کر سکتا ہے اس کے لیے ایک اونٹ خریدو اور اسے دے دو کیونکہ تمہارا بہتر یا فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو ادائیگی اچھی طریقے سے کرتا ہے ۔

۱۳۵۷ - حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ اشْتَرُوا لَهُ وَقَالَ اطْلُبُوا ۔

حضرت سفیان ثوری، حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ یہ نہیں فرمایا کہ اس کے لیے خریدو بلکہ فرمایا تلاش کرو ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى إِجَازَةِ اسْتِقْرَاضِ الْحَيَوَانِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جانور کو بطور قرض لینا جائز ہے انہوں نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَجُوزُ اسْتِقْرَاضُ الْحَيَوَانِ وَقَالُوا يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ هٰذَا كَانَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الرِّبٰوا ثُمَّ حُرِّمَ الرِّبٰوا بَعْدَ ذٰلِكَ وَحُرِّمَ كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً وَرُدَّتِ الْأَشْيَاءُ الْمُسْتَقْرَضَةُ إِلٰى أَمْثَالِهَا فَلَمْ يَجُزِ الْقَرْضُ إِلَّا فِيمَا لَهُ مِثْلٌ وَقَدْ كَانَ أَيْضًا قَبْلَ نَسْخِ الرِّبٰوا يَجُوزُ بَيْعُ الْحَيَوَانِ نَسِيئَةً ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جانور کو قرض کے طور پر لینا جائز نہیں وہ فرماتے ہیں ہو سکتا ہے یہ سود کے حرام ہونے سے پہلے کی بات ہو۔ اس کے بعد سود حرام کیا گیا تو وہ تمام قرض حرام ہو گئے جو نفع لائیں اور قرض کے طور پر لی جانے والی اشیاء کو ان کی ہم مثل اشیاء کی طرف لوٹا دیا گیا لہٰذا قرض صرف ان چیزوں میں جائز ہے جو مثلی ہوں نیز سود (کے جواز) کے منسوخ ہونے سے پہلے جانور کی جانور کے بدلے بطور ادھار بیع جائز تھی ۔

۱۳۵۸ - وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّ ابْنَ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِىُّ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يُّجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْاِبِلُ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ فِىْ قِلَاصِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَ يَاْخُذُ الْبَعِيْرَ بِالْبَعِيْرَيْنِ اِلٰى اِبِلِ الصَّدَقَةِ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ۔

اس پر دلیل یہ ہے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (فرماتے ہیں) کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لشکر تیار کرنے کا حکم دیا تو اونٹ ختم ہو گئے آپ نے ان کو حکم دیا کہ صدقہ کی اونٹنیوں کے بدلے لیں چنانچہ وہ صدقہ کے دو اونٹوں کے بدلے ایک اونٹ لینے لگے پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

۱۳۵۹ - وَرُوِىَ فِيْهِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِىِّ بْنِ مُحْرِزٍ الْبَغْدَادِىُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِىُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً۔

اس سلسلے میں مروی ہے حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کے بدلے جانور کو بطور ادھار بیچنے سے منع فرمایا۔

۱۳۶۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَعْمَرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت داؤد بن عبدالرحمٰن نے حضرت معمر سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الصَّيْرَفِىُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ عَمْرِو بْنِ صَالِحٍ الزُّهْرِىُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَرٰى بَاْسًا بِبَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ اثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ يَكْرَهُهٗ نَسِيْئَةً۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جانور کے بدلے دو کی بیع میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے البتہ آپ اسے بطور ادھار ناپسند فرماتے تھے۔

marfat.com

۱۳۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ الصَّائِغِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ الطَّاحِيُّ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے بدلے ادھار کے طور پر بیچنے سے منع فرمایا۔

۱۳۶۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت قتادہ، حضرت حسن سے وہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۶۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَكَانَ هٰذَا نَاسِخًا لِمَا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِجَازَةِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً فَدَخَلَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا اسْتِقْرَاضُ الْحَيَوَانِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں جانور کو جانور کے بدلے بطور ادھار خریدنے کی اجازت کے سلسلے میں ہم نے جو کچھ روایت کیا یہ حدیث اس کے لیے ناسخ ہے تو اس میں جانور کو بطور قرض لینا بھی داخل ہے۔

فَقَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى هٰذَا لَا يَلْزَمُنَا لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْحِنْطَةَ لَا يُبَاعُ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ نَسِيئَةً وَقَرْضُهَا جَائِزٌ فَكَذٰلِكَ الْحَيَوَانُ

پہلے قول والے فرماتے ہیں کہ یہ ہم پر لازم نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں گندم کو گندم کے بدلے بطور ادھار فروخت نہیں کیا جاتا لیکن اسے بطور قرض لینا جائز ہے اسی طرح

لَا يَجُوْزُ بَيْعُ بَعْضِهِ بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً وَقَرْضُهُ جَائِزٌ.

فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَى أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ فِيْ تَثْبِيْتِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَنَّ نَهْيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَيْوَانِ بِالْحَيْوَانِ نَسِيْئَةً يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ لِعَدَمِ الْوُقُوْفِ مِنْهُ عَلَى الْمِثْلِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ مِنْ قِبَلِ مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى فِي الْحِنْطَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْقَرْضِ فَإِنْ كَانَ إِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ عَدَمِ وُجُوْدِ الْمِثْلِ ثَبَتَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ قِبَلِ أَنَّهُمَا نَوْعٌ وَاحِدٌ لَا يَجُوْزُ بَيْعُ بَعْضِهِ بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً لَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى.

فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الْأَشْيَاءَ الْمَكِيْلَاتِ لَا يَجُوْزُ بَيْعُ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً وَلَا بَأْسَ بِقَرْضِهَا وَرَأَيْنَا الْمَوْزُوْنَاتِ حُكْمُهَا فِيْ ذٰلِكَ كَحُكْمِ الْمَكِيْلَاتِ سَوَاءٌ خَلَا الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَرَأَيْنَا مَا كَانَ مِنْ غَيْرِ الْمَكِيْلَاتِ وَالْمَوْزُوْنَاتِ مِثْلَ الثِّيَابِ وَمَا أَشْبَهَهَا فَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ وَإِنْ كَانَتْ مُتَفَاضِلَةً وَبَيْعُ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً فِيْهِ اخْتِلَافٌ بَيْنَ النَّاسِ.

فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ مَا كَانَ مِنْهَا مِنْ نَوْعٍ وَاحِدٍ فَلَا يَصْلُحُ بَيْعُ بَعْضِهِ بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً وَمَا كَانَ مِنْهَا مِنْ نَوْعَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ فَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ بَعْضِهِ بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً.

وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَ

جانور کو جانور کے بدلے ادھار بیچنا جائز نہیں لیکن اس کو بطور قرض لینا جائز ہے۔

پہلے قول والوں کے اپنے قول کو ثابت رکھنے کے سلسلے میں ان کے خلاف ہماری حجت یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے بدلے بطور ادھار بیچنے سے منع فرمایا تو اس میں احتمال ہے کہ ان کے درمیان مماثلت معلوم نہیں ہو سکتی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی وجہ وہ ہو جو پہلے قول والوں نے گندم کے سودے اور قرض پر قیاس کرتے ہوئے کہی ہے اگر یہ عدم مماثلت کی وجہ سے ہو تو اس سے دوسرے قول والوں کا مذہب ثابت ہوگا اور اگر یہ بات ہو کہ دونوں ایک نوع ہیں لہٰذا ان کو بطور ادھار ایک دوسرے کے بدلے بیچنا جائز نہیں تو اس صورت میں دوسرے قول والوں کے لیے پہلے قول والوں کے خلاف حجت نہ ہوگی۔

تو ہم نے ماپی جانے والی اشیاء سے اس کا اعتبار کیا کہ ان کو ایک دوسرے کے بدلے بطور ادھار بیچنا جائز نہیں البتہ ان کو قرض کے طور پر لینے میں کوئی حرج نہیں اور ہم نے وزنی اشیاء کو دیکھا تو سونے اور چاندی کے علاوہ کا وہی حکم ہے جو کیلی (ماپی جانے والی) اشیاء کا ہے اور ہم نے کیلی اور وزنی اشیاء کے علاوہ چیزوں کو دیکھا مثلاً کپڑے وغیرہ کو تو انکو ایک دوسرے کے بدلے بیچنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ وہ کم زیادہ ہوں لیکن انہیں ایک دوسرے کے بدلے ادھار کے طور پر بیچنے میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے۔ ان میں سے بعض فرماتے ہیں کہ جو ایک نوع سے تعلق رکھتی ہیں ان کو ایک دوسرے کے بدلے بطور ادھار بیچنا صحیح نہیں اور جن کا مختلف انواع سے تعلق ہے ان کو ایک دوسرے کے بدلے بطور ادھار بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

اس قول کے قائلین میں حضرت امام ابو حنیفہ اور امام

marfat.com

أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ لَا بَأْسَ بِبَيْعِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ يَدًا بِيَدٍ وَنَسِيْئَةً وَسَوَاءٌ عِنْدَهُ كَانَتْ مِنْ نَوْعٍ وَاحِدٍ أَوْ مِنْ نَوْعَيْنِ۔

ان میں سے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ بعض کو بعض کے بدلے نقداً اور بطور ادھار دونوں طرح فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں چاہے وہ ایک نوع سے ہوں یا دو نوع سے۔

فَهٰذِهِ أَحْكَامُ الْأَشْيَاءِ الْمَكِيْلَاتِ وَالْمَوْزُوْنَاتِ وَالْمَعْدُوْدَاتِ غَيْرِ الْحَيَوَانِ عَلٰى مَا فَسَّرْنَا فَكَانَ غَيْرُ الْمَكِيْلِ وَالْمَوْزُوْنِ لَا بَأْسَ بِبَيْعِهٖ بِمَا هُوَ مِنْ خِلَافِ نَوْعِهٖ نَسِيْئَةً وَإِنْ كَانَ الْمَبِيْعُ وَالْمُبْتَاعُ بِهٖ ثِيَابًا كُلُّهَا وَكَانَ الْحَيَوَانُ لَا يَجُوْزُ بَيْعُ بَعْضِهٖ بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً وَإِنِ اخْتَلَفَ أَجْنَاسُهٗ فَإِنَّهٗ لَا يَجُوْزُ بَيْعُ عَبْدٍ بِبَعِيْرٍ وَلَا بِبَقَرَةٍ وَلَا بِشَاةٍ نَسِيْئَةً وَلَوْ كَانَ النَّهْيُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً إِنَّمَا كَانَ لِاتِّفَاقِ النَّوْعَيْنِ لَجَازَ بَيْعُ الْعَبْدِ بِالْبَقَرَةِ نَسِيْئَةً لِأَنَّهَا مِنْ غَيْرِ نَوْعِهٖ كَمَا جَازَ بَيْعُ الثَّوْبِ الْكَتَّانِ بِالثَّوْبِ الْقُطْنِ الْمَوْصُوْفِ نَسِيْئَةً۔

یہ حیوان کے علاوہ کیلی، وزنی اور عددی اشیاء کے احکام ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا لہذا کیلی اور وزنی اشیاء کے علاوہ کو اس کے خلاف نوع کے بدلے بطور ادھار بیچنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ فروخت شدہ چیز اور اس کا بدل دونوں کپڑے ہی ہوں لیکن حیوان کو حیوان کے بدلے ادھار کے طور پر بیچنا جائز نہیں اگر ان کی جنس مختلف ہو تو بھی ان کی بیع جائز نہیں مثلاً اونٹ گائے اور بکری کے بدلے غلام کو ادھار کے طور پر بیچنا جائز نہیں ہے۔ اگر حضور علیہ السلام کی طرف سے حیوان کی حیوان کے بدلے ادھار کے طور پر بیع کی ممانعت ان کے ایک نوع ہونے کی وجہ سے ہوتی تو گائے کے بدلے غلام کی بیع جائز ہوتی کیونکہ وہ الگ نوع سے ہے جیسا کہ ریشمی کپڑے کو سوتی کپڑے کے بدلے فروخت کرنا جائز ہے۔

فَلَمَّا بَطَلَ ذٰلِكَ فِيْ نَوْعِهٖ وَفِيْ غَيْرِ نَوْعِهٖ ثَبَتَ أَنَّ النَّهْيَ فِيْ ذٰلِكَ إِنَّمَا كَانَ لِعَدَمِ وُجُوْدِ مِثْلِهٖ وَلِأَنَّهٗ غَيْرُ مَوْقُوْفٍ عَلَيْهِ وَإِذَا كَانَ إِنَّمَا بَطَلَ بَيْعُ بَعْضِهٖ بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً لِأَنَّهٗ غَيْرُ مَوْقُوْفٍ عَلَيْهِ بَطَلَ قَرْضُهٗ أَيْضًا لِأَنَّهٗ غَيْرُ مَوْقُوْفٍ عَلَيْهِ۔

توجب یہ حکم اپنی نوع اور غیر نوع دونوں میں باطل ہو گیا تو ثابت ہو گیا کہ نہی کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ اس کی مثل نہیں اور نہ اس پر آگاہی ہو سکتی ہے تو جب ان (حیوانات) میں سے بعض کو بعض کے بدلے ادھار کے طور پر بیچنا ناجائز ہو گیا کیونکہ اس (کے مثل ہونے) پر آگاہی نہیں تو اس کو قرض کے طور پر لینا بھی جائز نہیں کیونکہ اس کی مثل پر اطلاع نہیں ہو سکتی۔

فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ أَجْمَعُوْا عَلَيْهِ فِي اسْتِقْرَاضِ الْإِمَاءِ أَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ وَهُنَّ حَيَوَانٌ فَاسْتِقْرَاضُ سَائِرِ الْحَيَوَانِ فِي النَّظَرِ أَيْضًا كَذٰلِكَ۔

اس سلسلے میں قیاس یہ ہے اور اس بات پر دلالت کرنے والی باتوں میں سے یہ بھی ہے کہ لونڈیوں کو قرض کے طور پر لینے کے بارے میں اجماع ہے کہ جائز نہیں اور وہ بھی حیوان ہیں لہذا قیاس کے طور پر تمام حیوانات کا یہی حکم ہو گا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَكَمَ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ وَحَكَمَ فِي الدِّيَةِ بِمِائَةٍ مِّنَ الْإِبِلِ وَفِي أَرْشِ الْأَعْضَاءِ بِمَا قَدْ حَكَمَ بِهِ مِمَّا قَدْ جَعَلَهُ فِي الْإِبِلِ وَكَانَ ذٰلِكَ حَيَوَانًا كُلُّهُ يَجِبُ فِي الذِّمَّةِ فَلِمَ لَا كَانَ كُلُّ الْحَيَوَانِ أَيْضًا كَذٰلِكَ۔

قِيْلَ لَهُ قَدْ حَكَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الدِّيَةِ وَالْجَنِيْنِ بِمَا ذَكَرْتَ مِنَ الْحَيَوَانِ وَمَنَعَ مِنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ بَعْضِهِ بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً عَلَى مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَشَرَحْنَا فِي هٰذَا الْبَابِ فَثَبَتَ النَّهْيُ فِي وُجُوْبِ الْحَيَوَانِ فِي الذِّمَّةِ بِأَمْوَالٍ وَأُبِيْحَ وُجُوْبُ الْحَيَوَانِ فِي الذِّمَّةِ بِغَيْرِ أَمْوَالٍ۔

فَهٰذَانِ أَصْلَانِ مُخْتَلِفَانِ نُصَحِّحُهُمَا وَنَرُدُّ إِلَيْهِمَا سَائِرَ الْفُرُوْعِ فَنَجْعَلُ مَا كَانَ بَدَلًا مِّنْ مَالٍ حُكْمُهُ حُكْمُ الْقَرْضِ الَّذِيْ وَصَفْنَا وَمَا كَانَ بَدَلًا مِّنْ غَيْرِ مَالٍ فَحُكْمُهُ حُكْمُ الدِّيَاتِ وَالْغُرَّةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ التَّزْوِيْجُ عَلَى أَمَةٍ وَسَطٍ أَوْ عَلَى عَبْدٍ وَسَطٍ وَالْخُلْعُ عَلَى أَمَةٍ وَسَطٍ أَوْ عَلَى عَبْدٍ وَسَطٍ۔

وَالدَّلِيْلُ عَلَى صِحَّةِ مَا وَصَفْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ فِي جَنِيْنِ الْحُرَّةِ غُرَّةً عَبْدًا أَوْ أَمَةً وَأَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ أَنَّ ذٰلِكَ لَا يَجِبُ فِي جَنِيْنِ الْأَمَةِ وَإِنَّ الْوَاجِبَ فِيْهِ دَرَاهِمُ وَدَنَانِيْرُ عَلَى اخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عُشْرُ قِيْمَةِ الْجَنِيْنِ إِنْ كَانَ أُنْثٰى وَنِصْفُ عُشْرِ قِيْمَتِهِ إِنْ كَانَ ذَكَرًا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناتمام بچے (کو ضائع کرنے) میں ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم دیا اور دیت میں سو اونٹ دینے اور اسی طرح اعضاء کی دیت کا بھی حکم فرمایا اور یہ تمام جانوروں میں جو ذمہ میں واجب ہوتے ہیں تو تمام جانوروں کا حکم اس طرح کیوں نہیں ہوگا۔

اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت اور ناتمام بچے کے تاوان میں وہ حیوان دینے کا حکم دیا جس کا تم نے ذکر کیا اور حیوانات کو ایک دوسرے کے بدلے بطور ادھار بیچنے سے منع فرمایا جیسا کہ ہم نے اس باب کو خوب شرح کے ساتھ بیان کیا تو کسی کے ذمہ مال کے بدلے حیوان کو واجب کرنے کی ممانعت ثابت ہوگئی اور غیر مال کے بدلے حیوان کا وجوب جائز قرار پایا۔

یہ دو مختلف قاعدے ہیں ہم انہیں صحیح قرار دیتے ہیں اور تمام فروع کو ان کی طرف لوٹاتے ہیں جو چیز مال کے بدلے ہو اس کو ہم اس قرض کا حکم دیتے ہیں جو ہم نے بیان کیا اور جو چیز غیر مال کا بدل ہو اس کا حکم دیت اور غرہ (ناتمام بچے کا بدل) کا حکم قرار دیتے ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اسی سے ہے درمیانے قسم کی لونڈی یا غلام کے عوض نکاح کرنا نیز درمیانے قسم کی لونڈی یا غلام کے بدلے خلع کرنا۔

جو کچھ ہم نے بیان کیا اس کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد عورت کے جنین (ناتمام بچے) میں ایک غرہ یعنی غلام یا لونڈی مقرر فرمائی اور مسلمانوں کا اجماع ہے کہ لونڈی کے جنین میں یہ واجب نہیں اس میں درہم یا دینار واجب ہیں جیسا کہ اس میں اختلاف ہے بعض نے کہا کہ اگر لڑکی ہو تو جنین کی قیمت کا دسواں حصہ اور لڑکا ہو تو اس کی قیمت کا بیسواں حصہ ہے۔

وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا اَجْمَعِيْنَ

وَقَالَ اٰخَرُوْنَ نِصْفُ عُشْرِ قِيْمَةِ اُمِّ الْجَنِيْنِ وَاَجْمَعُوْا فِيْ جَنِيْنِ الْبَهَائِمِ اَنَّ فِيْهِ مَا نَقَصَ اُمَّ الْجَنِيْنِ وَكَانَتِ الدِّيَاتُ الْوَاجِبَةُ مِنَ الْاِبِلِ عَلٰى مَا اَوْجَبَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَجِبُ فِيْ اَنْفُسِ الْاَحْرَارِ وَلَا يَجِبُ فِيْ اَنْفُسِ الْعَبِيْدِ فَكَانَ مَا حُكِمَ فِيْهِ بِالْحَيَوَانِ الْمَجْعُوْلِ فِي الذِّمَمِ مَا لَيْسَ بِبَدَلٍ مِّنْ مَّالٍ وَّمَنَعَ مِنْ ذٰلِكَ فِي الْاَبْدَالِ مِنَ الْاَمْوَالِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْقَرْضَ الَّذِيْ هُوَ بَدَلٌ مِّنْ مَّالٍ لَّا يَجِبُ فِيْهِ حَيَوَانٌ فِي الذِّمَمِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ۔

وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ نَفَرٍ مِّنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ اَسْلَمَ زَيْدُ بْنُ خُلَيْدَةَ اِلٰى عِتْرِيْسِ بْنِ عُرْقُوْبٍ فِيْ قَلَائِصَ كُلُّ قَلُوْصٍ بِخَمْسِيْنَ فَلَمَّا حَلَّ الْاَجَلُ جَاءَ يَتَقَاضَاهُ فَاَتَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَسْتَنْظِرُهٗ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ رَاْسَ مَالِهٖ ۔

۱۳۶۷ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ السَّلَفُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَا بَاْسَ بِهٖ مَا خَلَا الْحَيَوَانَ ۔

۱۳۶۸ - حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام رحمہ اللہ بھی ان قائلین میں شامل ہیں ۔

دوسرے حضرات نے فرمایا جنین کی ماں کی قیمت بیسواں حصہ ہے جانوروں کے جنین کے سلسلے میں اتفا ہے کہ جنین کی ماں میں جتنا نقصان ہو وہ واجب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں سے دیت واجب فرمائی ہے وہ آزاد جانوں میں واجب غلاموں میں نہیں توجن کے بدلے میں حیوانات کو رکھا ہے وہ اموال نہیں ہیں جبکہ مالوں کے بدلے میں اسے منع گیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ قرض جو مال کا بدل ہے ا میں کسی کے ذمے حیوان واجب نہ ہوں گے یہ حضرت اما اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے ۔

اس سلسلے میں متقدمین سے بھی مروی ہے حضرت طارق بن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں زید بن خلید نے عتریس بن عرقوب کے ساتھ اونٹوں میں بیع سلم کی ہر اونٹ پچاس کے بدلے میں، جب میعاد پوری ہوگئی تو وہ اونٹوں کا تقاضا کرنے آئے عتریس بن عرقوف، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے کہ ان سے مہلت طلب کریں تو انہوں نے ان کو منع کر دیا اور حکم دیا کہ اپنا اصل مال لے لیں۔

حضرت ابراہیم، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک مقرر وقت تک حیوان کے علاوہ ہر چیز میں بیع سلم ہوسکتی ہے ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

ثنا ابو عامر قال ثنا شعبة عن عمارة الذهبي عن سعيد بن جبير قال كان حذيفة يكره السلم في الحيوان.

فرماتے ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حیوان میں بیع سلم کو ناپسند فرماتے تھے۔

۱۳۶۹- حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا الخصيب قال ثنا حماد عن حميد عن ابي نضرة انه سال ابن عمر عن السلف في الوصفاء فقال لا باس به قلت فان امراءنا ينهوننا عن ذلك قال فاطيعوا امراءكم وامراؤنا يومئذ عبد الرحمن بن سمرة واصحاب النبي صلى الله عليه واله وسلم۔

حضرت ابونضرة سے مروی ہے فرماتے ہیں انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لونڈیوں اور غلاموں میں بیع سلم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں فرماتے ہیں میں نے عرض کیا آپ کے امراء ہمیں اس سے منع کرتے ہیں آپ نے فرمایا تو اپنے امراء کی اطاعت کرو اور ان دنوں ہمارے امراء حضرت عبدالرحمن بن سمرہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔

۱۶

کِتَابُ الصَّرفِ
بیع صرف کا بیان

بَابُ الرِّبٰو ۲۵۴
سود کا بیان

۱۳۷۰ - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الرِّبٰوا فِي النَّسِيْئَةِ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود ادھار میں ہوتا ہے۔

۱۳۷۱ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت ابن عباس سے اور وہ حضرت اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مثل فرمایا۔

۱۳۷۲ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ خَالِدٍ هُوَ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبٰوا اِلَّا فِي النَّسِيْئَةِ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس سے وہ حضرت اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سود، ادھار میں ہی ہوتا ہے۔

۱۳۷۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی تو پوچھا بتلایئے سونے کی سونے کے بدلے زیادتی

فقال ارأيت قولك في الصرف يعني الذهب بالذهب وبينهما فضل أشيء سمعته من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أو شيء وجدته في كتاب الله عز وجل فقال ابن عباس اما كتاب الله عز وجل فلا اعلمه واما رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فانتم اعلم به مني ولكن حدثني اسامة بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انما الربو في النسيئة۔

کے ساتھ بیع کے بارے میں آپ کا مذہب کیا ہے کیا آپ نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے یا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کچھ پایا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کتاب اللہ کے بارے میں مجھے علم نہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں البتہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے مجھ سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سُود، ادھار میں ہوتا ہے۔

۱۳۷۴- حدثنا يونس قال اخبرنا عبيد الله بن نافع عن داود بن قيس عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد قال قلت لابن عباس ارأيت الذي تقول الدينارين بالدينار والدرهمين بالدرهم اشهد اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال الدينار بالدينار والدرهم بالدرهم لا فضل بينهما فقال ابن عباس انت سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقلت نعم فقال فاني لم اسمع هذا انما اخبرنيه اسامة بن زيد قال ابو سعيد ونزع عنها ابن عباس۔

حضرت عطا بن یسار، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ مجھے بتائیے ایک دینار کے بدلے دو دیناروں اور ایک درہم کے بدلے درہموں کی بیع کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا دینار کے بدلے دینار اور درہم کے بدلے درہم (یوں فروخت کیا جائے کہ اس) میں کوئی زیادتی نہ ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا آپ نے یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے؟ انہوں نے فرمایا "جی ہاں" حضرت ابن عباس نے فرمایا میں نے یہ بات نہیں سُنی مجھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے اس کی خبر دی ہے حضرت ابوسعید فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے رجوع کر لیا۔

۱۳۷۵- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا عمرو بن عون قال اخبرنا قيس وهو ابن الربيع عن حبيب بن ابي ثابت عن ابي صالح السمان قال قلت لابي سعيد انت تنهى عن الصرف وابن عباس يأمر به فقال قد لقيت ابن عباس فقلت ما هذا الذي تفتي به في الصرف أشيء وجدته في كتاب الله

حضرت ابوصالح سمان سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے عرض کیا آپ بیع صرف سے روکتے ہیں جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس کا حکم دیتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی تو پوچھا کہ آپ بیع صرف کے بارے میں یہ کیا فتویٰ دیتے ہیں کیا آپ نے قرآن مجید میں کچھ پایا یا کوئی بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے؟ انہوں نے فرمایا آپ

أَوْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتُمْ أَقْدَمُ صُحْبَةً لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنِّي وَمَا أَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا مَا تَقْرَءُونَ وَلَكِنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبَوا إِلَّا فِي الدَّيْنِ.

صحابیت میں مجھ سے مقدم ہیں میں قرآن پاک میں وہی پڑھتا ہوں جو تم پڑھتے ہو البتہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود قرض میں ہوتا ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ بَيْعَ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ مِثْلَيْنِ بِمِثْلٍ جَائِزٌ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ دو مثل چاندی کی ایک مثل کے بدلے اور دو مثل سونے کی ایک مثل سونے کے بدلے بیع جائز ہے جب کہ ہاتھوں ہاتھ (نقد) ہو انہوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہا کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَجُوزُ بَيْعُ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَلَا الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ.

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا چاندی کے بدلے چاندی اور سونے کے سونے کی بیع برابر برابر اور ہاتھوں ہاتھ کے علاوہ جائز نہیں۔

۱۳۷۶ - وَكَانَتِ الْحُجَّةُ لَهُمْ فِي تَأْوِيلِ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الَّذِي ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ أَنَّ ذٰلِكَ الرِّبَوا إِنَّمَا عَنَى بِهِ رِبَوا الْقُرْآنِ الَّذِي كَانَ أَصْلُهُ فِي النَّسِيئَةِ وَذٰلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَكُونُ لَهُ عَلَى صَاحِبِهِ الدَّيْنُ فَيَقُولُ لَهُ أَجِّلْنِي مِنْهُ إِلَى كَذَا وَكَذَا بِكَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا أَزِيدُكَهَا فِي دَيْنِكَ فَيَكُونُ مُشْتَرِيًا لِأَجَلٍ بِمَالٍ فَنَهَاهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ ذٰلِكَ بِقَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ثُمَّ جَاءَتِ السُّنَّةُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِتَحْرِيمِ الرِّبَوا فِي التَّفَاضُلِ فِي الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جو کچھ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے یہ حضرات اس کی تاویل کرتے ہوئے دلیل پیش کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اس میں وہ سود مراد ہے جس کا قرآن پاک میں ذکر ہے جو دراصل ادھار میں ہوتا ہے وہ یوں کہ ایک آدمی کا دوسرے پر قرض ہوتا ہے وہ کہتا کہ اتنے درہموں کے بدلے جو مجھ پر تیرے قرض میں اضافہ کروں گا، اس کی میعاد فلاں تاریخ تک بڑھا دے تو اس طرح وہ مال کے بدلے میعاد کا سودا کرتا اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ارشاد خداوندی ہے "ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سود میں سے جو باقی ہے اسے چھوڑ دو اگر تم مومن ہو" اس کے بعد سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سونے کے بدلے سونے چاندی کے بدلے چاندی اور دیگر تمام کیلی اور وزنی اشیاء میں کی زیادتی کی صورت میں سود کو حرام قرار دیا گیا جیسا کہ حضرت

الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ وَسَائِرِ الْأَشْيَاءِ الْمَكِيلَاتِ وَالْمَوْزُونَاتِ عَلَى مَا ذَكَرَهُ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا فِي بَابِ بَيْعِ الْحِنْطَةِ بِالشَّعِيرِ فَكَانَ ذٰلِكَ رِبُوا حُرِّمَ بِالسُّنَّةِ وَتَوَاتَرَتْ بِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَامَتْ بِهَا الْحُجَّةُ وَالدَّلِيلُ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ الرِّبُوا الْمُحَرَّمَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ هُوَ غَيْرُ الرِّبُوا الَّذِي رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رُجُوعُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِلٰى مَا حَدَّثَهُ بِهٖ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَمِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ فَلَوْ كَانَ مَا حَدَّثَهُ بِهٖ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ فِي الْمَعْنَى الَّذِي كَانَ أُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ بِهٖ إِذًا لَمَا كَانَ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ عِنْدَهُ بِأَوْلٰى مِنْ حَدِيثِ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ عَلِمَ بِتَحْرِيمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ هٰذَا الرِّبُوا حَتّٰى حَدَّثَهُ بِهٖ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَلِمَ أَنَّ مَا كَانَ حَدَّثَهُ بِهٖ أُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ فِي رِبُوا غَيْرِ ذٰلِكَ الرِّبُوا۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے ہم اس سے پہلے جو کے بدلے گندم کی بیع کے سلسلے میں ذکر کر چکے ہیں تو یہ سود سنت سے حرام ہوا اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات آئی ہیں حتی کہ ان کے ساتھ حجت قائم ہوئی اس بات کی دلیل کہ ان روایات میں جس حرام سود کا ذکر ہے وہ اس کا غیر جسے حضرت ابن عباس نے حضرت اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہم) سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرف رجوع کیا جسے ہم نے اسی باب میں ذکر کیا ہے پس اگر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے حدیث کا بھی وہی مفہوم ہوتا جو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا ہے تو اس صورت میں ان کے نزدیک ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اولیٰ نہ ہوتی لیکن انہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سود کو حرام قرار دینے کا علم اس وقت تک حاصل نہ ہوا جب تک حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان نہ کیا تو معلوم ہوا کہ جو کچھ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا وہ اس سود کے علاوہ ہے۔

۱۳۷۷۔ **فِيمَا** رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي نَحْوِ مَا ذَكَرَهُ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت کی مثل مروی روایات میں سے یہ ہیں۔

marfat.com

۱۳۷۸- مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ حُمَیْدِ بْنِ کَاسِبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ مَوْلًی لَّهُمْ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِیْ عَامِرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِیْعُوا الدِّیْنَارَ بِالدِّیْنَارَیْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَیْنِ۔

۱۳۷۹- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ اَنَّ حُمَیْدَ بْنَ قَیْسٍ حَدَّثَهٗ عَنْ مُجَاهِدِ الْمَکِّیِّ اَنَّ صَائِغًا سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اِنِّیْ اَصُوْغُ ثُمَّ اَبِیْعُ الشَّیْءَ مِنْ ذٰلِكَ بِاَکْثَرَ مِنْ وَزْنِهٖ وَاَسْتَفْضِلُ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ عَمَلِیْ فَنَهَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَجَعَلَ الصَّائِغُ یَرُدُّ عَلَیْهِ الْمَسْاَلَةَ وَیَاْبَاهُ عَلَیْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی دَابَّتِهٖ اَوْ اِلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ الدِّیْنَارُ بِالدِّیْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَیْنَهُمَا هٰذَا عَهْدُ نَبِیِّنَا اِلَیْنَا وَعَهْدُنَا اِلَیْکُمْ۔

۱۳۸۰- وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِی الْخَلِیْلِ عَنْ مُسْلِمِ الْمَکِّیِّ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِیِّ اَنَّهٗ شَهِدَ خُطْبَةَ عُبَادَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ کَیْلًا بِکَیْلٍ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ وَلَا بَاْسَ بِبَیْعِ الشَّعِیْرِ بِالتَّمْرِ وَالتَّمْرُ اَکْثَرُهُمَا یَدًا بِیَدٍ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مَنْ زَادَ وَاسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰی۔

۱۳۸۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَیْنُ بْنُ حَفْصٍ الْاَصْبَهَانِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دینار کو دو دیناروں کے بدلے اور ایک درہم کو دو درہموں کے بدلے نہ بیچو۔

حضرت مجاہد مکی فرماتے ہیں زیورات بنانے والا ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض کیا کہ میں زیورات بناتا ہوں پھر میں اس میں سے کوئی چیز اس کے وزن سے زیادہ کے بدلے بیچتا ہوں اور اپنی محنت کے مطابق زیادہ لیتا ہوں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے منع فرما دیا زیورات بنانے والا بار بار پوچھتا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما انکار فرماتے حتیٰ کہ وہ اپنے جانور یا مسجد کے دروازے تک چلا گیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا ایک دینار ایک دینار کے بدلے اور ایک درہم ایک درہم کے بدلے ہو ان دونوں کے درمیان اضافہ نہ ہو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی حکم دیا اور ہم بھی تمہیں اسی بات کا حکم دیتے ہیں

حضرت ابوالاشعث صنعانی فرماتے ہیں کہ وہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں حاضر ہوئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ سونا، سونے کے بدلے برابر برابر وزن، چاندی، چاندی کے بدلے برابر برابر وزن، گندم گندم کے بدلے برابر برابر پیمانہ، اور جَو، جَو کے بدلے برابر پیمانے کے ساتھ ہوں، کھجور کے بدلے جَو اس طرح بیچنے میں کوئی حرج نہیں کہ کھجوریں زیادہ ہوں لیکن یہ سودا نقد ہو کھجور کے بدلے کھجور اور نمک کے بدلے نمک برابر برابر ہوں جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا وہ سود میں پڑ گیا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى۔

ثنا آپ نے فرمایا سونے کے بدلے سونا برابر برابر وزن، چاندی کے بدلے چاندی برابر برابر وزن، گندم کے بدلے گندم برابر برابر جَو کے بدلے جَو برابر برابر، کھجور کے بدلے کھجور برابر برابر اور نمک کے بدلے نمک برابر برابر ہو جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا وہ سُود خور ہے۔

۱۳۸۲۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ حَبِيْبٍ السَّرَّاجُ قَالَ ثَنَا حَيَّانُ اَبُوْ زُهَيْرٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اشْتَهٰى تَمْرًا فَاَرْسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِهٖ وَلَا اَرَاهَا اِلَّا اُمَّ سَلَمَةَ بِصَاعَيْنِ مِنْ تَمْرٍ فَاَتَوْا بِصَاعٍ مِنْ عَجْوَةٍ رَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْكَرَهٗ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ لَكُمْ هٰذَا قَالُوْا بَعَثْنَا بِصَاعَيْنِ فَاَتَيْنَا بِصَاعٍ فَقَالَ رُدُّوْهُ فَلَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ۔

حضرت ابو بریدہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجوروں کی خواہش ہوئی تو آپ کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا نے دو صاع کھجوریں بھیجیں تو صحابہ کرام ایک صاع عجوہ کھجوریں لائے (عجوہ ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو انکار فرمایا اور فرمایا یہ تمہارے پاس کہاں سے آئیں انہوں نے بتایا کہ ہم دو صاع کھجوریں بھیج کر ایک صاع لائے ہیں آپ نے فرمایا نہیں واپس کر دو مجھے اس کی حاجت نہیں۔

۱۳۸۳۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ مَشٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ فِيْ حَدِيْثٍ بَلَغَهٗ عَنْهُ فِيْ شَاْنِ الصَّرْفِ فَاَتَاهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَسَاَلَهٗ عَنْهُ فَقَالَ رَافِعٌ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُشِفُّوا الدِّيْنَارَ عَلَى الدِّيْنَارِ وَلَا الدِّرْهَمَ عَلَى الدِّرْهَمِ وَلَا تَبِيْعُوْا غَائِبًا مِنْهَا بِنَاجِزٍ وَاِنِ اسْتَنْظَرَكَ حَتّٰى يَدْخُلَ عَتَبَةَ بَابِهٖ۔

حضرت نافع سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک حدیث کے سلسلے میں حضرت رافع بن خدیج کے پاس گئے وہ حدیث انہیں بیع صرف کے بارے میں رافع سے پہنچی تھی ان کے پاس پہنچے اندر داخل ہوئے اور سوال کیا تو حضرت رافع نے فرمایا میں نے اپنے کانوں سے سنا اور اپنی آنکھوں سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے فرمایا دینار کو دینار کے بدلے اور درہم کو درہم کے بدلے زیادتی کے ساتھ فروخت نہ کرو اور ان میں سے حاضر کے بدلے غائب کا سودا نہ کرو (یعنی سونے چاندی کے سودے میں ادھار نہ کرو) اگرچہ وہ تم سے صرف اس قدر مہلت حاصل کرے کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ میں داخل ہو جائے (یعنی بالکل قلیل وقت کیلئے بھی ادھار نہ ہو)

۱۳۸۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ غَيْرَ قَوْلِهٖ وَاِنِ اسْتَنْظَرَكَ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ فَاِنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْهُ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے پاس گیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے اگرچہ وہ اتنی مہلت مانگے والا جملہ ذکر نہیں کیا۔

۱۳۸۵- حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد بن سلمہ حضرت عبیداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۸۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ الْكِفَّةُ بِالْكِفَّةِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ الْكِفَّةُ بِالْكِفَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ حَتّٰى ذَكَرَ الْمِلْحَ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سونا، سونے کے بدلے برابر برابر، ترازو کا ایک پلڑا دوسرے پلڑے کے برابر، چاندی، چاندی کے بدلے برابر، پلڑا، پلڑے کے بدلے گندم، گندم کے بدلے برابر برابر، ہاتھوں ہاتھ، جو، جو کے بدلے برابر برابر ہاتھوں ہاتھ، کھجور، کھجور کے بدلے ہاتھوں ہاتھ بیچو حتیٰ کہ آپ نے نمک کا ذکر فرمایا۔

۱۳۸۷- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ سُهَيْلَ بْنَ اَبِيْ صَالِحٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ۔

حضرت سہیل بن ابی صالح اپنے والد سے خبر دیتے ہیں وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا سونے کے بدلے اور چاندی، چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر برابر وزن ہو۔

۱۳۸۸- حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا زِيَادَةَ وَالدِّيْنَارُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درھم کے بدلے درھم میں زیادتی نہ ہو دینار کے بدلے دینار میں اضافہ نہ ہو بعض کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور ان میں سے موجود کو غائب کے بدلے (ادھار کے طور پر)

بِالدِّيْنَارِ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوْا غَيْبًا مِّنْهَا بِنَاجِزٍ۔

۱۳۸۹ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رِجَالٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ اَنَّ نَافِعًا مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۱۳۹۰ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَآءَهٗ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ اشْتَرِ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا۔

۱۳۹۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلّٰى بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّازِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ وَهُوَ عَلَيْنَا اَمِيْرٌ مَّنْ اُعْطِيَ بِالدِّرْهَمِ مِائَةَ دِرْهَمٍ فَلْيَاْخُذْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ فَهُوَ رِبًا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ فَسَلْ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ عَنْ ذٰلِكَ فَسَاَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ ذٰلِكَ

نہ بیچو۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں مجھے اہل علم نے خبر دی جن میں حضرت مالک بن انس بھی شامل ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسکی مثل روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت سعید بن مسیب حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر پر عامل مقرر کیا وہ جنیب (کھجور) لائے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! اللہ کی قسم (ایسا نہیں ہے) ہم یہ کھجوریں دو صاع کھجوروں کے بدلے ایک صاع اور تین کے بدلے دو صاع لیتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کرو تمام کھجوروں کو درھموں کے بدلے بیچو پھر ان دراہم کے ساتھ جنیب کھجور خریدو۔

حضرت عبداللہ بن حنین فرماتے ہیں کہ اہل عراق میں سے ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اور وہ ہم پر امیر ہیں کہ جس شخص کو ایک درہم کے بدلے ایک سو درہم دیئے جائیں وہ لے لے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سُنا فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا، سونے کے بدلے برابر برابر وزن دیا جائے جو زیادہ ہو وہ سُود ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر تمہیں شک ہو تو اس سلسلے میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے پوچھو انہوں نے ان سے پوچھا تو حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ

مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَقَالَ اِنَّمَا هُوَ رَاْیٌ مِنِّيْ۔

عنہما کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بات بتائی گئی تو انہوں نے اپنے رب سے مغفرت طلب کی اور فرمایا وہ تو صرف میری اپنی رائے تھی۔

۱۳۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ اَنْكَرَهٗ فَقَالَ اَنّٰى لَكَ هٰذَا قَالَ اشْتَرَيْتُهٗ بِصَاعَيْنِ مِنْ تَمْرٍ قَالَ اَضْعَفْتَ اَرْبَيْتَ اَوْ اَرْبَيْتَ اَضْعَفْتَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوریں لایا جو آپ کے لیے غیر معروف تھیں آپ نے فرمایا یہ کہاں سے آئی ہیں اس نے عرض کیا میں نے دو صاع کھجوروں کے بدلے خریدی ہیں آپ نے فرمایا تم نے دوچند کیا سودی کاروبار کیا یا فرمایا تم نے سودی کاروبار کیا دوچند کیا۔

۱۳۹۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِصَاعِ تَمْرٍ رَيَّانٍ وَكَانَ تَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْلًا فَقَالَ اَنّٰى لَكُمْ هٰذَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِعْنَا صَاعَيْنِ مِنْ تَمْرٍ بِصَاعٍ مِنْ هٰذَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا وَلٰكِنْ بِيْعُوْا تَمْرَكُمْ وَاشْتَرُوْا مِنْ هٰذَا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ریان درخت کی کھجوریں لائی گئیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کھجوریں بعل درخت کی تھیں آپ نے فرمایا یہ کہاں سے لائے ہو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے ان کھجوروں کے ایک صاع کے بدلے دو صاع کھجوریں بیچی ہیں آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو بلکہ اپنی کھجوریں فروخت کرکے یہ خریدو۔

۱۳۹۴ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دِيْنَارٌ بِدِيْنَارٍ وَدِرْهَمٌ بِدِرْهَمٍ وَصَاعُ تَمْرٍ بِصَاعِ تَمْرٍ وَصَاعُ بُرٍّ بِصَاعِ بُرٍّ وَصَاعُ شَعِيْرٍ بِصَاعِ شَعِيْرٍ لَا فَضْلَ بَيْنَ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار ایک دینار کے بدلے درہم ایک درہم کے بدلے، ایک صاع کھجوریں ایک صاع کھجوروں کے بدلے ایک صاع گندم ایک صاع گندم کے بدلے ایک صاع جو، ایک صاع جو کے بدلے (بیچے جائیں) ان میں سے کسی میں زائد نہ ہو۔

۱۳۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صاع

عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْغَافِرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا صَاعُ تَمْرٍ بِصَاعَيْنِ وَلَا صَاعُ حِنْطَةٍ بِصَاعَيْنِ وَلَا دِرْهَمٌ بِدِرْهَمَيْنِ۔

۱۳۹۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ بِلَالٍ قَالَ كَانَ عِنْدِي مِنْ تَمْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ أَطْيَبَ مِنْهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ فَاشْتَرَيْتُهُ فَأَتَيْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ لَكَ هٰذَا يَا بِلَالُ فَقُلْتُ اشْتَرَيْتُهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ فَقَالَ رُدَّهُ وَرُدَّ عَلَيْنَا تَمْرَنَا۔

۱۳۹۷ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَامِرِ بْنِ يَحْيَى وَخَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنَشِ بْنِ عَبْدِ اللهِ السَّبَائِيِّ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ نُبَايِعُ الْيَهُودَ أُوقِيَّةَ الذَّهَبِ بِالدِّينَارَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ۔

۱۳۹۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبَّادٌ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ يَعْنِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ وَ

کھجوریں، دو صاع کے بدلے نہ ہوں ایک صاع گندم دو صاع کے بدلے نہ ہو اور ایک درہم دو درہموں کے بدلے بیچا جائے۔

حضرت مسروق، حضرت بلال رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کھجوریں تھیں میں نے ان سے اچھی کھجوریں ایک صاع، دو صاع کے بدلے پائیں تو میں نے خریدیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا تو آپ نے فرمایا اے بلال! یہ کہاں سے لائے ہو؟ میں نے عرض کیا میں نے ایک صاع کے بدلے دو صاع کھجوریں خریدی ہیں آپ نے فرمایا ان کو لوٹا دو اور ہماری کھجوریں ہمیں واپس کرو۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم خیبر کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم ایک اوقیہ سونے (چھٹانک کا چوتھا حصہ) کی دو یا تین دیناروں کے بدلے بیع کرتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے برابر برابر بیچو۔

حضرت یحیی بن ابی اسحق، حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے یعنی ان کے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چاندی کے بدلے چاندی اور سونے کے بدلے سونے کی برابر برابر کے علاوہ خرید و فروخت سے منع فرمایا اور ہمیں اجازت دی کہ سونے کو چاندی کے بدلے اور چاندی کو سونے

الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَاَمَرَنَا اَنْ نَّبِيْعَ الذَّهَبَ فِي الْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ فِي الذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا۔

کے بدلے جیسے چاہیں فروخت کریں۔

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَخْبَرَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ حَسَّانَ التُّجِيْبِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ حَنَشًا الصَّنْعَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ فِيْ غَزْوَةِ اَنَاسٍ قِبَلَ الْمَغْرِبِ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ بَلَغَنِيْ اَنَّكُمْ تَتَبَايَعُوْنَ الْمِثْقَالَ بِالنِّصْفِ وَالثُّلُثَيْنِ وَاِنَّهٗ لَا يَصْلُحُ اِلَّا الْمِثْقَالُ بِالْمِثْقَالِ وَالْوَزْنُ بِالْوَزْنِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن حسان تجیبی کے آزاد کردہ غلام ربیعہ بن سلیمان فرماتے ہیں کہ انہوں نے مغرب کی جانب غزوۂ اناس میں حنشا صنعانی سے سُنا وہ حضرت رویفع سے روایت کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر میں فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم ایک مثقال کا سودا نصف اور دو تہائی سے کرتے ہو یہ صحیح نہیں مثقال، مثقال کے بدلے ہو یعنی برابر برابر وزن ہو۔

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى ابْنُ اَبِيْ تَمِيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار، دینار کے بدلے ہو زیادتی نہ ہو اور درہم، درہم کے بدلے ہو زیادتی نہ ہو۔

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ تَمِيْمٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت زہیر بن محمد، حضرت موسیٰ بن ابی تمیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ مُتَفَاضِلًا وَكَذٰلِكَ سَائِرُ الْاَشْيَاءِ الْمَكِيْلَاتِ الَّتِيْ قَدْ ذُكِرَتْ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا فَالْعَمَلُ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان متواتر روایات سے ثابت ہوا کہ آپ نے چاندی کے بدلے چاندی اور سونے کے بدلے سونے کو کمی زیادتی کے ساتھ فروخت کرنے سے منع فرمایا دیگر کیلی اشیاء جن کا ہم نے ان روایات میں ذکر کیا ہے کا حکم بھی یہی ہے لہٰذا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت جس

بِهَا اَوْلٰى بِنَا مِنَ الْعَمَلِ بِحَدِيْثِ اُسَامَةَ الَّذِيْ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ تَاوِيْلُهٗ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ ۔

ثُمَّ هٰذَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ قَدْ ذَهَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى مَا تَوَاتَرَتْ بِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيْضًا ۔

کا وہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے جو ہم نے اس باب میں ذکر کیا ہے، کے مقابلے میں ان روایات پر عمل کرنا اولیٰ ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے صحابہ کرام سے بھی تواتر کے ساتھ وہ بات مروی ہے جو آپ سے متواتر روایات میں منقول ہے۔

۱۴۰۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَخْبَرَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ ابْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ خَطَبَ عُمَرُ فَقَالَ لَا يَشْتَرِيَنَّ اَحَدُكُمْ دِيْنَارًا بِدِيْنَارَيْنِ وَلَا دِرْهَمًا بِدِرْهَمَيْنِ وَلَا قَفِيْزًا بِقَفِيْزَيْنِ اِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الرَّمَاءَ وَاِنِّيْ لَا اُوْتٰى بِاَحَدٍ فَعَلَهٗ اِلَّا اَوْجَعْتُهٗ عُقُوْبَةً فِيْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ ۔

حضرت جبلہ بن سحیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا تم میں سے کوئی شخص دو دیناروں کے بدلے ایک دینار، دو درہموں کے بدلے ایک درہم اور دو قفیزوں کے بدلے ایک قفیز (غلہ) نہ خریدے مجھے تم پر سود کا ڈر ہے اگر مجھے کسی شخص کے بارے میں خبر ملی کہ اس نے یہ کام کیا ہے تو میں اس کی جان اور ۲

۱۴۰۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَا يَاْخُذْ اَحَدُكُمْ دِرْهَمًا بِدِرْهَمَيْنِ فَاِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الرَّمَاءَ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک درہم، دو درہموں کے بدلے نہ لے کیونکہ مجھے تم پر سود کا ڈر ہے۔

۱۴۰۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَخْبَرَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ فَقَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ اِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمُ الرَّمَاءَ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر اس میں بعض کو بعض پر زیادہ نہ کرو مجھے تم پر سود کا خوف ہے۔

۱۴۰۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت ایوب، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر سے اور وہ حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَخْطُبُ بِھٰذَا عَلٰی مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِحَضْرَۃِ اَصْحَابِہٖ رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ لَا یُنْکِرُہٗ عَلَیْہِ مِنْھُمْ مُنْکِرٌ فَدَلَّ ذٰلِکَ عَلٰی مُوَافَقَتِھِمْ لَہٗ عَلَیْہِ۔

عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر شریف پر صحابہ کرام کے سامنے اس قسم کا خطبہ دیتے ہیں اور کوئی بھی ان پر اعتراض نہیں کرتا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ وہ سب اس مسئلے میں ان کے متفق ہیں۔

۱۴۰۶۔ ثُمَّ قَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِکَ اَیْضًا عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعَلِیٍّ غَیْرِھِمَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا یُوَافِقُ ذٰلِکَ اَیْضًا۔

پھر حضرت ابوبکر صدیق، حضرت علی المرتضیٰ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس کے موافق مروی ہے۔

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ شُعَیْبِ بْنِ اللَّیْثِ عَنْ مُوْسَی بْنِ عَلِیٍّ حَدَّثَہٗ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ قَیْسٍ مَوْلٰی عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ کَتَبَ اَبُوْبَکْرٍ الصِّدِّیْقُ اِلٰی اُمَرَآءِ الْاَجْنَادِ حِیْنَ قَدِمَ الشَّامَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّکُمْ قَدْ ھَبَطْتُمْ اَرْضَ الرِّبٰوا فَلَا تَتَبَایَعُوْنَ الذَّھَبَ بِالذَّھَبِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ وَلَا الطَّعَامَ بِالطَّعَامِ اِلَّا کَیْلًا بِکَیْلٍ قَالَ اَبُوْ قَیْسٍ قَرَأْتُ کِتَابَہٗ۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابوقیس فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب شام تشریف لائے تو آپ نے افواج کے افسروں کو لکھا "حمد وصلوٰۃ کے بعد تم سودی زمین میں اترے ہو پس تم سونے کو سونے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے برابر برابر وزن کے ساتھ بیچنا اور غلہ، غلہ کے بدلے برابر پیمانے کے ساتھ ہو حضرت ابوقیس فرماتے ہیں ان کا مکتوب گرامی میں نے پڑھا تھا۔

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ الرَّبِیْعِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِیُّ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ السَّمَّانِ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَاَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ یَکُوْنُ عِنْدِی الدَّرَاھِمُ فَلَا تُنْفَقُ عَنِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ فَاَشْتَرِیْ بِھَا دَرَاھِمَ تَجُوْزُ عَنِّیْ وَاَھْضِمُ فِیْھَا فَقَالَ عَلِیٌّ لَا اشْتَرِ بِدَرَاھِمِکَ ذَھَبًا ثُمَّ اشْتَرِ بِذَھَبِکَ وَرِقًا ثُمَّ اَنْفِقْھَا فِیْمَا شِئْتَ۔

حضرت ابوصالح سمان سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا تو اس نے کہا کہ میرے پاس درہم ہوتے ہیں وہ میری ضرورت میں خرچ نہیں اگر میں ان کے بدلے دوسرے دراہم خرید دوں تو یہ جائز ہے جب کہ میں بخوشی کچھ کم بھی کر دوں (یعنی کم لوں) راوی فرماتے ہیں انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ اپنے درہموں کے بدلے سونا خرید و پھر اس سونے کے بدلے چاندی خرید و اور جہاں چاہو خرچ کرو۔

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا

حضرت شریح، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے

أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ الدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ فَضْلُ مَا بَيْنَهُمَا رِبًا قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ سُفْيَانَ الدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ قَالَ حُسَيْنٌ قَالَ لِي أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ إِمَامُ مَسْجِدِ حَمَّادٍ۔

روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا درہم کے بدلے درہم کے سودے میں کمی زیادتی ہو تو وہ سود ہوتا ہے ابونعیم فرماتے ہیں ہمارے بعض اصحاب نے حضرت سفیان سے نقل کیا کہ درہم درہم کے بدلے فروخت کیا جائے وہ فرماتے ہیں مجھ سے یہ بات حماد کی مسجد کے امام احمد بن صالح نے فرمائی ہے۔

۱۴۱۰ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عُمَرُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَنْهَيَانِ عَنْ بَيْعِ الدِّرْهَمَيْنِ بِالدِّرْهَمِ يَدًا بِيَدٍ وَيَقُولَانِ الدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ وَالدِّينَارُ بِالدِّينَارِ۔

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک درہم کے بدلے دو درہموں کو نقدًا بیچنے سے منع فرماتے تھے اور فرماتے ایک درہم، ایک درہم کے بدلے اور ایک دینار، ایک دینار کے بدلے (بیچا جائے)

۱۴۱۱ - حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ قُرِئَ عَلَى شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ مَرَّ بِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَمَعَهُ وَرِقٌ فَقَالَ اصْنَعْ لَنَا أَوْضَاحًا لِصَبِيٍّ لَنَا قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عِنْدِي أَوْضَاحٌ مَعْمُولَةٌ فَإِنْ شِئْتَ أَخَذْتُ الْوَرِقَ وَأَخَذْتَ الْأَوْضَاحَ فَقَالَ عُمَرُ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَوَضَعَ الْوَرِقَ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ وَالْأَوْضَاحَ فِي كِفَّةِ الْأُخْرَى فَلَمَّا اسْتَوَى الْمِيزَانُ أَخَذَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ وَأَعْطَى بِالْأُخْرَى۔

حضرت ابورافع فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور آپ کے پاس چاندی تھی انہوں نے فرمایا ہمارے بچوں کے لیے زیور بنا دیں، میں نے عرض کیا امیر المومنین! میرے پاس تیار زیورات ہیں اگر آپ چاہیں تو زیورات لے لیں اور میں چاندی لے لوں آپ نے فرمایا برابر برابر ہوں میں نے عرض کیا "جی ہاں" تو انہوں نے چاندی کو ترازو کے ایک پلڑے میں اور زیورات کو دوسرے پلڑے میں رکھا جب وزن برابر ہو گیا تو ایک ہاتھ سے لیا اور دوسرے ہاتھ سے دیا۔

۱۴۱۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ عَنْ غِيَاثِ بْنِ رَزِينٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ رَبَاحٍ هُوَ اللَّخْمِيُّ قَالَ كُنَّا فِي غَزَاةٍ مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ فَقَالَ

حضرت غیاث بن رزین فرماتے ہیں مجھ سے علی بن رباح لخمی نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم فضالہ بن عبید کے ہمراہ غزوات میں تھے میں نے ان سے سونے کے بدلے سونا بیچنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا برابر برابر ہوں

مِثْلًا بِمِثْلٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا فَضْلٌ ۔

۱۲۱۳ - وَمِمَّا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي رُجُوعِهِ عَنِ الصَّرْفِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي الصَّهْبَاءِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ نَزَعَ عَنِ الصَّرْفِ فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ الَّذِي رَوٰى عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّمَا الرِّبٰوا فِي النَّسِيئَةِ دَلَّ قَوْلُ ذٰلِكَ عَلٰى اِجَازَةِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ مِثْلَيْنِ بِمِثْلٍ وَاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ ذٰلِكَ فَاِمَّا اَنْ يَكُونَ رُجُوعُهُ لِعِلْمِهِ اَنَّ مَا كَانَ اُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ اِنَّمَا هُوَ رِبَا الْقُرْاٰنِ وَعَلِمَ اَنَّ رِبَا النَّسِيئَةِ بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَوْ يَكُونَ ثَبَتَ عِنْدَهُ مَا خَالَفَ حَدِيثَ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِمَّا لَمْ يَثْبُتْ مِنْهُ حَدِيثُ اُسَامَةَ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ نَقَلَهُ لَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَامَتْ عَلَيْهِ بِهِ الْحُجَّةُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ فِي حَدِيثِ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِاَنَّهُ خَبَرٌ وَاحِدٌ فَرَجَعَ اِلٰى مَا جَاءَتْ بِهِ الْجَمَاعَةُ الَّذِيْنَ يَقُوْمُ بِنَقْلِهِمُ الْحُجَّةُ وَتَرَكَ مَا جَاءَ بِهِ الْوَاحِدُ الَّذِي قَدْ يَجُوزُ عَلَيْهِ السَّهْوُ وَالْغَلَطُ وَالْغَفْلَةُ وَهٰذَا الَّذِي بَيَّنَّا فِي الصَّرْفِ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَاَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ۔

زیادہ نہ ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انکی زیادتی کے ساتھ) بیع صرف (کے عدم جواز) سے رجوع کے سلسلے میں روایات آئی ہیں ان میں سے ایک حضرت ابوالصہباء سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیع صرف (میں کمی زیادتی کے ساتھ سود نہ ہونے کے قول) سے رجوع کر لیا تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے بواسطہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا سود صرف ادھار کی صورت میں ہوتا ہے اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ چاندی کے بدلے چاندی اور سونے کے بدلے سونے کی بیع ایک مثل کے بدلے دو، زیادہ مثل کی صورت میں جائز ہے اور انہوں نے اس سے رجوع کر لیا تو ان کا رجوع یا تو اس بات کا علم حاصل ہونے کی وجہ سے تھا کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ ان سے بیان کیا کہ اس سے مراد وہ ربوٰ ہے جس کا قرآن پاک میں ذکر ہے اور انہیں معلوم ہو گیا کہ ادھار والا سود اور ہے یا ان کے نزدیک حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف روایت اس طریقے پر ثابت ہوئی کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت اس طرح ثابت نہ ہوئی کیونکہ دوسری روایت حضور علیہ السلام سے نہایت کثرت سے منقول ہے حتیٰ کہ یہ روایت ان کے لیے حجت بن گئی اور یہ بات حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں نہ تھی کیونکہ وہ خبر واحد ہے چنانچہ انہوں نے اس حدیث کی طرف رجوع کیا جسے اتنی بڑی جماعت نے نقل کیا کہ ان کا نقل کرنا حجت بن جاتا ہے اور خبر واحد کو چھوڑ دیا کیونکہ اس میں بھولنے غلطی اور غفلت کا امکان ہے، یہ جو کچھ بیع صرف کے بارے میں ہم نے بیان کیا ہے یہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

باب ۲۴ القلادة تباع بذهب وفيها خرز وذهب

سونے کے بدلے ایسا ہار بیچنا جس میں سونا اور موتی ہوں

۱۴۱۴- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اَصَبْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً فِيْهَا ذَهَبٌ وَّخَرَزٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَبِيْعَهَا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِفْصِلْ بَعْضَهَا مِنْ بَعْضٍ ثُمَّ بِعْهَا كَيْفَ شِئْتَ.

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں غزوۂ خیبر کے دن مجھے ایک ہار ملا جس میں سونا اور جواہرات تھے میں نے اسے بیچنے کا ارادہ کیا تو حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ان دونوں کو ایک دوسرے سے الگ کر کے بیچو۔

۱۴۱۵- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ شُجَاعٍ سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ فُضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً فِيْهَا ذَهَبٌ وَّخَرَزٌ بِاثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فَفَصَّلْتُهَا فَاِذَا الذَّهَبُ اَكْثَرُ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ.

حضرت خالد بن ابی عمران رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے خیبر کے دن ایک ہار جس میں سونا اور جواہرات تھے بارہ دینار کے بدلے خریدا اس (سونے) کو الگ کیا تو وہ بارہ دینار سے زیادہ کا تھا میں نے یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا الگ کئے بغیر نہ بیچا جائے۔

۱۴۱۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ اَبِيْ عِمْرَانَ يُحَدِّثُ عَنْ حَنَشٍ عَنْ فُضَالَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيْهَا خَرَزٌ مُّعَلَّقَةٌ بِذَهَبٍ

حضرت حنش، حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں خیبر کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہار لایا گیا جس میں جواہرات سونے کے ساتھ لٹکے ہوئے تھے ایک شخص نے اسے سات یا نو دینار کے بدلے خریدا جب حضور علیہ السلام کی خدمت میں لایا گیا اور یہ بات عرض کی گئی

اِبْتَاعَهَا رَجُلٌ بِسَبْعٍ اَوْ بِتِسْعٍ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَا حَتّٰى تُمَيِّزَ مَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ اِنَّمَا اَرَدْتُ الْحِجَارَةَ فَقَالَ لَا حَتّٰى تُمَيِّزَ بَيْنَهُمَا فَرَدَّهٗ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْقِلَادَةَ اِذَا كَانَتْ كَمَا ذَكَرْنَا لَمْ يَجُزْ اَنْ تُبَاعَ بِالذَّهَبِ لِاَنَّ ذٰلِكَ الثَّمَنَ وَهُوَ ذَهَبٌ يُقَسَّمُ عَلٰى قِيْمَةِ الْخَرَزِ وَعَلَى الذَّهَبِ فَيَكُوْنُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مَبِيْعًا بِمَا اَصَابَهٗ مِنَ الثَّمَنِ كَالْعَرَضَيْنِ يُبَاعَانِ بِذَهَبٍ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مَبِيْعٌ بِمَا اَصَابَ قِيْمَتَهٗ مِنْ ذٰلِكَ الذَّهَبِ۔

قَالُوْا فَلَمَّا كَانَ مَا يُصِيْبُ الذَّهَبَ الَّذِيْ فِي الْقِلَادَةِ اِنَّمَا يُصِيْبُهٗ بِالْخَرْزِ وَالظَّنِّ وَكَانَ الذَّهَبُ لَا يَجُوْزُ اَنْ يُّبَاعَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ لَمْ يَجُزِ الْبَيْعُ اِلَّا اَنْ يُّعْلَمَ اَنَّ ثَمَنَ الذَّهَبِ الَّذِيْ فِي الْقِلَادَةِ مِثْلُ وَزْنِهٖ مِنَ الذَّهَبِ الَّذِي اشْتُرِيَتْ بِهِ الْقِلَادَةُ وَلَا يُعْلَمُ بِقِسْمَةِ الثَّمَنِ اِنَّمَا يُعْلَمُ بِاَنْ تَكُوْنَ عَلٰى حِدَةٍ بَعْدَ الْوُقُوْفِ عَلٰى وَزْنِهٖ وَذٰلِكَ غَيْرُ مَوْقُوْفٍ عَلَيْهِ اِلَّا بَعْدَ اَنْ تُفَصَّلَ مِنَ الْقِلَادَةِ قَالُوْا فَلَا يَجُوْزُ بَيْعُ هٰذِهِ الْقِلَادَةِ بِالذَّهَبِ اِلَّا بَعْدَ اَنْ يُّفَصَّلَ ذَهَبُهَا مِنْهَا لِمَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنْ كَانَتْ هٰذِهِ الْقِلَادَةُ لَا يُعْلَمُ مِقْدَارُ ذَهَبِهَا اَهُوَ مِثْلُ وَزْنِ جَمِيْعِ الثَّمَنِ اَوْ اَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ اَوْ اَكْثَرُ اِلَّا بِاَنْ تُفَصَّلَ الْقِلَادَةُ فَيُوْزَنُ ذٰلِكَ الذَّهَبُ الَّذِيْ فِيْهَا فَيُوْقَفُ عَلٰى زِنَتِهٖ لَمْ يَجُزْ بَيْعُهَا بِذَهَبٍ اِلَّا بَعْدَ

تو آپ نے فرمایا فروخت نہیں کر سکتے حتی کہ دونوں چیزوں کو الگ الگ کرو اس نے کہا میں نے تو صرف جواہرات کی نیت کی تھی آپ نے فرمایا جائز نہیں جب تک دونوں کو الگ الگ نہ کیا جائے چنانچہ آپ نے اسے رد کر دیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ اگر ہار کی وہ صورت ہو جو ہم نے ذکر کی ہے تو اسے سونے کے بدلے بیچنا جائز نہیں کیونکہ قیمت یعنی سونا، جواہرات اور سونے پر تقسیم کیا جائے تو وہ دونوں اس قیمت میں فروخت شدہ مال ہو گا جیسا کہ دو چیزیں سونے کے بدلے بیچی جائیں تو اس سونے میں سے جس چیز کے حصے میں جتنا آئے گا وہ اس کے بدلے بیع (بیچی جانے والی چیز) ہو گی۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ ہار کے سونے کی قیمت محض اندازے اور گمان سے ہو گی اور سونے کو سونے کے بدلے صرف برابر بیچ سکتے ہیں تو صرف اسی صورت میں یہ بیع جائز ہو گی جب یہ معلوم ہو کہ ہار والے سونے کی قیمت اس سونے کے وزن کے برابر ہو جس کے ساتھ ہار خریدا گیا اور یہ بات قیمت کو تقسیم کرنے سے معلوم نہیں ہوتی وہ اسی صورت میں معلوم ہو گی جب ہار کے سونے کا وزن کر کے اس کی قیمت علیحدہ مقرر کی جائے اور یہ اسی وقت معلوم ہو گا جب اسے ہار سے الگ کر دیا جائے وہ فرماتے ہیں اس ہار کو سونے کے بدلے بیچنا جائز نہیں جب تک اس کا سونا الگ نہ کر دیا جائے جیسا کہ ہم نے حضور علیہ السلام سے نقل کیا اور اس سبب سے جو ہم نے قیاس سے استدلال کیا۔

اور دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس ہار کے سونے کے بارے میں معلوم نہیں کہ وہ تمام قیمت کے برابر ہے یا اس سے کم یا زیادہ ہے مگر یہ کہ اس کو ہار سے الگ کر کے وزن کیا جائے اور اس وزن سے آگاہی حاصل کی جائے تو اب اس کی بیع اس وقت جائز نہ ہو گی جب تک وہ سونا الگ نہ کیا جائے اور معلوم ہو کہ وہ اس قیمت

أن يفصل ذهبها منها فيعلم أنه أقل من ذلك الثمن وإن كانت القلادة لا يحيط العلم بوزن ما فيها من الذهب ويعلم أنه أقل من الذهب الذي بيعت به أو لا يحيط العلم بوزنه إلا أنه يعلم أنه في الحقيقة أقل من الثمن الذي بيعت به القلادة وهو ذهب فالبيع جائز وذلك أنه يكون ذهبها بمثل وزنه من الذهب الثمن ويكون ما فيها من الخرز بما بقي من الثمن ولا يحتاج في ذلك إلى قسمة الثمن على القيم كما يحتاج إليه في العروض المبيعة بالثمن الواحد۔

والدليل على ذلك أنا رأينا الذهب لا يجوز أن يباع بذهب إلا مثلا بمثل ورأيناهم لا يختلفون في دينارين أحدهما في الجودة أفضل من الآخر بيعا صفقة واحدة بدينارين متساويين في الجودة أو بذهب غير مضروب جيد أن البيع جائز فلو كان ذلك مردودا إلى حكم القيمة كما ترد العروض من غير الذهب والفضة إذا بيعت بثمن واحد إذا لفسد البيع لأن الدينار الردي يصيبه أقل من وزنه إذا كانت قيمته أقل من قيمة الدينار الآخر.

فلما أجمع على صحة ذلك البيع وكانت السنة قد ثبتت عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بأن الذهب تبره وعينه سواء ثبت بذلك أن حكم الذهب في البيع إذا كان بذهب على غير القسمة على القيم وأنه مخصوص في ذلك

سے کم ہے اور اگر ہار کے سونے کا علم حاصل ہوا اور یہ بھی معلوم ہو کہ وہ اس سونے سے کم ہے جس کے بدلے اسے بیچا گیا یا اس کے وزن کا علم حاصل نہ ہو لیکن یہ معلوم ہو کہ فی الواقع اس کا سونا ہار کی قیمت سے کم ہے اور وہ سونا ہے تو اب سودا جائز ہو گا اور یہ اس لیے کہ ہار کا سونا قیمت والے سونے سے اس کی مقدار کے برابر ہو گا اور جواہرات باقی سونے کے مقابلے میں ہوں گے۔ اور وہ اس صورت میں قیمت کے سونے کو ان میں سے ہر ایک کی قیمت پر تقسیم کرنے کی ضرورت نہ ہو گی جیسا کہ ایک قیمت پر بیچے جانے والی اشیاء میں ضرورت پڑتی ہے۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں سونے کو سونے کے بدلے برابر ہی بیچ سکتے ہیں اور ہم نے دیکھا کہ فقہاء کا اس بارے میں اختلاف نہیں کہ ایسے دو دیناروں کو جن میں سے ایک دوسرے کے مقابلے میں زیادہ کھرا ہو ایک ہی عقد میں ان دو دیناروں کے بدلے میں بیچنا جائز ہے جو کھرے پن میں برابر ہوں یا اس سونے کے بدلے میں جس کا سکہ نہ بنایا گیا اور وہ کھرا ہو (جائز ہے) اگر ان کو بھی قیمت کی طرف لوٹایا جاتا جیسے سونے چاندی کے علاوہ سامان کو لوٹایا جاتا ہے جبکہ ایک ہی قیمت میں سودا ہو تو اس صورت میں فاسد ہوتی کیونکہ ردی دینار کے حصے میں کم سونا آئے گا جب اس کی قیمت دوسرے دینار کے مقابلے میں کم ہو۔

تو جب انہوں نے اس بیع کے صحیح ہونے پر اجماع کیا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت ہے کہ سونے کو جب سونے کے بدلے میں بیچا جائے تو اسے قیمتوں پر تقسیم نہیں کیا جائے گا اور یہ حکم اسی کے ساتھ مخصوص ہے دوسرے اسباب میں یہ حکم نہیں ہے اس کے مقابلے میں جو قیمت ہو گی وہ وزن کے لحاظ سے ہو گی قیمت

بِحُكْمٍ دُوْنَ حُكْمِ سَائِرِ الْعُرُوْضِ الْمَبِيْعَةِ صَفْقَةً وَّاحِدَةً وَّاِنَّمَا يُصِيْبُهٗ مِنَ الثَّمَنِ هُوَ وَزْنُهٗ مَالَا يُصِيْبُ قِيْمَتَهٗ فَهٰذَا هُوَ مَا يَشْهَدُ هٰذَا الْقَوْلَ مِنَ النَّظَرِ۔

کے اعتبار سے نہیں قیاس بھی اسی قول کی تائید کرتا ہے۔

وَقَدْ اضْطَرَبَ عَلَيْنَا حَدِيْثُ فُضَالَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فَرَوَاهُ قَوْمٌ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَرَوَاهُ اٰخَرُوْنَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ۔

حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کی جو حدیث ہم نے روایت کی ہے اس میں اضطراب ہے ایک جماعت نے اسے اس طرح روایت کیا ہے جس طرح ہم نے باب کے شروع میں روایت کیا اور دوسرے حضرات نے اس کے علاوہ روایت کیا۔

۱۴۱۷ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْهَانِئٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِيَّ ابْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ فُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ وَهِيَ مِنَ الْمَغَانِمِ تُبَاعُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالذَّهَبِ الَّذِيْ فِي الْقِلَادَةِ فَنُزِعَ وَحْدَهٗ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ۔

حضرت علی بن رباح لخمی فرماتے ہیں انہوں نے حضرت فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خیبر میں ایک ہار لایا گیا اس میں سونا اور جواہرات تھے وہ مال غنیمت سے تھا جسے بیچا جا رہا تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہار میں لگے ہوئے سونے کو الگ کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا سونے کے بدلے سونا وزن کے اعتبار سے ہوتا ہے۔

۱۴۱۸ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ عَنْ فُضَالَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ بِخَيْبَرَ۔

حضرت حمید بن ہانی، حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے خیبر کا ذکر نہیں کیا۔

۱۴۱۹ - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ عَنْ اَبِيْ هَانِئٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حیوہ، حضرت ابو ہانی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرُ مَا فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ فِيْ هٰذَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَزَعَ الذَّهَبَ فَجَعَلَهٗ عَلٰى حِدَةٍ ثُمَّ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ لِيَعْلَمَ

تو اس مسئلے کے بارے میں اس حدیث میں جو کچھ ہے وہ پہلی حدیث میں نہیں ہے وہ یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو اتار کر الگ کیا پھر فرمایا سونے کے بدلے سونا وزن کے اعتبار سے ہوتا ہے

النَّاسِ كَيْفَ حُكْمُ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ۔

فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَصَلَ الذَّهَبَ لِاَنَّ صَلَاحَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ فَفَعَلَ مَا فِيْهِ صَلَاحُهُمْ لَا لِاَنَّ بَيْعَ الذَّهَبِ قَبْلَ اَنْ يُنْتَزَعَ مَعَ غَيْرِهٖ فِيْ صَفْقَةٍ وَّاحِدَةٍ غَيْرُ جَائِزٍ وَهٰذَا خِلَافُ مَا رُوِيَ مَنْ رَوٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ۔

تاکہ معلوم ہو جائے کہ سونے کے بدلے سونے کا حکم کیا ہے۔

تو یہ بھی جائز ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا اس لیے الگ کیا ہو کہ اس میں مسلمانوں کا فائدہ تھا تو جس میں ان کی بہتری تھی وہ عمل کیا یہ بات نہیں کہ سونے کو الگ کئے بغیر ایک ہی سودے میں اس کا بیچنا جائز نہ تھا اور یہ آپ کی اس حدیث کے خلاف ہے جس میں آپ نے فرمایا کہ جدا کئے بغیر نہ بیچا جائے۔

وَقَدْ رَوَاهُ اٰخَرُوْنَ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

دوسرے حضرات نے بھی اس کے خلاف روایت کیا ہے۔

۱۴۲۰- فَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَنَشُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّنْعَانِيُّ اَنَّهٗ كَانَ فِي الْبَحْرِ مَعَ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ حَنَشٌ فَاشْتَرَيْتُ قِلَادَةً فِيْهَا تِبْرٌ وَّيَاقُوْتٌ وَّزَبَرْجَدٌ فَاَتَيْتُ فُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ فَذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا تَاْخُذِ التِّبْرَ بِالتِّبْرِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَاِنِّيْ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ فَاشْتَرَيْتُ قِلَادَةً بِسَبْعَةِ دَنَانِيْرَ فِيْهَا تِبْرٌ وَّجَوْهَرٌ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَاْخُذِ التِّبْرَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ۔

حضرت خالد بن ابی عمر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت حنش بن عبداللہ صنعانی نے بیان کیا کہ وہ دریا کے سفر میں حضرت فضالہ بن عبید انصاری کے ہمراہ تھے حضرت حنش فرماتے ہیں میں نے ایک ہار خریدا جس میں سونا یاقوت اور زبرجد جڑے ہوئے تھے میں حضرت فضالہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات ذکر کی تو انہوں نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے برابر برابر لو میں خیبر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا میں نے ایک ہار سات دینار میں خریدا جس میں سونا اور جواہرات تھے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے برابر برابر ہی لے سکتے ہو۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرُ مَا تَقَدَّمَهٗ مِنَ الْاَحَادِيْثِ وَذٰلِكَ اَنَّ مَا حَكٰى فُضَالَةُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هُوَ التِّبْرُ بِالذَّهَبِ

اس حدیث میں پہلی حدیث کے علاوہ مضمون ہے وہ یوں کہ اس حدیث میں حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا وہ یہ ہے کہ سونے کو سونے کے بدلے برابر لیا جائے اور جس

marfat.com

مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فَسَادَ الْبَيْعِ فِي الْقِلَادَةِ الْمَبِيعَةِ بِذَهَبٍ إِذْ كَانَ فِيهَا ذَهَبٌ وَغَيْرُهُ فَهٰذَا خِلَافُ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ۔

وَقَدْ رَوَاهُ آخَرُونَ أَيْضًا عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ۔

۱۴۲۱ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَامِرَ بْنَ يَحْيَى الْمَعَافِرِيَّ أَخْبَرَهُمَا عَنْ حَنَشٍ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ فِي غَزْوَةٍ فَصَارَتْ لِي وَلِأَصْحَابِي قِلَادَةٌ فِيهَا ذَهَبٌ وَوَرِقٌ وَجَوْهَرٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهَا فَسَأَلْتُ فَضَالَةَ فَقَالَ انْزِعْ ذَهَبَهَا وَاجْعَلْهُ فِي الْكِفَّةِ وَاجْعَلْ ذَهَبًا فِي الْكِفَّةِ الْأُخْرٰى ثُمَّ لَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ۔

فَهٰذَا خِلَافُ لِمَا تَقَدَّمَهُ مِنَ الْأَحَادِيثِ لِأَنَّ فِيهِ أَمْرَ فَضَالَةَ بِنَزْعِ الذَّهَبِ وَبَيْعِهِ وَحْدَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي ذَكَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هُوَ نَهْيُهُ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ۔

فَهٰذَا مَا لَا اخْتِلَافَ فِيهِ وَالْأَمْرُ بِالتَّفْصِيلِ مِنْ قَوْلِ فَضَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَمَرَ بِذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُ لَا يَجُوزُ عِنْدَهُ الْبَيْعُ فِيهَا فِي الذَّهَبِ حَتّٰى تُفْصَلَ۔

وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَمَرَ بِذٰلِكَ

ہار کو سونے کے بدلے بیچا گیا اس کی بیع کے فاسد ہونے کا ذکر نہیں کیا جب کہ اس میں سونا اور دوسری چیزیں تھیں تو یہ پہلی احادیث کے خلاف ہے۔

کچھ دوسرے حضرات نے اس کے علاوہ بھی روایت کیا ہے۔

حضرت حنش سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم ایک غزوہ میں حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے تو مجھے اور میرے ساتھیوں کو ایک ہار ملا جس میں سونا اور جواہرات تھے میں نے اسے خریدنا چاہا تو حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا انہوں نے فرمایا اس کا سونا الگ کر دو اور اسے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھو اور دوسرے پلڑے میں بھی سونا رکھو پھر برابر برابر کے علاوہ نہ لو۔ کیونکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ برابر برابر ہی لے۔

تو یہ پہلی احادیث کے خلاف ہے کیونکہ اس میں حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے سونا اتارنے اور اسے الگ بیچنے کا حکم دیا اور یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل نہیں کی جو کچھ حضور علیہ السلام سے (نقل کرتے ہوئے) ذکر کیا اس میں سونے کو سونے کے بدلے برابر برابر نہ بیچنے سے ممانعت ہے۔

تو اس بات میں کوئی اختلاف نہیں سونے کو الگ کرنے کا حکم حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کے قول سے ثابت ہے تو ہو سکتا ہے انہوں نے اس بات کا حکم اس لیے دیا ہو کہ ان کے نزدیک ہار میں جڑے ہوئے سونے کو الگ کیے بغیر بیچنا جائز نہ ہو۔

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس بات کا حکم

لِإِحَاطَةِ عِلْمِهِ أَنَّ تِلْكَ قِلَادَةٌ لَا يُوصَلُ إِلَى عِلْمِ مَا فِيهَا مِنَ الذَّهَبِ وَلَا إِلَى مِقْدَارِهِ إِلَّا بَعْدَ أَنْ تَفْصِلَهُ مِنْهَا۔

اس لیے دیا ہو کہ وہ جانتے تھے اس ہار میں جڑے ہوئے سونے کی مقدار کا علم اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک اسے الگ نہ کیا جائے۔

فَقَدِ اضْطَرَبَ هَذَا الْحَدِيثُ فَلَمْ يُوقَفْ عَلَى مَا أُرِيدَ مِنْهُ فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْتَجَّ بِمَعْنًى مِنَ الْمَعَانِي الَّتِي رُوِيَ عَلَيْهَا إِلَّا احْتَجَّ مُخَالِفُهُ عَلَيْهِ بِالْمَعْنَى الْآخَرِ وَقَدْ قَدَّمْنَا فِي هَذَا الْبَابِ كَيْفَ وَجْهُ النَّظَرِ فِي ذَلِكَ وَإِنَّهُ عَلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الَّذِينَ جَعَلُوا حُكْمَ الذَّهَبِ الْمَبِيعِ مَعَ غَيْرِهِ بِالذَّهَبِ لَا عَلَى قَسْمِ الثَّمَنِ عَلَى الْقِيَمِ وَلَكِنْ عَلَى أَنَّ الذَّهَبَ مَبِيعٌ بِوَزْنِهِ مِنَ الذَّهَبِ الثَّمَنِ وَمَا بَقِيَ مَبِيعٌ مَا بَقِيَ مِنَ الثَّمَنِ وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔

تو اس حدیث میں اضطراب ہوا اور یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس سے کیا مراد ہے پس جو شخص بھی ان معانی میں سے کسی معنیٰ کو دلیل بنائے گا مخالف دوسرے معنیٰ سے استدلال کرے گا اور ہم اس باب میں پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اس میں قیاس کا طریقہ کیا ہے اور یہ ان لوگوں کے مسلک کے مطابق ہے جنہوں نے فروخت شدہ سونے کو دوسرے سونے کے مقابلے میں قرار دیا نہ کہ قیمت کو ان دونوں کی قیمت پر تقسیم کرنا، بلکہ سونا، قیمت میں سے اپنے ہم وزن سونے کے مقابلے میں ہو گا اور جو باقی ہو گا وہ اس چیز کی قیمت ہو گی جو سونے کے ساتھ جڑی ہوئی تھی یہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کا قول ہے۔

۱۴۲۲ - **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّبَائِيِّ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ قَالَ اشْتَرَى مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ قِلَادَةً فِيهَا تِبْرٌ وَزَبَرْجَدٌ وَلُؤْلُؤٌ وَيَاقُوتٌ بِسِتِّمِائَةِ دِينَارٍ فَقَامَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ حِينَ طَلَعَ مُعَاوِيَةُ الْمِنْبَرَ وَحِينَ صَلَّى الظُّهْرَ فَقَالَ أَلَا إِنَّ مُعَاوِيَةَ اشْتَرَى الرِّبَا وَأَكَلَهُ أَلَا إِنَّهُ فِي النَّارِ إِلَى حَلْقِهِ۔

حضرت ابو تمیم جیشانی سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے ایک ہار جس میں سونا، زبرجد، جواہرات اور یاقوت لگا ہوا تھا چھ سو دینار کے بدلے خریدا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے یا انہوں نے ظہر کی نماز پڑھی تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا سنو! حضرت معاویہ نے سود کے طور پر سودا کیا اور اسے کھایا سنو! وہ حلق تک جہنم میں ہو گا۔

فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ تِلْكَ الْقِلَادَةُ كَانَ فِيهَا مِنَ الذَّهَبِ أَكْثَرُ مِمَّا اشْتُرِيَتْ بِهِ فَكَانَ مِنْ عُبَادَةَ مَا كَانَ لِذَلِكَ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ بِيعَتْ بِنَسِيئَةٍ فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا۔

تو ہو سکتا ہے کہ اس ہار میں جڑا ہوا سونا اس سونے سے زیادہ ہو جس کے بدلے اسے خریدا گیا تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے اسی وجہ سے یہ کلام کیا اور ہو سکتا ہے اسے ادھار کے طور پر بیچا گیا ہو تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔

marfat.com

۱۴۲۳ - وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ وَفِي السَّبَبِ الَّذِيْ مِنْ أَجْلِهٖ عُبَادَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنْكَرَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فِيْ ذٰلِكَ مَا أَنْكَرَ۔

۱۴۲۴ - مَا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ ابْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ عَنْ أَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ قَالَ كُنَّا فِيْ غَزَاةٍ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ فَأَصَبْنَا ذَهَبًا وَّفِضَّةً فَأَمَرَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا يَبِيْعُهَا النَّاسَ فِيْ عَطِيَّاتِهِمْ قَالَ فَتَنَازَعَ النَّاسُ فِيْهَا فَقَامَ عُبَادَةُ فَنَهَاهُمْ فَرَدُّوْهَا فَأَتَى الرَّجُلُ مُعَاوِيَةَ فَشَكٰى إِلَيْهِ فَقَامَ مُعَاوِيَةُ خَطِيْبًا فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ تُحَدِّثُوْنَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَحَادِيْثَ يَكْذِبُوْنَ فِيْهَا عَلَيْهِ لَمْ نَسْمَعْهَا فَقَامَ عُبَادَةُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَنُحَدِّثَنَّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَرِهَ مُعَاوِيَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَلَا الشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ۔

۱۴۲۵ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ نَاسٌ فِيْ إِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ يَبِيْعُوْنَ آنِيَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ إِلَى الْعَطَاءِ فَقَامَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ

اس سلسلے میں اور اس سبب کے بارے میں جس کی وجہ سے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض کیا، یہ روایت مروی ہے۔

حضرت ایوب سختیانی، حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت ابوالاشعث سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ہم ایک غزوہ میں تھے جس میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہمارے امیر تھے ہمیں سونا اور چاندی حاصل ہوئی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ اسے لوگوں پر عطیات پر بیچے اس سلسلے میں لوگوں کا اختلاف ہوا تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ان کو روکا تو انہوں نے اسے لوٹا دیا وہ شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے شکایت کی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (منسوب) احادیث روایت کرتے ہیں اور اس سلسلے میں آپ پر جھوٹ باندھتے ہیں ہم نے ان احادیث کو نہیں سنا اس پر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ کی قسم! ہم ضرور بضرور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث نقل کریں گے اگرچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ناپسند کریں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے گندم کو گندم کے بدلے، جو کو جو کے بدلے، کھجور کو کھجور کے بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر، ہاتھوں ہاتھ (نقد) عین کو عین کے ساتھ (یعنی ادھار نہ ہو)

حضرت ابوالاشعث صنعانی فرماتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کچھ لوگ آئے جو سونے اور چاندی کے برتن عطیات کے ملنے تک کے وعدے پر بیچتے تھے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو سونے کے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے، گندم کو گندم کے بدلے، کھجور کو کھجور کے بدلے، جو کو جو کے

بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبٰى۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ مِنْ إِنْكَارِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ هُوَ بَيْعُ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلٰى أَجَلٍ لَا غَيْرُ ذٰلِكَ۔ وَأَمَّا الْقِلَادَةُ الَّتِيْ فِيْهَا الذَّهَبُ الْمَبِيْعَةُ بِالذَّهَبِ أَوِ الْقِلَادَةُ الَّتِيْ فِيْهَا الْفِضَّةُ الْمَبِيْعَةُ بِالْفِضَّةِ فَلَا دَلَالَةَ فِيْمَا رَوَيْنَا عَنْهُ عَلٰى حُكْمِ ذٰلِكَ إِذَا بِيْعَ بِأَكْثَرَ مِنْ وَزْنِ ذَهَبِهٖ أَوْ فِضَّتِهٖ مِنَ الذَّهَبِ أَوِ الْفِضَّةِ۔

۱۴۲۶- وَقَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اشْتَرِ السَّيْفَ الْمُحَلّٰى بِالْفِضَّةِ۔

۱۴۲۷- فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ أَجَازَ بَيْعَ السَّيْفِ الَّذِيْ حِلْيَتُهٗ فِضَّةٌ بِفِضَّةٍ۔

وَقَدْ رُوِيَ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ التَّابِعِيْنَ اخْتِلَافٌ۔

۱۴۲۸- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ وَابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِيْ عِمْرَانَ أَنَّهٗ سَأَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ اشْتِرَاءِ الثَّوْبِ الْمَنْسُوْجِ بِالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ فَقَالَا لَا يَصْلُحُ اشْتِرَاؤُهٗ بِالذَّهَبِ۔

۱۴۲۹- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ

بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا مگر یہ کہ وہ برابر برابر ہوں جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سود کھایا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض سونے کو سونے کے بدلے ایک میعاد تک بیچنے کی وجہ سے تھا کسی جہاں تک اس ہار کا تعلق ہے جس میں جڑا ہوا سونا سونے کے بدلے بیچا گیا یا وہ ہار جس میں جڑی ہوئی چاندی، چاندی کے بدلے بیچی گئی تو ان روایات میں اس کے حکم پر کوئی دلالت نہیں جب اس (ہار) کے سونے کو اس سے زیادہ سونے یا اس کی چاندی کو اس سے زیادہ چاندی کے بدلے بیچا جائے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا چاندی سے مرصع تلوار کو چاندی کے بدلے خریدو۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس تلوار کو چاندی کے بدلے خریدنے کی اجازت دی جو چاندی سے مرصع تھی۔

تابعین کی جماعت سے بھی اس قسم کے مسئلے میں اختلاف مروی ہے۔

حضرت خالد بن ابی عمران فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت قاسم بن محمد اور حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے سونے کے بدلے سونے سے بنا ہوا کپڑا خریدنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اسے سونے کے بدلے خریدنا صحیح نہیں۔

حضرت عثمان بن اسود، حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو

بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهٗ کَانَ لَا یَرٰی بَأْسًا اَنْ یَّشْتَرِیَ ذَهَبًا بِذَهَبٍ اَوْ فِضَّةً بِفِضَّةٍ وَذَهَبٍ۔

چاندی کے بدلے یا سونے کے بدلے خریدنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ مُّبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ کَانَ لَا یَرٰی بَأْسًا اَنْ یُّبَاعَ السَّیْفُ الْمُفَضَّضُ بِالدَّرَاهِمِ بِاَکْثَرَ مِمَّا فِیْهِ تَکُوْنُ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالسَّیْفُ بِالْفَضْلِ۔

حضرت مبارک، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس تلوار کو جس میں درہم جڑے ہوئے ہوں زیادہ چاندی کے بدلے ہوگی اور تلوار زائد چاندی کے بدلے ہوگی۔

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ بَیْعِ السَّیْفِ الْمُحَلّٰی اِذَا کَانَتِ الْفِضَّةُ الَّتِیْ فِیْهِ اَقَلَّ مِنَ الثَّمَنِ فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ۔

حضرت ابو معشر، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جس تلوار میں چاندی لگی ہوئی ہو اس کو چاندی کے بدلے بیچنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ یہ چاندی قیمت والی چاندی سے کم ہو۔

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ عَنْ حُصَیْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِیِّ قَالَ لَا بَأْسَ بِبَیْعِ السَّیْفِ الْمُحَلّٰی بِالدَّرَاهِمِ لِاَنَّ فِیْهِ حِمَائِلَهٗ وَجَفْنَهٗ وَنَصْلَهٗ۔

حضرت حصین بن عبد الرحمٰن، حضرت عامر شعبی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں درھموں (چاندی) سے مرصع تلوار کو بیچنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اس میں اس کا پرتلہ، میان اور پھل بھی ہے۔

۱۷

كِتَابُ الْهِبَةِ وَالصَّدَقَةِ

ہبہ اور صدقہ کا بیان

بَابُ الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ

۱۴۳۳ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ وَهِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْوَاهِبَ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْمَا وَهَبَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا لَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ الرُّجُوْعَ فِي الْهِبَةِ كَالرُّجُوْعِ فِي الْقَيْءِ وَكَانَ رُجُوْعُ الرَّجُلِ فِيْ قَيْئِهٖ حَرَامًا عَلَيْهِ كَانَ كَذٰلِكَ رُجُوْعُهٗ فِيْ هِبَتِهٖ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لِلْوَاهِبِ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْ هِبَتِهٖ اِذَا كَانَتْ قَائِمَةً عَلٰى حَالِهَا لَمْ تُسْتَهْلَكْ وَلَمْ يَزْدَدْ فِيْ بَدَنِهَا بَعْدَ اَنْ يَّكُوْنَ الْمَوْهُوْبُ

ہبہ واپس لینا

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینے والا قے کر کے اسے لوٹانے والے کی طرح ہے۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ ہبہ کرنے والا دی ہوئی چیز کو واپس نہیں کر سکتا۔ انہوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہبہ میں رجوع کرنے والے کو قے کر کے واپس لوٹانے والے کی طرح قرار دیا اور قے کر کے واپس کرنا حرام ہے تو ہبہ میں رجوع بھی اسی طرح ہوگا۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا ہبہ کرنے والا اپنے ہبہ کو واپس لے سکتا ہے جب تک وہ چیز اپنی حالت پر قائم ہو ہلاک نہ ہوا ور نہ اس کے بدن میں کوئی اضافہ کیا گیا ہو موہوب لہ (جس کو ہبہ کیا گیا) اس کا رشتہ دار بھی

لَهٗ لَيْسَ بِذِيْ رَحْمٍ مَحْرَمٍ مِّنَ الْوَاهِبِ وَبَعْدَ اَنْ يَكُوْنَ لَمْ يُثِبْهُ مِنْهَا ثَوَابًا فَاِنْ كَانَ اَثَابَهٗ مِنْهَا ثَوَابًا وَقَبِلَ ذٰلِكَ الثَّوَابَ مِنْهُ اَوْ كَانَ الْمَوْهُوْبُ لَهٗ ذَا رَحْمٍ مَحْرَمٍ مِّنَ الْوَاهِبِ فَلَيْسَ لِلْوَاهِبِ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْهَا فَاِنْ لَمْ يَكُنِ الْوَاهِبُ ذَا رَحْمٍ مَحْرَمٍ لِلْمَوْهُوْبِ لَهٗ وَلٰكِنَّهَا امْرَاَةٌ وَهَبَتْ لِزَوْجِهَا اَوْ زَوْجٌ وَهَبَ لِامْرَاَتِهٖ فَهُمَا فِيْ ذٰلِكَ كَذِي الرَّحْمِ الْمَحْرَمِ وَلَيْسَ لِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَنْ يَّرْجِعَ فِيْمَا وَهَبَ لِصَاحِبِهٖ۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْعَائِدَ فِيْ هِبَتِهٖ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا مَنِ الْعَائِدُ فِيْ قَيْئِهٖ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ الرَّجُلَ الْعَائِدَ فِيْ قَيْئِهٖ فَيَكُوْنُ قَدْ جَعَلَ الْعَائِدَ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْمَا هُوَ حَرَامٌ عَلَيْهِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا قَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ الْكَلْبَ الْعَائِدَ فِيْ قَيْئِهٖ وَالْكَلْبُ غَيْرُ مُتَعَبَّدٍ بِتَحْرِيْمٍ وَّلَا تَحْلِيْلٍ فَيَكُوْنُ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ عَائِدًا فِيْ قَذَرٍ كَالْقَذَرِ الَّذِيْ يَعُوْدُ فِيْهِ الْكَلْبُ وَلَا يَثْبُتُ بِذٰلِكَ مَنْعُ الْوَاهِبِ مِنَ الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ۔

فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ فِي الْاٰثَارِ مَا يَدُلُّنَا عَلٰى مُرَادِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ مَا هُوَ۔

۱۴۳۴۔ فَاِذَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

نہ ہو اور نہ اس کی طرف سے اسے کوئی بدلہ ملا ہو اگر اس نے اس کے بدلے میں کچھ دے دیا اور اس نے قبول بھی کر لیا یا موہوب لہ اس کا قریبی رشتہ دار ہے تو واہب (ہبہ کرنے والا) واپس نہیں لے سکتا اگر موہوب لہ اس کا رشتہ دار نہ ہو بلکہ بیوی نے اپنے خاوند کو کوئی چیز ہبہ کی یا خاوند نے اپنی بیوی کو کوئی چیز ہبہ کی تو یہ دونوں بھی اس معاملے میں قریبی رشتہ دار کی طرح ہیں ان میں سے ایک بھی دوسرے کو دی ہوئی چیز واپس نہیں کر سکتا۔

ان لوگوں کی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہبہ کر کے واپس کرنے والے کو قے کر کے اسے واپس لوٹانے والے کی طرح قرار دیا اور قے کر کے اسے واپس لوٹانے والے کے بارے میں نہیں بتایا کہ اس سے کون مراد ہے تو ممکن ہے وہ شخص مراد ہو جو قے کر کے اسے واپس لوٹاتا ہے تو آپ نے ہبہ کر کے لوٹانے والے کو قے کر کے اسے چاٹنے والے کی طرح قرار دیا اور یہ حرام ہے اس سے پہلے قول والوں کی بات ثابت ہو جائے گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے مراد وہ کتا ہو جو قے کر کے اسے چاٹتا ہے اور کتا حرام و حلال کا مکلف نہیں لہٰذا ہبہ کو لوٹانے والا گندگی کو لوٹانے والا ہے جیسے وہ گندگی جسے کتا لوٹاتا ہے اس سے یہ بات ثابت نہ ہوگی کہ واہب کو ہبہ سے رجوع کرنا منع ہے۔

تو ہم نے دیکھا کہ کیا روایات میں کوئی ایسی بات ہمیں ملتی ہے جو اس پہلی حدیث میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد پر دلالت کرے۔

تو حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے ہمارے سامنے بری صفت کی مثال بیان فرمائی کہ ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو

وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الرَّاجِعُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ۔

اپنی قے کو چاٹتا ہے۔

۱۴۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ۔

حضرت عبداللہ بن طاؤس اپنے والد سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہبہ کرکے اسے لوٹانے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کرکے اسے چاٹتا ہے۔

فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيثُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا فِي الْحَدِيثِ الْاَوَّلِ تَنْزِيهَ اُمَّتِهِ عَنْ اَمْثَالِ الْكِلَابِ لَا اَنَّهُ اَبْطَلَ اَنْ يَكُونَ لَهُمُ الرُّجُوعُ فِي هِبَاتِهِمْ۔

تو یہ اس حدیث اس بات پر دلالت رکھتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پہلی حدیث میں جو ہم نے ذکر کی اپنی امت کو کتوں کے اوصاف سے بچانے کا ارادہ فرمایا یہ بات نہیں کہ ہبہ کی ہوئی اشیاء کو واپس کرنے کو باطل قرار دیا۔

۱۴۳۶- وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْكَلَامُ اَيْضًا الَّذِي رَوَيْنَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَعُودُ فِي عَطَائِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ فَاَكَلَهُ۔

یہ کلام جو ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے حضرت خلاس بن عمرو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص اپنے عطیہ کو لوٹاتا ہے وہ اس کتے کی طرح ہے جو کھاتا ہے جب سیر ہوتا تو قے کر دیتا ہے پھر اسے چاٹ کر واپس کر لیتا ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلُ هٰذَا الْكَلَامِ فِي مَعْنًى غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنٰى۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کا کلام ایک دوسرے مفہوم میں بھی مروی ہے۔

۱۴۳۷- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَرَادَ

حضرت سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) روایت کرتے تھے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صدقہ کیا اس کے بعد اسے فروخت ہوتا ہوا پایا تو اسے خریدنے کا ارادہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا اپنے صدقہ کو واپس نہ کرو اسی

اَنْ یَّشْتَرِیَہٗ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْمَرَہٗ فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِكَ فَلِذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا یَرٰی اَنْ یَّبْتَاعَ مَالًا جَعَلَہٗ صَدَقَۃً۔

بنیاد پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو جائز نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی جس مال کو صدقہ کرے اسے خریدے۔

۱۴۳۸۔ **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَہٗ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ حَمَلْتُ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَضَاعَہُ الَّذِیْ كَانَ عِنْدَہٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَبْتَاعَہٗ مِنْہُ وَظَنَنْتُ اَنَّہٗ بَائِعُہٗ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْہُ وَاِنْ اَعْطَاكَہٗ بِدِرْهَمٍ وَّاحِدٍ وَّلَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِكَ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِیْ صَدَقَتِہٖ كَالْكَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِہٖ۔

حضرت زید بن اسلم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے ایک شخص کو جہاد کے لیے گھوڑے پر سوار کیا اس نے اس کو ضائع کر دیا تو میں نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا اور سوچا کہ وہ اسے سستا بیچے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اسے نہ خریدو اگرچہ وہ تمہیں ایک درھم کے بدلے دے اور اپنا صدقہ واپس نہ کرو کیونکہ صدقہ واپس کرنے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے اسے چاٹ لیتا ہے۔

۱۴۳۹۔ **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِیْلُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عُمَرَ اَنَّہٗ اَبْصَرَ فَرَسًا تُبَاعُ فِی السُّوْقِ وَكَانَ تَصَدَّقَ بِہٖ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَشْتَرِیْ بِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَشْتَرِہٖ وَلَا شَیْئًا مِّنْ نِّتَاجِہٖ۔

حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بازار میں ایک گھوڑے کا سودا ہوتے دیکھا اور وہ اسے صدقہ میں دے چکے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں اسے خریدلوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اسے خریدو اور نہ اس کی اولاد کو۔

۱۴۴۰۔ **فَمَنَعَ** رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنْ یَّبْتَاعَ مَا كَانَ تَصَدَّقَ بِہٖ اَوْ شَیْئًا مِّنْ نِّتَاجِہٖ وَجَعَلَ اِنَّ فِعْلَ ذٰلِكَ كَالْكَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِہٖ فَلَمْ یَكُنْ ذٰلِكَ بِمُوْجِبِ حُرْمَۃِ ابْتِیَاعِ الصَّدَقَۃِ عَلَی الْمُتَصَدِّقِ بِهَا وَلٰكِنَّ تَرْكَ ذٰلِكَ اَفْضَلُ لَہٗ۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس چیز کے خریدنے سے منع کر دیا جسے انہوں نے صدقہ کیا اسی طرح اس کی اولاد کے خریدنے سے بھی منع فرمایا اور اس فعل کو اس کتے (کے فعل) کی طرح قرار دیا جو قے کر کے لوٹاتا ہے تو اس سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ صدقہ کرنے والے کے لیے صدقہ کے مال کو خریدنا حرام ہے بلکہ اس کو چھوڑنا افضل ہے۔

١٤٤١ - فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا قَبْلَ هٰذَا لِمَا ذُكِرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ لَيْسَ عَلٰى تَحْرِيْمِ ذٰلِكَ سَوَاءً وَلٰكِنَّهٗ لِاَنَّ تَرْكَهٗ اَفْضَلُ۔

١٤٤٢ - وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِوَاهِبٍ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْ هِبَتِهٖ اِلَّا الْوَالِدُ لِوَلَدِهٖ۔

فَقَالَ قَائِلٌ فَقَدْ دَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى تَحْرِيْمِ الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ مِنَ الرَّجُلِ لِغَيْرِ وَلَدِهٖ۔

قِيْلَ لَهٗ مَا دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا ذَكَرْتَ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَصَفَ ذٰلِكَ الرُّجُوْعَ بِاَنَّهٗ لَا يَحِلُّ لِتَغْلِيْظِهٖ اِيَّاهُ لِكَرَاهِيَةِ اَنْ يَّكُوْنَ لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِهٖ مَثَلُ السَّوْءِ۔

وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلٰى مَعْنٰى اَنَّهَا تَحْرُمُ عَلَى الْاَغْنِيَاءِ وَلٰكِنَّهَا عَلٰى مَعْنٰى لَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ حَيْثُ تَحِلُّ لِغَيْرِهٖ مِنْ ذَوِي الْحَاجَةِ وَالزَّمَانَةِ فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيْضًا لَا يَحِلُّ لِوَاهِبٍ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْ هِبَتِهٖ اِنَّمَا هُوَ عَلٰى اَنَّهٗ لَا يَحِلُّ لَهٗ ذٰلِكَ كَمَا يَحِلُّ لَهُ الْاَشْيَاءُ الَّتِيْ قَدْ اَحَلَّهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِعِبَادِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْ لِمَنْ فَعَلَهَا مَثَلًا كَالْمَثَلِ الَّذِيْ جَعَلَهٗ رَسُوْلُ

تو جو کچھ ہم نے پہلے ذکر کیا اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہبہ کو واپس لینے کے سلسلے میں جو کچھ فرمایا اس سے حرام ہونا مراد نہیں بلکہ اسے چھوڑنا افضل ہے۔

حضرت طاؤس، حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں حضرات فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہبہ کرنے والے کے لیے جائز نہیں کہ وہ ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس کرے البتہ باپ اپنے بیٹے سے واپس لے سکتا ہے۔

تو کسی معترض نے کہا کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا کہ کسی شخص کا اولاد کے علاوہ کسی سے ہبہ واپس لینا حرام ہے۔

تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ اس میں تمہاری مذکورہ بات پر کوئی دلالت نہیں ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی کہ یہ حلال نہیں سختی کے طور پر ہو کیونکہ آپ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ آپ کے کسی امتی میں بری مثال پائی جائے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی تندرست ٹھیک ٹھاک آدمی کے لیے صدقہ حلال نہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اس پر اس طرح حرام ہے جس طرح مالدار لوگوں پر حرام ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح دیگر حاجت مند لوگوں کے لیے حلال ہے اس طرح اس کے لیے نہیں تو اسی طرح جو کچھ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے نقل کیا۔ ہے کہ ہبہ کرنے والے کے لیے دی ہوئی چیز واپس لینا حلال نہیں کا مطلب یہ ہے کہ اس کے لیے یہ اس طرح حلال نہیں جس طرح دیگر اشیاء ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے حلال قرار دیا اور ان کو حاصل کرنے والوں کے لیے ایسی مثال بیان نہیں

marfat.com

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِلْعَائِدِ فِي هِبَتِهِ.

وَقَدْ دَخَلَ فِي ذَلِكَ الْعَوْدُ فِيهَا بِالرُّجُوعِ وَالِابْتِيَاعِ وَغَيْرِهِ ثُمَّ اسْتَثْنَى مِنْ ذَلِكَ مَا وَهَبَ الْوَالِدُ لِوَلَدِهِ فَذَلِكَ عِنْدَنَا وَاللهُ أَعْلَمُ عَلَى إِبَاحَتِهِ لِلْوَالِدِ أَنْ يَأْخُذَ مَا وَهَبَ لِابْنِهِ فِي وَقْتِ حَاجَتِهِ إِلَى ذَلِكَ وَفَقْرِهِ إِلَيْهِ لِأَنَّ مَا يَجِبُ لِلْوَالِدِ مِنْ ذَلِكَ لَيْسَ بِفِعْلٍ يَفْعَلُهُ فَيَكُونُ ذَلِكَ رُجُوعًا مِنْهُ يَكُونُ مَثَلُهُ فِيهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ الرَّاجِعِ فِي قَيْئِهِ وَلَكِنَّهُ شَيْءٌ أَوْجَبَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ لِفَقْرِهِ فَلَمْ يُضَيِّقْ ذَلِكَ عَلَيْهِ كَمَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِي غَيْرِ هَذَا الْحَدِيثِ.

فرمائی جو ہبہ کرکے واپس کرنے والے کے لیے بیا[ن] فرمائی۔

اس رجوع کرنے میں ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینا، اسے خریدنا اور دوسری صورتیں شامل ہیں پھر اس سے والد کا بیٹے کو دیا ہوا مال مستثنیٰ کیا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس کا جواز باپ کی حاجت اور فقر کے وقت ہے کیونکہ اس سلسلے میں جو کچھ باپ کے لیے واجب ہے وہ ایسا فعل نہیں ہے جس کے کرنے سے وہ واپسی کتے کے اپنی قے کو چاٹنے کی طرح ہو بلکہ یہ وہ چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس (باپ) کے فقر کی وجہ سے اس کے لیے واجب کیا اور اس سلسلے میں اسے کسی تنگی میں نہیں ڈالا جیسا کہ دوسری احادیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۱۲۲۳- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَعْطَيْتُ أُمِّي حَدِيقَةً وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَلَمْ تَتْرُكْ وَارِثًا غَيْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ صَدَقَتُكَ وَرَجَعَتْ حَدِيقَتُكَ.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اپنی والدہ کو ایک باغ کا عطیہ دیا اب اس کا انتقال ہو گیا اور اس نے میرے علاوہ کوئی وارث نہیں چھوڑا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا صدقہ (عطیہ) واجب ہو گیا (ادا ہو گیا) اور تیرا باغ تیری طرف لوٹ گیا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَاحَ لِلْمُتَصَدِّقِ صَدَقَتَهُ لَمَّا رَجَعَتْ إِلَيْهِ بِالْمِيرَاثِ وَمَنَعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنِ ابْتِيَاعِ صَدَقَتِهِ.

فَثَبَتَ بِهَذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ إِبَاحَةُ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کرنے والے کے لیے وہ صدقہ جائز قرار دیا جب وہ بطور وراثت اس کی طرف واپس ہوا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اپنا عطیہ خریدنے سے منع فرمایا:

تو ان دو حدیثوں سے ثابت ہوا کہ صدقہ کرنے والے

الصَّدَقَةِ الرَّاجِعَةِ إِلَى الْمُتَصَدِّقِ بِفِعْلِ اللّٰهِ كَرَاهَةُ الصَّدَقَةِ الرَّاجِعَةِ إِلَيْهِ بِفِعْلِ نَفْسِهِ فَكَذٰلِكَ وُجُوْبُ النَّفَقَةِ لِلْأَبِ مِنْ مَالِ الْإِبْنِ لِحَاجَتِهِ وَفَقْرِهِ وَجَبَتْ لَهُ بِإِيْجَابِ اللّٰهِ تَعَالَى إِيَّاهَا لَهُ فَأَبَاحَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ارْتِجَاعَ هِبَتِهِ وَإِنْفَاقَهَا عَلَى نَفْسِهِ وَجَعَلَ ذٰلِكَ كَمَا رَجَعَ إِلَيْهِ بِالْمِيْرَاثِ لَا كَمَا رَجَعَ بِالْإِبْتِيَاعِ وَالْإِرْتِجَاعِ.

کی طرف صدقہ کی واپسی تب جائز ہے جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے واپس ہوا اور جب اپنے ذاتی فعل سے ہو تو مکروہ ہے اسی طرح باپ کے لیے بیٹے کے مال میں نفقہ اس کی ضرورت اور فقر کی وجہ سے واجب ہے اور یہ اللہ تعالیٰ نے واجب فرمایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہبہ کی واپسی اور اسے اپنے اوپر خرچ کرنے کو جائز قرار دیا اور اسے اسی طرح قرار دیا جس طرح وراثت کے طور پر لوٹتا ہے ایسے نہیں کہ خریدنے یا خود واپس کرنے کی وجہ سے لوٹے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ خَصَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْوَالِدَ الْوَاهِبَ دُوْنَ سَائِرِ الْوَاهِبِيْنَ أَفَيَكُوْنُ حُكْمُ الْوَلَدِ فِيْمَا وَهَبَ لِأَبِيْهِ خِلَافَ حُكْمِ الْوَالِدِ فِيْمَا وَهَبَ لِوَلَدِهِ.

اگر کوئی شخص کہے کہ اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہبہ کرنے والے والد کو مختص فرمایا باقی ہبہ کرنے والوں کے لیے یہ حکم نہیں تو اگر بیٹا باپ کو کوئی چیز ہبہ کرے تو اس کا حکم باپ کے بیٹے کو ہبہ کرنے کے خلاف ہوگا۔

قِيْلَ لَهُ بَلْ حُكْمُهُمَا فِيْ هٰذَا سَوَاءٌ وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَحَدَهُمَا عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَا يُجْزِئُ مِنْ ذِكْرِهِ إِيَّاهُمَا وَمِنْ ذِكْرِ غَيْرِهِمَا مِمَّنْ حُكْمُهُ فِيْ هٰذَا مِثْلُ حُكْمِهِمَا.

تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ اس سلسلے میں دونوں کا حکم ایک جیسا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سبب سے جسے ہم نے ذکر کیا ایک کا ذکر کرنا دونوں کے ذکر کو کفایت کرتا ہے بلکہ ان دونوں کے علاوہ کو جن کے لیے اس قسم کے مسئلہ میں یہی حکم ہے بھی کافی ہے۔

وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ فَحَرَّمَ هٰؤُلَاءِ جَمِيْعًا بِالْأَنْسَابِ ثُمَّ قَالَ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِيْ أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي التَّحْرِيْمِ بِالرَّضَاعَةِ غَيْرَهُمَا تَبْيِيْنًا بِالتَّحْرِيْمِ بِالرَّضَاعِ عَنْ ذِكْرِ مَنْ سِوَاهُمَا فِيْ ذٰلِكَ إِذْ كَانَ قَدْ جَمَعَ بَيْنَهُنَّ جَمِيْعًا فِي التَّحْرِيْمِ بِالْأَنْسَابِ فَجَعَلَ حُكْمَهُنَّ

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا "تم پر تمہاری مائیں تمہاری بیٹیاں، تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں، تمہاری خالائیں، بھتیجیاں اور بھانجیاں حرام کی گئیں" تو ان سب کو نسبی اعتبار سے حرام فرمایا پھر فرمایا "اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری رضاعی بہنیں (بھی حرام ہیں) دودھ کے سلسلے میں ان دو کے علاوہ کا ذکر نہیں فرمایا تو اللہ تعالیٰ کا ان دو کا ذکر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ تمام عورتیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہیں دودھ سے حرام ہونے میں ان کا حکم وہی ہے اور دودھ کی وجہ سے ان دو کے حرام ہونے کے ذکر نے باقی کے ذکر سے بے نیاز کر دیا کیونکہ نسب کی وجہ سے حرام ہونے کے سلسلے

حُكْمًا وَّاحِدًا فَدَلَّ تَحْرِيمُهُ بَعْضَهُنَّ اَيْضًا بِالرَّضَاعِ اَنَّ حُكْمَهُنَّ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمٌ وَّاحِدٌ۔

فَكَذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمَّا قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْ هِبَتِهٖ فَعَمَّ بِذٰلِكَ النَّاسَ جَمِيْعًا ثُمَّ قَالَ اِلَّا الْوَالِدُ لِوَلَدِهٖ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَا دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ مَنْ سِوَى الْوَالِدِ مِنَ الْوَاهِبِيْنَ فِيْ رُجُوْعِ الْهِبَاتِ اِلَيْهِمْ بِرَدِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِيَّاهَا كَذٰلِكَ وَاَغْنَانَا ذِكْرُ بَعْضِهِمْ عَنْ ذِكْرِ سَائِرِهِمْ فَلَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا يَدُلُّنَا عَلٰى اَنَّ لِلْوَاهِبِ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْ هِبَتِهٖ بِنَقْضِهٖ اِيَّاهَا حَتّٰى يَاْخُذَهَا مِنَ الْمَوْهُوْبِ لَهٗ وَيَرُدُّهَا اِلٰى مِلْكِهِ الْمُتَقَدِّمِ الَّذِيْ اَخْرَجَهَا مِنْهُ بِالْهِبَةِ۔

فَنَظَرْنَا هَلْ نَجِدُ فِيْمَا رُوِيَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا۔

١٤٤٤۔ **فَاِذَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ مَنْ وَّهَبَ هِبَةً فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا حَتّٰى يُثَابَ مِنْهَا بِمَا يَرْضٰى۔

١٤٤٥۔ **وَاِذَا** يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْ غَطَفَانَ ابْنِ طَرِيْفٍ الْمُرِّيِّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ وَّهَبَ هِبَةً لِصِلَةِ رَحِمٍ اَوْ عَلٰى وَجْهِ صَدَقَةٍ فَاِنَّهٗ لَا يَرْجِعُ فِيْهَا وَمَنْ وَّهَبَ هِبَةً يَرٰى اَنَّهٗ اِنَّمَا

میں تمام کا ذکر کیا اور ان سب کے لیے ایک ہی حکم قرار دیا یعنی حرام ہونا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ رضاعت کی وجہ سے بعض کے حرام ہونے سے دوسری رضاعی رشتہ دار عورتوں کے بارے میں بھی یہی حکم ہوگا۔ اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فرمایا کہ کسی شخص کے لیے ہبہ میں رجوع کرنا صحیح نہیں تو یہ حکم تمام لوگوں کو شامل ہوا پھر فرمایا سوائے باپ کے جو اپنے بیٹے کو ہبہ کرے اس معنی کی بنیاد پر جو ہم نے ذکر کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ والد کے علاوہ ہبہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے حکم سے رجوع کریں تو یوں حکم ہوگا تو اس (والد) کے ذکر نے دوسروں کے ذکر سے بے نیاز کر دیا لہذا ان روایات میں ایسی کوئی بات نہیں جو اس بات پر دلالت کرے کہ ہبہ کرنے والا اپنے ہبہ کو توڑ کر موہوب لہٗ سے واپس لے اور اسے اپنی اس ملکیت میں لائے جس سے اس ہبہ کی وجہ سے نکالا تھا۔

تو ہم نے دیکھا کہ کیا اس سلسلے میں صحابہ کرام سے کوئی بات مروی ہے۔

حضرت سالم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو شخص ہبہ کرے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے حتیٰ کہ اسے اس کے حسبِ منشاء بدلہ مل جائے۔

مروان بن حکم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے فرمایا جو شخص صلہ رحمی کے طور پر یا صدقہ کی صورت میں ہبہ کرے وہ اسے واپس نہ لے اور جو شخص کسی بدل کے حصول کے لیے ہبہ کرے تو پسند نہ آنے کی صورت میں واپس کرسکتا ہے

يُرَادُ بِهِ الثَّوَابُ فَهُوَ عَلٰى هِبَتِهِ يَرْجِعُ فِيهَا إِنْ لَمْ يُرْضَ مِنْهَا۔

فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ فَرَّقَ بَيْنَ الْهِبَاتِ وَالصَّدَقَاتِ فَجَعَلَ الصَّدَقَاتِ لَا يُرْجَعُ فِيهَا وَجَعَلَ الْهِبَاتِ عَلٰى ضَرْبَيْنِ فَضَرْبٌ مِنْهَا صِلَةُ الْأَرْحَامِ فَرَدَّ ذٰلِكَ إِلٰى حُكْمِ الصَّدَقَاتِ وَمَنَعَ الْوَاهِبَ مِنَ الرُّجُوعِ فِيهَا وَضَرْبٌ مِنْهَا خِلَافُ ذٰلِكَ فَجَعَلَ لِلْوَاهِبِ أَنْ يَرْجِعَ فِيهِ مَا لَمْ يُرْضَ مِنْهُ۔

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہبوں اور صدقات میں فرق کیا صدقات کو ناقابل واپسی قرار دیا اور ہبہ کی دو قسمیں کیں لیکن ایک قسم وہ ہے جو جس میں صلہ رحمی ہے اس کا حکم، صدقات کے حکم جیسا قرار دیا اور ہبہ کرنے والے کو رجوع سے منع فرمایا اور دوسری قسم کو اس کے خلاف قرار دیتے ہوئے ہبہ کرنے والے کو اجازت دی کہ اگر اس کی مرضی کے مطابق (جواب) نہ ہو تو رجوع کر سکتا ہے۔

۱۴۴۷- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَزْرَقُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ قَالَ مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِذِي رَحِمٍ جَازَتْ وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً لِغَيْرِ ذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهٰذَا أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يُثْبَتْ مِنْهَا۔

حضرت اسود، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جس نے اپنے کسی قریبی رشتہ دار کو کوئی چیز ہبہ کی تو جائز ہے (یعنی واپس نہیں لے سکتا) اور جس نے کسی غیر ذی رحم (جو قریبی رشتہ دار نہ ہو) کو کوئی چیز ہبہ کی تو وہ اس کا زیادہ حق رکھتا ہے جب تک اس کا معاوضہ نہ ملے۔

۱۴۴۸- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْوَاهِبُ أَحَقُّ بِهِبَتِهِ مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا۔

حضرت عبد الرحمٰن بن ابزیٰ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہبہ کرنے والا اپنے ہبہ کا زیادہ حق دار ہے جب تک اس کا معاوضہ نہ ملے۔

۱۴۴۹- فَهٰذَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ جَعَلَ لِلْوَاهِبِ الرُّجُوعَ فِي هِبَتِهِ مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا فَذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلَى الْوَاهِبِ الَّذِي جَعَلَ لَهُ عُمَرُ الرُّجُوعَ فِي هِبَتِهِ عَلٰى مَا ذُكِرَ فِي الْحَدِيثِ الَّذِي رَوَيْنَاهُ عَنْهُ قِبَلَ هٰذَا حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ قَوْلُهُمَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي ذٰلِكَ۔

تو یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں جو معاوضہ ملنے کی صورت میں واہب کے لیے ہبہ کو واپس کرنا جائز قرار دیتے ہیں تو ہمارے نزدیک اس سے وہی ہبہ کرنے والا مراد ہے جسے حضرت عمر فاروق نے ہبہ میں رجوع کی اجازت فرمائی اور ہم نے اسے ذکر کیا ہے تاکہ دونوں حدیثیں باہم متضاد نہ ہوں۔

۱۴۵۰- وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ

حضرت شعبہ، حضرت جابر سے اور وہ حضرت قاسم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند

marfat.com

فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ عَلَى مَا رَوَيْنَا عَنْ سُلَيْمَانَ۔

۱۴۵۱۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِنَحْوٍ مِنْ هٰذَا۔

۱۴۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصَبِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ إِلَيْهِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي وَهَبْتُ لِهٰذَا بَازِيًا عَلَى أَنْ يُثِيبَنِي فَلَمْ يَفْعَلْ فَقَالَ الْآخَرُ وَهَبَ لِي وَلَمْ يَذْكُرْ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ فُضَالَةُ ارْدُدْ إِلَيْهِ هِبَتَهُ فَإِنَّمَا يَرْجِعُ فِي الْهِبَةِ النِّسَاءُ وَسِفَاطُ الرِّجَالِ۔

۱۴۵۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصَبِيِّ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ إِذْ جَاءَهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ إِلَيْهِ فِي بَازٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا وَهَبْتُ لَهُ بَازِيًا وَأَنَا أَرْجُوا أَنْ يُثِيبَنِي مِنْهُ فَقَالَ الْآخَرُ نَعَمْ قَدْ وَهَبَ لِي بَازِيًا مَا سَأَلْتُهُ وَلَا تَعَرَّضْتُ لَهُ فَقَالَ لَهُ فُضَالَةُ ارْدُدْ إِلَيْهِ هِبَتَهُ فَإِنَّمَا يَرْجِعُ فِي الْهِبَاتِ النِّسَاءُ وَشِرَارُ الْأَقْوَامِ۔

۱۴۵۴۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ الْمَوَاهِبُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ وَهَبَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُسْتَوْهَبَ فَهِيَ كَسَبِيلِ الصَّدَقَةِ فَلَيْسَ

سے حضرت سلیمان کی روایت (نمبر ۱۴۴۸) کی طرح روایت کیا
حضرت فضالہ بن عبید سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت ربیعہ بن یزید، حضرت عبداللہ بن عامر یحصبی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت فضالہ بن عبید کے پاس تھا کہ آپ کے پاس دو آدمی اپنا مقدمہ لے کر آئے ان میں سے ایک نے کہا کہ میں نے اسے ایک باز اس شرط پر ہبہ کیا تھا کہ وہ مجھے اس کا عوض دے گا لیکن اس نے ایسا نہیں کیا دوسرے نے کہا اس نے مجھے ہبہ کیا لیکن کوئی شرط ذکر نہیں کی حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا ہبہ واپس کردو ہبہ تو عورتیں اور گھٹیا قسم کے مرد واپس لیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عامر یحصبی فرماتے ہیں کہ میں حضرت فضالہ بن عبید کے پاس تھا کہ ان کے پاس دو آدمی ایک باز کے بارے میں اپنا جھگڑا لے کر آئے ایک نے کہا میں نے اسے یہ باز ہبہ کیا تھا اور مجھے اُمید تھی کہ وہ مجھے اس کا عوض دے گا دوسرے نے کہا ہاں اس نے مجھے باز بطور ہبہ دیا تھا لیکن میں نے اس سے مانگا تھا اور نہ ہی اس کے لیے کوئی پیش رفت کی تھی حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ اس شخص کا ہبہ واپس کردو ہبہ کی ہوئی چیزوں کو عورتیں اور قوم میں سے بدترین لوگ واپس لیا کرتے ہیں۔

اس سلسلے میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے حضرت راشد بن سعد حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہبہ کرنے والے تین قسم کے آدمی ہیں ایک وہ شخص جو کسی عوض کے بغیر ہبہ کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کی طرح ہے اس آدمی کو اپنا ہبہ واپس لینے کا حق نہیں دوسرا

لَهٗ اَنْ يَرْجِعَ فِيْ صَدَقَتِهٖ وَرَجُلٌ اِسْتَوْهَبَ فَوُهِبَ فَلَهُ الثَّوَابُ فَاِنْ قَبِلَ عَلٰى مَوْهِبَتِهٖ ثَوَابًا فَلَيْسَ لَهٗ اِلَّا ذٰلِكَ وَلَهٗ اَنْ يَرْجِعَ فِيْ هِبَتِهٖ مَا لَمْ يُثَبْ وَرَجُلٌ وَهَبَ وَاشْتَرَطَ الثَّوَابَ فَهُوَ دَيْنٌ عَلٰى صَاحِبِهَا فِيْ حَيَاتِهٖ وَبَعْدَ وَفَاتِهٖ۔

فَهٰذَا اَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ جَعَلَ مَا كَانَ مِنَ الْهِبَاتِ مَخْرَجُهٗ مَخْرَجُ الصَّدَقَاتِ فِيْ حُكْمِ الصَّدَقَاتِ وَمَنَعَ الْوَاهِبَ مِنَ الرُّجُوْعِ فِيْ ذٰلِكَ كَمَا يَمْنَعُ الْمُتَصَدِّقُ مِنَ الرُّجُوْعِ فِيْ صَدَقَتِهٖ وَجَعَلَ مَا كَانَ مِنْهَا بِغَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مِمَّا لَمْ يُشْتَرَطْ ثَوَابٌ مِمَّا يُرْجَعُ فِيْهِ مَا لَمْ يُثِبِ الْوَاهِبُ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مَا اشْتُرِطَ فِيْهِ الْعِوَضُ فِيْ حُكْمِ الْمَبِيْعِ فَجَعَلَ الْعِوَضَ لِوَاهِبِهٖ وَاجِبًا عَلَى الْمَوْهُوْبِ لَهٗ فِيْ حَيَاتِهٖ۔

فَهٰذَا حُكْمُ الْهِبَاتِ عِنْدَنَا فَاَمَّا مَا ذَكَرْنَا مِنِ انْقِطَاعِ رُجُوْعِ الْوَاهِبِ فِيْ هِبَتِهٖ لِمَوْتِ الْمَوْهُوْبِ لَهٗ اَوْ بِاسْتِهْلَاكِ الْهِبَةِ فَلِمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ۔

۱۳۵۵۔ **حَدَّثَنَا** صَالِحٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ يَعْنِيْ مِثْلَ حَدِيْثِهِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْفَصْلِ وَزَادَ اَوْ يَسْتَهْلِكُهَا اَوْ يَمُوْتُ اَحَدُهُمَا۔

۱۳۵۶۔ **فَجَعَلَ** عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِسْتِهْلَاكَ الْهِبَةِ يَمْنَعُ وَاهِبَهَا مِنَ الرُّجُوْعِ فِيْهَا وَجَعَلَ مَوْتَ اَحَدِهِمَا يَقْطَعُ مَا لِلْوَاهِبِ

وہ شخص جس سے ہبہ طلب کیا جاتا ہے اس نے ہبہ کیا تو اس کے لیے بدلا ہے اگر وہ اسے لے لے تو اس کے لیے صرف یہی ہے اور جب تک اس کو عوض نہ ملے وہ اپنا ہبہ واپس لے سکتا ہے تیسرا وہ شخص جو ہبہ کرتے وقت بدلے کی شرط رکھتا ہے وہ ہبہ لینے والے پر اس کی زندگی میں اور اس کی وفات کے بعد بھی قرض ہے۔

تو یہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اس ہبہ کے لیے صدقے کا حکم دیا جو صدقہ کی طرح ہے اس کو واہب واپس نہیں لے سکتا جس طرح صدقہ کرنے والا صدقہ واپس نہیں لے سکتا اور جو اس کے علاوہ ہے لیکن اس میں بدلے کی شرط نہیں تو جب تک اس کا بدلہ نہ ملے اسے لوٹانا درست ہے اور جس میں عوض کی شرط رکھی گئی ہو اسے فروخت شدہ چیز کے حکم میں رکھا کہ موہوب لہٗ پر اس کی زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی (اس کا عوض) واجب ہے۔

ہمارے نزدیک ہبہ کی ہوئی چیزوں کا یہ حکم ہے اور وہ جو ہم نے ذکر کیا کہ موہوب لہٗ کے مرجانے یا اس چیز کے ہلاک ہو جانے کی صورت میں ہبہ کرنے کا حق رجوع ختم ہو جاتا ہے تو اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت حکم، حضرت ابراہیم سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں یعنی اس حدیث کی مثل جو ہم نے اس سے پچھلی فصل میں ذکر کی اور اس میں اضافہ کیا کہ اس کو ہلاک کر دے یا ان میں سے کوئی ایک مرجائے۔

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہبہ کو ہلاک کرنے کی وجہ سے واہب کو ہبہ میں رجوع سے منع فرمایا اور ان میں سے ایک کی موت کو بھی رجوع کے لیے قاطع

فِيْهَا مِنَ الرُّجُوْعِ اَيْضًا فَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ ۔

۱۴۵۷- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ شُرَيْحٍ فِي الْهِبَةِ نَظِيْرُ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۔

۱۴۵۸- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْعُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُحَدِّثُ اَنَّ شُرَيْحًا قَالَ مَنْ اَعْطٰى فِيْ قَرَابَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ صِلَةٍ فَعَطِيَّتُهٗ جَائِزَةٌ وَّالْجَانِبُ الْمُسْتَقْرَبُ يُثَبُ مِنْ هِبَتِهٖ اَوْ يُرَدُّ عَلَيْهِ ۔

۱۴۵۹- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ شُرَيْحٍ مِّثْلَهٗ ۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ وَاَمَّا هِبَةُ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الزَّوْجَيْنِ لِصَاحِبِهٖ ۔

۱۴۶۰- فَاِنَّ اَبَا بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْعُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُّحَمَّدٍ اَنَّ امْرَاَةً وَّهَبَتْ لِزَوْجِهَا هِبَةً ثُمَّ رَجَعَتْ فِيْهَا فَاخْتَصَمَا اِلٰى شُرَيْحٍ فَقَالَ لِلزَّوْجِ شَاهِدَاكَ اَنَّهَا اِيَّاهَا وَهَبَتْ لَكَ مِنْ غَيْرِ كُرْهٍ وَّلَا هَوَانٍ وَّاِلَّا فَيَمِيْنُهَا لَقَدْ وَهَبَتْ لَكَ عَنْ كُرْهٍ وَّهَوَانٍ ۔

۱۴۶۱- فَهٰذَا شُرَيْحٌ قَدْ سَاَلَ الزَّوْجَ الْبَيِّنَةَ اَنَّهَا وَهَبَتْ لَهٗ لَا عَنْ كُرْهٍ بَعْدَ ارْتِجَاعِهَا فِي الْهِبَةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ السُّنَّةَ لَوْ ثَبَتَتْ عِنْدَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَرَدَّ الْهِبَةَ اِلَيْهِ وَلَمْ يُجِزْ لَهَا الرُّجُوْعَ فِيْهَا وَقَدْ كَانَ مِنْ رَّاْيِهٖ اَنَّ لِلْوَاهِبِ الرُّجُوْعَ فِيْ هِبَتِهٖ اِلَّا مِنْ ذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ فَجَعَلَ الْمَرْاَةَ فِيْ هٰذَا كَذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ فَهٰكَذَا نَقُوْلُ ۔

۱۴۶۲- وَاَمَّا هِبَةُ الزَّوْجِ لِامْرَاَتِهٖ فَاِنَّ اَبَا بَكْرَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْعُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا

قرار دیا پس اس طرح ہم کہتے ہیں۔

حضرت شریح سے بھی ہبہ کے سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرح مروی ہے۔

حضرت جریر بن حازم فرماتے ہیں میں نے حضرت محمد سے سُنا وہ بیان کرتے تھے کہ حضرت شریح رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص قرابت داری یا نیکی یا صلہ رحمی کے طور پر عطیہ دے تو اس کا عطیہ نافذ ہو جاتا ہے اور جس جانب سے بدلا مقصود ہو تو وہ اس کا عوض دے یا وہی لوٹا دے۔

حضرت ایوب حضرت ابن سیرین سے اور وہ حضرت شریح رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جہاں تک میاں بیوی کے ایک دوسرے کو ہبہ دینے کا تعلق ہے۔

تو حضرت ایوب، حضرت محمد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنے خاوند کو کوئی چیز ہبہ کی پھر اس نے واپس لے لی ان دونوں نے اپنا مقدمہ حضرت شریح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے خاوند سے فرمایا تم دو گواہ پیش کرو کہ جنہوں نے دیکھا ہو کہ اس عورت نے تمہیں کسی جبر واکراہ اور سستی کے بغیر ہبہ کیا ورنہ وہ قسم اٹھائے گی کہ اس نے تمہیں یہ عطیہ مجبوراً اور گرمجوشی کے بغیر دیا تھا۔

تو حضرت شریح رضی اللہ عنہ نے خاوند کو گواہ پیش کرنے کا حکم دیا کہ اس کی بیوی نے یہ عطیہ کسی مجبوری یا سستی کے تحت نہیں دیا تھا اور یہ ہبہ واپس کرنے کے بعد کی بات ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اگر ان کے نزدیک اس سلسلے میں کوئی حدیث ثابت ہوتی تو وہ ہبہ خاوند کی طرف لوٹا دیتے اور عورت کے لیے رجوع جائز نہ ہوتا اور یہ ان کی رائے تھی کہ ذی رحم محرم کے علاوہ سے ہبہ واپس لیا جا سکتا ہے تو آپ نے اس سلسلے میں بیوی کو ذی رحم کی طرح قرار دیا تو ہم بھی یہی بات کہتے ہیں۔

جہاں تک خاوند کے بیوی کو ہبہ کرنے کا تعلق ہے تو منصور فرماتے ہیں حضرت ابراہیم نے فرمایا اگر عورت خاوند

أَبُوْعَوَانَةَ عَنْ أَبُوْمَنْصُوْرٍ قَالَ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ إِذَا وَهَبَتِ الْمَرْأَةُ لِزَوْجِهَا أَوْ وَهَبَ الرَّجُلُ لِامْرَأَتِهِ فَالْهِبَةُ جَائِزَةٌ وَلَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنْ يَرْجِعَ فِيْ هِبَتِهِ۔

کو ہبہ کرے یا خاوند اپنی بیوی کو ہبہ کرے دونوں طرح جائز ہے اور ان میں سے ایک بھی واپس نہیں کر سکتا۔

۴۶۳۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ قَالَ الزَّوْجُ وَالْمَرْأَةُ بِمَنْزِلَةِ ذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ إِذَا وَهَبَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ۔

حضرت امام ابوحنیفہ حضرت حماد سے اور وہ حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا خاوند اور بیوی ذی رحم کی طرح ہیں جب ان میں سے ایک دوسرے کو ہبہ کرے تو اس کو لوٹانے کا حق نہیں۔

فَجَعَلَ الزَّوْجَانِ فِيْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ كَذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ فَمُنِعَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنَ الرُّجُوْعِ فِيْمَا وَهَبَ لِصَاحِبِهِ فَهٰكَذَا نَقُوْلُ۔

تو ان احادیث میں شوہر اور بیوی کو ذی رحم محرم کی طرح قرار دیا گیا جب ان میں سے ایک دوسرے کو ہبہ کرے تو اسے واپس لینے سے ممانعت ہے ہم بھی یہی بات کہتے ہیں۔

وَقَدْ وَصَفْنَا فِيْ هٰذَا مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِي الْهِبَاتِ وَمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ إِذْ لَمْ نَعْلَمْ عَنْ أَحَدٍ مِّثْلَ مَنْ رَّوَيْنَاهَا عَنْهُ خِلَافًا لَهَا فَتَرَكْنَا النَّظَرَ مِنْ أَجْلِهَا وَقَلَّدْنَاهَا وَقَدْ كَانَ النَّظَرُ لَوْ خَلَّيْنَا وَإِيَّاهُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ وَهُوَ أَنْ لَّا يَرْجِعَ الْوَاهِبُ فِي الْهِبَةِ لِغَيْرِ ذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ كَمَا لَا يَرْجِعُ فِي الْهِبَةِ لِذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ لِأَنَّ مِلْكَهُ قَدْ زَالَ عَنْهَا بِهِبَتِهِ إِيَّاهَا وَصَارَ لِلْمَوْهُوْبِ لَهُ دُوْنَهُ فَلَيْسَ لَهُ نَقْضُ مَا قَدْ مَلَكَ عَلَيْهِ إِلَّا بِرِضَاءِ مَالِكِهِ وَلٰكِنَّ اتِّبَاعَ الْآثَارِ وَتَقْلِيْدَ أَئِمَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَوْلٰى فَلِذٰلِكَ قَلَّدْنَاهَا وَاقْتَدَيْنَاهَا وَجَمِيْعُ مَا بَيَّنَّا فِيْ هٰذَا الْبَابِ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

ہبہ کی ہوئی اشیاء کے بارے میں ہم نے اپنا مذہب بیان کیا جو روایات ہم نے ذکر کی ہیں جب ہم ان کے خلاف اس قسم کی روایات نہیں پاتے تو اس وجہ سے ہم نے قیاس کو چھوڑ دیا اور ان کو اپنایا اگر صرف قیاس ہی کا اعتبار کیا جائے تو وہ ان روایات کے خلاف جاتا ہے وہ یوں کہ ہبہ کرنے والا جس طرح ذی رحم محرم کو دی ہوئی چیز واپس نہیں کر سکتا اسی طرح وہ غیر ذی رحم محرم سے واپس نہ کر سکے کیونکہ ہبہ کرنے کی وجہ سے اس چیز سے اس کی ملک زائل ہو گئی اور وہ موہوب لہ کی ملک ہو گئی اس کی نہیں تو اب اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس کی ملکیت کو توڑے البتہ اس کے مالک کی مرضی سے ایسا کر سکتا ہے لیکن روایات کی اتباع اور اہل علم ائمہ کرام کی تقلید زیادہ بہتر ہے اس لیے ہم نے ان روایات کو اپنایا اس باب میں جو کچھ ہم نے بیان کیا وہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

بَابُ ۲۵۷ الرَّجُلِ يَنْحَلُ بَعْضَ بَنِيهِ دُونَ بَعْضٍ

۱۲۶۴ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ نَحَلَنِي أَبِي غُلَامًا فَأَمَرَتْنِي أُمِّي أَنْ أَذْهَبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِأُشْهِدَهُ عَلَى ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَكُلَّ وَلَدِكَ أَعْطَيْتَهُ فَقَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ.

۱۲۶۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ حَدَّثَاهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ إِنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَارْجِعْهُ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا نَحَلَ بَعْضَ بَنِيهِ دُونَ بَعْضٍ إِنَّ ذٰلِكَ بَاطِلٌ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا قَدْ كَانَ النُّعْمَانُ فِي وَقْتِ مَا نَحَلَهُ أَبُوهُ صَغِيرًا فَكَانَ أَبُوهُ قَابِضًا لَهُ لِصِغَرِهِ عَنِ الْقَبْضِ لِنَفْسِهِ فَلَمَّا قَالَ النَّبِيُّ

باپ کا کسی بیٹے کو عطیہ دینا اور کسی کو نہ دینا

حضرت محمد بن نعمان اور حمید بن عبد الرحمٰن خبر دیتے ہیں کہ انہوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے ایک غلام کا عطیہ دیا تو میری ماں نے مجھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کا حکم دیا تاکہ میں آپ کو اس پر گواہ بناؤں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (میرے باپ سے) فرمایا کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو عطیہ دیا ہے انہوں نے عرض کیا نہیں فرمایا پھر اسے لوٹاؤ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان کے والد ان کو لے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام بطور عطیہ دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو اس قسم کا عطیہ دیا ہے انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا اسے واپس کرو۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص بعض بیٹوں کو چھوڑ کر دوسروں کو عطیات دے تو یہ باطل ہے انہوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو ان کے والد نے عطیہ دیا اس وقت وہ چھوٹے تھے اور چونکہ وہ چھوٹے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَرَدُّهٗ بَعْدَ مَا كَانَ فِيْ حُكْمِ مَا قُبِضَ دَلَّ هٰذَا اَنَّ النُّحْلَ مِنَ الْوَالِدِ لِبَعْضِ وَلَدِهٖ دُوْنَ بَعْضٍ لَّا يَمْلِكُهُ الْمَنْحُوْلُ وَلَا يَنْعَقِدُ لَهٗ عَلَيْهِ هِبَةٌ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ اَنْ يُّسَوِّيَ بَيْنَ وَلَدِهٖ فِي الْعَطِيَّةِ لِيَسْتَوُوْا فِي الْبِرِّ وَلَا يُفَضِّلَ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَيُوْقِعُ ذٰلِكَ لَهُ الْوَحْشَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمَفْضُوْلِيْنَ مِنْهُمْ فَاِنْ نَحَلَ بَعْضَهُمْ شَيْئًا دُوْنَ بَعْضٍ وَقَبَضَهُ الْمَنْحُوْلُ لِنَفْسِهٖ اِنْ كَانَ كَبِيْرًا اَوْ قَبَضَهٗ لَهٗ اَبُوْهُ مِنْ نَّفْسِهٖ اِنْ كَانَ صَغِيْرًا بِاِعْلَامِهٖ اِيَّاهُ وَالْاِشْهَادِ بِهٖ فَهُوَ جَائِزٌ۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ حَدِيْثَ النُّعْمَانِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا قَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَلٰى مَا ذَكَرُوْا وَلَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ اَنَّهٗ كَانَ حِيْنَئِذٍ صَغِيْرًا وَّلَعَلَّهٗ قَدْ كَانَ كَبِيْرًا وَلَمْ يَكُنْ قَبَضَهٗ۔

وَقَدْ رُوِيَ اَيْضًا عَلٰى غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ۔

۱۳۶۶ - **فَحَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ انْطَلَقَ بِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحَلَنِيْ نُحْلٰى لِيُشْهِدَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهٗ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَ لَا قَالَ اَيَسُرُّكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا اِلَيْكَ فِي الْبِرِّ كُلُّهُمْ سَوَاءٌ قَالَ بَلٰى قَالَ فَاشْهَدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِيْ۔

فَكَانَ الَّذِيْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ قَوْلِ

ہونے کی وجہ سے خود قبضہ نہیں کر سکتے تھے اس لیے ان کے باپ ان کی طرف سے قابض تھے جب حکماً ان کا قبضہ ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد انکو واپس لوٹانے کا حکم دیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جب باپ اولاد میں سے بعض کو عطیہ دے تو وہ اس منحول (جس کو عطیہ دیا گیا) کے قبضہ میں نہیں ہوتا اور ۲

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ باپ کو چاہیے کہ وہ عطیہ دینے میں اولاد میں مساوات قائم کرے تاکہ بھلائی میں وہ سب برابر ہو جائیں اور بعض کو بعض پر فضیلت حاصل نہ ہو اس طرح جن کو فضیلت حاصل نہیں ہو گی ان کے دلوں میں دوسروں کے لیے نفرت پیدا ہو گی (لیکن اس کے باوجود) اگر بعض اولاد کو چھوڑ کر دوسروں کو کوئی چیز عطیہ دے اور منحول (جس کو عطیہ دیا گیا) بڑا ہونے کی صورت میں ذاتی طور پر قبضہ کرے اور چھوٹا ہونے کی وجہ سے اس کا باپ اس کی طرف سے قبضہ کر لے اور اس کو بتا دے اور گواہ بھی بنا لے تو یہ جائز ہے۔

اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت نعمان کی جو روایت ہم نے ذکر کی ہے وہ ان سے اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں اس بات کی دلیل نہیں کہ اس وقت وہ چھوٹے تھے ہو سکتا ہے وہ بڑے ہوں اور اس پر قبضہ نہ کیا ہو۔

پہلی حدیث سے مختلف مفہوم کے ساتھ بھی یہ حدیث مروی ہے۔

حضرت عامر شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے والد مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور انہوں نے مجھے ایک عطیہ دیا تھا وہ حضور علیہ السلام کو گواہ بنانا چاہتے تھے آپ نے فرمایا کیا تم نے اپنی تمام اولاد کو اس قسم کا عطیہ دیا ہے انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کیا تمہیں پسند ہے کہ بھلائی میں وہ سب تمہارے نزدیک برابر ہوں انہوں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں آپ نے فرمایا پھر میرے علاوہ کسی کو گواہ بنا لو۔

تو اس حدیث میں حضرت نعمان کو عطیہ دینے پر حضرت بشیر

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِبَشِيْرٍ فِيْمَا كَانَ نَحَلَهُ النُّعْمَانَ اَشْهِدْ عَلَى هٰذَا غَيْرِيْ۔

فَهٰذَا دَلِيْلٌ اَنَّ الْمِلْكَ ثَابِتٌ لِاَنَّهُ لَوْ لَمْ يَثْبُتْ لَا يَصِحُّ قَوْلُهُ۔

فَهٰذَا خِلَافُ مَا فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ لِاَنَّ هٰذَا الْقَوْلَ لَا يَدُلُّ عَلَى فَسَادِ الْعَقْدِ الَّذِيْ كَانَ عَقَدَهُ النُّعْمَانُ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَتَوَقَّى الشَّهَادَةَ عَلَى مَا لَهُ اَنْ يُشْهَدَ عَلَيْهِ وَعَلَى الْاُمُوْرِ الَّتِيْ قَدْ كَانَتْ وَكَذٰلِكَ لِمَنْ بَعْدَهُ لِاَنَّ الشَّهَادَةَ اِنَّمَا هِيَ اَمْرٌ يَتَضَمَّنُهُ الشَّاهِدُ لِلْمَشْهُوْدِ لَهُ فَلَهُ اَنْ لَا يَتَضَمَّنَ ذٰلِكَ۔

رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں کہ میرے علاوہ کسی کو گواہ بنالو۔

اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے لیے ملک ثابت ہے کیونکہ اگر ان کی ملک ثابت نہ ہوتی تو آپ کا یہ فرمانا کہ گواہ بناؤ صحیح نہیں ہوتا تو یہ پہلی حدیث کے مضمون کے خلاف ہے کیونکہ حضور علیہ السلام بعض اوقات ان امور پر گواہ بننے سے احتراز فرماتے تھے جن پر آپ کو گواہ بننا جائز ہوتا اسی طرح وہ امور جو ہو چکے ہوتے نیز آپ کے بعد والے حضرات کے لیے بھی ایسا کرنا جائز تھا کیونکہ شہادت ایک ایسا امر ہے جس میں شاہد، مشہور کے لیے ضامن بنتا ہے اور آپ کو حق تھا کہ ضامن نہ بنتے۔

وَقَدْ يَحْتَمِلُ غَيْرُ هٰذَا اَيْضًا فَيَكُوْنُ قَوْلُهُ اَشْهِدْ عَلَى هٰذَا غَيْرِيْ اَيْ اَنِّيْ اَنَا الْاِمَامُ وَالْاِمَامُ لَيْسَ مِنْ شَانِهِ اَنْ يَّشْهَدَ وَاِنَّمَا مِنْ شَانِهِ اَنْ يَّحْكُمَ وَفِيْ قَوْلِهِ اَشْهِدْ عَلَى هٰذَا غَيْرِيْ دَلِيْلٌ عَلَى صِحَّةِ الْعَقْدِ۔

اس کے علاوہ کا بھی احتمال ہے یعنی آپ کا یہ فرمانا کہ میرے سوا کسی کو گواہ بناؤ اس لیے تھا کہ میں امام (حاکم) ہوں اور گواہ بننا امام کی شان نہیں بلکہ اس کا کام فیصلہ کرنا ہے اور آپ کا یہ فرمانا کہ "میرے غیر کو گواہ بناؤ" عقد کے صحیح ہونے کی دلیل ہے۔

۱۴۶۷- وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ عَلَى مِنْبَرِنَا هٰذَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ فِي الْعَطِيَّةِ كَمَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يُّسَوُّوْا بَيْنَكُمْ فِي الْبِرِّ۔

حضرت شعبی فرماتے ہیں میں نے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ ہمارے منبر پر فرما رہے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد کو عطیہ دینے میں برابری کرو جیسا کہ تم چاہتے ہو کہ تمہارے درمیان بھلائی میں برابری ہو۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَانَ الْمَقْصُوْدُ اِلَيْهِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْاَمْرَ بِالتَّسْوِيَةِ بَيْنَهُمْ فِي الْعَطِيَّةِ لِيَسْتَوُوْا جَمِيْعًا فِي الْبِرِّ وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ مِنْ ذِكْرِ فَسَادِ الْعَقْدِ الْمَعْقُوْدِ عَلَى التَّفْضِيْلِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں جو بات مقصود ہے وہ یہ ہے کہ عطیہ دینے میں ان کو برابر رکھا جائے تاکہ بھلائی میں وہ سب برابر ہو جائیں اس حدیث میں اس عقد کے فساد پر کوئی دلیل نہیں جو عقد بعض کو فضیلت دینے کے ساتھ منعقد ہوا۔

۱۴۶۸- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَكْرٍ

حضرت شعبی فرماتے ہیں میں نے حضرت نعمان بن بشیر

بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حُصَیْنٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ یَقُوْلُ اَعْطَانِیْ اَبِیْ عَطِیَّةً فَقَالَتْ اُمِّیْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا اَرْضٰی حَتّٰی تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ قَدْ اَعْطَیْتُ ابْنِیْ مِنْ عَمْرَةَ عَطِیَّةً وَاِنِّیْ اُشْهِدُكَ قَالَ كُلُّ وَلَدِكَ اَعْطَیْتَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَیْنَ اَوْلَادِكُمْ۔

فَلَیْسَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ بِرَدِّ الشَّیْءِ وَاِنَّمَا فِیْهِ الْاَمْرُ بِالتَّسْوِیَةِ۔

۱۴۶۹۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ قَالَ ثَنَا مُرَجًّی قَالَ ثَنَا دَاوٗدُ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ انْطَلَقَ بِیْ اَبِیْ یَحْمِلُنِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِشْهَدْ اَنِّیْ قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَّالِیْ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهٗ قَالَ لَا قَالَ اَمَا یَسُرُّكَ اَنْ یَّكُوْنُوْا لَكَ فِی الْبِرِّ سَوَآءً قَالَ بَلٰی قَالَ فَلَا اِذًا۔

فَقَدِ اخْتُلِفَ لَفْظُ حَدِیْثِ دَاوٗدَ هٰذَا فِیْمَا رَوٰی عَنْهُ مُرَجًّی هٰهُنَا وَفِیْمَا رَوٰی عَنْهُ وُهَیْبٌ فِیْمَا قَدْ تَقَدَّمَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ هٰكَذَا رَوَاهُ الشَّعْبِیُّ عَنِ النُّعْمَانِ۔

۱۴۷۰۔ **وَقَدْ** رَوَاهُ اَبُو الضُّحٰی عَنِ النُّعْمَانِ اَیْضًا۔

۱۴۷۱۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی عَنْ فِطْرٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ

رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ فرماتے تھے میرے والد نے مجھے عطیہ دیا تو میری والدہ عمرہ بنت رواحہ نے فرمایا مجھے یہ پسند نہیں حتیٰ کہ تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بناؤ وہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنی بیوی عمرہ کے بطن سے اپنے ایک بیٹے کو عطیہ دیا اور میں آپ کو گواہ بناتا ہوں آپ نے فرمایا تم نے اپنے ہر بیٹے کو اس کی مثل عطیہ دیا ہے انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف قائم کرو۔

تو اس حدیث میں یہ بات نہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوئی چیز واپس کرنے کا حکم فرمایا بلکہ اس میں برابری قائم کرنے کا حکم ہے۔

حضرت شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے والد مجھے اٹھا کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ گواہ رہیں میں نے اپنے مال میں سے نعمان کو اتنا اتنا دیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا تم نے اپنی تمام اولاد کو عطیہ دیا ہے انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کیا تم پسند کرتے کہ تمہارے لیے وہ سب بھلائی میں برابر ہوں انہوں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں آپ نے فرمایا تو میں اس صورت میں گواہ نہیں بنتا۔

تو حضرت داؤد (حضرت شعبی سے روایت کرنے والے راوی) کی یہ روایت جسے ان سے مُرجّی نے روایت کیا، کے الفاظ اس حدیث کے خلاف ہیں جسے ان سے حضرت وہیب نے روایت کیا حضرت شعبی نے حضرت نعمان سے اس طرح روایت کیا۔

اور حضرت ابو الضحیٰ نے بھی حضرت نعمان سے روایت کیا۔

حضرت فطر فرماتے ہیں ہم سے ابو الضحیٰ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے سُنا

قَالَ ثنا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثنا فِطْرٌ قَالَ ثنا اَبُو
الضُّحٰى قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ
ذَهَبَ بِيْ اَبِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهٗ عَلٰى شَيْءٍ اَعْطَانِيْهِ
فَقَالَ اَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهٗ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ بِيَدِهٖ
اِلَّا سَوَّيْتَ بَيْنَهُمْ۔

فَلَمْ يُخْبِرْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ
اَمَرَهٗ بِرَدِّهٖ وَاِنَّمَا قَالَ اِلَّا سَوَّيْتَ بَيْنَهُمْ
عَلٰى طَرِيْقِ الْمَشُوْرَةِ وَاَنَّ ذٰلِكَ لَوْ فَعَلَهٗ
كَانَ اَفْضَلَ۔

۱۴۷۲۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ قِصَّةِ النُّعْمَانِ هٰذَا اخْلَافُ
كُلِّ مَا رَوَيْنَا عَنِ النُّعْمَانِ۔

۱۴۷۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثنا النُّفَيْلِيُّ
قَالَ ثنا زُهَيْرٌ قَالَ ثنا اَبُوْ زُبَيْرٍ عَنْ جَابِرٍ
قَالَ قَالَتْ اِمْرَاَةُ بَشِيْرٍ لِبَشِيْرٍ اَنْحِلْ اِبْنِيْ
غُلَامَكَ وَاَشْهِدْ لِيْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ
اِنَّ بِنْتَ فُلَانٍ سَاَلَتْنِيْ اَنْ اَنْحَلَ ابْنَهَا
غُلَامِيْ وَقَالَتْ اَشْهِدْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ اِخْوَةٌ قَالَ
نَعَمْ قَالَ اَفَكُلَّهُمْ اَعْطَيْتَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَاِنَّ
هٰذَا لَا يَصْلُحُ وَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰى حَقٍّ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ اَمَرَ لِبَشِيْرٍ
بِالرَّدِّ قَبْلَ اِنْفَاذِ بَشِيْرٍ الصَّدَقَةَ فَاَشَارَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِمَا

وہ فرماتے تھے کہ میرے والد مجھے لے کر سرکار دو عالم صلی اللہ ع
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ کو اس چیز پر گوا
بنائیں جو انہوں نے مجھے عطا کی تھی آپ نے پوچھا کیا تمہارا کو
اور بیٹا بھی ہے انہوں نے عرض کیا "جی ہاں" آپ
نے ہاتھ سے اشارہ کیا ، کہ ان کے درمیان
برابری کرو۔

تو اس حدیث میں واپس لوٹانے کے حکم کی خبر نہیں
بلکہ آپ کا ارشاد گرامی کہ ان کے درمیان برا
کرو بطور مشورہ ہے اور اگر وہ ایسا کریں تو
افضل ہے

اس قصے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حضرت نعما
سے مروی ان تمام (گزشتہ) روایات کے خلاف
مروی ہے۔

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کی زوجہ
نے ان سے کہا کہ میرے بیٹے کو ایک غلام دیں اور رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر گواہ بنائیں وہ فرماتے ہیں چنانچہ
حضرت بشیر رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور
عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں کی بیٹی (بیوی) کے بارے میں فرمایا
نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو غلام کا عطیہ دوں
اور اس نے کہا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر گواہ
بناؤ آپ نے فرمایا کیا اس کے اور بھائی بھی ہیں؟ انہوں نے عرض
کیا جی ہاں آپ نے پوچھا کیا تم نے سب کو عطیہ دیا ہے انہوں نے
عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا یہ بات تو صحیح نہیں اور میں تو صرف حق بات پر گواہ بنتا ہوں۔

تو اس حدیث کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عطیہ
کے نفاذ سے پہلے حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کو واپس کرنے کا حکم دینا
اس بات کی طرف اشارہ ہے جسے ہم نے ذکر کیا اور یہ ان روایات
کے خلاف ہے جو حضرت نعمان سے مروی ہیں ان روایات میں

ذَكَرْنَا وَهٰذَا اخْتِلَافُ جَمِيْعِ مَا رُوِيَ عَنِ النُّعْمَانِ لِأَنَّ فِي تِلْكَ الْأَحَادِيْثِ أَنَّهُ نَحَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَّجِيْءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هٰذَا كَذَا فَأَخْبَرَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ فَعَلَ.

ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے سے پہلے عطیہ دیا اور حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو فلاں عطیہ دیا تو انہوں نے خبر دی کہ وہ ایسا کر چکے ہیں۔

وَفِي حَدِيْثِ جَابِرٍ هٰذَا إِخْبَارُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِسُؤَالِ امْرَأَتِهِ إِيَّاهُ فَكَانَ كَلَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ بِمَا كَلَّمَهُ بِهِ عَلَى طَرِيْقِ الْمَشُوْرَةِ وَعَلَى مَا يَنْبَغِي أَنْ يُّفْعَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَّفْعَلَهُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے مطابق انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیوی کے سوال کی خبر دی تو حضور علیہ السلام نے ان سے جو بھی کلام فرمایا وہ بطور مشورہ تھا اور یہ کہ اگر وہ عطیہ دینا چاہیں تو کیا طریقہ اختیار کریں۔

وَقَدْ رَوَى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ مُوَافِقًا لِهٰذَا الْمَعْنَى.

حضرت شعیب بن ابی حمزہ کے واسطے سے حضرت زہری سے بھی یہ روایت اس مفہوم کے مطابق مروی ہے۔

۱۲۷۴ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ نَحَلَنِي أَبِي غُلَامًا ثُمَّ مَشَى بِي حَتّٰى أَدْخَلَنِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي غُلَامًا فَإِنْ أَذِنْتَ أَنْ أُجِيْزَهُ لَهُ أَجَزْتُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

حضرت شعیب، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت حمید بن عبدالرحمٰن اور محمد بن نعمان نے بیان کیا ان دونوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے سُنا وہ فرماتے تھے کہ میرے والد نے مجھے ایک غلام بطور عطیہ دیا پھر وہ مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنے بیٹے کو ایک غلام کا عطیہ دیا ہے اگر آپ مجھے اس کے نفاذ کی اجازت دیں تو میں اسے نافذ رکھوں، پھر (آگے) حدیث ذکر کی۔

فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَكُنِ النَّحْلُ كَمُلَتْ فِيْهِ مِنْ حِيْنَ نَحَلَهُ إِيَّاهُ إِلَى أَنْ أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِرَدِّهِ. وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَسَمَ شَيْئًا بَيْنَ أَهْلِهِ

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے جب عطیہ دیا تو وہ مکمل نہیں ہوا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لوٹانے کا حکم دیا۔

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب گھر والوں میں کوئی چیز تقسیم فرماتے تو ان سب کے درمیان برابری

سَوّٰى بَيْنَهُمْ جَمِيْعًا فَاَعْطَى الْمَمْلُوْكَ مِنْهُمْ كَمَا يُعْطِي الْحُرَّ ۔

فرماتے اور ان میں سے غلام کو بھی اسی طرح عطا فرماتے جس طرح آزاد کو دیتے ۔

۱۴۷۵ ۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِظَبْيَةِ خَرَزٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْحُرَّةِ وَالْاَمَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَذٰلِكَ كَانَ اَبِيْ يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ ۔

حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صاف تستفاف موتی آئے تو آپ نے ان کو آزاد خواتین اور لونڈیوں کے درمیان برابر برابر تقسیم فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میرے والد بھی اسی طرح آزاد اور غلام کے درمیان تقسیم فرماتے تھے ۔

فَكَانَ هٰذَا مِمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ يَعُمُّ بِعَطَايَاهُ جَمِيْعَ اَهْلِهٖ حُرَّهُمْ وَعَبْدَهُمْ لَيْسَ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ وَاجِبٌ وَلٰكِنَّهٗ اَحْسَنُ مِنْ غَيْرِهٖ فَكَذٰلِكَ كَانَتْ مَشْوَرَتُهٗ فِي الْوَلَدِ اَنْ تُسَوّٰى بَيْنَهُمْ فِي الْعَطِيَّةِ لَيْسَ عَلٰى اَنَّهٗ وَاجِبٌ وَلَا عَلٰى اَنَّ غَيْرَهٗ اِنْ فُعِلَ لَمْ يَثْبُتْ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل کہ آپ عطیات کو اپنے تمام گھر والوں کے درمیان آزاد ہو یا غلام، برابر برابر تقسیم کرتے تھے آپ پر واجب نہ تھا بلکہ دوسرے طریقوں سے زیادہ بہتر تھا اسی طرح آپ کا مشورہ کہ عطیات کے سلسلے میں بچوں کے درمیان برابری قائم کی جائے وجوب کے طور پر نہ تھا اور نہ یہ کہ اگر دوسرا راستہ اختیار کیا تو وہ ثابت نہ ہوگا یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے ۔

وَقَدْ فَضَّلَ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَضِيَ عَنْهُمْ بَعْضَ اَوْلَادِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْعَطَايَا ۔

بعض صحابہ کرام نے عطیات کے سلسلے میں اپنی اولاد میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے ۔

۱۴۷۶ ۔ فَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ نَحَلَهَا جُدَادَ عِشْرِيْنَ وَسْقًا مِنْ مَالِهٖ بِالْغَابَةِ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ وَاللّٰهِ يَا بُنَيَّةُ مَا مِنْ اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ

حضرت عروہ بن زبیر، حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے مال میں سے جو مقام غابہ میں تھا، بیس وسق[1] توڑی ہوئی کھجوریں ان کو عطا فرمائیں جب ان کی وفات کا وقت ہوا تو فرمایا بیٹی ! اللہ کی قسم ! مالداری کے لحاظ سے تم سے بڑھ کر مجھے کوئی پسند نہیں اور تیری محتاجی سے بڑھ کر میرے لیے کسی کی محتاجی زیادہ پریشان کن نہیں

أَحَبُّ إِلَيَّ غِنًى مِنْكِ وَلَا أَعَزُّ عَلَيَّ فَقْرًا مِنْ بَعْدِي مِنْكِ وَإِنِّي كُنْتُ نَحَلْتُكِ جُدَادَ عِشْرِينَ وَسْقًا فَلَوْ كُنْتِ جَدَدْتِيهِ وَاحْتَزْتِيهِ كَانَ لَكِ وَإِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ مَالُ وَارِثٍ وَإِنَّمَا هُمَا أَخُوكِ وَأُخْتَاكِ فَاقْتَسِمُوهُ عَلَى كِتَابِ اللهِ تَعَالَى فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاللهِ يَا أَبَتِ لَوْ كَانَ كَذَا وَكَذَا لَتَرَكْتُهُ إِنَّمَا هِيَ أَسْمَاءُ فَمَنِ الْأُخْرَى قَالَ ذُو بَطْنِ بِنْتِ خَارِجَةَ أُرَاهَا جَارِيَةً۔

میں نے تمہیں بیس وسق اتاری ہوئی کھجوریں دی تھیں اگر تم ان کو الگ کر کے قبضہ کر چکی ہوتیں تو وہ تمہاری ہوتیں لیکن آج جو کچھ ہے وہ وارثوں کا ہے اور وہ تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں انہیں قرآن پاک کے (حکم کے) مطابق تقسیم کر لینا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ابا جان! اللہ کی قسم اگر مال اس قدر (یعنی بہت زیادہ) بھی ہوتا تو میں چھوڑ دیتی میری تو ایک بہن حضرت اسماء ہیں دوسری کون سی ہے انہوں نے فرمایا خارجہ کی بیٹی (حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی زوجہ) کے پیٹ میں جو کچھ ہے میرے خیال میں وہ لڑکی ہوگی۔

١٤٧٧ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ ثَنَا مَسْرُوقٌ قَالَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ قَدْ أَعْطَى عَائِشَةَ نَحْلَى فَلَمَّا مَرِضَ قَالَ لَهَا اجْعَلِيهِ فِي الْمِيرَاثِ وَذَكَرُوا الْقَبْضَ وَالْهِبَةَ وَالصَّدَقَةَ۔

حضرت شقیق سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم سے حضرت مسروق نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک عطیہ دیا جب آپ بیمار ہوئے تو ان سے فرمایا اس کو میراث بنا دو اور انہوں نے قبضہ، ہبہ اور صدقہ کا ذکر کیا۔

١٤٧٨ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَضَّلَ بَنِي أُمِّ كُلْثُومٍ بِنُحْلٍ قَسَمَهُ بَيْنَ وَلَدِهِ۔

حضرت صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اولاد کے درمیان عطیات تقسیم کرتے ہوئے ام کلثوم کی اولاد کو فضیلت دی۔

فَهٰذَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَدْ أَعْطَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا دُونَ سَائِرِ وَلَدِهِ وَرَأَى ذٰلِكَ جَائِزًا وَرَأَتْهُ هِيَ كَذٰلِكَ وَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِمَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ۔

تو یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو عطیہ دیا اور باقی اولاد کو چھوڑ دیا اور اسے جائز سمجھا ام المومنین نے بھی اسی طرح سمجھا اور کسی صحابی نے بھی اس پر اعتراض نہیں کیا۔

١٤٨٠ - وَهٰذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَدْ فَضَّلَ بَعْضَ أَوْلَادِهِ أَيْضًا فِيمَا أَعْطَاهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَمْ يُنْكِرْ

اور یہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اولاد کو عطیات دیتے وقت بعض کو بعض پر فضیلت دی اس پر بھی کسی معترض نے اعتراض نہیں کیا تو

ذٰلِكَ عَلَيْهِ مُنْكَرٌ فَكَيْفَ يَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ يَحْمِلَ فِعْلَ هٰؤُلَاۤءِ عَلٰى خِلَافِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عِنْدَنَا فِيْمَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ كَاسْتِحْبَابِهٖ التَّسْوِيَةَ بَيْنَ اَهْلِهٖ فِى الْعَطِيَّةِ وَتَرْكَ التَّفْضِيْلِ لِحُرِّهِمْ عَلٰى مَمْلُوْكِهِمْ لَيْسَ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ مَا لَا يَجُوْزُ غَيْرُهٗ وَلٰكِنْ عَلَى اسْتِحْبَابِهٖ لِذٰلِكَ وَغَيْرُهٗ فِى الْحُكْمِ كَجَوَازِهٖ ۔

وَقَدِ اخْتَلَفَ اَصْحَابُنَا فِىْ عَطِيَّةِ الْوَلَدِ الَّتِىْ تَتَّبِعُ فِيْهَا اَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَشِيْرٍ كَيْفَ هِىَ فَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يُسَوّٰى بَيْنَ الْاُنْثٰى فِيْهَا وَالذَّكَرِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بَلْ يَجْعَلُهَا بَيْنَهُمْ عَلٰى قَدْرِ الْمَوَارِيْثِ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فِىْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَوُّوْا بَيْنَهُمْ فِى الْعَطِيَّةِ كَمَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يُّسَوُّوْا لَكُمْ فِى الْبِرِّ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ اَرَادَ التَّسْوِيَةَ بَيْنَ الْاِنَاثِ وَالذُّكُوْرِ لِاَنَّهٗ لَا يُرَادُ مِنَ الْبِنْتِ شَىْءٌ مِّنَ الْبِرِّ اِلَّا الَّذِىْ يُرَادُ مِنَ الْاِبْنِ مِثْلُهٗ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَرَادَ مِنَ الْاَبِ لِوَلَدِهٖ مَا يُرِيْدُ مِنْ وَّلَدِهٖ لَهٗ وَكَانَ مَا يُرِيْدُ مِنَ الْاُنْثٰى مِنَ الْبِرِّ مِثْلَ مَا يُرِيْدُ مِنَ الذَّكَرِ كَانَ مَا اَرَادَ مِنْهُ لَهُمْ مِنَ الْعَطِيَّةِ لِلْاُنْثٰى مِثْلَ مَا اَرَادَ لِلذَّكَرِ ۔

وَفِىْ حَدِيْثِ اَبِى الضُّحٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهٗ

کسی شخص کے لیے کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ ان حضرات کے عمل کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے خلاف قرار دے لہٰذا ہمارے نزدیک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے محض اس کا مستحب ہونا مراد ہے جیسے گھر والوں کے درمیان عطیات کی تقسیم میں برابری کرنا اور آزاد کو غلام پر فضیلت دینے کو چھوڑ دینا مستحب ہے یہ بات نہیں کہ کوئی دوسری صورت نا جائز ہے بلکہ یہ طریقہ مستحب ہے اور دوسرے طریقے محض جائز ہیں۔

ہمارے اصحاب (احناف) نے اس عطیہ کے بارے میں اختلاف کیا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی پیروی کی جاتی ہے جو آپ نے حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کو دیا تھا کہ وہ کیسا ہے؟ تو حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ لڑکیوں اور لڑکوں کے درمیان مساوات قائم کی جائے جبکہ حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسے وراثت کے انداز سے تقسیم کیا جائے یعنی لڑکے کو دو لڑکیوں کے حصے کے برابر دیا جائے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی میں کہ ان کے درمیان برابر کرو جیسے تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارے لیے بھلائی میں مساوات قائم کریں، اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے لڑکیوں اور لڑکوں کے درمیان برابری کا ارادہ فرمایا اس لیے کہ بیٹی سے بھی وہی بھلائی چاہی جاتی ہے جس قسم کی بھلائی بیٹے سے مقصود ہوتی ہے تو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باپ سے بیٹے کے لیے اس چیز کا ارادہ فرمایا جس کا وہ اپنے بیٹے سے ارادہ کرتا ہے اور وہ بیٹی سے جو بھلائی چاہتا ہے وہ اس کی مثل ہے جو بیٹے سے چاہتا ہے تو آپ نے عطیات کے سلسلے میں لڑکی کے لیے اسی چیز کا ارادہ فرمایا جس کا لڑکے کے لیے ارادہ کیا۔

اور ابو الضحیٰ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تمہاری کوئی اور اولاد بھی ہے انہوں نے عرض کیا

فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ أَلَا سَوَّيْتَ بَيْنَهُمْ وَلَمْ يَقُلْ أَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَى وَذٰلِكَ لَا يَكُونُ إِلَّا وَحُكْمُ الْأُنْثَى فِيهِ كَحُكْمِ الذَّكَرِ وَلَوْ لَا ذٰلِكَ لَمَا ذَكَرَ التَّسْوِيَةَ إِلَّا بَعْدَ عِلْمِهِ أَنَّهُمْ ذُكُورٌ كُلُّهُمْ فَلَمَّا أَمْسَكَ عَنِ الْبَحْثِ عَنْ ذٰلِكَ ثَبَتَ اسْتِوَاءُ حُكْمِهِمْ فِي ذٰلِكَ عِنْدَهُ فَهٰذَا أَحْسَنُ عِنْدَنَا مِمَّا قَالَ مُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

جی ہاں تو آپ نے فرمایا تو ان کے درمیان مساوات قائم کرو آپ نے یہ نہیں پوچھا کہ اس کے علاوہ تمہارا کوئی بیٹا یا بیٹی ہے اور یہ بات اسی صورت میں نہیں ہو سکتی ہے (یعنی مرد و عورت کی تمیز کے بغیر مطلقاً پوچھنا جب بیٹی کا حکم بیٹے کے حکم جیسا ہو اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ اس وقت تک برابری کا ذکر نہ فرماتے جب تک آپ کو علم نہ ہو جاتا کہ وہ تمام لڑکے ہیں جب آپ اس بحث میں نہ پڑے تو ثابت ہوا کہ آپ کے نزدیک ان سب کا حکم ایک جیسا ہے ہمارے نزدیک حضرت امام محمد رحمہ اللہ کے قول کی نسبت یہ زیادہ اچھا ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مفہوم پر دلالت کرنے والی روایت بھی مروی ہے۔

۱۴۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَجَاءَ ابْنٌ لَهُ فَقَبَّلَهُ وَأَجْلَسَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ جَاءَتْ بِنْتٌ لَهُ فَأَجْلَسَهَا إِلَى جَنْبِهِ قَالَ فَهَلَّا عَدَلْتَ بَيْنَهُمَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک شخص تھا اس کا بیٹا آیا تو اس نے اسے چوما اور اپنی ران پر بٹھا لیا پھر اس کی بیٹی آئی تو اس نے اسے اپنے پہلو میں بٹھایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے ان کے درمیان مساوات کیوں قائم نہیں کی۔

أَفَلَا يُرَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَرَادَ مِنْهُ التَّعْدِيلَ بَيْنَ الْإِبْنَةِ وَالْإِبْنِ وَأَنْ لَا يُفَضِّلَ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ فَذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى مَا ذَكَرْنَا فِي الْعَطِيَّةِ أَيْضًا۔

تو کیا وہ شخص (مخالف) نہیں دیکھتا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد کے ذریعے بیٹی اور بیٹے کے درمیان برابری اور ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دینے کا ارادہ فرمایا تو یہ اُس بات کی بھی دلیل ہے جسے ہم نے عطیہ کے ضمن میں ذکر کیا۔

الحمد للہ! آج مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۹۳ء بروز اتوار بوقت ساڑھے سات بجے شام تیسری جلد کا ترجمہ مکمل ہوا۔

محمد صدیق ہزاروی لاہور

maktabah.org

کتاب النکاح

باب ۱: نکاح کے پیغام پر پیغام دینا اور بھاؤ پر بھاؤ لگانا

اگر کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو کیا اس دوران کوئی دوسرا شخص بھی اس کو یہ پیغام دے سکتا ہے اسی طرح اگر کوئی آدمی کسی چیز کو خریدنے کے لیے بھاؤ لگاتا ہے تو اس حالت میں دوسرے شخص کا بھاؤ لگانا جائز ہے ؟

اس سلسلے میں دو مذہب ہیں :

ایک یہ ہے کہ جب تک پہلا شخص اپنا پیغام واپس نہ لے یا اس کے پیغام کو رد نہ کر دیا جائے دوسرے کے لیے پیغام نکاح دینا یا بولی لگانا جائز نہیں ۔

دوسرے مذہب کے مطابق اگر وہ لوگ جن کو پیغام نکاح دیا گیا یا جو سودے کا مالک ہے اس پہلے شخص کی طرف رجحان رکھتا ہے تو دوسرے کے لیے پیغام دینا یا بولی لگانا جائز نہیں ورنہ جائز ہے ۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے ۔ پہلے قول والوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ اس کے پیغام نکاح پر پیغام دے ۔

اسی مضمون کی روایات حضرت عقبہ بن عامر، حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں دوسرے حضرات نے اپنے موقف پر حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب تمہاری عدت ختم ہو جائے تو مجھے مطلع کرنا وہ فرماتی ہیں حضرت معاویہ اور حضرت ابوالجہم (عامر بن حذیفہ) رضی اللہ عنہما نے مجھے منگنی کا پیغام دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مفلوک الحال ہیں اور حضرت ابوجہم عورتوں کو بہت مارتے ہیں تم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے نکاح کرو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا علم حاصل ہونے کے باوجود کہ حضرت معاویہ اور حضرت ابوجہم نے پیغام نکاح دیا ہے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے لیے پیغام دیا تو اس سے معلوم ہوا کہ پہلے قول والوں نے جو احادیث پیش کی ہیں ان میں ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ رد عمل معلوم نہیں ہوا جب معلوم ہو جائے کہ پہلے شخص کے پیغام کی طرف توجہ نہیں ہے تو دوسرا شخص پیغام دے سکتا ہے ۔ سودے پر سودا کرنے کے سلسلے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی مشہور روایت ہے کہ ایک انصاری نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر فاقے کی شکایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کے گھر بھیجا تاکہ کوئی چیز لائے وہ ایک کمبل اور ایک پیالہ لایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کون شخص ایک درہم کے بدلے خریدے گا ایک شخص

نے عرض کیا میں خریدتا ہوں آپ نے فرمایا ایک درہم سے زائد کون دے گا تو دوسرے شخص نے عرض کیا میں دو درہم دیتا ہوں (آخر تک مکمل حدیث اصل کتاب میں ملاحظہ فرمائیں)

اس سے معلوم ہوا کہ بیک وقت دو آدمیوں یا زیادہ کی طرف سے بھاؤ لگایا جا سکتا ہے جب کہ مالک اس شخص پر بیچنا نہ چاہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی اس طرح کی خرید و فروخت ہوتی تھی۔

باب ۱۷۲، عصبہ ولی کے بغیر نکاح کرنا

ولی کی اجازت کے بغیر عورت خود بخود نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اس سلسلے میں دو قول ہیں حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح نہیں کر سکتی۔ جب کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک عورت اپنا نکاح کرنے میں خود مختار ہے۔ البتہ اگر غیر کفو میں نکاح کرے تو ولی کو فسخ نکاح کا حق ہو گا اسی طرح اگر وہ مہر مثل سے کم مہر رکھے تو ولی کو اعتراض کر کے مہر پورا کروانے کا حق حاصل ہے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا پہلا قول یہ تھا کہ نکاح کرنے کا اختیار خود عورت کو حاصل ہے اور اگر وہ مہر مثل سے کم بھی رکھے تو ولی کو اعتراض کا حق نہیں لیکن اب وہ حضرت امام محمد رحمہما اللہ سے متفق ہیں کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہو سکتا۔

ان حضرات نے حضرت ابن شہاب زہری کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ بواسطہ حضرت عروہ حضرت عائشہ صدیقہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا "جو عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے" (آخر تک)

اس حدیث پر امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور اس مسئلے میں ان کے ہم مسلک حضرات نے دو طرح اعتراض کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ثابت نہیں اور اگر ثابت بھی ہو تو اس میں کئی معانی کا احتمال ہے۔

اس حدیث کو حضرت ابن جریج، سلیمان بن موسیٰ سے اور وہ حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں لیکن ابن علیہ، ابن جریج سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اس کے بارے میں حضرت زہری سے پوچھا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار فرمایا۔ حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں۔

محدثین اس سے کم بات پر حدیث کو ساقط کر دیتے ہیں تو اس وجہ سے بدرجہ اولیٰ ساقط ہو گئی۔ ایک سند میں حجاج بن ارطاۃ، حضرت زہری سے نقل کرتے ہیں حالانکہ انہیں حضرت امام زہری سے سماع حاصل نہیں اور یہ حدیث مرسل ہے جب کہ یہ حضرات حدیث مرسل سے استدلال نہیں کرتے ایک سند میں ابن لہیعہ راوی ہیں تو اس حدیث سے استدلال کرنے والے اپنے مخالف سے ابن لہیعہ کی روایت قبول نہیں کرتے تو خود کیسے استدلال کریں گے۔ لہٰذا یہ حدیث حضرت ابن شہاب زہری سے ثابت نہ ہو سکی اور اگر ان سے ثابت بھی ہو جائے تو خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو اس حدیث کی راویہ ہیں کا عمل اس کے خلاف ہے کیونکہ انہوں نے اپنے بھائی حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ کی عدم موجودگی میں ان کی بیٹی کا نکاح کر کے دیا تو کیسے ہو سکتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ "ولی کے بغیر نکاح نہیں ہو سکتا" ان کے علم میں ہو اور وہ اس کے

maktabah.com

باوجود اپنی بھتیجی کا نکاح ولی کی عدم موجودگی اور اس کی اجازت کے بغیر کردیں۔

ان حضرات نے ایک دوسری روایت سے بھی استدلال کیا ہے وہ یوں ہے کہ اسرائیل نے ابواسحٰق سے انہوں نے حضرت ابو بردہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔"

اس حدیث پر اعتراض یہ ہے کہ اسرائیل کے مقابلے میں زیادہ مضبوط اور احفظ حضرات مثلاً حضرت سفیان اور حضرت شعبہ نے اس حدیث کو ابواسحٰق سے منقطع روایت کیا یعنی حضرت ابو بردہ براہ راست حضور علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں درمیان میں ان کے والد کا واسطہ نہیں ہے۔

لہذا اصل حدیث حضرت ابو بردہ سے ہے اور اس کے راوی سفیان اور شعبہ الگ الگ اسرائیل پر مقدم ہیں جب دونوں جمع ہو گئے تو یہ روایت زیادہ مستند ہو گئی۔

انہوں نے ابوعوانہ سے مرفوعاً حدیث پیش کی لیکن اس کی سند میں اسرائیل ہیں یعنی اصل حدیث ابوعوانہ نے بواسطہ اسرائیل، ابواسحٰق سے روایت کی لہذا یہ بھی کمزور ہے۔

پھر وہ حضرات اس حدیث کو بواسطہ قیس بن ربیع، حضرت ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں لیکن محدثین کے نزدیک قیس تو اسرائیل سے بھی کمزور ہیں۔ انہوں نے حضرت سفیان کے بعض اصحاب سے روایت پیش کی تو جواب دیا گیا کہ آپ لوگ اپنے مخالف سے اس قسم کی روایت یعنی اصحاب سفیان کی روایت قبول نہیں کرتے تو خود اس سے کیسے استدلال کر رہے ہیں۔

اس حدیث سے استدلال کو ایک دوسرے طور پر یوں رد کیا گیا کہ اس حدیث کو اگر صحیح مان بھی لیا جائے تو اس میں کئی احتمال ہیں۔

ایک احتمال وہی ہے جو ان حضرات کا موقف ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر عورت نکاح نہیں کر سکتی۔

دوسرا احتمال یہ ہے کہ ولی سے مراد وہ شخص ہے جسے ناکحہ عورت خود مقرر کرے وہ قریبی رشتہ دار ہو یا دور کا رشتہ دار، اس احتمال کی بنیاد پر ان لوگوں کا قول صحیح ہوگا کہ عورت چاہے کسی کو ولیہ بھی ہو نکاح کر کے دینے کا اختیار نہیں رکھتی۔

تیسرا احتمال یہ ہے کہ ولی سے مراد وہ ذات ہے جسے ولایت بضع حاصل ہے چاہے وہ چھوٹی بچی کا باپ ہو، لونڈی کا مالک ہو یا آزاد بالغہ عورت خود ہو جو اپنے نفس پر ولایت رکھتی ہے۔

ان حضرات نے قرآن پاک کی آیت سے بھی استدلال کیا ہے "تم ان عورتوں کو نہ روکو اگر وہ اپنے (پہلے) خاوندوں سے نکاح کرنا چاہیں" معلوم ہوا کہ اختیار ولی کو حاصل ہے اسی لیے ان حضرات کو مخاطب کیا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں یقیناً اس بات کا بھی احتمال ہے لیکن دیگر احتمالات بھی ہیں۔ دوسرے حضرات نے اپنے موقف پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ثیبہ عورت اپنے نفس پر ولی کی نسبت زیادہ حق رکھتی ہے باکرہ سے اس کے نفس کے بارے میں اجازت مانگی جائے اور خاموشی اس کی اجازت ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو خود نکاح کرنے کا اختیار ہے۔ چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح آپ کے حکم پر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کیا حالانکہ وہ ان کے ولی نہیں تھے۔
اگر کہا جائے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر مومن کے ولی ہیں لہذا یہ واقعہ مستثنیٰ ہے تو یہ بات اپنی جگہ صحیح ہے لیکن اس مسئلے میں یہ بات درست نہ ہوگی کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمہ کی طرف سے ولی ہوتے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ کی طرف سے وکیل قرار پاتے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ام المومنین نے عرض کیا کہ میرا کوئی ولی موجود نہیں تو آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں تمہارا ولی ہوں۔
قیاس بھی حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مسلک کو ترجیح دیتا ہے وہ یوں کہ لڑکی جب تک نابالغہ ہوتی ہے اس کا والد اس کے نفس اور مال دونوں کا اختیار رکھتا ہے بالغ ہونے کے بعد اسے اپنے مال کا اختیار مل جاتا ہے تو نفس کے اختیارات بھی حاصل ہونے چاہئیں کیونکہ دونوں کا حکم ایک جیسا ہے۔

باب ۱۷: مخطوبہ عورت کو دیکھنا

نوٹ: جس عورت کو نکاح کا پیغام دیا جائے اسے مخطوبہ کہتے ہیں۔
جس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اسے دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟ بعض حضرات اسے ناجائز قرار دیتے ہیں جب کہ بعض علماء کے نزدیک اسے دیکھنا جائز ہے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے۔
ناجائز قرار دینے والوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی! تمہارے لیے جنت میں خزانہ ہے اور تم اس جنت کے دو کناروں کے مالک ہو ایک نظر کے بعد دوبارہ نہ دیکھنا۔ بے شک پہلی نظر تمہارے لیے ہے اور دوسری تمہارے لیے نہیں ہے۔
حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی قسم کی حدیث مروی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اپنی بیوی یا محرم عورت کے علاوہ کسی عورت کو قصداً دیکھنا حرام ہے۔
جواز کے قائلین نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو اسے اس کی جو چیز پسند ہے اس کو جس حد تک ممکن ہو دیکھ لے۔ حضرت محمد بن مسلمہ، حضرت ابوحمید، حضرت ابوہریرہ بکر بن عبداللہ مزنی اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم سے بھی اس مضمون کی روایات آئی ہیں پہلے مسلک والوں کی پیش کردہ حدیث کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ ممانعت اس صورت میں ہے جب بلا ضرورت ہو جب کسی ضرورت کے تحت ہو تو دیکھنا جائز ہے۔
مثلاً گواہی کے سلسلے میں کسی عورت کے چہرے کی طرف دیکھنا جائز ہے اسی طرح جو شخص کسی لونڈی کو خریدنا چاہتا تو وہ اس کے سینے کی طرف دیکھ سکتا تھا۔

nafseislam.com

لہٰذا نکاح کرنے کے لیے عورت کو دیکھنا بھی جائز ہوگا کیونکہ یہ ایک جائز سبب کے تحت دیکھنا ہے اسی طرح نکاح کے علاوہ بھی اگر کسی ایسے مقصد کے لیے نہ دیکھے جو حرام ہے بلکہ کسی ضرورت کے تحت ہو تو جائز ہے۔

باب ۱۷۲، قرآن کی کسی سورت پر نکاح کرنا

کیا عورت کو بطور مہر قرآن پاک کی کوئی سورت سکھائی جا سکتی ہے یا نہیں۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ قرآن پاک کی سورت سکھانے پر نکاح ہو سکتا ہے یعنی جب خاوند بیوی کو قرآن کی کوئی سورت سکھا دے گا تو وہ مہر کی جگہ کفایت کرے گا۔

ان حضرات نے حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں ایک عورت بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنے آپ کو حضور کی خدمت میں بطور ھبہ پیش کیا وہ کافی دیر کھڑی رہی تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ کو حاجت نہیں تو اس سے میرا نکاح کر دیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تمہارے پاس ادائیگی مہر کے لیے کچھ ہے اس نے عرض کیا میرے پاس صرف یہ تہبند ہے آپ نے فرمایا اگر تو یہ چادر اسے دے گا تو اس کے بغیر بیٹھ جائے گا کچھ اور تلاش کرو اس نے عرض کیا مجھے کچھ بھی نہیں ملتا آپ نے فرمایا تلاش کرو اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی ہو۔ راوی فرماتے ہیں اس نے تلاش کی لیکن نہ پائی حضور علیہ السلام نے پوچھا تجھے قرآن پاک سے کچھ یاد ہے اس نے عرض کیا فلاں فلاں سورتیں مجھے آتی ہیں آپ نے فرمایا قرآن پاک سے جو کچھ تیرے پاس ہے اس کے سبب میں نے تیرا نکاح کر دیا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک قرآن پاک کی تعلیم مہر نہیں بن سکتی وہ فرماتے ہیں اگر اس طریقے پر نکاح کیا گیا تو نکاح جائز ہوگا اور یہ ایسے ہی ہوگا جیسے مہر مقرر نہ کیا جائے اس صورت میں اگر جماع کے بعد طلاق دے یا خاوند فوت ہو جائے تو مہر مثل دینا ہوگا اور اگر جماع سے پہلے طلاق دے دی تو متعہ (کپڑوں کا جوڑا) دینا پڑے گا۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ قرآن کی اجرت لینے سے حضور علیہ السلام نے منع فرمایا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اہل صفہ کو قرآن پاک سکھایا کرتا تھا تو ان میں سے ایک نے مجھے ایک کمان دی کہ میں اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں قبول کروں میں نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا اگر تو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے آگ کا طوق ڈالے تو اسے قبول کر لے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن شبل انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی اس مضمون کی حدیث مروی ہے لہٰذا قرآن پاک کی تعلیم مہر کی جگہ نہیں ہو سکتی کیونکہ مہر مال سے ادا کیا جاتا ہے جہاں تک پہلے مسلک والوں کی پیش کردہ حدیث کا تعلق ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ قرآن پاک کی عظمت کے پیش نظر تمہارے ساتھ نکاح کیا جیسے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے اسلام کی وجہ سے ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان سے نکاح کیا۔

اگر اس حدیث کو ظاہر پر محمول کیا جائے تو اس میں قرآن پاک کی تعلیم کا سرے سے ذکر ہی نہیں اور نہ

یہ کہ اسے مہر میں رکھا گیا۔

یہاں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اللہ تعالیٰ نے مہر کے بغیر عورتوں سے نکاح کو جائز رکھا اور یہ بات کسی دوسرے کے لیے جائز نہیں۔ ارشاد خداوندی ہے:

وامرأۃ مومنۃ ان وھبت نفسھا للنبی ان اراد النبی ان یستنکحھا خالصۃ لک من دون المومنین۔

اگر کوئی مومنہ عورت اپنے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرے تو وہ آپ کے لیے حلال ہے اگر آپ نکاح کا ارادہ کریں اور اے محبوب! یہ آپ کے ساتھ خاص ہے دوسرے مسلمانوں کے لیے یہ حکم نہیں ہے۔ تو یہاں لفظ خالصۃً میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ کسی عورت کا مہر کے بغیر نکاح میں آنا حضور علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کسی اور کو بھی اس عورت کا مہر کے بغیر مالک بنا سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے یہاں اس خاتون سے مشورہ کیے بغیر سائل سے نکاح کر دیا لہٰذا یہ خصوصی واقعہ ہے اور اس میں تعلیم قرآن مہر نہ تھی اور نہ اب کسی کو اس بات کا اختیار ہے۔ قیاس بھی احناف کے موقف کی تائید کرتا ہے کیونکہ اگر مجہول مہر مقرر کیا جائے تو وہ ثابت نہیں ہوتا بلکہ مہر مثل لازم ہوتا ہے۔ جس طرح سودے میں قیمت غیر معلوم ہو یا اجارے میں اجرت غیر معلوم ہو تو بیع اور اجارہ جائز نہیں ہوتے۔

قاعدہ یہ ہے کہ اجارہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک یہ کہ کام معلوم ہو مثلاً اس کپڑے کی سلائی کروا تنی رقم ملے گی یا وقت معلوم ہو مثلاً ایک گھنٹے کے لیے اجارہ ہو اور اس کی اجرت معلوم ہو اس میں چاہے جتنا کام کرے۔ لیکن قرآن پاک کی تعلیم میں یہ دونوں باتیں نہیں ہو سکتیں کیونکہ بعض اوقات آدمی تھوڑا پڑھانے سے سیکھ لیتا ہے۔ اور بعض اوقات زیادہ پڑھانا پڑھتا ہے اسی طرح کچھ لوگ تھوڑے وقت میں سیکھ لیتے ہیں اور کچھ لوگ دیر سے سیکھتے ہیں لہٰذا وقت اور عمل کی جہالت کے پیش نظر یہ اجارہ صحیح نہیں اور چونکہ وہی مال یا نفع ملک بضع کا بدل بنتا ہے جو بیع اور اجارے میں صحیح قرار پاتا ہے لہٰذا جب تعلیم قرآن کا اجارہ صحیح نہیں ہوتا تو وہ مہر بھی نہیں بن سکتا۔

باب ۱۸ ، لونڈی کی آزادی کو اس کا مہر قرار دینا

اگر کوئی شخص اپنی لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرے اور اس کی آزادی کو ہی مہر قرار دے تو کیا یہ صحیح ہے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک ایسا کرنا صحیح ہے ان کی دلیل حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور اس آزادی کو ہی ان کا مہر قرار دیا حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کی روایت کے مطابق حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح اسی طریقہ پر ہوا حضرت سفیان ثوری کا بھی یہی مسلک ہے۔

جبکہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام محمد اور امام زفر رحمہم اللہ کے نزدیک یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے دوسروں کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا اختیار دیا کہ اگر کسی عورت سے نکاح

کرنا چاہیں تو مہر کے بغیر کر سکتے ہیں لہذا آپ کسی لونڈی کو آزاد کر کے اس آزادی کو مہر قرار دے سکتے ہیں۔ ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فتویٰ دیا کرتے تھے کہ اس قسم کے نکاح کی تجدید کی جائے اور اس عورت کے لیے مہر ہوگا۔

لہذا اس بات کا احتمال ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہو یا آپ نے قرآن پاک سے استدلال کرتے ہوئے اسے حضور علیہ السلام کی خصوصیت قرار دیا۔

چنانچہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے سلسلے میں یوں مروی ہے کہ وہ بنو مصطلق کے قیدیوں میں تھیں اور حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ یا ان کے چچازاد بھائی کے حصے میں آئیں انہوں نے مکاتبت کی اور بدل کتابت کے سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعاون حاصل کرنے حاضر ہوئیں آپ نے ان کی رائے معلوم کرنے کے بعد بدل کتابت ادا کر کے ان سے نکاح کر لیا چنانچہ صحابہ کرام نے اس رشتہ کی عظمت کا لحاظ کرتے ہوئے بنو مصطلق کے تمام قیدی رہا کر دیئے تو یہاں آپ کا نکاح بدل کتابت کے بدلے ہوا لیکن کوئی دوسرا شخص ایسا نہیں کر سکتا یعنی بدل کتابت کو مہر قرار نہیں دے سکتا لہذا یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے اپنے مسلک کو قیاس سے ثابت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر کوئی شخص لونڈی کو اس شرط پر آزاد کرے کہ وہ اس سے نکاح کرے پھر اگر عورت اس بات سے انکار کر دے تو اسے محنت مزدوری کر کے اپنی قیمت ادا کرنا پڑتی ہے۔ معلوم ہوا کہ نکاح کرنے کی صورت میں قیمت ادا نہیں کرے گی اس لیے کہ وہ آزادی مہر قرار پائے گی۔

امام زفر رحمہ اللہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں۔ اس صورت میں اگر وہ عورت نکاح کرنے سے انکار کرے تو اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔ اور وہ اس غلام کی طرح ہو جائے گی جسے مالک نے ایک ہزار روپے کے بدلے اس شرط پر آزاد کیا کہ وہ ایک سال تک اس کی خدمت کرے گا غلام نے یہ بات مان لی پھر اس نے خدمت سے انکار کر دیا تو اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا کیونکہ اگر وہ خدمت کرتا تو مالک سے اس کی اجرت کا مستحق ہوتا اسی طرح لونڈی کی آزادی نکاح کرنے کی شرط پر ہوئی۔ لہذا اگر لونڈی سے اس کا نکاح ہو جاتا تو مہر لازم ہوتا کیونکہ آزادی مہر کے بدلے میں نہیں بلکہ نکاح کرنے کی شرط پر ہوئی اس لیے وہ مہر کا بدل نہیں ہے۔

حضرت ہشام بن حسان نے اپنی ایک ام ولد کو آزاد کر کے آزادی کو مہر قرار دیتے ہوئے اس سے نکاح کیا تو حضرت ایوب سختیانی نے اس کو تسلیم نہ کیا جب حضرت ہشام کو یہ بات بتائی گئی تو انہوں نے اس سے دوبارہ نکاح کر کے چار سو (درہم) مہر مقرر کیا حضرت ایوب سختیانی نے اس موقعہ پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بارے میں فرمایا کہ وہ آپ کی خصوصیات سے ہے۔

باب ۱۷۶، نکاح متعہ

ایک خاص مدت کے لیے مخصوص رقم پر کسی عورت سے نفع اٹھانا متعہ کہلاتا ہے آغاز اسلام میں یہ حلال تھا بعض حضرات اسے اب بھی حلال سمجھتے ہیں اور ان کا کہنا یہ ہے کہ ایک خاص مدت کے لیے مخصوص رقم پر کسی عورت سے نفع اٹھایا جاسکتا ہے مقررہ مدت کے ختم ہونے پر وہ عورت اس شخص پر حرام ہو جائے گی لیکن یہ حرمت طلاق کی صورت میں نہیں ہوگی۔ ان حضرات کی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابن عباس، حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم کی روایات ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کی اجازت دی، غزوات میں صحابہ کرام کے ساتھ ان کی بیویاں نہیں ہوتی تھیں انہوں نے خصی ہونے کی اجازت مانگی تو آپ نے منع فرمایا اور کپڑے (وغیرہ) کے بدلے ایک خاص مدت تک کے لیے اجازت عطا فرمائی۔

لیکن اہل سنت وجماعت بالخصوص حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک یہ نکاح جائز نہیں۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ مخالفین نے جن روایات سے استدلال کیا ہے وہ اپنی جگہ درست ہیں لیکن یہ پہلے کی بات ہے بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ سے منع فرمادیا۔

چنانچہ ایک روایت میں ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے اور وہ عورتوں سے متعہ کے جواز کا فتویٰ دیتے تھے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے دن متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کو کھانے سے منع فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے متعہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا حرام ہے اس نے عرض کیا فلاں صاحب تو اس کے بارے میں یہ بات کہتے ہیں (جائز قرار دیتے ہیں) انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! انہیں معلوم ہے کہ خیبر کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور ہم زنا کار نہیں تھے۔

تو اس بات کا احتمال ہے کہ پہلے اجازت ہو اور پھر اسے منسوخ کر دیا ہو لہٰذا اس سلسلے میں چھان بین کی گئی تو متعدد روایات سے معلوم ہوا کہ نہی والی احادیث ناسخ ہیں چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تبوک کے لیے نکلے۔ آپ ثنیۃ الوداع کے پاس اترے تو کچھ چراغ اور روتی ہوئی عورتوں کو دیکھا آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ بتایا گیا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جن سے ان کے خاوندوں (متعہ کرنے والوں) نے متعہ کیا اور اب ان کو چھوڑ دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے طلاق، نکاح عدت اور میراث کے ذریعے متعہ کو حرام کر دیا یا آپ نے فرمایا اسے باطل کر دیا۔

صحابہ کرام سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں متعہ کو حرام قرار دیا لیکن کسی صحابی نے بھی انکار نہ کیا گویا صحابہ کرام کا اجماع اس کے نسخ پر واضح دلیل ہے پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جو پہلے پہل متعہ کے قائل تھے فرماتے ہیں یہ اس وقت جائز تھا جب عورتیں کم تھیں جب زیادہ ہو گئیں تو علت کے ختم ہونے سے یہ حکم بھی اٹھ گیا۔

marfat.com

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ نکاح متعہ باطل ہے اور اس سے نکاح ہی منعقد نہیں ہوتا اور ان لوگوں کی یہ بات صحیح نہیں کہ نکاح برقرار رہے گا شرط باطل ہو جائے گی کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات نہ فرماتے کہ جن لوگوں کے پاس ان عورتوں میں سے کوئی ہو جن سے متعہ کیا جاتا ہے تو وہ ان کو جدا کر دے یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ متعہ کرنے والے نے جو عقد کیا وہ جائز نہیں لہذا اس سے اس شخص کو عورت کی ملک بضع حاصل نہ ہوگی۔

باب ۱۷، باکرہ اور ثیبہ عورتوں کے پاس کتنے کتنے دن ٹھہرے

اگر کسی شخص نے ثیبہ عورت سے نکاح کیا اور اس سے پہلے بھی اس کی بیویاں ہیں تو اب اس نئی عورت کے پاس کتنے دن ٹھہرے اس سلسلے میں اختلاف ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس شخص کو اختیار ہے اگر اس کے پاس سات دن قیام کرے تو دوسری بیویوں کے پاس ایک ایک دن یا ایک ایک رات قیام کرنا ہوگا۔ ان حضرات کی دلیل حضرت عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمن کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو ان سے فرمایا تمہارے خاندان کے لیے رسوائی کی بات نہیں ہے اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس سات دن رہوں ورنہ تین دن قیام کروں پھر (دوسری بیویوں کے پاس) چکر لگاؤں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ پھر میں دوسری بیویوں کے پاس چکر لگاؤں گا اس بات کی دلیل ہے۔ کہ تین دن ان کا حق ہے دوسری ازواج کا نہیں۔

لیکن دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ اگر اس بیوی کے لیے تین دن مقرر کرے تو باقی بیویوں کے لیے بھی تین تین دن مقرر کرنا ہوں گے اور اگر اس بیوی کے لیے سات دن مقرر کرے تو دوسری بیویوں کے لیے بھی سات سات مقرر کرے۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی موقف ہے۔

ان حضرات نے بھی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت سے استدلال کیا ہے حضرت عمر بن ابی سلمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ان کے پاس تشریف لے گئے تو فرمایا اگر تم چاہو تو تمہارے لیے سات دن مقرر کروں اور اگر تمہارے لیے سات دن مقرر کروں گا تو دوسری ازواج کے لیے بھی سات دن ہی مقرر کروں گا۔

تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ان کے درمیان مساوات ضروری ہے لہذا اگر نئی ثیبہ بیوی کے پاس تین دن ٹھہرے تو دوسری ازواج کے پاس بھی تین تین دن ٹھہرے گا۔

جہاں تک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ کا تعلق ہے کہ پھر میں دوسری بیویوں کے پاس چکر لگاؤں گا تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ میں ان کے پاس بھی تین تین دن چکر لگاؤں گا۔ کیونکہ اگر تین دن صرف اسی بیوی کا حق ہوتا تو سات دن قیام کی صورت میں تین دن شمار نہ ہوتے اور اس طرح ہر بیوی کے لیے چار چار دن ضروری ہوتے لیکن جب اس کے پاس سات دن ٹھہرنے کی صورت میں ہر ایک کے لیے سات سات دن مقرر ہیں تو معلوم ہوا کہ اس کے پاس تین دن ٹھہرنے کی صورت میں باقی بیویوں کے لیے بھی

تین تین ہی ہوں گے۔

باب ۴۳، عزل کا حکم

عزل کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرتے ہوئے انزال کے وقت اس سے الگ ہو جائے تاکہ حمل نہ ٹھہرے آیا یہ عمل شریعت میں جائز ہے یا ناجائز؟ اس سلسلے میں تین قول ہیں۔

پہلا قول یہ ہے کہ عزل مکروہ ہے اس کی دلیل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ہے حضرت جدامہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس عزل کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ خفیہ طور پر زندہ درگور کرنا ہے۔

دوسرا مسلک یہ ہے کہ عزل میں کوئی حرج نہیں جبکہ عورت، خاوند کو اجازت دے اگر وہ انکار کرے تو عزل کرنا جائز نہیں۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ عورت چاہے یا نہ ہر مرد کو عزل کا حق حاصل ہے۔

احناف کے نزدیک اگر اس کی بیوی کسی دوسرے آدمی کی لونڈی ہو تو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر عزل نہیں ہو سکتا۔ البتہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے اس کے خلاف بھی ایک قول مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ اگر لونڈی اپنے خاوند کو ترک جماع کی اجازت دے تو اس کا مالک، خاوند کو جماع پر مجبور نہیں کر سکتا اسی طرح اگر وہ عزل کرنا چاہے تو اس کا اختیار بھی لونڈی کو حاصل ہے اس کے مالک کو نہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس ایک لونڈی ہے میں نہیں چاہتا کہ وہ حاملہ ہو لیکن میں اس سے خواہشات بھی پوری کرتا ہوں۔ اس لیے میں عزل کرتا ہوں لیکن یہودی کہتے ہیں کہ یہ خفیہ طور پر زندہ درگور کرنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی جھوٹ کہتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کسی کو پیدا کرنا چاہے تو تم اسے روک نہیں سکتے۔

معلوم ہوا کہ پہلے قول والوں کی پیش کردہ روایت صحیح نہیں جہاں تک عزل کے جواز کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں متعدد روایات مروی ہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر کو فتح کیا تو ہمیں (مال غنیمت میں) کچھ عورتیں حاصل ہوئیں ہم ان سے وطی کرتے اور عزل کرتے تھے ہم میں سے بعض لوگ دوسروں سے کہنے لگے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس موجود ہیں لیکن تم ان سے پوچھے بغیر عزل کرتے ہو چنانچہ انہوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا ہر پانی سے بچہ پیدا نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کو پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ لہذا اگر تم عزل نہ بھی کرو تو کوئی حرج نہیں۔

یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عزل مکروہ نہیں ہے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ

علیہ وسلم کو جب اس بات کی خبر ملی تو آپ نے اس پر اعتراض نہیں فرمایا اور نہ ہی ان کو منع فرمایا بلکہ یہی بتایا کہ جس نے پیدا ہونا ہے وہ عند اللہ مقدر ہے اسے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی اگر کسی بچے نے پیدا ہونا ہے تو عزل کے باوجود کوئی نہ کوئی قطرہ رحم تک پہنچ جائے گا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی مفہوم کی حدیث مروی ہے بلکہ وہ فرماتے ہیں کہ عہد رسالت میں ہم عزل کرتے تھے لیکن حضور علیہ السلام ہمیں منع نہ فرماتے تو جب یہ بات بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوگئی کہ عزل خفیہ طور پر زندہ درگور کرنا نہیں تو ثابت ہو گیا کہ عزل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

باب ۱۷۹، حائضہ عورت سے نفع اٹھانا

اس بات پر تو سب علماء کا اتفاق ہے کہ حالت حیض میں عورت سے جماع کرنا جائز نہیں۔ اس بات پر بھی سب متفق ہیں کہ اس نے چادر باندھی ہوئی ہے تو نفع اٹھانا مثلاً بوسہ لینا یا ساتھ لیٹنا وغیرہ جائز ہے لیکن کیا چادر کے نیچے سے جماع کے علاوہ فائدہ اٹھانا جائز ہے؟ اس سلسلے میں اختلاف ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت نے کپڑا پہنا ہوا ہو مثلاً چادر باندھی ہوئی تو نفع اٹھا سکتے ہیں اس کے علاوہ نہیں۔

حضرت امام محمد اور دیگر علماء کے نزدیک کپڑے کے نیچے سے بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ البتہ جماع کرنا جائز نہیں حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے بھی اس مسلک کو ترجیح دی لیکن بعد میں غور و فکر سے ان پر واضح ہوا کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک اولیٰ ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا استدلال یوں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم (ازواج مطہرات) میں سے کسی ایک کو حکم دیتے کہ وہ چادر باندھیں جبکہ وہ حائضہ ہوتیں پھر اس کے ساتھ لیٹ جاتے ایک دوسری حدیث میں ہے۔

آپ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ لیٹتے اور میں حائضہ ہوتی لیکن میں نے چادر باندھی ہوتی۔

حضرت میمونہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے بھی اس مضمون کی روایات آئی ہیں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ یہ احادیث ہماری بھی دلیل ہیں کیونکہ ہم چادر کے اوپر اوپر نفع اٹھانے کے خلاف نہیں لیکن ان روایات میں چادر سے نیچے کی ممانعت نہیں۔ یہ حدیث تو ان لوگوں کے خلاف ہے جو عورت سے حالتِ حیض میں کسی طریقے پر بھی نفع اٹھانے کے منکر ہیں۔

یہ حضرات اپنے موقف پر حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہی روایت پیش کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹتے اور میں حائضہ ہوتی لیکن آپ کو اپنے اوپر بہت کنٹرول تھا۔

اسی طرح ایک حدیث میں حضور علیہ السلام نے فرمایا جماع کے علاوہ سب کچھ کر سکتے ہو۔ حضرت امام طحاوی

اس مسلک کو قیاس سے بھی ثابت کرتے ہیں کہ حیض سے پہلے عورت سے جماع کے طور پر بھی نفع اٹھایا جاسکتا ہے اور اس کے علاوہ کپڑوں سے اوپر اور نیچے دونوں طرح نفع اٹھا سکتے ہیں پھر حیض کی حالت میں بالاتفاق جماع حرام اور چادر کے اوپر سے نفع اٹھانا جائز ہے چادر سے نیچے کے بارے میں اختلاف ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ چادر کے نیچے سے نفع اٹھانا جماع کے مشابہ ہے یا چادر کے اوپر سے نفع اٹھانے کی طرح ہے تو غور کرنے سے معلوم ہوا کہ جماع کی صورت میں حد واجب ہوتی ہے (یعنی زنا کی صورت میں) مہر اور غسل بھی واجب ہوتا ہے لیکن شرمگاہ کے علاوہ جسم سے نفع حاصل کرنے کی صورت میں کچھ بھی واجب نہیں ہوتا اور اس سلسلے میں چادر کے اوپر اور نیچے دونوں کا حکم یکساں ہے تو نتیجہ یہ ہوا کہ چادر کے نیچے سے فائدہ اٹھانا جماع کی طرح نہیں بلکہ چادر باندھے ہونے کی صورت میں نفع اٹھانے کی طرح ہے۔

حضرت امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ روایات کے معانی کی تصحیح سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک ثابت ہوتا ہے امام محمد رحمہ اللہ کا نہیں کیونکہ احادیث تین قسم کی ہیں۔

(۱) وہ احادیث جن کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے حالت حیض میں چادر کے اوپر اوپر نفع اٹھاتے ان روایات میں چادر سے نیچے نفع اٹھانے کی ممانعت نہیں ہے۔

(۲) یہ حدیث حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عورت حالت حیض میں ہو تو مرد کے لیے اس سے کس قدر نفع اٹھانا جائز ہے۔ آپ نے فرمایا چادر سے اوپر اوپر، تو یہ ان کے سوال کا بلاکم و کاست جواب ہے۔

(۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس کے مطابق عورت سے شرمگاہ کے علاوہ نفع اٹھانا جائز ہے اگرچہ چادر سے نیچے ہو۔

اب غور کیا کہ ان میں سے مؤخر کونسی روایت ہے تاکہ اسے ناسخ قرار دیا جائے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہودیوں کے عمل کی خبر ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جن مسائل میں اہل کتاب کے خلاف حکم نازل نہ ہوتا تو آپ ان کے موافقت فرماتے۔ قرآن پاک میں بھی یہی فرمایا گیا کہ آپ ان لوگوں کے راستے پر چلیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ یہودی حائضہ عورت سے کلام نہیں کرتے تھے نہ ان کے ساتھ کھانا کھاتے اور نہ ہی ان کے ساتھ ایک کمرے میں ٹھہرتے یہ سب باتیں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہیں اور ان کی روایت میں ہی ہے کہ شرمگاہ کے علاوہ نفع اٹھانا جائز ہے جبکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق چادر کے اوپر اوپر نفع اٹھانا جائز اور اس کے نیچے ناجائز ہے۔ تو یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے مقدم نہیں ہوسکتی کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق یہودیوں کے بعض امور منسوخ ہیں لہٰذا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت مؤخر ہے اور یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے لیے ناسخ قرار پائے گی اس سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک ثابت ہو گیا۔

باب ۱۸، عورتوں سے غیر فطری فعل

بعض حضرات کے نزدیک عورت سے غیر فطری فعل جائز ہے جب کہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک یہ عمل ناجائز ہے۔

پہلے قول والوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے غیر فطری فعل کیا تو لوگوں نے اسے ناپسند کیا اور کہا کہ تم اسے بے شوہر کر رہے ہو لہٰذا اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں پس اپنی کھیتیوں میں جیسے چاہو آؤ۔"

دوسرے حضرات نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں کہ یہودیوں نے کہا جو شخص اپنی بیوی کی شرمگاہ میں پچھلی طرف سے ہو کر جماع کرتا ہے اس کے ہاں بھینگا بچہ پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

تو یہ آیت یہودیوں کے رد میں نازل ہوئی اور اس میں اس بات کی اجازت ہے کہ جماع تو شرمگاہ کے اندر ہو لیکن اس کے لیے جو بھی طریقہ اختیار کیا جائے جائز ہے۔ لہٰذا پہلے قول والوں کا اس آیت سے استدلال صحیح نہیں۔

پھر اس کا ایک دوسرا مفہوم بھی بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں اگر تم عزل کرنا چاہو تو کر سکتے ہو اور نہ کرنا چاہو تو اس کا بھی تمہیں اختیار ہے۔

پہلے قول والوں نے حضرت سعید بن یسار رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی استدلال کیا وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عورتوں کے ساتھ غیر فطری فعل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

لیکن امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف بھی مروی ہے بلکہ ان کے صاحبزادے حضرت سالم رضی اللہ عنہ اس روایت کا ان سے انکار کرتے ہیں۔

حضرت ام سلمہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس آیت کی یہی تفسیر منقول ہے کہ یہاں غیر فطری فعل مراد نہیں بلکہ صرف جماع کی اجازت ہے البتہ اس کے لیے جو طریقے چاہے اختیار کر سکتا ہے۔

پھر متعدد روایات سے غیر فطری فعل کی حرمت ثابت ہے حضرت خزیمہ بن ثابت، حضرت ابوہریرہ، حضرت جابر، حضرت علی بن طلق اور دیگر صحابہ کرام سے اس مضمون کی روایات مروی ہیں۔

پہلے قول والوں نے قرآن پاک کی اس آیت سے بھی استدلال کیا ہے "کیا تم دنیا والوں میں سے مردوں کے پاس جاتے ہو اور تمہارے رب نے جو عورتیں تمہارے لیے پیدا کی ہیں ان کو چھوڑ دیتے ہو بلکہ تم زیادتی کرنے

ل یعنی اس عورت کے ساتھ یہ طریقہ کر رہے ہو جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا کوئی خاوند نہیں۔ جو فطری انداز میں شہوت کو پورا کرتا۔ ۱۲ ہزاروی

والی قوم ہو"۔ یہ حضرات کہتے ہیں کہ اس میں بتایا گیا کہ تمہاری عورتوں کے پاس وہی چیز ہے تم ان سے شہوت پوری کرو یعنی غیر فطری فعل کر سکتے ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ آیت کی یہ تفسیر جو تم نے کی ہے صحیح نہیں بلکہ صحیح تفسیر یہ ہے کہ تمہاری عورتوں سے جو نفع اٹھانا جائز ہے وہ اٹھاؤ چنانچہ یہی تفسیر صحابہ کرام سے مروی ہے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اس شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی سے غیر فطری فعل کرتا ہے، فرماتے ہیں یہ چھوٹی لواطت ہے۔

لہذا متواتر روایات نیز صحابہ کرام اور تابعین کے ارشادات سے ثابت ہوا کہ عورتوں سے غیر فطری فعل اسی طرح ناجائز ہے جس طرح مردوں سے حرام ہے۔

باب ۱۸۱، حاملہ عورتوں سے جماع کرنا

بعض حضرات کے نزدیک بیوی یا لونڈی سے حالتِ حمل میں جماع کرنا مکروہ ہے جبکہ احناف کے نزدیک جائز ہے۔

پہلے موقف پر حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے استدلال کیا گیا ہے وہ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے فرمایا اپنی اولاد کو خفیہ طور پر قتل نہ کرو حالتِ حمل میں جماع کرنا ایک نوجوان گھڑسوار کو اس کی پیٹھ سے گرا دیتا ہے (یعنی اس حالت میں جماع سے پیدا ہونے والا بچہ کمزور ہوتا ہے)

احناف نے ان احادیث سے استدلال کیا ہے جن کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے اور وہ احادیث مندرجہ بالا حدیث کے لیے ناسخ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حمل کی حالت میں جماع کرنے سے منع کرتے تھے پھر فرمایا اگر اس سے نقصان ہوتا تو ایرانیوں اور رومیوں کو ہوتا (کیونکہ وہ یہ عمل کرتے تھے)

معلوم ہوا کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت منسوخ ہے بعض احادیث کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ حمل کی حالت میں جماع کرنے سے منع کروں لیکن مجھے بتایا گیا کہ ایرانی اور رومی ایسا کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کچھ ضرر نہیں ہوتا۔ آپ نے وحی سے نہیں بلکہ اپنے خیال کے مطابق یہ ارادہ فرمایا تھا لیکن اس کے بعد اجازت دے دی گویا آپ کی طرف سے ممانعت کا سبب بچے کے کمزور رہ جانے کا خطرہ تھا جب معلوم ہو گیا کہ ایسا نہیں ہوتا تو آپ نے اجازت دے دی۔

باب ۱۸۲، نکاح کے موقعہ پر لوٹ مار

شادی بیاہ کے موقعہ چھوہارے وغیرہ یا پیسے پھینکے جاتے ہیں ان کو لوٹنا جائز ہے یا نہیں؟ بعض حضرات کا خیال ہے کہ یہ جائز نہیں ان کی دلیل حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی کہ ہم لوٹ مار نہیں کریں گے۔

maktabah.org

حضرت عمران بن حصین، حضرت انس، زید بن خالد جہنی ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہم سے بھی اس مضمون کی روایات مروی ہیں۔ لیکن دوسرے حضرات کے نزدیک ان چیزوں کی لوٹ مار جائز ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ مندرجہ بالا احدیث میں ناجائز لوٹ مار سے منع کیا گیا جبکہ شادی بیاہ کے موقع پر جو کچھ لٹایا جاتا ہے وہ اسی مقصد کے لیے ہوتا ہے لہٰذا جہاں اجازت ہو وہاں اس میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت عبداللہ بن قرط فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین دن قربانی کا دن ہے پھر نویں ذوالحجہ کا دن ہے فرماتے ہیں میں نے پانچ یا چھ اونٹ حضور علیہ السلام کے قریب کئے تو ان میں سے ہر ایک آپ کے قریب ہوتے لگا تاکہ آپ اس سے ابتدا فرمائیں حضور علیہ السلام نے ان کو پہلو کے بل لٹا کر ایک کلمہ کہا جسے میں سمجھ نہ سکا میں نے پاس والے آدمی سے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا ہے اس نے جواب دیا کہ آپ نے فرمایا جس کا دل چاہے اس کا گوشت کاٹ لے۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جہاں اس قسم کی لوٹ مار کی اجازت ہو وہاں ممانعت نہ ہوگی۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری نوجوان کی شادی میں شریک ہوئے آپ نے نکاح کے بعد ان کے لیے الفت و محبت اور وسعتِ رزق کی دعا فرمائی پھر فرمایا اپنے ساتھی کے سر پر دف بجاؤ تھوڑی دیر میں لڑکیاں بادام اور شکر کے تھال لے کر آئیں حاضرین نے اپنے ہاتھ روک لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم لوٹتے نہیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تو لوٹ مار سے روکتے تھے آپ نے فرمایا وہ لشکروں میں لوٹ مار کرنا ہے شادی بیاہ کے موقعہ پر منع نہیں ہے چنانچہ حضور علیہ السلام خود بھی ان کے ساتھ چھیننے میں شریک ہوئے۔

متقدمین کی ایک جماعت کے درمیان بھی اس سلسلے میں اختلاف ہے لیکن امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں قیاس اور غور و فکر کے مطابق جواز کا قول زیادہ مناسب ہے۔

طلاق کا بیان

باب ۱۸۳، حیض کی حالت میں طلاق دینے کے بعد سنت طلاق کا ارادہ کرنا

حیض کی حالت میں طلاق دینا بدعت ہے اس لیے ایسے شخص کو رجوع کا حکم دیا گیا تاکہ وہ حالتِ طہر میں طلاق دے اب اختلاف یہ ہے کہ اگر وہ دوبارہ طلاق دینا چاہے تو اس حیض کے بعد والے طہر میں طلاق دے یا اس کے بعد مزید ایک اور حیض گزرے اور پھر حالت طہر میں طلاق دے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک یہ ہے کہ جس حیض میں طلاق دی ہے اس کے بعد آنے والے

طہر میں طلاق دے۔ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حالتِ حیض میں طلاق دی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا ان سے کہیں کہ رجوع کریں پھر حالتِ طہر یا حالتِ حمل میں طلاق دیں۔

حضرت امام ابو یوسف اور دیگر حضرات کا موقف یہ ہے کہ اس حیض سے پاک ہونے کے بعد دوبارہ حیض آئے پھر اس سے پاک ہو جائے تو اب طلاق دے۔ انہوں نے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے استدلال کیا ہے اس روایت کے مطابق سرکار دو عالم نے فرمایا ان سے کہیں کہ رجوع کریں پھر روکے رکھیں یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پھر حیض آئے پھر پاک ہو اس کے بعد اگر چاہیں تو طلاق دیں۔

امام طحاوی فرماتے ہیں چونکہ اس روایت میں اضافہ ہے اس لیے یہ اس سے اولیٰ ہے نیز امام طحاوی رحمہ اللہ قیاس کے ذریعے بھی اس مسلک کو ترجیح دیتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حیض کی حالت میں طلاق دینے سے منع کیا گیا ہے نیز جس طہر میں طلاق دی ہو اس میں دوسری طلاق دینا بھی منع ہے پھر اس بات پر سب کا اتفاق ہے اگر کوئی شخص حالتِ حیض میں جماع کرے پھر اسے سنت طلاق دینا چاہے تو جب تک اس حیض سے جس میں جماع کیا ہے نیز بعد والے حیض سے پاک نہ ہو جائے طلاق نہیں دے سکتا انہوں نے حالتِ حیض میں جماع کو اس حیض کے بعد آنے والے طہر میں جماع کی طرح قرار دیا ہے۔

تو جب جماع کے بعد طلاق دینے کے سلسلے میں ہر طہر پہلے والے حیض کے حکم میں ہے اور جو شخص حیض کی حالت میں جماع کرے وہ اس کے بعد طلاق نہیں دے سکتا جب تک جماع اور طلاق کے درمیان ایک کامل حیض نہ آ جائے تو اسی طرح قیاس کا تقاضا ہے کہ اگر حیض کی حالت میں طلاق دے پھر دوبارہ طلاق دینا چاہے تو پہلی اور دوسری طلاق کے درمیان ایک مستقل حیض ہونا چاہیے۔ گویا سنت طلاق کا حکم یہ ہے کہ ایک طہر میں دو طلاقیں جمع نہ ہوں حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تینوں اس بات کے قائل ہیں۔

باب ۱۸۴، بیک وقت تین طلاقیں دینا

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں بیک وقت دے تو تینوں طلاقیں واقع ہوں گی یا ایک؟ بعض حضرات کے نزدیک ایک ہی طلاق واقع ہو گی جب کہ ایسے طہر میں طلاق دی ہو جس میں جماع نہ کیا ہو۔

ان لوگوں کی دلیل یہ ہے حضرت ابو الصہباء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں تین طلاقیں ایک ہی طلاق قرار پاتی تھیں جب کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں تین طلاقیں شمار ہوتی تھیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا "ہاں" (اسی طرح ہے)

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ چونکہ بیک وقت تین طلاقیں حکم خداوندی کے خلاف ہیں لہذا یہ اسی طرح ہے

marfat.com

کہ اگر کوئی شخص کسی کو وکیل بنا کر ایک خاص وقت اور خاص صفت کے مطابق طلاق دینے کو کہے اور وہ اس کے خلاف طریقے پر طلاق دے تو یہ طلاق واقع نہ ہوگی اسی طرح جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرے تو وہ طلاق واقع نہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ ان کو خاص وقت میں خاص طریقے پر طلاق دی جائے (یعنی بیک وقت تین طلاقیں نہ دی جائیں)

دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں خاوند پر لازم ہے کہ حیض کی حالت میں طلاق نہ دے بلکہ حالت طہر یا حالت حمل میں طلاق دے اسی طرح تین طلاقیں بیک وقت نہ دے بلکہ متفرق طور پر دے لیکن اس کے باوجود اگر وہ حکم شرعی کی مخالفت کرتے ہوئے حیض کی حالت میں طلاق دے یا بیک وقت تین طلاقیں دے تو وہ گناہ گار ہوگا لیکن طلاقیں واقع ہو جائیں گی اور ان کو وکالت پر قیاس نہیں کر سکتے کیونکہ وکیل اپنے موکل کے لیے طلاق دیتا ہے۔ اس لیے اگر اس کے حکم کے خلاف ورزی ہوگی تو نافذ نہ ہوگی لیکن یہ شخص اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں بلکہ اپنی ذات کے لیے طلاق دیتا ہے اس لیے وہ جس طرح بھی طلاق دے گا نافذ ہو جائے گی۔

چنانچہ بعض ایسے امور ہیں جن سے منع کیا گیا لیکن اس کے باوجود وہ نافذ ہو جاتے ہیں مثلاً ظہار کو بری بات قرار دیا گیا لیکن اس سے عورت حرام ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگرچہ بیک وقت تین طلاقیں دینا ناجائز کام ہے لیکن وہ واقع ہو جاتی ہیں۔

اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے اور بے شمار امور ایسے ہیں کہ صحابہ کرام نے ان پر اجماع کیا اور وہ اجماع حجت ہے مثلاً پہلے ام ولد (لونڈی) کو بیچا جاتا تھا لیکن بعد میں صحابہ کرام نے بالاجماع منع کر دیا شراب کی حد کے طور پر اسی کوڑے بھی اجماع صحابہ سے مقرر ہوئے۔ چنانچہ تین طلاقوں کے وقوع کے سلسلے میں تمام صحابہ کرام نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فیصلے سے اتفاق کیا۔

بلکہ خود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جن کی روایت سے مخالفین نے استدلال کیا ہے اسی طرح فتوی دیتے تھے ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ میرے چچا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں انہوں نے فرمایا تیرے چچا نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور شیطان کی پیروی کی ہے لیکن آپ نے اس سے نکلنے کی اجازت نہ دی اس نے پوچھا آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو اس عورت کو اس کے لیے حلال قرار دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے دھوکہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس کا بدلہ دے گا۔

اسی طرح ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا کہ اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں اس کا کیا حکم ہے تو انہوں نے فرمایا جب تک وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے اس کے لیے حلال نہ ہوگی۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عبد اللہ بن عمر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی یہی بات مروی ہے۔

اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ جس طرح عدت کے دوران نکاح کیا جائے تو وہ منعقد نہیں ہوتا اسی

طرح یہاں بھی تین طلاقیں نہیں ہونی چاہئیں تو اس کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ اصولی طور پر کسی کام کے شروع کرنے کیلئے جو شرائط ہیں انکے بغیر وہ کام شروع نہیں ہوتا لیکن اس کام سے فراغت اس بات کے بغیر بھی ہوجاتی ہے جس کا حکم دیا گیا ہے مثلاً نماز کو شروع کرنے کے لیے طہارت اور تکبیر تحریمہ ضروری ہے اس کے بغیر نماز کا آغاز نہیں ہوتا اور نماز سے باہر آنے کے لیے سلام کا حکم ہے لیکن اگر کوئی شخص قصداً گفتگو کے ذریعے نماز سے باہر آنا چاہے تو آسکتا ہے۔ اسی طرح نکاح کے لیے جو باتیں ضروری ہیں ان کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوگا۔ لیکن نکاح ان امور سے بھی ٹوٹ جاتا ہے جن سے منع کیا گیا ہے اس لیے اس بات کو نکاح کے انعقاد پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

باب ۱۸۵، قروء سے کیا مراد ہے

مطلقہ عورتوں کی عدت کے سلسلے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "اور مطلقہ عورتیں اپنے نفسوں کو تین قروء ٹھہرائیں"۔ چونکہ لفظ قروء حیض اور طہر دونوں معنوں میں مشترک ہے اس لیے اختلاف ہوا کہ یہاں قروء سے مراد حیض ہے یا طہر؟ چنانچہ اس سلسلے میں خود صحابہ کرام کے درمیان اختلاف رہا۔ احناف کے نزدیک اس سے تین حیض مراد ہیں جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک طہر مراد ہیں۔

دونوں طرف کے لوگ احادیث اور اقوال صحابہ سے استدلال کرتے ہیں لیکن امام طحاوی نے دونوں قسم کی احادیث نقل کرکے احناف کے مسلک کی ترجیح کو واضح فرمایا ہے۔

جو حضرات قروء سے طہر مراد لیتے ہیں ان کا استدلال یہ ہے کہ قرآن پاک میں فرمایا گیا "اور ان عورتوں کو ان کی عدت کے حساب سے طلاق دو" تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جب اپنی زوجہ کو حیض کی حالت میں طلاق دی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے فرمایا ان کو کہیں کہ رجوع کریں پھر چھوڑ دیں یہاں تک کہ وہ پاک ہوجائے پھر اگر چاہیں تو طلاق دیں تو یہ وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس کے لیے طلاق دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا " وطلقوھن لعدتھن" اور ان کو ان کی عدت سے طلاق دی جائے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو طہر کی حالت میں طلاق دینے کا حکم دیا اور اسی کو عدت قرار دیا حیض کو عدت قرار نہیں دیا اس کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واقعہ سے متعلق مکمل حدیث اس طرح ہے کہ

آپ نے فرمایا ان کو رجوع کا حکم دیں پھر وہ چھوڑ دیں یہاں تک کہ وہ پاک ہوجائے پھر اسے حیض آجائے پھر پاک ہوجائے تو اب اگر چاہیں تو طلاق دیں اور فرمایا یہ وہ عدت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا۔ تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طہر میں طلاق دینے کی اجازت نہیں دی بلکہ دوسرے طہر تک انتظار کرنے کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ اس عدت سے مراد طلاق کی عدت نہیں بلکہ اس سے مراد وہ وقت ہے جس میں طلاق دینا جائز ہے گویا ان حضرات کو عدت کے مفہوم میں مغالطہ ہوا کیونکہ عدت سے مراد وہ دن بھی ہیں جو طلاق کے بعد نکاح کے بغیر گزارے

marfat.com

جاتے ہیں اور اس سے مراد وقت بھی ہے۔ تو جس آیت سے استدلال کیا گیا اس میں عدت سے مراد طلاق کا وقت ہے۔

چونکہ اہل عرب کے نزدیک قروء سے طہر اور حیض دونوں مراد ہو سکتے ہیں اس لیے محض حدیث سے کسی مسلک کو ترجیح نہیں دی جا سکتی تو ہم نے دیکھا کہ طلاق کے بعد عدت حیض کی صورت میں گزاری جائے تو تین حیض مکمل ہو سکتے ہیں کیونکہ طلاق طہر کی حالت میں دی جائے گی اور اگر طہر مراد لیں تو دو طہر مکمل اور ایک کا کچھ حصہ ہوگا تین طہر مکمل نہیں ہوں گے جب کہ قرآن پاک کا لفظ ثلثۃ خاص ہے اور تین کی گنتی کو پورا کرنا ضروری ہے۔

مخالفین کی طرف سے احناف پر اعتراض کیا گیا کہ حج کے سلسلے میں فرمایا گیا۔ حج کے مہینے معلوم ہیں۔ اور اس سے تین مہینے مکمل مراد نہیں ہوتے

بلکہ دو مہینے پورے اور تیسرے مہینے کا کچھ حصہ ہوتا ہے۔ تو یہاں بھی ایسا ہو سکتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہاں تین کا عدد مذکور نہیں جب کہ یہاں تین قروء فرمایا گیا اور اس پر عمل ضروری ہے۔

ایک اعتراض یہ کیا گیا کہ تمیز مذکر ہو تو ممیز مؤنث ہوتا ہے اور اگر تمیز مونث ہو تو ممیز مذکر ہوگا چونکہ یہاں ممیز پر تائے تانیث ہے لہذا تمیز مذکر ہوگی اور وہ طہر ہے حیض نہیں۔

اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ جب کسی چیز کے دو نام ہوں ایک مذکر ہو اور دوسرا مؤنث تو مذکر کی جمع لانے کی صورت میں تائے تانیث کو باقی رکھا جاتا ہے اور مونث کی جمع لانے کی صورت میں اسے گرایا جاتا ہے۔

مثلاً ہذا ثوب، ہذہ ملحفۃ، اب "ثوب" کی جمع لائیں تو ثلاثۃ اثواب کہیں گے اور اگر "ملحفۃ" کی جمع لائیں تو ثلاث ملاحف" کہتے ہیں اسی طرح "ہذہ دار" اور "ہذا منزل" میں کرتے ہیں "حیضۃ" اور "قرء" ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اب اگر "حیضۃ" کی جمع لائیں تو تائے تانیث نہیں آئے گی بلکہ "ثلث حیض" کہیں گے اور اگر قرء کی جمع لائیں تو تائے تانیث آئے گی مثلاً "ثلثۃ قروء"

لہذا اس سے مخالف کا استدلال ختم ہو گیا۔

پھر قیاس کا تقاضا ہے کہ قروء سے حیض مراد ہوں کیونکہ اگر لونڈی کو طلاق دی جائے اور اسے حیض نہ آتا ہو تو آزاد عورت کی عدت کا نصف یعنی ڈیڑھ مہینہ عدت گزارے گی اور اگر اسے حیض آتا ہو تو وہ دو حیض گزارتی ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے اور چونکہ لونڈی کی عدت آزاد عورت کی عدت کا نصف ہوتی ہے تو جب لونڈی کی عدت بصورت حیض ہے تو آزاد کی عدت بھی تین حیض ہوں گے طہر نہیں ہوں گے۔

باب مطلقہ بائنہ کی عدت کے دوران نفقہ اور رہائش کا حکم

جس عورت کو طلاق بائن دی گئی کیا اسے عدت کے دوران نفقہ اور رہائش دی جائے؟ اس سلسلے میں تین مسلک ہیں۔

پہلا مسلک یہ ہے کہ عدت کے دوران یہ عورت نفقہ اور رہائش کی مستحق نہیں کیا کیونکہ یہ دونوں چیزیں اس عورت کے لیے واجب ہیں جسے طلاق رجعی دی جائے۔

دوسرا مسلک یہ ہے کہ اس عورت کو رہائش دی جائے گی لیکن اسے نفقہ کا حق حاصل نہیں ہے۔

تیسرا مسلک یہ ہے کہ مطلقہ عورت نفقہ اور رہائش دونوں کی مستحق ہے اور اس کے خاوند پر یہ دونوں چیزیں لازم ہیں اس سلسلے میں طلاق رجعی اور بائن دونوں کا حکم ایک جیسا ہے، حضرت امام اعظم ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

پہلے مسلک والوں نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتی ہیں میرے خاوند نے مجھے طلاق بائن دی میں نے ان کے ساتھ (ان کے وکیل کے ساتھ) نفقہ اور رہائش سے متعلق اپنا جھگڑا بارگاہ نبوی میں پیش کیا تو حضور علیہ السلام نے میرے لیے رہائش اور نفقہ کا حکم نہ دیا اور مجھے حکم فرمایا کہ میں حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر عدت گزاروں۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ نے فرمایا ہے قیس کی بیٹی! رہائش اور نفقہ اس کے لیے ہے جسے طلاق رجعی دی گئی ہو۔

یہ حدیث مختلف طرق سے اور مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے لیکن مفہوم یہی ہے۔

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت اسامہ بن زید، حضرت عائشہ اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہم نے اس کا انکار فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک عورت کے کہنے پر کہ اس کے لیے رہائش اور نفقہ نہیں ہے، اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو چھوڑ نہیں سکتے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا استدلال یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دو تو ان کے وقت پر دو" پھر فرمایا "شاید اس کیلئے اللہ تعالیٰ کوئی بات ظاہر فرما دے" اور اس بات پر اجماع ہے۔ اس "بات" سے رجوع کرنا ہے پھر ارشاد فرمایا "پھر ان کو وہاں ٹھہراؤ جہاں تم خود ٹھہرتے ہو رہائش تمہارے بس میں ہو اس کے بعد فرمایا" اور ان کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں" یعنی عدت کے دوران نہ نکلیں۔

اب ایک شخص عورت کو سنت طریقے کے مطابق دو طلاقیں دیتا ہے پھر وہ رجوع کر لیتا ہے اس کے بعد اسے ایک اور طلاق سنت طریقے پر دیتا ہے جس سے وہ اس پر حرام ہو جاتی ہے اور اس پر وہ عدت واجب ہو جاتی ہے جس میں اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے رہائش مقرر کی اور حکم دیا کہ وہ باہر نہ جائے اور خاوند کو حکم دیا کہ وہ بھی اسے نہ نکالے۔

اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے طلاق رجعی اور بائن کا فرق نہیں کیا لہٰذا حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا قول قرآن پاک کے خلاف ہے اور حضور علیہ السلام کی سنت کے بھی خلاف ہے کیونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک عورت کے قول پر سنت رسول کو ترک نہیں کر سکتے معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ مطلقہ عورت کو نفقہ اور رہائش ملے گی۔

ایک روایت میں ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

marfat.com

سنا آپ نے فرمایا اس عورت کے لیے رہائش اور نفقہ ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا یہ مفہوم بیان کیا کہ چونکہ وہ اپنے خاوند کے رشتہ داروں سے جھگڑا وغیرہ کرتی تھیں اس لیے ان کو حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر ٹھہرنے کا حکم دیا۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے قیاس سے بھی فقہ حنفی کی ترجیح ثابت کی ہے وہ فرماتے ہیں قرآن پاک کے مطابق حاملہ مطلقہ کے لیے نفقہ کا حکم ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ "اگر وہ حمل والی ہوں تو بچہ پیدا ہونے تک ان پر خرچ کرو"

اب یہاں دو باتوں کا احتمال ہے یا تو اس کو بچے کی وجہ سے خرچ دیا جاتا ہے یا عدت کی وجہ سے؟ اگر بچے کی وجہ سے نفقہ دیا جاتا ہو تو صرف اسی کے لیے ثابت ہوگا اور اگر عدت کی وجہ سے ہو تو دوسری مطلقہ (غیر حاملہ) کے لیے بھی عدت کے دوران نفقہ ثابت ہوگا۔

جب ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو معلوم ہوا کہ باپ چھوٹے بچے پر اپنا مال خرچ کرتا ہے جب تک اس بچے کو اس کی حاجت ہوتی ہے۔ اور اگر بچے کے پاس اپنا مال ہو جو اسے وراثت یا ہبہ وغیرہ کے ذریعے ملا ہو تو باپ پر خرچ کرنا لازم نہیں اور اگر باپ بچے کے فقیر ہونے کے باعث قاضی کے حکم سے خرچ کرے پھر معلوم ہو کہ اس سے پہلے بچے کو کہیں سے مال حاصل ہوا تھا تو باپ وہ مال واپس لے سکتا ہے۔ جو اس نے خرچ کیا ہے۔

اور اگر مطلقہ حاملہ پر خرچ کرے پھر بچہ پیدا ہوا اور اس سے پہلے اس بچے کا ماں کی طرف سے بھائی فوت ہوا جس کی وراثت اسے اس وقت حاصل ہوئی جب وہ اپنی ماں کے پیٹ میں تھا تو اب وہ مال واپس نہیں لے سکتا جو حاملہ پر خرچ کیا معلوم ہوا کہ یہ نفقہ اس کے مطلقہ ہونے کی وجہ سے تھا اگر بچے کی وجہ سے ہوتا تو واپس لے سکتا لہٰذا جب حاملہ کو نفقہ مطلقہ ہونے کی وجہ سے ملتا ہے تو ہر وہ عورت نفقہ کی مستحق ہو گی جس کو طلاق دی گئی طلاق بائن ہو یا رجعی۔

باب ۱۸۷ ، بیوہ کا عدت کے دوران گھر سے باہر نکلنا

کیا مطلقہ عورت اور وہ عورت جس کا خاوند مر جائے عدت کے دوران گھر سے باہر نکل سکتی ہیں؟

اس سلسلے میں بعض لوگوں کا موقف یہ ہے کہ مطلقہ ہو یا بیوہ دونوں کو سفر کرنے یا گھر سے باہر جانے کی اجازت ہے۔

ان حضرات نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں میری خالہ کو طلاق ہو گئی وہ عدت کے دوران اپنے کھجوروں کے درختوں کی طرف جانے لگیں تو ایک شخص نے کہا تمہیں اس کی اجازت نہیں ہے پھر وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا تم جاؤ اور کھجوریں توڑو شاید تم صدقہ یا کوئی نیکی کرو۔

جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک بیوہ عورت دن کے وقت باہر جاسکتی ہے لیکن رات اپنے گھر میں گزارنا ہوگی۔ جب کہ طلاق والی عورت عدت کے دوران گھر سے باہر نہیں جاسکتی نہ دن کو اور نہ ہی رات کو۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ مطلقہ عورت کو عدت کے دوران رہائش اور نفقہ خاوند کی طرف سے ملتا ہے لہذا اسے باہر جانے کی ضرورت نہیں جب کہ بیوہ عورت کے لیے نفقہ نہیں ہوتا لہذا وہ دن کی روشنی میں باہر جاسکتی ہے تاکہ وہ رزق حاصل کرسکے۔

حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

پہلے مسلک والوں کی پیش کردہ حدیث کا جواب انہوں نے یوں دیا ہے کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب ان عورتوں کے لیے باہر جانا جائز تھا بعد میں یہ حکم منسوخ ہوگیا اس کا ثبوت یہ ہے کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی وفات پر حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تین دن سوگ کریں پھر جو چاہیں کریں۔ لیکن اس کے بعد چار مہینے دس دن عدت گزارنے کا حکم دیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے البتہ بیوی اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ منائے۔

اس مضمون کی احادیث حضرت زینب بنت ابوسلمہ، حضرت ام سلمہ، حضرت حفصہ، حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہن سے بھی مروی ہیں۔

پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے واضح الفاظ میں مروی ہے کہ آپ نے حضرت فریعہ کو عدت کے دوران گھر سے باہر جانے سے منع فرمایا وہ فرماتی ہیں کہ مجھے اپنے خاوند کی وفات کی اطلاع ملی اور میں انصار کے ایک گھر میں رہتی تھی، میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے خاوند نے میرے لیے کوئی نفقہ وغیرہ نہیں چھوڑا مجھے اپنے بھائی کے پاس جانے کی اجازت دیں تو حضور علیہ السلام نے اجازت دے دی فرماتی ہیں میں خوش خوش باہر نکلی تو آپ نے بلاکر دوبارہ ماجرا سنا پھر فرمایا جس گھر میں خاوند کی موت کی اطلاع ملی ہے اسی جگہ ٹھہرو یہاں تک کہ عدت پوری ہو جائے چنانچہ وہ چار مہینے دس دن وہاں ٹھہری رہیں۔

خود حضرت جابر رضی اللہ عنہ جن کی روایت سے پہلے گروہ نے استدلال کیا ہے مطلقہ اور بیوہ کو عدت کے دوران باہر جانے کی اجازت نہیں دیتے چنانچہ حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ کے سوال پر انہوں نے فرمایا کہ نہ وہ باہر جاسکتی ہیں اور نہ اپنی مرضی کے مطابق کسی جگہ عدت گزار سکتی ہیں۔

پہلے گروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک عمل سے بھی استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں جنگ جمل کے دن جب طلحہ بن عبید اللہ قتل ہوگئے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ چلی گئیں تو انہوں نے اپنی بہن حضرت ام کلثوم (جن کے خاوند طلحہ قتل ہوئے تھے) کو مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ بلا یا اور ان کے ہمراہ حج کیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ فتنے کا دور تھا اس لئے انہیں وہاں سے منتقل ہونے کی اجازت

marfat.com

تھی ہٰذا اب بھی ایسے حالات ہوں اور خاوند کے گھر عدت گزارنے میں فتنے کا خوف ہو تو مطلقہ یا بیوہ جہاں مناسب سمجھیں جا سکتی ہیں۔

باب ۱۸۸، آزاد کردہ لونڈی کا خاوند آزاد ہو تو اسے اختیار ہوگا یا نہیں۔

اگر لونڈی کسی شخص کے نکاح میں ہو اور اسے آزاد کر دیا جائے تو دیکھا جائے گا اگر اس کا خاوند غلام ہے تو لونڈی کو اختیار ہے چاہے تو نکاح کو فسخ کر دے۔ اور چاہے تو برقرار رکھے۔

اور اگر اس کا خاوند آزاد ہو تو اختلاف ہے بعض حضرات کے نزدیک عورت کو اختیار نہ ہوگا جبکہ دوسرے حضرات اس صورت میں بھی آزاد ہونے والی لونڈی کو اختیار دیتے ہیں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

اس سلسلے میں دونوں فریقوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ سے استدلال کیا ہے۔

حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ ان کا خاوند غلام تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند سیاہ فام غلام تھا اور اس کا نام مغیث تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا اور انہیں عدت گزارنے کا حکم دیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند آزاد تھا جب ان کو آزاد کیا گیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اختیار دیا۔

چونکہ دونوں قسم کی احادیث ثقہ راویوں سے مروی ہیں اس لیے ان کے درمیان تطبیق دی جائے گی تاکہ ان کے درمیان تضاد نہ ہو لہٰذا نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کا خاوند پہلے غلام تھا پھر اسے آزاد کر دیا گیا اور جب حضرت بریرہ آزاد ہوئیں۔ اس وقت وہ آزاد تھا بنابریں خاوند غلام ہو یا آزاد، آزاد ہونے والی عورت کو نکاح توڑنے یا برقرار رکھنے کا اختیار ہوگا۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ خاوند کے آزاد ہونے کی صورت میں عورت کو اختیار ہونا چاہیے کیونکہ مالک اپنی لونڈی کو کسی شخص کے نکاح میں دینا چاہیے تو وہ آزاد یا غلام دونوں میں سے کسی سے بھی اس کا نکاح کر سکتا ہے۔ لہٰذا فسخ نکاح کی صورت میں بھی عموم ہونا چاہیے۔

حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے وہ فرماتے ہیں۔ اگر لونڈی کسی قریشی کے نکاح میں بھی ہو تو آزاد ہونے کی صورت میں اسے اختیار ہوگا۔ لہٰذا احادیث کی تطبیق اور قیاس سے احناف کا مذہب ثابت ہوا۔

باب ۱۸۹، لیلۃ القدر سے مشروط طلاق

اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ لیلۃ القدر میں تجھے طلاق ہے تو یہ طلاق کب واقع ہوگی؟ اس سلسلے

میں حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے سب سے پہلے لیلۃ القدر کے بارے میں مروی مختلف احادیث کو جمع کر کے ان پر سیر حاصل بحث کی ہے اس کے بعد امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک اور حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے تین قول ذکر کر کے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے مسلک کو ترجیح دی ہے۔

لیلۃ القدر کے بارے میں ایک روایت یہ ہے کہ وہ رمضان المبارک کے پورے مہینے میں کوئی رات ہوتی ہے۔ یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

انہی سے نیز حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کی آخری سات راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرنے کا حکم دیا۔

حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے تیئسویں رات کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مروی ہے ظاہر ہے کہ سات راتوں میں تلاش کرنے اور تیئسویں رات کو لیلۃ القدر کے وقوع میں مطابقت اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب مہینہ انتیس دن کا ہو یا یہ ایک خاص موقعہ سے متعلق ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے رمضان المبارک کے آخری دس راتوں میں تلاش کرنے کا حکم فرمایا سات راتوں اور دس راتوں کے۔

قول میں ایک دوسری حدیث سے مطابقت ثابت ہوتی ہے وہ یوں کہ آپ نے فرمایا آخری دس راتوں میں تلاش کرو اور اگر اس سے عاجز ہو جاؤ تو سات راتوں ہی میں تلاش کرو۔ حضرت بلال اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ستائیسویں رات کے بارے میں بھی فرمایا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ لیلۃ القدر کے بارے میں امکان ہے کہ وہ رمضان المبارک کی کوئی بھی رات ہو سکتی ہے اگرچہ آخری دس راتوں میں زیادہ امکان ہے اور یہ بات مسلمہ ہے کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک ہی میں ہوتی ہے کیونکہ قرآن پاک نے بیان کیا کہ یہ قرآن رمضان المبارک میں نازل ہوا اور یہ بھی فرمایا کہ ہم نے اسے لیلۃ القدر میں اتارا لہذا لیلۃ القدر رمضان المبارک میں ہوئی۔

اب جو شخص یہ کہتا ہے کہ اس کی بیوی کو لیلۃ القدر میں طلاق ہے تو اگر اس نے یہ بات رمضان المبارک سے پہلے کہی ہے تو رمضان المبارک کے ختم ہونے پر طلاق ہوگی کیونکہ وہ کوئی بھی رات ہو سکتی ہے اب مہینے کے اختتام پر یقین ہو گیا کہ طلاق واقع ہو گئی کیونکہ یقیناً اس مہینے میں کوئی رات لیلۃ القدر تھی۔

اور اگر وہ مہینے کے دوران یہ بات کہے تو ممکن ہے لیلۃ القدر پہلے گزر چکی ہو لہذا اب آنے والی لیلۃ القدر میں طلاق واقع ہو گی اس لیے جب دوسرا رمضان المبارک آکر ختم ہو جائے گا تو طلاق ہو گی کیونکہ یقیناً لیلۃ القدر کا وقوع ہو چکا ہے یہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا ایک قول تو یہی ہے جو حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اگر وہ مہینے کے دوران کہے تو آئندہ سال اس تاریخ پر طلاق واقع ہو جائے گی کیونکہ سال پورا ہو گیا۔

امام طحاوی فرماتے ہیں یہ قول کمزور ہے کیونکہ ہو سکتا ہے لیلۃ القدر ان راتوں کے بعد کوئی رات ہو اور ادھر

marfat.com

طلاق کو متعلق کرنے سے پہلے لیلۃ القدر گزر چکی ہو

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا تیسرا قول یہ ہے کہ جب ستائیسویں رات گزر جائے گی تو طلاق واقع ہو جائے گی حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں یہ قول درست ہو سکتا ہے۔ کیونکہ بعض روایات کے مطابق ستائیسویں رات لیلۃ القدر ہوتی ہے۔

باب ۱۹۰، زبردستی کی طلاق

اگر کسی شخص کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے اور یوں وہ طلاق دے دے تو کیا یہ طلاق واقع ہو گی؟ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک یہ طلاق واقع ہو جاتی ہے جبکہ کچھ حضرات کے نزدیک یہ طلاق واقع نہیں ہوتی۔

جن لوگوں کے نزدیک طلاق واقع نہیں ہوتی انہوں نے دو قسم کی احادیث سے استدلال کیا ہے پہلی حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے میری امت سے غلطی، بھول اور اس عمل کو معاف کر دیا۔ جس پر اسے مجبور کیا جائے۔

اس حدیث کا جواب احناف کی طرف سے یوں دیا گیا ہے کہ یہ صرف شرک کے بارے میں ہے کیونکہ آغاز اسلام میں کفار مسلمانوں کو کلمۂ کفر پر مجبور کرتے تھے تو وہ اپنی زبانوں سے ایسا کلمہ نکالتے جب کہ ان کے دل مطمئن ہوتے اسی طرح بعض اوقات وہ بھول کر اس قسم کے کلمات کہہ دیتے تو ان کے لیے معافی کا ذکر کیا گیا۔

ان حضرات نے دوسری دلیل یہ دی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص کے لیے وہی ہوگا جس کی اس نے نیت کی ہو اگر اس نے اللہ تعالی اور اسکے رسول کی طرف ہجرت کی تو وہ اسی طرف شمار ہوگی اور اگر حصول دنیا یا کسی عورت سے نکاح کے لیے ہجرت کرے گا تو وہ اسی طرح ہوگی۔ لہذا جب وہ شخص طلاق دینے پر مجبور کیا گیا تو نیت کے نہ پائے جانے کی وجہ سے طلاق واقع نہ ہوگی۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہجرت کرے گا اسے ثواب ملے گا گویا آپ سے دونوں طرح کی ہجرت کا حکم پوچھا گیا تو آپ نے اس کا یوں جواب دیا جہاں تک عمل کا تعلق ہے تو اس میں رکاوٹ نہیں ہوتی چنانچہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے غزوۂ بدر میں حاضری سے اس لئے رکاوٹ ہوئی کہ میں اور میرے والد نکلے تو مجھے اور میرے والد کو کفار قریش نے پکڑ کر پوچھا کہ تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے کا ارادہ کرتے ہو؟ تو ہم نے کہا کہ ہم تو مدینہ طیبہ جا رہے ہیں تو انہوں نے ہم سے وعدہ لیا کہ ہم مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ جائیں اور حضور علیہ السلام کے ہمراہ لڑائی میں بھی شریک ہوں وہ فرماتے ہیں ہم نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا تو آپ نے ہمیں غزوہ بدر میں شرکت سے روک دیا اور فرمایا ہم وعدہ پورا کریں گے اور ان کے خلاف اللہ تعالی سے مدد چاہیں گے۔

تو حضور علیہ السلام نے اس وعدہ کو قابل عمل قرار دیا حالانکہ یہ وعدہ زبردستی لیا گیا تھا۔ قیاس بھی احناف کے

مسلک کی تائید کرتا ہے کیونکہ جس آدمی کو کسی کام پر مجبور کیا جائے تو دیکھا جائے گا کہ کیا یہ شخص کام کرنے والے کے حکم میں ہے یا نہ کرنے والوں کے حکم میں ؟ تو ہم دیکھتے ہیں کہ اگر عورت کو روزے کی حالت میں جماع پر مجبور کیا جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح اگر وہ حج کر رہی ہو تو مجبور کر کے جماع کرنے سے حج بھی فاسد ہو جائے گا اسی طرح اگر جماع کرنے والے کو مجبور کیا جائے تو مہر اسی پر لازم ہوگا مجبور کرنے والے پر نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مکرہ (جسے مجبور کیا جائے) کا عمل، معتبر ہوتا ہے لہذا مکرہ کی طلاق معتبر ہوگی۔

اس پر ایک اعتراض یہ کیا گیا کہ جس شخص کو سودا کرنے یا اجارہ پر مجبور کیا جائے تو اس کا یہ عمل جائز نہیں ہوتا لہذا یہاں بھی طلاق واقع نہیں ہونی چاہیے۔

تو احناف نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ بیع اور اجارہ میں خیار رؤیت اور خیار عیب وغیرہ حاصل ہوتا ہے۔ لہذا وہاں یہ گنجائش ہے لیکن طلاق دینے آزاد کرنے اور رجوع کے سلسلے کوئی اختیار حاصل نہیں ہوتا۔ لہذا یہاں اکراہ معتبر نہیں ہوگا یعنی یہ افعال نافذ ہو جائیں گے۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے اور مذاق بھی سنجیدگی وہ نکاح، طلاق اور رجوع کرنا ہے۔ معلوم ہوا کہ جب یہ امور مذاق میں بھی نافذ ہو جاتے ہیں اور بیع وغیرہ مذاق سے عمل میں نہیں آتے تو دونوں میں فرق ہے پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں نشے والے اور مکرہ کی طلاق واقع ہو جاتی ہے یہ بھی احناف کی تائید ہے۔

باب ۱۹۱، بیوی کے حمل کی نفی کرنا

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے بارے میں کہے کہ جو کچھ اس کے پیٹ میں ہے وہ اس (خاوند) کا نہیں تو کیا اسے قذف (الزام زنا) قرار دے کر لعان کیا جائے گا یا نہیں ؟

بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ زنا کا الزام ہے لہذا لعان ہوگا حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا غیر معروف قول بھی یہی ہے۔

ان حضرات نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کی وجہ سے لعان کا حکم دیا۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک محض حمل کی نفی سے لعان نہیں ہوگا کیونکہ حمل کے بارے میں یقین نہیں ہو سکتا ممکن ہے وہ حمل نہ ہو اور محض اس کا وہم کیا جا رہا ہو۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ جس حدیث سے فریق مخالف نے استدلال کیا ہے درحقیقت وہ حدیث مختصر نقل کی گئی اصل میں یہ طویل حدیث ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ جب حضور علیہ السلام نے ان کے درمیان لعان کیا تو وہ عورت حاملہ تھی لعان حمل کی وجہ سے نہیں ہوا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم شام کے وقت مسجد میں تھے کہ ایک شخص نے کہا اگر ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو پائے

اور اسے قتل کر دے تو تم اس کو قتل کرتے ہو اگر وہ کوئی کلام کرے (یعنی اسے زانی کہے) تو تم اسے کوڑے لگاتے ہو اور اگر وہ خاموش رہے تو غصے کی حالت میں خاموش رہے گا میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور پوچھوں گا۔ چنانچہ اس نے آپ سے پوچھتے ہوئے یہی مندرجہ بالا الفاظ کہے تو اللہ تعالیٰ نے لعان کا حکم نازل فرمایا حضرت عبداللہ فرماتے ہیں۔ سب سے پہلے یہی شخص لعان میں مبتلا ہوا۔

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ایک انصاری بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے اپنی بیوی سے لعان کیا جب عورت لعان کرنے لگی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا شاید وہ سیاہ رنگ اور گھنگھریالے بالوں والا بچہ جنے چنانچہ اس نے ایسا ہی بچہ جنا۔

تو اصل حدیث یہ ہے جس کے مطابق لعان کا سبب الزام لگانا ہے اور اس وقت وہ عورت حاملہ تھی یہ مطلب نہیں کہ حمل کی وجہ سے لعان ہوا۔ اسی مضمون کی احادیث حضرت ابن عباس حضرت انس بن مالک اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔

ایک حدیث کے مطابق حضور علیہ السلام نے فرمایا دیکھنا اگر بچہ سفید رنگ اور سیدھے بالوں والا ہو اور سرخ آنکھوں والا ہو تو وہ ہلال بن امیہ کا ہوگا اور اگر سرمگیں آنکھوں گھنگھریالے بالوں اور باریک پنڈلیوں والا ہوا تو شریک بن سحماء کا ہوگا۔

ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی کے ساتھ شریک بن سحماء پر الزام لگایا تھا کہ اس نے ہلال کی بیوی کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ چنانچہ بچہ شریک کی شکل پر پیدا ہوا حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کا حکم (حکم لعان) نہ آچکا ہوتا تو میں اس عورت کو سزا دیتا۔

پہلے مسلک والے فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ اگر بچہ اس شکل پر ہو تو فلاں کا ہوگا اور فلاں شکل کا ہو تو فلاں کا ہوگا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اصل مقصود حمل ہے لہذا حمل کی نفی کے سبب لعان ہونا چاہیے۔

احناف نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ اگر حمل کی نفی کے سبب لعان ہوتا تو خاوند سے بچے کی نفی ہو جانی چاہیے وہ اس کے مشابہ ہوتا یا نہ مثلاً اگر بچہ پہلے پیدا ہو پھر خاوند الزام لگائے کہ وہ اس کا بچہ نہیں ہے۔ حالانکہ وہ اس کے ساتھ بہت زیادہ مشابہت رکھتا ہو پھر بھی لعان کیا جائے اور میاں بیوی کے درمیان تفریق کر کے بچے کو ماں کے حوالے کیا جائے گا اور محض مشابہت کی وجہ سے باپ کو نہیں دیا جائے گا۔ لہذا جب مشابہت کے وجود سے نسب کا وجود ثابت نہیں ہوتا اور عدم مشابہت سے نسب کی نفی نہیں ہوتی اور حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ ایسا ایسا پیدا ہو تو وہ لعان کرنے والے کا ہوگا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ لعان اس کی نفی نہیں کرتا کیونکہ اگر لعان سے نفی ہوتی تو اس کے ساتھ مشابہت ثبوت نسب کی دلیل اور عدم مشابہت عدم ثبوت کی دلیل نہ ہوتی۔

معلوم ہوا کہ لعان عمل کی وجہ سے نہیں بلکہ قذف کی وجہ سے ہے۔

باب ۱۲ ، بچے کی نفی سے لعان

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ہاں پیدا ہونے والے بچے کی نفی کرے یعنی وہ کہے کہ وہ اس کا (خاوند کا) نہیں ہے تو اب لعان ہوگا یا نہیں ؟

ایک جماعت کہتی ہے کہ بچہ باپ ہی کا ہوگا اور لعان نہیں ہوگا ۔ ان حضرات نے حضرت عثمان بن عفان، حضرت عائشہ، حضرت ابوہریرہ، حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہم سے مروی ایک ہی مفہوم کی احادیث سے ۔ استدلال کیا ہے وہ یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ بچہ بستر والے (خاوند) کا ہے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ زانی کے لیے پتھر ہے ۔

دوسرے حضرات کے نزدیک اس صورت میں لعان ہوگا باپ سے بچہ کے نسب کی نفی کی جائے گی اور اسے ماں کے حوالے کیا جائے گا البتہ وہ بچے کا اقرار کرے تو اسے دیا جائے گا ۔

ان حضرات نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والے مرد و عورت کے درمیان تفریق کردی اور بچہ اس کی ماں کے حوالے کیا ۔

اس حدیث کے خلاف یا اس کو منسوخ کرنے والی کوئی حدیث نہیں ۔ سنّت یہی ہے صحابہ کرام کا اس پر اجماع ہے تابعین نے بھی اس پر اتفاق کیا کہ صحابہ کرام نے اس بچے کو اس کی ماں کی قوم سے قرار دیا لہذا حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی کہ بچہ بستر والے کے لیے ہوتا ہے ۔ لعان کی نفی نہیں کرتا ۔

احناف کا یہی مسلک ہے ۔

marfat.com

آزاد کرنے کا بیان

باب ۱۹۳، مشترک غلام کی آزادی

اگر ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کر دے تو اس صورت میں کیا وہ دوسرے شریک کے لیے ضامن ہوگا یا نہیں نیز کیا اس طرح تمام غلام آزاد ہو جائے گا یا اتنا ہی آزاد ہو گا جتنا حصہ آزاد کیا گیا؟

یہاں تین قول ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ جس آدمی نے غلام میں اپنا حصہ آزاد کیا تو وہ قیمت کر کے باقی قیمت دوسرے شرکاء کو دے اور غلام مکمل طور پر آزاد ہو جائے گا۔ چاہے آزاد کرنے والا خوشحال ہو یا تنگدست۔

انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غلام میں اپنا حصہ آزاد کیا وہ باقی شرکاء کے حصوں کا ضامن ہوگا۔ یہ حضرات فرماتے ہیں جب کوئی شخص کسی کا نقصان کرے تو وہ مالدار ہو یا تنگدست اس مال کا ضامن ہوتا ہے اسی طرح یہ شخص بھی اپنے شرکاء کا نقصان کرنے کی وجہ سے ضامن ہے چاہے خوشحال ہو یا تنگدست۔

دوسرا قول یہ ہے کہ اگر وہ خوشحال ہے تو ضامن ہوگا ورنہ نہیں یہ حدیث بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے لہٰذا پہلی روایت کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر وہ خوشحال ہے تو باقی شرکاء کا ضامن ہوگا۔ اس طرح دونوں قسم کی احادیث باہم متفق ہوگئیں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ اگر آزاد کرنے والا تنگدست ہو تو کیا حکم ہوگا۔ تو اس سلسلے میں دو قول ہیں۔

ایک یہ کہ غلام کا باقی حصہ بدستور غلامی میں رہے گا۔

جب کہ دوسرے حضرات کے نزدیک نصف قیمت کے لیے غلام سے محنت مشقت کرائی جائے اور اس طرح مکمل غلام آزاد ہو جائے گا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا جس نے غلام میں اپنا حصہ آزاد کیا تو اس پر لازم ہے کہ تمام غلام کو اپنے مال سے آزاد کرے اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام سے محنت کروائی جائے لیکن اس پر زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے یعنی آزاد کرنے والا کشادہ دست ہو تو وہ دیگر شرکاء کو باقی قیمت ادا کرے ورنہ غلام سے محنت کروائی جائے۔ غلام بہر صورت مکمل طور پر آزاد ہو جائے گا۔ حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس قول کو ترجیح دی ہے کیونکہ اسے احادیث سے تائید حاصل ہے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر آزاد کرنے والا خوشحال ہو تو دوسرے حضرات کو بھی اختیار ہے کہ اپنا اپنا حصہ اپنی طرف سے آزاد کریں اور ان سب کو ولاء حاصل ہوئی اور اگر

چاہے تو غلام سے مشقت کروائے اور نصف قیمت وصول کرے جب ادا کرے گا تو آزاد ہو جائے گا اور دونوں آزاد کرنے والوں کو ولاء حاصل ہو جائے گی اور اگر چاہے تو آزاد کرنے والے سے نصف قیمت وصول کرے اب وہ غلام آزاد ہو جائے گا اور جس نے دوسرے شریک کو باقی قیمت ادا کی ہے وہ غلام سے مشقت کروائے اور رقم وصول کرے جب غلام رقم ادا کرے گا تو ولاء دونوں کو حاصل ہو جائے گی۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن یزید کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں ہمارا ایک غلام تھا جو میرے، میری ماں اور میرے بھائی اسود کے درمیان مشترک تھا وہ فرماتے ہیں ان سب نے آزاد کرنے کا ارادہ کیا اور میں چھوٹا تھا حضرت اسود نے یہ بات حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا تم آزاد کرو عبدالرحمٰن کے بالغ ہونے کے بعد اگر اسے اس بات کی رغبت ہوئی جو تمہیں ہوئی ہے تو وہ آزاد کرے گا ورنہ تم سے اپنے حصے کا مال لے گا۔

باب ۱۹۴، ذورحم محرم کی آزادی

اگر کوئی شخص اپنے کسی ایسے قریبی رشتہ دار کو خریدتا ہے جس کے ساتھ اس کا نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہے تو وہ خریدتے ہی آزاد ہو جائے گا یا آزاد کرنے سے آزاد ہو گا؟

بعض لوگوں کے نزدیک اسے آزاد کرنا پڑے گا محض خریدنے سے آزاد نہیں ہو گا۔ ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بیٹا اپنے باپ (کے احسانات) کا بدلہ نہیں دے سکتا مگر یہ کہ اسے غلام پائے تو خرید کر آزاد کرے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ محض مالک ہو جانے سے ہی وہ آزاد ہو جائے گا آزاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے چنانچہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی ذورحم محرم کا مالک ہو تو وہ آزاد ہو جاتا ہے۔

یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے صحابہ کرام کے اقوال سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے چنانچہ حضرت عمر فاروق حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عطاء بن ابی رباح وغیرہم رضی اللہ عنہم سے بھی یہی بات مروی ہے۔ لہٰذا پہلے قول والوں کی روایت کردہ حدیث اور ان احادیث کو یوں جمع کیا جا سکتا ہے کہ وہاں آزاد کرنے سے مراد آزاد کرنا نہیں بلکہ آزاد ہونا ہو گا۔ یعنی اگر باپ کسی کی ملک میں ہو تو اس کی آزادی کے لیے اس کو خریدے۔
حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

باب ۱۹۵، مکاتب کب آزاد ہو گا

اس سلسلے میں تین مذہب ہیں بعض حضرات کے نزدیک مکاتب جب تک تمام مال (بدل کتابت) ادا نہ کرے غلام ہی رہتا ہے اس سلسلے میں حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ اپنے والد ان کے دادا سے روایت

marfat.com

کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب پر اگر ایک درہم بھی باقی ہو، وہ مکاتب ہی رہتا ہے۔ حضرت عمر فاروق کا ایک قول یہی ہے۔

دوسرا مذہب یہ ہے کہ وہ جتنی رقم ادا کرے گا اس حساب سے آزاد اور باقی رقم کے حساب سے غلام شمار ہوگا چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور علیہ السلام سے روایت کیا آپ نے فرمایا مکاتب نے جتنا حصہ ادا کیا اس کے حساب سے آزاد کی دیت اور جتنی رقم ادا نہیں کی اس کے حساب سے غلام کی دیت ادا کرے۔

تیسرا مذہب یہ ہے کہ بعض رقم ادا کرنے سے وہ آزاد ہو جائے گا اور باقی رقم اس کے ذمہ قرض ہوگی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ایک قول اسی طرح ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک جب تک ایک درہم بھی باقی ہے وہ غلام ہی رہتا ہے حضرت ابن عمر، حضرت زید بن ثابت اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہم کا بھی یہی نظریہ ہے۔

تینوں اقوال کے سلسلے میں روایات پائی جاتی ہیں لیکن اتنی بات تو ثابت ہے کہ عقد کتابت کے ساتھ ہی وہ آزاد نہیں ہوگا۔ بلکہ بعد میں آزاد ہوگا۔ اب کسی کے نزدیک بعض رقم کی ادائیگی سے مکمل آزاد ہوگا۔ کچھ کے نزدیک پوری رقم ادا کرنے پر آزاد ہوگا اور بعض کے نزدیک جتنی رقم ادا کرے گا اس حساب سے آزاد ہوگا۔

لہذا مال پر آزاد ہونے والے سے اس کا حکم مختلف ہے کیونکہ وہ عقد سے ہی آزاد ہو جاتا ہے رقم بعد میں ادا کرتا ہے۔ اب ان اشیاء سے اس کا موازنہ کیا جائے گا جو عقد سے لازم نہیں آتیں بلکہ دوسرے مرحلہ میں ان کا لزوم ہوتا ہے جو حکم ان کا ہوگا وہ کتابت کا بھی ہوگا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص دوسرے آدمی پر اپنا غلام ہزار روپے کے بدلے میں بیچتا ہے تو نفس عقد سے خریدار کے لیے قبضہ ثابت نہیں ہوتا۔ جب تک کہ وہ مکمل قیمت ادا نہ کرے اسی طرح قیمت کا کچھ حصہ ادا کرنے سے بھی وہ قبضہ کا مستحق نہیں ہوتا۔ یوں ہی جب تک مقروض تمام قرض ادا نہ کرے رہن رکھی ہوئی چیز کو واپس نہیں لے سکتا تو اس طرح مکاتب بھی اس چیز کے حکم میں ہوگیا جسے کسی چیز کی ادائیگی کے لیے روکا جاتا ہے لہذا جب تک وہ تمام رقم ادا نہ کرے آزاد نہ ہوگا۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۹۶، لونڈی کے ہاں بچے کا پیدا ہونا

اگر کوئی شخص اپنی لونڈی سے جماع کرے پھر اس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو کیا وہ بچہ اسی مالک کا ہوگا اور وہ لونڈی اس کی ام ولد قرار پائے گی یا نہیں؟

بعض حضرات کے نزدیک وہ بچہ اسی مالک کا ہوگا وہ دعویٰ کرے یا نہ؟

لیکن دوسرے حضرات کے نزدیک اگر وہ اس کا اقرار کرے تو بچہ اس کا ہوگا اور اگر وہ اقرار کیے بغیر مر جائے تو اس کا نہیں ہوگا احناف کا یہی مسلک ہے اور قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے اس سلسلے میں دونوں فریق زمعہ کی لونڈی

سے پیدا ہونے والے بچے سے متعلق حضور علیہ السلام کے فیصلے سے استدلال کرتے ہیں۔

واقعہ یوں ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی سے پیدا ہونے والا بچہ میرا ہے لہٰذا تم اسے حاصل کرنا فتح مکہ کے موقع پر جب انہوں نے ایسا کیا تو زمعہ کے بیٹے عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرے باپ کے گھر پیدا ہوا لہٰذا میرا بھائی ہے جب حضور علیہ السلام کے پاس مقدمہ گیا تو آپ نے عبد بن زمعہ سے فرمایا یہ تمہارے لیے ہے پھر حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تم اس لڑکے سے پردہ کرو کیونکہ حضور علیہ السلام نے اس میں عتبہ بن ابی وقاص کے ساتھ مشابہت پائی۔

اس سے استدلال کیا گیا کہ حضور علیہ السلام کا یہ فیصلہ عبد بن زمعہ کے دعویٰ پر نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس لیے یہ فیصلہ ہوا کہ وہ لونڈی، زمعہ کی مملوکہ تھی اور انہوں نے اس سے وطی بھی کی۔ لہٰذا محض لونڈی کے ان کے گھر میں ہونے کی وجہ سے زمعہ کے دعویٰ کے بغیر بچے کا نسب ان سے ثابت ہوا اور وہ لونڈی ام ولد قرار پائی۔

نیز ان حضرات نے حضرت عمر فاروق اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اقوال سے بھی استدلال کیا یہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنی لونڈیوں سے وطی کرتے ہیں پھر ان کو چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ چلی جائیں جو لونڈی میرے پاس آئی اور اس کے مالک نے وطی کا اعتراف کیا تو میں اس بچے کو اس مرد کے حوالے کروں گا۔ اب تمہاری مرضی ہے ان کو چھوڑ دو یا روک رکھو۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے عبد بن زمعہ سے یہ نہیں فرمایا کہ وہ تمہارا بھائی ہے تو ممکن ہے ان کے قبضہ کی وجہ سے فرمایا کہ یہ تمہارے لیے ہے یعنی تمہاری ملک میں ہے آپ نے نسب کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا اگر آپ اسے زمعہ کا بیٹا قرار دیتے تو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو اس سے پردے کا حکم نہ فرماتے ہیں کیونکہ بھائی سے پردہ کرنا صلہ رحمی کے خلاف ہے اور حضور ایسی بات کی تعلیم نہیں دیتے۔

ان حضرات پر ایک اعتراض یہ ہوا کہ حضور علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا بچہ صاحب فراش کے لیے ہے (یعنی جس کی بیوی یا لونڈی ہے) اور زانی کے لیے پتھر ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ حضور نے حضرت زمعہ سے اس بچے کا نسب ثابت کیا تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ یہ تو حضرت سعد کو تعلیم کے لیے فرمایا کہ تم اپنے بھائی کے لیے دعویٰ کرتے ہو تمہارے پاس فراش کا ثبوت نہیں۔

دوسرا اعتراض یہ ہوا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق آپ نے فرمایا یہ زمعہ کی میراث لے گا اس سے بھی ثابت ہوا کہ آپ نے نسب کا فیصلہ فرمایا تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ چونکہ زمعہ کے دو وارثوں عبد بن زمعہ اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اسے بھائی تسلیم کر کے اپنے ساتھ شریک کر لیا تھا اس لیے وراثت کا حکم دیا اس سے نسب کا ثبوت لازم نہیں آتا جہاں تک شبہ کا تعلق ہے کہ عتبہ کے ساتھ مشابہت تھی۔ لہٰذا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو پردے کا حکم دیا تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ محض رنگ یا مشابہت سے نسب نہیں ثابت ہوتا جس طرح ایک شخص نے عرض کیا کہ میرے ہاں سیاہ رنگ کا بچہ پیدا ہوا ہے یعنی وہ میرا نہیں تو حضور علیہ السلام نے اس کا رد فرمایا کہ یہ بات کوئی دلیل نہیں۔

marfat.com

جہاں تک حضرت ابن عمر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے اقوال کا تعلق ہے تو حضرت ابن عباس اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کا قول اس کے خلاف ہے وہ لونڈی سے وطی کرنے کے بعد بچے کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔

لہذا قیاس کے ذریعے کسی ایک قول کو ترجیح دی جائے گی تو آزاد عورتوں کے بارے میں ضابطہ یہ ہے اگر کوئی شخص اقرار کرے کہ یہ بچہ اس کا ہے اس کی بیوی کے ہاں پیدا ہوا یا بیوی کے حمل کا اقرار کرے تو اس کے بعد نفی نہیں کر سکتا لیکن وطی کے اقرار سے نسب ثابت نہیں ہوگا بلکہ وطی کا اقرار کرنے کے باوجود بچے کی نفی کر سکتا ہے۔

معلوم ہوا کہ محض وطی سے بچے کا نسب ثابت نہیں ہوگا جب تک اقرار نہ ہو لونڈی کا حکم بھی یہی ہوگا اگر وہ وطی کا اقرار کرتا ہے۔ تو یہ ایسے ہی ہے کہ اس نے اقرار نہیں کیا یعنی جب تک بچے کا اقرار نہ کرے نسب ثابت نہیں ہوگا۔

قسموں اور نذروں کا بیان

باب ۱۹۷، کفاروں میں ایک مسکین کا کھانا

قسم وغیرہ کے کفارہ میں ایک مسکین کو کھانے کی کتنی مقدار دی جائے اس سلسلے میں دو مسلک ہیں ایک یہ ہے کہ ہر مسکین کو ایک مُد (صاع کا چوتھا حصہ) دیا جائے۔

دوسرا مسلک یہ ہے کہ گندم ہو تو دو مُد (نصف صاع) اور کھجوروں یا جَو کی صورت میں ایک ایک صاع دیا جائے۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

پہلے گروہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ رمضان المبارک میں (دن کے وقت) اس نے اپنی بیوی سے جماع کیا ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا ایک غلام آزاد کرو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں غلام نہیں پاتا آپ نے فرمایا دو مہینے کے مسلسل روزے رکھو اس نے عرض کیا مجھے اس کی بھی طاقت نہیں آپ نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ اس نے کہا میرے پاس کچھ نہیں پھر حضور علیہ السلام کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا آیا جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں آپ نے فرمایا اسے لے جاؤ اور صدقہ کرو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اپنے اور اپنے گھر والوں سے زیادہ محتاج پر خرچ کروں حضور علیہ السلام نے فرمایا خود کھاؤ اور گھر والوں کو کھلاؤ اس کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھو اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو۔

تو اس حدیث کے مطابق ساٹھ مسکینوں کو پندرہ صاع کھجوریں دی گئیں گویا ایک مسکین کے لیے صاع کا چوتھا حصہ یعنی ایک مُد ہوگا۔

حضرت ابن عباس، ابن عمر اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

احناف نے یوں استدلال کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کفارہ میں کھانے کی مقدار بیان فرمائی ہے وہ گندم کی دو مُد یعنی نصف صاع ہے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر میں تکلیف کی وجہ سے حالت احرام میں سر منڈانے کی اجازت دی اور حکم دیا کہ قربانی کریں یا تین دن کے روزے رکھیں یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائیں ہر مسکین کو نصف صاع گندم دیں۔ تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کفارہ کی مقدار بیان فرما دی کہ وہ گندم کا نصف صاع ہے تو دوسرے کفاروں کا حکم بھی یہی ہوگا۔ پہلے قول والوں نے جو استدلال کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس سے مراد ہر مسکین کے لیے صاع کا چوتھا حصہ نہیں بلکہ جو کچھ اس

ترجمہ: میسر ہوا وہ عطا فرمایا وہ کل کفارہ نہیں تھا جس طرح کسی آدمی پر کچھ قرض ہو اور اس کو دس درھم دیئے جائیں تو یہ اس کی مدد ہوتی ہے اگرچہ تمام قرض کی ادائیگی نہیں ہوسکتی تو یہاں بھی محض مدد تھی پورا کفارہ نہ تھا حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

گویا اس مسلک کو خود حضور علیہ السلام کی بیان کردہ مقدار سے تائید حاصل ہے۔ پہلے مسلک والوں نے قیاس کیا اور بعض صحابہ کرام کے قول سے اپنا مسلک ثابت کیا اس سلسلے میں صریح مرفوع حدیث پیش نہیں کی۔

باب ۱۹۸، کسی سے مہینہ بھر کلام نہ کرنے کی قسم کھانا

اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ فلاں شخص سے ایک مہینے تک کلام نہیں کرے گا تو کتنے دن مراد ہوں گے۔

بعض حضرات نے فرمایا کہ انتیس دن مراد ہوں گے لہذا اگر تیسویں دن کلام کرے تو حانث نہیں ہوگا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے تین مرتبہ ہاتھوں کی انگلیوں سے اشارہ فرمایا کہ مہینہ اس طرح ہوتا ہے تیسری مرتبہ ایک انگلی کو ساتھ ملا لیا یعنی انتیس دن کا مہینہ ہوگا اسی طرح جب حضور علیہ السلام نے اپنی ازواج سے ایک مہینہ علیحدگی اختیار فرمائی تو انتیس دن کے بعد بالاخانے سے نیچے تشریف لائے۔

حضرت ابن عمر حضرت ابن عباس، حضرت ام سلمہ، حضرت جابر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

احناف کا مسلک یہ ہے کہ اگر چاند دیکھتے ہی قسم کھائی تو وہ مہینہ مراد ہوگا انتیس دن ہوں یا تیس اور اگر مہینے کے دوران قسم کھائی تو تیس دن پورے کرنا ہوں گے۔

ان کا استدلال یوں ہے فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے اگر چاند دیکھو تو روزہ رکھو اسی طرح چاند دیکھو تو روزہ رکھنا ترک کر دو اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کرو۔

ازواج مطہرات سے بائیکاٹ کے سلسلے میں مروی حدیث میں حضور علیہ السلام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پوچھنے پر کہ آپ نے مہینے کے لیے قسم کھائی تھی اور ابھی انتیس دن ہوئے ہیں آپ نے فرمایا یہ مہینہ مکمل نہیں ہوا۔

اس سے بھی واضح حدیث یہ ہے آپ نے فرمایا ہمارا یہ مہینہ انتیس راتوں کا ہوتا ہے۔

حضرت عمر فاروق اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی روایات کے مطابق حضور علیہ السلام نے فرمایا مہینہ تیس دن کا بھی ہوتا ہے اور تیس دن کا بھی،

لہذا احناف کے مسلک کے مطابق دونوں قسم کی احادیث پر عمل ہوسکتا ہے جبکہ دوسرا مسلک رکھنے والے حضرات کے نزدیک صرف بعض احادیث پر عمل ہوتا ہے اس لیے احناف کے مسلک کو ترجیح حاصل ہے۔

باب ۱۹۹، کسی جگہ نماز پڑھنے کی نذر

اگر کوئی شخص کسی جگہ نماز پڑھنے کی نذر مانے تو کیا اسی جگہ نماز پڑھنا لازم ہوگا یا کسی دوسری جگہ بھی پڑھ سکتا ہے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اگر وہ دوسری جگہ، نذر والی جگہ سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے اور وہاں ثواب زیادہ ہے تو ایسا کر سکتا ہے لیکن جہاں کی نذر مانی ہے اس کی فضیلت زیادہ ہے تو اس سے کم درجے والی جگہ میں نہیں پڑھ سکتا وہ فرماتے ہیں بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر ماننے والا مسجد نبوی یا مسجد حرام میں پڑھ سکتا ہے کیونکہ ان دونوں مسجدوں میں نماز کا ثواب زیادہ ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز دوسری مساجد میں ایک ہزار نمازوں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے البتہ مسجد حرام میں ثواب زیادہ ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک کسی جگہ نماز پڑھنے کی نذر ماننے والا دوسری کسی بھی جگہ نماز پڑھ سکتا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے فتح مکہ کے دن ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے نذر مانی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مکہ مکرمہ کی فتح عطا فرمائی تو میں بیت المقدس میں نماز پڑھوں گا حضور علیہ السلام نے فرمایا یہاں ہی پڑھو اس نے دوبارہ سوال کیا یا تیسری بار بھی کہا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا جیسے تمہاری مرضی۔

اگرچہ امام ابو یوسف اور طرفین سب نے اسی حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن طرفین فرماتے ہیں یہاں کسی مسجد کی تخصیص نہیں کیونکہ مساجد میں ثواب برابر ہے مسجد حرام یا مسجد نبوی میں جو فضیلت کا ذکر کیا گیا وہ فرض نماز کے بارے میں ہے نوافل کے بارے میں نہیں ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا مجھے مسجد کی نسبت گھر میں (نفل) نماز پڑھنا زیادہ پسند ہے نیز فرمایا آدمی کی فرض نماز کے علاوہ نماز گھر میں بہتر ہے۔

قیاس بھی طرفین کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اگر کوئی شخص مسجد میں ایک گھڑی ٹھہرنے کی نذر مانے تو اگرچہ یہ باعث ثواب ہے لیکن اس پر لازم نہیں ہوتا اسی طرح نماز بھی قربت خداوندی کا باعث ہونے کے باوجود مسجد حرام میں پڑھنے کی نذر سے وہاں پڑھنا ضروری نہ ہوگا بلکہ جہاں چاہے پڑھ سکتا ہے۔

باب ۲۰۰، حج کے لیے پیدل جانے کی نذر ماننا

اگر کوئی شخص نذر مانے کہ وہ بیت اللہ شریف کی طرف پیدل جائے گا تو اس پر پیدل حج کرنا واجب ہوگا یا کیا صورت ہوگی۔

اس سلسلے میں تین قول ہیں۔

پہلا قول یہ ہے کہ وہ سوار ہو کر بھی جا سکتا ہے اور اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔ ان حضرات نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے ایک شخص کو دو بیٹوں کے درمیان ان کے سہارے جاتے ہوئے دیکھا تو اس کے بارے میں پوچھا بتایا گیا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے

maktabah.org

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بات سے بے نیاز ہے کہ یہ اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کرے اور آپ نے سوار ہونے کا حکم فرمایا۔

دوسرا قول یہ ہے کہ وہ سوار ہو کر حج کے لیے جا سکتا ہے لیکن چونکہ "لِلّٰہِ عَلَیَّ" کے الفاظ میں قسم کا معنی بھی پایا جاتا ہے لہذا وہ کفارہ قسم بھی ادا کرے چنانچہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غصے کی حالت میں نذر (کو پورا کرنا لازم) نہیں ہے اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

حضرت عائشہ، عقبہ بن عامر، عبد اللہ بن مالک اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی اس مضمون کی روایات مروی ہیں۔

تیسرا قول یہ ہے کہ اگر اس نے قسم کا ارادہ کیا ہے تو سواری پر حج کرے، قسم کا کفارہ دے اور قربانی بھی دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بتایا کہ ان کی بہن نے کعبہ شریف کی طرف پیدل، ننگے پاؤں اور کھلے بالوں کے ساتھ جانے کی نذر مانی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا انہیں کہو کہ وہ سوار ہوں دوپٹہ اوڑھیں اور قربانی کا جانور بھیجیں۔

تو ان تمام احادیث کو جمع کرنے کے بعد نتیجہ یہ نکلا کہ جو شخص حج بیت اللہ شریف کے لیے پیدل جانے کی نذر مانے وہ چاہے تو سوار ہو اور پیدل چلنے کو ترک کرنے کی وجہ سے قربانی دے اور قسم کو توڑنے کی وجہ سے قسم کا کفارہ دے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

قیاس بھی ان حضرات کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اسبابِ حج میں سے طواف زیارت عرفات اور مزدلفہ میں وقوف وغیرہ حالت احرام کیے جاتے ہیں جب کہ طواف صدر احرام کھولنے کے بعد ہوتا ہے اب اگر کوئی شخص ان تمام امور کو پیدل کرنے کی نذر مانے پھر بلا عذر سوار ہو کر ادا کرے تو سب کے نزدیک وہ کوتاہی کرنے والا ہوگا اور اس پر قربانی واجب ہوگی اور اگر کسی مجبوری کی وجہ سے کرے تو بعض کے نزدیک کچھ بھی لازم نہ ہوگا اور بعض کے نزدیک قربانی ہوگی۔ امام طحاوی اسی بات کو ترجیح دے رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس سے معلوم ہے کہ مجبوری کے تحت کوئی کام کیا جائے تو ہتکِ حرمت کی وجہ سے جو گناہ لازم آتا تھا وہ ساقط ہو جائے گا لیکن کفارہ ساقط نہیں ہوتا۔ اسی طرح محرم حالتِ احرام میں عذر کے بغیر سر منڈائے تو اس پر گناہ بھی ہوگا اور کفارہ بھی لازم ہوگا اور اگر مجبور ہو تو کفارہ ہوگا گناہ نہیں ہوگا تو اسی طرح زیر بحث مسئلہ میں بھی اگر کمزوری وغیرہ کی وجہ سے اس شخص کو سوار ہونا پڑے تو کفارہ دینا ہوگا اگرچہ گناہ نہ ہوگا اور اس پر قربانی بھی لازم ہوگی جس دوسرے امور میں لازم ہوتی ہے۔

بعض حضرات نے اسے نماز پر قیاس کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر دو نفل پڑھنے کی نذر مانے پھر بیٹھ کر پڑھے تو اس پر دوبارہ نماز پڑھنا لازم ہوتا ہے۔

لہذا حج کے سلسلے میں بھی یہی حکم ہونا چاہیے کہ اگر وہ پیدل جانے کی نذر ماننے کے بعد سواری پر حج کرے

تو اسے آئندہ سال پیدل حج کرنا چاہیے، امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ حج کو نماز پر قیاس نہیں کرسکتے کیونکہ دونوں کا حکم مختلف ہے مثلاً ایک شخص فرض نماز کسی عذر کے بغیر بیٹھ کر پڑھے تو دوبارہ ادائیگی لازم ہوتی ہے لیکن جو شخص حج کے موقعہ پر سواری پر طواف کرے اور پیدل نہ چلے پھر واپس گھر آجائے تو اس کا حج ادا ہوجائے گا دوبارہ حج کرنا لازم نہ ہوگا البتہ قربانی دے گا۔ معلوم ہوا کہ حج اور نماز کے احکام الگ الگ ہیں۔

باب ۲۰، حالتِ کفر کی نذر کو حالتِ اسلام میں پورا کرنا

اگر کوئی شخص حالتِ کفر میں کسی نیکی کی نذر مانے پھر اسلام قبول کرے تو کیا اب اس نذر کو پورا کرنا ضروری ہے اس سلسلے میں بعض حضرات کا خیال ہے کہ مسلمان ہونے کے بعد اس نذر کو پورا کرے جبکہ احناف کے نزدیک اسے پورا کرنا ضروری نہیں۔

پہلے قول والوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ دورِ جاہلیت میں، میں نے مسجد حرام میں اعتکاف کی نذر مانی تھی آپ نے فرمایا اپنی نذر کو پورا کرو۔

احناف نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے استدلال کیا ہے وہ فرماتی ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانے تو اسے اطاعت خداوندی کرنی چاہیے اور جو آدمی گناہ کی نذر مانے تو گناہ نہ کرے یہ حضرات فرماتے ہیں چونکہ عبادت قربِ خداوندی ہے اور اس کے لیے اسلام شرط ہے کیونکہ کافر کا کوئی عمل بھی قرب کا ذریعہ نہیں ہوتا۔

لہٰذا حالت کفر کی نذر کو پورا کرنا ضروری نہ ہوگا جہاں تک حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حالتِ کفر میں یہ عمل گناہ بنتا تھا اب طواف کرنے کا حکم دیا تاکہ وہ اس نیکی کو حاصل کرسکیں۔ لہٰذا یہ وہ عمل نہیں ہوگا جو انہوں نے اپنے اوپر لازم کیا تھا۔

maktabah.org

حدود کا بیان

باب ۲۰۲، غیر شادی شدہ زانیہ کی سزا

حدوہ سزا ہے جو شریعت میں مقرر ہو اور جو سزا مقرر نہ ہو اسے تعزیر کہتے ہیں۔ زانی اگر غیر شادی شدہ ہو تو اسے کوڑے لگائے جاتے ہیں اور شادی شدہ ہو تو اسے رجم کیا جاتا ہے۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

لیکن بعض دوسرے حضرات کے نزدیک غیر شادی شدہ زانیہ کو کوڑے لگانے کے ساتھ ساتھ ایک سال کے لیے ملک بدر بھی کیا جائے اور وہ اسے شرعی حد کا حصہ قرار دیتے ہیں۔ ان کی دلیل حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے (شرعی حکم) حاصل کرو ان عورتوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے حکم مقرر فرمایا غیر شادی شدہ، غیر شادی شدہ کے ساتھ زنا کرے یا شادی شدہ کے ساتھ زنا کرے تو غیر شادی شدہ کو کوڑے لگائے جائیں اور ملک بدر کیا جائے اور شادی شدہ کو کوڑے لگائے جائیں اور رجم کیا جائے۔

احناف کی دلیل یہ حدیث ہے حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ سے لونڈی کے بارے میں پوچھا گیا کہ اگر وہ غیر شادی شدہ ہو اور زنا کرے تو اس کا حکم کیا ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا زنا کرے تو اسے کوڑے مارو پھر زنا کرے تو کوڑے مارو پھر زنا کرے تو کوڑے مارو اور پھر بیچ دو اگرچہ ایک رسی کے بدلے ہو۔ احناف کے نزدیک جن احادیث میں ملک بدر کرنے کا ذکر ہے وہ امام کی رائے پر موقوف ہے یعنی اگر وہ ضروری سمجھے تو ملک بدر کر سکتا ہے اور یہ بطور حد نہیں ہے کیونکہ حضور علیہ السلام نے لونڈی کی سزا بیان فرمائی اور اس کی سزا آزاد عورت کی سزا کا نصف ہوتی ہے اگر لونڈی کی سزا میں ملک بدر کرنا شامل ہوتا تو آزاد عورت کی سزا میں بھی ہوتا اور آزاد عورت کے لیے ملک بدر کرنا ہوتا تو زانی مرد کو بھی ملک بدر کیا جاتا۔ لہٰذا حدیث کی رُو سے ملک بدر کرنا حد میں شامل نہیں پھر عورت کے لیے محرم کے بغیر تین دن کی مسافت سے زائد سفر منع ہے اگر ملک بدر کیا جائے تو وہ کیسے سفر کرے گی۔

خلاصہ یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شرعی احکام کو بلا کم و کاست بیان فرمایا آپ کا بعض احادیث میں ملک بدر کرنے کا ذکر نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ حد شرعی نہیں ہے جن احادیث میں ملک بدر کرنے کا ذکر ہے تو وہ سیاست پر محمول ہو گی اس طرح احادیث میں تضاد نہیں ہو گا۔

امام طحاوی رحمہ اللہ ایک اعتراض نقل کر کے اس کا جواب بھی دیتے ہیں وہ یوں ہے کہ مخالف یہ کہتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے جب لونڈی کو کوڑے لگانے اور پھر بیچنے کا ذکر کیا تو اس میں ملک بدر کرنے کی نفی نہیں ہے تو اس کا جواب یوں دیا ہے کہ تمہاری یہ بات تمام متقدمین کے خلاف ہے کیونکہ حضور علیہ السلام نے صحابہ کرام کو بتایا کہ زنا کار عورتوں کے ساتھ کیا سلوک کریں تو اگر ملک بدر کرنا بھی سزا میں ہوتا تو آپ ضرور بیان فرماتے۔

پھر یوں بھی جواب دیا کہ تم خود کہتے ہو کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس عورت کے پاس جاؤ اگر وہ اقرار کرے تو اس کو رجم کرو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسے رجم کے ساتھ کوڑے نہیں لگائے جائیں گے حالانکہ حدیث میں کوڑوں کی نفی ظاہراً نہیں ہے لیکن تم نفی مانتے ہو تو دوسرے حضرات جب حدیث کی روشنی میں ملک بدر کی نفی کرتے ہیں اگرچہ لفظاً یہ بات موجود نہیں تو تم ان پر کیوں اعتراض کرتے ہو۔ کیونکہ یہی طریقہ تو تم خود اپناتے ہو۔

باب ۲۰۳۔ شادی شدہ زانی کی سزا

بعض حضرات کے نزدیک شادی شدہ زانی کی سزا کوڑے مارنا اور پھر رجم کرنا ہے کیونکہ ایک شخص نے زنا کیا تو حضور علیہ السلام کے حکم سے اسے کوڑے لگائے گئے پھر بتایا گیا کہ وہ محصن ہے تو آپ نے حکم فرمایا چنانچہ اسے رجم کیا گیا۔

نیز حضور علیہ السلام نے فرمایا مجھ سے حکم حاصل کرو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے (زنا کے سلسلے میں) واضح راستہ مقرر کر دیا غیر شادی شدہ، غیر شادی کے ساتھ کرے تو سو کوڑے اور ملک بدر کرنا ہے اور شادی شدہ، شادی شدہ سے زنا کرے تو کوڑے لگانا اور رجم کرنا ہے۔

احناف کے نزدیک شادی شدہ زانی کو صرف رجم کیا جائے گا کیونکہ حضرت انیس اسلمی کو حضور علیہ السلام نے اس عورت کے پاس بھیجا جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا۔ تو فرمایا اگر وہ اعتراف کرے تو رجم کرو، آپ نے کوڑے لگانے کا حکم نہیں فرمایا پھر حضرت ماعز کے واقعہ میں بھی صرف رجم کا ہی ذکر ہے۔

جہاں تک پہلے فریق کی پیش کردہ پہلی حدیث کا تعلق ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ کوڑے اس وقت لگائے گئے جب اس کا شادی شدہ ہونا معلوم نہ تھا پھر جب حضور علیہ السلام کو بتایا گیا تو آپ نے رجم کیا معلوم ہوا کہ پہلے حد نافذ ہی نہ ہوتی تھی۔

دوسری حدیث منسوخ ہے کیونکہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "تمہاری جو عورتیں بے حیائی کا ارتکاب کریں تو ان پر چار گواہ طلب کرو اگر وہ گواہی دیں تو ان کو گھروں میں روک لو یہاں تک کہ انہیں موت اٹھالے یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی راستہ مقرر کر دے"۔

اس کے بعد حضور علیہ السلام نے وہ حدیث بیان فرمائی جس میں رجم اور کوڑوں کا ذکر ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے راستہ مقرر کر دیا۔ معلوم ہوا کہ آیت کریمہ کے بعد اس سلسلے میں حضور علیہ السلام کا پہلا ارشاد یہی ہے پھر دیگر احادیث ارشاد فرمائی ہیں جن میں رجم کا ذکر ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث منسوخ ہے

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ سزا صرف رجم ہو کیونکہ ہم دیکھتے ہیں چوری کی سزا صرف ہاتھ کاٹنا ہے، قذف کی سزا صرف کوڑے لگانا ہے تو زنا کی سزا بھی ایک ہی چیز ہونی چاہیے دو سزائیں نہیں ہونی چاہئیں یہ ٹھیک ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کے بعد کوڑے لگانے اور پھر رجم کرنے کا حکم دیا لیکن دیگر صحابہ کرام سے اس کے خلاف مروی ہے چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی صرف رجم کا حکم دیا لہذا یہ عمل اولیٰ ہے۔

باب ۲۰۴، حد زنا کے لیے کتنی بار اعتراف ضروری ہے

زنا کا ثبوت چار گواہوں کی گواہی سے ہوتا ہے یا خود زانی کے اقرار سے،

اب دیکھنا یہ ہے کہ اقرار کتنی بار ضروری ہے تو بعض حضرات کے نزدیک ایک بار اقرار کافی ہے جب کہ احناف کے نزدیک گواہی کی طرح اعتراف بھی چار بار کیا جائے۔ پہلے گروہ نے حضرت انیس والی روایت سے استدلال کیا کہ ایک شخص کا بیٹا دوسرے کے گھر ملازم تھا اس نے اس آدمی کی بیوی سے زنا کیا حضور علیہ السلام کے پاس مقدمہ پہنچا تو آپ نے فرمایا اے انیس: اس آدمی کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اقرار کرے تو اسے رجم کرو۔ چنانچہ اس کے اعتراف پر اس کو رجم کیا گیا۔ یہ حضرات فرماتے ہیں یہاں ایک بار ہی اعتراف ہوا اور حد نافذ کر دی گئی۔

احناف نے اس کا جواب یوں دیا ہے اس حدیث میں ایک بار اعتراف کا ثبوت نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے حضرت انیس کو علم ہو اکہ چار بار اعتراف ضروری ہے لہذا انہوں نے چار بار اعتراف کروایا ہو کیونکہ دیگر روایات میں چار بار اعتراف کا ذکر موجود ہے چنانچہ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نے چار بار اقرار کیا تو حد نافذ ہوئی اس مضمون کی احادیث حضرت ابوبکر، حضرت ابوذر، حضرت ابن عباس اور حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔

پہلے فریق نے اعتراض کیا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے، کہ ایک شخص حضور علیہ السلام کے پاس آیا اس نے زنا کا اقرار کیا تو حضور علیہ السلام نے اعراض فرمایا دو یا تین مرتبہ اعتراف کے بعد اسے رجم کیا گیا تو اس حدیث کے مطابق چار بار سے کم اعتراف پر رجم کیا گیا تو اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ دیگر احادیث میں چار مرتبہ کا ذکر ہے تو ممکن ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے پہلے دو بار کا اقرار نہ سنا ہو اور وہ بعد میں تشریف لائے ہوں اور آخری دو بار کا اعتراف سنا ہو جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے چاروں بار کا اقرار سنا حضرت ابن عباس کی روایت حضرت سہل کے مروی ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت بھی انہی سے مروی ہے۔ تو دونوں حدیثوں میں موافقت ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے شراحہ کو بھی چار بار لوٹایا اور اعتراف کرنے کا حکم دیا۔

لہذا چار بار اعتراف کرنے پر ہی حد نافذ ہوگی۔

باب۲۵، بیوی کی لونڈی سے زنا کی سزا

بعض حضرات کے نزدیک اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے تو دیکھا جائے گا عورت کی مرضی نہیں تھی تو وہ آزاد ہو جائے گی اور مرد پر لازم ہوگا کہ بیوی کو اس کی مثل لونڈی خرید کر دے اور اگر عورت کی مرضی شامل تھی تو وہ اس مرد کی ملک میں آجائے گی اور وہ اپنی بیوی کو لونڈی خرید کر دے گا۔ ان حضرات نے حضرت سلمہ بن محبق کی روایت سے استدلال کیا کہ اس قسم کے واقعہ میں حضور علیہ السلام نے یہی فیصلہ فرمایا۔

نیز حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی اسی قسم کا فیصلہ فرمایا۔ دوسرے حضرات کے نزدیک دیکھا جائے اگر بیوی کی اجازت سے اس نے ایسا کیا ہے تو بطور تعزیر کوڑے لگائے جائیں گے یہاں حد نافذ نہ ہوگی کیونکہ یہ وطی بالشبہہ ہے اور اگر بیوی کی مرضی اور اجازت نہ تھی تو اس شخص کو رجم کیا جائے گا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کا ایک فیصلہ اسی طرح نقل کیا ہے۔

اگر کہا جائے کہ سو کوڑے بطور تعزیر مارنا جائز نہیں تو امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ خود حضور علیہ السلام نے ایک شخص کو سو کوڑے لگائے اس نے اپنے غلام کو قصداً قتل کیا تھا۔

جہاں تک حضرت سلمہ بن محبق کی روایت کا تعلق ہے تو وہ منسوخ ہے کیونکہ اس میں مالی سزا کا ذکر ہے اور وہ شروع شروع میں ہوتی تھی جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے گمشدہ اونٹ کے بارے میں فرمایا کہ اس کی قیمت اور اس کے ساتھ اس کی مثل دینا ہوگا۔ جب سود حرام ہو گیا تو یہ سزا ختم ہوگئی جہاں تک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے عمل کا تعلق ہے تو حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا عمل اس کے خلاف مروی ہے لہذا ممکن ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو حضرت سلمہ بن محبق کی روایت کے منسوخ ہونے کا علم نہ ہو سکا ہو۔ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے عمل کی مخالفت کی ہے بلکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے عمل پر سخت اعتراض فرمایا۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت سلمہ بن محبق کی روایت میں جو حکم بیان کیا گیا ہے وہ منسوخ ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا مسلک بھی یہی ہے۔

باب۲۶، محارم سے نکاح کرنے والے کی سزا

اگر کوئی شخص (معاذ اللہ) اپنی سوتیلی ماں یا کسی ایسی عورت سے نکاح کرتا ہے جس سے نکاح کرنا اس کے لیے جائز نہیں پھر وہ جماع بھی کر لیتا ہے تو اس کی سزا کیا ہے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس پر زنا کی حد قائم ہوگی یعنی اگر وہ شادی شدہ ہے تو رجم کیا جائے اور اگر غیر شادی شدہ ہے تو اس کو کوڑے لگائے جائیں۔

ان حضرات میں حضرت امام ابویوسف اور امام محمد رحمہما اللہ بھی شامل ہیں۔

ان حضرات نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں مجھے میرے ماموں

ملے اور ان کے پاس جھنڈا تھا میں نے پوچھا آپ کہاں جارہے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کے مرنے کے بعد اس کی بیوی سے نکاح کرلیا ہے مجھے حکم دیا گیا کہ میں اس کی گردن ماردوں یا فرمایا کہ میں اس کو قتل کروں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کو حد نہیں لگائی جائے گی بلکہ اسے بطور تعزیر سخت سزا دی جائے گی حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت سفیان ثوری رحمہا اللہ کا یہی مسلک ہے۔

انہوں نے فرمایا کہ پہلے گروہ نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے اس میں رجم یا حد قائم کرنے کا ذکر نہیں بلکہ محض قتل کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر اسے بطور حد سزا دی جائے تو قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ محصن (شادی شدہ) ہونے کی صورت میں رجم کیا جائے گا تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کرنے کا نہیں بلکہ قتل کرنے کا حکم دیا تو ثابت ہوا کہ اس کی سزا بطور حد نہیں تھی۔ بلکہ دور جاہلیت کی طرح اس نے اس عمل کو حلال سمجھ کر کیا جس کی وجہ سے وہ مرتد ہو گیا اور مرتد کی سزا قتل ہے لہذا جب اس حدیث میں حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت سفیان ثوری کے مسلک کے خلاف کوئی بات نہیں پائی جاتی تو یہ حدیث ان کے خلاف دلیل نہیں بنے گی۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو جھنڈا دیا گیا اور یہ جھنڈا ان لوگوں کو دیا جاتا تھا جو کافر محارب سے لڑنے جاتے تھے حد قائم کرنے والوں کے لیے یہ طریقہ نہ تھا۔

اگر وہ حضرات یہ فرمائیں کہ اس شخص نے نکاح کرنے کے بعد جماع بھی کیا اس لیے قتل کیا گیا تو جواباً یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ تمہارے مخالف کے نزدیک اس نے جائز سمجھ کر نکاح کیا اور جماع بھی کیا اگر وہ کہیں کہ حدیث میں حلال سمجھنے کا ذکر نہیں۔ تو جواباً کہا گیا کہ جماع کا بھی تو ذکر نہیں۔ لہذا جب غیر مذکور جماع مراد لیا جا سکتا ہے تو تمہارا مخالف اس سے حلال سمجھنا بھی مراد لے سکتا ہے اگرچہ وہ مذکور نہیں۔

یہ حدیث ایک دوسرے طریق سے بھی مروی ہے جس میں یہ بھی مذکور ہے کہ حضرت براء فرماتے ہیں مجھے حضور علیہ السلام نے اس شخص کو قتل کرنے اور اس کا مال لینے کا حکم فرمایا پھر ایک دوسری روایت میں ایک دوسرے واقعہ سے متعلق یوں حکم ہے کہ آپ نے اس شخص کو قتل کرنے اور مال کا پانچواں حصہ لینے کا حکم دیا تو اس سے بھی معلوم ہوا کہ وہ شخص مرتد ہے اور چونکہ وہ محارب ہے لہذا اسے قتل کرنے کا حکم دیا اور مال کا پانچواں حصہ بھی بالاتفاق محارب کافر سے ہی لیا جاتا ہے۔

سوال کیا گیا کہ چونکہ یہ نکاح جائز نہیں تھا لہذا ثابت نہیں ہوا اس لیے اسے اس شخص کی طرح قرار دیا جائے جو بغیر نکاح کے وطی کرتا ہے اور اس صورت میں حد نافذ ہوتی ہے اس کا جواب یوں دیا گیا کہ اگر یہ بات تھی تو بغیر نکاح ثابت نہ بھی ہو تو اس صورت میں حد نافذ نہیں ہوگی کیونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک شخص نے عدت کے دوران نکاح کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دونوں کو تھوڑی سزا دے کر تفریق کردی اگر نکاح ثابت نہ ہونے سے حد نافذ ہوتی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حد نافذ کرتے۔

یہ بھی سوال کیا گیا کہ محارم سے وطی کرنا زنا سے بھی سخت اور بڑا جرم ہے تو اس کے جواب یوں دیا گیا

کہ سزائیں شریعت کی مقرر کردہ ہیں اس میں ہمارا قیاس نہیں چلتا مثلاً شراب نوشی کو بطور حد کوڑے لگائے جاتے ہیں جبکہ خنزیر کھانے والے کو یہ سزا نہیں دی جاتی حالانکہ خنزیر کو کھانا شراب نوشی سے بڑا جرم ہے اسی طرح زنا کی تہمت پر حد قذف ہے لیکن کسی کو کافر کہنے سے حد قذف نہیں حالانکہ یہ بہت بڑا الزام ہے۔

تو قیاس کے مطابق بھی حضرت امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری رحمہما اللہ کے مسلک کو ترجیح حاصل ہے۔

باب ۲۱۷، شراب نوشی کی سزا

بعض حضرات کے نزدیک شراب نوشی کو چالیس کوڑے مارے جائیں اور وہ اسے ہی سنت قرار دیتے ہیں جبکہ دیگر حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک شراب نوشی کی حد (سزا) اسی کوڑے ہیں اور اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے۔

پہلے گروہ نے اپنے موقف پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت پیش کی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے پر چالیس کوڑے مارے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس کوڑے مارے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے مکمل فرمائے اور یہ سب سنت ہے۔

نیز حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک واقعہ میں چالیس کوڑے مارے پھر وہی بات فرمائی جو پہلے مذکور ہے۔

احناف کے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں کیونکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مروی ہے ایک حدیث میں آپ نے فرمایا جو شخص شراب نوشی کرے گا ہم اسے کوڑے ماریں گے اور اگر وہ مر جائے تو اس کی دیت دیں گے۔

پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر میں کسی شخص کو کوئی حد لگاؤں اور وہ مر جائے تو مجھے کوئی پریشانی نہیں ہوتی لیکن شراب کے سلسلے میں سزا سے مرنے والے پر مجھے پریشانی ہوتی ہے کیونکہ اس سلسلے میں حضور علیہ السلام نے کوئی طریقہ بیان نہیں فرمایا (یعنی کوئی سنت متعین نہیں ہے)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایک نجاشی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا جس نے رمضان شریف میں شراب پی تھی تو آپ نے سو کوڑے مارے پھر قید کر دیا دوسرے دن باہر نکال کر مزید بیس کوڑے مارے پھر فرمایا کہ یہ بیس کوڑے اس لیے مارے ہیں کہ تو نے رمضان شریف میں روزہ توڑا اور اللہ تعالیٰ پر جرأت کا مظاہرہ کیا۔

پھر جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام سے شراب کی سزا کے سلسلے میں مشورہ کیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص شراب میں مبتلا ہے تو بیہودہ گفتگو کرتا ہے اور جب بے ہودہ گفتگو کرتا ہے تو افتراء باندھتا ہے اور افتراء باندھنے والے (قاذف) کو اسی کوڑے لگائے جاتے ہیں لہذا شرابی کو بھی اسی کوڑے لگائے جائیں چنانچہ اس پر صحابہ کرام کا اجماع منعقد ہو گیا۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایسے کوڑے سے چالیس کوڑے لگائے

maktabah.org

جس کی دو شاخیں نہیں چنانچہ اس طرح پر اسی کوڑے ہو گئے۔ اور یہ بات بھی ثابت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کوئی طریقہ مقرر نہ تھا بلکہ ایک مرتبہ شرابی کو لایا گیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اسے مارو تو کسی نے جوتوں سے مارا کسی نے لاٹھی سے مارا کسی نے تازہ شاخ سے مارا پھر حضور علیہ السلام نے مٹی لے کر اس کے منہ پر ماری۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جب حضور علیہ السلام سے کوئی طریقہ متعین نہیں اور صحابہ کرام نے اسی کوڑوں پر اجماع فرمایا اور اس کی بنیاد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مشورہ ہے تو اس کے خلاف حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت فاسد قرار پائی اور احناف کا مسلک ثابت ہو گیا۔

باب ۲۱۵، چار بار شراب پینے والے کی سزا

اگر کوئی شخص چار مرتبہ شراب نوشی کرے تو اس کی سزا کیا ہے؟

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ تین مرتبہ بطور حد کوڑے لگائے جائیں چوتھی مرتبہ شراب نوشی کرے تو اسے قتل کیا جائے۔

ان حضرات نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا شراب پینے والوں کو کوڑے لگاؤ پھر پئیں تو کوڑے مارو پھر جب چوتھی مرتبہ شراب نوشی کریں تو انہیں قتل کر دو حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص حضرت ابو ہریرہ، حضرت جریر، ابو سلیمان (حضرت ام سلمہ کے غلام) رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

دوسرے علماء کے نزدیک چوتھی بار بھی شراب کی حد وہی ہے، جو پہلی مرتبہ ہے ان کا استدلال اسی طرح ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کا خون صرف تین وجہ سے بہانا جائز ہے۔ جان کے بدلے جان، شادی شدہ زانی اور دین کا تارک جماعت سے الگ ہونے والا یعنی مرتد۔

یہ حدیث حضرت عثمان غنی، حضرت مسروق، حضرت عبد اللہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کے واسطے سے سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ لہذا یہ روایات پہلی روایات کے خلاف ہیں تو ممکن ہے یہ روایات پہلی روایات کے لیے ناسخ ہوں چنانچہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شراب نوشی کرے اسے کوڑے مارو دوبارہ پیئے تو کوڑے مارو پھر پیئے تو کوڑے مارو۔ پھر ایک موقعہ پر حضور علیہ السلام کے پاس شرابی کو لایا گیا تین بار لایا گیا تو کوڑے مارے پھر چوتھی بار لایا گیا تو آپ نے کوڑے ہی مارے۔

اس سے معلوم ہوا کہ پہلا حکم منسوخ ہے۔ قیاس بھی اسی مسلک کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ غیر شادی شدہ زانی جتنی بار بھی زنا کرے اسے قتل نہیں کیا جاتا چوری کرنے والا پہلی بار چوری کرے اس کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے دوبارہ کرے تو بایاں پاؤں کاٹیں گے اس کے بعد چوری کرے تو اس میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک دوسرا ہاتھ کاٹا جائے گا لیکن احناف کے نزدیک قید کر دیا جائے۔ یہاں تک کہ توبہ کرے جس کی سزا قتل ہے یعنی مرتد، یا شادی شدہ زانی جسے رجم کیا جاتا ہے اس کے لیے انتظار نہیں کیا جاتا کہ

وہ چار بار یہ عمل کرے تو قتل یا رجم کیا جائے۔ اسی طرح قذف کی حد بھی کوڑے مارنا ہے۔ یہ نہیں کہ چوتھی بار قذف سے قتل کیا جائے۔

لہٰذا احادیث کی تطبیق اور قیاس سے دوسرے مسلک کو ترجیح حاصل ہوئی۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

باب ۲۱ کتنی مقدار کی چوری پر حد نافذ ہوگی

کتنی مالیت کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے؟

اس سلسلے میں تین قول ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک کم از کم تین درھم مالیت کی چیز چوری کی جائے تو چور پر حد نافذ ہوگی۔ کچھ حضرات دینار کی چوتھائی کو کم از کم نصاب سرقہ قرار دیتے ہیں جبکہ احناف کے نزدیک کم از کم دس درھم مالیت کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔

پہلے قول کے قائلین نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا اور اس کی قیمت تین درھم تھی چونکہ ایک دوسری حدیث میں آتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھال کی قیمت کے برابر چوری ہو تو تب ہاتھ کاٹا جائے گا (یعنی کم پر نہیں کاٹا جائے گا لہٰذا ان حضرات کے نزدیک کم از کم تین درھم کی چوری پر حد نافذ ہوگی کیونکہ ڈھال کی قیمت تین درھم ہے۔

جن حضرات کے نزدیک دینار کا چوتھا حصہ چوری کرنے پر حد نافذ ہوگی وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دینار کے چوتھے حصے یا زیادہ کی چوری پر ہاتھ کاٹتے تھے۔

اس کا جواب یوں دیا گیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک ڈھال کی قیمت دینار کا چوتھا حصہ ہوگا اس لیے آپ نے یہ بات فرمائی لہٰذا اصل چیز ڈھال کی قیمت ہے چاہے وہ تین درھم ہوں یا دینار کا چوتھا حصہ۔

ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ چور کا ہاتھ دینار کے چوتھے حصے یا اس سے زائد پر کاٹا جائے۔

معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قیمت لگا کر یہ بات نہیں فرمائی بلکہ حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی نقل کیا ہے۔

حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں ام المومنین سے اس قسم کی جو روایت منقول ہے وہ اپنے راویوں کے اعتبار سے کمزور ہے لہٰذا اصل بات یہی ہے کہ انہوں نے خود اس کی قیمت دینار کا چوتھا حصہ بیان فرمائی۔

احناف نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا تھا اس کی قیمت دس درھم تھی۔ حضرت ابن حبشی کے نزدیک

marfat.com

بھی ڈھال کی قیمت ایک دینار (دس درہم) تھی۔
اب چونکہ مقدار کے سلسلے میں مختلف احادیث وارد ہیں اور یہ بات واضح ہے کہ قرآن پاک نے چوری کی سزا بیان کرتے ہوئے ایک خاص مقدار مراد لی ہے اور چونکہ دس درہم پر سب کا اتفاق ہے لہٰذا یہی مقدار مراد ہوگی کیونکہ تین درہم یا دینار کے چوتھے حصے کے سلسلے میں اختلاف ہے اور حدود میں احتیاط برتی جاتی ہے بنا بریں احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ جس مقدار پر اتفاق ہو اسے کم از کم مقدار مقرر کیا جائے۔
حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عطاء اور عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہم بھی یہی فرماتے ہیں کہ دس درہموں سے کم کی چوری پر ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

باب۲۲، چوری کے اقرار پر نفاذِ حد

اگر چور، چوری کا اقرار کرے تو حد نافذ کی جاتی ہے اب سوال یہ ہے کہ کتنی بار اقرار ضروری ہے حضرت امام ابو حنیفہ حضرت امام محمد اور کچھ دوسرے فقہاء کرام کے نزدیک ایک بار کا اقرار بھی کافی ہے جب کہ حضرت امام ابو یوسف اور کچھ دیگر فقہاء کرام رحمہم اللہ کے نزدیک دو بار اقرار پایا جائے تو حد نافذ ہوگی حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے مسلک کو اپنایا اور اس کو ترجیح دی ہے۔
پہلے قول والوں کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور لایا گیا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا میرے خیال میں اس نے چوری نہیں کی چور نے کہا ہاں یا رسول اللہ! (میں نے چوری کی ہے) آپ نے فرمایا اسے لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹو پھر اسے داغ دو (تاکہ خون بند ہو جائے) پھر میرے پاس لانا چنانچہ اسے لے جا کر ہاتھ کاٹا گیا پھر داغ دیا گیا اس کے بعد حضور علیہ السلام کی خدمت لایا گیا تو آپ نے فرمایا بارگاہ خداوندی میں توبہ کرو اس نے عرض کیا میں نے اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ کی حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول فرمائے۔
دوسرے حضرات کی دلیل یہ ہے حضرت ابو امیہ مخزومی سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے خیال میں اس نے چوری نہیں کی۔ اس نے عرض کیا حضور میں نے چوری کی ہے حضور علیہ السلام نے دو یا تین بار یہی بات دہرائی باقی حدیث پہلی حدیث کی طرح ہے۔
امام طحاوی فرماتے ہیں اس حدیث میں پہلی حدیث کی نسبت اضافہ ہے لہٰذا اس پر عمل کرنا اولیٰ ہے اور اس کے مطابق حضور علیہ السلام نے پہلی بار کے اقرار پر ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں دیا۔
معلوم ہوا کہ ان میں سے ایک حدیث منسوخ ہے تو دیکھا گیا کہ زنا کے سلسلے میں حضور علیہ السلام نے چار بار اقرار کے بعد نفاذ حد کا حکم دیا تو اس سے معلوم ہوا کہ گواہوں کی تعداد کے مطابق اقرار ہونا چاہیے چونکہ زنا کے سلسلے میں چار آدمیوں کی گواہی ضروری ہے اس لیے اقرار بھی چار مرتبہ ہوگا اور چوری کے ثبوت کے لیے دو مردوں کی گواہی ضروری ہے لہٰذا اقرار بھی دو مرتبہ ہونا چاہیے۔ اور حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ بھاگ جانے والے زانی کے سلسلے میں حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر تم اس کو چھوڑ دیتے تو اچھا تھا اس سے

معلوم ہوا کہ اس کا اقرار سے رجوع کرنا مقبول ہے جب زنا میں رجوع قبول کیا جاتا ہے تو چوری میں بھی اسی طرح ہو گا اور اگر ایک بار اقرار کرنے پر وہ حد کا سزاوار ہو جائے تو رجوع کا کیا مطلب رہ جائے گا۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا ایک اعتراض نقل کر کے اس کا جواب دیا وہ فرماتے ہیں۔ اگر دو بار اقرار کئے بغیر حد نافذ نہ ہو تو پہلے اقرار سے وہ رقم اس پر قرض ہو جائے گی اور اس کے بعد ہاتھ کاٹنا واجب نہ ہو گا۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی طرف سے یوں جواب دیا گیا ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو پھر جب زانی پہلی بار اقرار کرتا تو اس سے اس پر مہر واجب ہو جاتا کیونکہ ایسی وطی جس سے حد واجب نہ ہو اس سے مہر واجب ہوتا ہے لہذا اب باقی تین بار اقرار سے حد واجب نہیں ہونی چاہیے۔ اور چونکہ اس کو کوئی بھی تسلیم نہیں کرتا لہذا چوری کے سلسلے میں بھی یہی بات ہوگی یعنی اقرار سے وہ مال قرض قرار نہیں پائے گا۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے مسلک کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فیصلے سے بھی تائید حاصل ہوتی ہے آپ کے پاس ایک شخص نے چوری کا دو بار اقرار کیا تو آپ نے فرمایا تم نے اپنے نفس کے خلاف دو بار گواہی دی ہے چنانچہ آپ کے حکم سے اس کا ہاتھ کاٹ کر گلے میں لٹکا دیا گیا۔

باب ۲۲، ادھار لے کر انکار کرنا چوری ہے یا نہیں

اگر کوئی شخص کسی سے ادھار کے طور پر کوئی چیز لے پھر واپس لوٹانے سے انکار کر دے تو کیا اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا؟ بعض حضرات کے نزدیک اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔

جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک اس پر سرقہ (چوری) کی تعریف صادق نہیں آتی لہذا اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

پہلے قول والوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ ایک عورت زیورات ادھار کے طور پر لیتی پھر واپس نہ کرتی اسے حضور علیہ السلام کے پاس لایا گیا تو اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ اسی ضمن میں اس مخزومیہ عورت کا واقعہ بھی پیش کیا جاتا ہے جس نے چوری کی تو حضور علیہ السلام نے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اس کے خاندان والوں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی سفارش پیش کی تو آپ نے غصے میں حضرت اسامہ سے فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ کی حدود میں سفارش کرتے ہو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بارگاہ خداوندی سے مغفرت طلب کی شام کے وقت حضور علیہ السلام نے خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا تم سے پہلے لوگ اسی لیے ہلاک ہوئے کہ جب کوئی طاقتور آدمی چوری کرتا تو چھوڑ دیتے اور کمزور شخص چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہا) بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

پہلے قول والے کہتے ہیں کہ اس روایت میں اس عورت کے بارے میں یوں مذکور ہے کہ وہ زیورات ادھار لے کر انکار کر دیتی تو حضور علیہ السلام نے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا دوسرے قول والوں نے اس حدیث سے یوں استدلال کیا ہے کہ اسی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس نے چوری کی لہذا نتیجہ یہ نکلا کہ زیورات لے کر

maktabah.org

انکار کرنا اس کی عادت تھی اور ہاتھ چوری کے سبب کاٹا گیا پھر دوسری احادیث میں حضرت علیہ السلام سے مروی ہے کہ خیانت کرنے والے جھپٹ کر چیز لے جانے والے اور اچکنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ ہاتھ اس چوری پر کاٹا جاتا ہے جب مال کسی کی حفاظت میں ہو اور چوری کیا جائے جبکہ ادھار لیا ہوا مال غیر محفوظ ہوتا ہے یعنی ادھار لینے والے کے پاس ہی ہوتا ہے لہذا اس کا انکار کرنا سرقہ (چوری) نہیں کہلائے گا، اس لیے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا حضرت امام ابوحنیفہ امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۲۲ پھل اور شگوفہ کی چوری

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک پھل اور شگوفے کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (بلکہ تعزیر ہوگی) چاہے وہ کسی کے باغ سے چوری کرے یا اس کے کاٹنے کے بعد گھر سے چوری کرے اسی طرح ان کے نزدیک کھجور کی شاخوں اور لکڑیوں وغیرہ کی چوری پر بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

*ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا پھل اور شگوفہ (کی چوری) میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ کے نزدیک اگر پھل درخت پر ہے اور باغ سے چوری کیا گیا تو ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا لیکن جب اسے توڑ کر محفوظ کر لیا جائے تو اب یہ سرقہ ہے لہذا اس صورت میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ بشرطیکہ اس کی قیمت دس درہم سے کم نہ ہو چنانچہ حضور علیہ السلام سے لٹکے ہوئے پھلوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس پر ہاتھ کاٹنا نہیں ہے مگر یہ کہ اسے سٹور میں لایا جائے اور ڈھال کی قیمت (دس درہم) کو پہنچ جائے اس میں ہاتھ کٹے گا۔

دونوں حدیثوں پر اسی صورت میں عمل ہو سکتا ہے کہ درخت پر موجود پھل کی چوری پر ہاتھ نہ کاٹا جائے اور جب پھل کو محفوظ کیا جائے تو اس کی چوری پر ہاتھ کاٹنا پڑے گا اس صورت میں دونوں حدیثوں کے درمیان تضاد ثابت نہیں ہوگا۔

جنایات کا بیان

باب ۲۲۳، قتل عمد اور زخمی کرنے کی سزا

اگر کوئی شخص کسی کو جان بوجھ کر قتل یا زخمی کرے تو اس کی سزا کیا ہے ؟

ایک جماعت کے نزدیک مقتول کے ولی کو اختیار ہے معاف کر دے یا دیت وصول کرے یا قصاص میں قتل کرائے قاتل راضی ہو یا نہ ۔

ان حضرات کی دلیل یہ ہے حضرت ابوشریح خزاعی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا خون بہایا گیا یا اسے زخمی کیا گیا تو اس کے ولی کو تین باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے معاف کر دے یا قصاص لے یا دیت وصول کرے اگر چوتھا کام کرے تو اس کے ہاتھ روک دو اگر ان میں سے ایک چیز کو قبول کرنے کے بعد حد سے تجاوز کرے تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہے گا ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اس حدیث اور اس طرح کی دیگر احادیث کے مطابق جان بوجھ کر قتل کرنے یا زخمی کرنے کی صورت میں مقتول کے ولی کو ان تین باتوں میں سے ایک کا اختیار ہو گا قاتل کی مرضی ہو یا نہ ۔

دوسرے حضرات کے نزدیک دیت کی وصولی قاتل کی مرضی سے ہو گی یعنی قصاص کے سلسلے میں قاتل کو اختیار نہیں لیکن دیت لینے کی صورت میں قاتل کی رضامندی ضروری ہے ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے ارشاد گرامی "یا دیت لے" میں یہ بھی احتمال ہے کہ قاتل کی رضامندی ضروری نہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ اگر وہ دیت دینے پر راضی ہو تو (مقتول کا ولی) وصول کرے جس طرح کسی قرض خواہ کو کہا جائے کہ اپنا قرض وصول کرو درہم لینا چاہو تو وہ لو، دینار یا سامان لینا چاہو تو وہ لو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مقروض جس صورت میں ادائیگی کرنے پر راضی ہو وصول کرو۔

اب یہاں تین چیزیں ہیں معاف کرنا، قصاص لینا یا دیت وصول کرنا، معافی کے سلسلے میں تو اجازت کی بھی ضرورت نہیں لیکن قصاص کے بدلے میں دیت آرہی ہے کیونکہ اصل چیز قصاص ہے اور جو چیز کسی کا بدل ہوتی ہے اس میں رضامندی ضروری ہوتی ہے۔ لہذا دیت کی وصولی کے لیے قاتل کی مرضی ضروری ہو گی۔

اس سلسلے میں دوسرے قول والوں نے حضرت انس بن مالک بن نضر رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ان کی پھوپھی ربیع نے ایک لڑکی کو تھپڑ مارا تو اس کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے انہوں نے لڑکی کے اولیاء سے معافی مانگی تو انہوں نے انکار کر دیا دیت دینا چاہی تو بھی انکار کر دیا بلکہ قصاص پر اصرار کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقدمہ کیا گیا تو آپ نے قصاص

کا حکم دیا حضرت انس بن نضر نے
عرض کیا یا رسول اللہ کیا ربیع کے دانت توڑے جائیں گے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اس کے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس! کتاب اللہ کا فیصلہ قصاص ہے۔ چنانچہ وہ حضرات راضی ہو گئے اور انہوں نے معاف کر دیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھائیں تو وہ اسے ضرور پورا کرتا ہے۔ وہ بعض کو بعض پر فضیلت دیتا ہے۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ قصاص اور دیت میں سے ایک کو اختیار کرنے کا حق نہیں دیا گیا بلکہ آپ نے فرمایا کتاب اللہ نے قصاص لازم کیا ہے۔

لہٰذا دونوں حدیثوں پر عمل کی صورت یہی ہے کہ جس حدیث میں حضور علیہ السلام نے دیت اور قصاص میں سے کسی ایک کا اختیار دیا وہاں قاتل کی مرضی سے دیت لینے کا حکم ہے۔

پہلے قول والوں نے اپنے موقف پر یوں بھی استدلال کیا ہے کہ انسان کے لیے اپنی زندگی بچانا ضروری ہے تو جب مقتول کا ولی دیت لینے پر راضی ہو تو قاتل کی رضامندی ضروری نہیں ہونی چاہیے کیونکہ اس پر جان بچانا فرض ہے اور وہ دیت کی صورت میں بچ سکتی ہے۔

دوسرے قول والوں کی طرف سے یوں جواب دیا گیا کہ یہ بات اپنی جگہ ٹھیک ہے لیکن اگر مقتول کا ولی یہ بات کہے کہ اگر تم اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو اپنا گھر مجھے دے دو میں تمہیں قتل نہیں کراؤں گا تو اس صورت میں قاتل پر جبر نہیں کیا جائے گا اسی طرح اگر وہ دیت دے کر جان بچائے تو اچھی بات ہے لیکن وہ دیت نہ دینا چاہے تو اس پر زبردستی نہیں کی جائیگی۔

پھر یہ بھی کہا گیا کہ یہاں تین صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو قصاص اور دیت دونوں لازم ہوں۔ اور جب وہ قصاص معاف کر دے تو دیت لینے کا حق ہو یہ صورت باطل ہے۔

یا صرف قصاص واجب ہو اور وہ قصاص کی جگہ دیت لینے کا مجاز ہو۔

یا قصاص اور دیت دونوں میں سے ایک واجب ہو جسے چاہے اختیار کرے۔

پہلی صورت اس لیے باطل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فعل پر اس سے زائد سزا مقرر نہیں کی نفس کے بدلے نفس ہی ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ قصاص میں قتل بھی کرتا اور اس کے بعد دیت بھی لیتا اور اگر یہ کہا جائے کہ دونوں میں سے ایک کا اختیار ہے چاہے قصاص کا مطالبہ کرے یا دیت لے تو اس صورت میں کسی ایک معین کو معاف نہیں کر سکتا کیونکہ دونوں کا حق برابر ہے جب صورت حال یہ ہے تو تیسری صورت ہو گی یعنی اصل میں قصاص واجب ہے اور دیت اس کا بدل ہے۔ پہلے قول والوں نے یہ سوال بھی کیا کہ جب وجوب اصلی قصاص ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت کا ذکر کیوں کیا تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ چونکہ بنی اسرائیل کے دور میں صرف قصاص تھا دیت نہیں لے سکتے تھے لہٰذا اب وضاحت کر دی کہ اب قصاص کی جگہ دیت بھی لی جا سکتی ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ پہلے قول والوں نے جو حدیث پیش کی اس میں قاتل کی رضامندی کی نفی نہیں اور دوسرے قول والوں کی پیش کردہ حدیث اور قیاس کے مطابق دیت کی صورت میں قاتل کی رضامندی ضروری ہے لہذا پہلی حدیث میں بھی یہ قید ماننا ہوگی اس طرح دوسرے قول والوں کے مسلک کو ترجیح حاصل ہوگئی۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب۲۱۴، قاتل کو کیسے قتل کیا جائے

قاتل کو قصاص میں کیسے قتل کیا جائے؟

اس سلسلے میں دو قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ جس طرح اس نے مقتول کو ہلاک کیا اسی طرح اس کو بھی ہلاک کیا جائے احناف کا یہی مسلک ہے۔

پہلے قول والوں نے ایک حدیث اور قرآن پاک کی ایک آیت سے استدلال کیا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک یہودی نے ایک بچے کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اس کا سر بھی دو پتھروں کے درمیان کچل دیا جائے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاتل نے جو طریقہ اختیار کیا وہی طریقہ قصاص میں بھی اختیار کیا جائے۔

دوسرے قول والوں نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ ہوسکتا ہے قاتل کا یہ قتل اولیاءِ مقتول کے حق کے طور پر نہ ہو بلکہ حقِ شرع کے طور پر ہو کیونکہ ایک حدیث کے مطابق یہودی نے بچی کا سر بھی کچلا اور اس کا زیور بھی اتارا لہذا یہ ڈاکہ قرار پائے گا اور اس کی سزا شریعت کا حق ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اولیاءِ مقتول کے حق کے طور پر ہو اور محض خون بہانا مقصود ہو جس طرح مقتول کے ورثاء چاہیں اور یہ اس وقت کی بات ہے جب مُثلہ کرنا (شکل بگاڑنا) ناجائز نہ تھا بعد میں جب حضور علیہ السلام نے مثلہ کرنے سے منع کر دیا تو اب اس انداز میں قتل کرنا جائز نہیں مثلہ کی ممانعت پر متعدد احادیث مروی ہیں پھر ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضور علیہ السلام نے اس یہودی کو رجم کرنے کا حکم دیا اور ظاہر ہے کہ سر کچلنے میں صرف سر پر ضرب آتی ہے اور رجم میں پورے جسم پر مار پڑتی ہے لہذا یہ مقتول کے قتل کے خلاف عمل ہوا۔

بنا بریں اس حدیث سے استدلال نہیں ہوسکتا کیونکہ اس سے مُثلہ ہوتا ہے اور وہ ناجائز ہے اسی طرح اس قسم کی سزا قیاس کے بھی خلاف ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی کا ہاتھ کاٹے پھر وہ مر جائے تو قاتل کو قصاص میں قتل کیا جائے گا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اسی طرح اگر کوئی شخص تیر پھینک کر کسی کو قتل کرے تو قاتل کو باندھ کر نشانہ نہیں بنایا جائے گا کیونکہ حضور علیہ السلام نے جانور کو باندھ کر نشانہ باندھنے سے منع فرمایا اسی طرح اگر کوئی شخص کسی مرد سے غیر فطری فعل کر کے ہلاک کرے تو جواباً قاتل کے ساتھ یہ طریقہ اختیار نہیں کیا جائے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ پہلے قول والوں کا استدلال صحیح نہیں انہوں نے ایک آیت سے بھی استدلال کیا ہے وہ یوں ہے کہ قرآن پاک میں فرمایا گیا "اگر تم سزا دو تو اس کی مثل سزا دو جو تکلیف تمہیں دی گئی" اس آیت سے معلوم ہوا کہ قصاص میں مثلیت ضروری ہے، اس کا جواب یوں دیا گیا کہ اس آیت سے وہ بات مراد نہیں

makteb.com

جو تمہارا نقطۂ نظر ہے بلکہ اس کا سبب یہ ہے کہ جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر مجھے ان لوگوں پر کامیابی حاصل ہوئی تو میں ان کے ستر آدمیوں کو مثلہ کروں گا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بتایا کہ اگر تم بدلہ لینا چاہو تو ان کے جرم کے مطابق بدلہ لو اور اگر صبر کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے تو یہاں مثلیت سے مراد یہ ہے کہ تم بھی ان کے ایک آدمی کو قتل کرو زیادہ کو نہیں چنانچہ حضور علیہ السلام نے صبر فرمایا اور قسم کا کفارہ ادا فرمایا۔

احناف نے مخالفین کے استدلال کا جواب دینے کے بعد سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ سے اپنے موقف کو ثابت کیا ہے حضرت نعمان فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قصاص تلوار کے بغیر نہیں ہوتا" یعنی قاتل جس طرح بھی قتل کرے قصاص کے لیے صرف تلوار استعمال کی جائے پھر ایک دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا جب تم کسی کو (حکم شرع کے مطابق) قتل کرو تو اچھے طریقے سے کرو اور جب ذبح کرو تو بہتر طریقے سے کرو چھری تیز کرو اور ذبیحہ کو آرام پہنچاؤ۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ قصاص کے لیے ایسا طریقہ اختیار نہ کیا جائے جو قاتل کے لیے اذیت کا باعث ہو۔

باب ۲۲۵ شبہ عمد جس میں قصاص نہیں

قتل کی چند صورتیں ہیں (۱) قتل عمد (۲) قتل شبہ عمد، قتل خطاء اور قتل قائم مقام خطاء

قتل شبہ عمد میں اختلاف ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بڑی لاٹھی یا پتھر سے ہلاک کرنا شبہ عمد میں آتا ہے لہٰذا اس میں قصاص کی بجائے دیت ہوگی جبکہ صاحبین کے نزدیک ایسی لاٹھی جس سے عام طور پر آدمی ہلاک نہیں ہوتا کسی کو ماری جائے اور وہ مرجائے تو یہ شبہ عمد ہے لیکن بڑی لاٹھی یا پتھر کے ساتھ ہلاک کرنا قتل عمد ہوگا اور اس کی سزا قصاص ہے حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے صاحبین کے قول کو ترجیح دی ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا استدلال یوں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں خطبہ دیا فرمایا سنو! خطاء عمد (شبہ عمد) لاٹھی اور پتھر سے ہلاک کرنا ہے اور اس میں دیت مغلظہ ہے ایک سو اونٹ ہوں گے جن میں سے چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں۔

صاحبین فرماتے ہیں ممکن ہے اس حدیث میں جس لاٹھی کا ذکر ہے اس سے ایسی لاٹھی مراد ہو جس کے ساتھ عام طور پر ہلاکت واقع نہیں ہوتی جس طرح کوڑے کے ساتھ ہلاکت واقع نہیں ہوتی۔

یہ حضرات مزید فرماتے ہیں کہ اگر اس سے بڑی لاٹھی کے ساتھ قتل کرنا مراد ہو تو یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہوگا۔ جس کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی سے قصاص لیا جس نے ایک لڑکی کا سر کچلا تھا۔ اور حدیث سے وہ معنیٰ مراد لینا جس کی وجہ سے کسی دوسری روایت کے ساتھ ٹکراؤ نہ ہو، اولیٰ ہوتا ہے اس لیے اگر یہاں چھوٹی لاٹھی سے مارنا مراد لیں تو دونوں حدیثوں کے درمیان تضاد نہ ہوگا۔

ان پر اعتراض کیا گیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ والی حدیث کو آپ منسوخ جانتے ہیں اس کا جواب صاحبین

کے طرف سے یوں دیا گیا کہ ہم قصاص کے وجوب کے سلسلے میں اس کو منسوخ نہیں مانتے بلکہ کیفیت کے سلسلے میں منسوخ مانتے ہیں۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی طرف سے ان حضرات کو جواب دیا گیا کہ اس یہودی کا قتل (سر کچلنا) بطور قصاص نہ تھا بلکہ ڈاکہ زنی کی طرح وہ اللہ تعالیٰ کا حق قرار پایا اس لیے قتل کیا گیا جس طرح کوئی شخص کسی کو بار بار گلا گھونٹ کر مار دے تو حق خداوندی کے طور پر قتل کیا جائے گا جبکہ ایک آدھ مرتبہ سے قتل واقع ہو تو دیت لازم ہوگی۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اپنے موقف پر ایک حدیث پیش کی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہذیل قبیلے کی دو عورتوں نے باہم لڑائی کی تو ایک نے دوسری کو پتھر مار کر ہلاک کر دیا اور اس کے پیٹ میں جو بچہ تھا وہ بھی مر گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت اور بچہ کے لیے الگ الگ دیت کا فیصلہ فرمایا لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس کے خلاف حضرت حمل بن مالک کی روایت مروی ہے انہوں نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کی دیت ایک غلام دینا قرار دی اور عورت کی جگہ قاتلہ کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب دونوں طرف سے باہم احادیث پیش کی گئیں تو قیاس کے ذریعے فیصلہ کیا جائے گا۔ وہ فرماتے ہیں اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کسی کو لوہے کے ہتھیار سے قتل کیا جائے تو قصاص ہوگا اور وہ گناہ گار بھی ہوگا لیکن کفارہ لازم نہیں ہوگا جب کہ قتل خطاء کی صورت میں دیت اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے لیکن گناہ نہ ہوگا۔ معلوم ہوا کہ جہاں گناہ ہے وہاں کفارہ نہیں اور جہاں کفارہ ہے وہاں گناہ نہیں۔ اب اس مسئلے میں اتفاق ہے کہ شبہ عمد میں قصاص نہیں بلکہ دیت اور کفارہ ہے البتہ شبہ عمد کی کیفیت میں اختلاف ہے البتہ یہ بات واضح ہے کہ جو شخص کسی ایسی لاٹھی سے مارے جس سے قتل واضح ہو جاتا ہے تو وہ گناہ گار ہوگا یعنی قتل کا گناہ ہوگا۔ اور چھوٹی لاٹھی سے مارے تو گناہ ہوگا لیکن قتل کا نہیں بلکہ مارنے کا گناہ ہوگا تو جب قتل کا گناہ ہوا تو کفارہ لازم نہیں ہوگا اور کفارہ اسی صورت میں لازم نہیں ہوتا جب وہ خطاء نہ ہو بلکہ عمد ہو۔ بنا بریں بڑی لاٹھی یا پتھر سے ہلاک کرنا قتل عمد قرار پائے گا۔ اس طرح صاحبین کے قول کو ترجیح حاصل ہو گئی۔ حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

باب ۲۴۶ قتل کے علاوہ بھی شبہ عمد ہے یا نہ

جو جرم، ہلاکت نفس میں شبہ عمد ہے وہ اعضاء کے سلسلے میں عمد ہوگا یعنی اعضاء میں شبہ عمد نہیں ہے احناف کا بھی مسلک ہے جو لوگ اس کے خلاف ہیں انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا جو گزشتہ باب میں گزر چکی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کوڑے لاٹھی اور پتھر سے قتل، شبہ عمد ہے اور اس کی دیت سو اونٹ ہے

حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں یہ حدیث صرف نفس کے بارے میں ہے اس سے کم کے سلسلے میں دوسری حدیث ہے وہ بھی گزر چکی ہے کہ حضرت ربیع نے ایک لڑکی کو تھپڑ مارا اور اس کے سامنے کے دانت توڑ دیئے

makhtab.com

تو حضور علیہ السلام نے قصاص کا حکم دیا۔
معلوم ہوا کہ اعضاء کے سلسلے میں قصاص ہے جبکہ شبہ عمد میں دیت ہوتی ہے لہٰذا اعضاء کے سلسلے میں عمد ہوگا یا خطاء شبہ عمد نہ ہوگا۔

باب ۲۲، مرنے والے کے دعویٰ پر نفاذ حد کا حکم

اگر کوئی شخص جسے زخمی کیا گیا پھر وہ اسی زخم سے مرگیا اور اس نے مرتے وقت کہا کہ فلاں شخص نے مجھے قتل کیا ہے تو کیا اس کے اس قول پر قاتل کو سزا ہوگی؟

بعض حضرات کے نزدیک اس کا یہ قول معتبر ہے اور قاتل کو قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ جب کہ دوسرے حضرات کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک بھی اس مقتول کے قول پر حد نافذ نہیں ہوگی۔

پہلے قول والوں نے یوں استدلال کیا ہے کہ ایک لڑکی کا سر پتھروں کے درمیان کچلا گیا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجرم کے بارے میں استفسار فرمایا ایک آدمی کا نام لیا تو اس نے سر کے اشارے سے بتایا کہ یہی شخص قاتل ہے تو آپ نے اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا۔

احناف کے نزدیک اس کا جواب یہ ہے کہ اس شخص کو سزا لڑکی کے دعویٰ پر نہیں بلکہ اس کے اپنے اقرار کی وجہ سے دی گئی تھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں اسی طرح ہے وہ فرماتے ہیں اس نے لڑکی کے دعویٰ کے مطابق اقرار کیا تو آپ نے اس کے سر کو کچلا۔ نیز پہلے قول والوں کی بات دوسری حدیث کے بھی خلاف ہے جس میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو محض ان کے دعویٰ پر (مال) دیا جائے تو لوگ دوسروں کے خون اور مال کا دعویٰ کریں گے لیکن مدعیٰ علیہ پر قسم ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے پر قتل یا کسی اور بات کا دعویٰ کرے اور مدعیٰ علیہ سے سوال کیا جائے وہ سر کے اشارے سے تصدیق کرے تو اس سے وہ اقرار کرنے والا نہیں قرار پائے گا تو جب مدعیٰ علیہ کا اشارہ اقرار نہیں تو مدعی کا سر سے اشارہ کرنا بھی کسی حق کو ثابت نہیں کرے گا اسی طرح قیاس بھی احناف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اگر کوئی شخص موت کے وقت کسی دوسرے پر قرض کا دعویٰ کرے پھر مر جائے تو بالاتفاق یہ بات مقبول نہ ہوگی اور یہ اسی طرح ہے جیسے اس نے حالتِ صحت میں دعویٰ کیا ہو لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ قتل کا حکم بھی یہی ہو اور وہ محض دعویٰ سے ثابت نہ ہو۔

چنانچہ حضرت ابن ابی ملیکہ جو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف سے طائف میں عامل تھے ان کے دور میں دو عورتیں جو ریشم کی سلائی کر رہی تھیں ان میں سے ایک نے دوسری کو سوئی کے ساتھ زخمی کر دیا دوسری نے انکار کیا انہوں نے یہ مسئلہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تو آپ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک کہ اگر لوگوں کو محض ان کے دعویٰ پر دیا جائے تو وہ دوسروں کے خونوں اور مالوں کا دعویٰ کریں، کی روشنی میں اس عورت کے دعویٰ پر فیصلے کی اجازت نہ دی بلکہ لکھا کہ اسے

قرآن پاک کی آیت سنائیں "جو لوگ اللہ تعالیٰ کے وعدے اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی قیمت لیتے ہیں ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں چنانچہ یہ آیت سن کر اس عورت نے جرم کا اقرار کرلیا۔

باب ۲۲، کسی مسلمان کا کسی کافر کو جان بوجھ کر قتل کرنا

اگر کوئی مسلمان جان بوجھ کر کسی کافر کو قتل کرے تو کیا قصاص میں اس مسلمان کو قتل کیا جائے گا؟

بعض حضرات نے اس سلسلے میں ذمی اور حربی کافر کی تفریق کے بغیر یہ موقف اختیار کیا ہے کہ قاتل مسلمان کو قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا جب کہ دوسرے حضرات کے نزدیک ذمی کافر کو جان بوجھ کر قتل کرنے والے مسلمان کو قصاص کے طور پر قتل کیا جائے گا لیکن حربی کافر کے قتل کا قصاص نہیں لیا جائے گا۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

پہلے قول والوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔ احناف کی طرف سے اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ حدیث میں اس طرح آیا ہے کہ کسی مسلمان اور کسی عہد والے کو اس کے عہد کے دوران کسی کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے "لایقتل مومن بکافر ولا ذو عہد فی عہدہ" لہٰذا حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کسی کافر کے بدلے کسی مسلمان اور ذو عہد (ذمی) کو قتل نہ کیا جائے جب ذمی کا ذکر الگ ہوا تو معلوم ہوا کہ یہاں جس کافر کا ذکر ہے اس سے حربی کافر مراد ہے۔

اور اس سلسلے میں کوئی اختلاف نہیں کہ حربی کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے حضور علیہ السلام کے کلام میں تقدم و تاخر ہے جیسے قرآن پاک میں ہے "واللائی یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم فعدتھن ثلاثۃ اشھر واللائی لم یحضن" (اور تمہاری وہ عورتیں جو حیض سے مایوس ہو جائیں اگر تمہیں شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اسی طرح وہ جنہیں حیض نہ آتا ہو) یہاں بھی تقدم و تاخر ہے جو عورتیں ناامیدی کی عمر کو پہنچ جائیں اور وہ جنہیں حیض نہ آتا ہو دونوں کی عدت مہینوں کے حساب سے ہے۔

پہلے قول والوں نے کہا کہ یہاں دونوں جملے الگ الگ ہیں لایقتل مومن بکافر الگ ہے اور ولا ذو عہد فی عہدہ الگ ہے۔ جس کا مطلب یہ کہ کسی معاہدہ والے کو معاہدہ کے دوران قتل نہ کیا جائے۔

احناف کی طرف سے اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ یہاں کلام کو قصاص کے سلسلے میں چلایا گیا محض عہد ذمہ کی وجہ سے خون کے محفوظ ہونے کے سلسلے میں کلام کو نہیں چلایا گیا لہٰذا یہ تاویل صحیح ہیں۔

احناف نے بطور دلیل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ایک فیصلہ بھی نقل کیا ہے حضرت عبیداللہ بن عمر کو معلوم ہوا کہ ہرمزان، ابولؤلؤہ (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قاتل) کے ہمراہ ہے اور ان کے پاس وہ خنجر ہے جس سے امیرالمؤمنین کو شہید کیا گیا تھا تو حضرت عبیداللہ نے ہرمزان اور حفینہ (یہ دونوں عیسائی تھے) اور ابولؤلؤہ کی چھوٹی بیٹی جو اسلام کا دعویٰ کرتی تھی تینوں کو قتل کر دیا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے قصاص کا حکم دیا جب

اختلاف زیادہ ہوا تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ واقعہ آپ کی بیعت سے پہلے کا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو معاف کرے رہنے دیجئے۔

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ ذمی کافر کو قتل کرنے پر قصاص ہوگا ورنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ یہ فیصلہ نہ فرماتے کیونکہ اگر حضور علیہ السلام کے ارشاد گرامی میں حربی کافر مراد نہ ہوتا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ آپ کے ارشاد گرامی کے خلاف ہوتا۔ اس کی مزید تائید اس حدیث سے ہوتی ہے حضرت عبدالرحمٰن بن بیلمانی فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مسلمان کو لایا گیا جس نے ایک ذمی کو معاہدے کے دوران قتل کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کی گردن ماری گئی اور آپ نے فرمایا میں عہد کو پورا کرنے کا زیادہ پابند ہوں۔ قیاس بھی اس مسلک کی تائید کرتا ہے کیونکہ حربی کا خون اور مال حلال ہے جب وہ ذمی بن جاتا ہے تو مسلمان کے خون اور مال کی طرح اس کا خون اور مال بھی محفوظ ہو جاتا ہے پھر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص ذمی کا اتنا مال چوری کرے جس پر ہاتھ کٹتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے جیسا کہ مسلمان کا مال چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ جس طرح ذمی کا مال محفوظ ہے اس کی جان کی بھی حفاظت کی جائے اور اگر کوئی مسلمان اسے قتل کرے تو اس کو قصاص کے طور پر قتل کیا جائے۔

باب ۲۲۹، قسامت کس پر ہوگی

جب کسی علاقے میں لاش ملے اور قاتل کا پتہ نہ چلے تو اس علاقے کے پچاس افراد کو قسم دی جاتی ہے اسے قسامت کہتے ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ اس علاقے میں رہنے والوں کو قسم دی جائے یا وہاں کے مالکوں کو؟

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہاں جو لوگ رہائش پذیر ہیں ان کو قسم دی جائے اگرچہ وہ اس جگہ کے مالک نہ ہوں۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور امام محمد بن حسن رحمہما اللہ کے نزدیک وہاں کے مالک حضرات کو قسم دی جائے

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا استدلال یوں ہے حضرت عبداللہ بن سہیل رضی اللہ عنہ کو خیبر کے ایک کنویں میں مقتول پایا گیا تو ان کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن اور دو چچا حضرت حویصہ اور محیصہ رضی اللہ عنہم بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور یہودیوں کی عداوت کا ذکر کیا حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر یہودی پچاس قسموں کے ساتھ کہ انہوں نے قتل نہیں کیا تم سے جان چھڑائیں تو کیا خیال ہے انہوں نے عرض کیا کہ ہم ان مشرکوں کی قسموں پر کیسے راضی ہوں گے آپ نے فرمایا تم میں سے پچاس آدمی قسم کھائیں کہ یہودیوں نے ان کو قتل کیا انہوں نے عرض کیا کہ جو کچھ ہم نے دیکھا نہیں اس پر کیسے قسم کھائیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے اپنی طرف سے ان کی دیت ادا کی۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہودی وہاں کے مالک نہیں تھے بلکہ وہاں رہائش پذیر تھے اور حضور علیہ السلام نے ان سے قسم لینے کا ارادہ فرمایا۔ حضرت امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ فرماتے ہیں اس واقعہ کے بارے یہ بات مذکور نہیں کہ آیا وہ فتح خیبر کے بعد ہوا یا پہلے۔ اگر یہ بات ہو کہ فتح خیبر کے بعد

ایسا ہوا تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی بات صحیح ہوگی اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ واقعہ ان دنوں وقوع پذیر ہوا ہو جب یہود خیبر اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صلح تھی یعنی ابھی تک یہودی وہاں کے مالک تھے۔

چنانچہ ایک روایت میں واضح طور پر مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود ان دنوں خیبر تشریف لے گئے جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور یہودیوں کے درمیان صلح تھی اور یہودی وہاں کے مالک تھے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے اپنا موقف قیاس سے بھی ثابت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ اجرت پر یا ادھار کے طور پر لیا ہوا مکان متاجر یا ادھار لینے والے کے قبضہ میں ہوتا ہے مالک کے قبضہ میں نہیں اب اگر وہاں کوئی پڑا مل جائے اور اس کے بارے میں مالک اور متاجر کے درمیان جھگڑا ہو جائے تو مالک کی بات معتبر نہ ہوگی بلکہ رہائش پذیر (متاجر، مستعیر) کی بات مانی جائے گی اس سے بھی معلوم ہوا کہ قسامت رہائش پذیر لوگوں پر ہونی چاہیے مالکوں پر نہیں۔ حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر کوئی مرد اور عورت کسی مکان میں رہتے ہوں۔ اور وہ مکان خاوند کا ہو وہاں کوئی مقتول پایا جائے تو قسامت اور دیت خاوند کی عاقلہ (خاندان) پر ہوگی عورت کی عاقلہ پر نہیں ہوگی حالانکہ ان دونوں کا اس مکان پر قبضہ ہے تو اگر محض رہائش کی وجہ سے قسامت کا فیصلہ ہوتا تو مرد اور عورت دونوں پر قسامت بھی ہوتی اور دیت بھی کیونکہ وہ دونوں وہاں رہتے ہیں جب مرد پر قسامت اور دیت واجب ہوتی ہے عورت پر نہیں تو معلوم ہوا کہ ہر جگہ یہی حکم ہوگا کہ وہاں کے باشندوں پر نہیں بلکہ مالکان پر قسامت لازم ہوگی۔

باب ۲۳، قسامت کا طریقہ

اگر کسی جگہ مقتول پڑا ہوا ہو اور قاتل کا پتہ نہ چلے تو پچاس آدمیوں سے قسم لی جاتی ہے پھر مقتول کے ورثاء کو دیت دی جاتی ہے اب اختلاف یہ ہے کہ قسم کی کیا صورت ہوگی بعض حضرات فرماتے ہیں مدعیٰ علیہ حضرات کو قسم دی جائے؟ وہ قسم کھا کر کہیں کہ ہم نے قتل نہیں کیا اگر وہ انکار کریں تو مدعی قسم کھا کر اپنا حق حاصل کریں جبکہ احناف کا مذہب یہ ہے کہ قسم صرف مدعیٰ علیہم پر ہوگی پہلے قول والوں نے گزشتہ باب میں مذکور حدیث سے استدلال کیا کہ جب انصار نے یہودیوں کی قسم کا اعتبار نہ کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا پھر تم میں سے پچاس حضرات قسم کھائیں کہ انہوں نے (یہودیوں نے) قتل کیا ہے۔ احناف اس کا جواب یوں دیتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی بطور انکار تھا گویا آپ کا مطلب یہ تھا کہ تم دعویٰ کر کے صرف قسم کے ذریعے اپنا حق حاصل کر لو گے۔ اور یہ مفہوم اس لیے صحیح ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہی فیصلہ فرمایا تھا وداعہ اور ایک دوسرے قبیلے کے درمیان مقتول پایا گیا اور وہ وداعہ کے زیادہ قریب تھا تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے وداعہ والوں سے قسم لی پھر ان پر دیت بھی لازم کی۔ ایک دوسری حدیث بھی اس کی تائید کرتی ہے وہ یوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو محض ان کے دعویٰ پر دیا جائے تو کئی لوگ دوسروں کے خون اور مالوں پر دعویٰ کریں لیکن مدعیٰ علیہ پر قسم ہے" معلوم ہوا کہ جان کا معاملہ ہو یا مال کا قسم مدعیٰ علیہ پر ہوتی ہے مدعی پر نہیں۔

حضرت زہری سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعیٰ علیہم پر قسامت کا فیصلہ فرمایا اس حدیث سے بالکل واضح ہو گیا کہ قسمیں مدعیٰ علیہم سے لی جائیں گی۔ یہی احناف کا مسلک ہے اور احادیث و قیاس سے اسے تائید حاصل ہے۔

باب ۲۳۱، رات یا دن کو جانور کھیتی برباد کر دے

اگر کسی شخص کا جانور دوسرے آدمی کی کھیتی برباد کر دے تو اس پر تاوان آئے گا یا نہیں۔

بعض حضرات کے نزدیک اگر دن کو ایسا ہوا تو جانور کے مالک پر ضمان نہیں ہوگی بلکہ کھیتی یا باغ کے مالک کو اس کی حفاظت کا حکم دیا جائے گا اور اگر رات کو نقصان پہنچایا تو جانور کے مالک پر ضمان ہوگی ان حضرات نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری کی اونٹنی نے ایک باغ میں داخل ہو کر اسے نقصان پہنچایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ باغ والا دن کے وقت باغ کی حفاظت کرے اور رات کو نقصان پہنچے تو جانور کے مالک پر تاوان ہوگا۔

دوسرے حضرات کا مسلک یہ ہے کہ جانور دن کو نقصان پہنچائے یا رات کو جانور کے مالک پر کوئی ضمان نہیں ہوگی۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا با ہر چرنے والوں کا تاوان معاف ہے اور معدن (میں گرنے والے) کا تاوان معاف ہے۔ اس مضمون کی حدیث حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے متعدد اسناد سے مروی ہے۔ لہٰذا یہ حدیث پہلی حدیث کے لیے ناسخ ہے بلکہ پہلے قول والوں کی پیش کردہ حدیث جسے حضرت مالک اور امام زہری کے دیگر ثقہ شاگردوں نے روایت کیا وہ منقطع ہے اگرچہ امام اوزاعی نے اسے اتصال کے ساتھ روایت کیا تاہم اس روایت سے استدلال کیا بھی جائے تو نتیجہ یہی ہوگا کہ وہ منسوخ ہوگی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقۂ مبارکہ یہ تھا کہ جب تک کسی حکم کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم نہ آتا آپ گزشتہ شریعتوں کے مطابق فیصلہ فرماتے تھے چنانچہ یہ فیصلہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے فیصلے کے مطابق کیا گیا اور بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اور اب وہ جانور جو کھلے پھرتے ہیں ان کا نقصان، قابل تاوان نہیں ہوگا البتہ جو جانور خود مالک نے چھوڑ دیا تو اس نے جو نقصان کیا اس کی ضمان ہوگی۔

باب ۲۳۲ جنین کے بدلے غلام کس کو ملے گا

اگر کوئی عورت حاملہ ہو اور کسی نے اس کو اس طرح مارا کہ حمل ضائع ہو گیا تو اس حمل کے بدلے غلام دینا پڑے گا۔

لیکن دیکھنا یہ ہے کہ یہ غلام کس کو دیا جائے گا۔ ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ یہ غلام اس بچے کی ماں کو دیا جائے گا جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک اس غلام کا مالک وہ بچہ ہوگا جو حمل کی صورت میں تھا اب چونکہ وہ مر گیا لہٰذا جو لوگ اس کے زندہ ہونے کی صورت میں وارث ہوئے یہ غلام بھی ان کو بطور وراثت ملے گا۔ احناف

کا بھی یہی مسلک ہے۔

اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہذیل قبیلے کی دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری کو مارا تو اس کے پیٹ کا بچہ گر گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ ایک غلام یا لونڈی دی جائے۔

پہلے قول والے فرماتے ہیں چونکہ یہ بات معلوم نہیں کہ ماں کو مار پڑنے کے وقت وہ بچہ زندہ تھا لہذا بچے کو اس غلام یا لونڈی کا مستحق کیسے قرار دیا جا سکتا ہے۔ جب کہ دوسرے حضرات نے فرمایا کہ اس حدیث میں یہ الفاظ بھی مذکور ہیں کہ جس کے خلاف فیصلہ ہوا اس نے کہا اس بچے کی دیت کیسے دی جائے جو نہ چلا یا نہ اس نے کھایا اور نہ کچھ پیا۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ اعراب کی طرف مسجع کلام کرتا ہے اس میں ایک غلام یا لونڈی واجب ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے یہ نہیں فرمایا کہ میں نے تو عورت پر حکم لگایا ہے جنین پر نہیں۔

پھر دوسری حدیث میں یہ بھی ہے کہ وہ عورت مر گئی جسے مارا گیا تھا تو آپ نے غلام کے ساتھ ساتھ دیت بھی واجب فرمائی اب اگر وہ غلام یا لونڈی مقتولہ کے لیے ہوتے تو غلام واجب نہ ہوتا بلکہ اس عورت کا حکم اس عورت کے حکم کی طرح ہوتا جسے کوئی دوسری عورت مارے اور یہ اس کی ضرب سے مر جائے تو اس (مارنے والی) پر دیت واجب ہوتی ہے اور مضروبہ کا تاوان اس پر واجب نہ ہوگا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ تاوان اس جنین (بچے) کے لیے ہے اور اس کی طرف سے مال وراثت ہے لہذا یہ اس کے ورثا کو ملے گا۔ یہ موقف سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع پر مبنی ہے۔

marfat.com

غزوات کا بیان

باب ۲۳۳، لڑائی سے پہلے دعوتِ اسلام

دشمنانِ اسلام پر حملہ کرنے سے پہلے انہیں دعوتِ اسلام دینا ضروری ہے یا نہیں؟

بعض حضرات کے نزدیک ایسا کرنا ضروری ہے جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک ایسا کرنا ضروری نہیں۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

دونوں فریق احادیث سے استدلال کرتے ہیں پہلے قول والوں نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو لشکر کا امیر بناتے تو فرماتے جب تمہارا دشمن سے آمنا سامنا ہو تو انہیں تین باتوں میں سے ایک کی طرف بلاؤ۔ آپ نے فرمایا کہ انہیں اسلام کی دعوت دو اگر قبول کریں تو تم بھی ان کا اسلام لانا قبول کر کے ان سے ہاتھ روک لو۔ اگر قبول نہ کریں تو انہیں جزیہ ادا کرنے کا حکم دو مان جائیں تو قبول کر کے ہاتھ روک لو۔ اگر انکار کریں تو ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو اور ان سے لڑو۔

دوسرے فریق نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا "اُبنیٰ" پر صبح کے وقت حملہ کرو پھر جلا دو اسی طرح حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے وقت دشمن پر حملہ کرتے۔ اگر اذان کی آواز آتی تو رک جاتے ورنہ حملہ کرتے۔

جب دونوں قسم کی روایات پائی جاتی ہیں تو اب ان میں سے ناسخ و منسوخ کو تلاش کرنا پڑے گا۔ حضرت عبداللہ بن عون فرماتے ہیں میں نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر لڑائی سے پہلے دعوت اسلام کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ اسلام کے پہلے دور کی بات ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مصطلق پر کسی دعوت کے بغیر حملہ کیا ان میں سے لڑنے والوں کو قتل کیا اور کچھ کو قیدی بنایا اسی دن حضرت ام المومنین جویریہ بنت حارث بھی قیدی بن کر آئی تھیں۔

معلوم ہوا کہ اسلام کی دعوت، ابتداءِ اسلام میں تھی کیونکہ اس دور میں ان تک دعوتِ اسلام نہیں پہنچی تھی اور انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ ان سے لڑائی کیوں کی جاتی ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسلام کی دعوت دینے کا حکم دیا تاکہ انہیں تبلیغ ہو جائے۔ اس سے ثابت ہوا کہ پہلے قول والوں کی پیش کردہ احادیث منسوخ ہیں۔

اس باب میں دوسرا مسئلہ مرتدین سے متعلق ہے بعض حضرات کے نزدیک انہیں بھی قتل کرنے سے پہلے توبہ کرنے

کو کہا جائے۔

احناف کا یہی مسلک ہے دوسرے حضرات کہتے ہیں وہ حربی کافر کی طرح ہے لہذا اس سے توبہ کا مطالبہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے البتہ اسے اسلام کی بصیرت حاصل نہ ہو تو توبہ کا مطالبہ کرنا اور اسلام کی دعوت دینا ضروری ہے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ یہی بات فرماتے ہیں اس سلسلے میں صحابہ کرام کے درمیان بھی اختلاف رونما ہوا ہے حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما نے اسی بات کو پسند کیا کہ انہیں قتل کرنے سے پہلے اسلام کی دعوت دی جائے اور توبہ کی رغبت دی جائے۔ لیکن حضرت سعد اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما نے ایسے لوگوں سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عمل بھی یہی ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی یہی انداز اختیار فرمایا نتیجہ یہ ہوا کہ اگر امام کی رائے میں ان لوگوں سے توبہ کی امید ہو تو انہیں توبہ کے لیے کہا جائے نیز یہ بھی دیکھا جائے کہ اسے اسلام کی سمجھ ہے اور وہ جان بوجھ کر اسلام کی عظمت کو سمجھتے ہوئے مرتد ہوا تو اس پر اسلام کو پیش کرنا اور توبہ کی دعوت دینا ضروری نہیں لیکن دعوت دی جائے اور توبہ کے لیے کہا جائے تو اچھا ہے احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۲: مسلمان کی تعریف

بعض حضرات کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی توحید کا قائل مسلمان ہو جائے گا اور وہ حقوق و فرائض میں مسلمانوں کی طرح ہو گا۔ ان حضرات نے حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میرا کسی معرکہ سے مقابلہ ہو وہ مجھے مارے اور میرا ہاتھ جدا کر دے پھر لا الٰہ الا اللہ کہے تو کیا میں اسے قتل کر دوں یا چھوڑ دوں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ انہوں نے عرض کیا اس نے میرا ہاتھ جدا کر دیا آپ نے فرمایا ہاں اگر تم اسے قتل کرو گے تو تم اس طرح ہو جاؤ گے جس طرح وہ کلمہ پڑھنے سے پہلے تھا اور وہ ایسے ہو جائے گا جس طرح تم قتل کرنے سے پہلے تھے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں اس حدیث سے تو صرف اتنی بات ثابت ہوتی ہے کہ کلمہ پڑھنے سے وہ قتل سے محفوظ ہو جائے گا۔ کیونکہ ممکن ہے وہ مسلمان ہو گیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ توحید کا قائل ہو لیکن دیگر جن باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے ان کا منکر ہو مثلاً رسولوں کو نہ مانتا ہو لہذا شک کی بنیاد پر اسے قتل نہیں کیا جائے گا لیکن جہاں تک اس کے مسلمان یا مومن ہونے کا تعلق ہے تو جب تک تمام ضروریات دین پر ایمان نہ لائے محض توحید کے اقرار سے مومن نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جن کفار سے لڑائی میں مصروف ہوتے ان کے کلمہ طیبہ پڑھنے سے آپ رک جاتے لیکن یہودی توحید کا اقرار کرنے کے باوجود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے منکر تھے لہذا وہ مسلمان نہ کہلاتے اور اگر وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرتے تو اس سے ان کا یہودیت سے نکلنا تو ثابت ہوتا لیکن مسلمان ہونا ثابت نہیں ہوتا تھا کیونکہ ممکن ہے وہ ان لوگوں کا راستہ اختیار کر رہے ہوں جو کہتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اہل عرب کے رسول ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی طرف بھیجا تو انہوں نے عرض کیا میں

marfat.com

ان سے کس بنیاد پر لڑوں آپ نے فرمایا ان سے لڑو یہاں تک کہ وہ توحید خداوندی اور میری رسالت کی گواہی دیں جب ایسا کریں تو تم سے ان کے خون اور مال محفوظ ہو جائیں گے البتہ اسلام کا حق باقی ہے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔

تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے لڑنے کا حکم دیا یہاں تک کہ ان کا یہودیت سے نکلنا ثابت ہو جائے اس وجہ سے ان کے ساتھ لڑائی کو ترک کیا جائے گا لیکن ان کا اسلام پھر بھی ثابت نہ ہوگا جب تک تمام انبیاء کرام کی نبوت اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالتِ عامہ کو تسلیم نہ کریں چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور میری رسالت کی گواہی دیں جب یہ گواہی دیں اور ہماری طرح نماز پڑھیں، ہمارے قبلہ کی طرح رُخ کریں ہمارا ذبیحہ کھائیں تو ان کے خون اور مال ہم پر حرام ہو جائیں گے البتہ اسلام کا حق باقی ہے ان کے لیے وہ کچھ ہوگا جو مسلمانوں کے لیے ہے اور ان کے ذمہ وہی کچھ ہوگا جو مسلمانوں کے ذمہ ہے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ کلمہ پڑھنے سے لڑائی بند ہو جائے گی لیکن ان کا مسلمان ہونا ثابت نہیں ہوتا جب تک وہ ان تمام باتوں پر ایمان نہ لائیں جن پر ایمان لانا ضروری ہے۔ احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔

باب ۲۳۵ بچے کا بالغ ہونا

اس باب میں بچے کی بلوغت کے بارے میں اختلاف اور دلائل سے بحث کی گئی ہے بعض حضرات کے نزدیک بچہ اس وقت بالغ ہوتا ہے جب اسے احتلام آئے یا زیر ناف بال آجائیں۔ ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بنو قریظہ کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ ان میں سے جو اُسترا استعمال کرتا ہے اسے قتل کر دیا جائے اور ان کے مال اور اولاد کو تقسیم کیا جائے یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا انہوں نے ایسا فیصلہ کیا جو ساتوں آسمانوں کے اوپر اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے موافق ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ موئے زیر ناف صاف کرنے والوں کو بالغ قرار دیتے ہوئے ان کے قتل کا فیصلہ کیا گیا۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ بلوغت دو طرح ہے علامت کے ساتھ ہوگی اور اگر علامت (احتلام اور زیر ناف بالوں کا اگنا) ظاہر نہ ہو تو عمر کے اعتبار سے بچہ بالغ ہوتا ہے۔

اب اس سلسلے میں حنفی ائمہ کے درمیان اختلاف ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اٹھارہ سال کی عمر میں بچہ بالغ ہوتا ہے جبکہ بچی سترہ سال کی عمر میں بالغ ہوتی ہے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک بچہ یا بچی اگر علامت ظاہر نہ ہو تو پندرہ سال کی عمر میں بالغ ہوتے ہیں حضرت امام محمد رحمہ اللہ لڑکے کے سلسلے میں حضرت امام ابو یوسف کے ساتھ ہیں جب کہ لڑکی کے بارے میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے قول کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی دلیل یہ ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں. غزوہ اُحد کے دن مجھے بارگاہ نبوی میں پیش کیا گیا اور اس وقت میں چودہ سال کا تھا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لڑائی کی اجازت نہ دی اور خندق کے دن جب میری عمر پندرہ سال تھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لڑنے کی اجازت دے دی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچہ پندرہ سال کی عمر میں بالغ ہوتا ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جنگ میں شمولیت کی اجازت اور عدم اجازت کا تعلق بلوغت سے نہیں بلکہ اس کا تعلق طاقت اور کمزوری کے ساتھ ہے چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے بچوں کے لیے وظائف مقرر کیے تو حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے لیے مقرر نہ فرمایا گویا آپ نے انہیں کمزور سمجھا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے فلاں بچے کے لیے وظیفہ مقرر کیا اور میرے لیے مقرر نہیں کیا حالانکہ میں اسے پچھاڑتا ہوں پھر انہوں نے اسے پچھاڑ دیا تو آپ نے انہیں اجازت دے دی۔

اب اس بات کا امکان ہے کہ اس کی وجہ ان کی قوت ہو بلوغت نہ ہو. اسی طرح حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے فرماتے ہیں مجھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو غزوۂ بدر کے دن پیش کیا گیا تو حضور علیہ السلام نے ہمیں چھوٹا سمجھا پھر غزوۂ احد کے دن اجازت دے دی حالانکہ گزشتہ حدیث کے مطابق غزوہ احد کے دن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی عمر چودہ سال تھی ۔ اور اس روایت کے مطابق آپ کو اجازت نہیں ملی تھی ۔ حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں اس صورت میں جبکہ بظاہر احادیث میں تعارض ہے ان سے فیصلہ نہیں ہو سکتا لہٰذا وہ قیاس کے ذریعے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کو ترجیح دیتے ہیں۔

وہ فرماتے ہیں جس عورت کو حیض آتا ہو اس کی عدت تین حیض ہیں اور حیض نہ آنے کی صورت میں تین مہینے عدت گزارنا ہوتی ہے یعنی ایک حیض نہ آنے کی صورت میں تین مہینے عدت گزارنا ہوتی ہے گویا ایک حیض کا بدل ایک مہینہ ہے اب بعض اوقات عورت کو مہینے میں دو بار حیض آتا ہے اور بعض اوقات دو حیضوں کے درمیان دو یا زیادہ مہینے ہوتے ہیں۔ تو فیصلہ اکثر عورتوں کی حالت کو سامنے رکھ کر کیا گیا کیونکہ عام طور پر مہینے میں ایک بار حیض آتا ہے اس لیے تین حیضوں کی جگہ تین مہینے رکھے گئے۔

اور یہ بھی ثابت ہے کہ احتلام سے بچہ بالغ ہو جاتا ہے اب اس کے قائم مقام عمر کا کچھ حصہ رکھا گیا ہے بعض نے پندرہ سال اور بعض نے زیادہ مدت رکھی ہے تو عام طور پر پندرہ سال کی عمر میں احتلام آجاتا ہے لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ عام حالت کے مطابق فیصلہ کیا جائے بنا بریں پندرہ سال کی عمر میں بچہ یا بچی بالغ ہو جاتے ہیں اس طرح حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کو قیاس سے ترجیح حاصل ہو گئی۔

باب ۲۳۶ جنگ کے دوران عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کے دوران بچوں کو قتل نہیں کرتے تھے بلکہ آپ نے بچوں اور عورتوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

اس موضوع پر بکثرت احادیث مروی ہیں ان احادیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض حضرات نے یہ موقف اختیار

marfat.com

اختیار کیا کہ لڑائی کے دوران کفار کے بچوں کو کسی حالت میں بھی قتل کرنا جائز نہیں حتیٰ کہ اگر ان کے بڑوں پر حملہ کرنے کی وجہ سے بچوں کی ہلاکت کا خطرہ ہو تو یہ حملہ بھی جائز نہ ہوگا۔

دوسرے حضرات نے فرمایا کہ جن روایات سے آپ نے استدلال کیا ہے ان کا انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن آپ کا استدلال صحیح نہیں کیونکہ اس طرح ان احادیث کا ان دوسری احادیث سے تضاد لازم آئے گا جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بچوں کو ان کے بڑوں کی طرح قرار دیا ہے۔ آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ہمارے لشکر نے مشرکین کے بچوں کو روند دیا تو آپ نے فرمایا وہ بھی ان ہی میں سے ہیں۔

معلوم ہوا کہ جن احادیث میں مشرکین کے بچوں اور عورتوں کو قتل کرنے سے ممانعت ہے وہ قصد و ارادہ پر محمول ہیں یعنی ان کو قصداً قتل کرنا جائز نہیں اگر حملہ کے دوران وہ ہلاک ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں اس طرح دونوں قسم کی احادیث پر عمل ہو سکے گا۔ احناف کا یہی مسلک ہے اور یہ قیاس کے بھی موافق ہے وہ یوں کہ اگر کوئی آدمی کسی کا ہاتھ کاٹے اور وہ اپنے ہاتھ کو باہر نکالنے کی کوشش کرے جس کے نتیجے میں اس دوسرے (کاٹنے والے) آدمی کے دانت ٹوٹ جائیں تو اس پر تاوان نہیں ہوگا کیونکہ اس نے دانت توڑنے کا قصد نہیں کیا تھا بلکہ اپنے ہاتھ کو بچانے کی کوشش کی تھی چنانچہ حضور علیہ السلام کے زمانے میں ایسا واقعہ پیش آیا تو آپ نے دانتوں کا قصاص لینے سے روک دیا اور فرمایا کیا وہ اپنے ہاتھ کو تیرے منہ میں چھوڑ دیتا کہ تو اونٹ کی طرح اسے چبا جاتا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اگر قصد نہ ہو اور مشرکین کو قتل کرنے کی وجہ سے ان کے بچے قتل ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں کیونکہ یہاں بچوں اور عورتوں کو قتل کرنا مقصود نہیں ہوتا۔

باب ۲۲، دار الحرب میں بہت بوڑھے آدمی کو قتل کرنا

لڑائی کے دوران ایسے بوڑھے کافر کو جو لڑائی میں شریک نہ ہو قتل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

بعض حضرات کہتے ہیں کہ لڑائی کے دوران بوڑھے شخص کو قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں انہوں نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ حنین سے فارغ ہوئے تو ابو عامر کو لشکر کا امیر بنا کر اوطاس کی طرف بھیجا انہوں نے درید بن صمہ پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھیوں کو بھگا دیا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک یہ حکم مطلقاً نہیں اگر وہ بوڑھا شخص مسلمانوں کے لیے مضر نہیں تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا اور اگر لشکر کفار کو اس کی رائے مشورے اور تجربے سے تقویت پہنچتی ہے تو اسے قتل کیا جائے گا درید بن صمہ کا بھی یہی مسئلہ تھا۔ بوڑھے کفار کو قتل نہ کرنے کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں مروی ہے۔ حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے تو فرماتے کسی بوڑھے کو قتل نہ کرنا۔

دونوں قسم کی احادیث پر اسی صورت میں عمل ہو سکتا ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے چنانچہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقتولہ عورت کو دیکھا تو فرمایا اسے کیا ہوا یہ تو نہیں لڑتی تھی مطلب یہ ہوا کہ اگر بوڑھے مرد یا عورت

مسلمانوں کے مقابلے میں لڑائی میں شریک ہوں یا ان کو مشورے وغیرہ سے تقویت دیتے ہوں تو ان کو بھی قتل کیا جائے گا ورنہ انہیں کچھ نہیں کیا جائے گا۔

باب ۲۲۸، دارالحرب میں مقتول کا سامان مسلمان مجاہد کو ملے گا یا نہ؟

اس مسئلے میں دو قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ جو مسلمان کسی کافر کو قتل کرے اس کا سامان اسی مجاہد کو ملے گا مال غنیمت میں شمار نہیں ہوگا۔

ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کا سامان قاتل (مجاہد) کے لیے قرار دیا۔ اس مضمون کی روایات حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، ابن عباس، خالد بن ولید، ابو قتادہ، حضرت انس اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔

دوسرے گروہ کے نزدیک اگر حکمران یہ اعلان کرے کہ جو شخص کسی کافر کو قتل کرے اسے اس کا سامان دیا جائے گا تو اس صورت میں وہ سامان اُسی کو ملے گا۔ ورنہ مال غنیمت میں تقسیم ہوگا۔

ان حضرات نے فرمایا کہ پہلے گروہ نے جن روایات سے استدلال کیا ہے ان کا یہی مطلب ہے کیونکہ بعض دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مقتول کا سامان قاتل کو نہیں دیا گیا چنانچہ ابو جہل کو حضرت معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہما نے قتل کیا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی تلواریں دیکھنے کے بعد فرمایا تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے لیکن اس کے باوجود اس کا سامان حضرت معاذ بن عمرو بن جموح کو دیا۔ اگر قاتل کو یہ سامان دینا ضروری ہوتا تو آپ دونوں کو عطا فرماتے اسی طرح اگر آپ نے یہ اعلان کیا ہوتا کہ جو آدمی کسی حربی کافر کو قتل کرے تو اس مقتول کا سامان اسے ملے گا تو لازماً دونوں میں تقسیم فرماتے غزوۂ بدر میں کفار کی شکست کے بعد مسلمانوں کی ایک جماعت کفار کے پیچھے گئی انہیں قتل کیا اور کچھ پیچھے سرکار دو عالم کے پاس رہے مقتولین کے مال و اسباب پر دونوں فریقوں نے دعویٰ کیا لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں گروہوں پر برابر تقسیم فرمایا۔

پہلے گروہ نے ابو جہل والے واقعہ پر اعتراض کیا کہ یہ بدر کے موقع پر ہوا اور آپ نے غزوہ حنین کے موقع پر مقتول کا مال قاتل کے لیے قرار دیا۔ لہذا ابو جہل والے واقعہ سے استدلال نہیں ہو سکتا تو دوسرے گروہ نے ان کو جواب دیا کہ ہو سکتا ہے آپ کا یہ قول غزوۂ حنین سے مخصوص ہو جیسا کہ فتح مکہ کے دن آپ نے فرمایا کہ جو شخص ہتھیار ڈال دے گا اسے امن ملے گا تو یہ بات فتح مکہ سے مخصوص ہے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ غزوہ حنین کے دن آپ کا یہ ارشاد پہلے عمل کے لیے ناسخ بھی ہو سکتا ہے اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ ناسخ نہ ہو۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت براء بن مالک نے مرزبان مزارہ کو قتل کیا اس کے سامان کی قیمت تیس ہزار کو پہنچی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے بطور خمس چھ ہزار وصول فرمایا۔ اگر مقتول کا مال قاتل کے لیے ہوتا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس سے خمس نہ لیتے حالانکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ حنین کے موقعہ پر حضور علیہ السلام کے پاس تھے اور اس موقعہ پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے لہذا صحابہ کرام

marfat.com

کے نزدیک غزوۂ حنین کے دن آپ کا عمل پہلے حکم کے لیے ناسخ نہ ہوا۔

قیاس بھی اسی مسلک کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اگر حاکم دار الحرب میں رہتے ہوئے ایک چھوٹا لشکر بھیجے اور خود پیچھے رہے باقی لشکر بھی حاکم کے ساتھ ہی رہے۔ اب وہ چھوٹا لشکر جو مالِ غنیمت لائے گا وہ تمام لشکر میں تقسیم ہوگا۔ اگرچہ یہ حضرات ان کے ساتھ قتل میں شریک نہیں ہوئے اور اگر حاکم ان کے لیے کوئی حصہ مختص کر دے مثلاً خمس لے کر باقی ان کو دینا چاہے تو دے سکتا یعنی لشکر کو بھیجتے وقت ان کو ترغیب دینے کے لیے اعلان کرے کہ تمہیں یہ مال ملے گا تو اب دینا ہوگا۔ احناف بھی اسی دوسرے قول کے قائل ہیں۔

باب ۲۲۹، اہلِ قرابت کا حصہ

مالِ غنیمت اور مالِ فے سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتداروں کو جو حصہ ملتا تھا اس کے بارے میں تین قول ہیں بعض حضرات کے نزدیک یہ حصہ آپ کے ان قرابت داروں کے لیے تھا جو فقراء اور مساکین تھے جس طرح دوسرے مسلمانوں میں سے فقراء اور مساکین کو حصہ ملتا تھا امراء کے لیے نہیں تھا۔ لہٰذا اب بھی ان کو جو حصہ ملے گا ان کے فقر کی وجہ سے ملے گا۔

دوسرا مذہب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا اہل قرابت میں سے جسے چاہتے عطا فرماتے جس طرح آپ اپنے لیے کوئی چیز چن سکتے تھے۔ آپ کے وصال کے بعد جس طرح آپ کا وہ منتخب حصہ (صفی) ختم ہو گیا اہل قرابت کا حصہ بھی ختم ہو گیا۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

تیسرا مذہب یہ ہے کہ مالِ غنیمت کے خمس کا خمس تمام اہل قرابت کے لیے نہیں تھا بلکہ صرف بنو ہاشم اور بنو مطلب کے لیے تھا بنو امیہ اور بنو نوفل کو یہ حصہ نہیں ملتا تھا۔

پہلے قول والوں کا استدلال یوں ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے حضرت خاتونِ جنت حاضر ہوئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو غلام نہ دیا بلکہ ان کو ترغیب دی کہ تینتیس (۳۳) بار سبحان اللہ، تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور چونتیس (۳۴) بار اللہ اکبر پڑھا کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابو بکر صدیق حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں بھی اہل قرابت کے لیے حصہ نہیں تھا۔

احناف کا استدلال یہ ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل قرابت میں سے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو عطا فرماتے تھے کیونکہ ان کی خدمات تھیں اس لیے بنو امیہ اور بنو نوفل کے مقابلے کو ان کو ترجیح حاصل تھی اور ان کے امراء اور فقراء سب کو عطا فرماتے تھے اگر اس عطیہ کی علت فقر ہوتا تو آپ بنو ہاشم اور بنو مطلب کے امراء کو عطیہ فرماتے تھے جہاں تک حضرت خاتونِ جنت کو غلام عطا نہ کرنے کا تعلق ہے تو ممکن ہے اس وقت تک مال کی تقسیم نہ ہوئی ہو اور دوسری بات یہ ہے کہ بیٹا یا بیٹی اہل قرابت میں سے نہیں ہوتے۔ قرآن پاک میں ہے۔ "فرما دیجئے جو کچھ تم مال خرچ کرو تو ماں باپ اور قرابت داروں کو دو"۔ تو ماں باپ کو قرابت داروں سے الگ رکھا اسی طرح اولاد بھی قرابت داروں سے الگ ہے کیونکہ وہ قرابت سے زیادہ قریب ہیں۔

جہاں تک حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا اہل قرابت کو نہ دینے کا تعلق ہے تو وہ ان کا اجتہاد تھا اور صحابہ کرام نے ان کے اجتہاد پر اجماع کیا کیونکہ وہ عادل امام تھے۔ اس کے باوجود اختلاف بھی تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ حق مانگتے تھے۔ جہاں تک حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے تو وہ فتنوں کا دور تھا اس زمانے میں مال غنیمت کے طور پر کسی قیدی کا آنا یا کسی دوسرے مال کی وصولی معروف نہیں ہے۔

بعض حضرات کا یہ بھی نظریہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ کے قرابت داروں یا خود خلیفہ کو یہ حصہ رکھنا چاہیے تو امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم دیکھتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لیے کچھ مال منتخب فرماتے تھے پھر اس بات پر اجماع ہے کہ آپ کے وصال کے بعد کسی خلیفہ کو اس کا حق نہیں ہے معلوم ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم دوسرے حکمرانوں سے مختلف ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ جس طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ آپ کی حیات مبارکہ میں جاری تھا وصال کے بعد ختم ہو گیا اسی طرح قرابت داروں کا حصہ بھی آپ کی نسبت سے آپ کی حیات طیبہ میں تھا۔ بعد میں منقطع ہو گیا۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۴، لڑائی سے فراغت اور غنیمت کو جمع کرنے کے بعد کسی کو زائد مال دینا

مال غنیمت میں سے چار حصے مجاہدین کے ہوتے ہیں اور پانچواں حصہ پر تقسیم ہوتا ہے۔ لڑائی کے ختم ہونے سے پہلے اگر حکمران کسی کے لیے زائد مال (نفل) کا اعلان کرے تو جائز ہے کیونکہ اس میں جہاد کی ترغیب ہے جس طرح یہ کہا جائے کہ جو مسلمان کسی کافر حربی کو قتل کرے گا اس کافر کا ساز و سامان اسے دیا جائے گا لیکن لڑائی ختم ہونے کے بعد جب مال غنیمت اکٹھا کر لیا جائے تو اب امام کل مال میں سے کسی کو اس کے حصے سے زائد نہیں دے سکتا۔ بلکہ وہ جو کچھ دے گا خمس میں سے دے گا کیونکہ باقی چار حصوں میں اس کا اختیار نہیں اور نہ ہی اب لڑائی کے لیے ترغیب ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے چنانچہ ان کی دلیل یہ ہے کہ حنین کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کے پہلو سے ایک بال لے کر فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جو غنیمت کا مال تمہیں عطا کیا ہے۔ اس میں سے میرے لیے صرف پانچواں حصہ حلال، اور وہ بھی تمہاری طرف لوٹایا جاتا ہے۔ پس سوئی اور دھاگے تک ادا کرو۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء میں چوتھائی حصہ اور واپسی پر تین حصے عطا فرمائے اس سے معلوم ہوا کہ مال غنیمت جمع کرنے کے بعد تہائی یا چوتھائی یا امام جس قدر چاہے کسی کو بطور زائد دے سکتا ہے اسی طرح وہ حضرت حبیب بن مسلمہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس کے بعد تہائی حصہ بطور نفل دیا اسی طرح کی دیگر احادیث بھی انہوں نے پیش کی ہیں تو انہیں جواب دیا گیا کہ خمس کے بعد کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ تقسیم کے بعد خمس کو الگ کر کے اس میں سے تہائی حصہ دیا ایک روایت میں ہے کہ جب وہ نکلتے تو آپ ان کو چوتھائی حصہ دیتے اور لوٹنے پر تہائی حصہ دیتے تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ ممکن ہے لوٹنے سے مراد جہاد سے جہاد کی طرف لوٹنا یعنی پلٹ کر حملہ کرنا مراد ہو اب چونکہ اس سلسلے میں خود صحابہ کرام کا اختلاف ہے تو ہم نے غور کیا کہ قیاس کس مسلک کی تائید کرتا ہے تو ہم دیکھتے ہیں

اگر حالتِ جنگ میں امام اعلان کرے کہ جو مسلمان کسی کافر حربی کو قتل کرے اس کے لیے مقتول کا سامان ہے تو ایسا کرنا جائز ہے اسی طرح اگر وہ کہے کہ جو کسی کافر کو قتل کرے گا اس کو اتنے اتنے درہم ملیں گے تو بھی جائز ہے اگر وہ کہے کہ جو آدمی کسی کو قتل کرے گا اسے اس مال کا دسواں حصہ ملے گا جو ہمیں حاصل ہوگا تو یہ جائز نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو تمام مالِ غنیمت مجاہدین کا ہوتا اور خمس میں اللہ تعالیٰ کا حق باطل ہو جاتا اور مجاہد کو زائد مال اسی صورت میں ملتا ہے جب اس نے وہ مال اپنی تلوار کے ذریعے حاصل کیا ہو یا اس کے عمل کی وجہ سے اس کے لیے قرار دیا گیا ہو لیکن دوسروں نے جو مال حاصل کیا وہ اس کے لیے جائز نہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ مالِ غنیمت کے جمع ہونے کے بعد اس مال میں سے جو دوسروں نے حاصل کیا اس کو دینا بدرجہ اولیٰ جائز نہ ہو اور اُسے نفل کے طور کچھ دینے سے پہلے خمس میں اللہ تعالیٰ کا حق اور چار حصوں میں مجاہدین کا حق واجب ہوا اب اگر اس صورت میں اسے نفل اور چار حصوں میں مجاہدین کا حق واجب ہوا اب اگر اس صورت میں اسے نفل (زائد مال) دیا جائے تو باقی مجاہدین کا حق بلکہ اللہ تعالیٰ کا حق بھی باطل ہو جائے گا لہٰذا تقسیم سے پہلے نفل کے طور پر مال دیا جا سکتا ہے بعد میں نہیں۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۴، لڑائی ختم ہونے بعد آنے والی فوج کا غنیمت میں حصہ

اگر لڑائی کے ختم ہونے کے بعد مسلمانوں کی فوج کا کوئی دستہ میدان جنگ میں پہنچے تو کیا اسے بھی مالِ غنیمت میں سے حصہ دیا جائے گا؟ بعض حضرات کا خیال ہے کہ مالِ غنیمت سے صرف انہی لوگوں کو حصہ ملے گا جو شریک جہاد ہوں چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابان بن سعید کی قیادت میں ایک لشکر مدینہ طیبہ کی طرف سے نجد کی طرف بھیجا جب یہ لشکر واپس آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے اور خیبر فتح ہو چکا تھا انہوں نے بھی مالِ غنیمت میں سے حصہ طلب کیا

تو حضرت ابوہریرہؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ان کو غنیمت میں سے کچھ نہ دیا جائے حضرت ابان نے عرض کیا کہ میں نجد سے تحائف لے کر آیا ہوں حضور علیہ السلام نے ان کو بٹھا دیا اور ان لوگوں کو کچھ نہ دیا۔

دوسرے حضرات کا مسلک یہ ہے کہ اگر یہ لشکر کسی ایسے مقصد کے لیے گیا ہو جو مسلمانوں کے مفاد سے تعلق رکھتا ہے اور ان کے جانے سے پہلے لڑائی کا فیصلہ بھی ہو چکا ہو تو اب ان کو مالِ غنیمت میں سے حصہ ملے گا اور یہ جہاد کے موقعہ پر حاضر ہونے والوں میں شمار ہوں گے جس طرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لیے بدر کے مال سے حصہ مقرر کیا گیا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عثمان، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کی وجہ سے جہاد سے غائب ہیں، اس وقت آپ اپنی زوجہ اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہؓ کی تیمارداری میں مصروف تھے۔ جہاں تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ حضرت ابان رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت نجد کی طرف بھیجا جب خیبر کی طرف جانے کا فیصلہ نہ ہوا تھا۔

پہلے قول والوں نے ایک دوسری روایت سے بھی استدلال کیا ہے وہ یوں کہ اہل بصرہ نے نہاوند میں

جہاد کیا اور کوفہ والوں نے ان کی مدد کی کامیابی کے بعد اہل بصرہ نے ارادہ کیا کہ کوفہ والوں کو حصہ نہ ملے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کوفہ والوں کے قائد تھے اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھا گیا تو آپ نے لکھا کہ غنیمت اسے ملے گی جو اس واقعہ میں حاضر تھا۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں دو صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو کوفہ والوں کے آنے سے پہلے نہاوند فتح ہو کر دارالاسلام بن چکا تھا اور مال غنیمت تقسیم ہو گیا تھا اب اس سے استدلال نہیں ہو سکتا کیونکہ ہمارے نزدیک بھی وہ لوگ حاضرین میں شمار نہیں ہوتے۔

اور اگر کوفہ والے اختتام جنگ کے بعد اور دارالحرب سے کوچ کرنے سے پہلے پہنچے اور اہل کوفہ نے مطالبہ کیا تھا ان میں حضرت عمار بن یاسر اور کچھ دیگر صحابہ کرام بھی تھے اور صحابی ہونے کی وجہ سے ان کا قول حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول کے مقابل ہوا لہذا اب دونوں میں سے ایک کو ترجیح دینے کے لیے قرآن و سنت یا قیاس سے دلیل کی ضرورت ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ قیاس بھی دوسرے قول والوں کے مذہب کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اگر دارالحرب ہی سے بعض چھوٹے لشکروں کو بعض لڑنے والوں کی طرف بھیجا جائے اور وہ مال غنیمت حاصل کریں تو وہ سب میں تقسیم ہوتا ہے اس چھوٹے لشکر میں جانے اور نہ جانے والے برابر ہوتے ہیں کیونکہ دونوں اپنی جانوں کو پیش کر رہے ہیں اگرچہ لڑائی ایک گروہ نے کی ہے اسی طرح جو لوگ جنگ میں حاضر ہیں وہ اور جو ان سے آکر ملے اور وہ بھی لڑائی کے لیے آئے دونوں ہی اپنی جانیں پیش کر رہے ہیں لہذا ان کو بھی حصہ ملنا چاہیے۔

باب ۲۴۲ مفتوحہ علاقہ میں مسلمان حکمران کی کاروائی

مسلمان حکمران جس علاقہ کو بطور غلبہ فتح کرے تو کیا مال غنیمت کی طرح وہ علاقہ بھی مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جائے یا کیا صورت اختیار کی جائے؟

بعض حضرات کا خیال ہے کہ وہ علاقہ مسلمانوں پر تقسیم کرنا ضروری ہے ان کا استدلال یوں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مجھے اس بات کا خیال نہ ہوتا کہ بعد والے لوگوں کے لیے کچھ نہیں رہے گا تو اللہ تعالیٰ مجھے جس بستی پر فتح عطا فرماتا میں اسے تقسیم کر دیتا جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم فرمایا۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، فرماتے ہیں حاکم کی صوابدید پر ہے اگر ضروری سمجھے تو تقسیم کر دے اور اگر مسلمانوں کی بھلائی کے لیے اسے باقی رکھنا چاہیے تو اس طرح بھی کر سکتا ہے۔

چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کرنے کے بعد اس کا کچھ حصہ تقسیم فرمایا اور اسی سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے استدلال کیا لیکن باقی خیبر کو کچھ حصہ پر اہل خیبر کے حوالے کر دیا کہ وہ کاشتکاری وغیرہ کریں گویا آپ نے جتنا حصہ تقسیم کرنا ضروری سمجھا تقسیم فرمایا اور جسے تقسیم کرنا ضروری خیال نہ کیا اسے تقسیم نہ فرمایا خیبر کے بارے میں یہ

روایت حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عراق کی زمین کو مسلمانوں کے لیے چھوڑ دیا تقسیم نہیں فرمایا تاکہ موجودہ لوگوں کی طرح آنے والے لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔

جب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مصر کو فتح کیا تو اس مسئلے میں اختلاف رُونما ہوا چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھا گیا تو آپ نے فرمایا اگر میں اسے تمہارے درمیان تقسیم کر دوں تو بعد والوں کے لیے کیا رہے گا۔

پہلے قول والوں نے اپنے موقف پر یوں بھی استدلال کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بجیلہ کو عراق کا چوتھائی حصہ دیا اس کا جواب یوں دیا گیا کہ آپ نے اس کا کچھ حصہ بجیلہ کے لیے تقسیم فرمایا لیکن پھر اسے مسلمانوں کے لیے واپس لے کر اس کا عوض عطا فرمایا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ حاکم کی صوابدید پر ہے اگر تقسیم کرنا ضروری سمجھے تو ایسا کرے اور اگر ضروری نہ ہو تو تقسیم نہ کرے جس طرح مخالفین کی پیش کردہ حدیث میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے ظاہر فرمائی کہ وہ بعد والوں کے لیے رکھنا چاہتے ہیں۔

باب ۲۴، مالِ غنیمت کی سواری پر سوار ہونا

مال غنیمت کی سواری، ہتھیار یا لباس، تقسیم سے پہلے استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں۔

حضرت امام اوزاعی فرماتے ہیں کہ جنگ کے دوران کوئی شخص غنیمت کے ہتھیاروں میں سے لے کر استعمال کرے اور ضرورت کی تکمیل پر واپس لوٹا دے تو کوئی حرج نہیں لیکن اسے واپس لوٹانے کے لیے لڑائی کے ختم ہونے کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔

انہوں نے حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے سال فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ غنیمت سے سواری نہ لے کہ اس پر سوار ہو جائے اور جب نقص پیدا ہو تو مالِ غنیمت میں واپس لوٹا دے اسی طرح آپ نے کپڑے کے بارے میں بھی فرمایا۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف، امام محمد اور دیگر حضرات کے نزدیک ضرورت کے تحت مال غنیمت استعمال کیا جا سکتا ہے حضرت امام ابویوسف فرماتے ہیں امام اوزاعی نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے ہم اسے تسلیم کرتے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ جو آدمی ضرورت کے بغیر لیتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرمایا ضرورت کے تحت لینے اور لڑائی کے اختتام تک اپنے پاس رکھنے میں کوئی حرج نہیں اسی طرح جو شخص خیانت کے طور پر لیتا ہے اس کی مذمت کی گئی ہے۔ وہ فرماتے ہیں اگر کچھ لوگوں کی تلواریں ٹوٹ جائیں اور دیگر مسلمانوں کے پاس زائد نہ ہوں تو کیا مال غنیمت کی تلواریں استعمال نہیں کی جائیں گی یقیناً استعمال ہوں گی اگرچہ جنگ ختم ہو جائے لیکن اس کے بعد ایک دو دن تک دشمن کی طرف سے حملے کا خطرہ ہو تو ہتھیار کے بغیر کیسے لڑیں گے۔ اسی طرح مال غنیمت کا کھانا حضور علیہ السلام کے زمانے میں استعمال ہوتا تھا

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی (صحابی) فرماتے ہیں ہم خیبر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ہم میں سے کوئی ایک آتا اور مال غنیمت میں سے ضرورت کے مطابق کھانا لے جاتا۔ تو جب مسلمانوں کی ضرورت کے لیے کھانا استعمال کیا جاسکتا ہے تو جانوروں، ہتھیاروں اور کپڑوں وغیرہ کو بھی ضرورت کے تحت استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر یہ مفہوم لیا جائے یعنی ضرورت کی قید لگائی جائے تو حضرت رویفع بن ثابت اور حضرت ابن ابی اوفیٰ کی روایات باہم متفق ہوں گی اور تضاد ثابت نہیں ہوگا۔

باب ۲۴، اسلام لاتے وقت چار سے زائد بیویاں ہوں تو کیا حکم ہے

اسلام میں بیک وقت چار بیویاں رکھنا جائز ہے اس سے زائد جائز نہیں اب کوئی اسلام قبول کرے اور اس کے پاس چار سے زائد بیویاں ہوں تو کیا کرنا ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان میں سے چار کو رکھ لے اور باقی کو چھوڑ دے چاہے سب سے ایک ہی عقد میں نکاح کیا ہو یا الگ الگ نکاح کیا ہو۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ غیلان بن سلمہ نے اسلام قبول کیا تو ان کی دس بیویاں تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے چار رکھ لو۔

حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام ابو یوسف رحمہما اللہ فرماتے ہیں اگر ان عورتوں سے ایک ہی عقد میں نکاح کیا تو سب کا نکاح باطل ہو جائے گا اور اس کے اور ان کے درمیان تفریق کر دی جائے گی اور اگر الگ الگ نکاح کیا تو پہلی چار سے نکاح باقی رہے گا باقی کو چھوڑنا پڑے گا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ پہلے قول والوں نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ منقطع روایت ہے اور اس سلسلے میں اصل روایت وہ ہے جو حضرت مالک نے امام زہری سے روایت کی ہے۔

تاہم اگر یہ حدیث ثابت بھی ہو تو بھی امام محمد رحمہ اللہ کے موقف پر دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ غیلان بن سلمہ نے دورِ جاہلیت میں نکاح کیا تھا اور اس وقت اتنی تعداد سے نکاح جائز تھا پھر چار سے زائد عورتوں سے نکاح کو حرام کر دیا تو اب چونکہ ان دس عورتوں سے نکاح جائز تھا لہذا جن چار کو چاہے رکھ سکتا ہے لیکن اس نئے حکم کے نزول کے بعد اگر کوئی کافر دس عورتوں سے نکاح کرے تو چار سے زائد کا نکاح باطل ہے لہذا مسلمان ہونے کے بعد پہلی چار عورتوں کو اپنے پاس رکھے گا اور باقی سے تفریق ہو جائے گی۔

پہلے قول والوں نے ایک دوسری حدیث سے بھی استدلال کیا ہے حضرت حارث بن قیس فرماتے ہیں جب میں اسلام لایا تو میرے نکاح میں آٹھ عورتیں تھیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے چار کو اختیار کر لو۔ اس حدیث کا ایک جواب تو وہی ہے جو حضرت غیلان والی روایت کے سلسلے میں گزر گیا اور دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ تمام عورتیں نکاح سے نکل گئیں اب ان میں سے چار کو نکاح کے لیے اختیار کر و یعنی جن چار سے چاہو نکاح کر لو۔ یوں حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے مسلک کو ترجیح حاصل ہوتی ہے۔

marfat.com

باب ۴۳۵، حربیہ عورت اور حربی مرد کا آگے پیچھے مسلمان ہونا اور ان کے نکاح کا حکم

حربیہ کافرہ عورت دارالحرب میں اسلام قبول کرے پھر دارالاسلام میں آجائے اس کے بعد اس کا خاوند مسلمان ہو کر آئے تو کیا پہلا نکاح کافی ہوگا۔ یا نئے سرے سے نکاح کرنا پڑے گا۔ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔

ایک فریق کہتا ہے کہ اگر اس عورت کی عدت کے دوران خاوند بھی مسلمان ہو کر آجائے تو پہلا نکاح ہی کافی ہوگا اور اگر عدت ختم ہونے کے بعد آئے تو نئے سرے سے نکاح کرنا پڑے گا۔

ان حضرات نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے واقعہ سے استدلال کیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو تین سال بعد پہلے نکاح کے ساتھ حضرت ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹایا۔

دوسرے فریق کے نزدیک جب وہ دارالحرب سے نکل آئے تو خاوند بیوی کا رشتہ منقطع ہو جائے گا چاہے خاوند اس کی عدت کے دوران آجائے یا بعد میں آئے۔ ان حضرات نے بھی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے واقعہ سے استدلال کیا ہے حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ کی طرف جدید نکاح کے ساتھ لوٹایا۔

پہلے قول والوں کا استدلال صحیح نہیں ہے کیونکہ اس حدیث میں وضاحت نہیں کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو عدت کے دوران لوٹایا تھا یا کیا صورت تھی پھر اس حدیث کے راوی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نصرانی مرد اور عورت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ نصرانیہ کے اسلام قبول کرتے ہی دونوں کے درمیان تفریق ہو جائے گی کیونکہ اسلام بلند ہے اور کوئی دوسرا دین اس پر غالب نہیں ہو سکتا تو کیسے ہو سکتا ہے کہ نصرانیہ عورت کے اسلام لانے کی صورت میں اس کے خاوند کے مسلمان ہونے کا انتظار نہیں کیا جائے گا اور حربیہ عورت کے مسلمان ہونے کی صورت میں انتظار کیا جائے بلکہ دونوں کا ایک جیسا حکم ہوگا۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے واقعہ کے بارے میں احادیث کے تضاد سے متعلق حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ سورۃ ممتحنہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنات کے کفار کی طرف لوٹنے کو حرام قرار دیا جب کہ پہلے یہ عمل جائز تھا حضرت عبداللہ بن عمرو (عمرو بن شعیب کے والد کے دادا) کو یہ بات معلوم تھی پھر انہوں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹایا تو انہوں نے خود اندازہ لگا لیا کہ نئے نکاح کے ساتھ بھیجا ہوگا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس حرمت کا علم نہ ہو سکا جس کی وجہ سے انہوں نے سمجھا کہ پہلے نکاح کے ساتھ ہی لوٹایا گیا کیونکہ ان کے نزدیک یہ نکاح فسخ نہ ہوا تھا بنا بریں پہلے قول والوں کا موقف ثابت نہیں ہو سکتا۔

قیاس کے طور پر بھی دوسرا موقف ثابت ہوتا ہے وہ یوں کہ اگر کوئی عورت مسلمان ہو جائے اور اس کا خاوند کافر ہی رہے تو اب وہ باہم نکاح نہیں کر سکتے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ اگر نکاح کی موجودگی میں ان میں سے ایک اسلام قبول کرے تو اس سلسلے میں کیا حکم ہوگا۔

تو یہاں دو قسم کی صورتیں ہیں بعض میں دونوں حالتوں کا حکم ایک جیسا ہے اور بعض میں دونوں حالتوں کے حکم میں تفاوت ہے۔

مثلاً رضاعی بہن سے نکاح نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی شخص چھوٹی بچی سے نکاح کرے اب لڑکے کی ماں اس بچی کو دودھ پلائے تو یہ حرام ہو جائے گی اور نکاح فسخ ہو جائے گا یعنی نئے سرے سے نکاح کرنے یا نکاح کے بعد دودھ پینے کی صورت میں ایک جیسا حکم ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ کسی عورت کو طلاق دی گئی اب وہ عدت کے دوران اپنے خاوند سے بھی نکاح کر سکتی ہے لیکن عورت سے وطی بالشبہ ہو جائے تو عدت واجب ہوگی لیکن خاوند کے ساتھ اس کا نکاح برقرار ہے گا یہاں دونوں صورتوں کا حکم ایک جیسا نہیں ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارا مطلوبہ مسئلہ ان دونوں میں سے کس کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔

تو یہ بات متفق علیہ ہے کہ نکاح پر طاری ہونے والے اسلام سے تفریق واجب ہو جاتی ہے لیکن بعض کے نزدیک عورت کے اسلام لاتے ہی نکاح ختم ہو جائے گا یہ حضرت ابن عباس کا قول ہے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں جب تک خاوند پر اسلام پیش نہ کیا جائے اور وہ انکار نہ کرے تو تفریق نہ ہوگی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نزدیک جب تک وہ دار الہجرت سے نہ نکلے تفریق نہ ہوگی تو جب یہ ثابت ہو گئی اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ نکاح پر طاری ہونے والے اسلام سے نکاح فاسد ہو جاتا ہے تو یہ رضاعت سے مشابہ ہو گیا، عدت سے نہیں اور رضاعت کی صورت میں دونوں حالتیں برابر ہیں یعنی رضاعی بہن سے نکاح کرنا بھی حرام ہے اور اگر نکاح کے بعد رضاعت پیدا ہو تو بھی حرام ہو جائے گی اسی طرح کافر مرد اور مسلمان عورت کا نکاح جائز نہیں تو نکاح کے بعد کسی ایک کے مسلمان ہو جانے سے بھی نکاح فی الفور فسخ ہو جائے گا۔

حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ نے قیاس کے خلاف حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول کو اپنایا ہے وہ فرماتے ہیں عورت کے مسلمان ہونے کے بعد اسے تین حیض آجائیں یا وہ دار الاسلام کی طرف ہجرت کرے تو تفریق ہو جائے گی۔ اس سے پہلے نہیں۔

باب ۲۴۶، قیدیوں کا تبادلہ

مسلمانوں کے پاس کفار کے جو لوگ قیدی بن کر آئے کیا ان کو ان مسلمان قیدیوں کے فدیہ کے طور پر دینا جائز ہے جو کفار مشرکین کے پاس قید ہیں بعض حضرات کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

ان کا استدلال حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے وہ فرماتے ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

نے مجھے فزارہ قبیلہ کی ایک عورت بطور نفل عطا فرمائی میں اسے مدینہ طیبہ لایا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بطور ہبہ لے لیا پھر اسے کئی مسلمانوں کے فدیہ کے طور پر دیا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ اب ذمی بن چکے ہیں اب ان کو بطور فدیہ واپس کرنا گویا انہیں دوبارہ حربی بنانا ہے اور یہ جائز نہیں وہ فرماتے ہیں کہ پہلے قول والوں نے جن روایات سے استدلال کیا ہے ان میں اس وقت کے قیدیوں کا ذکر ہے جب کافر قیدی کے مسلمان ہونے کے بعد بھی انہیں کفار کے حوالے کر کے مسلمان قیدیوں کو چھوڑنا جائز تھا اب یہ حکم منسوخ ہوگیا لہٰذا اب یا تو وہ قیدی ذمی قرار پائے تو مسلمانوں کے لیے جائز نہیں کہ امن دینے کے بعد ان کو کفار کے حوالے کریں اور وہ دوبارہ حربی بن کر مسلمانوں کی حفاظت سے محروم ہو جائیں اور اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو مسلمان کو کفار کے حوالے کرنا بھی جائز نہیں۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ثقیف نے دو صحابہ کرام کو قیدی بنایا اور صحابہ کرام نے بنو عامر بن صعصعہ کے ایک آدمی کو قیدی بنایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو وہ باندھا ہوا تھا اس نے عرض کیا میں مسلمان ہوں آپ نے فرمایا اگر یہ بات اس وقت کہتے جب تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں تھا تو مکمل فلاح پاتے بالآخر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مسلمانوں کے دو قیدیوں کے بدلے رہا کر دیا۔

معلوم ہوا کہ یہ واقعہ اس حکم کے منسوخ ہونے سے پہلے کا ہے اب یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ اس سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مسلک کی ترجیح ثابت ہوگئی۔

باب ۲۴ مسلمانوں کے مال پر مشرکین کا قبضہ اور ان کی ملکیت

مسلمانوں کا جو مال حربی کفار کے ہاتھ آجائے تو کیا اس سے مسلمانوں کی ملک زائل ہو جائے گی اور کافر اس کے مالک ہو جائیں گے؟

اس سلسلے میں دو قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ کفار کو ملک حاصل نہیں ہوتی چاہے کفار نے وہ مال تقسیم کر لیا ہو یا تقسیم نہ کیا ہو۔

ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ مشرکین مدینہ طیبہ کی چراگاہ سے لوٹ مار کر کے جانور لے گئے ان میں عضباء نامی اونٹنی بھی تھی انہوں نے ایک عورت کو بھی قید کر لیا۔ ایک جگہ انہوں نے پڑاؤ کیا تو وہ ایک اونٹنی کو لے کر بھاگ گئی اور نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو نجات دی تو وہ اس اونٹنی کو ذبح کرے گی اتفاق سے یہ اونٹنی عضباء تھی، مدینہ طیبہ میں اسے پہچان لیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے برا بدلہ دیا برائی میں نذر نہیں اور نہ اس چیز میں نذر ہے جس کا آدمی مالک نہ ہو۔ اس حدیث سے پتہ چلا کہ وہ اونٹنی کفار کی ملک میں نہیں آئی تھی بلکہ وہ مسلمانوں کی ملک ہی رہی۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں اگر کفار اس مال کو لے جا کر اپنے گھر محفوظ کر لیں تو وہ اس کے مالک بن جاتے ہیں اور اگر اس سے پہلے پہلے مسلمان ان پر حملہ کر کے مال لے لیں تو اب دو صورتیں ہیں اگر مسلمانوں میں تقسیم ہو

جائے اور اس کا مالک آجائے تو قیمت دے کر حاصل کرے گا ورنہ بلا قیمت اسے مل جائے گا۔
ان حضرات کی دلیل یہ ہے حضرت تمیم بن طرفہ طائی سے مروی ہے۔ ایک شخص کے دشمن نے اونٹ لے لیا اس سے ایک آدمی نے خریدا وہ اسے لے کر آیا تو اس کے مالک نے پہچان لیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مقدمہ پیش ہوا تو آپ نے فرمایا چاہو تو اس کی وہ قیمت دے دو جس پر اس نے خریدا ہے اس طرح یہ تمہارا ہو جائے گا ورنہ اسی کا ہوگا۔

متقدمین کی ایک جماعت سے بھی یہ بات مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مشرکین جو مال اکٹھا کریں پھر مسلمان اسے حاصل کریں اور اس کا مالک اسے پہچان لے اگر تقسیم سے پہلے اس نے اسے پایا تو وہ اس کا ہے اور اگر مسلمانوں میں تقسیم ہوگیا تو اسے کچھ نہیں ملے گا۔
پہلے قول والوں کے استدلال کا جواب یوں دیا گیا کہ اس عورت نے دارالحرب میں نذر مانی تھی اور اس پر اتفاق ہے کہ جب تک وہ دارالاسلام میں نہ آئے وہ اس مال کو جمع کرنے والی شمار نہیں ہوتی لہذا اس نے اس وقت نذر مانی جب وہ اونٹنی اس کی ملکیت میں نہیں آئی تھی۔
قیاس پہلے قول والوں کی تائید کرتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں اگر مسلمان کفار کو قیدی بنالیں اور ان کے مال پر بھی قبضہ کریں تو وہ ان کے غلام بن جاتے ہیں۔ اور مال بھی مسلمانوں کی ملک میں آجاتا ہے اور اگر کفار مسلمانوں کو قیدی بنالیں تو یہ ان کی غلامی میں نہیں آتے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ اس کا مال بھی کفار کی ملکیت میں نہ آئے۔
امام طحاوی ان حضرات کے قول کو ترجیح دیتے ہیں جو مشرکین کے لیے ملک کو ثابت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں اگرچہ یہ قیاس کے خلاف ہے لیکن ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد والے مسلمانوں کے قول پر عمل کیا حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۱۴: مرتد کا وارث کون ہوگا

مرتد کو جب اس کے ارتداد کی وجہ سے قتل کیا جائے تو اس کا وارث کون ہوگا؟
بعض حضرات کے نزدیک یہ مال مسلمانوں کے بیت المال میں جمع ہو جائے گا کیونکہ مسلمان، کافر کا وارث نہیں ہوسکتا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی کافر کسی مسلمان کا اور کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں ہوسکتا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک مرتد کا مال اس کے مسلمان ورثاء کو ملے گا۔ پہلے قول والوں کے استدلال کا جواب یوں دیا گیا کہ اس سے معلوم نہیں ہوتا کہ مطلق کافر مراد ہے چاہے وہ کسی دین سے تعلق رکھتا ہو یا اس کا کوئی دین نہ ہو یا وہ کافر مراد ہے جو کسی دین سے تعلق رکھتا ہو۔ تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ ہی کی ایک دوسری روایت میں اس بات کی وضاحت پائی جاتی ہے کہ اس کافر سے مراد کسی ملت سے تعلق رکھنے والا کافر مراد ہے اور مرتد چونکہ کسی ملت سے تعلق نہیں رکھتا اس لیے اس کی میراث کا حکم وہی ہوگا جو مسلمان کی وراثت کا ہے چنانچہ حضرت ابن مسعود

marfat.com

رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کی وراثت اس کے مسلمان ورثاء کے لیے ہو گی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فیصلہ فرمایا۔

امام طحاوی رحمہ اللہ اس مسلک پر وارد ہونے والے ایک اعتراض کا بھی جواب دیتے ہیں وہ یوں کہ جس طرح مرتد، مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا، مسلمان بھی مرتد کا وارث نہیں ہو سکتا اس کا جواب یہ ہے کہ دونوں طرف سے ایک جیسا حکم ضروری نہیں مثلاً باپ بیٹے کو زخمی کرے پھر باپ مرجائے اس کے بعد بیٹا بھی اسی زخم سے مرجائے تو باپ (جارح) اپنے (مجروح مقتول) بیٹے کا وارث ہو گا اور اگر بیٹا باپ کو قتل کرے تو وہ وارث نہیں بنتا اسی طرح مسلمان مرتد کا وارث ہو سکتا ہے لیکن مرتد، مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔

قیاس بھی دوسرے قول کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ مرتد کے ارتداد سے پہلے اس کا خون اور مال محفوظ ہوتا ہے اور مرتد ہونے کی وجہ سے اس کا خون مباح ہو جاتا ہے لیکن مال محفوظ ہی رہتا ہے جبکہ دوسرے کفار کے مال اور جان کا حکم ایک جیسا ہے چاہے انہیں قتل کیا جائے یا نہ، جبکہ مرتد کا مال کفر کی وجہ سے حلال نہیں تو قتل کے سبب سے بھی حلال نہیں ہو گا۔ اور یہ بھی متفق علیہ بات ہے کہ حربی کفار کا مال غنیمت بننے کی وجہ سے حلال ہو جاتا ہے اگرچہ انہیں قتل نہ کریں جبکہ مرتد کا مال ارتداد کی وجہ سے غنیمت نہیں بنتا تو جب وہ غنیمت کے حکم میں نہیں تو دو صورتوں میں سے ایک پائی جائے گی یا تو اس کے وارث وہ لوگ ہوں گے جو اس کے حالت اسلام پر مرنے کی صورت میں وارث ہوتے یا اس کا مال تمام مسلمانوں کے لیے ہے تو نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان ہی مرتد کے وارث ہیں تو جب اس کے وارث مسلمان ہی ہیں تو اس کے وارث وہی ہوں گے جو اس کے مسلمان ہونے کی صورت میں وارث ہوتے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۲۴۸ غیر آباد زمین کو آباد کرنا

اگر کوئی شخص ایسی زمین کو آباد کرے جو کسی کی ملکیت میں نہ ہو اور ویران پڑی ہو تو وہ اس کا مالک ہو جائے گا یا نہیں؟

اس سلسلے میں دو قول ہیں۔ حضرت امام ابویوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک وہ اس کا مالک ہو جائے گا حاکم اسے اجازت دے یا اس کے لیے مختص کرے یا نہ۔

ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مردہ زمین کو آباد کرے وہ اسی کے لیے ہے اور ظالم کے لیے کوئی حق نہیں اسی طرح فرمایا کہ آدمی کسی زمین کے گرد دیوار کھینچ لے وہ اسی کی ہو گی حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک یہ ہے کہ حاکم کو اختیار ہے اگر وہ اس کے لیے قرار دے تو اس کی ہو گی ورنہ نہیں۔

وہ فرماتے ہیں صاحبین نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے اس میں اس بات کی وضاحت نہیں کہ حاکم کی مرضی کے بغیر بھی ایسا کر سکتا ہے یا حاکم کی اجازت ضروری ہے لہذا دوسری احادیث کی طرف رجوع کیا جائے گا چنانچہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین کی حد بندی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ پہلے قول والوں نے جس حدیث سے استدلال کیا اس میں یہ قید لگانا پڑے گی ورنہ احادیث میں تضاد ہوگا۔

صاحبین نے نہروں اور دریاؤں کے پانی نیز شکار پر قیاس کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح وہاں حاکم کی اجازت ضروری نہیں اور جو شخص ان میں سے کچھ لے لیتا ہے وہ اس کا مالک ہو جاتا ہے اسی طرح یہاں بھی اجازت کی ضرورت نہیں تو امام اعظم رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ یہ قیاس صحیح نہیں اس لیے کہ پانی اور شکار کے سلسلے میں حاکم کو اختیار نہیں جبکہ زمین کے سلسلے میں حاکم کو اختیارات حاصل ہیں لہذا اسے شکار اور پانی پر قیاس کرنا صحیح نہ ہوگا۔

صاحبین نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ایک قول سے بھی استدلال کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص زمین کو آباد کرے وہ اس کا مالک ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ اس حدیث میں بھی یہ قید ہے کہ جو شخص حاکم کی اجازت سے آباد کرے چنانچہ بصرہ کا ایک شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ بصرہ میں ایک زمین ہے جس کا کوئی مالک نہیں اور وہ خراجی بھی نہیں اگر آپ چاہیں تو میرے لیے مختص کر دیں چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا ہے کہ اگر وہ سرکاری زمین ہے تو ان کے نام کر دیں۔

معلوم ہوا کہ حاکم کی اجازت ضروری ہے ورنہ آپ فرماتے کہ مجھ سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے تم اسے آباد کر دو اور مالک بن جاؤ۔

باب ۱۴۹، گھوڑی کو گدھے سے جفتی کرنا

اگر گھوڑی کو گدھے سے جفتی کیا جائے تو خچر پیدا ہوتی ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ عمل جائز ہے یا نہ جائز؟

بعض حضرات کے نزدیک ایسا کرنا حرام ہے ان کی دلیل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے آپ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خچر پیش کی گئی اور آپ اس پر سوار ہوئے صحابہ کرام نے عرض کیا اگر ہم گھوڑی کو گدھے سے جفتی کریں تو ہمارے لیے ایسا جانور پیدا ہو آپ نے فرمایا ایسا وہ لوگ کرتے ہیں جو بے علم ہیں۔

دوسری حدیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (بنوہاشم کو) تین چیزوں کے ساتھ خاص کیا وضو کامل طور پر کرنا صدقہ نہ کھانا اور گھوڑیوں کو گدھوں سے جفتی نہ کرنا۔

دوسرا قول یہ ہے کہ اس عمل میں کوئی حرج نہیں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خچر پر سواری کی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی خچر پر سوار ہوئے اور اس سلسلے میں مروی روایات بے شمار ہیں۔ اگر یہ عمل حرام یا ناجائز ہوتا تو آپ خچر پر سوار نہ ہوتے اور نہ کسی اور کے لیے یہ سواری جائز ہوتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ یہ عمل بے علم لوگ کرتے ہیں اس کی وجہ لوگوں کو گھوڑے پالنے کی طرف متوجہ کرنا تھا چنانچہ متواتر روایات میں گھوڑا رکھنے اور پالنے کی فضیلت مروی ہے تو آپ چاہتے تھے کہ گھوڑی اور گھوڑے کا ملاپ ہو تا کہ گھوڑے پیدا ہوں ان میں

ثواب بھی ہے اور دوسرے فوائد بھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے سلسلے میں حضرت عبداللہ بن حسن فرماتے ہیں کہ بنو ہاشم کے پاس گھوڑے کم تھے تو حضور علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گھوڑی کو گدھے سے جفتی نہ کریں جب گھوڑوں کی کثرت ہوگئی تو ممانعت کی علت ختم ہوگئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ گھوڑی کو گدھے سے جفتی کرنا جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں البتہ گھوڑی سے گھوڑے کا بچہ حاصل کرنا افضل ہے۔

احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۵، فئی اور غنیمت کے خمس کی تقسیم

مسلمانوں کو کفار سے جو مال صلح کی صورت میں حاصل ہوتا ہے وہ مال فے کہلاتا ہے اور جنگ کی صورت میں جو مال حاصل ہوتا ہے وہ مال غنیمت ہے۔ مالِ غنیمت کے پانچ حصے کیئے جاتے ہیں جن میں سے چار حصے مجاہدین کو ملتے ہیں اور ایک حصہ اللہ تعالیٰ، رسول صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے قرابتداروں، یتیموں، مساکین اور مسافروں میں تقسیم ہوتا ہے۔ مال فے کے پانچ حصے نہیں کیے جاتے بلکہ اس کا حکم وہی ہے جو غنیمت کے خمس (یا پانچویں حصہ) کا ہے غنیمت کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے "اور جان لو! جو چیز تم بطور غنیمت حاصل کرو تو اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ، رسول صلی اللہ علیہ وسلم، قرابت داروں، یتیموں مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے"۔

مال فے کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے اللہ تعالیٰ بستیوں والوں سے جو مال جنگ کے بغیر اپنے رسول کو عطا فرمائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے لیے، رسول صلی اللہ علیہ وسلم قرابت داروں، یتیموں، مساکین اور مسافروں کے لیے ہے۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس سلسلے میں طویل بحث کی ہے اور مندرجہ ذیل عنوانات کو سامنے رکھا ہے۔

(۱) "للہ" (اللہ تعالیٰ کے لیے) سے کیا مراد ہے کیا اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی حصہ مختص کیا جائے گا۔
(۲) للرسول (رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے) کا کیا مطلب ہے کیا آپ کے لیے بھی حصہ مقرر ہوگا۔
(۳) قرابتداروں سے کون کون لوگ مراد ہیں۔
(۴) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد قرابتداروں کا حصہ کیسے ملے گا۔
(۵) کیا قرابتداروں کو دینا آپ پر واجب تھا یا آپ کو اختیار تھا۔

لِلّٰہ وللرسول: اس سلسلے میں تین قول ہیں پہلا قول یہ ہے۔

کہ اللہ تعالیٰ کے لیے حصہ نکالا جائے گا اور وہ خانہ کعبہ پر خرچ کیا جائے گا۔ حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مال غنیمت حاصل ہوتا آپ اس میں ہاتھ ڈالتے جو کچھ اس میں آجاتا اسے کعبۃ اللہ پر خرچ کرتے تو یہ بیت اللہ شریف کا حق ہوتا پھر خمس کے باقی حصہ کے پانچ حصے کرتے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر افتتاح کلام کے لیے ہے گویا خمس کے چار حصہ کیئے جاتے تھے اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے الگ حصہ نہیں نکالا جاتا تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مال غنیمت پانچ حصوں میں تقسیم ہوتا تھا۔ ان میں سے چار حصے مجاہدین

کے لیے ہوتے اور ایک حصہ چار حصوں میں تقسیم ہوتا تھا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے قرابتداروں کے لیے ایک حصہ ہوتا دوسرا حصہ یتیموں تیسرا مساکین اور چوتھا حصہ مسافروں کے لیے ہوتا۔

تیسرا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر تو افتتاح کلام کے لیے ہے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حصہ مقرر تھا۔ یوں مالِ غنیمت کا خمس پانچ حصوں میں تقسیم ہوتا تھا حضرت قیس بن مسلم فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن بن محمد بن علی رضی اللہ عنہم سے آیت غنیمت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر دنیا اور آخرت میں افتتاحِ کلام کے لیے ہے لیکن رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اہل قرابت، یتیموں، مساکین اور مسافروں کے لیے خمس تقسیم ہوتا تھا گویا خمس پانچ حصوں میں تقسیم ہوتا تھا۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ ان تین اقوال میں سے تیسرے قول کو ترجیح دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ پہلی امتوں کے لیے غنیمت حلال نہ تھی جب بدر کا دن ہوا اور مسلمانوں میں اس سلسلے میں اختلاف پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جو مال غنیمت تم نے حاصل کیا ہے۔ اس سے کھاؤ یہ حلال پاکیزہ ہے" پھر انفال کے بارے میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف ہوا تو ارشاد فرمایا "آپ سے انفال کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے انفال اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے۔" تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے درمیان کسی ترجیح کے بغیر تقسیم فرمایا اور اللہ تعالیٰ کا حصہ نہیں نکالا معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر افتتاح کے لیے ہے۔ جو حضرات خمس کو چار حصوں میں تقسیم کرنے کے قائل ہیں۔ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں اگرچہ یہ حدیث منقطع ہے لیکن اہلِ علم نے اس سے استدلال کیا ہے۔ لیکن کیا اس سے استدلال صحیح ہے تو آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان دو آیتوں کے علاوہ ایک آیت میں مال فے کے کچھ حصے کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کی ہے ارشاد خداوندی ہے۔ "اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے جو فے عطا کیا تو یہ وہ ہے جس پر تم نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے۔ اس سے ثابت ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ تھا لہٰذا تیسرا قول ثابت ہو گیا۔ اور پہلے دونوں قول باطل قرار پائے۔

اہلِ قرابت کون لوگ ہیں : اس سلسلے میں چار قول ہیں۔

پہلا قول یہ ہے کہ اس سے بنو ہاشم مراد ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔

دوسرے قول کے مطابق ان سے بنو مطلب اور بنو ہاشم دونوں مراد ہیں۔

تیسرا قول یہ ہے کہ تمام قریش مراد ہیں۔

اور چوتھے قول کے مطابق اہلِ قرابت وہ لوگ ہیں جو سرکار دو عالم کے ساتھ جدِّ اعلیٰ اور جدہ علیا میں شریک ہیں حضرت امام طحاوی نے اس قول کو احسن قرار دیا ہے۔

پہلے قول والوں کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنو ہاشم کو صدقہ کے حرام ہونے کے ساتھ خاص کیا لہٰذا یہی لوگ آپ کے اہلِ قرابت ہیں امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ قول فاسد ہے کیونکہ جب بنو ہاشم پر صدقہ حرام ہوا تو آپ نے ان کے غلاموں پر بھی حرام قرار دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب ارقم بن ارقم کو صدقات پر عامل مقرر کیا گیا تو وہ اپنے ساتھ

حضرت ابورافع کو بھی لے جانے لگے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر پوچھا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابورافع! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر صدقہ حرام ہے اور کسی قوم کا غلام ان ہی میں سے ہوتا ہے۔ تو جب صدقہ کے حرام ہونے کے سلسلے میں بنو ہاشم کے موالی ان کے ساتھ شامل ہیں جب کہ قرابتداروں کے حصے میں بالاتفاق غلام شامل نہیں ہیں تو معلوم ہوا کہ قرابتداری کی علت صدقات کا حرام ہونا نہیں۔ بنابریں یہ قول فاسد ہے۔

اس قول کے فساد کی دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر بنو ہاشم کے لیے صدقہ حلال ہوتا تو ان کے مالدار لوگوں کے لیے پھر بھی حرام ہوتا جبکہ اہل قرابت کے حصے میں یہ تفریق نہیں لہٰذا صدقہ کا حرام ہونا قرابت کی علت نہیں ہے۔

جن لوگوں کے نزدیک قرابتداروں سے مراد بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں ان کا استدلال حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے وہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالقربیٰ کا حصہ تقسیم فرمایا تو بنو ہاشم اور بنو مطلب کو عطا فرمایا لیکن بنو امیہ کو کچھ بھی نہ دیا۔ فرماتے ہیں میں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ بنو ہاشم کو تو ہم پر فضیلت ہے لیکن بنو مطلب اور ہم میں تفریق کی وجہ کیا ہے؟ حالانکہ ہم سب کا ایک ہی نسب ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنو مطلب نے جاہلیت اور اسلام دونوں حالتوں میں مجھے نہیں چھوڑا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو عطا فرمایا اور اوپر والوں کو چھوڑ دیا تو معلوم ہوا کہ وہ اہل قرابت سے نہیں ہیں

حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں یہ قول بھی فاسد ہے کیونکہ بنو امیہ اور بنو نوفل کو جب حصہ نہ دیا گیا تو وہ قرابت سے خارج نہ ہوئے تو اوپر والے محض حصہ نہ ملنے کی وجہ سے قرابت سے کیسے خارج ہوں گے جبکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بھی حصہ دیا جو بنو ہاشم اور بنو مطلب سے نہیں تھے لیکن آپ کے ساتھ ان کی قرابت تھی یعنی وہ قریش میں سے نتھے اور وہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہیں۔ اگر کہا جائے کہ ان کے ساتھ والدہ کی طرف سے قرابت تھی کیونکہ ان کی والدہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ کئی دوسرے حضرات تھے جن کی والدہ ہاشمی سلسلے سے منسلک تھیں لیکن آپ نے والدہ کی وجہ سے ان کو حصہ نہیں دیا بلکہ محروم رہے مثلاً حضرت امامہ بنت ابی العاص حضور علیہ السلام کی نواسی ہیں اور ان کی والدہ یعنی حضور علیہ السلام کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا ہاشمیہ ہیں لیکن چونکہ ان کے والد بنو امیہ سے تھے اس لیے حصہ نہیں دیا معلوم ہوا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو حصہ والدہ کی وجہ سے نہیں ملا۔

جن لوگوں کے نزدیک قریش ذوالقربیٰ ہیں نیز جو شخص آپ کی ماؤں کی طرف سے ذی رحم قرار دیا ہے وہ بھی اس میں داخل ہے وہ حضرات قیاس سے استدلال کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ کوئی شخص باپ یا ماں کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ تو دونوں کی طرف سے نسب مختلف ہے لیکن اس کے باوجود وہ دونوں کا بیٹا کہلاتا ہے۔ پھر وہ جس طرح باپ کی طرف سے بھائیوں کا وارث بنتا ہے اسی طرح ماں کی طرف سے بھائیوں کا وارث بھی بنتا ہے اگرچہ ایک کی میراث دوسرے فریق کی میراث کے خلاف ہے لیکن یہ اختلاف قرابت سے مانع نہیں۔

اگر کوئی شخص اپنے تہائی مال کی وصیت اپنے قرابت داروں کے لیے کرے تو اس میں کون کون لوگ شامل ہوں گے تو حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ہر ذی رحم محرم شامل ہوتا ہے صاحبین فرماتے ہیں جب سے ہجرت ہوئی ہے اس وقت سے یہ شخص وصیت کرنے والا اور وہ جس کے لیے وصیت کی گئی دونوں کا جو جدّ اعلیٰ تھا اس کی اولاد قرابتدار کہلائیں گے حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے قول کے مقابلے میں صاحبین کے قول کو ترجیح دی ہے وہ فرماتے ہیں یہ قول احسن ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں اس زمانے میں لوگ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہوتے اور بنو عباس کہلاتے ہیں اسی طرح آل علی، آل جعفر، آل عقیل، آل زبیر وغیرہ اپنے جدّ اعلیٰ کی طرف منسوب ہوئے ہیں گویا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ قرابت وہ ہیں جو اسلام میں آپ کے سب سے اوپر والے دادا کی اولاد ہیں۔

تیسری بحث یہ ہے کہ کیا اہل قرابت کو حصہ دینا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب تھا تو بعض حضرات کا خیال ہے کہ آپ پر لازم تھا آپ ان کو محروم نہیں کر سکتے تھے جس طرح مجاہدین کو چار حصے دینا ضروری تھا لیکن دوسرے حضرات کے نزدیک فے اور غنیمت کے خمس میں اہل قرابت کا حق اسی طرح تھا جس طرح مسلمان فقراء کا حق تھا کچھ حضرات کا خیال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا ان میں سے جس کو چاہیں عنایت فرمائیں وہ امیر ہو یا غریب وجوب کا قول فاسد ہے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض قرابتداروں کو عطا فرمایا اور بعض کو نہ دیا اگر آپ پر لازم ہوتا تو تمام قرابتداروں کو عطا فرماتے۔

چوتھی بحث یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کا اور آپ کے اہلِ قرابت کا حصہ کس کو ملے گا تو اس میں اختلاف ہوا بعض نے کہا ذوالقربیٰ کا حصہ خلیفہ کے قرابت داروں کو ملے گا کسی نے کہا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ خلیفہ کے لیے ہے۔ پھر صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع ہو گیا کہ یہ دونوں حصے جہاد کی تیاری پر خرچ کئے جائیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی یہی بات فرماتے ہیں ان کا ارشاد ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے قرابتداروں کا حصہ بھی ختم ہو گیا۔ لہٰذا اب خمس تین حصوں میں تقسیم ہو گا اسی طرح فے بھی تین حصوں میں تقسیم ہو گا وہ تین حصے یتیموں، مساکین اور مسافروں کو دیئے جائیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب ۲۵۱، مکہ مکرمہ کس صورت میں فتح ہوا

اس بات پر اجماع امت ہے کہ فتح مکہ سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل مکہ کے درمیان مصالحت ہوئی لیکن کیا فتح مکہ سے پہلے یہ عہد ٹوٹ گیا اور اسی صورت میں فتح حاصل ہوئی یا فتح کے وقت صلح برقرار تھی۔

حضرت امام ابو حنیفہ، امام اوزاعی، امام مالک، سفیان بن سعید ثوری، ابو یوسف اور محمد بن حسن رحمہم اللہ کے نزدیک فتح مکہ سے پہلے عہد ٹوٹ گیا تھا اور مکہ مکرمہ دار الحرب بن گیا تھا جب کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ فتح مکہ کے وقت صلح قائم تھی۔

دوسرے فریق کا استدلال یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل مکہ کے درمیان مصالحت ہوئی تھی اس

marfat.com

کے بعد بنو نفاثہ اور خزاعہ کے درمیان لڑائی ہوئی قریش کے کچھ افراد نے بنو نفاثہ کی مدد کی۔ لہذا بنو نفاثہ اور قریش کے چند افراد صلح سے خارج ہوئے باقی اہل مکہ کی صلح برقرار رہی۔ وہ فرماتے ہیں اگر یہ صلح برقرار نہ ہوتی تو اہل مکہ سے مال فے حاصل ہوتا اور تقسیم کیا جاتا اسی طرح ان لوگوں کو غلام بنایا جاتا حالانکہ ایسا نہیں ہوا پھر یہ کہ جب ابوسفیان صلح کے لیے گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پناہ دی بعلوم ہوا کہ صلح برقرار تھی۔

احناف اور ان کے ہم مسلک حضرات نے حضرت عکرمہ اور حضرت محمد بن مسلم کی دو طویل روایات پیش کی ہیں جن کے مطابق بنو نفاثہ اور خزاعہ صلح میں داخل تھے لہذا جب انہوں نے نقض عہد کیا تو صلح ختم ہو گئی حضرت عکرمہ اور حضرت محمد بن مسلم وہ شخصیات ہیں کہ جہاد کے سلسلے میں اکثر خبریں ان حضرات ہی سے پہنچی ہیں۔

جہاں تک حضرت ابوسفیان کو پناہ دینے کا تعلق ہے تو اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل مکہ کے درمیان صلح باقی تھی بلکہ کسی قوم کے نمائندے کو قتل نہیں کیا جاتا تھا چنانچہ مسیلمہ کذاب کے دو نمائندوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل نہیں فرمایا۔ لہذا ابوسفیان سے عدم تعرض کی وجہ یہ تھی۔

جہاں تک مال فے کے تقسیم نہ ہونے اور ان لوگوں کو غلام نہ بنانے کا تعلق ہے تو اس کے دو جواب ہیں جن حضرات کے نزدیک مکہ مکرمہ کو آپ نے بطور غلبہ فتح کیا وہ فرماتے ہیں آپ نے ان لوگوں پر احسان فرمایا حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے۔

بعض حضرات کے نزدیک سرزمین مکہ کسی کی ملک میں نہیں آسکتی لہذا اس سے غنیمت حاصل نہ ہو گی۔ حضرت امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

دوسرے فریق نے یہ بھی اعتراض کیا کہ جن دو حدیثوں سے بنو نفاثہ اور خزاعہ کا مصالحت میں شامل ہونا ثابت کیا گیا ہے وہ دونوں حدیثیں منقطع ہیں اس کے جواب میں احناف فرماتے ہیں کہ اس موضوع پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متصل حدیث بھی مروی ہے۔

یہ حضرات مزید دلائل دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب ابوسفیان تجدید صلح کے لیے مدینہ طیبہ گئے تو ان کا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ پہلی صلح ختم ہو چکی تھی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان سے فرمایا کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح قریش پر حملہ کیا تو ان کی صبح اچھی نہ ہو گی تو کیسے ہو سکتا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ جیسا ذہین و فہیم شخص یہ جانتے ہوئے کہ صلح برقرار ہے۔ ایسے الفاظ کہے معلوم ہوا کہ صلح ختم ہو گئی تھی پھر جب ابوسفیان حاضر ہوئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ابوسفیان ہیں اللہ تعالیٰ نے کسی عہد و پیمان کے بغیر انہیں ہمارے قابو میں دیا ہے لہذا مجھے اجازت دیجئے کہ میں ان کی گردن مار دوں۔ یہ بھی صلح کے ختم ہونے کی دلیل ہے۔ پھر حضرت سفیان نے جب اہل مکہ کو پکارا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچایا کہ جو شخص ابوسفیان کے گھر داخل ہو گا اسے امن ہے۔ اور جو شخص اپنا دروازہ بند کرے گا اسے بھی امن ملے گا۔ اس پر قریش نے یہ نہیں کہا کہ صلح برقرار ہے۔ لہذا اس امن کی کیا ضرورت ہے۔

معلوم ہوا کہ صلح ختم ہو چکی تھی۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے سسرال والوں میں سے دو آدمیوں کو پناہ دی جب کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ اگر صلح باقی ہوتی تو پناہ دینے کی کیا ضرورت تھی۔

ان تمام دلائل سے معلوم ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ مکرمہ فتح کیا اس وقت صلح ختم ہو چکی تھی۔

اسی ضمن میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلا کر فرمایا قریش کے بدمعاشوں پر نظر رکھنا پھر ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار کر فرمایا ان کو کاٹ دو حتیٰ کہ تم صفا پر مجھ سے ملو تو ہم میں سے جو شخص جس کو قتل کرنا چاہتا قتل کر دیتا پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر احسان فرمایا اور درگزر سے کام لیا۔

ان تمام دلائل سے احناف کے مسلک کی ترجیح ثابت ہوئی۔

marfat.com

خرید وفروخت کا بیان

باب ۲۵۲، گندم کے بدلے جَو کا سودا

بعض حضرات کے نزدیک گندم اور جَو کا تبادلہ کیا جائے تو دونوں کا برابر برابر ہونا ضروری ہے جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک گندم اور جَو الگ الگ نوع ہیں لہٰذا ان میں کمی زیادتی ہوسکتی ہے احناف کا یہی مسلک ہے۔

پہلے قول والوں نے حضرت معمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے انہوں نے اپنے غلام کو گندم دے کر بھیجا اور فرمایا کہ اس کے بدلے جَو خریدنا غلام گیا اور ایک صاع گندم کے بدلے ایک صاع اور کچھ زائد جَو خرید ے حضرت معمر رضی اللہ عنہ کو بتایا تو انہوں نے فرمایا واپس لوٹاؤ اور برابر برابر کا لین دین کرو کیونکہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے فرمایا غلہ، غلے کے بدلے برابر ہونا چاہیے اور ان دنوں ہمارا غلہ جَو تھے ان کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ یہ اس کی مثل نہیں ہے تو انہوں نے فرمایا مجھے اس کی مشابہت کا ڈر ہے۔

دوسرے حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے آپ نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے گندم کو گندم کے بدلے جَو کو جَو کے بدلے، کھجور کو کھجور کے بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے برابر برابر بیچو۔ البتہ سونے کو چاندی کے بدلے، چاندی کو سونے کے بدلے گندم کو جو اور جَو کو گندم کے بدلے کھجور کو نمک کے بدلے اور نمک کو کھجور کے بدلے نقد کے طور پر جیسے چاہو بیچو۔ یہ روایت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مختلف اسناد کے ساتھ مروی ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نوع مختلف ہو تو کمی زیادتی کے ساتھ بیچ سکتے ہیں۔ چونکہ گندم اور جَو بھی الگ الگ نوع ہیں لہٰذا ان کو باہم کمی زیادتی کے ساتھ بیچ سکتے ہیں۔

جہاں تک پہلے قول والوں کے استدلال کا تعلق ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی میں ایسی کوئی بات نہیں جو ان کے موقف کی تائید کرتی ہو وہ حضرت معمر رضی اللہ عنہ کی اپنی تاویل ہے اور اسے بھی انہوں نے بطور تقویٰ اختیار فرمایا اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت اس کے خلاف ہے۔

قیاس سے بھی احناف کے مذہب کو تائید حاصل ہوتی ہے وہ یوں کہ کفارہ میں گندم نصف صاع اور جَو ایک صاع دیئے جاتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ دونوں الگ الگ نوع ہیں ورنہ دونوں کی مقدار برابر برابر ہوتی۔

باب ۲۵۳، چھوہاروں کے بدلے کھجور کی بیع

کیا خشک کھجوروں (تمر) کے بدلے ترکھجوروں (رطب) کو برابر برابر بیچنا جائز ہے؟

اس مسئلے میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور صاحبین کے درمیان اختلاف ہے۔ صاحبین کے نزدیک یہ بیع جائز نہیں جبکہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک جائز ہے۔

صاحبین کی دلیل یہ ہے کہ حضرت زید ابوعیاش نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے گندم اور جو کی باہم بیع کے بارے میں پوچھا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سے چھوہاروں کے بدلے کھجوروں کی بیع کے بارے میں پوچھا جا رہا تھا آپ نے فرمایا کیا کھجوریں خشک ہوکر کم ہوجاتی ہیں؟ عرض کیا "جی ہاں" فرمایا پھر جائز نہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہ اور ان کے ہم نوا فقہاء کرام ان دونوں کو ایک ہی نوع قرار دیتے ہیں لہذا ان کو برابر برابر بیچنا جائز ہے البتہ انہوں نے ادھار کو مکروہ قرار دیا ہے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ صاحبین اور ان کے ساتھ دوسرے حضرات نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے درحقیقت اس میں ادھار کا ذکر ہے چنانچہ حضرت ابوعیاش زید رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوہاروں کو کھجوروں کے بدلے بطور ادھار بیچنے سے منع فرمایا۔ تو اصل حدیث میں ادھار کا ذکر ہے حضرت عمران کی روایت میں بھی یہی بات ہے۔ لہذا یہ حدیث ثابت ہوگئی اور ممانعت کی علت ادھار ہے۔ قیاس بھی اسی قول کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اگر کھجوروں کے بدلے کھجوریں برابر برابر فروخت کی جائیں تو جائز ہے اسی طرح چھوہاروں کے بدلے چھوہاروں کو بھی برابر برابر بیچنا جائز ہے اگرچہ ایک طرف کی کھجوروں میں رطوبت ہو اور دوسری طرف نہ ہو تو اس سے بھی کمی واقع ہوسکتی ہے۔

لہذا ان کے خشک ہونے کی حالت کو نہیں دیکھا جائے گا بلکہ موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے ان کا سودا جائز قرار دیا جاتا ہے اسی طرح کھجوروں اور چھوہاروں کی باہم بیع کے سلسلے میں سودے کے وقت کی حالت کو دیکھیں گے بعد میں پیدا ہونے والی تبدیلی کا اعتبار نہیں ہوگا۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے اور حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ بھی اسی کو ترجیح دیتے ہیں۔

باب ۲۵۴، تلقی جلب

جب دیہاتی اپنا سودا بیچنے شہر میں آتے ہیں تو کچھ لوگ ان کے بازار میں پہنچنے سے پہلے باہر جاکر ملاقات کرتے اور سامان خرید لیتے ہیں۔ اس کو تلقی جلب کہتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟

اس سلسلے میں ۲ قول ہیں بعض لوگوں کا مذہب یہ ہے کہ جو لوگ باہر جاکر دیہاتی سے سودا خریدتے ہیں ان کی بیع باطل ہے،

جبکہ دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ اگر اس قسم کی خرید و فروخت سے شہر والوں کو نقصان پہنچتا ہے تو ایسا کرنا مکروہ ہے لیکن سودا جائز ہوگا اور اگر اس سے شہر والوں کو نقصان نہیں پہنچتا تو یہ عمل مکروہ بھی نہ ہوگا۔

makhtabah.com

پہلے قول والوں کی دلیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے آپ نے فرمایا سودا بیچنے والوں سے آگے جا کر نہ ملو۔

اس مضمون کی احادیث حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر، حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔

دوسرے قول والے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم (باہر سے آنے والے) سواروں سے ملتے اور ان سے اندازے کے ساتھ غلہ خریدتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم اسے وہاں سے منتقل کیے بغیر بیچیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلہ وغیرہ لانے والوں سے باہر جا کر ملاقات کرنا اور خریدنا جائز ہے تو دونوں قسم کی احادیث کو ایسے معنیٰ پر محمول کرنا ہوگا جس سے تضاد ثابت نہ ہو۔

یعنی ممانعت کی صورت وہ ہے جس میں شہریوں کو ضرر پہنچتا ہو اور نقصان کا خدشہ نہ ہو تو یہ سودا مکروہ بھی نہ ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں یوں بھی آیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آگے جا کر نہ ملو شہری دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے اور جب وہ بازار میں داخل ہوں تو بائع کو اختیار ہے۔ تو اختیار اسی صورت میں ہوتا ہے۔ جب سودا صحیح ہو کیونکہ یہ بیع فاسد ہوتی تو خریدنے اور بیچنے والے دونوں کو فسخ بیع پر مجبور کیا جاتا۔

پہلے قول والوں نے اعتراض کیا کہ تم لوگ اس صورت میں بائع کو اختیار نہیں دیتے حالانکہ اس حدیث کے مطابق اختیار ثابت ہے۔ اس کا جواب یوں دیا گیا کہ متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ خرید و فروخت کرنے والوں کو اس وقت تک اختیار ہوتا ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں لہٰذا جب وہ جدا جدا ہو گئے تو اختیار ختم ہو گیا۔ البتہ خیار رؤیت رہتا ہے۔

اس صورت میں سودا بیچنے والے کو بازار میں جانے کے بعد اختیار باقی رہنے کے خلاف بھی احادیث مروی ہیں مثلاً سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہری دیہاتی کے لیے نہ بیچے۔ تو اس کی علت یہ ہے کہ لوگوں کو چھوڑ دیا جائے تاکہ اللہ تعالیٰ بعض کو بعض سے رزق عطا فرمائے کیونکہ شہری کو بازار کے بھاؤ کا پتہ ہوتا ہے لہٰذا جب وہ دیہاتی سے مل کر بھاؤ بتادے گا تو بازار والوں کو نفع نہ ہوگا اور دیہاتی بھاؤ سے لاعلم ہو تو بازار والوں کو فائدہ پہنچے گا۔

اب جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ شہری، دیہاتی سے باہر جا کر سودا کر سکتا ہے تو اس سے بائع کا اختیار ختم ہو گیا کیونکہ اگر اسے اختیار ہوتا تو خریدار کو کیا فائدہ ہوتا اور اس صورت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات نہ فرماتے کہ شہری، دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے۔ لہٰذا بائع کو اختیار نہیں ہوگا۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۵۵، عاقدین کا اختیار

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ سودا کرنے والوں کا سودا مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں یا ان کے درمیان خیار بیع ہو۔

اس حدیث کی روشنی میں واضح ہوتا کہ بائع اور مشتری کے افتراق سے سودا مکمل ہو جاتا ہے لیکن اختلاف یہ ہے کہ اس جدائی سے کلام کے ساتھ جدا ہونا مراد ہے یعنی جب ایجاب وقبول ہو جائے تو سودا مکمل ہو جائے گا اگرچہ وہ دونوں اپنی جگہ پر ٹھہرے رہیں یا یہ مطلب ہے کہ جب تک کہ وہ جسمانی طور پر ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں سودا مکمل نہ ہو گا۔

بعض حضرات کا مسلک یہ ہے کہ اس سے مراد ایجاب وقبول کا پایا جانا ہے یعنی جب بائع ایجاب کرے تو اس کا اختیار ختم ہو جاتا ہے لیکن خریدار کو خریدنے یا نہ خریدنے کا اختیار ہوتا ہے اور جب وہ قبول کر لیتا ہے تو اب دونوں کے لیے اختیار باقی نہیں رہتا البتہ یہ کہ وہ خود اختیار رکھیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ طلاق کے سلسلے میں فرماتا ہے اگر وہ دونوں (میاں بیوی) الگ الگ ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر ایک کو دوسرے سے بے نیاز کر دے گا۔" اب خاوند یہ کہے کہ میں نے تجھے اتنے مال پر طلاق دی اور عورت قبول کر لے تو اگرچہ وہ اسی جگہ بیٹھے رہیں ان کے درمیان فرقت ہو جائے گی تو خرید و فروخت میں اسی طرح ہو گا۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس سے مراد جسمانی فرقت ہے لہذا ایجاب وقبول کے بعد بھی انہیں اختیار ہو گا جب تک مجلس برخاست نہ ہو جائے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایجاب وقبول کے وقت تو وہ محض بھاؤ لگانے والے ہوتے ہیں جب ایجاب وقبول ہو جائے گا تو اب وہ بائع اور مشتری کہلائیں گے اور اب ان کو اختیار حاصل ہو گا اور یہ اختیار اس وقت ختم ہو گا جب وہ جسمانی طور پر الگ الگ ہو جائیں گے۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں لغت کے اعتبار سے، بعض اوقات بھاؤ لگانے والوں کو بھی بائع اور مشتری کہا جاتا ہے کیونکہ وہ سودے کے قریب ہوتے ہیں جس طرح حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبیح اللہ کہا جاتا ہے حالانکہ ان کو ذبح نہیں کیا گیا لیکن چونکہ وہ ذبح کے قریب تھے اس لیے ان کو ذبیح کہا گیا اسی طرح یہاں ایجاب وقبول کے ساتھ ہی وہ بائع اور مشتری کہلاتے ہیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھاؤ لگانے اور بیع کو ایک ہی معنیٰ میں استعمال فرمایا آپ نے فرمایا کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ لگائے اور فرمایا کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے۔ تو یہاں دونوں کا ایک ہی مفہوم ہے۔

بدن کے ساتھ فرقت مراد لینے والوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل سے استدلال کیا وہ یہ کہ آپ جب کسی کے ساتھ سودا کرتے اور سودا توڑنا نہ چاہتے تو کھڑے ہوتے کچھ دور تک چلتے پھر لوٹ آتے۔
امام طحاوی فرماتے ہیں اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ احتیاطاً ایسا کرتے ہوں کیونکہ اس طرح دونوں

marfat.com

تاویلوں پر عمل ہو جاتا ہے اور خود آپ کا اپنا مسلک یہی ہے کہ قول کے ساتھ تفریق ہو جائے گی آپ فرماتے ہیں جب سامان صحیح سالم ہو تو وہ خریدنے والے کے مال سے ہوتا ہے یعنی جب سودا ہو جائے اور پھر مال ہلاک ہو تو خریدنے والے کی طرف سے ہلاک ہوگا اس سے واضح ہوا کہ سودا مکمل ہو چکا تھا اور خریدار کو ملک حاصل ہو گئی تھی۔

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے ایک فیصلے سے استدلال کیا گیا کہ ایک شخص نے دوسرے پر گھوڑا بیچا صبح ہوئی تو بائع نے اس پر زین ڈالنا شروع کر دی خریدار نے کہا تم نے اسے مجھ پر بیچا تھا حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے پاس مقدمہ لے جایا گیا تو آپ نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ بائع اور مشتری کو اختیار ہوتا ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں اور میرے خیال میں تم جدا نہیں ہوئے۔ اس روایت سے پتہ چلا کہ چونکہ وہ جسمانی طور پر جدا نہ ہوئے تھے اگرچہ کلام مکمل ہو چکا تھا اس لیے انہوں نے یہ بات فرمائی لہذا اس فرقت سے جسمانی فرقت مراد ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں چونکہ ان دونوں کے درمیان نزاع تھا لہذا حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ فرقت نہیں پائی گئی جو تکمیل بیع کے لیے ضروری ہے یعنی ایک شخص دعویٰ کرتا ہے کہ دوسرے نے گھوڑا اس پر بیچا ہے اور بیچنے والا منکر ہے تو اس صورت میں ایجاب و قبول ہی ثابت نہیں لہذا اختیار باقی ہے۔ قیاس بھی ان حضرات کی تائید کرتا ہے جو ایجاب و قبول پر بیع کو مکمل مانتے ہیں اور اب اختیار باقی نہیں رہتا کیونکہ نکاح اور اجارہ میں جب فریقین کی طرف سے ایجاب و قبول ہو جاتا ہے تو عقد پایا جاتا ہے اگرچہ وہ لوگ ابھی تک مجلس میں ہی ہوں۔ تو قیاس کا تقاضا ہے کہ خرید و فروخت کی صورت میں بھی اسی طرح ہونا چاہیے۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۵۶، مصراۃ کا سودا

بعض لوگ گائے بکری کے تھنوں میں کئی دن تک دودھ روک رکھتے ہیں پھر بیچتے ہیں تاکہ خریدار کو دھوکہ دیں اور وہ سمجھے کہ اس جانور کا دودھ زیادہ ہے اس قسم کے جانور کو "مصراۃ" اور "محفلہ" کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے جانور کو بیچنے سے منع فرمایا۔ پھر اگر کوئی شخص اس کا سودا کرے اور خریدار کو معلوم ہو جائے کہ دھوکہ ہوا ہے تو اب کیا کرنا ہوگا۔

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ خریدار کو اختیار ہے چاہے تو اسے رکھ لے اور چاہے تو واپس کرے اور ایک صاع کھجوریں بھی بائع کو دے یہ اختیار تین دن تک رہے گا۔

ان حضرات کا استدلال یوں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بکری بیچنے سے منع فرمایا جس کے تھنوں میں دودھ روکا گیا ہو اگر کوئی شخص بیچے تو خریدنے والے کو تین دن تک کا اختیار ہے اگر ناپسند کرے تو واپس لوٹا دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے۔

دوسرے حضرات کا مسلک یہ ہے کہ وہ عیب کی وجہ سے واپس نہ کرے بلکہ بائع سے اس کا نقصان وصول

کرے حضرت امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ پہلے قول والوں نے جن احادیث سے استدلال کیا ہے وہ منسوخ ہیں کیونکہ شروع شروع میں گناہ کی سزا میں مال لیا جاتا تھا پھر جب سُود کی حرمت نازل ہوئی تو یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

دوسرے قول کی وضاحت میں بعض حضرات نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بائع اور خریدار کو ایک دوسرے سے جدا ہونے تک اختیار دیا لہذا اب اختیار ختم ہو گیا اور بکری واپس نہ ہو گی۔ حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ تاویل صحیح نہیں کیونکہ یہ خیارِ عیب ہے اور یہ فریقین کے ایک دوسرے سے جدا ہونے کے بعد بھی باقی رہتا ہے بلکہ اس کی توجیہ یہ ہے کہ جو دودھ خریدار نے حاصل کیا اس میں سے کچھ دودھ وہ ہو گا جو سودے کے وقت بکری کے تھنوں میں تھا۔ وہ بائع کی ملک تھا اور جو دودھ اس کے بعد کا ہے وہ خریدار کی ملک ہے۔ چونکہ بکری یا گائے کے سودے کے ساتھ ہی اس دودھ کا بھی سودا ہوا جو تھنوں میں موجود تھا لہذا اب جانور کی واپسی نقصان کے ساتھ ہو رہی ہے اس لیے وہ سودا واپس کرنے کی بجائے بائع سے نقصان وصول کرے گا۔

نیز جب خریدار سودے کے وقت دودھ کا مالک ہوا اور اس کے بعد وہ اس کی جگہ ایک صاع کھجوریں ادا کرے گا تو یہ دَین کے بدلے دَین کا سودا ہوا جو جائز نہیں۔ لہذا ایسا کرنا صحیح نہیں ہو گا پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ نفع، ضمان کے بدلے میں ہے لہذا اگر اس نے دودھ حاصل کیا ہے تو اسے چارہ بھی تو دیا ہے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ طرفین کے قول کو ترجیح حاصل ہے یعنی خریدار کو جانور کی واپسی کا حق نہیں کیونکہ وہ اسے اصل حالت میں واپس نہیں کر سکتا لہذا وہ بائع سے نقصان کی مقدار میں رقم وصول کرے گا۔

باب ۲۵، پھلوں کا سودا کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان کا سودا کرنے سے منع فرماتے تھے۔ اب اس صلاحیت میں اختلاف ہے کہ اس سے کیا مراد ہے۔

تو بعض حضرات فرماتے ہیں کہ درخت پر موجود پھل جب تک سرخ یا زرد نہ ہو جائیں ان کو بیچنا جائز نہیں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی صحیح ہے، ہم اس کو تسلیم کرتے ہیں لیکن اس کا مطلب وہ نہیں جو تم نے بیان کیا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک وہ پھل نہیں بن جاتا اس کا سودا جائز نہیں کیونکہ اس صورت میں بائع ایسی چیز کا سودا کر رہا ہے جو ابھی تک وجود میں نہیں آئی اور اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا چنانچہ آپ نے کئی سالوں کی بیع سے منع فرمایا حضرت یونس فرماتے ہیں حضرت سفیان نے ہمیں بتایا کہ پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیچنا یہی ہے۔

مطلب یہ ہوا کہ جب تک پھل وجود میں نہ آئے وہ معدوم ہے اس کا سودا جائز نہیں اور جب وہ وجود

mahaal.com

وجود میں آجائے تو اگرچہ ابھی پکا نہ ہو اس کا سودا جائز ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ پھل کو روک دے تو تم میں سے ایک اپنے بھائی کا مال کس چیز کے بدلے لے گا تو اس حدیث کا مطلب بھی یہی ہے کہ اگر ابھی تک پھل بنا ہی نہیں اور تم نے پیسے لے لئے تو ممکن ہے کسی سماوی آفت کی وجہ سے پھل لگ نہ سکے اور پھلوں کے وجود میں آجانے کے بعد بیچنا جائز ہے اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت دلیل ہے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس شخص نے پیوند کاری کے بعد درخت بیچا تو اس کا پھل بائع کے لیے ہے البتہ یہ کہ خریدار اس کی شرط رکھے تو یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے درخت کے اوپر پھل کا سودا جائز قرار دیا۔
پہلے قول والوں کی طرف سے اس پر اعتراض کیا گیا کہ یہ سودا دوسری چیز یعنی درخت کے ساتھ مل کر ہو رہا ہے اس میں اس بات کی دلیل نہیں کہ صرف پھل کی بیع بھی جائز ہے کیونکہ بہت سی چیزیں ایسی ہیں کہ دوسری اشیاء کے ساتھ مل کر ان کا سودا جائز ہوتا ہے جبکہ تنہا ان کا سودا جائز نہیں ہوتا مثلاً راستے وغیرہ کا الگ سودا نہیں ہو سکتا اور مکان وغیرہ کے ساتھ ہو جاتا ہے اس کا جواب یوں دیا گیا کہ راستے وغیرہ کسی شرط کے بغیر بھی سودے میں داخل ہوتے ہیں جب کہ پھل اس وقت تک درخت کے سودے میں داخل نہیں ہوتا جب تک اس کی شرط نہ رکھی جائے۔ لہٰذا اسے ان پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔
حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام ابو یوسف رحمہما اللہ کا یہی مذہب ہے جبکہ امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب پھل کا بڑھنا ختم ہو جائے اور وہ ٹھہر جائے تو اب سودا جائز ہے ورنہ باطل ہے۔
اس سلسلے میں ایک تیسرا قول یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی میں جو ممانعت ہے اس سے مراد حرام کرنا نہیں ہے بلکہ بطور مشورہ ہے کیونکہ اس سلسلے میں لوگوں کے درمیان جھگڑا ہوتا تھا اس لیے آپ نے منع فرمایا۔

باب ۲۵، عرایا کا بیان

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی ہے اسی مضمون کی احادیث حضرت ابن عمر، حضرت جابر، حضرت سہل بن ابی حثمہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔
ان احادیث کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اتاری ہوئی کھجوروں کے بدلے درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کے سودے سے منع فرمایا اور عرایا کی اجازت دی ہے۔ ان احادیث کی بنیاد پر تمام اہل علم اس بات پر متفق ہیں کہ عرایا جائز ہے لیکن عرایا کی تعریف میں اختلاف ہے۔
حضرت امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے باغ میں دوسرے آدمی کے ایک یا دو درخت ہوتے تھے پھلوں کے زمانے میں اہل مدینہ اپنے گھر والوں سمیت باغ میں جاتے ادھر ایک دو درختوں کا

مالک اپنے اہل خانہ کے ساتھ آتا جس سے زیادہ درختوں والے کو اذیت پہنچتی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ وہ دو درختوں کے مالک کو اندازے کے ساتھ کھجوریں دے دے اور درخت والی کھجوریں خود رکھ لے۔ اس کو عرایا کہتے ہیں۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں عرایا کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے ایک یا دو درختوں کا پھل کسی محتاج کو دیتا ہے پھر وہ اس کے حوالے اس وقت کرتا ہے جب پھل کی صلاحیت ظاہر ہو جائے تو حضور علیہ السلام نے اجازت دی کہ وہ اس کی جگہ اتری ہوئی کھجوریں دے دے۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس قول کو اولی قرار دیا کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر احادیث میں پھل کی کھجوروں کے بدلے بیچنے کی ممانعت آئی ہے اگر حضرت امام مالک کے قول کو تسلیم کیا جائے تو وہ اترے ہوئے پھل کی درخت والے پھل کے بدلے بیع قرار پائے گی جو ناجائز ہے جب کہ خود مالک جس نے کسی محتاج کو کچھ درختوں کا پھل دیا اگر اس پھل کی بجائے اتری ہوئی کھجوریں دے تو یہ سودا نہیں ہے لہذا اس ممانعت کے تحت نہیں آئے گا اور یوں دونوں قسم کی احادیث پر عمل ہو سکے گا پھر یہ معنیٰ احادیث سے بھی ثابت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ کم کرو کیونکہ مال میں عریہ بھی ہے اور وصیت بھی۔

معلوم ہوا کہ جس طرح کسی شخص کا دوسرے کو اپنے مرنے کے بعد مالک بنانا وصیت ہے اسی طرح اپنی زندگی میں اس کو اپنے مال کے کسی حصے کا مالک بنانا عریہ ہے۔ اس سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا موقف ثابت ہو گیا۔

حضرت امام صاحب کے مسلک پر اعتراض یہ کیا گیا کہ عرایا بھی پھل کی پھل کے بدلے بیع ہے کیونکہ حدیث میں دونوں کا اکٹھا ذکر ہوا اس کا جواب دیا گیا کہ بعض اوقات دو چیزوں کا اکٹھا ذکر ہوتا ہے لیکن دونوں کا حکم مختلف ہوتا ہے۔

پھر ایک سوال یہ ہوا کہ عرایا کی اجازت پانچ یا اس سے کم وسق میں دی گئی ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے (وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) تو اس کا جواب یہ دیا گیا کہ ممکن ہے ایک خاص واقعہ میں اس مقدار کا عریہ ہوا ہو تو یہ الفاظ فرمائے گئے یہ مطلب نہیں کہ اس سے زائد کی اجازت نہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ عقل و نقل سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک اولیٰ ہے۔

باب ۲۵۹، پھلوں میں نقصان ہو جانا

اگر کوئی شخص دوسرے پر پھل بیچے پھر کسی آسمانی آفت کے باعث نقصان ہو جائے تو یہ نقصان بائع کے مال سے شمار ہو گا یا خریدار کا نقصان قرار دیا جائے گا۔

بعض اہل علم کے نزدیک اگر پھلوں کا تہائی حصہ یا زیادہ ضائع ہوا ہے تو اس مقدار کے برابر قیمت خریدار ادا نہیں کرے گا اور اگر تہائی سے کم نقصان ہوا تو وہ خریدار کا ہو گا اور اسے پوری قیمت دینا ہو گی۔

ان حضرات کا استدلال اس طرح ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اپنے (مسلمان) بھائی

marfat.com

پر کھجوریں بیچو پھر انہیں کوئی آفت آپہنچے تو تمہارے لیے جائز نہیں کہ اس سے کچھ لو تم اپنے بھائی کا مال حق کے بغیر کیسے لوگے؟

نیز آپ نے کئی سالوں کی پیشگی بیع سے منع فرمایا اور نقصانات کو وضع کرنے کا حکم دیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو نقصان ہوا اس کے مطابق رقم بائع کو نہیں دی جائے گی۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں جب خریدار نے قبضہ کرلیا تو اب جتنا نقصان ہوگا خریدار کے مال سے ہوگا کم ہو یا زیادہ۔ اگر بائع کے پاس نقصان ہوا تو اب خریدار کچھ نہیں دے گا بشرطیکہ مشتری نے قبضہ نہ کیا ہو۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ تم نے جو احادیث پیش کی ہیں وہ صحیح ہیں ہم ان کا انکار نہیں کرتے البتہ تم نے اس کا جو مفہوم بیان کیا ہے وہ صحیح نہیں۔ یہ اس نقصان کے بارے میں ہے جو خراجی زمینوں کو پہنچتا ہے اب مسلمانوں کو کہا گیا کہ وہ خراج نہ لیں جہاں تک خرید و فروخت کا تعلق ہے تو یہ حدیث ان کے بارے میں نہیں ہے یہ جواب اس حدیث سے متعلق ہے جس میں نقصانات کو وضع کرنے کا حکم دیا۔ جس حدیث میں فرمایا کہ آفت کی صورت میں اپنے بھائی سے کچھ نہ لو تو اس میں سودے کا ذکر ہے قبضہ کا ذکر نہیں لہذا اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جب تم نے کسی پر کوئی چیز بیچی اور پھر تمہارے پاس اس کو نقصان پہنچا تو خریدار سے کچھ نہ لو کیونکہ اب جو کچھ تم لو گے وہ کسی چیز کا بدل نہیں۔ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دوسری حدیث بھی اسی مفہوم کی تائید کرتی ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے پھل خریدا پھر اس کے پھل کو نقصان پہنچا اس پر قرض زیادہ ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے صدقہ دو چنانچہ اس کو صدقہ دیا گیا لیکن اس سے قرض کی ادائیگی نہ ہوسکی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا جتنا تمہیں ملتا ہے لے لو تمہارے لیے یہی ہے۔ تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے ضائع ہونے کی وجہ سے قرض کو ساقط نہیں کیا اور ان قرض خواہوں میں پھل کو بیچنے والے بھی تھے۔

تو معلوم ہوا کہ یہ نقصان خریدار کا ہی شمار ہوگا۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۶، خریدا ہوا سودا قبضہ کئے بغیر نہ بیچا جائے

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص غلہ خریدے تو جب تک اس پر قبضہ نہ کرلے اسے نہ بیچے اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات نے یہ موقف اختیار کیا کہ اگر غلہ خریدا ہو تو اسے قبضہ کرنے سے پہلے بیچنا جائز نہیں لیکن دوسری اشیاء کے لیے یہ حکم نہیں ہے بلکہ انہیں قبضہ سے پہلے بھی بیچ سکتا ہے۔

جب کہ دوسرے حضرات کا مسلک یہ ہے کہ کھانے کی اشیاء ہوں یا اس کے علاوہ دوسری چیزیں سب کے بارے میں یہی حکم ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بازار میں زیتون خریدا اور اسی وقت نفع پر سودا ہونے لگا تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تک آپ اسے اپنی منزل میں نہ لے جائیں، آگے نہ بیچیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات قبول کرلی اور اس پر عمل کیا حالانکہ پہلے قول والوں کی پیش کردہ روایت بھی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے معلوم ہوا انہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے طعام کے علاوہ اشیاء کے بارے میں یہ حکم معلوم نہ ہو سکا اب جب حضرت زید رضی اللہ عنہ نے بتایا تو انہوں نے اس پر عمل کیا۔

اس دوسرے قول کو ایک ایسی روایت سے بھی تائید حاصل ہے جس میں طعام کی بجائے مطلق اشیاء کا ذکر ہے حضرت حکیم بن حزام فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جب تم کوئی چیز خریدو تو قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچو۔ تو اس حدیث نے مسئلہ بالکل واضح کر دیا۔

رہا یہ سوال کہ متعدد احادیث میں طعام کا ذکر ہے تو اس کی کیا وجہ ہے تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ خرید و فروخت کے سلسلے میں کھانے پینے کی اشیاء میں وسعت ہے حتیٰ کہ اس میں بیع سلم بھی جائز ہے اگرچہ جس کے ساتھ سودا ہو رہا ہے اس کے پاس یہ غلہ موجود نہ ہو تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلے کا ذکر کر کے واضح فرمایا کہ جب اس میں قبضہ کرنے سے پہلے آگے سودا جائز نہیں تو دوسری اشیاء میں بدرجۂ اولیٰ جائز نہ ہو گا پھر دوسری بات یہ ہے کہ جو چیز دوسرے کی ضمان میں ہو اس کا نفع لینا جائز نہیں تو جس طرح کھانے کی اشیاء جب تک قبضہ میں نہ آئیں فروخت کرنے والے کی ضمان میں ہیں اور خریدار آگے بیچ کر ان سے نفع نہیں اٹھا سکتا اسی طرح دیگر اشیاء میں بھی یہی حکم ہو گا۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ البتہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک غیر منقولہ اشیاء مثلاً زمین وغیرہ کو قبضہ سے پہلے بھی بیچا جا سکتا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ سے اختلاف کیا ہے وہ فرماتے ہیں جس طرح طعام اور غیر طعام کے لیے ایک حکم ہے اسی طرح قیاس کے مطابق منقولہ اور غیر منقولہ دونوں قسم کی اشیاء کا ایک ہی حکم ہونا چاہیے۔

باب ۲۶: سودے میں غیر متعلق شرط رکھنا

اگر کوئی شخص اپنا گھوڑا (مثلاً) معلوم قیمت پر بیچتا ہے اور یہ شرط رکھتا ہے کہ وہ (بائع) معلوم مقام تک اس پر سواری کرے گا تو آیا اس قسم کا سودا اور یہ شرط جائز ہے یا نہ؟

اس مسئلے میں تین قول ہیں۔

(۱) یہ سودا بھی جائز ہے اور شرط بھی۔

(۲) سودا جائز ہے اور شرط باطل ہو گی۔

(۳) بیع فاسد ہو جائے گی۔

احناف کا یہی مسلک ہے۔

پہلے قول والوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے ایک سفر میں وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ان کا اونٹ کمزور پڑ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ نے پوچھا تمہارے پاس کوئی لکڑی وغیرہ ہے آپ نے اس لکڑی یا شاخ کے ساتھ اونٹ کو ضرب لگائی تو وہ پہلے سے زیادہ تیز ہو گیا آپ نے فرمایا اسے مجھ پر ایک اوقیہ سونے کے بدلے بیچو وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ!

یہ آپ ہی کی سواری ہے چنانچہ سودا کر دیا اور گھر آنے تک سواری کی اجازت مانگی مدینہ طیبہ پہنچنے پر انہوں نے اونٹ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا آپ نے فرمایا شاید تمہارا خیال تھا کہ میں تمہارا اونٹ لینا چاہتا ہوں پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ انہیں ایک اوقیہ سونا دیں اور اونٹ بھی واپس دے دیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہاں سواری کی شرط رکھی گئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تسلیم کیا اور سودا بھی برقرار رہا معلوم ہوا کہ اس صورت میں شرط اور بیع دونوں جائز ہوتے ہیں۔

دوسرے دونوں فریقوں نے ان کو یوں جواب دیا کہ دو وجہ سے یہ حدیث تمہاری دلیل نہیں بن سکتی۔ ایک وجہ یہ ہے کہ سودے میں یہ شرط نہیں رکھی گئی سودا مکمل ہو گیا تو اس کے بعد انہوں نے اجازت طلب کی لہٰذا یہ استثناء بیع سے الگ ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ سودا تھا ہی نہیں کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ آنے کے بعد اونٹ واپس کر دیا اور فرمایا کہ تمہارا خیال تھا کہ میں تمہارا اونٹ روک لوں گا۔ بنا بریں یہ شرط خود حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اپنی ملک میں تھی۔

جن حضرات کے نزدیک شرط باطل اور سودا جائز ہے ان کی دلیل اس طرح ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ فرمایا تاکہ انہیں آزاد کر دیں تو اس کے مالکوں نے کہا ہم اس شرط پر بیچیں گے کہ اس کی ولاء ہمیں حاصل ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا تو آپ نے فرمایا تمہیں یہ بات نہ روکے ولاء اسی کے لیے جو آزاد کرے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں اس حدیث کے مطابق شرط باطل ہو گئی اور سودا جائز ہوا۔

تیسرے قول والے حضرات فرماتے ہیں یہ حدیث اس طرح بھی مروی ہے لیکن اس کے خلاف بھی مروی ہے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت بریرہ میرے پاس آئیں اور کہا کہ میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ پر مکاتبت کی ہے ہر سال ایک اوقیہ دینا ہے لہٰذا آپ میری مدد کریں اور انہوں نے ابھی تک بدل کتابت میں سے کچھ بھی ادا نہ کیا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم واپس جاؤ۔ اگر وہ لوگ پسند کریں کہ میں تمام مال دے دوں اور ولاء مجھے حاصل ہو تو میں ایسا کروں گی چنانچہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا ان لوگوں کے پاس گئیں انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر ام المومنین ثواب کی خاطر ایسا کریں تو ٹھیک ہے تمہاری ولاء ہمیں حاصل ہو گی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ بات تمہیں منع نہ کرے خرید کر آزاد کر دو۔ ولاء اسی کے لیے جو آزاد کرے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرائط رکھتے ہیں جو کتاب اللہ کے مطابق نہیں جو شرط کتاب اللہ کے مطابق نہیں وہ باطل ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ ولاء کی شرط سودے میں نہیں رکھی گئی بلکہ وہ کتابت کے سلسلے میں ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بدل کتابت میں مدد کی بجائے خریدنے اور آزاد کرنے کا حکم دیا گویا نبی اکرم صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداءً خریدنے کا ذکر فرمایا اور اس میں شرط مذکور نہیں۔

ایک روایت میں لفظ "خُذِیْ" ہے یعنی تم لے لو اور یہ لفظ بھی سودے کے معنیٰ میں بولا جاتا ہے مثلاً

کہا جاتا ہے یہ چیز تم نے کتنے میں لی ہے یعنی خریدی ہے۔

ان حضرات نے حضرت عمرو ابن شعیب رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مع قرض اور ایک بیع میں دو شرطوں سے منع فرمایا۔ قرض کے ساتھ بیع کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو قرض دے کر اس پر کوئی چیز زیادہ قیمت پر بیچی جائے یہ سود بن جاتا ہے۔ اسی طرح بیع میں شرط سے منع فرمایا دو شرطوں سے مراد یہاں محض شرط ہے۔ کیونکہ بیع بذاتہٖ ایک شرط ہے اور جب ایک اور شرط رکھ دی تو یہ دو شرطیں ہوگئیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پر ایک لونڈی بیچی اور اس سے خدمت لینے کی شرط رکھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا وہ (حضرت عبداللہ) اس لونڈی کے قریب نہ جائیں اور نہ ہی میں اس میں کوئی ثواب دیکھتا ہوں گویا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس سودے کو باطل قرار دیا۔

قیاس بھی احناف کے مسلک کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ سب حضرات کے نزدیک سودے میں صحیح شرط رکھی جاسکتی ہے مثلاً بائع یا مشتری کے لیے ایک معلوم مدت تک اختیار رکھنا اسی طرح قیمت کی ادائیگی کے لیے معلوم مدت مقرر کی جاسکتی ہے اگر یہ شرائط معلوم ہوں تو بیع کو لازم ہوجاتی ہیں اور اگر مجہول ہوں تو بیع فاسد ہوجاتی ہے تو معلوم ہوا کہ شرط صحیح ہو تو سودا صحیح ہوتا ہے اور شرط فاسد ہو تو بیع باطل ہوجاتی ہے۔ اس سے احناف کا مسلک ثابت ہوگیا کہ اس قسم کی شرائط سے بیع سرے سے منعقد ہی نہیں ہوتی۔

باب ۲۶۲، مکہ مکرمہ کی زمین کو بیچنا اور کرایہ پر دینا

اس سلسلے میں دو قول ہیں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام محمد اور امام سفیان ثوری رحمہم اللہ کے نزدیک مکہ مکرمہ کی سرزمین کو کرایہ پر دینا یا اسے بیچنا جائز نہیں۔

حضرت عطاء اور حضرت مجاہد بھی یہی بات فرماتے ہیں۔

جبکہ حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ کے نزدیک دوسرے شہروں کی طرح سرزمین مکہ کو بیچنا اور وہاں کے مکانات اور زمین کو کرایہ پر دینا جائز ہے۔

پہلے قول والوں نے یوں استدلال کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ مکرمہ کے گھروں کو بیچنا اور انہیں کرایہ پر دینا جائز نہیں اس مضمون کی احادیث حضرت عبداللہ بن عمر اور علقمہ بن نضلہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پھر حضرت صدیق اکبر، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے زمانے میں مکانات کو کرایہ پر نہیں دیا جاتا تھا اور نہ بیچا جاتا۔ جو شخص حاجت مند ہوتا وہ رہائش پذیر ہوجاتا اور جسے ضرورت نہ ہوتی وہ دوسروں کو رہائش کے لیے دے دیتا۔

حضرت امام ابویوسف اور ان کے ہم مسلک حضرات نے یوں استدلال کیا ہے۔ حضرت اسامہ بن زید رضی

marfat.com

اللہ عنہا فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ! کیا آپ مکہ مکرمہ میں اپنے گھر میں اتریں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا عقیل نے کوئی زمین یا گھر چھوڑا ہے عقیل اور طالب ، ابوطالب کے وارث ہوئے جب کہ حضرت جعفر اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کو وراثت نہ ملی کیونکہ وہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل اور طالب مسلمان نہ تھے ۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ مکہ مکرمہ کی زمین اور مکانات میں ملکیت اور وراثت جاری ہوتی ہے ۔

اب جب دونوں طرف سے احادیث پیش کی گئیں تو قیاس کے ذریعے فیصلہ کیا جائے گا وہ یوں کہ میدان عرفات ، مسجد حرام اور منیٰ وغیرہ میں سب کا حق برابر ہے وہاں کوئی شخص ذاتی عمارت نہیں بنا سکتا لیکن اس کے علاوہ مکہ مکرمہ میں مکانات وغیرہ بنائے جاتے ہیں حتیٰ کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا جو شخص حضرت ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگا اسے امن حاصل ہوگا اسی طرح جو شخص اپنا دروازہ بند کرے گا وہ بھی مامون ہوگا تو جب لوگوں کے ذاتی مکانات تھے ۔ تو معلوم ہوا کہ مکہ مکرمہ کی زمین اور مکانات میں ملکیت جاری ہوتی ہے جب یہ صورت حال ہے تو اس کا بیچنا اور کرایہ پر دینا بھی جائز ہے ۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے مسلک کو اپنایا اور اس کی ترجیح ثابت کی ہے ۔

باب ۲۶۲ ، کتے کی قیمت لینا

کیا کتے کی خرید و فروخت جائز ہے اور اس کی قیمت حلال ہے ؟

اس سلسلے میں دو موقف ہیں ایک جماعت کے نزدیک کتے کی قیمت حرام ہے ۔ انہوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث سے استدلال کیا ہے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت زانیہ کی کمائی اور کاہن (نجومی) کی اجرت سے منع فرمایا۔

اس مضمون کی احادیث متعدد طرق سے کئی صحابہ کرام نے روایت کی ہیں ۔

دوسرا فریق کہتا ہے کہ جن کتوں سے نفع اٹھایا جا سکتا ہے ان کی قیمت لینے میں کوئی حرج نہیں یہ حضرات فرماتے ہیں کہ شروع شروع میں ہر قسم کے کتے کو قتل کرنے کا حکم تھا اس لیے ان کی قیمت لینا جائز نہ تھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا اور مدینہ طیبہ کے اطراف میں صحابہ کرام کو بھیجا تاکہ وہ کتوں کو قتل کر دیں ۔

تو اس وقت چونکہ کتوں سے نفع حاصل کرنا جائز نہ تھا لہٰذا ان کی قیمت لینا اور اسے استعمال کرنا بھی حرام تھا ۔ پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور کتوں سے نفع اٹھانا جائز قرار دیا گیا چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے شکار یا جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کتا رکھا اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط کم ہوں گے تو اس حدیث کی روشنی میں بعض ضرورتوں کے تحت کتے رکھنے کی اجازت دی گئی اسی طرح شکار کے لیے

بھی کتا رکھنے کی اجازت دی گئی اور اس سلسلے میں متعدد روایات مروی ہیں بلکہ قرآن پاک میں بھی اس کا ذکر موجود ہے۔

تو ہم دیکھتے ہیں کہ جس چیز سے نفع اٹھانا جائز ہوتا ہے اس کی قیمت وصول کرنا بھی جائز ہے مثلاً گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا حرام ہے لیکن ان سے نفع اٹھانا جائز ہے اسی بنیاد پر ان کی خرید و فروخت بھی جائز ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ کتوں کی قیمت حاصل کرنا اور اسے استعمال کرنا بھی جائز و حلال ہو۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۶۴، حیوان کو قرض کے طور پر لینا

کیا کوئی حیوان بطور قرض لیا جا سکتا ہے؟

اس سلسلے میں دو قول ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے جبکہ دوسرے حضرات اسے ناجائز قرار دیتے ہیں۔

پہلے قول والوں نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ایک اونٹ بطور قرض لیا جب صدقہ کے اونٹ آئے تو آپ نے حضرت رافع کو حکم دیا کہ قرض ادا کریں انہوں نے دیکھا تو اس اونٹ سے اچھے اونٹ تھے آپ نے فرمایا یہی دے دو وہ لوگ نہایت اچھے ہیں جو اچھی طرح ادائیگی کرتے ہیں۔

دوسرے فریق نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب سود حرام نہیں ہوا تھا جب سود حرام قرار دیا گیا تو ہر ایسا قرض جو نفع لائے وہ بھی حرام قرار دیا گیا۔ سود کے منسوخ ہونے سے پہلے جانور کو جانور کے بدلے ادھار کے طور پر بیچنا بھی جائز تھا۔ لیکن بعد میں یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کو حیوان کے بدلے ادھار کے طور پر بیچنے سے منع فرمایا حالانکہ اس سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ کے اونٹ آنے تک دو اونٹوں کے بدلے ایک اونٹ لیتے تھے۔ تو اب جب حیوان کی حیوان کے بدلے ادھار کے ساتھ بیع ناجائز ہو گئی تو اسے بطور قرض لینا بھی جائز نہ ہوا۔

پہلے قول والے حضرات نے گندم کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ گندم کو گندم کے بدلے ادھار کے طور پر بیچنا جائز نہیں لیکن قرض کے طور پر لینا جائز ہے لہذا حیوان کا بھی یہی حکم ہونا چاہیے۔ حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ اس کا جواب یوں دیتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کو حیوان کے بدلے بطور ادھار بیچنا حرام قرار دیا تو اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ حیوانات کے ایک دوسرے کے مثل ہونے پر آگاہی نہیں ہو سکتی اگر یہ بات ہے تو دوسرے قول والوں کی بات ثابت ہو گئی کہ چونکہ حیوانات ایک دوسرے کی مثل نہیں ہوتے لہذا قرض کے طور پر حیوان کو لینا جائز نہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ پہلے قول والوں نے گندم کے سودے اور قرض میں جو تفریق کی ہے وہ بات صحیح ہو۔ تو اب ہم نے کیلی اور وزنی اشیاء کو دیکھا کہ ان کو ادھار کے طور پر ایک دوسرے کے بدلے بیچنا جائز نہیں لیکن قرض کے طور پر لینا جائز ہے البتہ سونے اور چاندی کا حکم الگ ہے۔ اور اس کے علاوہ اشیاء مثلاً کپڑے وغیرہ کو

marfat.com

نقداً بیچنا جائز ہے اگرچہ کم زیادہ ہوں۔ لیکن ادھار کے طور پر بیچنے میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک ان میں سے جو ایک نوع ہیں۔ ان میں اس قسم کا سودا جائز نہیں اور جن کی انواع مختلف ہیں ان میں جائز ہے حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بعض حضرات فرماتے ہیں ایک نوع ہوں یا الگ الگ نوع سے تعلق رکھتے ہوں ان کو ادھار اور نقد دونوں طرح بیچنا جائز ہے۔

تو حیوان کے علاوہ اشیاء کے یہ احکامات ہیں اب حیوان کو بطور ادھار حیوان کے بدلے بیچنا جائز نہیں اگرچہ جنس مختلف ہو مثلاً غلام کو اونٹ کے بدلے یا گائے بکری کے بدلے بطور ادھار بیچنا جائز نہیں تو اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہی کی علت نوع کا ایک ہونا ہوتا تو غلام کے بدلے گائے کی بیع جائز ہوتی کیونکہ یہ الگ الگ انواع ہیں جس طرح اونی کپڑے کو سوتی کپڑے کے بدلے ادھار کے طور پر بیچ سکتے ہیں تو معلوم ہوا کہ ان کی بیع اس لیے ناجائز ہے کہ مثل پر واقفیت نہیں ہو سکتی جب اس وجہ سے حیوان کو حیوان کے بدلے بطور ادھار بیچنا جائز نہ ہوا تو اسے قرض کے طور پر لینا بھی جائز نہ ہوا۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

پہلے قول والوں کی طرف سے اعتراض کیا گیا کہ دیت وغیرہ میں اونٹ دیئے جاتے ہیں اور نا تمام بچہ گرانے پر غلام یا لونڈی لازم ہوتی ہے۔ تو یہ حیوان ذمہ میں لازم ہوتے ہیں تو اسی طرح دوسرے حیوانات کو بھی قرض کے طور پر لینا جائز ہونا چاہیے کیونکہ قرض میں بھی کوئی چیز لازم ہوتی ہے۔

اس کا جواب یوں دیا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت اور جنین میں حیوان کو لازم کیا جب کہ حیوانات کی باہم بیع بطور ادھار ناجائز قرار دی اس سے معلوم ہوا کہ مال کے بدلے حیوان کے وجوب کی ممانعت ہے اور قرض کی صورت میں یہی ہوتا ہے جب مال کے بغیر واجب ہو جیسے دیت وغیرہ میں تو جائز ہو گا۔ یعنی دونوں صورتوں میں فرق ہے لہذا اسے دیت وغیرہ پر قیاس کرنا صحیح نہیں۔

بیع صرف کا بیان

باب ۲۶۵، سُود کا بیان

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ربٰو (سُود) ادھار میں ہے
اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے کمی زیادتی کے ساتھ بیچنا جائز ہے مثلاً ایک گرام سونا دو گرام کے بدلے بیچ سکتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ یہ سودا نقد ہو ادھار کے طور پر جائز نہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کا رد کیا ہے وہ فرماتے ہیں ربٰو کی دو قسمیں ہیں ایک وہ ربٰو (سود) ہے جس میں کیلی اور وزنی چیز کو ہم جنس ہونے کی صورت میں کمی زیادتی کے ساتھ بیچنا ہے اگرچہ نقداً ہو اس ربٰوہ کا سنت میں ذکر ہے۔ عربوں میں یہ عادت تھی کہ جب کوئی شخص قرض لیتا تو وقت پورا ہونے پر قرض خواہ سے کہتا کہ مجھے مزید مہلت دو میں تم اتنی رقم زیادہ دوں گا تو اس طرح وقت کا پیسوں کے بدلے سودا ہوتا اس کو قرآن پاک نے حرام قرار دیا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ربا التفاضل کو بھی حرام قرار دیا۔ آپ نے فرمایا ایک دینار کو دو دیناروں کے بدلے اور ایک درہم کو دو درہم کے بدلے نہ بیچو۔

ایک حدیث میں فرمایا سونا، سونے کے بدلے، برابر برابر وزن، چاندی، چاندی کے بدلے برابر برابر وزن ہو۔ اسی طرح گندم، جَو، کھجور، اور نمک کا بھی ذکر فرمایا۔

یہ حدیث مشہور ہے اور متعدد طرق اور مختلف الفاظ سے مروی ہے۔ بنا بریں دونوں قسم کا سُود حرام ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس کے موافق مروی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جنہوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے پہلی حدیث روایت کی ہے انہوں نے بھی اس دوسری حدیث سے ثابت ہونے والے حکم کی طرف رجوع فرمایا پھر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت خبر واحد ہے جبکہ اس دوسری حدیث کو ایک جماعت نے نقل کیا لہٰذا یہ حجت ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۶۶، سونے کا ہار جس میں موتی جڑے ہوں فروخت کرنا

اگر کسی شخص کے پاس سونے کا ہار ہو اور اس میں موتی وغیرہ لگے ہوئے ہوں تو اسے سونے کے بدلے

بیچنا جائز ہے یا نہیں ؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔

ایک مذہب یہ ہے کہ اس قسم کے ہار کو سونے کے بدلے بیچنا جائز نہیں کیونکہ قیمت، کو ہار کے سونے اور موتیوں پر تقسیم کیا جائے گا اور چونکہ ایسا انداز ے اور تخمینے سے کیا جاتا ہے لہذا ممکن ہے ہار کے سونے کو خالص سونے کے بدلے کمی زیادتی کے ساتھ بیچنا ناجائز قرار دیا۔

ان حضرات نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں مجھے خیبر میں ایک ہار ملا جس میں سونا اور موتی تھے میں نے اسے بیچنے کا ارادہ کیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو الگ الگ کر دو پھر جیسے چاہو بیچو۔

دوسرا مذہب یہ ہے کہ اگر یہ معلوم نہ ہو کہ ہار کا سونا قیمت والے سونے کے برابر ہے یا کم زیادہ ہے اور جب تک سونے کو الگ نہ کریں اس کا وزن معلوم نہیں ہوتا تو اس صورت میں الگ کیے بغیر سودا جائز نہ ہوگا لیکن ہار والے سونے کا وزن معلوم ہو اور وہ قیمت والے سونے سے کم ہو تو یہ سودا جائز ہوگا کیونکہ ہار کے سونے کا جو وزن ہے قیمت والے سونے میں سے اتنا وزن اس کے بدلے میں ہو جائے گا اور باقی سونا موتیوں کے بدلے میں ہوگا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ سونے کو سونے کے بدلے برابر ہی بیچ سکتے ہیں لیکن اگر دو دینار کھرے ہوں اور ان کو ایسے دو دیناروں کے بدلے بیچا جائے جن میں سے ایک کھوٹا اور دوسرا کھرا ہو تو یہ سودا جائز ہے کیونکہ یہاں قیمت کا اعتبار نہیں ہوتا اگر قیمت کا اعتبار کریں تو وہ برابر برابر نہیں ہو سکتے۔

جہاں تک حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو وہ مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے لہذا اس میں اضطراب ہونے کی وجہ سے اس سے استدلال صحیح نہیں۔

چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام کے حکم سے ہار کا سونا الگ کر دیا گیا تو ممکن ہے آپ نے مسلمانوں کی ضرورت کے تحت اسے الگ کرایا ہو اس وجہ سے نہیں کہ اس کا سودا جائز نہیں۔ دوسرے مذہب پر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ عمل بھی دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے تلوار خریدی جس کے ساتھ چاندی لگی ہوئی تھی اور قیمت کے طور پر چاندی دی۔ معلوم ہوا کہ اس صورت میں یہ سودا جائز ہے جب اس سونے یا چاندی کا وزن معلوم ہو جو کسی دوسری چیز کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

ہبہ اور صدقہ کا بیان

باب ۲۶۷، ہبہ کرنے کے بعد واپس لینا

اگر کوئی شخص کسی کو کوئی چیز ہبہ کرے تو کیا اسے واپس لے سکتا ہے ؟

بعض حضرات کے نزدیک ہبہ کرنے والا ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس نہیں لے سکتا۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ہبہ کو لوٹانے والا قے کر کے اسے چاٹنے والے کی طرح ہے۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں اگر ہبہ کیا ہوا مال قائم ہو خرچ نہ کر دیا گیا ہو یا اس میں کوئی اضافہ نہ کیا گیا ہو موہوب لہ، واہب کا قریبی رشتہ دار بھی نہ ہو یا اسے ہبہ کا بدلہ نہ دیا گیا ہو تو ہبہ میں رجوع ہو سکتا ہے اور اگر موہوب لہ واہب کا قریبی رشتہ دار ہے یا مثلاً وہ بیوی خاوند ہیں تو رجوع کرنا جائز نہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ پہلے قول والوں نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ واضح نہیں آیا اس سے انسان مراد ہے جو قے کر کے چاٹتا ہے تو یہ کام حرام ہے لہذا ہبہ کی واپسی بھی حرام ہو گی اس طرح پہلے قول والوں کی بات درست ہو گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قے چاٹنے والے سے کتا مراد ہو تو چونکہ کتا مکلف نہیں ہے تو اب محض نجاست سے ملوث ہونا مراد ہو گا حرام وحلال سے اس کا کوئی تعلق نہ ہو گا۔

اب جب اس سلسلے میں دیگر روایات کو دیکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اس شخص کی ہے جو اپنے ہبہ کو واپس کرتا ہے وہ کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹتا ہے۔

تو معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد امت کو اس قسم کے نامناسب کام سے بچانا ہے یہ مقصد نہیں کہ رجوع کرنا جائز ہی نہیں۔

چنانچہ اس مفہوم کی تائید دوسری روایات سے بھی ہوتی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا اللہ تعالیٰ کے راستے میں صدقہ کیا پھر دیکھا کہ اسے بیچا جا رہا ہے تو خریدنے کا ارادہ فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا اپنا صدقہ واپس نہ لو۔

ایک دوسری روایت میں آپ نے فرمایا صدقہ کو واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے چاٹتا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا منع کرنا اس کے حرام ہونے کی طرف اشارہ نہ تھا بلکہ افضلیت کا بیان ہے کیونکہ ایک شخص نے اپنی ماں کو باغ دیا پھر وہ مر گئی یہ اکیلا وارث تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا صدقہ ثابت ہو گیا اور تیرا باغ تیری طرف لوٹ آیا۔ معلوم ہوا کہ صدقہ کسی نہ کسی صورت میں واپس ہو سکتا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص صلہ رحمی یا صدقہ کے طور پر ہبہ کرے تو وہ رجوع نہیں

کرسکتا اور جو آدمی اس کا بدلہ لینا چاہیے تو ناپسند ہونے کی صورت میں رجوع کرسکتا ہے۔ گویا ہبہ کی دو قسمیں ہیں صلہ رحمی کے طور پر ہو تو صدقہ کے حکم میں ہے واہب کو رجوع سے روکا جائے گا اور کوئی دوسری صورت ہو تو واپس لے سکتا ہے حضرت علی المرتضیٰ، حضرت فضالہ، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہم بھی یہی بات فرماتے ہیں۔

صلہ رحمی کے سلسلے میں میاں بیوی بھی داخل ہیں یہ بھی ایک دوسرے کو دیا ہوا ہبہ واپس نہیں لے سکتے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، حضرت حماد سے اور وہ حضرت ابراہیم نخعی (رحمہم اللہ) سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ احناف کا ہبہ کے رجوع کے سلسلے میں یہی مسلک ہے۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگرچہ قیاس تو یہ ہے کہ کسی قسم کے ہبہ کو واپس لینا جائز نہ ہو لیکن ہم نے یہاں روایات اور ائمہ دین کے اقوال کی وجہ سے قیاس کو ترک کر دیا۔

باب ۲۶۸، عطیہ میں اولاد کے درمیان امتیاز برتنا

اگر کوئی شخص اپنے بچوں میں سے بعض کو عطیات دے اور دوسروں کو نہ دے تو کیا ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں اور کیا وہ عطیہ نافذ ہوگا یا نہیں؟

بعض حضرات کے نزدیک ایسا کرنے سے وہ عطیہ باطل ہو جائے جبکہ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ عطیہ باطل نہ ہوگا البتہ والدین کو اولاد کے درمیان اس طرح کا امتیاز نہیں برتنا چاہیے۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

پہلے قول والوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں میرے والد نے مجھے بطور عطیہ ایک غلام دیا تو میری ماں نے مجھے حکم دیا کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر آپ کو گواہ بناؤں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنی تمام اولاد کو اس طرح عطیہ دیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا نہیں تو آپ نے فرمایا واپس لوٹاؤ۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ چونکہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ اس وقت چھوٹے تھے لہٰذا ان کے والد نے خود ان کی طرف سے قبضہ کیا تو اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ واپس کرو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ عطیہ باطل ہے۔

احناف فرماتے ہیں اگر اس قسم کا عطیہ دیا جائے تو جسے عطیہ دیا گیا اس نے بڑا ہونے کی وجہ سے خود قبضہ کیا یا وہ چھوٹا تھا اور اس کی طرف سے اس کے باپ نے قبضہ کیا اور اسے یہ بات بتادی تو یہ جائز ہے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اس وقت چھوٹے تھے ممکن ہے وہ بڑے ہوں اور ابھی قبضہ نہ کیا ہو۔

پھر یہ حدیث مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی اور کو گواہ بناؤ تو اگر یہ عطیہ باطل ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور کو گواہ بنانے کا حکم نہ دیتے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے اس لیے یہ بات فرمائی کہ آپ حاکم تھے گویا آپ نے واضح فرمایا کہ حاکم کا کام فیصلہ کرنا ہے۔ لہٰذا گواہ کسی اور کو بناؤ تو اس حدیث کو جن جن الفاظ کے ساتھ نقل کیا گیا ان میں سے کوئی لفظ بھی اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ یہ عطیہ باطل ہے مثلاً آپ نے فرمایا جس طرح

تم تمام اولاد سے نیکی کی توقع رکھتے ہو اسی طرح ان کے درمیان برابری قائم کرو تو یہ بھی افضلیت کی دلیل ہے۔ چنانچہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر والوں میں کوئی چیز تقسیم کرتے تو مساوات قائم کرتے ان میں سے آزاد حضرات اور غلاموں سب میں برابری قائم کرتے لیکن ایسا کرنا آپ پر واجب نہ تھا بلکہ افضل تھا۔ خود صحابہ کرام بھی بعض اوقات اولاد کو عطیہ دیتے ہوئے فرق کرتے تھے اگر یہ بات واجب ہوتی اور اس کے خلاف کرنے سے عطیہ باطل ہوتا تو وہ ایسا نہ کرتے چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی باقی اولاد کو چھوڑ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو عطیہ دیا: تاہم بہتر یہی ہے کہ ان میں سے بعض کو عطیات دے کر باقی کو چھوڑ نہ دیا جائے تاکہ ان کے دلوں میں نفرت پیدا نہ ہو بلکہ عطیات میں لڑکے اور لڑکی کے درمیان بھی تفریق نہ کی جائے۔

واللہ اعلم بالصواب

الحمد للہ! آج مورخہ ۱۷ر فروری ۱۹۹۴ء / ۶ر رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ بروز جمعرات یہ تلخیص مکمل ہوگئی۔

محمد صدیق ہزاروی غفرلہ

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (النحل ۸۹)

اور ہم نے آپ پر اس کتاب کو نازل کیا ہے جو ہر چیز کا روشن بیان ہے

سات ضخیم جلدوں میں شرح صحیح مسلم کی تکمیل اور عالم گیر مقبولیت اور شان دار پذیرائی کے بعد
شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی عمّ فیوضہ کی ایک اور فکر انگیز اور علمی تصنیف
قرآن مجید کی تفسیر بہ نام

تبیان القرآن

چند خصوصیات

★ قرآن مجید کا سلیس اور با محاورہ ترجمہ اور آسان اردو میں قرآن کریم کی تشریح،
★ احادیث، آثار اور اقوال تابعین پر مبنی قرآنی آیات کی تشریح،
★ قرآن مجید کی آیات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت، جلالت اور آپ کی خصوصیات کا استنباط،
★ عقائد اسلامیہ میں عقائد اہل سنت کی حقانیت اور فقہی مذاہب میں فقہ حنفی کی ترجیح،
★ مفسرین کی چودہ سو سالہ کاوشوں کا حاصل، مجتہدین کی آرا پر نقد و تبصرہ اور تصوف کی چاشنی،
★ مشکلاتِ اعرابِ قرآن کا حل، عصری مسائل پر محققانہ ابحاث اور مذاہبِ باطلہ کا مہذب رد،

یہ ایک ایسی تفسیر ہوگی جس کی مدتوں سے اہلِ ذوق کو تلاش اور پیاس تھی جس کی ضرورت، اہمیت اور افادیت صدیوں تک باقی رہے گی۔

پیش کش : فرید بک سٹال
۳۸- اردو بازار، لاہور

فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور

فرید بک سٹال

۳۸۔ اردو بازار لاہور

E-mail:info@faridbookstall.com

Web Site: www.faridbookstall.com

marfat.com